

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188538

UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. 905519

Accession No. 1-822

Author. - - 1

اصغر علی

Title

110822
گورنمنٹ میڈیکل کالج

This book should be returned on or before the date last marked below.

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

الحمد لله والمنه که درین ایام میمنت الیتام بشاشت آغاز فرحت انجام نسخه کوالف انصنام

مسرت اختام محتوی حالات دار الاسلام معروف بہ دو نام اعنی

اسم تاریخی آغا از طبع

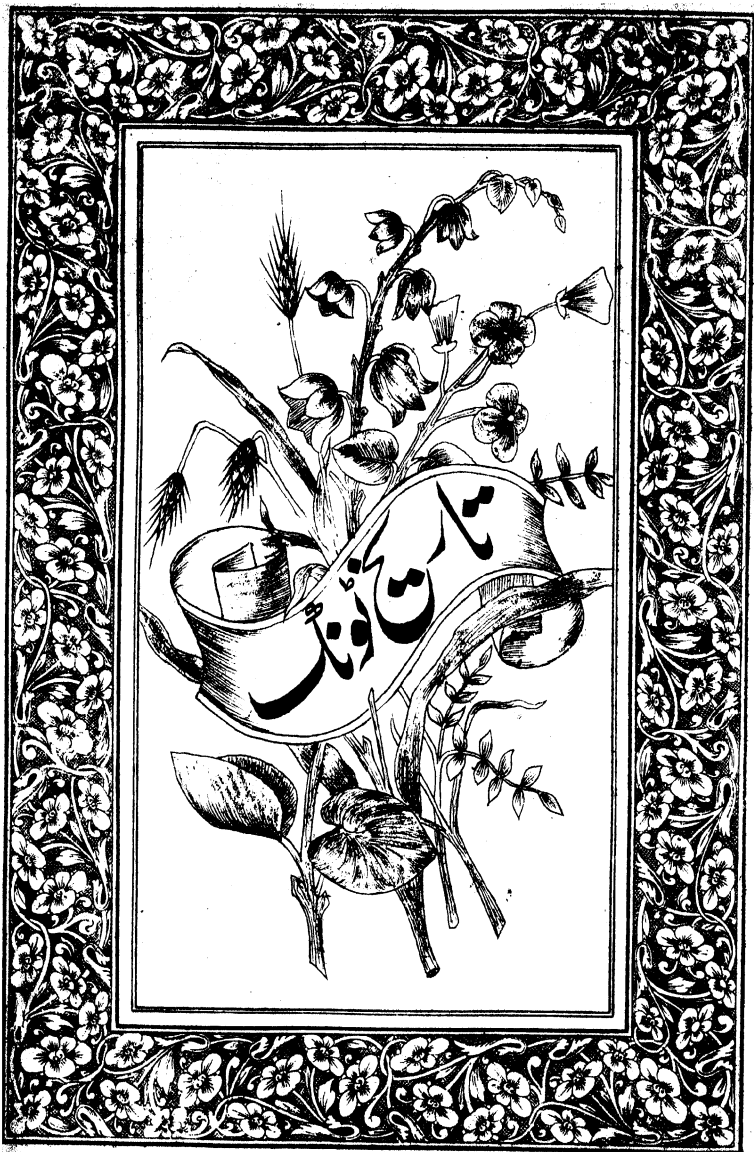
توابع محمد بن عبد الله

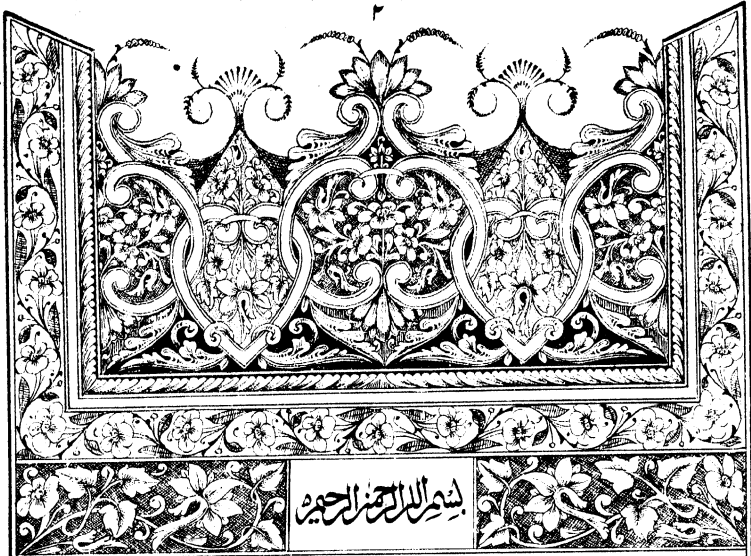
حقیقہ احسانِ یونان

اسم تاریخی اختتام طبع

من تصنیف کثافت قانع حالات ساعت اقترب روزگار گفت خلف علم و آفرینش را چه پیشی بودی و حکیم
سیرت خود را چه پیشی بودی از خلف صغیر به الفضل اندوه و حکما بجانب الانا میگوید که در اولی سزا گفتو سازد و سماعی خاص در سیرت از اولی

در مطبع ستاره‌نهد واقع آگره زیور طبع پوشید





حمد و افراد اس اکبر کا ساز کو انہی سے کہ جسے وجود ساز عباد اللہ خلعت حیات سے مزین و مزین کیا اور اس نے ماضی ان
 جو جمال کے قلوب کو اپنی نقش جمال باکمال پر کھسود صد ماؤں میر ہے پر دیا نہ بنایا نہعت متکا ترا کس رسول اکرم احمد فخر کون زیبا ہے
 کہ تا تم دولت سلاطین جمائیکم دروژہ التاج امیر ان صاحب شمشیر سر آمد تخت بلند ان ذی جہم سر جلقہ خوش طالعان گزین
 حشم ہے یتقیت بنیایت اصحاب کیا و آل اطہار کو منزاوار ہے کہ وزیر ان سلطنت رسالت و اعلام افواج نصرت و صلوات
 بین صلوات السرد سلام علیہ وعلیہم آباء معین اسے ہم الدین۔ بعد ازین یہ بھیجان کج حج زبان انکا مثلنی خاک را زلی سید محمد اصغر علی کرار و
 خلعت الصدق زبردۃ الفضل اقدوہ الحکما حکیم سید محمد انور علی حسینی مصطفیٰ آبادی غفرلہ تعالیٰ لے لاجتہدت قابلیت منشان و یقینہ
 یں و سخن حسبان روشن نفس عاضد معانے کہ بعد دولت ممد حضور فیض گنوار مع الثور معدلت نشو و نقل الطاف رب غفور ز زینت ہزم
 سر و گیمان خدیو حق پروردہ سلیمان فرمودہ تدر کند رشوک دارا مشقت حاتم بہت خداوندہ نعمت ہلال کاب غر شید قباب
 تاہ صورت ملائک سیرت انجم حشم ہونا نہ مزج عدالت مشیری فصلت غایب پروردگار کے تر قبال عطا قاتل جفا ستغفار دریا ننگان
 دستگیر بے سر پایان ملاؤ خاک را ان بے استطاعت معاذ و دعا گویان بے بضاعت راضی و عدل دودا و آسمانی شیوہ و مجرود
 فسا و قریب نشین چار باش مکت و دولت او نگ زیب غفلت و شمت سلاسلہ خلافت و جہانماری زیب اکملہ بت بخندنی

تاصبر اعلام نامداری راقی آیات شہر یابی غوثنا صید الاشکوہ قمرہ بامرؤ حق ثروبت قزوغ ویدہ قزانواسہ چراغ افروز
دودہ کشور کشائے تصبیح معقل اقبال شمس فلک اجلال و اسطیٰ العقدہ والاقوت مقدسہ المیش عیون ملت مساعیہ صابر شہامت
وایالت عاریج معالج شہامت و سیاست ترجیب امن و امان کا فرائض نام باعث درستی امور خاص و عام قیض خاتم الالجاب فیض
مصعوت خلایق پناہی فاتحہ کتاب کرم تہ و الطاف قدیم قمر قزو قدروانی غفر و دربان خانی آصف ثانی عادل یا ذل و یا دل
آسان کندہ کارہائے مشکل مشید ارکان شرع و اسلام مقنن قوانین سنت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام جناب مستطاب
معنی القاب حضرت امین الدولہ وزیر الملک حافظ قرآن نواب محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ جی آئی امی۔ اوام اسد
اقبالہ و اجلاہ خلف الصدق حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ ابن حضرت وزیر الدولہ
امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ ابن حضرت امیرالدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر
شمشہ جنگ آسودہ جنت الفردوس ہائے ریاست فیض نشارت و الامام محمد باقر نوبک تحریر کیا اللہ عن اود اسرار الذہور
وَفَسَادِ الْاَنْفُسِ وَ النُّفُورِ

عالم از بخشش تو بمنون باد	داور اسال تو ہمایون باد
خائب درگست فداطون باد	کتدین چاکر تو اسکنر
بخشت از شمار انس و جن باد	پائے غم تو بر سر کیوان
ہمد بر قامت تو موزون باد	مرد با سیکہ در کان عطاست
دل اعداد نشان پرخون باد	آستانت شوا سکین جسم
تایج حکم بی سکون باد	چاکر درگست کی دگر سنے
از دفر نشان طاغلوں باد	روئے حسن عروس مقصود
لیکے عقل نیل بمنون باد	شاہر عدل بر تو مفتون است
دشتہ قالب منیردن باد	سہم شکبہ نیم حشمت تو
دودہ اشجاق نسر قردون باد	رشتہ لبس غمہ شکست تو
جلد با بخشش تو مفسرون باد	مردتا عینکہ در دیا رغناست


ہر اعدائے توپہ ستم
 بھڑکتے اگر غور و مہجوں
 در تنائے حسن اقبال
 ہر کمالے کہ در جہان پیدا است
 ہر زوالے کہ بہت در طالع
 عید در حق او شو و شب عید
 لے سخایت ز حد امکان دور
 صید جان حسود بد طینت
 داغ مہر تو ہر کہ بردارد
 جان بد گو کہ بہت مجرم تو
 زال دنیا کنیہ بکتر تو
 عیش و احباب تو چو منے و لفظ
 بکلاہ تو جائے لعل و نور
 دست بردار آبرو و نیاز
 کاسہ براہیہ رخاں والا شان

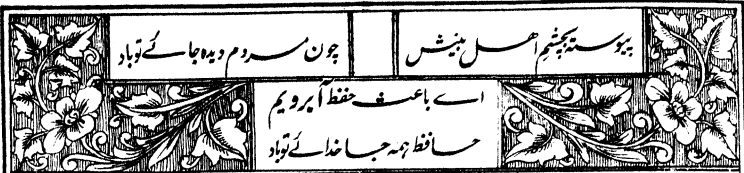
ز ہر دالاس بودہ معجون باد
 در حق دشمن تو انیسون باد
 لے انتقال مجنون باد
 در عروق تو صورت خون باد
 باعدو کے تو زود مقرون باد
 روز نور و زہم شب خون باد
 بل زہم و خیال بیرون باد
 طمہ شاہیہ طاعون باد
 سینہ اش رشک داغ گردون باد
 از دیار حیات بیرون باد
 دولت دین مسان خاتون باد
 بیخ و اعاد چو شمر و منعمون باد
 ہر دشت زہرہ ہر سمون باد
 از رعایت قبول ممنون باد
 حافظ تو خدا کے بچون باد

نسب نامہ

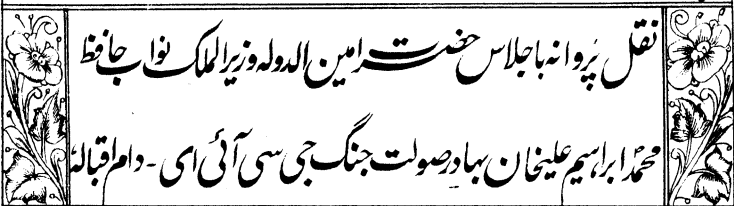
امین الدولہ وزیر الملک نواب محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ - جی سی آئی - امی - امین الدولہ وزیر الملک
 نواب محمد علیخان صاحب بہادر صولت جنگ - امین الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ - خاٹہ صرف
 امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شہر جنگ - امین محمد حیات خان امین طلحہ خان ابن کالینخان ابن بابو خان ابن محمد خان
 ابن شہید علیخان ابن فتح خان ابن قاضی خان ابن آلداد خان ابن یوسف خان ابن کرکوش خان ابن قاضی خان ابن سالار زلی کہ قبیلہ

اول خاکسار نے اس فتنب التماز کو زبان فارسی عبارت سلیس خاطر انیس کلمات کو کہ فی زماننا باقین اور دو کلمات تراجم ہے اور زبان فارسی کمتر شائع ہے برابر علیہ حسب الیاء سے جناب والا خطاب غیر باطل نصف و عدالت سبحانہ و تعالیٰ عز و جلال و موت عنوان صحیفہ سردری فہرست جریدہ والا کہ یہی منسل مکارم کرام سرچشمہ مراحم خاص و عام نمائین سر فرازی زرب و سادہ و متمازی مروج آئین دین و ملت محیط طغ و مرتبت فرازندہ چتر و الا جامی فروزندہ صبحاح فیروزبختی حضرت انتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بھادرنیر دزد جنگ سی ایس آئی نائب ال ریاست و ایس پی پی ڈینٹ محکمہ عالیہ کونسل دام و دولت جو ختمہ - خلف الصدق حضرت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نیرت جنگ ابن حضرت امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شیر جنگ مرحوم مغفور

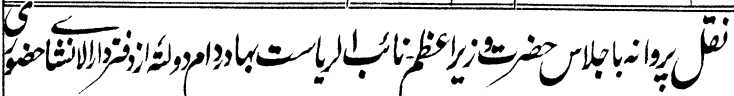
	<p>تا هست جهان بقای تو باد دایم سرکشان آفاق گیتی دبو و دهم را بچند درو چیسے کر کہ سب بنما طر تو تانغمہ سراست ببلل کماک</p>	<p>عالم ہمہ در عیساے تو باد افتادہ بزیر پایاے تو باد مخصوص ہر سراے تو باد ہر لحظہ بد عیساے تو باد خوش در چہنِ خنایاے تو باد</p>
-------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



تبصرہ اہل الامر فوق الادب - اس تاج کو خاص زبان اردو میں بقید تحریر لایا - اور قبل اقسام کتاب ہذا پیش کیا و حضور الدواجناب
وزیر اعظم سے خاکسار کو پروا بجات خوشنودی مزاج و اج خود بدولت براہ مزید قدردانی و قدماندازی عطا ہوئے کے چنانچہ
نقل پروا نہ توک ریز خانہ مضاعت ختامہ ہے۔





سیادت مآب شرافت انساب سید محمد باغی علیہ العالیہ باشتہ - بعد سلام سنون واضح باد - پیشگاہ حضور سے جہ طلبی
تماری ہو کر ماموری بقدر الانشا عمل میں آئی ہے بنا برین قلبی ہے کہ بحسب خواہش بادولت و اقبال کارہائے متعلقہ خود
کو بحکم و ہوشیاری جس طرح کثیر لایشتان براہ ولسوزی انجام کو پہنچانے میں تبصرہ شہود لاؤا و جس خیال سے کہ بادولت نے
انکو اس دفتر خاص میں نامور کیا ہے براہ عقیدت اندیشی اس طرح سرانجام کو پہنچاؤ کہ کو خوشین و آفرین ہو درباب ترقی تنخواہ
تماری کے حضور کو کامل خیال ہے محال جو شاہرہ و شمار کہ جائداد پوری سے ہے اسکو بصیغہ امید داری تصور کر کے ہر گونہ
سرد افزا سے خاطر عاقلین کو عنقریب مشاہرہ انجام دی خدمات مرفوضہ ملکہ حاصل ہوگا فقط مرقوم کہ ماہ جون مرفوضہ مطابقت
ہفتہ ہم ہاشمیانہ شہرہ جہی - حسب حکم حضور اور دام اقبالہ شافقتہ بقلم محمد امین الدین نائب منشی خاص -



سیادت مآب شرافت انساب سید محمد باغی علیہ العالیہ باشتہ بعد سلام سنون واضح باد - روز ماموری خود سے فہرستہ
دار الانشا سے کار فیض مداح حضور و اب صاحب بہاد و دام اقبالہ کا مرفوضہ خود کو بخش و جوہ انجام دیا و بادو جس کا گذاری خوشنودی

انجانب نسبت شمار سے متصور ہوئی جاسیے کہ آئندہ بھی بہترین نوال کا رشتہ خود کو کبسم نہ دہریشای انجام دیکر سوار از اسے
 خاطر انجانب بہین اور اس پر واند کو سند خوشنودی مزاج تصور کر کے اپنے پاس رکھیں فقط المرقوم متنازع نام و ہادی الاولین صلی علیہ وسلم
 سلطان سوم اور دوسری ۸۹۹ھ بقلم حافظ محمد متنازع الدین نائب منشی خاص -
 اسے تلبندان گلزار اعلیٰ اور ہار ازایان گلشن خوش بیانی سے ہے کہ اگر کہیں کتاب ہذا میں سود دخل پائیں بمقتضا العفو عنہ کریم
 انیسر مامول ۱۰۰ برا عیب پوشی تقسیم کو کام فرمائیں ۵

	<p>بجڑی کرد دست بطعنت مدار بدریوزہ آورده ام دست پیش خریدار دکان بے رونق اند</p>	<p>چونکہ پند آید از مزار نہ نام بر مایہ فضل خویش بجشائے کا نامک سر و حق اند</p>	
-----------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------

والیہ المریج والکاب

مقالہ اول - بویرہ کنوئیر ریاست دارالاسلام محمد آباد حضرت ٹونک مع کو الکت پر گناہ وغیرہم
 مقالہ دوم شتمبر جلالت حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نواب وزیر الدولہ بہادر نواب امین الدولہ بہادر نواب امین الدولہ بہادر
 مع عمدہ دارالین ریاست وغیرہ علی قدر مراتب۔

مقالہ اول بویرہ کنوئیر ریاست فیض ایشات دارالاسلام محمد آباد حضرت ٹونک مع کو الکت پر گناہ وغیرہم
 واضح ہو کہ قصیدہ ٹونک زیر کوچہ رسیا لب بدو بناس پر واقع ہے شہر ہے پور سے بجانب جنوب تیس کوں اور علی گڑھ سے
 جانب مغرب بارہ کوں اور دہلی سے بجانب جنوب و مغرب ایک سو نو کوں اور اراچیر امیر سے بجانب مشرق چالیس کوں اور میواڑ
 سے لفظ شمال ایک سو چوبیس کوں ہے۔ عرض بلد شمال ۲۶ درجہ ۱۰ دقیقہ۔ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۵۶ دقیقہ۔ ملک غزنی
 و شمالی متعلق ڈیوئہ رست اور مشرقی و جنوبی ناگر پال اور یہ اندک گڑھ کی سرحد است اور وہاں سے سرحد ملک کھڑاڈ اور ماروٹی کی شروع ہوتی

بیان ابتداء حال باوی ٹونک

۱۰۰۳ ہجری میں بروز یکشنبہ ماہ بدی ۳۰ مسمیٰ مین پال توڑ برادر راہیوہلی کو بوجہ کسی سخت بخش کے اپنے بھائی سے
 جدا ہو کر اس جگہ وارد ہوا چند روز میان قیام کیا پھر مین پال کو راہیوہلی نے اپنے پاس بلوایا۔ بدقت درانگی اپنی عزت سے مین پال

نے مسمی رام سنگ ملازم خود کو بنا کر آبادی قصبہ مامو کر کیا اور سنے دس کو چھ مین کنفی زمانہ اس کو سوسا کی ٹیکری کہتے ہیں جب الامر آفائے خود ایک قصبہ معمر کر کے ٹوکر نام رکھا اور اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ زبان ہندی میں کو چھ کو کدرا کو ٹوکر کہتے ہیں اس سبب سے اسکی آبادی زیرین کو ٹوکر کے نام سے موسوم کیا اور لا ٹوکر قوم تو نوزان کے قبضے میں تھا بعد ازاں قوم چو بان کے نصرت میں رہا پھر سمت^{۱۳۵} بکری میں ہو لنگی گجرات سے خراب خست ہو کر دارالخیرہ میر میں آئے اور وہ پڑ پال ہو لنگی کی شادی کنور پال دختر چار سویشوالی اجیر سے ہوئی ہو لنگی مذکور کو پگندہ رس جاگیر میں ملا اور وہ تازہ دیت اپنی گذشتہ اوقات ادسی جاگیر میں کرتا رہا پھر سمت^{۱۳۶} بکری میں ہو لنگی کر گیا اور اسکی مجد اسکا بیٹا بال پسا ہمسند نشین ہوا بعد ازاں راؤ سنگا پسر بال پسا ہو لنگی ہوا اوکے بعد گوہند راج پسر راؤ سالگا مسند پر بیٹھا سمت^{۱۳۷} بکری میں ساتویں راجپوت جو گوٹھ ٹوکر سے کو توڑے کے متعلق کر رہا تھا اسی ایام میں گوہند راج پسر راؤ سالگا کے ساتویں پاتوجی سے نعت لڑائی ہوئی ساتویں پاتوجی قتل ہوئے ٹوڑہ اور ٹوکر کو اگر گوہند راج کے قبضے میں آیا بعد امتقال گوہند راج کے اوکے بیٹا راؤ کو نہما صدر نشین ہوا اسکی لید اسکا بیٹا کلین دیو ہوا بعد ازاں اوکے بیٹا پاتاجی مسند نشین ہوا سمت^{۱۳۸} بکری میں مہیس دس امیر ساکن بڑا محل پور نے حکم سلطان علاؤ الدین غلی موضع مہداس کو آباد کیا اور ٹوکر سے ک آبادی کو بھی بڑا یا اسنے اسی حق قدرت میں حضرت سلطان علاؤ الدین سے چند وہرات حاصل کی چنانچہ آج تک اسکی اولاد حق چودہرات پاتی ہے سمت^{۱۳۹} بکری میں پاتاجی پسر کلین دیو کو اس کے چوٹے بھائی حقیقی مسمی دیو پال نے قتل کر ڈالا اور اسکی جگہ پ حکمران ہوا بعد ازاں ساتل دیو پسر دیو پال صدر مارا ہوا سمت^{۱۴۰} بکری میں ساتل دیو نے ساتو تالاب کنفی زمانہ اسکو تالاب چترہ بوج کہتے ہیں بنایا - بعد ساتل دیو کے اوکے بیٹا راؤ سید پرودہ نشین ہوا اور اس کے بیٹے بدین تفصیل پیدا ہوئے - راؤ ڈوڈنگری - کپہم راج - بھوجاچی - کبیون جی - دھڑ راج جی - بگنٹنی - میر شاہ جی - بعد امتقال سید بوجی کے اوکے بڑا بیٹا ڈوڈنگری صدر نشین ہوا اور ناتاجی پسر کپہم راج - راج محل اور آنوہ اور کٹوڑہ اور دونی پرتابض ہوا - اور راؤ ترپ پسر کلان ڈوڈنگری ٹوڑہ کا حاکم ہوا اور اسے سمت^{۱۴۱} بکری میں کوٹ اور محل بنایا - اور جگادیت پسر خرد ڈوڈنگری ٹوکر سے پرتابض ہوا - اور ناتاجی سے مہیس دس اور مہیس داس سے مانگلا اور ان کے گیتنا جی اور گیتنا جی سے سو جرن جی مر و بعد آخر نے پیدا ہوئے - سو جرن جی نے سو جی پورہ کو جب کو اب ساکن ہوا کہتے ہیں آباد کیا - اور موضع ساکنہ سمت^{۱۴۲} بکری میں مندر ہستنا ناتہ جی کا تعمیر ہوا چنانچہ یہی سمت اس کے قبیلہ میں کندہ ہے اور سمت^{۱۴۳} بکری میں جو گادیت لاؤد فوت ہوا اور اس کی چار عورتیں اس کے ساتھ سستی ہو گئیں - راؤ رتن پسر کلان ڈوڈنگری حکم ٹوڑہ ٹوکر سے پرتابض ہو گیا اور اپنی جانب سے مانگ جی کو اصل ٹوکر سے کاڑھا

ہانک جی نے ہانک چوک اپنے نام سے ٹوکریٹے میں جدید تیار کیا۔ راؤرتن سے سورمین اور سرسین سے پرتی راج دیو پیدا ہوا
پرتی راج دیو کے دو بیٹے ہوئے۔ گمان جی۔ راجپنڈی جی۔ گمان جی کیا حکمرانی کر کے دیوانہ ہو گیا ایک بجہ ! مجنڈی جی قابض ہو گیا
بعد اسکے کو نکلیان اور کاٹھیاہ سندھ نشین ہوا۔ ۱۸۰۳ء بکرمی میں بعد اکرہ بادشاہ ہماراجہ مانسنگد رئیس آمیر نے فوج کشی کر کے
ٹوڑہ اور ٹوکڑ سے پرتھوہ کر لیا۔ ۱۸۰۳ء بکرمی میں ہماراجہ مانسنگد فوت ہو گیا اور اسی سمت میں بادشاہ جہانگیر نے کوارا وغیرہ
اکبر سے بھائی قلعہ تھمپور شریف فتح فرما ہوئی۔ بے موضع کا برہ علاقہ ٹوکٹک میں قیام فرمایا تھا بعد انتقال ہماراجہ مانسنگد کے بھکت سنگاؤ کے بعد
مہاسنگد فر بعد ان کے آمیر میں حکمران ہوئے۔ ان بعد ہماراجہ جے سنگد سندھ نشین ہوا۔ اسکوا کے سپہ مسلح کی یہ تہنگہ نے بایا
شاہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ زہرہ بیک ہاک کر ڈالا بعد ازاں رام سنگد و شیر سنگد وقتاً فوقتاً صدر نشین ہوئے۔ ان ہر دو راجہ کے عہد
میں آمیر ترقی پزیر آیا۔ ۱۸۰۳ء میں پرتھوہ کے رگبتے۔ آمیر۔ دوش۔ بٹوہ۔ ۱۸۰۳ء بکرمی میں بعد اسے سنگد سیوویہ نے ٹوڑہ اور
ٹوکڑ پر قبضہ کیا۔ ۱۸۰۳ء بکرمی میں بعد اسے سنگد جولا ناتھ رہن گوٹ کوڑنے بارہ کالون ویران کر کے ٹوکڑ سے کوآ بایا اور
ٹوکڑ سے ٹوکٹک نام کا اور جی نام ایک مشہور ہے۔ ۱۸۰۳ء بکرمی میں ہماراجہ بدھ سنگد اور حکمران ہوا۔ ۱۸۰۳ء بکرمی میں
راجہ سوانی جے سنگد نے ٹوکٹک پر قبضہ کیا۔ بعد ازاں ایسری سنگد و مادھو سنگد وقتاً فوقتاً قابض ہوئے۔ ۱۸۰۳ء بکرمی میں ہماراجہ
سوانی جے سنگد تیار شاہی خود ٹوکٹک میں قازم ہوا بعد انفران کا شاہی اپنی شہر سے سندھ ہوم دو سائید موضع کل کہ صدر شاہی سے
اوسکے پاس تو ٹوکٹک کو اوسکی جاگیر میں یہاں سے تیار گاہ و قصبہ ٹوکٹک کے شہر پناہ تیار ہوئی۔ ۱۸۰۳ء بکرمی میں راجہ سوانی جے سنگد نے ٹوکٹک
اپنے خسر سے واپس لیکر بارہ کالون کی ہوم دفتر کر دی۔ آخر ۱۸۰۳ء بکرمی میں ہوم جی ضبط ہو گئی و جیضی کی یہ ہے کہ ۱۸۰۳ء بکرمی میں
ہماراؤ بنا براہ نظام اہتمام سندھ نشینی مادھو سنگد ٹوکٹک کے راستے سے جے پور جانا تھا جس وقت فوج ہماراؤ کی متصل
قلعہ ہوم گڈہ کہ جس کو فی زمانہ قلعہ امیر گڈہ کہتے ہیں پہنچی اہل فوج نے نفاذ کیا یا کرم چند ہومیر نے قلعہ ہوم گڈہ سے ہماراؤ کے
لشکر پر گولی برسائی جس قبل پر نشان فوج کا تھا اوسکو گراڈا ہماراؤ نے جے پور سے واپس اگر کرم چند ہومیر کو تھل کر ڈالا اور قلعہ ہوم گڈہ
کو خاک برابر کیا۔ ۱۸۰۳ء بکرمی میں سوانی جے سنگد فوت ہو گیا ایسری سنگد اور مادھو سنگد کے دریاں بابت صد نشینی متنازع واقع ہوا
آخر ایسری سنگد زہرہ بیک کر گیا اور مادھو سنگد صدر نشین ہوا۔ ۱۸۰۳ء بکرمی میں ۱۸۰۳ء ہوم سنگد نے بھلہ دے دو دیو ملک چوایس لاکھ
روپیہ اور گڈہ ٹوکٹک واپس واپس علی گڈہ ہماراؤ کو ہولکر کو دیا بعد ایا سال کے مادھو سنگد نے ٹوکٹک کو واپس لے لیا بعد انتقال مادھو سنگد
کے پرتی سنگد صدر نشین ہوا۔ ۱۸۰۳ء بکرمی میں بھلہ دے دو دیو ملک چوایس لاکھ روپیہ اور گڈہ ٹوکٹک پر قابض ہوا بعد کچھ جی کے کافی راؤ بھکر جاکر ہوا۔ ۱۸۰۳ء

بکرمی مین کاشی راؤ ہوکر لکھنے حکمرانی کی پر آخر سست مذکور مین عرصہ دویم ٹونک ہوا۔ اس سے پہلے کا قبضہ ہا پر حیرت راؤ ہوکر لکھنے کاشی راؤ ہوکر لکھ کر سفید کر کے ٹونک پر اپنا قبضہ کر لیا سست ۱۸۲۳ بکرمی سے سست ۱۸۵۶ بکرمی تک شہید گوپال - گوہنہ کرپال کرپال سنگہ - جیوا جی وغیرہم وقتاً فوقتاً عامل رہے سست ۱۸۵۶ بکرمی مین پیرن صاحب نے ٹونک کو فتح کیا بعد چندے ہر کاشی راؤ ہوکر لکھنے ٹونک پر قابض ہو گیا ہر حیرت راؤ ہوکر لکھنے کاشی راؤ ہوکر لکھ کر حکومت سے خارج کر کے کنڈے راؤ پیر لہار راؤ کھدر نشین کیا اور اس کے نام سے سکے جاری کیا اور بنا بر تائید قلوب رعایا و برائیا اپنی زمینیں یہ عبارت کندہ کرائی - جنون راؤ خدی سوا لی کنڈے راؤ سست ۱۸۵۹ بکرمی مین کرنیل پیر صاحب نے ٹونک اور علیگڑھ کو فتح کر کے سری بالکشن راؤ کے تھوٹھ لکھ کر دیا سست ۱۸۶۰ بکرمی مین شہر ٹونک چندے بہ تصرف دولت رائے اور چندے قبضہ کنڈے راؤ ہوکر لکھ کر جنرل لیک صاحب بہادر ۱۸۶۱ سست ۱۸۶۲ بکرمی مین شہر ٹونک کچھ اشخاص قابض رہے سست ۱۸۶۳ بکرمی مین ٹونک اور رامپورہ عرصہ علی گڑھ حضرت نواب امیر لدہ بہادر کے قبضہ نصف مین آیا اس وقت مین ہر کاب نواب مدوح المدح کی اس قدر آدمی و توپیں تھیں (۳۵۰۰۰) مرد (۱۱۵) توپ اس میں نرائی شہار کی حسن توجہ اور اللہ العزیز سے یہ غارستان گلستان ہو گیا۔

بیان بنا ہائے قدیمہ و جدیدہ

سست ۱۲۹۰ بکرمی مین بانی جی ہنتر سورجن دیو زوچہ رائے جی پٹیل نے ایک تالاب بانی لاؤ اپنے نام سے متصل کچھ پونہ بنائے بنائے تالاب کو بانی تالاب کہتے ہیں - اور اسی سست مین بعد سائل دیو سکھ رام سدا گئی اجیری نے ایک باڑی اور ایک بانچہ بجا بنال تعمیر کیا - اور بانک جی نے بعد راؤ رتن ایک تالاب بنوایا اور اس کا نام تالاب بانک لاؤ کرکاب اب اسکو تالاب سست کہتے ہیں اور بانک جی کے ایک مصاحب نے کراکھو راؤ کہتے تھے ایک تالاب راؤ لاؤ بنوایا اب اسکو تالاب علیگڑھ کہتے ہیں اور راؤ کدھر سست بکرمی مین فوت ہوا سست ۱۷۱۰ بکرمی مین اکبر بادشاہ کی طرف سے مودنا منصور عامل ہو کر ٹونک مین آئے اور انکا سینا انتقال ہوا چنانچہ انکا مقبرہ بزرگ دامن کوچہ رسیا موجود ہے اور مقبرہ کے کنارے پر یہ جویت علی ولید علی ابن میرا محمد ساکن آباد تھلہ دار محمد گڑھ نے بعد نواب امیر لدہ بہادر ایک مسجد تعمیر کی ہے چنانچہ دیوار مسجد پر یہ تاریخ کندہ ہے ۵

مجلس خداداد ارض و سما
جمعیت علی کریم انہ خدا
چوناچ نمبر سبب مژد
گفتا - چہ مسجد خجستہ بنا
۱۲۳۶ھ

رسیا کی چتری اگرچہ بیشتر سے تھی مگر کبھی کے صدر سے خاک برابر کبھی تھی سمت ۱۵۰۰ بکری میں پنڈت ابنوا جی نے ہو کر کی حاجت
 پہر چتری بوائی اور آت نک موجود ہے اس چتری میں دیارام کایہ مشہور باسم رسیا کو واقعہ مزاج نسا کفر پر کرتا تھا اور اشعار مختلف
 پڑھتا تھا اس واسطے رسیا کی نیکی مشہور ہو گئی۔ اور کروچہ مکڑہ پرایک پڑا مندر ہے کہ اسکو بہر حاجت کہتے ہیں اور حوض اس واسطے تیسرے
 کہ ایام ہارس میں لسان دیدہ عاشق پر آب رہتا ہے سمت ۱۵۱۰ بکری میں اقوام کایہ تہ نے مکان اپنونا دیگی کی بنا قائم کی لیکن ناقام
 رہی بعد ازاں سمت ۱۵۲۰ بکری میں بیٹی رام زندہ لعل غیب وقانونگو یان ٹونک نے مکان اپنونا دیگی کو تیار کیا اس میں سیکھنے ۶۹
 صفت ہوئے اور زہیصل ارضی معانی سماعت گنگو شائین پوجاری کو صلات کیا مکان اپنونا میں ایک تصویر سنگ سفید سے
 تراشی ہوئی قدیم سے تھی مگر فی زمانہ بتا چکے کہ در بیع اللہ مسئلہ مطابح ہیچید ہم باہر و بیست ۱۵۳۰ چرون نے باین مثال کشا ہیچوت
 میں اس تصویر کے جوہرات سبے پاش پاش کر ڈالا سمت ۱۵۴۰ بکری میں لال سنگا نسر کو نواب امیر الدولہ بہادر کو مقرب خطاب رابر
 بہادر تملوت ہوا وہی چتری لب تالاب چتر بوج موجود ہے۔ مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ کی جوبلی کے دروازہ
 پر یہ تاریخ مرقوم ہے ۵

محمد حوض مسجد الدرعیب ہے تاج رسیا بنکی جاے غریب ۱۵۵۰
 اب یہ مکان اعزاز الامراء الملک صاحبہ اودہ احمد خان صاحب بہادر ٹونک جنگ کے قبض و تصرف میں ہے سمت ۱۵۶۰ بکری میں مختار
 بہادر نے ایک باڈی اور ایک مسجد متصل فرمایاں گلاب شاہ پیر کے براہ بند بختہ تیر کی تہی چاند اسپر کیتھہ ترسم ہے یا اللہ یا محمد
 ابو بکر عسمر عثمان علی - امام حسن - امام حسین بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

باوری کردہ بنا محمود خان عالی رحم سن زہجری کی کینا رود و صد بے دوم ۱۵۷۰
 ۱۵۸۰ ہجری میں مختار الدولہ بہادر سب الحکم نواب امیر الدولہ بہادر غالب پرگنہ ٹونک ہوئے اور کچھ رسیا کے دہن میں چپاؤنی بنا ڈالی
 نواب وزیر الدولہ بہادر نے اپنے عمود دولت مہمین اوس چپاؤنی کا نام کپودوم رکھا اور بین الدولہ نواب محمد علی خان بہادر نے اپنے
 وقت میں اسکا نام حیدری کہو رکھا نواب امیر الدولہ نے ۱۵۹۰ میں رود بناس پرشکر کرڈالیش کر کے مکان تعمیر کرائے اور اسکو پھر کے
 نام سے موسوم کیا ۱۶۰۰ میں جامع مسجد بہر کی تعمیر ہوئی ۱۶۱۰ میں اوس مسجد کا کوایتا ہوا متصل ببولانا حیدر علی صاحب مختار الدولہ بہادر
 کا ایک بانچہ ہے اس کے کنوئین کے پتھر پر پتھر کندہ ہے ۵

چاہا کہ چاہا کہ بنایا ہے باغ محمود نے لگا یا ہے ۱۶۳۰

لسا دن لال میرنشی نواب امیر الدولہ بہادر کی چتری پر عبارت منقش ہے میرنشی بسا دن لال ولد تن سکدہ اسے ابن دوندا
توم کا بیٹہ کہتے تھے کہ وہ ساکن بدہ ملک اس سال ۱۸۹۳ء بمبئی ۱۲۳۵ھ میں نواب امیر الدولہ بہادر نے اپنے نام سے امیر گنج سمعہ کو سراپا
ہیٹا پنچہ سنہ اس قلعہ تاریخ سے ظاہر ہے ۵

از چری برست و سدرستی زریج	کعبہ بنامو چو نواب ناہدار
گفت از دلشاست زمانہ امیر گنج	تاریخ آن محبت چو شادان ز ہستے

بعد تباری امیر گنج نواب امیر الدولہ بہادر نے یہ حکم فرمایا کہ میر سے فرزند سعادہ کے نام سے بھی ایک گنج تیار کیا جائے اور اس کا نام
ذریعہ گنج رکھا جائے چنانچہ جب حکم والا توڑی مدت میں بندگان والا حکم حضور پور بھیجا لے ۱۲۳۶ھ میں جامع مسجد و چاہ کلان ذریعہ گنج
تیار ہوا چنانچہ سنہ اس قلعہ تاریخ سے ظاہر ہے ۵

کد آب دوست با کوثر برابر	امیر الدولہ چن چاہ و بنا ساخت
کہ چاہے چہ شہید یا نہ کوثر	سین تاریخ آن شادان زہم زد

۱۲۳۵ھ مطابق بمبئی ۱۸۶۶ء بمبئی ۱۲۳۶ھ میں نواب امیر گلدہ کی تربیت ہوئی ۱۲۳۶ھ میں ۱۸۶۷ء بمبئی میں ذریعہ پیش محل و رنگ محل بنیاد
قلعہ امیر گلدہ میں بنایا ہوئی اور دروازہ قلعہ اندوئی و بیرونی جو علی بنیہ عقب و پورا پیمانہ جو علی و دیگر متصل تو شہانہ نواب و زبانیہ بہادر نے
اپنے عہدہ ولت ممدین بنوائی قبل اقباص نواب امیر الدولہ بہادر قلعہ علی میں چند کابین و یک چاہ ۱۵ اندون بالا قلعہ دیکھتا نہ عیادت
کہ نہ اب تک موجود ہے ۱۲۳۶ھ میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے دیوانہ نہ بنایا چنانچہ اسکی یہ تاریخ ہے ۵

چو نواب امیر الدولہ عجبا ہ	کہ نسل عاشق و خلق نام مست
بنامہ بود جاے با عوامی	کہ در خوبی لب الم غرض مقام مست
یہ معین خانہ کشن از دست جاے	تو کوئی دست عالم تام مست
کہ نہا شرب ایجا ز شش مہتاب	قمر گر مہ این خدمت ماد مست
بشوق خاک کو سے برادر او	ز خیل سدوان بس از دوام مست
چو شادان داری منکر سال تاریخ	بگو این قصہ جاے بارعام مست

۱۲۳۸ھ میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے ایک دولتاخہ تعمیر فرمایا چنانچہ اسکی یہ تاریخ ہے ۵

بست فربود چون عالی مکا نے
 سردنرخیل سہ داران عالم
 پیمیش جو آن فضاں دوران
 بیدان چونکہ اسپش کرد جولان
 ز کین گرفت چون آن تیغ در دست
 بزم گرم و غم در دور عدلش
 بعد از بس دین ارج است
 چنانہ ناسر گردیدہ گرہ بو
 پے تقسیم خود در قلعه خاص
 بخوبی در جان ضب المثل شد
 بجائے آب و گل بس منہ کردند
 ز انوار زوال و الماس و گوہر
 بومینش سخن دیگر چہ را نم
 ز ذات آن کین این فیض منزل
 چو شادان حُبت تاج بنایش

ایسہ الدولہ با طسہ زردل آرا
 در صیت فیض اوشہ بحر مہر جا
 گنجیہ و نام حاتم کس برینا
 بیک دم شد قیامت آشکارا
 چو گوہر داشت از زین فرق اسدا
 ہی فوشند با ہم آب کیمیا
 نامی کفر زائل شد سراپا
 شہر شفق چون ترشش بصیرا
 بست کردہ مقام فرحت انہدا
 سراعدا از و بر سنگ خارا
 زیا قوت و گہر الاس مہینا
 تو کوئی جبارہ مہر پید ا
 کہ بیکار بست فکرمین در نجس
 اسلہ تا ابد آباد باد
 خرد گفتا - منت تمام عشرت افزا

آورد سی سال میں در بردے قلعہ معنی ایک باغ لگایا گیا اور دوس کا نام نظر باغ رکھا گیا چنانچہ اب اسکی تاریخ ہے ۵

چون خوش باغ از قلعه پیش نظر
 ز مسرورع اشجار خوش میوہ دار
 بسا سبب و لیون دانہ ہی
 بسا نخل خوش رنگ خوش سایہ دار
 مگر از پئے ہر کین و مہین

نظر باغ نانش از ان شد مگر
 چہ انجسہ دامرد و دنا رنج و دمار
 کیے از دگر بردہ گئے ہی
 ز بالانسہ دوش شد ہنا خوار
 بندہ ست نو کردہ سر بر زمین

بفضل زمستان و درو لا لزار
 ز صبر برگ و داد و دئے رنگ زرد
 گل ز گش خوش بہار سے فرو
 پئے مقدم آن امیر جہان
 میانش مکانی عجب و کشت
 بستم چو تاج اواز سر دشت
 چو رخسار خربان نودہ بہار
 بہار بستی درو حبلہ کرد
 بابل نظر شوخ چشمہ نمود
 بود چشم افشاید بے گمان
 کہ شد جلوہ باغ زو بر ضیاء
 ندا دلربا باغ آمیزہ بگوشت

اور یہ باغ گوشت مغرب و ملحق بکرائے شرق متصل محلہ امیر گنج ہے اور اس باغ میں باج کوٹیان عظیم الشان طلا کار اور نمائند
 و کسب طرہ تعمیر ہیں اس باغ میں ایک عمارت نہایت عالیشان ہے جسکو مچھی ہون کہتے ہیں اور اس میں ایک
 نہایت عمدہ حمام بکرائے شمال واقع ہے اور اسی باغ کی وسط میں ایک مقام شیش محل نام ہے کہ سر پائے مطلقاً و نہایت قابل دید ہے
 اس محل کی وہ ہے نہ شیند ہے اور اس بگنہ میں تین قلعے ہیں اول قلعہ ہوم کہ کافی زمانہ جسکو قلعہ امیر گدہ قلعہ معلی کہتے ہیں
 یہ قلعہ خاص ٹونک میں بجانب جنوب باہج کلسان بروج فلک واقع ہے اس قلعہ کا دورا در بندہ میجداد سہ ہے اور اس قلعہ
 کے ایک چوٹا قلعہ ہے جسکو بالا قلعہ کہتے ہیں اور قلعہ میں تین مسجدیں اور چار کوزین اور دو بنگلے بالا قلعہ میں ہیں اور علاوہ اس کے
 سنگات عمدہ و کسب مثل توں کئی خزانہ و خوشی خانہ کتب خانہ و دو خانہ آب و انار خانہ و پانچ خانہ و قش خانہ و توپ خانہ و کھڑ
 مالیکوئل و کھڑ نہایت و محکمہ حساب و چار بگنہ گنجی کل موقع موقع تعمیر ہیں بروج قلعہ معلی پر حصہ اتواپ تیار موجود ہیں
 باقی مدفون ہیں دور قلعہ ٹونک گدہ ہے کہ ٹونک کے آٹھ کوس کے فاصلہ پر بجانب شرق واقع ہے قلعہ بگڑی ہے کہ ٹونک کے
 باجی کوس کے فاصلہ پر بجانب شمال واقع ہے اگرچہ ٹونک میں بہت باغ ہیں مگر ٹونک باغ علاوہ نظر باغ کے سستنا میں اول کلمہ امیر اسم
 کہ فی الواقع اسم باسی ہے باجنگ کوٹہ جنوب متصل موئی باغ عقب قلعہ معلی واقع ہے اسکے وسط میں ایک بنگلہ مخصوص ہے جہاں شایان اسی
 گدہ ایک باغ تھا کہ بعد حضرت مرثیہ وزیر الدولہ بہار بروج چند چنڈ قطع کروایا تا بعد رئیس مال پر لگایا اور اس کا نام کل دارا بر اسم رکھا گیا
 موئی باغ کوٹہ شرق واقع ہے اسکو موئی بگم کہتے حضرت مرثیہ امیر الدولہ بہار جرم ہمشیرہ منور خانہ منور خانہ نے
 بعد حضرت مرثیہ امیر الدولہ بہار لگایا ہے یہ باغ جلد ر سا شہرہ افادہ خانہ کا دہن گاہ ہے اور اس باغ کی غزلی اور غزلی گوشت پر
 ایک چادر مسجد دارا لکھے بتالاب میں چشم بانی مین بتا ہے اور اس بتالاب کے مشرق و مغرب و شمال و جنوب پر مکاتھ پنجہ جت اسٹیل

مسافریں و مسرورین بعد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بہار و سلطنت مختار الدولہ بہادر تعمیر کئے گئے ہیں چنانچہ تاریخ تالاب یہ ہے ۵

نفس خدا شہزادہ محمد امیر
بنا کر محمد سیوہ پاک غنہ

حضرت امین الدولہ بہادر رئیس حال نے اسی تالاب کے شمال مغرب پر ایک بہار تیر ذرا کر مدبر خلیلیہ نام کہا ہے۔ عید گاہ باغ شہر سے باہر متصل بناس باغ فصلا صد یک میل واقع ہے اور اسکو نواب پشندہ جی کہتے ہیں فی زمانہ حضرت امین الدولہ بہادر رئیس حال نے اس میں ایک کٹھی نہایت خوش قطع و خوش وضع بنوائی ہے۔ باغ نام رکھا کہ حضور راسی باغ میں استراحت فرماتے ہیں بناس باغ شہر سے باہر فصلا صد یک میل رود بناس پر واقع ہے اگرچہ یہ باغ بہت دیرینہ سال ہے مگر فی الحال رئیس حال نے اس پر نو عریض و طویل حدت فرما کر یک باغ کے نام سے موسوم کیا ہے اور اس کے وسط میں ایک حوض نہایت بجا بنائے گئے ہیں۔ یہاں پر باغ میں اعلیٰ درجہ کی فخر گاہ ہے۔ باغ بندہ ہون شہر بجانب مشرق فصلا صد یک کوہ متصل رود بناس یامین کو جو عجم میں واقع ہے اور اس کی کنہ راہ اعلیٰ پر جانب مشرق مکانات پنجہ عمدہ تعمیر کئے گئے ہیں اور اس باغ کے گوشہ جنوبی پر بنڈاب نہایت وسیع و عمیق ہے اور بنڈاب میں جاؤں ان کی برتہم کے پرستہ ہیں اکثر حضور نواب صاحب بہادر میان رونق افزا ہونے ہیں فیروز باغ بہت شمال بیرون شہر شاہراہ عید گاہ و عسکر فرزدی واقع ہے اسکو اختصاراً لامر فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد سعید اللہ خان صاحب بہادر فرزند بیگ سہی ایس آئی نائب الیہ استنبی برعایت فرزدی جنگ فرزدی نام کہا ہے حسن و خوبی اور دلفریبی میں یہ باغ رشک گلزار فرزا سے چمن چمن مرفہ بہار ہے اس کے کنہ مشرقی و شمال پر ایک بگلہ خوش وضع ہے اور اس بگلہ میں ایک چوٹا سا حوض فوارہ دار ہے۔ باغ خالصہ سب و ریاضے بناس واقع ہے اس باغ کو خالصہ صاحب نواب وزیر الدولہ بہادر الہ آبادی سید علی شاہ صاحب نے بعد انتقال دارنحال شوہر خود اپنے نام سے موسوم کیا ہے بیکر باغ قدیمی متصل بناس باغ واقع ہے اس باغ کو والدہ ماجدہ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے بعد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر لگا یا تھا اس میں قبور جناب اخوند محمد ایداز خان صاحب والدہ بیکہ صاحبہ موصوفہ و دیگر قبور شریف سید علی شاہ صاحب و حافظ میر عالم خان صاحب و شاہ عالم خان صاحب موجود ہیں والدہ علاوہ ان بانات کے اطراف شہر میں اکاون باغ سبز ہیں خاص شہر میں چھین مساجد پنجہ موجود ہیں ازان بعد جنرل مسعودین کلان خوش قطع میں ایک جامع مسجد واقع امیر گنج بشاہراہ عام تعمیر کی گئی نواب امیر الدولہ بہادر کی ہے چنانچہ اسکی تاریخ پہلے کی گئی ۱۲۵۰ھ میں اس مسجد کی رئیس حال نے تعمیر فرمائی ہے اسکی تاریخ ہے ۵

زہرے مسعود حوض عالی بنا
زہرہ کردہ ہامہ کہید و ان
کہ پشپ آمد چو دار النہیم
چو گل بنگلف دازہو ب نسیم

کند سجدہ ہر کہ درو یا خدا چنان مست شد ز بتیمید او چو نواب ہر نام مست خلیل بے سال تاریخ استام او	را نے در از عذاب الیم کہ ہر گشت بر سنگ بازو سیم بن کر دہ بفضل حق و رحیم خرگفت - بیت خداے کیم
----------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------

دوم سجدہ قافہ واقع دیر گنج لب شاہراہ عام ہے کہ شہزادہ جہری میں سادات قافلہ نے نوائی ہے۔ سوم سجدہ حکیم ہر در شاہ واقع علی گنج لب شاہراہ عام ہے کہ شہزادہ جہری میں حکیم صاحب موصوف نے بعد نواب محمد علی خان صاحب بہادر نوائی تھی مگر ہر صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر نائیم جہری دیکرائی نے شہزادہ جہری میں اسکی ترمیم نوائی چنانچہ یہ تاریخ بکسنت صوری و مثنوی قاضی مولوی حافظ علی محمد علی خان مجتہد یادگار ہے۔

جون ہمہ خسرو عالی تبار شد بنا دین سجدہ گاہ خاص و عام بسک عالی بست و درخش ہم خوش ہر کے کو سخی ترمیمش منو و باستلاہ جلوہ حق جہم کر د ہمچنین در صورت دینے بخواند	یعنے ابراہیم خان بادشاہ نوبت دیگر بفضل کرو کار نوبتک را اندر وادوسی اعتبار باد از در اضی مندا رویشار تا سن تعمیر گذشت آنکار دو صد ہشت و نو را با ہزار
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جوبلی اختتام الامر الملک جناب صاحبزادہ محمد عمید الدین خان صاحب بہادر فرزند جنگ سی ایس آئی نائب لریاست واقع دیر گنج قلعہ معلی سے بجانب شمال شاہراہ عام پر ہے عجیب مقام است افزا ہے و کیئے سے علاقہ ہے اعلیٰ میں دو کوشیاں تختہ دلچسپ و دل فریب واقع ہیں اس جوبلی کی محاذی میں بجانب شرق استیلا براہ عام صاحبزادہ حافظ محمد عبدالہ صاحب کی جوبلی ہے کہ پھر کی کے نام سے مشہور ہے۔ جوبلی شس الامر نظام الملک صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر تو بیجک واقع ایر گنج قلعہ معلی سے بجانب شمال شاہراہ عام پر ہے اسکے درو ایک کوئی نہایت دلچسپ خوش وضع تیرہ سے چنانچہ یہ تاریخ اسکی قاضی مولوی حافظ علی محمد علی خان مجتہد یادگار ہے۔

جو کدہ محمودان والا جاہ ساخت ایوان نو بطرہ عیب	آنکہ مقبول حضرت صدست پیش ادلم سپہر دست
---------------------------------------------------	-------------------------------------------

چرخ گزشت یک بہر دست	نیست شش با عالم تشال
کین طریق تعلق ایدست	نور کرم ہاے تارینش
سن تاج کان مراد خودست	سرزاد آخر بخت تو شج
گر شود ہمیش آن عدوست	اشتریک غریب با لبسا
یکہ زار و د و صد شش و نو دست	و تبصیح پر سیم معجز

۱۲۱۱ ہجری میں اس کو مکی تزییم ہولی جانا پھر تاج تزییم ہے

بنا طرہ این قصہ مسعود کرد	ریس ترقہ محمود خان
خبر در دست محل مقصود کرد	چو کرد آبر و فخر تاج آن
بنا منزل خیمہ محمد کرد	نوشتم نامہ بسا یادگار
محل احست ہر دل مقام مسعود دست	بنا نمود مکان عجب نظام الکک
گفت - مجلس عشرت مکان نمود دست	چونکہ سال نوآبر و سرودش خرد
ساخت عالی محل عالی مقام	چونکہ صاحبزادہ محمود خان
حبلوہ صبح نشا طخاص دعام	آبر و تارنج او کرد ہر قسم

اور اس کی محادی میں بسبت شمال صاحبزادہ محمد اسفندیار خان بہادر جرنیل لشکر نظریہ کی جو ملی ہے نہایت مرتفع اور خوش وضع ہے

مواظف نے تاج تعمیر صنعت بارہ الاسفندال میں یون لکھی ہے

کرد تعمیر این عمارت را	چونکہ اسفندیار خان زمان
بہ کفایت رسیدہ است بنا	کرم کردگار کرد اسرار
کہ حمیدت اول بخت خدا	ہست این ہمہ بدایت اسرار
کہ مکن سال این مکان انشا	یونس از آبر و پرآر و گفت
کہ شد از غیب این ندا پیدا	منکر کرم چو از پئے تارنج
برک گاہ رشک جنت المساول	وہ چہ خوش بنزل صف بشار

از پنے سال عیسوی ۱۷۰۱ء

تفصیل غریبہ سہر جہاں

حربی اشرف الامراء الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر متوجہ جنگ واقع امیر گنج قلعہ معلی سے مجاہد کو شہر شریف متصل موتی باغ واقع ہے۔

توبی خاص الامراء الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شہر جنگ واقع امیر گنج متصل نظر باغ ہے میان اعظم شاہ صاحب راہ پوری خسر صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خالص صاحب برادر خرد نائب الریاست نے بہ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر علی کی تہی اب صاحبزادہ صاحب موصوف کے قبضہ تصرف میں ہے عالی شان رفیع المکان عمارت ہے۔ خاص ٹونک میں دو کئی مشہور ہیں۔ ایک کئیہ کلان درہم کئیہ خرد۔ میان پر بزرگان دین کے اکثر مزارین گرازاںچلہ دو مزار مشہور ہیں ایک مزار حضرت شیخ محمد دشاہ سید الشہداء کا کہ جسکو نو مندر کہتے ہیں واقع کوہ چتر متصل موضع شہر کی ٹونک سے بفاصلہ دو کردہ جانب شرف بکنارہ شمال واقع ہے اور اس کے قریب چند مزار اور بھی ہیں مع مکانات کے چنتہ اور ایک مندر کہ نہاد یو کا اسکی سیدہ بی طرف ہے پانک کے سینے میں نہاد یو کا میلہ چٹا ہے اور نو غرے صاحب کا میلہ لکڑی کا ہوتا رہتا ہے۔ دوسرا مزار حضرت گل شاہ پیر کا ٹونک سے بفاصلہ ایک کروہ بشارہ ہند پختہ واقع ہے۔ شہر کے اطراف میں چلے تالاب میں گرازاںچلہ نو تالاب کلان ہیں چاکر ٹنڈا اور پانچ غیر گھاٹ ہیں بدین تفصیل۔ تالاب موتی باغ گھاٹ وار۔ تالاب علی گنج گھاٹ وار۔ تالاب چتر پور گھاٹ وار۔ تالاب بٹل گھاٹ وار۔ تالاب ٹیڑاوس غیر گھاٹ تالاب کچور دوم غیر گھاٹ۔ تالاب عید گاہ غیر گھاٹ۔ تالاب لکھنؤ غیر گھاٹ۔ تالاب کادولائی غیر گھاٹ۔ اور تین تالاب بڑے بڑے دیہات میں ہیں شہر کے اطراف چند چوٹی چوٹی پہاڑیاں ہیں مگر ایک پہاڑی دریا ہے جس سے بجانب شمال واقع ہے اور دیہات چوہنچوہن پانچ میلہ بڑی وغیرہ اس کے دونوں طرف آباد ہیں اس پہاڑی میں چتر پور کے ہے بلور کی کان ہے چنا چتر پور نواب وزیر الدولہ بہادر نے چند ماہ اس پہاڑی سے بلور نکالیا تھا۔ کٹنڈا اور جدید بڈی شہر میں چلے ہیں۔ منادر و مادیوں اور ہنومان کے ٹوڑوہ۔ ہمیں سرون اور دیہی کے ہیں۔ سینٹا کے بندرہ۔ خاص ٹونک میں سلاو کی جین مذہب بہت ہیں اور اسوال کم اور اگوال خال خال۔

چار شہر میں بڑے ہیں دوم گراگین کے اور دو بیشنون کے۔ چتر پور جہاں ذکر پہلے پہنچا ہے پُرانا مندر ہے اور قدیم سے اہل یکا میں اسکا میلہ ہوتا تھا اور چندہ روز تک رہتا تھا جناب بہن الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ نے اس میلہ کو بقیہ نصیب مذہبی کی حکم موقوف فرمایا۔ مگر ہنودن کے یہ تین چار میلے اسی نام مقبرہ پر ہوئے ہیں میاں پونڈا میلہ لڑی میلہ لنگور۔ اور زمینداری خاص نصیب

کی بیرون اور بیرون کے نام مقرر ہے اور چودھراے راؤ گیند کے نام ہے۔ ماضع کو کہہ ریاست ٹونک واقع ملک راجپوتانہ داخل ریڈیٹی راجستان ہے اور چوگرکات متفرق اضلاع پر تقسیم ہیں دو چکرند داخل ملک راجپوتانہ میں اور عین چکرند داخل مالوہ سٹرل انڈیا میں چکرند ٹونک و علیگڑھ کے مقدمات ٹھکر ریڈیٹی شہر فی راجپوتانہ واقع ہے پورہ بھی ہڈی ہڈی ٹونک واقع جہادی دہلی سے متعلق ہیں اور چکرند پٹاؤہ کے مقدمات ٹھکر اجپٹی مغرب مالوہ واقع جہادی اگر سے متعلق ہیں اور چکرند پٹاؤہ کے مقدمات ٹھکر ریڈیٹی مغرب واقع اور بیچر سے متعلق ہیں۔ اور چکرند سدرنج کے مقدمات اجپٹی مسیو علاقہ بہاول سے متعلق ہیں۔

اس چکرند میں جاہ چند اس قدر ہیں لعلی جاہ تمام تہا ہیں سیان سید و قلم کا مروج ہے ایک لٹہ روپیہ ہر کھلا کا حکم ریختہ کتے ہیں دوسرا لٹہ روپیہ کھلا کا حکم کچا سیر کتے ہیں سترہ روپے عین بیان والا لٹہ یعنی لٹہ لٹہ مقرر ہوئی عبارت مسکرو پیہ۔ مغرب ٹونک بمبہ ملکہ منظرہ سلطنت انگلستان قیصر ہند

مبارک سکندر وادرفنسل ریڈوان ریس ٹونک ابراہیم علی خان

عبارت سکندر وادرفنسل قیصر ہند ملکہ منظرہ انگلستان قیصر ہند محمد ابراہیم علی خان والی ٹونک۔ چکرند سکندر میں چکر کی علامت ہے اس سبب کے روپیہ کے چکر شاہی کہا جاتا ہے۔ ۱۸۶۳ء عزمین لہند نواب محمد علی خان بہادر ریاست ہمایوں شہانہ مقرر ہوا اول اس شہانہ کا منقسم یکو سنگہ نیوڈاکٹر شاہی معنے کھلا رہتا بعد ازاں لالہ پھول بشارہ ویکھ ویکھ کھلا راسور ہڈی الحال شہانہ کا منقسم سید اصغر علی ہے۔ ریاست ہمایوں بہت سے طبیب ہیں مگر فی الحال سات طبیب نسل سید سیارہ سپرکت پرتابندہ میں اڑا بھلا ویکھ پنی ہولی سید محمد داکٹر علی خان صاحب علیہ حکیم ہولی سید برکات شاہ صاحب مالج خاص حضور افین ویکھ سید علی حسن صاحب خلعت اصغر حکیم سید شاد علی صاحب ساکن احمد ویکھ ہولی سید احمد علی صاحب المتخلص بسیم صاحب ویکھ احمد علی خان صاحب داکٹر سید سردشاہ صاحب مرحوم ویکھ علی صاحب المتخلص بہ کوثر خیر آبادی ویکھ محمد عبدالرحمن صاحب اہل خاندان وزیر معالج رعایا شہر میں اور فی زمانہ حکیم محمد یوسف خان خلعت جناب حکیم ہولی سلطان محمود خان صاحب ہی اسے معالج ہیں۔ بیان کہی در سے سببان ریاست مغرب میں اون کے سبک گران پرنسپل حسن مرزا صاحب دہلی بشارہ سیلف شاہ نامہ میں اکثر اطفال یاس یافتہ موجود ہیں اس گیند میں دودیدیاں میں ایک کا نام بنس ہے اور یہ ندی کوہ آلو سے بھی ہے علاقہ سیوڈ علاقہ سبے پور پرتی ہولی ہودی قتل میں شامل ہولی ہے فصل ربیع میں خیارد خیزہ درتوڑا کو دوجو بادشاہ وغیرہ اس میں کثرت پیدا ہوتے ہیں اور اسے کار میں جمعہ لٹہ شرح ضلع فی بیگ چارو ویدیا جاتا ہے۔ دوسری ندی کوہی ہے کہ موضع گھوڈ علاقہ ٹونک سے تہہ کو کرنا میں شامل ہو گئی ہے۔ اور ایام ہار

مین گو گو گماٹ و نو غرے گماٹ سے زینت کشتی بیا عفت طغیانی دریاے بناس باشت خندگان اندوئی دیرینی کو با تیر حصول کشتی
عبور کرایا جاتا ہے۔ با صرہ و سبب بعض مہمان صادق الودود و مخلصان اخلاص نہاد اس نئی کی صفت مین چند فقرات فارسی لکھے
جائے ہیں۔ وہ تھو غرض دریاے عجب و غریب کہ لبش لبان چشمہ دل صاحب کرم دار باب جم جماریت و منسل صدایا سحر زینت
خضر آب حیوان است و غنچہ طبعان باصل مآب پیکان۔ اطفال نبات راہایہ۔ و مطلقان اشجار راہایہ۔ درج سئہ کشت ناز سہل صفا شمار
صاف و شفاف بے لانت و کرافت جوع را چارہ ولا زمرہ

بجبر بناس آنکہ تجوی ذات	نیت کم انیس درون صفات
ارنگہ لبش بعض ایشتر	مہم بجلوات عرق نیشتر
ہنم مشیرین بسبک خوش گوار	شربت شہید و شکرست مشکلا

و جو سیم شکل طغیانی لبش بیش از بیش کہ عفت بحر خضر بدریا سماواج نسل و انی لبان جولان آب بگو آب
الفعال غوطہ زن۔ و شادابی و سیرایش طرقت ہمار و لطافت گلزار را رنگ مہرگان زرد روئے رنگ بر رنگن زبہ لطافت و عفت
کہ اوروے سیمین امست و شعی آب ہو کہ دافع دافع سودا و رافع خفقان بخ و الم

لطیف و دکشا آب و چو رائے	مبارک منزلی نذر خندہ جائے
--------------------------	---------------------------

صفائی آبش آب گوہر آب وادہ و روانش روان در قالب طبع روان شتر وہ

شود تیج آہن چو زین آب تر	ز خجالت شود آب آب گہر
--------------------------	-----------------------

دینش بعض مہمیک سہل بعض مہمانت میل طویش بس طویل و ہیان دلان نہ چندان کہ میرہ ذان اہل قیاس آید بل زشت
اندیشہ دور مین سے جد

روان اندر وہا ہے سیم سیا	برنگ جلال اندرون پنج خضر
--------------------------	--------------------------

و علاوہ این سبکہ نوین رنگ خطا لہیز نو خطان نقشہ انگیز و زیادہ از اندازہ کلامی و نوان ساخت باہن یک بہت پرداخت

اندو سبزہ نو کا ستود آب روان	چشم بدور گو کے کہشت درگت
------------------------------	--------------------------

و بسا جوان پرندگان خوش الحان خوش رنگ دلان رنگارنگ و رنگ آہنگ

وران بسیار مرغان خوش رنگ	باسان ارغونہ کردہ برچنگ
--------------------------	-------------------------

تعداد اسمائے مکمل وضع تحصیل بگڑی مع کل قبہ بدین تفصیل

از روئے پیمائش مسد ۱۹۴۷ء مطابق ۱۲۹۸ھ فضلی

ردیف	نام و گھرانہ	نام تحصیل	نام موضع	مزدور	غیر مزدور	کل قبہ	کینیت
۱	ٹوہک	بگڑی	امین پورہ	حاجہ	دار صہ بیگہ	حاجہ	۱۲ بیوہ
۲	"	"	انور پورہ	اکالہ بیگہ	اکالہ بیگہ	اکالہ بیگہ	۱۱ بیوہ
۳	"	"	ابراہیم آباد	صالحہ بیگہ	ساحہ بیگہ	اکالہ بیگہ	۱۶ بیوہ
۴	"	"	اکبر نگر	اکالہ بیگہ	اکالہ بیگہ	اکالہ بیگہ	۷ بیوہ
۵	"	"	اعظم پورہ	ساحہ بیگہ	دار صہ بیگہ	ساحہ بیگہ	۹ بیوہ
۶	"	"	خیل آباد	اکالہ بیگہ	اکالہ بیگہ	اکالہ بیگہ	۹ بیوہ
۷	"	"	اسلام پورہ	اکالہ بیگہ	دار صہ بیگہ	دار صہ بیگہ	۸ بیوہ
۸	"	"	ابراہیم پورہ	اکالہ بیگہ	ساحہ بیگہ	اکالہ بیگہ	۱۳ بیوہ
۹	"	"	برونی	اکالہ بیگہ	اکالہ بیگہ	اکالہ بیگہ	۱۵ بیوہ
۱۰	"	"	بگڑی	اکالہ بیگہ	اکالہ بیگہ	اکالہ بیگہ	۱۰ بیوہ

کینیت	کل رقبہ	غیر مزدور	مزدور	نام نہاد	نام نہاد	نام نہاد	نام نہاد
	اکامیگ ۵ ہجرت	اکامیگ ۳ ہجرت	اکامیگ ۲ ہجرت	بگڈوہ	بگڈوہ	نوناک	۱۱
	کامیگ ۱۴ ہجرت	کامیگ ۵ ہجرت	کامیگ ۱۲ ہجرت	بغیر پورہ	"	"	۱۲
	اکامیگ ۱۱ ہجرت	کامیگ ۱۳ ہجرت	اکامیگ ۱۸ ہجرت	بجواڑ	"	"	۱۳
	اکامیگ ۶ ہجرت	اکامیگ ۱۴ ہجرت	اکامیگ ۸ ہجرت	پوکشتی پورہ	"	"	۱۴
	کامیگ ۱۴ ہجرت	کامیگ ۱۹ ہجرت	کامیگ ۱۵ ہجرت	پرانہ	"	"	۱۵
	کامیگ ۱۱ ہجرت	کامیگ ۱۸ ہجرت	کامیگ ۱۳ ہجرت	پانڈیہ	"	"	۱۶
	کامیگ ۱۴ ہجرت	کامیگ ۱۴ ہجرت	کامیگ ۱۴ ہجرت	جولا	"	"	۱۷
	کامیگ ایک ہجرت	کامیگ ۱۸ ہجرت	کامیگ ۳ ہجرت	جوالی	"	"	۱۸
	کامیگ ۱۸ ہجرت	کامیگ ۳ ہجرت	کامیگ ۱۵ ہجرت	چک کائین	"	"	۱۹
	کامیگ	کامیگ ۱۸ ہجرت	کامیگ ۲ ہجرت	دوایہ	"	"	۲۰
	کامیگ ۱۶ ہجرت	کامیگ ۱۳ ہجرت	کامیگ ۱۸ ہجرت	ڈانڈہ ترکی	"	"	۲۱

کتاب	تاریخ	نام مؤلف	موضوع	غیر مزد	کل رقم	کیفیت
۲۲	تذکرہ	گبرائی	دولت پورہ	امام علیؑ	امام علیؑ	۱۰۰۰
۲۳	"	"	دود و اڑی	امام علیؑ	امام علیؑ	۱۰۰۰
۲۴	"	"	راؤلی	امام علیؑ	امام علیؑ	۱۰۰۰
۲۵	"	"	حرم پورہ	امام علیؑ	امام علیؑ	۱۰۰۰
۲۶	"	"	چک حرم پورہ	امام علیؑ	امام علیؑ	۱۰۰۰
۲۷	"	"	حرم پورہ	امام علیؑ	امام علیؑ	۱۰۰۰
۲۸	"	"	سچی نگر	امام علیؑ	امام علیؑ	۱۰۰۰
۲۹	"	"	سینہ	امام علیؑ	امام علیؑ	۱۰۰۰
۳۰	"	"	صدیق پورہ	امام علیؑ	امام علیؑ	۱۰۰۰
۳۱	"	"	عزیز گنج	امام علیؑ	امام علیؑ	۱۰۰۰
۳۲	"	"	سینہ پورہ	امام علیؑ	امام علیؑ	۱۰۰۰

کتاب	تاریخ	تاریخ	تاریخ	تاریخ	تاریخ	تاریخ
۳۳	توتک	گبردی	علی محمد بن ابوالحسن	سازگ	کالک	الکلیک
۳۴	"	"	فضل پور	الکلیک	اسلامیک	مم تا مع
۳۵	"	"	کندیو	الکلیک	الکلیک	اصاحیک
۳۶	"	"	کاشی پور	الکلیک	اصاحیک	اصاحیک
۳۷	"	"	کریم پور	حلیک	دارمک	لامک
۳۸	"	"	کوریزی	الکلیک	اسلامیک	دارمک
۳۹	"	"	کودریه	اسلامیک	الکلیک	اصاحیک
۴۰	"	"	کشن پور	سایک	دارمک	لامک
۴۱	"	"	گلکچا پور	دارمک	الکلیک	اسلامیک
۴۲	"	"	گلکچا پور	سایک	دارمک	اسلامیک
۴۳	"	"	گلکچا پور	الکلیک	سایک	اصاحیک

کتاب	نویسنده	نام موضوع	موضوع	غیر موضوع	کل قلم	کیفیت
۴۳	نویسنده	گزینی	گلدوز	اصطلاحات	اصطلاحات	کیفیت
۴۴	"	"	لغات	اصطلاحات	اصطلاحات	"
۴۵	"	"	نویسنده	اصطلاحات	اصطلاحات	"
۴۶	"	"	نویسنده	اصطلاحات	اصطلاحات	"
۴۷	"	"	نویسنده	اصطلاحات	اصطلاحات	"
۴۸	"	"	نویسنده	اصطلاحات	اصطلاحات	"
۴۹	"	"	نویسنده	اصطلاحات	اصطلاحات	"
۵۰	"	"	نویسنده	اصطلاحات	اصطلاحات	"
۵۱	"	"	نویسنده	اصطلاحات	اصطلاحات	"
۵۲	"	"	نویسنده	اصطلاحات	اصطلاحات	"
۵۳	"	"	نویسنده	اصطلاحات	اصطلاحات	"
۵۴	"	"	نویسنده	اصطلاحات	اصطلاحات	"

کینیت	کل رقبہ	غیر مزدومہ	مزدومہ	نام موضع	نام موضع	نام موضع
	۱۸ بیروہ	۱۵ بیروہ	۳ بیروہ	ہڑی خرو	بگدسی	ٹونک
	۱۵ بیروہ	۳ بیروہ	۱۶ بیروہ	ہڑی پورہ	"	"
	۱۱ بیروہ	۱۳ بیروہ	۱۶ بیروہ	محروہ پورہ	"	"



تعداد و مواضع تحصیل ہونوابع قتبہ

از روئے پیمائش سن ۱۹۴۷ء مطابق سن ۱۳۶۸ھ فصلی



کینیت	کل رقبہ	غیر مزدومہ	مزدومہ	نام موضع	نام موضع	نام موضع
۱	ٹونک	سونا	۱۰ بیروہ	۱۱ بیروہ	۱۲ بیروہ	۱۳ بیروہ
۲	"	"	۱۰ بیروہ	۱۱ بیروہ	۱۲ بیروہ	۱۳ بیروہ
۳	"	"	۱۰ بیروہ	۱۱ بیروہ	۱۲ بیروہ	۱۳ بیروہ
۴	"	"	۱۰ بیروہ	۱۱ بیروہ	۱۲ بیروہ	۱۳ بیروہ
۵	"	"	۱۰ بیروہ	۱۱ بیروہ	۱۲ بیروہ	۱۳ بیروہ

نام مفتی	درجہ	غیر زریعہ	کل تہ	نام مفتی	درجہ	غیر زریعہ	کل تہ
ٹونک سولوا	بازہ نیکہ	۱۴	۲۱	ٹونک سولوا	چمچریہ	۱۰	۱۰
ہنوکو	۱۴	۱۶	۲۲	واکیا	۱۲	۱۲	۱۲
بھارس	۱۰	۱۴	۲۳	ڈاکٹر ہندی	۱۴	۶	۲۰
بشن پورہ	۱۲	۱۶	۲۴	دھوان	۱۴	۵	۱۹
پورہ	۱۴	۱۱	۲۵	رنگت پورہ	۱۴	۸	۲۲
پورہ	۱۴	۱۱	۲۶	راجا پورہ	۱۴	۱۰	۲۴
پورہ	۱۴	۱۱	۲۷	راجا پورہ	۱۴	۱۰	۲۴
پورہ	۱۴	۱۱	۲۸	راجا پورہ	۱۴	۱۰	۲۴
پورہ	۱۴	۱۱	۲۹	راجا پورہ	۱۴	۱۰	۲۴
پورہ	۱۴	۱۱	۳۰	راجا پورہ	۱۴	۱۰	۲۴

[illegible]

دیہات استعمار پر گنہ ٹونک									
سلسلہ	نام موضع	تعداد	نام موضع	تعداد	نام موضع	تعداد	نام موضع	تعداد	نام موضع
۱	ارنگا گٹ	۴	چھان	۷	کریم پور عت	۹	کپڑا متصل اپنا	۱۰	لوفٹ چڑھی سیستارام پورہ - دیو گنج ہرست
۲	ٹوبول	۵	سندیل	۸	نصیر پورہ	۱۰	گٹا	۱۰	موضع شل منداورہ
۳	پیادوی	۶	علی پورہ	۸	کارولہ	۱۰	منداور	۱۰	موضع شل منداورہ
دیہات جاگیر پر گنہ ٹونک									
سلسلہ	نام موضع	تعداد	نام موضع	تعداد	نام موضع	تعداد	نام موضع	تعداد	نام موضع
۱	احمد گنج	۱۱	اسم گنج ثانی	۲۱	نیول پورہ	۳۲	جسارہ	۳۳	دوتانہ
۲	ایندودہ	۱۲	اسم پورہ متصل	۲۲	بگم پورہ	۳۳	بھیاڑیہ	۳۴	ڈوبہ سری
۳	اسلام پورہ عت	۱۳	لین	۲۳	نزارہ	۳۴	جیکشن پورہ	۳۵	دیو پورہ
۴	گٹا	۱۴	اسلام پورہ ثانی	۲۴	بلکٹھیا	۳۵	جاگلی بلب پورہ	۳۶	دیو برینا
۵	اسد پورہ	۱۵	ارنا کا کٹا	۲۵	بجپور ٹری	۳۶	حسن پورہ	۳۷	دیو پورہ ثانی
۶	امین پورہ	۱۶	اسمن پورہ	۲۶	بادری ٹوٹا	۳۷	جرونج	۳۸	دیو لے
۷	ارنا کیدار	۱۷	ارنا مال	۲۷	برکٹھڈی	۳۸	غیس پورہ	۳۹	ڈوبہ ٹیمپریا
۸	انور پورہ	۱۸	امام نگر	۲۸	پیتا داس	۳۹	کسیر پورہ	۴۰	ڈوبہ ٹیا
۹	انور نگر	۱۹	بھور	۲۹	پٹیو	۴۰	حنیف گنج	۴۱	رسول پورہ
۱۰	اسد پورہ	۲۰	بھاپٹی	۳۰	باڈلہ	۴۱	حیات پورہ	۴۲	جیم پورہ من پورہ
۱۱	اسد پورہ	۲۱	بہم گنج	۳۱	کٹھیرہ	۴۲	خان پورہ	۴۳	رسول پورہ

۱	احمد گنج	۱۱	اسم گنج ثانی	۲۱	جبل پورہ	۳۲	جبلہ	۴۳	دقائہ	۵۴	لامکش پورہ
۲	ایندودہ	۱۲	ایند پورہ تحصیل	۲۲	بگم پورہ	۳۳	بھیاڑیہ	۴۴	ڈوبوسی	۵۵	رگوناتہ پورہ
۳	اسلام پورہ عت		لین	۲۳	بنواڑہ	۳۴	جیکشن پورہ	۴۵	دیو پورہ	۵۶	راستہ رام پورہ
	گھانا	۱۳	اسلام پورہ ثانی	۲۴	بلکشتیا	۳۵	جاکلی بلیب پورہ	۴۶	دیورینا	۵۷	رجیم نگر
۴	السیچورہ	۱۴	اردنا کاکلا	۲۵	بیچپوری	۳۶	حسن پورہ	۴۷	دیو پورہ ثانی	۵۸	راونا کش پورہ
۵	امین پورہ	۱۵	اسحق پورہ	۲۶	ماڈری سٹرا	۳۷	جرونج	۴۸	دیولے	۵۹	تران پورہ
۶	ارینا کیدار	۱۶	ارینا مال	۲۷	روکشتی	۳۸	غیس پورہ	۴۹	ڈوبہ ڈیرہ	۶۰	ساکھتا
۷	انور پورہ	۱۷	امام نگر	۲۸	پیتا داس	۳۹	عکیم پورہ	۵۰	ڈوبہ ڈیرہ	۶۱	نوشہ پورہ
۸	انورنگر	۱۸	بھبور	۲۹	پیشو	۴۰	حیف گنج	۵۱	رسول پورہ	۶۲	سیوا رام پورہ
۹	ایس پورہ	۱۹	بھاپخی	۳۰	بڈولہ	۴۱	حیات پورہ	۵۲	جیم پورہ	۶۳	سوزی پل
۱۰	ایند پورہ حنک	۲۰	بیم گنج	۳۱	شکریہ	۴۲	خان پورہ	۵۳	رحلہ پورہ	۶۴	سیولہ

۶۵	سوزن	۴۵	علیم پورہ	۸۵	کلیات پورہ	۹۵	خونگر	۱۰۴	مونی	۱۱۴	دزیر پورہ کلان
۶۶	سوانی	۴۶	قلندر پورہ	۸۶	کشمانہ	۹۶	مرونگ	۱۰۵	مرونگ تھیں پیل	۱۱۵	دزیر پورہ خرد
۶۷	سمیہ آباد	۴۷	کشن پورہ	۸۷	گناس	۹۷	محمد پورہ خضر	۱۰۶	محمد گنج	۱۱۶	ہڈی کلان
۶۸	سمیہ	۴۸	کھجورہ	۸۸	گلاب پورہ		پنا گاؤں	۱۰۷	نواب پورہ	۱۱۷	ہڈی کلان
۶۹	صفی پورہ	۴۹	کما تولہ	۸۹	لین	۹۸	سیارام پورہ	۱۰۸	مانیہ	۱۱۸	ہڈی کلان
۷۰	صہ پورہ	۵۰	گلراج کلان	۹۰	لوہراٹھ	۹۹	مرتنگر	۱۰۹	نور پورہ	۱۱۹	ہڈی کلان
۷۱	صولت پورہ	۵۱	گلراج خرد	۹۱	لطیف گنج	۱۰۰	محمد گنج	۱۱۰	نیولہ	۱۲۰	بین پورہ صحت
۷۲	صدیق نگر	۵۲	کنور پورہ	۹۲	لجمن پورہ	۱۰۱	مسعود پورہ	۱۱۱	نربانہ		دھول کیرٹھ
۷۳	طالب پورہ	۵۳	کریم پورہ	۹۳	میرانی پورہ	۱۰۲	موٹہ پورہ	۱۱۲	نواٹیلہ	۱۲۱	یعقوب پورہ
۷۴	ظہور پورہ	۵۴	کیہ پورہ	۹۴	موتہ	۱۰۳	موتہ پورہ	۱۱۳	دلایا پورہ	۱۲۲	یوسف پورہ

دیہات معانی پر گئے ٹونک

نام موضع	نام موضع	نام موضع	نام موضع	نام موضع	نام موضع	نام موضع	نام موضع
۱	احمد آباد پورہ	۲	رحیم پورہ صحت	۳	سیارام پورہ	۴	شوپوری
۵	موتی پورہ	۶	سرو آباد	۷	عباس نگر	۸	محمد پورہ
۹	دیر پورہ	۱۰	موتی پورہ	۱۱	موتی پورہ	۱۲	موتی پورہ

حال آبادی علی گڑھ علاقہ ریاست ٹونک

علی گڑھ ٹونک سے باد کوں بجانب مشرق ہے اور جسے پورے شیعہ کوس بہت جنوب و مشرق ہے اور کبر آباد سے بہتر کوس بجانب مغرب اور باد پورے سات کوس بجانب گوشہ جنوب و مغرب۔ اور اندازہ علاقہ جسے پورے دکو کوس شمال و مشرق ہے۔ عرض بلد شمالی ۱۲ درجہ ۵۸ - دقیقہ - طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱۲ - دقیقہ اس گزہ کا طول جنوبی بادشاہا کوس ہے۔ اور عرض ش قاضی آباد سے دس کوس۔ سرحد مشرقی نو کوس اور شمالی پانچ کوس اور مغربی ڈھائی کوس اور جنوبی سات کوس ہے علی گڑھ سے بڑا دائرہ علاقہ جسے پورے بجانب شمال تین

کوس بادشاہ نور الدین محمد بن کیکاؤس کے عہد دولت میں بنوا گیا۔ گنہ گار سنگر پہنچا کرتے تھے۔ قصبہ میں تمام سال ۱۰۵۲ء کی طرح ہوئی۔ مکان بدو صوفی کے چکر لگا رہا۔
 ایک سو دس سال ۱۰۵۲ء کی طرح رہا۔ بادشاہ نور الدین محمد بن کیکاؤس کے عہد دولت میں بنوا گیا۔ گنہ گار سنگر پہنچا کرتے تھے۔ قصبہ میں تمام سال ۱۰۵۲ء کی طرح ہوئی۔ مکان بدو صوفی کے چکر لگا رہا۔
 زمین بڑا ڈھ سے قطع کرتے تھے۔ سال ۱۰۵۲ء کی طرح رہا۔ بادشاہ نور الدین محمد بن کیکاؤس کے عہد دولت میں بنوا گیا۔ گنہ گار سنگر پہنچا کرتے تھے۔ قصبہ میں تمام سال ۱۰۵۲ء کی طرح ہوئی۔ مکان بدو صوفی کے چکر لگا رہا۔
 والی جو پورہ دربارہ عطائے اراضی ^{۱۰۵۲} کے پگنہ بڑا ڈھ سے نسبت بہت راسے پورہ سوکن ٹوڑا عطائے سوانی ہے۔ پورے کے مساوی پورہ
 راہ طور مذکور نے اراضی میں پگنہ شاہجہاں بنو موضع اور اقلعہ دیلغ بغیر مرتب کیا اور تمام ملک کا کام پورہ رکھا اور باقی اراضی میں پورہ
 پورہ مذکور نے اراضی میں پگنہ شاہجہاں بنو موضع اور اقلعہ دیلغ بغیر مرتب کیا اور تمام ملک کا کام پورہ رکھا اور باقی اراضی میں پورہ
 مسطور نے کوئین بے کے کدوا کا قابل زراعت کر لیا۔ اجماع سال ۱۰۵۲ء کی طرح رہا۔ بادشاہ نور الدین محمد بن کیکاؤس کے عہد دولت میں بنوا گیا۔ گنہ گار سنگر پہنچا کرتے تھے۔ قصبہ میں تمام سال ۱۰۵۲ء کی طرح ہوئی۔ مکان بدو صوفی کے چکر لگا رہا۔
 تک پگنہ علی گڑھ پورہ پورہ پگنہ بے قبضہ و تصرف میں رہا۔ بعد ازاں انتقال پورہ قوم الصد کے اور کیکاؤس مسی تمک راسے قاضی پورہ اکلین سنگر وغیرہ
 راہ راہ صیانہ و سنگر رئیس ہندی نے بوقت نصرت اللیل قلعہ علی گڑھ میں شب خون مارا اور ایک پرنک طرفین میں خوب تیغ زانی رہی اور درو
 پچیس آدمی کشتہ و خستہ ہوئے۔ آخر برادران راہ موصوف نے علی گڑھ پر اپنا قبضہ کر کے چند موضع پگنہ بے اڑو کے بھی شامل کر لئے۔ تمک راسے پورہ
 بسنت راسے پورہ ہوا سٹے دوسرے کے رئیس ہندی کی خدمت میں تین برس تک رہا۔ آخر رئیس ہندی نے اپنے بھائیوں کے نام ایک نامہ
 دربارہ معافی اراضی تمک راسے کے تحریر کیا۔ برادران راہ موصوف نے تمک راسے کو اراضی علاقہ صگر پکا بعض دفعہ لے کر دیا۔ بادشاہ
 اورنگ زیب عالمگیر کے عہد دولت میں پورہ اراضی معاف پورہ اراضی و شاد عزت و خاصیت قوم راہ موصوف پورہ کے ۱۰۵۲ء کی طرح رہا۔ بادشاہ نور الدین محمد بن کیکاؤس کے عہد دولت میں بنوا گیا۔ گنہ گار سنگر پہنچا کرتے تھے۔ قصبہ میں تمام سال ۱۰۵۲ء کی طرح ہوئی۔ مکان بدو صوفی کے چکر لگا رہا۔
 سوانی ہے۔ سنگر رئیس ہوانی ہے۔ پورہ و مہار اڑو نے حکم شاہی قلعہ علی گڑھ کو محاصرہ کیا۔ محصوران قلعہ نے بوقت نصرت اللیل فدا کو قرار پر بھیج
 دی راہ سوانی ہے۔ سنگر نے نصرت دیات علاقہ علی گڑھ میں اور نصرت علاقہ بڑا ڈھ میں شامل کر کے بالاستقلال قبضہ کر لیا۔ بعد ازاں پورہ
 کے سمت ۱۸۰۰ء کی طرح رہا۔ بادشاہ نور الدین محمد بن کیکاؤس کے عہد دولت میں بنوا گیا۔ گنہ گار سنگر پہنچا کرتے تھے۔ قصبہ میں تمام سال ۱۰۵۲ء کی طرح ہوئی۔ مکان بدو صوفی کے چکر لگا رہا۔
 سمت ۱۸۰۰ء کی طرح رہا۔ بادشاہ نور الدین محمد بن کیکاؤس کے عہد دولت میں بنوا گیا۔ گنہ گار سنگر پہنچا کرتے تھے۔ قصبہ میں تمام سال ۱۰۵۲ء کی طرح ہوئی۔ مکان بدو صوفی کے چکر لگا رہا۔
 پورہ رئیس کی راہ الہی سنگر نے جنگ گزہر کھلیا۔ آخر قوتوی دیر میں مگر گیا۔ پورہ راہ موصوف کے قبضہ و تصرف میں آیا۔ راہ موصوف
 نے پگنہ ڈھ تک پگنہ علی گڑھ کو قبضہ امداد و اعانت قلعہ علی گڑھ کا پورہ و اڑو پورہ لکھیا۔ چنانچہ سمت ۱۸۱۰ء کی طرح رہا۔ بادشاہ نور الدین محمد بن کیکاؤس کے عہد دولت میں بنوا گیا۔ گنہ گار سنگر پہنچا کرتے تھے۔ قصبہ میں تمام سال ۱۰۵۲ء کی طرح ہوئی۔ مکان بدو صوفی کے چکر لگا رہا۔
 قبضہ و تصرف میں ہے۔ پورہ سبب تمامہ برادران کو لکھ کر ہر دو پگنہ پورہ راہ موصوف پورہ کا قبضہ ہو گیا۔ سمت ۱۸۱۰ء کی طرح رہا۔ بادشاہ نور الدین محمد بن کیکاؤس کے عہد دولت میں بنوا گیا۔ گنہ گار سنگر پہنچا کرتے تھے۔ قصبہ میں تمام سال ۱۰۵۲ء کی طرح ہوئی۔ مکان بدو صوفی کے چکر لگا رہا۔
 سمت ۱۸۲۰ء کی طرح رہا۔ بادشاہ نور الدین محمد بن کیکاؤس کے عہد دولت میں بنوا گیا۔ گنہ گار سنگر پہنچا کرتے تھے۔ قصبہ میں تمام سال ۱۰۵۲ء کی طرح ہوئی۔ مکان بدو صوفی کے چکر لگا رہا۔

[illegible]

کیفیت قلمہ علی گڑھ

نام موضع	تعداد خانه	تعداد مرد	تعداد عورت	تعداد کل مرد و زن	تعداد اطفال	کیفیت
۱ علی گڑھ	ص ۱۵۵	ص ۱۵۶	ص ۱۹۳	ص ۳۴۶		
۲ چرو	ص ۲۲۵	ص ۸۲	ص ۹۲۸	ص ۲۰۵۳	۲۲ کوس	شفا
۳ خوب	ص ۳۱۵	ص ۴۰۵	ص ۴۰۹	ص ۸۱۴	۲۲ کوس	شفا

آب دہوا سے قصبہ ایام گرم درسا میں عمدہ اور ایام بارش میں بسبب غنوت آبہائے غلظت کا اکثر قسب میں مضر طبع ہے موجب مضر ہے۔
 باشندگان قصبہ کا رنگ گرم کن اور صاف اندام ہوتا ہے اس پر کمین دارا ضرب نہیں ہے۔ دیرپا و غلظت صفت ہوگا کاراچ سے
 چھ مہینے ایک دوسرے فارسی کا اور پانچ برس سے ہندی کے مہینے اور نصف بیان پانچ مہینے تک پہنچے ہوں گے۔ اگست ۱۸۵۶ء اور ستمبر ۱۸۵۶ء

۱۰۰

تعداد دیات گنہ علی گڑھ

نام مرض	تعداد	نام مرض	تعداد	نام مرض	تعداد	نام مرض	تعداد	نام مرض	تعداد
کماہ	۷۷	جینڈوا	۶۱	دیات استعمار	۳۲	عسہ پورہ	۱۷	دکھانہ	۱
گاڈولی	۷۸	چورد	۶۲	آلی	۴۹	کھاتولی	۳۴	چک دکھانہ	۲
گاگلی	۷۹	جیدی پورہ	۶۳	پاڈلیو	۵۰	کھس	۳۵	ایڑیم گنج	۳
گلوانیان	۸۰	دھیت	۶۴	دیات جاگیر	۳۶	کرود اڑیہ	۳۶	ایڑیم گنر	۴
اساریہ	۸۱	رحمن نگر	۶۵	ایڑیم گنر	۵۱	کومری	۳۷	انور نگر	۵
دولہ نگر	۸۲	سندی	۶۶	میان خاکی ہونہ	۵۲	گوہند پورہ	۳۸	اسلام نگر	۶
نہرو پورہ	۸۳	نوب	۶۷	بھن پورہ	۵۳	گوہند پورہ	۳۹	آلی	۷
محبوب نگر	۸۴	صدیق پورہ	۶۸	بھن پورہ	۵۴	گوہند پورہ	۴۰	ایڑیم پورہ	۸
موا	۸۵	صوبت پورہ	۶۹	بھن پورہ	۵۵	نشدہ	۴۱	اسکات	۹
دڑ پورہ	۸۶	عشتان پورہ	۷۰	بھن پورہ	۵۶	نشدہ	۴۲	ایڑیم گنر	۱۰
بنوینا	۸۷	عشق پورہ	۷۱	بھن پورہ	۵۷	سوت پورہ	۴۳	بیلوت	۱۱
بیون پورہ	۸۸	علی نگر	۷۲	بھن پورہ	۵۸	مبارک نگر	۴۴	بانڈا	۱۲
دیات معانی		علی پورہ	۷۳	بھن پورہ	۵۹	محمد پورہ	۴۵	بھن پورہ	۱۳
من پورہ	۸۹	عالم پورہ	۷۴	بھن پورہ	۶۰	بادی کی ہونہ	۴۶	بھن پورہ	۱۴
نفس پورہ	۹۰	نفس پورہ	۷۵	بھن پورہ	۶۱	نواب گنج	۴۷	برائے	۱۵
						نواب پورہ	۴۸	شکرہ	۱۶

بیان آبادی پڑاؤ علاقہ ریاست ٹونک

شہر پڑاؤ علاقہ ریاست ٹونک لب شاہراہ اوہین دکوٹ واقع ہے اوہین سے بجانب شمال اکتیس کوس اور کوٹہ سے چونتیس کوس بجانب جنوب۔ ٹونک سے ایک سو چالیس کوس سمت جنوب بعض بلڈ شمال ۲۴ درجہ ۲۰ دقیقہ۔ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ چار دقیقہ۔ اطراف پگنہ میں بجانب جنوب و مغرب اقوام سوندھیا اور راجپوت سکونت پذیر ہے اور اسی وجہ سے دیات جنوبی و مغربی پگنہ ہذا کو سوندھیا اور دیات شمالی و مشرقی کو رجاؤہ کہتے ہیں اور یہ پگنہ علاقہ اندر و گولیاہ و جھلاواڑ سے ملحق ہے حد مشرقی سرحد موضع دہر دینان تک کہ تقصیر سے ڈھائی کوس ہے سرحد تقصیر سوہت علاقہ گواپار سے ملحق ہے اور مغربی سرحد موضع آٹیا کیشی تک کہ کچھ کوس ہے موضع میل گڑھ علاقہ جھلاواڑ اور سورہ و گیلانی علاقہ اندر سے ملحق ہے اور حد شمالی سرحد موضع ودلیا تک کہ ساڑھے آٹھ کوس ہے موضع گا وہیہ علاقہ اندر سے متصل ہے۔

کتنے ہیں کہ ۹۴۴ ہجری ۹۳۱ھ فصل میں لشکر بادشاہ ابوالفتح سبکتگین غزنوی کا یہاں تک پہنچا کہ پڑاؤ پڑا تھا اور جہاں آب قلعہ پڑاؤ ہے خاص غیر شاہی نصب تھا اس زمانہ میں یہاں چند گہرہ بنوں اور سیلون کے تھے اسی عہد میں ہرودو مشرف باسلام ہو کر عہدہ پاسبانی و چوکیداری پر مامور ہوئے چنانچہ شیخ ذریعہ غیرہ اسی قوم سے اب تک اپنے عہدہ پر مامور ہیں۔ ہر حکم شاہی نسبت فتح محمد خان صوبہ دار بنابر آبادی شہر صادر ہوا صوبہ دار سابق الذکر نے چند روز میں مکانات و کھسپ و محلات و کھسپ و کھسپ و کھسپ بنائے اور بائیس پگنہ متعلق کر کے باعتبار پڑاؤ شاہی کے پڑاؤہ کے نام سے موسوم کیا رفتہ رفتہ پڑاؤہ مشہور ہو گیا۔

اور بعض کا یہ قول ہے کہ ۹۲۸ھ بکری میں بعد از بہتری دہائی چوڑی پڑاؤی میں منڈلوی و پرتاپیل نے بس شہر کو آباد کر کے پٹاؤہ نام رکھا کثرت استعمال سے پڑاؤہ مشہور ہو گیا قول اول سے قول ثانی اصح معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ بادشاہ ابوالفتح سبکتگین کا یہاں آنا کتب تواریخ سے معلوم نہیں ہوتا ہے اور بادشاہ موصوف ۸۵۷ھ میں سرکارا کے سلسلہ ہوا اور ۸۹۹ھ میں انتقال فرمایا اس بادشاہ نے کل تین برس حکمرانی کی۔ عہد بادشاہ جبار سے بادشاہ محمد شاہ تک یہ پگنہ سلاطین مغلیہ کے تحت تقصیر میں رہا ۱۶۹۲ھ بکری میں شاہجہان۔ بادشاہ نے یہ پگنہ تن سنگھ رئیس رتھام کو عطا فرمایا ۱۸۰۱ھ بکری تک روسا و رتھام قابض و فیصل ہے پھر ۱۸۳۳ھ میں صوبہ مالہ باجی راڈ پیشوا کے نام ہو گیا پھر ۱۸۸۵ھ اور ۱۹۰۶ھ میں رانگلرام رئیس مہاؤدھوئی سے سنگھ دہائی سے پورکی حکومت مشترک رہی ۱۹۳۳ھ بکری میں یہ پگنہ ہمارا ہو کر کثرت تقصیر میں

ایا جب ملہ راؤ ہو کہ فوت ہوا او کی زویہ سماءہ اہلبہ بانی پوہ لادلی کے منہ نشین ہوئی۔ پیشوا والی پوہ تار نے بنا
رائی مذکورہ یہ کہ ملک تین لاکھ روپیہ کی جائداد و جت مصافات حضوری کافی ہے باقی جائداد زندہ سے رائی دست بردار ہو جائے
رائی مذکورہ نے مجبور یافت خمر پرینڈا کے یہ چاہ کہ ملک ہمارے بزرگوں نے اس ملک کو بغیر شیش لپہ ہے اگر تم اس ملک
کو لینا چاہتے ہو تو جس کوئی زمین میداں۔ پیشوا نے رائی مذکورہ کا جواب سنکر میں ہزار پاسبان ہار بنا بر مقابلہ دیا مگر وہ
بیسے اہلبہ بانی کہ ایک عورت موافق تھی چالیس ہزار مور را لیکار کے مقابل ہوئی اور پویش کر کے بران پونک پونگی ۵

نہ مہر زن زن ست و نہر و مودو ۱۱ اندر پنج انگشت یک سان مکرود ۱۲

افسران لشکر پیشوا نے ہوا ویدہ سری و موہنگی عورت کے مقابلہ سے اعراض کیا اور پیشوا سے جا کر عرض کی کہ اگر آپ
ایک عورت پر خیر حساب ہوگئی تو کچھ بیاری ہوئی اور اگر خدا نخواستہ آپ پر عورت کا سیاب ہوگئی تو موجب سبکی اور باعث پناہی
ہے آخر کار پیشوا کے سرداران فوج نے اس عورت موافق سے صلح کی استعا کی اہلبہ بانی نے اپنے ملک کی نص
حاجت کی پہل پر خود پیشوا کی ملاقات کے لیے ملک پونا گیا دتہ رگدانی پیشوا نے خلعت فاخرہ اور دو ہوش سے ادا
کیا چند روز اہلبہ بانی ملک پونا میں رہی بعد ازاں اپنے ملک کو واپس آگئی پہلے ۱۵۵۲ء بمکرمی ۱۱۵۲ھ عین اہلبہ بانی نے
انتقل کیا او کی جگہ کچھ بیاری ہو کر صدر نشین ہوا اسنے دو برس تک حکومت کی سنہ ۱۵۵۲ء بمکرمی ۱۱۵۲ھ عین فوت ہو گیا اس کا
بیٹا کاشی راؤ حکمران ہوا اسنے چند ماہ حکومت کی مگر عیون راؤ ہو کہ قابض و جیل ہو گیا۔

اسا سال ۱۵۵۲ء بمکرمی ۱۱۵۲ھ میں یہ گزشتہ نواب سلیم الدولہ بہادر کے قبضہ نصیب میں آیا بعدہ تعالیٰ و تقدس آب تک
کہ سال ۱۵۵۳ء میں حضرت نواب امین الدولہ بہادر کے قبضہ اقتدار میں ہے۔ ۱۵۵۳ء عین بیام ندر حاجی محمد عثمان
پیشوا گزشتہ نے باعانت چنداوشان نکبت توامان براہ ہفاوت سیمان شیش بخش و پھر جمل ساہوان پر گنہ کو میان بہت خان
موجوم کی حویلی میں مقید کیا اور اون سے دس ہزار روپیہ طلب کیا ریاست کی طرف سے جت انتظام والا کلام کپتان محمد سواتوہان
خلف محمد عثمان ابن محمد الدولہ محمود خان بہادر تابت جنگ کو اسور کیا گیا کپتان مومون نے جس انتقام و ضابطہ تمام دس باقی
بدعاش کو مع رفقائے نابکار مقید کر کے حاضر دولت کیا۔

بعد ایا م ندر وہ باغی بلکہ دار ریاست اخراج کیا گیا۔ اسی ایام میں دیاغبان ہراہی ثانیانوں نے جلالا پائوں پر پریش کی مدارج پر
رکس جلالا ازم و دچا کس بابت مرا سگی قصبہ سوہت علاقہ گوالیار میں آئے جو کہ قصبہ سوہت پر گنہ ہذا سبب قریب ہے

عالم پگنہ پڑا وہ نے مجھ کو استدارک حال سے ایسی جمارا صاحب موصوف یک قبضہ شمشیر نندی دیکر اس اس پناہ میں پیش کیا اور بنا جفاکلت ہمارا صاحب موصوف سوار اور پیادے ہر کاب کر کے ڈگ علاقہ جہلاوار کس پہنچا دیا بعد دہائی جمارا صاحب ہما نیٹوٹی کے فوج قصبہ سوہت میں آئی اور اٹھلے توڑے سوا قصبہ پڑا وہ میں ہو چنے اور مقیدان سلسلہ زندان کر دے کہ کباب قصبہ سوہت چلے گئے اس واقعہ کے آئندہ بعد کپتان شورش صاحب ہمارا فوج پگنہ ہما میں تشریف لائے عالم پگنہ نے بدستور قیدم استقبال کیا اور جب معمول کارر سر سانی کو انجام دیا صاحب ہمارا موصوف ایک مقام کر کے باغیان پر محاش کے تعاقب میں گئے اس پگنہ کے دو حصے ہیں حصہ اعلیٰ کو سوندہ وارہ کہتے ہیں اور حصہ اسفل جہلاوار کے نام سے مشہور ہے سوندہ وارہ کی زمین میں پیداوار اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے اور جہلاوار کی زمین ناقص اور کم قریب ہے یہاں کی آب دھوا ملک مالوہ کی طرح ثقالت رکھتی ہے اکثر اشخاص کے شکم اور سینہ اور پشت پر داغ لگائی جاتے ہیں۔ اس پگنہ میں اکثر عدت گلی خوشی سفال پوشش ہے قوم سوندہ یہ اکثر اور دیگر اقوام کٹر سکونت پذیر ہیں یہاں بہت تھان کہ بعد حضرت نواب امیر الدولہ ہمارا مشرف باسلام ہوئے قوم سوندہ یہاں سے تھے حضور اعلیٰ انکو اپنے فرزند کے برابر سمجھتے تھے چنانچہ انکو ہاگہرے ہزار کی مرمت فرمائی تھی اونہوں نے قلعہ بہت گدھ دو گیکر کانات وغیرہ تیار کئے ہیں۔

اس پگنہ میں چار تھانہ ہیں ایک جانب مشرق موضع دہرویان میں کہ قصبہ سے دو کوس ہے۔ دوسرا تھانہ سمت مغرب موضع کدیرہ کلان میں کہ قصبہ سے تین کوس ہے۔ تیسرا تھانہ بطن شمال موضع مغرب پور میں کہ قصبہ سے ساڑھے تین کوس ہے چوتھا تھانہ بسوئے جنوب موضع دہرنا دہ گچا میں کہ قصبہ سے چار کوس ہے۔ اس پگنہ میں تین ندیاں ہیں۔

ایک کا نام آہو ہے کہ بجانب مغرب ملک مالوہ سے ٹھکر رود کالی سند میں شامل ہوتی ہے۔ اور اس ندی سے زراعت کی آب پاشی ہوتی ہے۔ دوسری ندی چونے ہے کہ بھاہ کی پہاڑی سے ٹھکر قصبہ پڑا وہ میں ہوتی ہوئی رود کالی سند میں شامل ہوئی ہے اس سے بھی زراعت کی آب پاشی ہوتی ہے تیسری ندی پنجر کرہ سدھ موضع بہت مرور پگنہ کوٹری علاقہ اندور سے ٹھکر رود آہو میں شامل ہوتی ہے۔ یہاں پہاڑ سلسلہ دارن میں جہلاوار میں پہاڑیاں ہیں اور تین قلعے ایک خاص قصبہ میں کہ بعد محمد شاہ بادشاہ علی سہ ماہی کی میں دیا ہمارا سوندہ وارہ کا نیایا ہوا ہے۔ اسکا دور باج بیکہ تین سوہ میں ہے اسکی دیوار عرض میں بعض جا ایک گز اور بعض جا اس سے کچھ کم ہے اور بلندی میں بجا جب تیرہ گز اور بہت شمال و مشرق و مغرب آٹھ گز ہے اور اس قلعہ کے چار برج ہیں اور ان پر توپیں قائم ہیں۔ دوسرا قلعہ صاحب گدھ کہ کہسکوئی خاننا

ہمت گدہ کہتے ہیں میان ہمت خان جاگیر دار نے سنہ ۱۸۸۵ء بکری میں بعد دولت محمد صاحب قریب اسلام آباد راجہ جیو نیتہ لپار کیا ہے اس کے چار بچ ہیں اور اس کی دواہن کی بلندی پندرہ گز ہے امام سابق میں اس قلعہ کو صاحب خان شکار نے تعمیر کیا تھا چنانچہ اس کی تباہی اس قلعہ میں آج تک موجود ہے بعد ازاں میان ہمت خان نے اس قلعہ کو نچتہ بنوایا تیسرا قلعہ نچتہ موضع ہتھنیا سنہ ۱۸۹۴ء بکری میں لال سنگھ شکار نے بنوایا تھا چنانچہ اب تک اس کے نشانات باقی ہیں علاوہ ان قلعہ جات کے اور بھی قلعہ ہیں مگر سردار سردم ہرین راغولہ ایک گڑھی کہ جس کو کرن گدہ کہتے ہیں موضع قنچ پور کی پہاڑی پر واقع ہے اس کو کرن سنگھ شکار نے چار سال قبل تعمیر کیا تھا۔ دوسری گڑھی جو کرن گدہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور یہ تحصیل موضع سیلچہ چوہان ہے اس کو یون بگٹ نے بنایا ہے۔ تیسری گڑھی دالان خان روہیلہ نے سنہ ۱۸۹۴ء بکری میں موضع نولائی تعمیر کی ہے چوتھی گڑھی جہاد خام جیت ال شکار نے موضع کوڑھ میں بنائی ہے فی الحال یہ چاروں گڑھان ویران ہیں۔

تیسری جہاد میں دو جہادلی پتہ یا گا رہن اہل حلی گردہاری محل سیٹھ۔ دیکھ حلی رام تن ساہوکار۔
 ۱۸۰۰ء کو بادشاہ نابل یادگار میں ایک موضع منٹ پور کہ سنہ ۱۸۰۱ء بکری میں اس کی بنیاد لی گئی اور سنہ ۱۸۲۰ء میں بعد از شاہ بادشاہ تیار ہوئی چنانچہ یہی سمت اور پور کدہ ہے۔ دوسری باڑی موضع کوڑھ میں واقع ہے اور پور عمارت بھلا ہندی کدہ ہے سنہ ۱۸۱۲ء بکری میں اس کا نامگدہ۔ بدوڑ مشین۔ باڑی تیار ہوئی۔ پگنہ ڈھان میں بنایا گیا۔ کار کوئی میل مغرب میں ہے اس سے پہلے ایک میل زیارت گاہ سالار غازی پر ماہیا کہ سدرہ پوٹون میں ہوتا تھا اور ایک روز رہتا تھا سنہ ۱۹۰۲ء بکری سے بعد حضرت نواب بن الدلہ لہبار مغفور موقوف ہو گیا۔ البتہ ایک میلہ بیرون قصبہ ماہیا کہ میں ہوتا ہے اور پندرہ روز تک رہتا ہے۔ اس شہر میں مارواڑ قوم بھری داگوال داووال سکونت پذیر ہیں اور افیون کی خرید و فروخت کرتے ہیں اور سہ کار میں منوٹی اور ضمانت دیکر آسامی کی جانب سے رخصت ادا کرتے ہیں اور آسامی سے افیون خریدتے ہیں ملکوت اور بنالی زمین ہے۔ اس پگنہ میں تین دفاتر ہیں ایک دفتر خانوگوئی دوسرا دفتر چوہدرات تیسرا دفتر پٹرولیس۔ قانون گو قوم کا لیڈ اور چوہدری قوم سلوگی اور پٹرولیس قوم برہمن دکنی ہیں نندراوڑ بیٹ ڈھیر ہمیشہ پگنہ سے لیتے ہیں اور بناب سہکارا بدوڑ بنام خانوگوں چوہدری دپڑولیس جاگیر پر تین تفصیل مقرر ہے موضع آمدنی سالانہ لاکھ ۵۰ بنام چوہدری۔ موضع آمدنی سالانہ ۱۵۰۰ بنام خانوگوں۔ اور موضع آمدنی سالانہ ۵۰ بنام پٹرولیس میان زمین دو قسم کی ہے ایک بڑی کہ قسم وسط ہے۔ دوسری کہ بدن قسم اول ہے یہاں تین اقساط سے زر مال گذاری لیکن اندوہا زمین ادا کیا جاتا ہے۔ رقبہ پگنہ ہذا

صداقت کے ساتھ ۱۹۳۹ء کی مین برگر نڈیا کی ہوئی۔ لکھنؤ کے کل آمدنی پر گنتی مع دیہات جاگیر و مالک کے لئے ۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۶ء تک ہر ایک ملک مروج مالدار کے بوندی سے ۱۶۸۵ سے ۱۹۱۵ تک جاری رہا اور اس کا اندوہ اوچین سے ۱۹۱۶ سے راج ہوا اور اب تک مروج ہے ایک جانب روپیہ کے اوچین پر یہ عبارت کندہ ہے علی حامی دین محمد شاہ غازی دوسری جانب سن جلوس مینٹ مانوس۔ روپیہ کے اندر پراک طرف صورت خورشید ترسم ہے اور دوسری جانب لفظ بادشاہ معروض ہے۔ ان دونوں سکون کا وزن کیا گیا ہے گیارہ ماش ہے پر گنتی میں ہنگال نہیں ہے ۱۶۸۵ سے ۱۹۱۶ تک مین سیر کا وزن ۱۹۱۶ کلدار کا تاس ۱۹۳۹ء کی مین سے ۱۶ روپیہ کلدار کا راج ہو گیا قصیدہ دیہات مین مٹھے باغ زمین از انجمن باغ پڑے اور لکھنؤ کے جوئے ان مین ایک باغ سرکاری ہے اور ۱۶ باغ ملازمین اور رعایا وغیرہ کے مین یہاں کے باشندے اکثر گندم گون اور قدامت اندام مین مگر یہ لوگ جفاکش اور منت پسند مین تھے اور دو وزن از دو سے مردم شماری (۱۹۶۷ء) کل دیہات (۱۳۲) از انجمن دس موضع کلان مین باقی تھرو۔

تفصیل دیہات پر گنتی پڑا وہ

نام موضع	نام موضع	نام موضع	نام موضع	نام موضع	نام موضع	نام موضع	نام موضع
۱۔ آڈا کیٹری	۹۔ برگیر ٹری	۱۷۔ کنکلیا	۲۵۔ دلاورا	۳۳۔ دلا بلہ بوج	۴۲۔ رانی ماہو	۱۔ آڈا کیٹری	۹۔ برگیر ٹری
۲۔ الہی پورہ	۱۰۔ بنجارے	۱۸۔ بنیلین	۲۶۔ دوہلیہ	۳۴۔ دلا بلہ کپنچی	۴۳۔ روپاریل	۲۔ الہی پورہ	۱۰۔ بنجارے
۳۔ اسیر پورہ	۱۱۔ بٹ گیشہ	۱۹۔ جنکری	۲۷۔ دولت پورہ	۳۵۔ ڈنڈ برہ	۴۴۔ روشن باڑی	۳۔ اسیر پورہ	۱۱۔ بٹ گیشہ
۴۔ آنیان کیٹری	۱۲۔ ہو کیٹری	۲۰۔ جیتا کیٹری	۲۸۔ دلا رو کیٹری	۳۶۔ راج پورہ	۴۵۔ رام پورہ	۴۔ آنیان کیٹری	۱۲۔ ہو کیٹری
۵۔ اوڈو لیا کیٹری	۱۳۔ میر سنگھ	۲۱۔ چونڈیا	۲۹۔ دھو ریکلانی	۳۸۔ راجا کیٹری	۴۷۔ سانگا کیٹری	۵۔ اوڈو لیا کیٹری	۱۳۔ میر سنگھ
۶۔ سنڈیا	۱۴۔ پیلیا	۲۲۔ چوٹی	۳۰۔ دھو ریکلانی	۳۹۔ راسنی	۴۸۔ سادنت کیٹری	۶۔ سنڈیا	۱۴۔ پیلیا
۷۔ اوہیل	۱۵۔ قصبہ پڑاہ	۲۳۔ خضر پورہ	۳۱۔ دھو ریکلانی	۴۰۔ رسول پورہ	۴۸۔ سادنت کیٹری	۷۔ اوہیل	۱۵۔ قصبہ پڑاہ
۸۔ بانس کیٹری	۱۶۔ پکار یہ	۲۴۔ دانٹا	۳۲۔ دیوچی	۴۱۔ رانی پست	۴۹۔ سور پورہ	۸۔ بانس کیٹری	۱۶۔ پکار یہ

۵۰	سرو پتی خرد	۶۳	فتح ننگہ	۷۵	کچڑیا	۹۳	محمد پورہ	۱۰۹	ہنوتیا ہند سنگر	۱۲۱	داتیا
۵۱	سرو نیان	۶۵	فتح پورہ	۸۰	کچھری	۹۵	منیف پورہ	۱۱۰	پہین پورہ	۱۲۲	دھوتیہ خرد
۵۲	سلوی	۶۶	فرش پورہ	۸۱	کوٹہ لاکھیر	۹۶	سنانا	دیہات جاگیر گنہ		۱۲۳	نار پورہ
۵۳	سونیا	۶۷	کالی تلالی	۸۲	کوٹہ اپتاب	۹۷	نرانیا			۱۲۴	سردویا
۵۴	سنو انسرہ	۶۸	کچا کپڑی	۸۳	کوتہ پٹانیاں	۹۸	نگر	پڈا وہ		۱۲۵	کما پٹکھان
۵۵	سیلا	۶۹	کرا یا اسوا	۸۴	کیرانہ	۹۹	نور پورہ			۱۲۶	کما کپڑی
۵۶	سیل چوان	۷۰	کرا یا شیر پور	۸۵	کپڑی	۱۰۰	نولانی	۱۱۱	اوریا کپڑی	۱۲۷	میر پورہ
۵۷	سیل تار	۷۱	کلیان پورہ	۸۶	کیتہ کپڑی	۱۰۱	نیا جپڑہ	۱۱۲	اعظم پورہ	۱۲۸	سوڈی
۵۸	سیل کم	۷۲	کوٹہ اپتاب	۸۷	کوتک پورہ	۱۰۲	دزیر پورہ	۱۱۳	اسوا	۱۲۹	پٹانیاں
۵۹	سیک کپڑی	۷۳	تربا کپڑی	۸۸	گوٹہ پورہ	۱۰۳	ہرنودہ پٹا	۱۱۴	بانور	۱۳۰	ہت گڈو
۶۰	شیام پورہ	۷۴	کوی	۸۹	گوتار پورہ	۱۰۴	ہرنودہ کجا	۱۱۵	پور بند	دیہات معانی پٹکھان	
۶۱	شیر پورہ	۷۵	کوٹہ کپڑی	۹۰	گیلانی	۱۰۵	ہنوتیا دھپیا	۱۱۶	تیلیا کپڑی		
۶۲	عزیز پورہ	۷۶	کوٹہ خرد	۹۱	لوتی	۱۰۶	ہنوتیا دھپیا	۱۱۷	جکریا	پڈا وہ	
۶۳	بو کپڑی	۷۷	کما پٹکھان	۹۲	ماننیاں	۱۰۷	ہنوتیا دھپیا	۱۱۸	رام پورہ		
۶۴	علی پورہ	۷۸	کوتک	۹۳	مائی کپڑی	۱۰۸	ہنوتیا کپڑی	۱۱۹	روپا کپڑی	۱۳۱	کوٹہ جمال
۶۵								۱۲۰	روپ پورہ	۱۳۲	نٹکھک

حال آبادی چپڑہ گوگور علاقہ ریاست ٹونک

تصحبہ چپڑہ بجانب جنوب تصحبہ گوگور سے تین کس کے فاصلہ پر ہے گہرہ و نصیب کی آبادی شامل ہو کر ایک پرگنہ قرار دیا گیا
گوگور کی آبادی چپڑہ کی آبادی سے پہلے ہوئی ہے چنانچہ اسناد شاہی میں تصحبہ گوگور چپڑہ مندرج ہے۔ اس اجمال کی تفصیل
یہ ہے کہ ۳۵۲ بکری مین گوگل جی پسرہ و بکری مین گوگل اولافس راؤ چوان نے تصحبہ گوگور کا اپنے نام سے آباد کر کے پہاڑ پر قلعہ
قصور کیا اور زمین اپنی بود و باش اختیار کی۔ کہتے ہیں کہ ملک راؤ کے عہد تک خاندان کپنچنی و خاندان راہبگان ہوندی مسلسل رہا۔

جب اچھی راہ پر پہنچا تو اس نے گھنٹی بجی مشہور ہوا۔ بعد ازاں بیٹو اس کے والی دہلی نے راجہ دیو نے
کو کوٹنگ کی اولاد سے تہا بادن پرگنات عطا کر کے مالوہ کا مالک کیا راجہ دیو نے کسی ہوشیہ و مسادہ گنگا بانی بھیل دیو سس دیو لکڑہ
کو منسوب تھی گنگا دس راہ بھیل دیو کا مدار راجہ دیو نے سے نہان عداوت رکھتا تھا آخر باغوا سے لگاتار دس برسین ہر دور راجہ
مذکورہ بالا کے لڑائی ہوئی راجہ بھیل دیو مع گنگا داس کا مدار سر میدان قتل ہوا سپہ راہ دیو نے نے دیو لکڑہ پر قبضہ مالک نہ
کر کے گاگون نام کا اور قلعہ تعمیر کیا بعد ازاں اولاد دیو یونسی سے ساتویں پشت میں عادل جی عت ایل جی گاگون کا راجہ
ہوا اور اس نے علاؤدہ آباد کیا بعد اقبال عادل جی کے ادسکا سپہ دار راجہ صد نشین پو اہیر راجہ دوارو جی اور سارنگ دیو راہ شیکڑہ
سے باہر لڑائی ہوئی راجہ سارنگ دیو قتل ہوا شیر گڑہ پر راہ دیو جی نے قبضہ کیا پھر راہ دیو جی انوار جی سلطان علاؤ الدین غلی سے
قلعہ داس میں لڑا گیا گوگل جی سپہ دار راجہ صد نشین بھا اور نصیبہ گوگل کو اپنے نام سے آباد کیا مگر کثرت استعمال سے بجائے
گوگل۔ گوگو مشہور ہو گیا۔ گوگل جی کے انتقال کے بعد سید پو سپہ دار راجہ صد نشین ہوا بعد ازاں سات جی زان بسد
جہان جی بعد ۶ سال جی من بعد نال جی مد بناس جی درگاہ داس جی دھیر سنگہ وزان داس جی مرؤ بعد آخری صد نشین ہوئے۔
راجہ زان داس تہا بادن بادشاہ کے عہد دولت مدین ہوا ہے بعد ازاں سالباہن صدر آرائے ریاست ہوا یہ راجہ جنگ امیر
میں مہر کاب بادشاہ اکبر شاہ کے تھا بعد فتح سیراس راجہ کو منجانب بادشاہ اکبر شاہ پر گنہ گار و مشہور عطا ہوا بعد ازاں دویان
راؤ سر حرن والی پوندی اور سالباہن کے لڑائی ہوئی سالباہن قتل ہوا۔ سالباہن کے تین بیٹے تھے۔ بہوت ساہ۔ دیپ ساہ
کلیان ساہ۔ بعد تین سالباہن کے بہوت ساہ سپہ کلان سالباہن صد نشین ہوا۔ بعد ازاں چتر سال مکران ہوا۔ اس راجہ نے
سنہ ۱۶۹۰ء بکری میں گوگو سے بجانب گوشہ مشرق و شمال جزیرہ رعو بار جی میں ایک محل تعمیر کیا اس کے چکر گنج نام کا مساحت بکری میں
راجہ چتر سال فوت ہوا اور اسکی جگہ اوسکا بیٹا سسل ساہ صد نشین ہوا۔ یہ راجہ شاہ جہان کے عہد دولت مدین تھا اس راجہ کو اس کے چچا
سسی غریب داس غفلت دیپ داس نے بوجہ غفلت و ذہولت حکومت سے خارج کیا اور بالانتقال خود مکران ہوا اور سسل ساہ
کو بطور جاگیر چوڑہ دیا چوڑہ کی آبادی کو ترقی مل ساہ کے زمانے میں ہوئی اور شہر بناداد قلعہ کو سپہ رتن سنگہ گپتی نے مساحت بکری
میں بنایا۔ غریب داس کے تین بیٹے تھے لال سنگہ بٹی سنگہ۔ عجب سنگہ۔ بعد انتقال غریب داس کے لال سنگہ اور لال سنگہ مکران ہوا
داس راجہ نے بعد ادنگ زیب عالمگیری راہ لکڑہ کو آباد کر کے قلعہ تیار کیا اور گوگو کے صدر کو موصوف کر کے راہ لکڑہ کو صدر قرار دیا
اور پرگنہ گوگو کی تحصیل کو چوڑہ میں قائم کیا۔ لال سنگہ کے تین بیٹے تھے۔ دہیرت سنگہ۔ سوجان سنگہ کیہری سنگہ۔ لال سنگہ کے

انتقال کے بعد دہرت سنگھ پسر کلان لال سنگھ منشی بن گیا۔ یہ راجہ بارشا ہما درشاہ کے عہد دولت مہدین تھا۔
 بادشاہ موصوف نے اسکی زبان برداری سے خوش ہو کر خلعت فاخرہ عطا فرمایا تھا۔ اور سولہاں سنگھ پسر دومی لال سنگھ نے قصبہ
 رام نگر آباد کیا اسکو جناب سلطان پرنس جرجن عوف جرجنگ گدہ جاگیر میں عطا ہوا اور کسی سنگھ پسر دومی لال سنگھ نے گدہ بسایا میناب
 سلطان جاگیر میں دمداہرہ پایا۔ پھر پسر دہرت سنگھ راجہ رام نگر گدہ قلعہ جرجنگ گدہ میں اسیر دن کے اہلہ سے قتل ہوا۔ راجہ دہرت سنگھ
 کے پانچ بیٹے تھے۔ گنج سنگھ۔ بکرا جیت۔ ارجن سنگھ۔ بھیر سنگھ۔ راش سنگھ۔ گنج سنگھ پسر کلان دہرت سنگھ رام نگر گدہ کا راجہ ہوا اور پسر
 بادشاہ سے خلعت فاخرہ پایا اور جناب سلطان بکرا جیت کو پرنس مقصود گدہ عطا ہوا پرنس بکرا جیت کو مقصود گدہ کی حکومت
 سے مقصد تمارا گدہ کی ریاست چاہتا تھا اور شب و روز اسی فکر میں رہتا تھا جب سو اسے جسے سنگھ حاکم کالوہ کا ہوا اسکی اعانت
 ادا ملے۔ بکرا جیت کو رام نگر گدہ مل گیا گنج سنگھ نے ہمارا نام اور پورا دیم سنگھ ہمارا کوٹ سے استغاثہ کیا اسی میں ہر دور رئیس کی ادا سے
 عرض رام نگر گدہ کے پرنس ہمارا پایا بعد چند گنج سنگھ دہرت فوت ہوا۔ اہلہ سنگھ پسر گنج سنگھ نے رئیس اور پورا دریس کوٹہ رئیس پورنی
 کی کمک سے قلعہ کوٹہ کو حاکم کیا جب اس قلعہ پر کامیاب ہوا ارادہ رام نگر گدہ کا کیا بلیدہ سنگھ پسر کلان بکرا جیت اور بخشی پتی راجہ کوٹہ
 لشکر کے سردار تھے اندر سنگھ کے آنے کی خبر سنا کر گے بڑے جنگ جو ہوئے اس ہلاکی میں بہت آدمی اندر سنگھ کے قتل ہوئے
 اور جو بھی مارا گیا چونکہ فوج بے سردار رہی تھی متفرق ہو کر واپس چلی گئی بکرا جیت نے قصبہ چیرہ کوٹہ ساہکی اولاد سے لیکر غاص کر لیا
 بعد چند دوست محمد خان بانی ریاست بہاول نے کبھی بارہ کوتا راجہ کیا اس ایام میں بکرا جیت نے پیشوا کی اطاعت اور زبیر
 اختیار کی۔ بکرا جیت کے تین بیٹے تھے بلیدہ سنگھ۔ بھندو سنگھ۔ مدہ سنگھ۔ بکرا جیت کے انتقال کے بعد بلیدہ سنگھ رام نگر
 کا راجہ ہوا اور مقصود گدہ میں قلعہ تعمیر کیا۔ بلیدہ سنگھ کے بعد بھندو سنگھ منشی بن گیا۔ اس راجہ نے ہمارا ہولہ کوٹہ خراج دیا اور پرنس
 گوٹہ کو رہن رکھا اور قوت پرنس گوٹہ کو کبھی پورن کے حضرت سے نکل گیا۔ وجہ تسمیہ چیرہ۔ جمان اب چیرہ آباد ہے میان بڑا
 سابق چیرہ رہنے تھے اور اب تک قصبہ کے اطراف میں چیرہ رہتے ہیں بوجہ کثرت چیمپون کے اسکا نام چیرہ رکھا تھا
 بسبب کثرت استعمال چیرہ ہو گیا۔ اور بعض کا یہ قول ہے کہ جب رات ہو ج کرات نے راجہ درجن سال پرنس کشی کی اور تمام قوم
 بکرات کو قتل کر ڈالا تو ایک عورت اوی قوم کی کہ قتل سے بچ گئی تھی اپنے شیر خوار بچے کو چپڑے میں رکھ کر بیان اب قلعہ چیرہ
 ہے وارہ ہوئی چیرہ ہندی زبان میں ٹوکرے کو کہتے ہیں ہریان آبادی کی صورت ہوئی اس واسطے اس کا نام چیرہ رکھا گیا نہ
 سابق میں یہ قلعہ سترہ ماہ راجہ رام نگر گدہ یا گاگڑن یا گوٹہ کو قوت رہتا تھا تو اسکی دانی سماجی کے بنائے ہوئے مرکز تھے گنج گوٹہ

نقشہ سنی ہے کہ نہ کبر بزرگ سنی ہا کہ نہ ہشتہ است

[illegible]

قصبہ میں اور تیسرے دیہات میں - اس پرگنہ میں تین میلے ہوتے ہیں۔ ایک میلہ خاص قصبہ میں باہر ہوتا ہے اور پندرہ روز تک رہتا ہے اور اسی قریب چھ ہزار کے معی ہو جاتے ہیں دوسرا میلہ بلوچان دی ۱۴ - کو قصبہ گوگور میں ہوتا ہے اور ایک دن رہتا ہے اور اسکو سہ فی کا میلہ کہتے ہیں تیسرا میلہ چیت دی ۱ - کو ہوتا ہے اسکو پہل ڈول کا میلہ کہتے ہیں یہی ایک روز رہتا ہے اس پرگنہ میں دوسرا کاروبار راج ہے سیکھار سیکھار گمان شاہی - وزن سیکھار - تعداد
 قصبہ میں آمدنی سالانہ مال ایک کھنڈہ سیکھار ابرو اضح (۱۹۴) بدین تفصیل میں -

نقشہ تعداد اسمائے دیہات پرگنہ چیتہ علاقہ ریاست ٹوناک

نام موضع	نام موضع	نام موضع	نام موضع	نام موضع	نام موضع	نام موضع	نام موضع				
۱	ابن پورہ حوت	۱۲	افضل پورہ	۲۴	بلوڑا	۳۶	بولین	۴۸	پیلو	۵۹	حقیظ پورہ
۲	جاٹ پورہ	۱۳	آنچوے	۲۵	پرست کیٹری	۳۷	بہنور	۴۹	ترکی پٹارہ	۶۰	خالق پورہ
۳	ابراہیم پورہ	۱۴	الدر پورہ	۲۶	برودیا	۳۸	بیلوڑا	۵۰	نیلانی	۶۱	ڈانگ پورہ
۴	ابن پورہ چیتہ	۱۵	امان پورہ	۲۷	بڑ پٹارہ	۳۹	بیل کٹریہ	۵۱	ٹوری	۶۲	دیوود
۵	اسلام پورہ	۱۶	بھلوڑہ پنجہ	۲۸	بشن کیٹریہ	۴۰	پالے	۵۲	جالا	۶۳	دوہنی
۶	اسلام پورہ	۱۷	برونی	۲۹	بنداراڑا	۴۱	پٹنہ	۵۳	جھکڑی	۶۴	دہری
۷	اسلام پورہ	۱۸	بھوڑا	۳۰	بنداراڑی	۴۲	پچھارہ	۵۴	چپلا	۶۵	دھنگاڑی
۸	اسلام پورہ	۱۹	باری	۳۱	بشن کیٹریہ	۴۳	پرودیا	۵۵	چاند پورہ	۶۶	رام پورہ
۹	اسلام پورہ	۲۰	بامورہ	۳۲	بلا پورہ	۴۴	پہلیا	۵۶	چانچڑہ	۶۷	راج پورہ
۱۰	اسلام پورہ	۲۱	باڑی کٹریہ	۳۳	بور کیٹریہ	۴۵	بیل کیٹریہ	۵۷	چانچڑہ	۶۸	رسو پورہ
۱۱	اسلام پورہ	۲۲	بالا پورہ	۳۴	بھو اکھڑی	۴۶	بابجہ	۵۸	قصبہ چیتہ	۶۹	روپارلی
۱۲	اسلام پورہ	۲۳	بٹاواہ	۳۵	بھو پور	۴۷	بیل کیٹریہ	۵۹	چیتہ پورہ	۷۰	نربسا

۷۱	رینجھڑی	۹۲	کیشو لے	۱۱۲	کیرکیرہ منہ	۱۳۳	کندکیرٹی	۱۵۴	ہنگ	۱۶۹	بیلوڑہ پنج
۷۲	رینجھڑا	۹۳	کشور پورہ	۱۱۳	کیرکیرہ گھمن	۱۳۴	مورلا	۱۵۵	ہٹ کیرٹی	۱۷۰	پیشلیا
۷۳	ساگور	۹۴	کلینچر	۱۱۴	کیرکیرہ ناتوبہ	۱۳۵	موڈلا	۱۵۶	ہونٹ کیرہ پا	۱۷۱	تیرکیرٹی
۷۴	سبحان پورہ جدید	۹۵	کمال پورہ	۱۱۵	کیل کیرٹی	۱۳۶	موہا کیرہ	۱۵۷	ہونٹ کیرہ	۱۷۲	چانول کیرٹی
۷۵	سبحان پورہ قدیم	۹۶	کندال پورہ	۱۱۶	کیرچہ	۱۳۷	موڈیا کیرٹی	۱۵۸	متصل چانول پورہ	۱۷۳	دہولا را
۷۶	سعادت پورہ	۹۷	کوٹہ اسیکنا تہ	۱۱۷	گالنگا کیرٹی	۱۳۸	موڈیا	۱۵۹	مین پورہ	۱۷۴	رینجھڑی عورت پورہ
۷۷	سونے	۹۸	کوٹہ	۱۱۸	گوکیر پورہ	۱۳۹	موہا کیرٹی	۱۶۰	ٹانگا کڈن	۱۷۵	راہون
۷۸	سیل کیرٹی	۹۹	کولہ کیرہ	۱۱۹	قصبہ گور	۱۴۰	مہیش پورہ	۱۶۱	دیہات استہار گرنہ	۱۷۶	سیلہ
۷۹	سیون کیرٹی	۱۰۰	کوٹہ	۱۲۰	گولک پورہ	۱۴۱	ٹانک کیرٹی	۱۶۲	چپڑہ	۱۷۷	سیلہ
۸۰	ستھیا پورہ (دھن پورہ)	۱۰۱	کھول کیرٹی	۱۲۱	گوبال پورہ	۱۴۲	نرسنگ پورہ	۱۶۳	چوکی	۱۷۸	صولت پورہ
۸۱	عالم پورہ	۱۰۲	کھٹی	۱۲۲	گوہند پورہ	۱۴۳	نظام کیرٹی	۱۶۴	شکو پورہ	۱۷۹	عورت تازہ
۸۲	عشرہ	۱۰۳	کھوپ	۱۲۳	گوریا چارن	۱۴۴	نفت پورہ	۱۶۵	فرید پورہ	۱۸۰	غفور پورہ
۸۳	فیض پورہ	۱۰۴	کھنرے	۱۲۴	گھٹ	۱۴۵	نگڈا	۱۶۶	کھوری	۱۸۱	کابر کورہ
۸۴	قادر پورہ	۱۰۵	کھنرے	۱۲۵	گھٹی	۱۴۶	نواب پورہ	۱۶۷	گکروا	۱۸۲	کوٹہ ایلار
۸۵	کالا کیرٹی	۱۰۶	کھیرلا	۱۲۶	کیرکیرہ	۱۴۷	نواب گنج	۱۶۸	دیہات جاگیر گرنہ	۱۸۳	کرہا چور
۸۶	کانل	۱۰۷	کھاتلی عورت	۱۲۷	پکینہ	۱۴۸	نور پورہ	۱۶۹	چپڑہ	۱۸۴	کھچان
۸۷	کرارت	۱۰۸	لچمن پورہ	۱۲۸	وان پورہ	۱۴۹	نیم تھور	۱۷۰	اوجادو	۱۸۵	کرہا نوہ
۸۸	کیرکیرہ	۱۰۹	کھانکھ	۱۲۹	ہانک چک	۱۵۰	نیم کیرہ	۱۷۱	اکووا	۱۸۶	کھانکھ کیرٹی
۸۹	کیرکیرہ پتھری	۱۱۰	کھجور	۱۳۰	ہانڈ کیرٹی	۱۵۱	دزیر پورہ	۱۷۲	بابجہ	۱۸۷	کھانکھ کیرٹی
۹۰	کیرکیرہ	۱۱۱	کیرکیرہ پتھری	۱۳۱	نمک پورہ	۱۵۲	ہانڈ کیرٹی	۱۷۳	ہاٹھ	۱۸۸	گورہا تہ
۹۱	کڑی کیرٹی	۱۱۲	کیرکیرہ گھٹا	۱۳۲	ہانڈ کیرٹی	۱۵۳	ہنگوٹ	۱۷۴	ہٹا دہ پورہ	۱۸۹	مہسود لہا

۱۸۹	موسمیاس	۱۹۱	پانی	۱۹۳	پست پورہ	۱۹۴	جنجاری
۱۹۰	موریلی	۱۹۲	پانیان	دیسمانی پرگنہ چترہ			



بیان آبادی قصبہ نیاطرہ علاقہ ریاست ٹونک



قصبہ نیاطرہ واقع علاقہ میواڑ والاوہ ہے اور ریاست ٹونک سے اڑسٹھ کوس کے فاصلہ پر میدان وسیع گوشہ جنوب و مغرب میں آباد ہے اور شہر پانچ پتہ ہے کہ ۱۲۵۰ ع میں بعد عمارت رئیس اندوراسی ہزار روپے کے خرچ سے تیار ہوئی ہے اور اس شہر پانچ کے برج ۱۹ ہیں اور اسکی خندق عمیق ہے۔ اس قصبہ سے قلعہ چنگلہ بجانب شمال ٹونکس ہے اور قصبہ نیاطرہ علاقہ گوالیار گوشہ مشرق و جنوب میں آٹھ کوس۔ اس گرنہ کے دیہات شرقی و جنوبی والاوہ میں شمار کئے جاتے ہیں اور دیہات غربی و شمالی ہواڑ میں گننے جاتے ہیں اسکی حد شرقی سرحد موضع کبلی تک ساڑھے تین کوس ہے اور حد جنوبی موضع سرحد باڑی تک پانچ کوس ہے۔ اور حد شمالی موضع سنگنہ تک پانچ کوس ہے اور حد غربی سرحد موضع ہریاکوڑی تک پندرہ کوس ہے۔ جانب شرق علاقہ گوالیار سے مخصوص ہے اور سمت غرب و جنوب و شمال علاقہ میواڑ سے ملتی ہے۔ موضع کاو و علاقہ اندور اور موضع کیرہ علاقہ گوالیار جنوب ہی کہلاتے اس گرنہ کے درمیان میں واقع ہیں۔ اس قصبہ کو کنبھی راجپوت پندرہ سو ۱۱۵۰ بکرمی مطابق ۱۵۰۰ ع میں اجے عمارت ہری عری آباد چور رئیس میواڑ آباد کر کے نیما ولی نگر می نام کرکھا تھا رفتہ رفتہ نیما پڑھ مشہور ہو گیا۔ اور چرائی پوتیوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قصبہ کو نیامینہ نے آباد کر کے برعایت نام خود نیما پڑھ نام کرکھا تھا چنانچہ مینوں کی پیشانی اس گرنہ میں اب تک چلی آتی ہے۔ عمدہ پیشین کا حال اب جو بعض مختلف دریافت ہو سکا جس قدر ہونو کی پوتیوں سے معلوم ہوا لکھا جاتا ہے۔ واضح ہو کرانا رئیس میواڑ بجاسے راج سنگھ تاج حیات بدی ۱۳۰۳ ع بکرمی ۱۷۶۵ ع سنہ نشین ہوا مگر جو زور سنہ ہریو اٹمین سکونت پذیر راجدازان الہیہا زبیر ملہار راؤ ہو کر قابضہ اودانی کرکھا فصل حال بدین ہو چکا ہے ۱۳۳۲ ع بکرمی ۱۸۱۵ ع میں نیاطرہ موضع قلعہ دی گلیو کھد کے قبضہ کر لیا ہے ۱۸۵۲ ع بکرمی ۱۸۱۵ ع میں الہیہا زبیر ملہار راؤ کا انتقال ہو گیا اسکی گلیو کھد سنہ ۱۸۵۴ ع بکرمی ۱۸۱۵ ع میں فوت ہوا اسکی گلیو کھد کا بیٹا کاشی راؤ سنہ ۱۸۵۴ ع میں بعد چنپا کے جسوت راؤ ہو کر گلیو کھد کی ہو کر لے لی جن حرم سے تمام ۱۸۵۵ ع بکرمی ۱۸۱۵ ع میں حضرت نواب ابراہیم الدولہ بادکوبہ کی رفاقت اور امداد سے کاشی راؤ ہو کر گلیو کھد سے خارج کیا ہر جسوت راؤ ہو کر لے لی سب رفاقت و ملک ۱۸۶۲ ع بکرمی ۱۸۱۵ ع میں پرگنہ حضرت نواب ابراہیم الدولہ بادکوبہ اور کویریا ۱۸۵۴ ع بکرمی ۱۸۱۵ ع میں درمیان نواب صاحب و سرکار لکھنؤ کی کے عہد و بیان ہو گیا ہے پرگنہ

قطعہ تاریخ واپسی نیما ہڑہ

اور اس مصرع سے پہلی غج برآمد ہوتی ہے (م)

سب روان آب رفت باز از جو

یہاں پر اور قصبہ ڈونگھک آباد رہا بہت اچھی ہے کل چار ہزار گز کا بانی شیریں ہے اور گیارہ گز کے عمق پر پانی زمین سے نکل آتا ہے صد غزلی اور جوئی کی زمین بالائی نکلتی ہے اور حد شرقی شمال کی زمین نقیب میں واقع ہے اس سب کے نمایان بجا و فضل روان ہیں اس پر گندہ میں اندھ ندیاں اس تفصیل سے ہیں کٹھری - سرس - ناگن - کدال - سورگر - شیواٹھی - کاکلی - ٹھلی - اس پر گندہ میں بہاڑیاں کمین زمین و زمین بلو کہ دار ہیں انما خدین کان گرد کی قصبہ متوجہ کی بہاڑوں میں ہیں اور ایک کان ہے کی ڈونگھک کے بہاڑوں میں ہے اور ایک کان گل سفید کی موضع بیٹون میں ایک کان گل زر کی موضع مانگڑول میں واقع ہے اس پر گندہ میں دو بارہی پختہ

بدھ واسطہ قابل یادگار ہیں ایک موضع تیرہ کے باہر موڑہ منگ راو سے پچھترے ۱۶۱۹ بکری م ۲۵۰۰ عین بنائی ہے دوسری
 باؤری کچھری خاص کے متصل ہے رام بہرن نے ۱۸۰۲ بکری م ۲۵۰۰ عین بنائی ہے اس پر گنہ میں تین گز بیان ہیں۔ ایک
 قنوج میں واقع ہے اسکو مداراؤ ہوکلر نے بعد ایلہ بانی قابضہ اندر ۱۸۳۵ بکری م ۹۲ عین بنائی ہے فی زمانہ اس میں پانچ
 سرکاری رہتا ہے۔ دوسری گڑھی قصیدہ پڑ پڑ یامین بنائی ہوئی لکنا جی مرٹھ کے ہے کجہد جوت راہو ہوکلر تیار ہوئی تیسری گڑھی بنیت
 میہار کے بہار پر ہے کہ ۱۸۶۴ بکری م ۱۸۰۰ عین بعد علی نواب جمشید خان ملازم حضرت نواب سید الدہلہ بہادر امان گنہ ہمارا
 میہار سے بنائی تھی۔ قصیدہ ذابین پانچ گنہ ہیں ایک ۱۸۱۶ بکری م ۵۵۰ عین تیار ہوا دوسرا ۱۸۰۰ بکری م ۱۲۳ عین بنا ہے
 تیسرا ۱۲۴ بکری م ۱۶۰ عین باہر قصیدہ کے تیار ہوا ہے اسکو مادیو جی کا گنہ کہتے ہیں اور اس عبارت ہندی کندہ ہے۔
 چوتھا واقع موضع مٹلان کہ ۱۲۶۶ بکری م ۱۹۹ عین تیار ہوا اس پر عبارت ہندی منقش ہے پانچواں واقع موضع بھولان پورہ کہ ۱۲۵۰
 بکری م ۱۹۰ عین بنا ہے اس پر ہندی عبارت کندہ ہے اس قصیدہ کے دیہات میں بڑے دریا ب میں ایک موضع مٹلان
 چاریان کے قریب ہے دوسرا موضع کپورہ کے متصل اور اس میں بارہ مہینوں بانی رہتا ہے۔ بیان کے باشندوں کا رنگ گن گن
 اوسط اندام ناکل بلاغی ہوتا ہے۔ لوگ نہایت محنت کش ہیں۔ اور بیان کے قدیمی باشندے قوم مہار ہیں بجائے حوت میں حملہ
 کے مہار ہونے ہوتے ہیں چنانچہ ریشام کویتا رام کہیں گے۔ اس پر گنہ میں چاہہ اسقدر ہیں (۴۳۲) اور سے یعنی چھکے (۲۷۵)
 منجمو جات (۷۳) حوت آب نوشی باقی بنا بر آب پاشی تفصیل قسم اراضی کالی پیلہ دہاتی بھوری رازی کاکری
 اس اراضی میں کالی زمین قسم اول ہے باقی اوسط مودم شامی کل مودوزن (۵۴۰۵۴) مرد (۳۰۸۰۶) عورت (۲۸۲۳۸) اس پر گنہ
 میں سید مین ہوتا ہے۔ خاص قصیدہ میں ایک جوہی ست کہتی ساخت رنگ نیلگون نا انا پر کی ہے مابین کوہ ہڑی کے چھکوسا پورہ
 کہتے ہیں ایک محل پختہ تیر کھنہ رانی کے نام سے مشہور ہے اور اسکی ریت قسیمہ میں روایت کرتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں
 راجا ک رانی روٹھکریان چلی آئی تھی اوسنے یہ محل بنایا تھا اسے روٹھی رانی کے نام سے مشہور ہو گیا کل پر گنہ میں دس باغ ہیں ایک
 باغ خاص قصیدہ میں اور نو باغ دیہات میں۔ کل مساجد قائم ہیں گیارہ خاص قصیدہ میں اور سات دیہات میں۔ کل مندر (۳۲۵) ہیں۔ اس
 پر گنہ میں دس دھڑ ہیں ایک برہمن موضع پڑ پڑ یا باب شرق متصل شاہراہ نیچہ دجاو واقع ہے دوسری ٹاہلہ کے قریب تیرہ
 پر گنہ ہذا جب تک رئیس اندر کے قید میں رہا سکدا اور سے پورا راج تھا اور بعد جوت راہو ہوکلر کہ عالم شاہی مروج ہوا ۱۹۲۳ بکری
 م ۱۹۰ عین بعد حضرت نواب سید الدہلہ بہادر کہ گھلا جاری ہوا اور آج تک بھی مروج ہے داو شد علیا علاوہ ملازمین ریاست کے علمدار

سے ہوتی ہے۔	نام کے	وزن کے	آئہ کلمہ
اور سے پور	۱۱	ماشہ	۱۲
شاہ عالم شاہی	۱۱	ماشہ	۱۲
کلمہ	۱۱	ماشہ	۱۶

بعد جہنم راؤ ہو کر سیرتہ بوزن لکھ سکے عالم شاہی۔ اور سیر غلام بوزن لکھ سکے عالم شاہی مروج تھا ۱۸۸۲ء میں جب حضرت ذوالاب
 یمن الدہ لباد و جوسیر گریزی راج ہوا اب تک کی زوج ہے کل زمین مزدورہ لکھ سکے آملی ۱۱ لکھ سکے کلمہ اعداد و موضع ۱۱
 بین تفصیل ہے۔

نقشہ دیات پر گنہ نیما ہرہ

نام موضع	بینچہ	نام موضع	بینچہ	نام موضع	بینچہ	نام موضع	بینچہ	نام موضع	بینچہ	نام موضع	بینچہ
چاند پورہ	۵۶	پیر کیرہ	۴۵	نیشی	۳۴	چرسکائی	۲۳	انروا	۱۱	ارنودہ	۱
چکارہ	۵۷	پریش پورہ	۴۶	پیل پورہ	۳۵	بور کیری	۲۴	اندکیشی	۱۲	امید پورہ	۲
چونا کیری	۵۸	پاٹریک	۴۷	بارے	۳۶	بٹ کوری	۲۵	ابراہیم گنج	۱۳	اسی پورہ	۳
جارج کیری	۵۹	تیرا	۴۸	ہریریا	۳۷	بھیل	۲۶	اونچا	۱۴	فضل گدہ	۴
چکلیا	۶۰	لکے	۴۹	بیلواس	۳۸	ہداد پورہ	۲۷	ایسر برمان	۱۵	اسنی پورہ	۵
چاکورہ	۶۱	جگ پورہ	۵۰	پیلپاکان	۳۹	پیریا کیری	۲۸	منظم پورہ	۱۶	ارنیان مال	۶
چانپا کیری	۶۲	جلیا	۵۱	پیلپاکادہ	۴۰	بلوٹ	۲۹	آجاری	۱۷	ایسر پورہ	۷
حسن پورہ	۶۳	جگن کیری	۵۲	پنڈہ	۴۱	برکیرہ	۳۰	برول گارڈ	۱۸	امکرتہ	۸
مضو پورہ	۶۴	جنا غلو بس	۵۳	چکاران	۴۲	پوکیا کلاں	۳۱	بوراکیری	۱۹	ادکلیا	۹
خشت گنج	۶۵	چال کیری	۵۴	پنڈری	۴۳	پوکیا خرو	۳۲	بانگ پورہ	۲۰	اسیر پورہ	۱۰
خیر آباد	۶۶	چند گھرے	۵۵	چانچر پورہ	۴۴	باگ پورہ	۳۳	باجن عت پورہ	۲۱	آر تملہ	۱۱

۶۷	خان پوره	۸۸	سنگتہ	۱۰۹	کیڑہ تاجی	۱۳۰	ہوانا کیڑی (استوار پوری)	۱۵۰	ہریا کیڑی	۱۶۸	پہونڈا کیڑہ
۶۸	دیولی	۸۹	سینگہ	۱۱۰	کیڑہ شادان	۱۳۱	قصیدہ سورن	۱۵۱	میسن پورہ	۱۶۹	پھولوال
۶۹	دیوی پورہ	۹۰	سانتیا داس	۱۱۱	کیڑہ (استوار پوری)	۱۳۲	نن گمان پورہ	۱۵۲	دیاستہ نضطرانجا کیڑہ	۱۷۰	پاری
۷۰	دولت پورہ	۹۱	سانپیا	۱۱۲	کیڑہ جمہانوس	۱۳۳	کمن پورہ عت	۱۵۳	پالید	۱۷۱	پہا پورہ
۷۱	دیکیڑہ	۹۲	سبلیا	۱۱۳	کسا رنگا کیڑہ	۱۳۴	کندر پورہ	۱۵۴	تیج پورہ	۱۷۲	توتیا
۷۲	ڈوگلا	۹۳	گورہ	۱۱۴	کیڑہ دھاکا کیڑہ (استوار پوری)	۱۳۵	ملوک اس کیڑی	۱۵۵	شیو پورہ	۱۷۳	بھیل کیڑہ
۷۳	رائونے	۹۴	ساند	۱۱۵	کیڑہ پورہ	۱۳۶	ملک پورہ	۱۵۶	گردان	۱۷۴	ٹاٹرا لا
۷۴	رام پورہ	۹۵	سونی	۱۱۶	کیڑہ ہستی	۱۳۷	نرسنگ گڑھ	۱۵۷	دیاستہ استوار کیڑہ	۱۷۵	بلیا
۷۵	روپ پورہ	۹۶	سج کیڑی	۱۱۷	کیڑہ پورہ	۱۳۸	نوتنگ آباد کان	۱۵۸	نیمہ پورہ	۱۷۶	پرلیا
۷۶	رائی کیڑہ	۹۷	شاہ آباد	۱۱۸	کیڑہ عت کمپورہ	۱۳۹	نوتنگ آباد خرو	۱۵۹	ایس پورہ	۱۷۷	دلال عت
۷۷	روپا کیڑی	۹۸	صولت پورہ	۱۱۹	کشن پورہ	۱۴۰	ٹوگادان	۱۶۰	امیر پورہ	۱۷۸	کشن پورہ
۷۸	راکیڑہ	۹۹	فتح پورہ	۱۲۰	گاڈولہ	۱۴۱	نودرہ	۱۶۱	آکیا	۱۷۹	دروہ
۷۹	سنگتہ	۱۰۰	تعبہ قنوج	۱۲۱	گینشن پورہ	۱۴۲	نظیر پورہ	۱۶۲	الوارہ عت	۱۸۰	دھنوان
۸۰	ست کٹہ	۱۰۱	شوجیا	۱۲۲	گینت کیڑہ	۱۴۳	زکیڑی	۱۶۳	ناہر گڑھ	۱۸۱	دورہ
۸۱	سانکھ کیڑہ	۱۰۲	کوٹہ کلان	۱۲۳	گراؤ پورہ (استوار پوری)	۱۴۴	قصیدہ نیما پورہ	۱۶۴	برولی باڈو شاک	۱۸۲	رچن پورہ
۸۲	سوجا کیڑہ	۱۰۳	کوٹہ نر	۱۲۴	لکھی پورہ	۱۴۵	نواب پورہ	۱۶۵	میسن پورہ	۱۸۳	ٹھاجان
۸۳	ستل	۱۰۴	کاردنڈہ	۱۲۵	لچن پورہ	۱۴۶	نارویہ	۱۶۶	باہمینان	۱۸۴	سہاؤلی
۸۴	سگری	۱۰۵	تعبہ کیلی	۱۲۶	ناگولہ	۱۴۷	مگ پورہ	۱۶۷	مینوتہ	۱۸۵	سیلیا
۸۵	سیکڑا	۱۰۶	کلا پورہ	۱۲۷	مر جی (استوار پوری)	۱۴۸	نوا کیڑہ	۱۶۸	بگوان پورہ	۱۸۶	سیلیا ٹیلا کیڑہ
۸۶	سانپیا کیڑی	۱۰۷	کلیان پورہ	۱۲۸	موندلہ	۱۴۹	دزیر گنج	۱۶۹	بانسا	۱۸۷	کان پورہ خرو
۸۷	گورہ	۱۰۸	کشن کریری	۱۲۹	محمد نگر عت پورہ	۱۵۰	دزیر پورہ عت (استوار پوری)	۱۷۰	پھولوا	۱۸۸	کشارتہ

۱۸۸	کر باہم کیری	۱۹۳	کان پورہ کلان	۱۹۵	سواہ	۲۰۳	ارینان چوٹی	۲۰۹	چاند کیرا	۲۱۴	کرتمانہ
۱۸۹	کوشرا	۱۹۵	کرمانہ	۲۰۰	مٹانہ	۲۰۴	اٹھم پورہ	۲۱۰	سرلائی (خاصہ پوریا)	۲۱۵	کیرہ ابرینان
۱۹۰	کماران	۱۹۶	گوری کیرہ	۲۰۱	مٹوالے	۲۰۵	انند پورہ	۲۱۱	سارنگ پورہ	۲۱۶	مٹان گل روشا
۱۹۱	کشن کیری	۱۹۷	عمود پورہ عتہ	۲۰۲	موتان	۲۰۶	یسوودہ	۲۱۲	قلندر گڑھ عتہ	۲۱۷	نادیکیری
۱۹۲	کیجڑا کیری		نیا کیرہ		دیہات جاگیر کیرہ	۲۰۷	ہیلوڈہ		رام گڑھ	۲۱۸	ہٹی پورہ
۱۹۳	کدیلے	۱۹۸	مٹوالہ چارن		نیا پورہ	۲۰۸	پیرانہ	۲۱۳	قلندر کیرہ		



حال آبادی پکنہ سرونج



قصبہ سرونج ایک پہاڑی کے دامن میں واقع ہے جسکو مولیٰ علی کے ٹیکری کہتے ہیں اس قصبہ سے نصیر آباد کوٹہ سرونج مغرب میں ایک سو تیس کوس ہے اور ساگر کوٹہ مشرق و شمال میں اونتال لیس کوس ہے اور پہلے علاقہ گوالیار بجانب مشرق اٹھارہ کوس ہو پال کوٹہ مشرق و شمال میں تیس کوس - چندیری علاقہ گوالیار سے جنوب میں پچیس کوس - ٹونک بجانب غرب الیسو کوس علاقہ کوروا والی علاقہ گوالیار بجانب مشرق چھ کوس - علاقہ مقصود گمگڑہ دراکو گمگڑہ و گڈا بطرف مغرب چوڑا کوس - علاقہ گوالیار بجانب شمال ڈوکوس - سمرٹا بکری ۱۱۵۰ سے ۱۲۰۰ میں راجسودہ راج راجپوت سونلکی والی ریاست اہلو اڑہ ٹاک گجرات نے زیر چنڈ نیر و راجپوت راجپوت والی ریاست چنڈا گرنڈا کیا اور اب قابض و خلی ہو گیا سنکر سنگ گڑھ ہر سنگ - رانا جی راجپوت سیکار قوم سونلکی سے ہے اب سیکار کوٹہ سیکر کہتے ہیں ہر اہریان راجہ ہے چند نے ۱۱۰۰ بکری ۱۲۰۰ میں اپنے نام سے موضع زیر کوٹہ کیرہ شرح ذیل معرکہ اور غارتگری کا پیشہ اختیار کیا - سنکر سنگ سرونج - گڑھ ہر سنگ - گڑھ ہر پورہ - رانا جی - رانا پورہ = جب انکی غارتگری کا شہر زبان زد خاص و عام ہوا مصلحتاً انہوں نے میان رہنما سب نہجنا آخر قیتون شخصوں نے ایک جائے محفوظ تماشے کر کے یہ قیتون قلعہ تعمیر کئے سنکر سنگ اسیل گڑھ - گڑھ ہر سنگ گڑھ گون گڑھ - رانا جی کالا دیو - سن ۱۲۰۰ میں جبکہ راجپوت جوجان ریاست اوچین کو زبردستی سرکلکین سے لیکر اپنے تخت و تہت میں لائے ان دیہات کو صوبہ مالوہ کے شامل کر دیا چنانچہ آخر اسناد قدیمین پر گڑھ سرونج متعلقہ چندیری مضامین صوبہ مالوہ مرقوم ہے اور راجہ چندیری اور ساگو کا باغ بھی سرونج میں اب تک موجود ہے - راجہ مالوہ گیارہویں پشت میں اولاد بکریو سے اوچین کا حکمران ہوا ۱۲۰۰ بکری ۱۲۰۰ میں شمس الدین بادشاہ دہلی نے

اوجین کو فتح کر کے اپنی جانب سے ایک حاکم مامور کیا۔ ناصر الدین محمد قطب کے عہد میں سلطنت دہلی بڑوال رہا سہم ۴۰۰ بکرمی ۱۳۰۰ء
 میں دلاور خان غوری حاکم دلاور بھاسے خود شاہ مالوہ جو گیارہ دلاور خان کی ساتویں پشت میں محمود شاہ ثانی ملک مالوہ کا حکمران ہو سہم ۱۵۰۰ء
 بکرمی ۵۳۰ء میں بمبادشاہ مالوہ بادشاہ گجرات نے اسکو گرفتار کر کے صوبہ مالوہ کو ملک گجرات میں شامل کر لیا سہم ۱۵۹۹ء بکرمی ۵۳۰ء
 میں شیر شاہ عرف سور شاہ بادشاہ دہلی نے مالوہ کو فتح کر کے ٹٹو غلام حاکم مالوہ گرفتار کیا اور پونل راجہ چندیری کو قتل کیا اسی بادشاہ
 نے شیر گدہ اور شیر کوٹ اور قلندر پھانس کو بنایا ہے اور شاہراہ پر سیل نصب کئے ہیں اور مسافریں و مسزویں کے واسطے سرائیں بنایا
 بنائیں ہیں اس زمانہ میں جی راجپوتان گت سینگ سنگانی سیل گدہ و کوکن گدہ خیرہ غارتگری کرتے تھے جب شیر شاہ بادشاہ سروج میں
 آیا راجپوتان مذکور بنے اسدا شاہی کوٹ لیا انکم شاہی جہا راجپوت اسنے کدیر کر دیا کہ پو پنے پیر بادشاہ موصوف نے سروج کو آباد
 کر کے شیر گنج کے نام سے مہوہم کیا اور تین سو اسیٹھ گاؤں اس کے متعلق کر کے علاقہ اوجین کو نصبت دہلی قرار دیا۔ سہم ۹۰۳ بکرمی
 میں شیر شاہ بادشاہ نے وفات پائی چنانچہ اودہ تاج وفات یہ ہے (تاریخ ہند) سہم ۱۶۲۲ بکرمی ۱۶۱۱ء میں شاہ جہانگیر نے شاہزادہ
 شاہجان کو بیار شیر نیک کن تشریف فرما ہوئے تھے وارو سروج ہوئے بوجب حکم شاہی کا کین بازار سروج و شہر شاہ و قلعہ دھاراج
 تعمیر ہوئے بلندی دیوار ہوئے ۰۳ درہ۔ دو قلعہ عم برہہ بگمیلے پر جب شاہجہانی۔ سہم ۱۶۱۹ بکرمی ۱۶۰۸ء میں شاہجہان نے شاہزادہ
 سخت نشین دہلی بہار جہا جسے ملکہ رئیس سوائی سے پر کو صوبہ مالوہ عطا کیا سہم ۱۶۹۲ بکرمی ۱۶۸۱ء میں بجانب سلطان بادشاہ واپس
 باجی راو پیتھو اصوبہ دار مالوہ ہوا اس سال سے صوبہ مالوہ بخلات سابق سلطنت دہلی سے خارج ہوا سہم ۱۶۹۳ بکرمی ۱۶۸۲ء میں ہمارا
 نے پرگنہ سروج پر قبضہ کیا سہم ۱۸۵۵ بکرمی ۱۸۴۴ء میں جنوٹ راؤ ہو لکر نے پرگنہ مذکور باد اور فاقت حضرت نواب امیر لدلہ بہادر
 کو دیدیا سہم ۱۸۶۴ بکرمی ۱۸۵۳ء میں دربان حضرت نواب امیر لدلہ بہادر سے کاکاگریزی کے عہد دیوان علی میں آیا پرگنہ مسطور
 مثل ٹونک کے نواب صاحب بہادر کا قبضہ و تصرف رہا ہوا دون سہم ۱۹۱۳ بکرمی ۱۹۰۲ء میں عادل محمد خان جاگیر واریض
 اٹمانی علاقہ ہوبال نے بیعت ناما راؤ پیتھو و جمعیت چار ہزار سوار و پیادہ کے مقام پٹن سے سروج پر یورش کر کے مولوی
 خیر الدین عامل پرگنہ مذکور کو محصور کیا اس وارو گریہ میں تیس آدمی ضائع ہوئے تین روز تک یہ عاوتہ و پیش راجو تھے روز گیارہ مسطور
 پٹن کو واپس گیا ہر جاگیر واریض و جمعیت ناما راؤ تیا و نوچ باغیان کہ جمعیت قریب اسی ہزار آدمی کے تھے سروج پر حملہ ہوا ۱۱ اوجال
 گرفتار کر کے ساتھ ہزار روپیہ کے طلبگہ رہے عامل نے اپنی گرفتاری کی خبر بطور خفیہ عثمانی سیور گوتامین پر پچائی سیور کا صاحب
 بہادر راجست ہوبال چاؤنی سیور سے اوکیتان میں صاحب بہادر چاؤنی گوتا سے مع فوج و توپخانہ داخل سروج ہوئے باغیان ہریت

تو ان خبر آتش اگر دیکھ کر سونج سے دھڑب توپ لیکر بجانب بونگاؤ کی علامت گولیاں فوار ہو گئے اور یہ فتنہ فساد سونج میں بند ہو
 روتک برابر رہا۔ بیان کتبہ ہاے کتبہ مسجد واقع کٹرہ کتبہ بیرون شہر تعمیر در عہد سلطان تیمور گورکان یہ مسجد ایک شخص عہد نے بنائی ہے
 چنانچہ قطعہ تاریخ ہے ۵

سب خوش بنامود حمید	سجدہ شکر کر جس کے بید
سال تارخ شمس از عہد مجتہد	خرد شمس یافتہ بفضل مہم

کتبہ لوح قبر واقع سونج کتبہ۔ ۱۸۵۱ھ مطابق ۱۰۵۵ھ عہد میں عہد حضرت اورنگ زیب عالمگیر غازی معرفت خواجہ اکیس حمام
 اندرون کوٹ تعمیر ہوا چنانچہ یہ اورنگ کتبہ ہے ۵

شاید بنایست کہ خان عادل	بنیاد بنا دینا درین عالم گل
در چشم زمانہ خوشتر از مردم چشم	در جسم جهان گرم تر از منہ دل

کتبہ جامع مسجد بیرون کوٹ واقع صدر بازار کتبہ ۱۰۸۱ھ عہد شہر جہری میں عہد شاہ اورنگ زیب تیار ہوئی چنانچہ قطعہ تاریخ ہے ۵

عہد اورنگ زیب عالمگیر	شہد مرتب چور فضہ رضوان
یافت توفیق خضر راو سجان	عالمی در نظارہ اش گویان
الف ہفتاد و یک ہجری یول	شہد خانی بسا داریکان

مادہ تاریخ مسجد اندرون کوٹ کراؤنگ زیب عالمگیر غازی کے عہد میں معرفت شیخ عبدالغفار وزیر الدین کے تیار ہوئی مصرع

سجدہ گاہ سپید کان خدا نے	سجدہ گاہ سپید کان خدا نے
--------------------------	--------------------------

مادہ تاریخ وفات شیخ محمد صالح کراؤنگ لوج مزار پر کندہ ہے (مترشح غلط باد) اور اسی مزار کے متصل ایک سجدہ خاتہ شیخ مرحوم ہے
 اور کراؤنگ تاریخ یہ ہے (معبد شایخ) مادہ تاریخ وفات مزار جانی کراؤنگ کے سنگ مزار پر یہ مصرع کندہ ہے مصرع

مزار جانی ز دنیا دولت	عبد پرو
-----------------------	---------

شہر پناہ کے باہر بارہ پورے ہیں اوس میں دس آباد ہیں اور دغیر آباد۔ شہر پناہ کے دروازے بارہ تھے اور دور پہنچے
 کلاب مرا سرسند میں ۱۱۵۳ھ عہد میں محمد شاہ بادشاہ بالاجی راؤ ناظم صوبہ الودہ نے منگھڑی دروازے کی مرمت کی تھی چنانچہ تہر پر
 سنہ منقش ہے سنہ انصلی میں یکم کونجی ہو لکرا لاجی پٹٹ نے سبلہ دروازے کی مرمت کی تھی چنانچہ تہر پر سنہ ۱۲۰۴ھ میں

پیش ازین اندرون شہر بارہ بازار اور دو محال تھانے کے تھے اب ایک محال متعلق کو توالی ہے اور دوسری محال مین ڈاکخانہ لکڑی کی

مکانات قدیمہ

۵

حویلی چوہدری ہوج راج سعوت راسے جی - حویلی قانڈن گویان - حویلی نمبر کھنکھوت نواب محمد سعید خان مرحوم حویلی میری مقبوضہ صاحبزادہ
عسلام خٹ خان - حویلی بندر اسے -



مکانات جدیدہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر



حویلی ست کھنی - حویلی مرزا داوریگ - حویلی منشی مہربان لعل - حویلی کنیش باسے - حویلی کالو ایم گروال

ادوبی بارہ حویلیان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے عہد میں تیار ہوئی ہیں از انجو عید المدعنان قادی کی حویلی ہے اوسین قدر سے
تعمیر کئے گئے اور قدر سے جدید ہے - اس پر گڑھ مین باغ و فص قطعہ مین از انجو حصہ قدیم لعلت - جدید - کل ساہد اکوٹہ
از انجو ساہرہ ساید دار حصہ بلا ساید قدیم قطعہ جدید سے لکھے شے از انجو ذوق قادرید لعل و ذوق مدارید لعلت زیاں لگا و زرگان دین عتے
از انجو مرزا گنبد دار حصہ مرزا بلا گنبد دار حصہ شہر کے اطراف مین ایک پہاڑی ہے جسکو شخاص مولی علی کی نگری کہتے ہیں اور
اوپر تیرش جی اب تک موجود ہے نگری کی وجہ سے یہ کہ ایک سنگ سیاہ چہ حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ کا چنبٹا ہوا تھا اور اس کے
مقتل ایک چوٹا سا حجر تھا اور اسکو لوگ زیاں لگا چہ حضرت ناصر علی مدد غنا کی کہتے تھے اور میان سال بہر مین ایک بید ہوتا تھا اور تمام
اہل اسلام جمع ہوتے تھے حضرت نواب بین الدولہ بہادر مرحوم نے اس مکان کو متعصب نہ ہی بالکل منہدم کر دیا موضع اوکلیان
پورہ و کھام کیرہ و سورن تال وغیرہ مین اسٹیشن صاحبان کیاس کی تعمیر کردہ اب تک موجود ہیں قصبہ مذکور زمین غنی کو اور غنی اور زمین
شرقی کو لکٹی کہتے ہیں کاشتکاران کو تو حق بطور تقاضی سرکار سے دیا جاتا ہے بروقت پیداوار کے اصل تخمین میں سوا دین اون سے
لیا جاتا ہے چار مین دین کو مانی دس مانی کو ماسہ اور سو ماسہ کو کھانا سہ کھانا مین بیان داوت غلہ کی اسی دین پر مقرر ہے اس پر گڑھ مین فصل
ریج بفضل خیریت سے بہتر ہوتی ہے کاشتکار قوم راجپوت اکثر مین اور امیر دینہ کم اور چواری قوم کالیستہ ہیں - میان کے باشندے سریر
بال لینے لینے اور عام سے بڑے بڑے کہتے ہیں اور پانچ نفیس ٹری بڑی آیتوں کا پہنتے ہیں مسلمان قوم فاضلہ کثرت مین
۵ - حویلی تین لاکہ دہسین تیار ہوئی تھی اور اس کے باون چک تھے اب بہت سست چک بنی ہیں اور باقی دربان اور دو باغ اور سات کنوئیں ہیں اسٹیشن سال سے ریاست ہما

کے لغت مین ہے ۱۲

قوم ہندو میں جو ہرگز مکہ کا مالک نہ ہو سکتے تھے۔ زمان شاہ بن سلف تیموریہ بیان روپیہ کا مالک الحیار راج تانا پور نے رقم عید ہیکہ کیا تھا۔ حضرت مرزا اب وزیر الدولہ بارہ منظر کے عہد میں روپیہ کا مالک الحیار راج محمد خانی معرفت دیوان شمس الدین اسماعیلی ہوا چنانچہ اب تک مروج ہے۔ روپیہ کا مالک الحیار ہے نہ پور وغیرہ اس روپیہ سے تیار ہوتا ہے۔ وزن مکہ حضرت خانی ۱۱۰ دانہ۔ سیہ خاص ۱۱۱ دانہ کساد ۱۱۰ دانہ اور دار العزب اس پر گزین عید شاهی سے ہے چنانچہ دو سکون کے یہ الفاظ ہیں۔ کہ زوہریت کثیر یا یہ فضل آلہ۔ حامی دین محمد شاہ کا بادشاہ۔ سکڑ مبارک محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی صاحب قرآن ثانی حضرت یحییٰ الدولہ بہادر کے عہد میں جو سک جادی ہوا اوکلی یہ عبارت ہے ایک جانب دو عد سلطنت علامہ مظفر فیہ الدولہ کوٹور یہ ضرب سونچ۔ بجانب دیگر یحییٰ الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ موضع اونیسی وکر پور آباد میں برگ تبدیل کثرت ہوتے ہیں چنانچہ لوگ گو الیاز تک لیجاتے ہیں۔ شکار کا زمین اس پر گزین میں بہت ہیں اکثر صاحبان اگر کریمان اگر شکار کیلئے ہیں۔ پر گزین ہذا زمین تین سیلہ ہوتے ہیں۔ ایک مذہبی مسید ہندو کا کادہ سناوین بروز شنبہ موضع کوٹور میں ہوتا ہے۔ دوسرا سیلہ کش کد کا باہ کا تک سہ پونوں موضع دیو پور میں ہوتا ہے اور تین روز تک رہتا ہے۔ تیسرا سیلہ موضع کد میں متصل طبری کے باہ کا تک ہوتا ہے اور چار دن تک رہتا ہے۔ اس پر گزین باج غری زبان میں باقی چوٹی چوٹی ہیں۔ بیان دوسری راج میں ایک ہونٹ لکھا اسکو یہ پختہ کہتے ہیں دوسرے ہونٹ لکھا اسکو یہ خرم کہتے ہیں غلہ وغیرہ یہ پختہ سے فرخت ہوتا ہے اور غلہ دس مہی درجی وغیرہ خرم سے فرخت ہوتے ہیں پر گزین ہذا میں چار موضع کلان ہیں کابھن ایک ایک ہزار آدمی سے زائد حکومت پذیر ہیں۔

نمبر	نام موضع	تعداد غلہ	تعداد دہان	مرد	عورت	تعداد سونچ	سمت از سونچ	کیفیت
۱	خاص قصبہ سونچ	۲۷۸۰	۱۱۳۵۶	۵۶۲۵	۵۷۳۱	۰	۰	۰
۲	طبری	۴۷۵	۲۱۰۷	۱۰۸۳	۱۰۲۳	۰	۰	گوشہ جنوب مغرب
۳	اند پور کلان	۲۹۴	۱۱۹۷	۶۸۲	۵۱۵	۰	۰	نوکوس غرب
۴	اوناری کلان	۲۱۸	۱۰۹۶	۵۶۱	۵۳۵	۰	۰	باوکوس گوشہ مغرب و شمال
۵	رسل ساہو	۲۱۲	۱۰۶۸	۵۴۶	۵۲۲	۰	۰	باج کوس غرب
۶	میدان	۳۹۷۹	۱۶۸۲۲	۸۴۹۷	۸۳۲۷	۰	۰	۰

لما للروح "كلمة" سیکہ محمد خانی

[illegible]

۴۹	باش کیمیری کلمتی	۹۹	بیر پور پربت پور	۱۱۰	پامان کیمیری	۱۲۰	جمیت پور	۱۲۹	پیمان کوه	۱۳۸	دند کیمیری
۵۰	پامان کیمیری شکار	۹۰	بھاکیمیری خرد	۱۱۱	پوریہ	۱۲۱	جوکرخص	۱۵۰	چندہاے	۱۶۹	دو رلا
۵۱	بوڈہنا	۹۱	بیراے	۱۱۲	پربت پور پربان	۱۳۰	جاوتے	۱۵۱	چنار	۱۶۰	دند کیمیری
۵۲	بوسینال	۹۲	بھراگدہ	۱۱۳	تیندورائہ	۱۳۱	جھوہلا کیمیری	۱۵۲	چسپا	۱۶۱	دوگرانی
۵۳	لشن پور پربان	۹۳	بھلاراری	۱۱۴	تسیا	۱۳۲	جوکر عریا	۱۵۳	چمین پور	۱۶۲	دھرگا
۵۴	ننا کیمیری	۹۴	بستور پربان	۱۱۵	تاج پورہ	۱۳۳	جہے	۱۵۴	چونپڑہ	۱۶۳	دینا کیمیری
۵۵	بائس کیمیری گول	۹۵	نیج کیمیری	۱۱۶	نربون پربت	۱۳۴	جرسینا	۱۵۵	چواری	۱۶۴	دھینگا
۵۶	بیر پور پربان	۹۶	برکیمیری دھنو	۱۱۷	لیا کیمیری	۱۳۵	مان پور پربان	۱۵۶	حسن پور پربان	۱۶۵	دھولی
۵۷	بھولی	۹۷	بڑا گادون	۱۱۸	توانگر	۱۳۶	جگتیر	۱۵۷	بوریہ	۱۶۶	دینگا کیمیری
۵۸	بکڑودہ	۹۸	پیلیا	۱۱۹	قصینال	۱۳۷	جلال پورہ	۱۵۸	حیدر پور	۱۶۷	دمودر کیمیری
۵۹	بھاد کیمیری	۹۹	پیکوے	۱۲۰	تروہ	۱۳۸	چونیان کلان	۱۵۹	حسین گدہ	۱۶۸	دام کیمیری
۶۰	بائس کیمیری کلان	۱۰۰	پڑہ پربان	۱۲۱	تسان پربان	۱۳۹	چاند پور	۱۶۰	حفیظانگر	۱۶۹	دھرم پور
۶۱	برکیمیری نال	۱۰۱	پیکرانے	۱۲۲	نوکڑہ	۱۴۰	چاندیر	۱۶۱	حسین پور	۱۷۰	دام کیمیری
۶۲	نرودہ نال	۱۰۲	پوریا	۱۲۳	توٹکا	۱۴۱	چک ناہ کیمیری	۱۶۲	حفیظ پور پربان	۱۷۱	دیری پامان
۶۳	بسی پور	۱۰۳	پڑہ چاند	۱۲۴	جونیان کلان	۱۴۲	پینا کیمیری	۱۶۳	کوٹیا	۱۷۲	دکین
۶۴	باجا کیمیری	۱۰۴	پھنڈی	۱۲۵	جھنڈا	۱۴۳	چوٹا ڈاباد	۱۶۴	خوم پور ڈاباد	۱۷۳	دھیر گدہ
۶۵	بردی	۱۰۵	پارو	۱۲۶	حسرت کیمیری	۱۴۴	چھر پور	۱۶۵	خانپورہ	۱۷۴	دھیری لوی
۶۶	بامری خص	۱۰۶	پیراکار	۱۲۷	عسکر کربا	۱۴۵	چندیری	۱۶۶	خلیل پور ڈاباد	۱۷۵	دوست پور
۶۷	برکیمیری وچمن	۱۰۷	پرسورہ	۱۲۸	جھونیان خرد	۱۴۶	چیت پور	۱۶۷	دیو پور	۱۷۶	دام کیمیری
۶۸	برسینہ	۱۰۸	پیک کیمیری	۱۲۹	سینی پٹار	۱۴۷	چنڈاڈہ	۱۶۸	دھیر کیمیری	۱۷۷	دیوداس
۶۹	برکیمیری ورا کیمیری	۱۰۹	پامن	۱۳۰	جام کیمیری	۱۴۸	چسپی کیمیری	۱۶۹	دورنگ	۱۷۸	رام پور دولت پور

۱۸۹	رام نیک کوزا	۲۱۰	زوراد کبیری	۲۳۱	سمن کبیری	۲۵۲	علی نگر	۲۶۱	کرلی پور	۲۹۰	کولوا
۱۹۰	رسلا ایرلخ	۲۱۱	سمن کبیری	۲۳۲	ساپورزد	۲۵۳	عزیز پور دیوان	۲۶۲	کندن کبیری	۲۹۱	کیر آباد
۱۹۱	رتن برری	۲۱۲	سرکواس	۲۳۳	قصیر دنج	۲۵۴	عمر کبیری	۲۶۳	عفت کندن	۲۹۲	کلیوینا
۱۹۲	رنا کبیری	۲۱۳	سارک	۲۳۴	ساکمون	۲۵۵	علیکده دوت کوزا	۲۶۴	کبیری کبیری کلان	۲۹۳	کانک کبیری خرد
۱۹۳	رد پد کبیری	۲۱۴	سری کوه	۲۳۵	سیر پور پت پور	۲۵۶	فرید پور	۲۶۵	کوک کبیری دوت	۲۹۴	کبیره
۱۹۴	رسل پاپور	۲۱۵	سید پور	۲۳۶	سارن کبیری	۲۵۷	فیض پور	۲۶۶	سوتی پور	۲۹۵	کانک کبیری کلان
۱۹۵	رنگ تپ پور	۲۱۶	سیر پور نوآباد	۲۳۷	سری امیر	۲۵۸	گلاب گنج	۲۶۷	کون گزده	۲۹۶	کما کبیری کلان
۱۹۶	رسل احمد	۲۱۷	ست پازہ	۲۳۸	سیر کبیری	۲۵۹	غیر دز گنج	۲۶۸	کندن کبیری جادو	۲۹۷	کلیان پور
۱۹۷	راگ کبیری	۲۱۸	ساگلا جلی	۲۳۹	سوجان	۲۶۰	نوج پور	۲۶۹	کبیری کبیری	۲۹۸	کریا
۱۹۸	رحمن پور عفت	۲۱۹	سکیر	۲۴۰	سلا بوت	۲۶۱	ناد پور	۲۷۰	کبیری دوت کوزا	۲۹۹	گلکرج
۱۹۹	ریگنان	۲۲۰	ساد کبیری دیو	۲۴۱	سیر سنگا تپ	۲۶۲	کبیری کبیری	۲۷۱	کولا پور	۳۰۰	کبیری کبیری خرد
۲۰۰	راس پور دیوان	۲۲۱	سردات	۲۴۲	شاه پور نوآباد	۲۶۳	قاصی کبیری	۲۷۲	کالا دیو	۳۰۱	گوبال پور
۲۰۱	ریان	۲۲۲	سارک	۲۴۳	شاه پور	۲۶۴	کبیری	۲۷۳	کبیری نوآباد	۳۰۲	گوبال کبیری
۲۰۲	رسل باٹ	۲۲۳	سگر	۲۴۴	شایب آباد	۲۶۵	کونڈی	۲۷۴	کما کبیری جینا	۳۰۳	گیون کبیری
۲۰۳	رام گوبال	۲۲۴	سگنان کبیری	۲۴۵	صفدر پور	۲۶۶	کشن پور	۲۷۵	کولا پشمار	۳۰۴	گول کبیری
۲۰۴	ریسول	۲۲۵	سری بصیر	۲۴۶	طاهر پور	۲۶۷	کبیری	۲۷۶	کبیری باٹ	۳۰۵	گریٹ
۲۰۵	رسل دالان	۲۲۶	سری سکند آباد	۲۴۷	طاد کبیری	۲۶۸	کری کبیری کلان	۲۷۷	کبیری دوت	۳۰۶	گوبال کبیری
۲۰۶	رنا کبیری	۲۲۷	سچی کبیری	۲۴۸	علی کبیری	۲۶۹	کوردائے	۲۷۸	کولا کبیری نوآباد	۳۰۷	گوبال کبیری
۲۰۷	ریجنس	۲۲۸	ساپور کلان	۲۴۹	عربا مینہ	۲۷۰	کبیری	۲۷۹	کبیری نوآباد	۳۰۸	گوارے
۲۰۸	رسل پور	۲۲۹	سنگمال	۲۵۰	علی کبیری	۲۷۱	کما کبیری	۲۸۰	کبیری نوآباد	۳۰۹	گول کبیری
۲۰۹	رام پور نوآباد	۲۳۰	ساگلا جلی	۲۵۱	علی گنج	۲۷۲	کبیری	۲۸۱	کوزہ	۳۱۰	گوبال نوآباد

۳۱۱	گلکند	۳۳۱	مونی	۳۵۰	مسکینه	۳۷۸	در زنگنه	۳۸۶	زکیر	۴۰۵	بشیری	۴۲۵	عمر
۳۱۲	کولکند	۳۳۲	مراوه	۳۵۱	ام کیری	۳۷۹	چوتیا	۳۸۷	چم کیری	۴۰۶	چگار	۴۲۶	کرانه
۳۱۳	گوبال پور	۳۳۳	مجت پور	۳۵۲	موندلا	۳۸۰	موندیا کلان	۳۸۸	دیپات جاگیر	۴۰۷	جورجی	۴۲۷	کرنے
۳۱۴	کونو کیری	۳۳۴	مونداساگر	۳۵۳	مجبور	۳۸۱	هرک کیری خرد	۳۸۹	اکم کیری	۴۰۸	چنون	۴۲۸	کرنی پکیر
۳۱۵	لال کیری	۳۳۵	مکیری	۳۵۴	منک کوه	۳۸۲	هر دور کیری	۳۹۰	اکلور	۴۰۹	چون کیری	۴۲۹	کوه کوبال
۳۱۶	لال کیری	۳۳۶	مهاجن	۳۵۵	محمد گنده	۳۸۳	هرک کیری	۳۹۱	انوپور	۴۱۰	چاؤ لے	۴۳۰	کیچری سندھ
۳۱۷	لود کیری	۳۳۷	مرد اس	۳۵۶	نیانگ کیری	۳۸۴	هرک کیری	۳۹۲	اخیل پور	۴۱۱	چنورا	۴۳۱	کچرہ والے
۳۱۸	لچیا	۳۳۸	مونی پور	۳۵۷	مونی پور	۳۸۵	کیری	۳۹۳	ایک گنده	۴۱۲	چانور	۴۳۲	منجی پور
۳۱۹	کھن پور	۳۳۹	مونی کیری	۳۵۸	نار کیری	۳۸۶	موندیا	۳۹۴	اکم پور	۴۱۳	دیری	۴۳۳	بھل سرائے
۳۲۰	تصیہ کیری	۳۴۰	محمد گوبال	۳۵۹	زبان پور	۳۸۷	یوسف پور	۳۹۵	بارود	۴۱۴	دولڈا	۴۳۴	موندلا کات
۳۲۱	لست پور	۳۴۱	منی رام پور	۳۶۰	نور رے	۳۸۸	عرفت پور	۳۹۶	بر کیری	۴۱۵	رسل گات	۴۳۵	شاکیر کیری
۳۲۲	لاهور	۳۴۲	مندی کیری	۳۶۱	نیوانگ خرد	۳۸۹	مین پور	۳۹۷	بابی سال	۴۱۶	راج پور	۴۳۶	سند پور
۳۲۳	موندرا دھور	۳۴۳	موندرا کیری	۳۶۲	نریان پور	۳۹۰	ادناسی تال	۳۹۸	سوراس	۴۱۷	اوسیا	۴۳۷	ہزارہ
۳۲۴	مونی کیری	۳۴۴	سوا کیری	۳۶۳	بنو	۳۹۱	ادستھانی	۳۹۹	برج کیری	۴۱۸	سہل پور	۴۳۸	منصوری
۳۲۵	لیا کیری	۳۴۵	محمد پور	۳۶۴	پور پور	۳۹۲	چنری	۴۰۰	بناد پور	۴۱۹	سونا	۴۳۹	زکیر
۳۲۶	سوا کیری	۳۴۶	مونی پور	۳۶۵	کچرہ	۳۹۳	تھری پور	۴۰۱	برج	۴۲۰	سید کیری	۴۴۰	هرک پور
۳۲۷	میاں کیری	۳۴۷	برک لاهور	۳۶۶	بکین	۳۹۴	راکے کیری	۴۰۲	بمان کیری	۴۲۱	سلطان پور	۴۴۱	دیپات معانی
۳۲۸	موندرا دھوری	۳۴۸	مراگ ویران	۳۶۷	نیوانگ کلان	۳۹۵	رنا کیری	۴۰۳	پاسی	۴۲۲	سونی	۴۴۲	سراج نگر
۳۲۹	محمد پور	۳۴۹	مٹس پور	۳۶۸	ناگوری	۳۹۶	گدا کیری	۴۰۴	پیر کیری	۴۲۳	مفسر پور	۴۴۳	موا کیری
۳۳۰	مونی پور	۳۵۰	مو	۳۶۹	زنگ پور	۳۹۷	کھوار	۴۰۵	مونی	۴۲۴	مفسر پور	۴۴۴	مفسر پور

نقشہ تفصیل دیپات ریاست ٹونک

تہم پر گرنے	تقدیر دیپات	دیپات خاصہ	دیپات استوار	دیپات جاگیر	دیپات معانی	کیفیت
ٹونک	م	م	م	م	م	+
علی گڑھ	م	م	م	م	م	+
چنارہ	م	م	+	م	م	+
چمبرہ	م	م	م	م	م	+
نیانہ پور	م	م	م	م	م	+
سرنج	م	م	+	م	م	+
میزان	م	م	م	م	م	+

بقیہ کل ریاست ٹوناک مزدور و غیر مزدور

عَمَّا لَعَلَّه

حیالہ اللہ

فصل
موعظہ لائیکہ

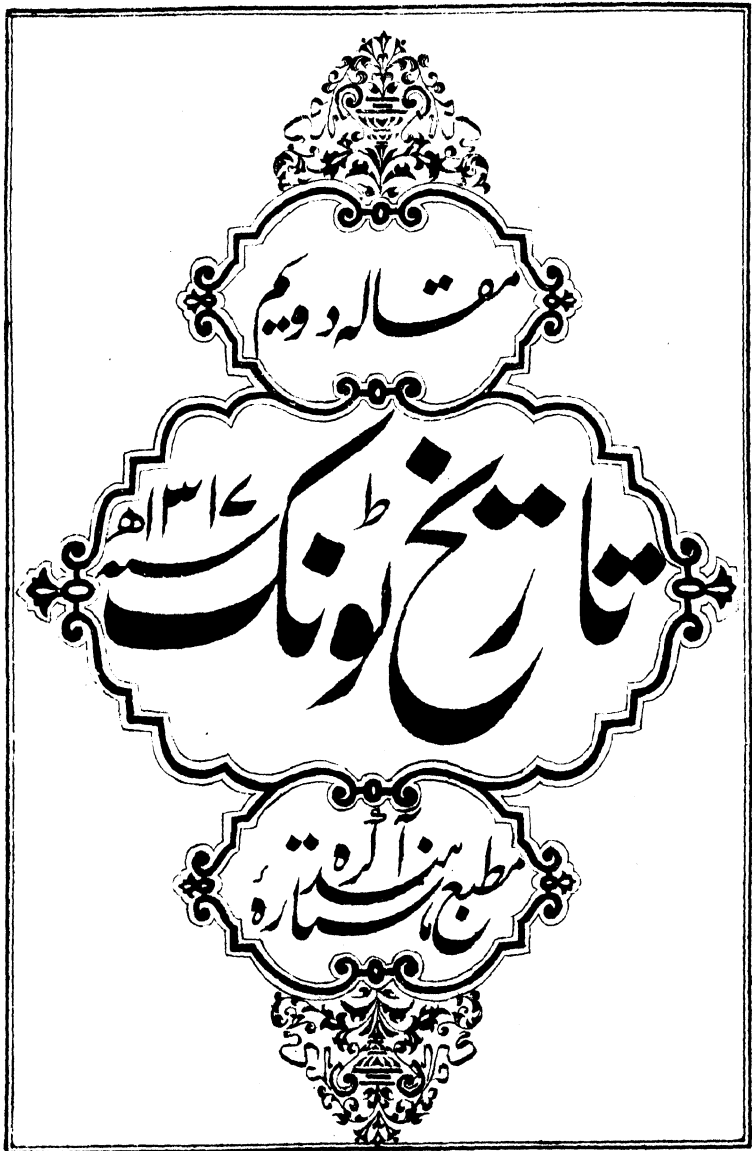
مقبوضہ کما تہ داران مقبوضہ سکا ر و دلتہ اربع کت میر استمرد جاگیر معافی

بانی کما تہ داران گیا تہ داران یک لاکھ چالیس ہزار چھ لاکھ مالک

تعداد مواضع ہر شش پر گنات مع آمدنی سابق و حال کمی آن بروے کمال تہ

نام گزینہ	تعداد مواضع	کل جمع سلاطین مترہ وقت	کل جمع مقدرہ حال وقت	کمی
نوک	۱۰۰۰	یک کدہ ۱۰۰۰	یک کدہ ۱۰۰۰	۱۰۰۰
علیکدہ	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
ینا بیہ	۲۱۵	دو کدہ ۲۱۵	دو کدہ ۲۱۵	۲۱۵
پڑا وہ	۱۳۳	یک کدہ ۱۳۳	یک کدہ ۱۳۳	۱۳۳
چبترہ	۱۹۰	یک کدہ ۱۹۰	یک کدہ ۱۹۰	۱۹۰
سردیخ	۳۰۰	یک کدہ ۳۰۰	یک کدہ ۳۰۰	۳۰۰
میسرین	۱۳۳۹	۱۳۳۹	۱۳۳۹	۱۳۳۹

تمام شد مفتاح اول





مقالہ دوم - متلبہ حالات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نواب وزیر الدولہ بہادر نواب
 یحییٰ الدولہ بہادر نواب امین الدولہ بہادر مع عمیدہ داران ریاست وغیرہ علیٰ قدر اہم
 واضح ہو کہ مولف تاج نے حالات مفصل شجاعت و سخاوت حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے تاج ہند میں اس غرض سے
 نہیں لکھی کہ امیر نامین سے کم و کاست درج ہوں۔ ان البتہ کچھ حال بطور سلسلہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا لکھ کر
 حالات ہر سہ رؤسا و ذوی الاہتمام کے انکے حالات - الیٰیوشاہدا - قلم بند نمائے تھے تو کہ ریزہ خاں نہ راحت خاں مہین -
 اسے وقائع پسندان تفریح اقتضای محض نہ رہے کہ بعد سلطنت جلالت پناہ محمد شاہ پادشاہ دہلی طالب خان عنایت اللہ خان
 ابن کالے خان نیزہ وال قوم سالار زنی جدا جدا جناب نواب امیر الدولہ بہادر قصبہ جوہڑ علاقہ ملک بنہرے سے اگر چند مصطفیٰ
 عہد مامورین قیام پذیر رہے وہاں سے بہرہ موضع خڑولی میں کتر تیرہ سراے سے چھ کوس کے فاصلے پر رہے ایک
 مدت تک سکونت گزین رہے بہرہ موضع مجاہد پور میں کہ تیرہ سراے سے دو کوس کے فاصلے پر واقع ہے اور زمانہ پیشین
 موضع مجاہد پور تیرہ سراے سے کچھ بیشتر معمور آباد تھا چند سال تک مقیم رہے بہرہ وہاں سے اگر تیرہ سراے میں قیام
 ہوئے اور تیرہ سراے ایک محلہ ہے محلات بلدہ سہنبل ضلع کیر سے اور اس زمانہ میں ضلع کیر کے نواب محمد علی خان
 بہادر رئیس تھے جب نواب علی محمد نصاب صاحب نے انتقال کیا اور بجائے نواب صاحب مرحوم کے نواب دودئی خان
 متعلقہ ضلع قرار دیئے گئے اسکے کچھ دنوں بعد طلح خان جدا جدا امیر شیرگیر نے بھی اس سراے خانی سے خت اقامت

باندہ اس ایام میں انکے فرزند اربند سخی محمد حیات خان صاحب یعنی حضرت امیر الدولہ بہادر خرو سال سے نوابی خانی
مختار خلع کیسے محمد حیات خان صاحب کو سبب رفاقت طالع خان صاحب مرحوم کے کرمہ اہل عزت میں منسلک و پاک
اعزاز بخشا بعد چند سے نواب دودھی خان ہی راہی ملک بقا ہوئے محمد حیات خان صاحب بسبب بھائی جان بابا مدار
ملازمت روسا سے ہوا شدہ خاطر ہو کر اکثر اوقات عبادت الہی میں مصروف رہتے تھے اور بعض اوقات خدمت حضرت
شیخ محیی نعمۃ اللہ علیہ خاتمہ ہو کر تصنیف قلوب میں بھی کامیابی فرماتے تھے چونکہ وہ معاش ہر روزی حیات کو لاڈ ہے انرا لہر
بوجہ فمائش غلام محی الدین خان وغیرہ اور روسا بدوہ سنہل محمد حیات خان صاحب نے پیشہ زراعت اختیار کیا اور اہل کٹر
بے غمی اور آسودگی کے ساتھ رہے محمد حیات خان صاحب علوم فلاسفہ و حساب و ہندسہ و نجوم و شاستر میں مہارت کلی
رکتے تھے۔

بیان ولادت باسعادت امیر الدولہ بہادر و حال مختص از عم القیاض ریاست

تاوفات

۱۱۸۲ھ بمطابق ۱۷۶۹ء میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر فوت شب تولد ہوئے چنانچہ ان قطعات فارسی و اردو
سے ادنیٰ تاریخ ولادت معلوم ہوتی ہے قطعہ

چونکہ طالع نبوت حیات خان افغان	عروج کرو کہ نہ زندیافت فرخمان
سروش گفت دو تاج دوم بیدل سال	میر افغانہ جریس قدر قوم طہسان

ایضاً

سنہادت نے مبارکباد دی کہ شجاعت کو	کہ دونوں کے لئے ایک منظر کمال ہو اپیدا
ہو تاج گویا یون سد پالیکے اندیشہ	جواد بیدل نیزوشیم وریا دل ہو اپیدا

اور افغان شہ فرخ سے ہی تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے۔ آثار شہوت و دولت امیر شہر گھر کے حسین بچہ میں سے نمایان
و درخشان تھے اور نشان بلند اختر سی و علو مہتی کسی ہی میں اپنا نشان ظہور فرما اقدس پر لئے کٹرے تھے مہبدان فرخ و

بالائے سرش زہوشمندی ۛ میتافت ستارہ بلند می

لڑکچن مین اکثر لڑکے اوسکے ہمراہ رہتے تھے اور انکی رضامندی کو اپنے امور و ضروری پر مقدم رکھتے تھے سیرت پسندیہ وہ دعوت حمیدہ اوس مولود مسعود کی تھی لکھیل مین بھی شغل نوکری تقسیم ہوا رہی اطفال ہم عمر سے رہتا اگر کچے پاس نہ تو کوثریان مریج کر کے لڑکوں کو باہر علی قدر مراتب تقسیم کرتے بعض اطفال کو انہن سے پزیرت عطاے عمدہ انتخاب فرماتے اطفال امیر خجستہ تہہ بیکرا اپنے کاندہوں پر سوار کر کے گلی کوچوں مین بہراتے اور باواز بلند (نواب صاحب ہمارے) کہتے جاتے۔ لڑکوں مین کوئی نائب کوئی افسر کوئی رسالہ دار کوئی نقیب کوئی چہار بنٹا امیر تو رنجبر کا دل سپیلج کے کسبل مین خوش رہتا جو کچھ نقد نگہ مین پاتے والدین سے پوشیدہ باہر لڑکوں مین تقسیم کر جاتے ہر چند انکے والد بزرگوار اکرام نصیحت آمیز گوش لگا کر کہتے لیکن وہ حالی فطرت اس کان سے اوس کان اڑاتے طریقہ داد و بخش کو ہرگز مسلک رکھتے ایک دن ایک درویش مجذوب نے کہ تیرہ سرائے مین سکونت پذیر تھے اور ہر ایک صغیر کبیر انکی ولایت کا معتقد تھا امیر تو رنجبر کو اپنے پاس بلا کر فرمایا اسے بابا دودھ پینے کا میر والا تہہ میر نے جواباً عرض کیا اگر براہ عنایت دودھ عنایت ہو گا تیر کوئی ننگا اوس درویش کا دل نے پیالہ شراب کا جواد سکے روبرو رکھا ہوا تھا اودھانیا اودھانیا سے دودھ گونٹ پیکر امیر کو دیا اور کہا بابا اسکو پی لے چو کہ امیر نے اس سے پہلے کبھی شراب نہ کی تھی اور انکی بو اور مزے سے ہی واقف نہ تھے درویش کے ہاتھ سے پیالہ لے لیا۔ اور ارادہ پینے کا کیا اور قریب منہ کے لاکر جب ابہ کا مزہ اور رنگ اور بو دودھ اور دوا کے خلاف پایا زمین پر پینک دیا اور اوس فقیر کو سخت سست لکھوا سکے پاس سے چلنے کا قصد کیا اوس درویش انجام انیش نے اوس جام کا حال بیان کیا اور کہا اے بے خبر جو تو نے کیا کیا مئے تجکو آب حیات دیا تھا افسوس صد افسوس تو اوس سے سیراب نہوارہ تمام مرست باوہ کام رہتا خبر جس قدر تیری قسمت مین تھا اوتاںجا بھگولا۔ امیر کو سبب کم سنی کے اوس مجذوب کے کلام کا نتیجہ بخوبی دریافت ہوا اور اسکو ایک بات سبھی تصور کر کے چلے آئے جب امیر کے شباب کا زمانہ آیا اور گل غاض نے اپنا رنگ دکھایا تو بمقتضاے علو ہمتی وجہ انفرادی امیر شیرگیر کے دل تو در منزل مین بڑے بڑے جو حصولون نے گھر بنایا خاطر شجاعت مشاظر جنگ و پیکار کا طالب ہوا اور طبیعت والا فطرت پر خیال ارتقا کے راج علیا غالب ہوا جب تمام دل مین حاصلہ نے زیادہ تربیان و پھیلائے تو امیر خجستہ تہہ بیکرا والد ماجد کے روبرو رخصت کا نام زبان پر لائے اجازت کے خواہشگار ہوئے لیکن شفقت پدری تہہ اماناے و نور محبت مانع آئی آخوالہ ماجد نے اجازت سفر فرمائی چونکہ شوق سفر دیا نگر

امیر تو تختیہ از صحت بلا اجازت پدہی گھر سے صحرانہ لایا اول لکھنؤ گئے بعد ازاں میرٹھ میں کراشمال فوج غلام قادر خان
 ہوئے روزگار معقول کے بارہ میں نہایت کوشش کی مگر باری سخت بھجوائے کل افرہ ہون باوقاہ ایک وقت محمود
 پرتو فوج بھیسی بے سود مفقود سامعی ہر تو فوج ہے۔ آخر امیر والا تدبیر نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ میں نے یہ دورہ بے اجازت
 والدین کیا ہے۔ امیر حصول مطلب جیسا ہے اب یہی مناسب ہے کہ بجانب وطن لاؤں جو والدین کی قدمبوسی حاصل کیجیے
 بہر جب استعمازت والدین بعد طے مراحل قطع منازل قدرت خدا کا تماشا دیکھیے۔ آج حاصل یہ خیال دل تو نزل میں جا کر جانب
 وطن معادوت کی والدین کی قدمبوسی سے سعادت و ارین پائی۔ اپنے رفقاء کیجئے۔ آج حاصل یہ خیال دل تو نزل میں جا کر جانب
 کرتے تھے ان کے ہمراہ شش فنون پابگری میں مشغول رہنے لگے جب محمد حیات خان نے دیکھا کہ یہ جوان بہنار ہے
 اور علامت امارت و نشان ثروت اس کی جبین بچہ میں سے نمودار ہے ایک دن بل خوشی امیر سے دہلیا کا اچھا بیٹا تھے
 آدمی کا گھر میں بیٹا بہنار مصلحت نہیں تھا انا خالی منفعت سے نہیں جاؤ بنے تمہیں حافظ حقیقی کے سپرد کیا اپنے دلیر
 صبر کا پتہ کر لیا۔ روزگار کو دل کے حوصلے نکالو۔ بعد ازاں امیر شریکیر نے حسب استعمازت پدہی شہر میں چھری مصلحت سال
 بہتر ملوس شاہ فوج میر محمد شاہ عالم باد الملک بعلی گوہر میں کہ اسی سال سے ایک سال پہلے غلام قادر خان نے اوس
 بادشاہ کی گناہ کو نامینا کر دیا تھا مقتضائے ملوہتی و جو اندری ہمراہ اپنے بانی کرم دین خان کے کابل میں جرم سے تھے
 جانب دار مارا و مجرت و خانہ دلیس سفر کیا ہوا اپنے دولت خانہ کی طرف لوٹ آئے۔ چونکہ جانا دلا دلاک پدہی پربسب ملوہتی کے
 اکتفا فرماتے تھے بھجوائے اس سفر کو سید المظفر امیر شریکیر نے دوبارہ سفر اختیار کیا اور جانب الوہ تشریف لے گئے
 پدہی کو شجاعت جلی و بندہ صلی امیر شریکیر کی فطرت میں تھی لہذا تہی المعنی اقبال نے پدہی کی اور دولت و نہوی نے رز و رز
 ترقی پائی اگرچہ اپنے دولتمند سے مع چند رفقا تو دوزخش سفر اختیار کیا تا مگر بسبب اخلاق ذاتی و میرٹھ میں وریا دل کے
 انکی سمیت یہ مافیہ ناظر تھی مئی اور جو ہر کس و ناکس لان سے ملا انکی رفاقت کا دم بہر نے لگا اور انکی ہوا خواہی کو اپنی ترقی کا باعث
 سمجھنے لگا حتیٰ کہ روسا کو بھی وائرہ و دیگر سرداران علاقہ ملوہ کے و لوہین شجاعت و لیاقت حضرت نواب امیر الدار بہادر کی وائرہ
 ہوئی۔ چنانچہ جس وقت راجہ جے سنگھ کی بھی وائی ریاست را کو گڑھ اور سرداران علاقہ سینہ سپر بہادر سے لڑایاں سوار ترم پیش
 ہوئیں تو وائی را کو گڑھ نے نواب صاحب بہادر با نقابہ کو اپنی رفاقت کی واسطہ آدہ کیا اور حضرت نواب صاحب بہادر مدوح
 حسب استدعا سے راجہ ہرموت اوکی فوج میں مع کیزار رفقاء گئے تو دوزخش کے داخل ہو کر سرداران مندہ سپر سے مقابل

ہوئے اور چند لڑائیوں بہت خوبی و اسلوبی کے ساتھ لڑیں فوج سینہ سیر باد جو کثرت افواج کے گاہے مغلوب و گاہے
غالب ہوئی مگر سرداران سینہ سیر کے حوصلے کی قلم پست ہو گئے چونکہ جناب راجہ جسے سنگ گنجی چندان تو موضع و اخلاق بنگلان
حضرت نواب صاحب بہادر نے ملاحظہ فرمائے تو حسب درخواست سرداران علاقہ سینہ سیر اور ان کے معاون رہے قریب
سات مہینے کے وہاں ہر یک جناب بدھ ہو پال چلے گئے نواب محمد حیات خان بہادر والی ہوبال نے نیکو انتہات
وجہ اندوزی حضرت نواب صاحب بہادر کا شکرا و کومع اور ان کے رفقا کے برہلوئی تمام ہوبال میں پھیرا لیکن نواب
محمد حیات خان بہادر سے ہی انکی خاطر دہری قرار اتنے بوجھ و قوع آئی ہر یک کیفیت ہمارے جہت راؤ ہو لکر اور اندوڑے
گوش زد ہوئی مدارجہ جہت راؤ ہو لکر نے سبب ناجاتی کا شی راؤ ہو لکر اپنے جڑے بہائی کے حضرت نواب امیر لدولہ بہادر با قیاد
کو ۱۲۱۴ ہجری میں بذریعہ ترجمہ قیدیہ اپنی رفاقت میں شہر شہر طلب کر لیا۔ چنانچہ اس قلعہ سے تانچ ملاقات ہر دور سا زمانہ مار
معلوم ہوتی ہے ۵

چو رخور و ندائیں سرور او ہو لکر
ز بافت خواست تا رخسار فرخ گفت
معانہ پڑی در زمری را بہر حال
قرآن ترک دہند و مل اقبال

پھر جہت راؤ ہو لکر نے حضرت نواب امیر لدولہ بہادر سے یہ وعدہ مستحکم کیا کہ جہت راؤ ہو لکر فتح ہو گا، میں میرے اور آپ کے
نصف نصف تقسیم ہو جائے گا چنانچہ نواب صاحب بہادر نے لشکر جہت راؤ ہو لکر میں شامل ہو کر وہ کارہائے نمایان
کئے کہ زبان و قلعہ ہرین اور بدولت حضرت نواب وزیر لدولہ بہادر کے کاشی راؤ ہو لکر جہت راؤ ہو لکر نے فتح پائی۔
جب مہاراجہ ہو لکر قابض ملک الوہ ہو تو نواب صاحب بہادر کو اختیارات و یکدیگر مدد غایت خوش تو فرمایا اور باہم سلسلہ اتحاد
کو عقد بڑھوایا گیا مہاراجہ ہو لکر اور حضرت امیر لدولہ بہادر میں کچھ نزاع نواب صاحب بہادر نے ۱۲۱۵ ہجری میں مسیسر اور اور دہار
پر قبضہ کیا اور پھر نیک صاحب کو کامیابی پانچا حکوم بنایا اسی ایام میں مہاراجہ جہت راؤ ہو لکر کی آنکھ پھر بدھ ہو پال کی تفصیل اس طرح
ہو کہ ایک رات ہو لکر نے دریا کے کنارے بیشکربانی میں شعل چوڑو لائی اور اوپر گویان لگانا شروع کیا قصداً باندھ
شعل چکھی اور ہو لکر کی ایک آنکھ پڑا ہر اصد ہو پال کا تاریست اور کلا دغ را بعد ازاں نواب صاحب بہادر نے شہر شہر شامل پور پر لشکر کشی
کر کے فتح کر لیا مگر نواب صاحب بہادر کے بہائی کرم وین خان کہ لیٹن جرم سے تھے مزب غلوہ بندوق سے شہید
ہو گئے تانچ حلت لفظ (در لینا) سے برآمد ہوتی ہے حضرت نواب صاحب بہادر کو انکے انتقال سے سخت رنج و اہم ہوا

بہنو اب صاحب بہادر نے بجائے کہ راہروم صاحبزادہ صالح محمد خان ہمیشہ زادہ خود کو مسکریا کر مدین خان مرحوم کی دو
 حقیقی ہمیشہ رہتین بختاورد بیگم منکونہ محمد مدین خان وگل بیگم منکونہ صاحبہ العدر خان ولاقی۔ اور نواب صاحب بہادر کی
 دو ہمیشہ حقیقی تین خدیجہ بیگم منکونہ شیخ تبارک العدر زینت بیگم منکونہ دلیل خان ۱۲۷۷ ہجری میں بسبب
 اشتعال کتب خانہ کو بگڑ گیا تینہ دانیہ پنج پور کے امیر شہزادہ مہاراجہ جسوت راؤ ہولکر میں یک گونہ شکر بخشی ہو گئی تھی۔ آخر مجبور ہو کر ایک
 دن امیر والا نہ بیر نے براہ حکمت علی مہاراجہ جسوت راؤ ہولکر کا تخیلہ میں کر بند پڑنے کے سبب سے اتنے سے لگا دی چوٹی جو اسکی کر
 میں تھی نکال کر کہا کہ اس وقت میں تنہا ہوں اگر میرے مارڈالنے میں تمہارا عروج متصور ہے تو اس وقت دریغ نہ کرو اچھا موقع ہے
 اپنے جی کی حسرت نکال دو اور مجھ مخالفوں کے ہکا نے پھل در آمد ہے تو میں کچھ اسی وقت ہلاک کر تا ہوں آئندہ جو کچھ ہوگا
 دیکھا جائے گا ہو کر نے نام ہو کر امیر شہزادہ کے عذر کیا اور کہا کہ ایسا معاملہ خلاف رستی و دوستی ہو کر ہرگز وقوع میں نہ آئیگا۔
 تم مجھ کو اس عہد پر ہمیشہ محکم ہو مجھے چوڑو دہر امیر خوش تدریر نے اس کر کش کو اس طرح نیچا دیا کہ یہ کہی سنے اٹھایا اور مخالف ہی نام
 و پشیمان ہوئے بلکہ بعض بعض اپنی منزل کو پہنچے۔ متعلقان سماجی سینہ ہر کا پڑنا سے اوہین میں آنا ہو کر کی فوج سے
 گٹ کر چوڑو میں لکھو کے پاس جانا پر قلعہ شاہمان پور میں لکھو کا محصور ہو کر شکست کمانا کلاں صاحب فرنگی لازم دولت راؤ
 والی کوکن کان کپور سونج میں تانیا یوسف خان عامل کا امیر شہزادہ کی اطلاع کرنا امیر والا نہ تیر کا برسہم فلنا راجا ب سروج
 روانہ ہوا فرنگی مذکور کا آردن کی طرست سراسیمہ ہو کر چلا جانا پھر راجہ ناگپور کا مع فوج راجہ ساگر مقام دیوری کو جہاں علاقہ تبدیل کشتہ پراہمیر شہزادہ
 سے مقابلہ کرنا شام کو شکست کما کر باگ جانا پھر دولت راؤ سینہ تیر کا بافسری بلونت راؤ بانکڑہ وکلیو چورس صاحب کا کہ او سکے
 ہمراہ تیس ہزار سوار جہاز پٹنار سے تھے روانہ ہو کر وہیں پر آنا ہو کر لکھو کا پوجہ کی سپاہ طر وکیر بجا سور کی شہر پہنچا۔
 ایک منزل سے پہلے جانا وٹن وڈ پٹنوں پر چوکن سے بنا رگگ بلونت راؤ بانکڑہ اگر سکونت پذیر تین لوٹ لینا پھر لکھو کا
 امیر شہزادہ کو مقام شہل پور سے بغرض مقابلہ فوج بلونت راؤ وچورس صاحب کے بلوانا پھر لکھو کا مع امیر شہزادہ کی فرحت سے
 مقابلہ کرنا چوڑو صاحب اور بلونت راؤ بانکڑہ کا شکست کما کر باگ ان در دو سو گروے فرنگی اور کئی سوتلنگون کا فوج فرحت سے
 سر میدان کا نام آٹھ ہجری میں یکل واقعات واقع ہوئے ہیں۔ پھر دولت راؤ والی کوکن سر جی راڈا گیا و سد اشو راؤ
 بخشی و بالا راڈا انگلیہ دہرستہ کپور دے فرنگی یعنی لستہ کیل صاحب و وایس صاحب و پیر صاحب و فوج جنسی سواران
 سالہ و سواران پنڈارہ و شکر مچی لکھ ستادن ہزار سوار پیدا دے تھے امیر شہزادہ کی دہرستہ سے اوہین پر مقابلہ کرنا اور ہو کر نظر

کسی سپاہی صلیباً متینہ چاند درجانا اور امیر والدہ میر کا خاندان دلیس و دولت آباد و زین گڑھ کا فتح کرنا بہر مقابلہ ہوا تھا کہ سردار شہزاد
 بخشی و دایس صاحب ملازم سینہ ہدیہ کا پیکر پیش نہر سوار و کنگے ساتھ آیا تا فوج نواب شہسماٹ خان و ناگوجی پندت
 ہر اہمیان حضرت نواب امیر الدہلہ بہادر سے اور نواب و پندت کا پس پا ہونا بہر فوج امیر شیرگیر کا یہی حال کس بہادر ان شجاعت
 تو ان مثل نواب جمشید خان و نواب محمد سعید خان وغیرہ کے حکم کرنا مخالفین کا شکست کما کر پناہ کو دیا جس جانا پر لشکر کشی کرنا
 امیر شیرگیر کو دہر لکھو لیکر پناہ پر اور لڑنا دولت راؤ سینہ ہدیہ کا یہی فوج باجی راؤ پیشوا کے اور بخشی اعظم خان ملازم امیر شیرگیر کا
 جو لاکھ روپیہ بہادر پاتے تھے برسر میدان جنگ و اشجاعت و دنیا و دایس صاحب کا اصل جنم پناہ باجی راؤ پیشوا کا
 شکست کما کر ہنگ پناہ پر اور نواب امیر الدہلہ بہادر و دہر لکھو کا قیض و تصرف پناہ باجی راؤ پیشوا کا مع اشارہ ہزار پیادے بند تہمی
 کے قلعہ ماڈھ پر کہ کوہستان ملک کو کین من قریب دریا کے شور کے واقع ہے چلا جانا امرت راؤ پیشوا و امیر دہر لکھو
 کر گنا متہ راؤ والدہ باجی راؤ کے قلعہ جنہر میں کہ پونا سے چار منزل پر واقع ہے استقامت پذیر رہا بلکہ اسد نشین کرنا بہر امیر شیرگیر
 کا قلعہ ماڈھ کا فتح کرنا اور باجی راؤ پیشوا کا قلعہ ماڈھ سے ہنگ کر قلعہ سرنگ و رگ کو جو جزیرے میں واقع ہے چلا جانا اور شیرگیر
 بہادر پر علی بہادر کا جو سواروں میں قلعہ بند تھا امیر شیرگیر سے امان خواہ ہونا امیر کا چند روز تک اس قلعہ میں رہنا بہر باجی راؤ
 کا تین تنہا سوار جہاز تہی میں جو قریب لمبی ہے جرنیل واسلی صاحب فرنگی کے پاس جانا اور دایس صاحب
 سفیر دولت انگلشیہ حاضر پناہ سے عقب میں امیر شیرگیر کے امرت راؤ سے نصحت لیکر جرنیل موصوف کے
 پاس آنا بہر رگنا متہ راؤ پیشوا کا انگریز کو چہ اتی بدستور سابق لکھنا اور فوج انگریزی کو اپنی لگ پر لیکر بجانب پونا روانہ ہونا اور امیر والدہ
 تدبیر کا متعلقان باجی راؤ کو تسلی و لاسا دیکر پونا میں لانا اور اسی ایام میں محمد شاہ خان کو کہ پہلے ایک پٹن کے افسر تھے
 خلعت فیصل و پائل دیکر کعبہ کرنل مرزا فرمانا بہر باجی راؤ جرنیل واسلی صاحب کا مع بایس بلٹون کے مقام پس سے بہانہ
 پونا روانہ ہونا اور دولت راؤ سینہ ہدیہ کو سلاسر دایس علاقہ پیشوا کا بھی بے شمار فوج لیکر اس طرح متوجہ ہونا اور ہمارا چہرہ ہوتا
 ہو لکھو کا یہ جو ہم فوج کو سکر پونا سے نکل کے اور ہنگ آباد کو چلا جانا اور امیر والدہ میر کا مع نواب شہسماٹ خان و ناگوجی و فتح سنگھ
 مانیا و کرنل مرشد خان و امیر بخش و قادی بخش افسران پنڈارہ و فتح خان و احمد خان وغیرہ سالداران لشکر بجانب مچ کو کرنا اور انہیں
 راہ میں رحیم پگ و محب الدخان لنگ کا جو حامل کوٹ سے زمرعہ ملنے گئے تھے فائز المرام ہو کر داخل لشکر امیر شیرگیر ہونا
 بعد از ان جرنیل واسلی صاحب فرنگی کا مع فوج بیکان ملک باجی راؤ پیشوا آنا یہی کھل و افغانیاں متوجہ ہجری میں بعض دفعہ آئے

ہین نان بعد افوج جسے شمشیر الملک مختار کار نواب نغلام علیخان والی حیدر آباد اور گوجی گوسلا اور دولت راؤ سیندھیہ کا مس
تین کپہو آشتی پڑا سوار کے ضلع برٹن پورین آنا اور مداراجہ جہوت راؤ ہولکر کا امیر شمشیر گیر کو اورنگ آباد میں طلب کرتا۔ امیر شمشیر الملک
مختار کا نواب نغلام علیخان والی حیدر آباد کا دربارہ آشتی نواب امیر الدولہ بہادر کے جرنیل واصلی صاحب سے گفتگو کرنا جنیل
صاحب موصوف کا حسب رائے شمشیر الملک کے امیر شمشیر گیر کو اسلئے ایک کروڑ روپیہ نقد اور ایک کروڑ ملک کا اقرار کرنا
اور غلامی خان مستعد امیر کو شمشیر الملک کا بواسطہ پہلانی اندر بیتاب طلب کر کے فانی الضمیر کا اظہار کرنا۔ اور غلامی خان کا حضرت
نواب امیر الدولہ بہادر سے صلح کا پیام ادا کر کے جواب لینا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا بغیر صلح مداراجہ جہوت راؤ ہولکر
کے جس کے گرگ آشتی کو مبرا چنانچہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا امیر زارجم بیگ کو شمشیر الملک کے پاس بھیجا شمشیر الملک کا
اپنے ایک مستعد کے ساتھ مع یک کرانی جرنیل واصلی صاحب کی طرف سے ساٹھ لاکھ روپیہ کی ہنڈ دیاں دیکر امیر کے پاس
بھیجا پھر مداراجہ جہوت راؤ ہولکر سے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کا اندرین بارہ گفتگو کرنا ہمارا ہولکر کا اس امر میں ششہ رو
متعین ہونا امیر شمشیر گیر کا رو بہر ہولکر کے ہنڈیوں کو چاک کر کے پسینک دینا پھر دولت راؤ سیندھیہ کا مداراجہ ہولکر سے بجا ہا
یا بھی صلح کرنا اور امیر والد تہذیب و جہوت راؤ ہولکر کا بجانب علیسر جانا پھر دولت راؤ سیندھیہ دگوسلا کا لٹ کر انگریزی سے
سرمدان شکست لکھا صلح کرنا جرنیل واصلی صاحب کا گوسلا سے صوبہ اڑیسہ و ابراہن کی دست آویز اپنے نام لکھوانا اور
دولت راؤ سیندھیہ کو قلعہ آسیر وغیرہ دیکر پونا کو چلا جانا ۱۸۱۹ء ہجری میں یہ واقعات ہوئے ہیں پھر مداراجہ ہولکر کا بجانب پور
دوار الخراج میر جانا دہان سے طرف کٹ گلڈہ کے بارادہ مقابلہ ایک صاحب امیر شمشیر گیر کا بجانب بنڈیل کٹنا اور کالیسی کے
نصفت فرا ہونا اور مقام کو بیچ پر کھوری نواب محمد سعید خان و نواب سرور خان و نواب جمشید خان و صاحبزادہ صالح محمد خان و
سواران آفریدی جین صاحب فرنگی کا محاصرہ کرنا پھر جان تیس صاحب فرنگی سے قصد مقابلہ کرنا جان تیس کا خوف امیر شمشیر گیر
سے خائف و ہراسان ہو کر بجانب دشت سرسی اور شعاب جبال میں پناہ گزین ہونا پھر ایک صاحب کا مالی سین صاحب
دو کوئین صاحب و پلیمین صاحب کو مداراجہ ہولکر متعین کرنا پھر فرنگیوں کا سرمدان منہزم ہو کر بجانب قلعہ جانا پھر پلیمین صاحب
کا کدوت پر لشکر ماراج ہولکر سے مقابلہ کر کے مع بست گوردن کے کٹشتہ ہونا اور افضل خانی سردار افوج کو ڈاکس جنگ میں
کام آنا اور فیض طلب خان سردار بٹنچ کا زخمی ہونا دیا سے قتل پڑنا فرنگی خیم کا خوف سواران ہمسایہ غلامی خان مستعد امیر سے
تیس توہین جوہر کرنا پھر جانا پھر مالی سین صاحب کا اگر لشکر ماراج ہولکر سے مقابلہ کرنا پھر توہین جوہر کرنا قلعہ ایک توپ ہمارا دیکر ہانگنا

بہ خوش حال گدہ مین الی سین صاحب کا اگر محاصرہ لشکر مہراج ہو کر سے تنگ آتا اور ایک توپ باقی ماندہ کو بھی چور کر دہی کی
 جانب فرار ہو جاتا۔ یہ چرنل ایک صاحب کا کا پور مین خیر امیر شکر ہو کر سکر متھر اکریٹ باغج بیکران روانہ ہونا پھر ایک صاحب
 خیر محاصرہ چرنل لونی اختر صاحب ناظم ہل جہاں راجہ ہو کر کے کچھو نے بسر کر دی ہر ناتہ چیر کر کما تسانا اور ہل کا قصد کرنا مہراجہ ہو کر کا متعجب
 جانا۔ فرج آباد پور شکر کرنا سبب عدم تہدی بوسیدہ بہ دنا تیا سید بہداشت یگ کپتان تو جہاں ہو کر ایک صاحب
 شکت پانا کپتان اور مہراج کا لوٹ کر ٹوک آتا اور راشن یگ کپتان کا جماعت لشکر مہراج سے نکل کر فرج انگریز مین داخل
 ہوتا یہ واقعات سن کر ہجری مین وقوع پذیر ہوئے مین مہراج ہو کر کا بہت ہو جانا امیر شکر گیر کو بیسے سے ملک پڑانا پرنل
 ایک صاحب کا بہت پور پور چے لگانا پور شکر کتاب سے نیل و مرام رہنا امیر شکر گیر کا نا انگریزوں کا محاصرہ سے بیدل ہونا
 امیر کا سنبھل عداوت سے غارت مین امرا ل کثیر لانا پرنل عداوت کا بہت پور مین مہراج ہو کر سے آلتا اور محمد شاہ خان کر نل کو
 امیر والا تہذیب کا محتاط مختار لدہ سر فراد فرما کر چرنل ایک صاحب کا امیر شکر گیر کو واسطہ موٹی صاحب فرنگی ناظم نیل کنڈ
 یہ پیام دینا کہ پیش ازین اورنگ آباد مین چرنل دہلی صاحب کے جو اقرار ملک و مال در بیان آیتا تیرہ لاکھ روپے کا ملک
 اکسپرتز اور لوٹا وخت و مہراج چور دوسرے چاکر کو امیر شکر گیر کا قبول کرنا پرنل جون صاحب کا مع کپنوں کے انکار کو گرو
 چرنل فریزر صاحب و بری صاحب کے بڑوہ علاقہ بگرات سے مالوہ مین آتا اور انباجی طرف دار امیر شکر گیر کو چرنل جون صاحب
 و چرنل ایک صاحب کا دربارہ علیحدگی انفرج امیر شکر لکنا پور راجہ و جن سال کبھی کا مختار لدہ محمد شاہ خان کو مع بنگاہ و خدام
 محسرات و چورہ متعلقہ مالوہ مین لانا پرنل اجنا عالم سنگد والی کوٹ کا محمد نور خان نامی افغان کو جرحہ علیہ کو بنا طلب پاس مختار لدہ
 محمد شاہ خان بہادر کے سہجنا اور مختار لدہ بہادر کا مع بنگاہ و خدام و محسرات گدہ مین سکونت پذیر ہونا بہت پور کے راجہ کا
 دس لاکھ و بیچ حضرت نواب امیر لدہ بہادر کو کچھ بکلائی ملک چاہنا حضرت نواب امیر لدہ بہادر کا جانب سنبھل جانا چرنل اسکاوت صاحب
 سے مقابلہ ہونا اکثر اہل لشکر کا سبب تاخت و تاراج نہا کے بیکران حضرت نواب امیر لدہ بہادر سے جدا ہونا پرنل کوٹ
 اور افضل گدہ پور امیر شکر گیر کا بسروران جان نشان نواب جمشید خان و نواب محمد سید خان و نواب محبت خان و بانی محمد خان
 و نواب شہاست خان حملہ آور ہونا پرنل امیر لدہ بہادر کا سنبھل وطن بالوٹہ منو کو آتا اور رسا و بزرگان شہر کو علی قدر روات خلعت
 و انعام و تہذیب سکند صاحب کا معیت و دوزار سو اسنبھل مین آتا امیر شکر گیر کا سکند صاحب کو گدہ لینا صاحب موصوف کا خانگہ کر
 عذر کرنا پرنل مین صاحب کا بنا کر ملک سکند صاحب کے آتا راجہ پور کے ساحلی مین محصور ہونا پرنل مین سین صاحب کی ملک

کیواسطے اسٹ صاحب کا وہاں آنا ہمیں کامصلحت وقت بھگرواں سے طرح و دیکر کہ چکانا پھر ہمیشاں نواب
باقی محمد خان و نواب شہناز خان و نواب شہید خان و فیض احمد خان و نگشس و عرفان آفریدی و منور خان و عبیدہ احمد خان
قدیمی کہ خسر مولف کے حقیقی نانا ہوتے تھے وہاں سے کوچ کر کے بجانب بہت پور و دہانہ ہونا اسی اثنا میں راجہ
رحیمیت سنگھ دال بہت پور کا ایک صاحب سے صلہ کرنے کا حال امیر شہید گرو کو معلوم ہوا اور بخشی ہوائی سنگھ اور قرضی خان نگشس
و ہمارے خان وغیرہ سرداران ہو کر کارفاقت آقا سے خوب چوکریز بل ایک صاحب سے مل جانا۔ ہمارا جہو لکڑا امیر شہید گرو کا بانی
کوٹنگ کرنا پور انگلیہ کے ایما سے دولت ڈوسیند ہیہ کا انگریزوں سے مل جانا حضرت نواب امیر الدہلہ بہادر و ہمارا جہو سنت اور
ہو کر لکڑی رفاقت چوڑنا پھر ہمارا جہو لکڑا اور امیر شہید گرو کا امرت سرطان اور انگریزوں سے مصالحت کرنا۔

کیفیت مختصر انگریزوں سے مصالحت کی اسطور یہ ہے کہ ہمارا جہو لکڑا اور امیر شہید گرو نے مشورت کر کے دارالخیر امیر سے
بعزم شہید کو چاکر مٹا لالہ نواب محمد شاہ خان بہادر کا کچہ بیان چوڑ کر موجودہ فوج سے ہمارا جہو لکڑا کے ہمراہ ہوئے سانبرک کو کٹیل
نارول ضلع ہریانہ ہنسی مصالحت کے راہ زرمالہ پتے ہوئے پٹیاں لے چنچے راجہ صاحب سنگھ رئیس پٹاڑ سے ملے وہاں سے زرمالہ
لیا اسی اثنا میں جنرل بیک صاحب بانوچ براتھرا سے کرنال کے قریب آگئے یہ خبر سکر دونوں سرداروں نے اس عزم پر
نفقت کی کہ رغبت سنگھ سے سازش کر کے انگریزوں پر ٹوٹ کر گرین اگر سکھ لگ نہریں نوشاہی خجائے الملک بادشاہ کا بل سے
ملیں شاہ کی محل حمایت میں معاندین سے انتقام لین ستنج اور دو آب اور کرکڑا راج نے نواب شہناز خان کو آگے بھیجا تاہما
تا کہ یہ اول پہنچ کر رغبت سنگھ سے تقریب و انفت کریں نواب شہناز خان نے امرت سرٹاک سکون کے کئی سرداروں سے
سازش کر کے ہمارا جہو لکڑا کو کہنے چند سرداران نامی کو موافق کر لیا ہے غریب رغبت سنگھ کو راہ پر لانا ہون ہمارا جہو لکڑا نے
بہادر باکسکرمند خاص کو بھی رغبت سنگھ کے پاس بھیجا امیر الدہلہ بہادر و ہمارا جہو لکڑا منظر دنگران بعزم کابل ایک کی طرف چلے جاتے
تھے کہ ہمارا جہو لکڑا نے ایک نسلی نانہ دشمن طلب امیر دہو لکڑی رغبت سنگھ سے لکھو کہ رہیجاو سے وصول باکر دونوں مطمئن ہوئے
امرت سرٹاک کی جانب چلے راجہ رغبت سنگھ نے دو تین کوس استقبال کیا شہر میں لیگا کر ٹھہرا ڈیڑھ مہینے وہاں مقیم رہے اس اثنا
میں ایک صاحب کرنال سے پٹیاں لے آئے وہاں سے ستنج کے کنارے اگر زید خیر زین ہوئے آفرید میر کو دہان چوڑ کر تنہا
فوج سے جلد ہرے پاس آئے کہ جو کہد رکھتے سے متواتر چٹھیاں بریں مضمون آ رہی تھیں کہ امیر دہلہ راج سے نڈل و صلح کر لو اور
ایک صاحب کو بھی یہ خوف پیدا ہوا تھا کہ لکڑا اسکا لگ پائیں مقابلہ دشوار ہو جائے اس لئے چاکر کسی ایسے فیلسوف و انا کو اس

کام پہ پہنچیں جو بکثرت عملی امور و مہاراج ہی کو باہمی پیام بخشی کرے آخر ایک مسلمان شیخ کو مامور کیا شیخ موصوف ایک صاحب کے
 خدمت پاکر آؤں لشکر امیر مین آئے اسید دارمی کر کے نوکر ہو گئے چند روز کے بعد امیر سے کہنے لگے یہ اسہائی مرکا را نگر نری مین
 ملازم ہی اگر آپ کہیں تو اوکلی معرفت معادلہ مصاحمت ملے ہو جائے امیر نے کہا معلوم ہوا تم انگریزوں کی طرف سے اسی کام کو
 آئے ہو تمہارے حق میں ہی بہتر ہے تم ہمارے لشکر سے ٹکھاؤ شیخ موصوف خدمت ہو کر سیٹھ بالا رام مصاحب و شیر
 مہاراج سے ملے اوکلی واسطے سے مہاراج ہو لکھو مصاحمت پر راضی کر کے جرنیل ایک صاحب کے بشارت دی جرنیل ایک
 صاحب نے خوش ہو کر اپنے خراجی ہر سکہ رائے سے ایک خط بالا رام سیٹھ کو بھجوا دیا یہ دونوں محبوم اور دوست تھے
 اسنے اسے لکھا کہ تم مہاراج کو رضی کر کے میان آجاؤ ہماری سرکار چاہتی ہے کہ تمہاری راسی سے کل مقدمات مصاحمت
 ملے ہو جائیں سیٹھ نے وہ خط مہاراج ہو لکھو کو کیا مہاراج اس کام کو عین مصلحت جانکر امیر کے پاس آئے بات کو چپا کر
 امیر سے کہا بغیر سنگد وغیرہ بیسوں مین یہ جہت تمہیں کہ ہماری امداد کریں شجاع الملک کا لانا کیسا دینا تک پہنچے ہی کا خرچ
 ہمارے پاس نہیں کیلئے آپ کی کیا صلاح ہے امیر نے کہا بغیر سنگد وغیرہ مین ہمت نہیں نہیں مین کا بل جاتا ہوں
 بہرہوشہ کو لکھ کر بلانا ہوں ہمارے پاس دس پندرہ لاکھ کے جواہر مین یہ شاہ کو دو دگا - باقی دہلی لکھنؤ سے وصول کر کے
 دینے کا اقرار کر دو گا - انگریزوں کو ہند سے نکالو گا مہاراج نے کہا جوشہ نہ آئے امیر نے کہا پھر وہ انہیں ایک تک جا کر
 اپنے ہم وطن اور ہجوم پیمانوں کو جمع کروں گا لاکھوں کی دست زنی ساتھ لے کر توٹوں کا الغرض اس ملک کو توٹوں کا اعدا سے
 انتقام ملوں گا (سزین یا سوزی نہیں) جب اوکلی مین سر دیا تو موصل سے کیا توڑنا) تمہاراج نے کہا دو چار ہزار سوار ہر کاب لے کر
 تمہارا کا بل جانا نہ بیا ہے بس اتنے ہزار ہوں کہ مصاحمت کی ناگزیر فکر کرنا ہے اس لئے مین چاہتا ہوں کہ وہ جو
 بالا رام سیٹھ کو دیکر اسے کوٹ کا لکھو کے ضلع مین پہنچوں وہاں سیٹھ جوہری بہت مین یہ روپیہ لے آوے ہر چہ صلاح غیر سے
 کیا جائے امیر شیرگیر ترکار سے واقف نہ تھے راضی ہو گئے پھر مہاراج ہو لکھ کر امیر الدلہ ببادر سے پوچھ دیا اپنے
 سردار کو جمع کیا اظہار حال کے بعد صلاح علی سب نے اتفاق کیا کہ اگر امیر الدلہ ببادر کا بل لگے اور شجاع الملک بادشاہ کا بل کو
 اپنے ہمراہ لائے تو تمہیں بجز نقصان کیا فائدہ ہو گا اور وہ حکومت کرینگے تمہیں ہرگز بخل نہینگے تم انگریزوں سے صلح کرونا
 بیٹھو مہاراج ہو لکھ کر چنا ہوا وغیرہ اپنی مشیر سردار کی اس رے صاحب کے پند کیا سیٹھ کو وہی جیلے سے خراجی کے پاس لشکر جرنیل مین یہ سیٹھ ایک مروت سے
 جرنیل ایک صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا مصاحمت کے سوالی جواب ہوئے عندئہ لکھا گیا جرنیل ایک صاحب کا کہ جینیل سے اور ہر مالوے کے

محلات جو مہاراجہ ہو کر کے قبضے میں ہیں وہ اونکے پاس سہال بہن اضلاع ملک و کنجینل سے اوہر کے مصفاہات
راجستان کا معاملہ سرکار انگریزی سے متعلق رہے اس پر مرین ہو گئیں بیٹھ کر کوٹھڑی کے پاس بلایا مہاراج اس معاملہ سے خوش ہوئے کہ وہیں
یہ خیال کیا کہ اس مصالحت میں امیر لدیہ باد کو خیر کیا کہ اس سے جو تہذیب منکس ہو جائیگا اس وجہ سے مہاراج نے امیر کے پیش خاص
صائب اسے یعنی بہت راسے کو بلایا اور اس معاملہ سے آگاہ کیا اور کہا کہ اب تم بہانی صاحب کو اچھی طرح سمجھاؤ مصالحت کی طرف رجوع
کر دو کی عالی ہستی و بلند فطرتی کام نہ آئی شاہ کا بل سے کچھ مطلب براری ہوگی بہت راسے نے حضرت نواب امیر لدیہ باد کو اس حال سے
مطلع کیا امیر کو اس واقعہ صلح سے کہ خلافت اسے امیر تھا ایک جوش آیا فواید کے مہاراج نے انگریزوں سے عہد کر کے اپنے عہد بھی کو توڑ دیا
ہمارا ساتھ نہ لیا کچھ مضائقہ تن تھا کہ بل جاذن کا شاہ کا بل یا ہمعوم نہانا کو اپنے ہوا وہ لگا یہ مکر مرداران لشکر کو جمع کیا مشورہ
لیا یہ سرداران فوج کی راسے امیر والا تہذیب کی راسے سے متفق ہوئے بلکہ بعض بعض ہنگامہ دوست سردار مہاراج سے جملہ کو لکھنؤ
سے آئے امیر والا تہذیب نے یہ فضا کو قدیم حال لشکر مہاراج سے کچھ کیا پانچ کوس کے فاصلہ پر جا کر بیٹھ گیا مہاراج اس واقعہ سے مت پریشان ہوئے اور حضرت نواب
باد کو جملہ کو لکھو اور ہوا مہاراج امیر لدین خاندان غیر سرداران لشکر بل پر لے آئے اسی روز مشرکٹ صاحب پانچ لکھ کھانے کے لشکر مہاراج میں بل پر
مشرکٹ صاحب پانچ لکھ لکھ کر کے مہاراج کو لکھ کر کہا کہ بل پر لے آئے امیر لدیہ باد کی یہ عہد چھوٹی ہو گئی ہے مگر گزشتہ عہد میں مہاراج ہرگز نہ تھا
موصوف کی گینٹ کو شکر سخت پریشان ہوئے تب سے کہ اب دیدہ و دانستہ کتبہ بل میں سینے مگر مشرکٹ صاحب سے فوراً یہ حیلہ
کیا کہ نواب امیر لدیہ باد مصالحت میں متفق ہیں لیکن جو صاحبان انگریز زرمعاملہ کن درجستان پر متصرف ہیں اور لشکر امیر کا اسی
پر کھانا ہے اس لئے امیر پر مجبور ہو گئے آپ یہ زرمعاملہ بلین تو دہا بھی مکر وہین مشرکٹ زرمعاملہ راجستان چھوڑنے پر فی الحال
اور کن کے زرمعاملہ دینے پر بس مال آئندہ راضی ہو گئے مہاراج سر اسیمہ امیر لدیہ والا تہذیب کے پاس جو پانچ کوس کے فاصلہ پر
خیمہ زن تھے گئے اور چند و چند پیش کئے امیر نے کہا عین شکیں سر اسیمہ قدراری ہے پاؤں تو لکھ بیٹھ جانا بلکہ کھیتی چ
سرداران کو یہ دونوں امر نا نیا ہیں۔ مہاراج ہو کر ناہم ہوئے خلوت میں ہاتھ جوڑ کر امیر سے کہا کہ اس منصب ریاست پر
تمہاری بدولت پہنچا ہوں یہ معاملہ میرے نزدیک میرے حق میں بہتر ہے آپ میری دیکھی کریں اسے منظور کریں امیر نے
کہا میری جانتی ہی اس کم ہستی کو ہو کر قبول نہیں کرتی مہاراج نے بلجابت و احاج پذیرائی چاہی اور پائے امیر پر سر کھدیا اور تازہ
رفت و الفت کا بقم وہ کیا اور کہا کہ عمر یہ مہرانی نہ ہو لگا ہیشہ ممنون رہوں گا آپ دوست نماؤں ممنون کا مٹنا نہ میں ہندو
کی راسے پر یہ جلیں مصالحت منظور کریں ایک کہ جس لاکھ روپیہ کے ملک سے جو مجھے ملتا ہے نصف آپ بلین بنو لیں لاکھ

کا ملک میں آتے رہتا ہوں باقی ملک کو کن یا اور ملک پا کر دو گھنٹہ کا زمانہ الوقت اسے بہت مہلے مہاراج کا موہیدہ اغرض کی مہاراج
 کو بنیدہ کیجیے نصف مالی صلہ کیلئے منظوری لکھ دیجئے ارینا چا چپ ہوئے اور مہاراج کے ساتھ اس کے لشکر میں آگئے مہاراج نے
 عہد نامہ لکھا کہ اگر میرے بیٹے میرے لکھنؤ سے آگیا ہوں تم صلہ کرو میں کو کون مہر کروں کیا کم بہت ہوں مہاراج چپ
 ہو گئے میرے رخصت ہو کر اپنے خیمے میں آئے بہت رات کے کو بٹلایا فرمایا مہاراج سے بالمشافہ تقسیم ملک کے کاغذ لکھوا لاؤ
 بہت رات کے گیا مہاراج نے حسب اہلکے نواب گورنر جنرل بہادر ایسرا کے شہر ہندوستان سے ٹونک و علی گڑھ
 اور مالوے سے سروجن و پٹاواہ اور سیواڑ سے نیما پٹیرہ اور کبھی وارے جو پٹرو گلو گورنر نواب صاحب بہادر کے کفوف
 میں مستقل کئے پھر مہاراج جس وقت راؤ ہو کر ملک نے فسطح ملک صاحب کے کہا دونوں میں کچھ مغایرت نہیں میری ہی عمر عہد نامہ پر
 کافی ہے میرے شریک حال میں میرے ساتھ چلیں گے لیکن تم پہلے ایک صاحب کا کوچ لا دو وہ راستہ سے بہت
 جائیں ہر اپنے ملک کو چلے جائیں فسطح ملک صاحب بہادر باجاء عام حاصل ہو کر رخصت ہوئے ایک صاحب نے اپنے
 ملک کی طرف معاوضت کی مہاراج ہو کر مع امیر شیرگیر اپنے ملک کی باب نصف فراہم کئے ٹونک - علی گڑھ - پٹاواہ
 وغیرہ کل ملک صلہ کر دیں ان کے چوہا پورہ دونوں سرداروں نے دہان سے کوچ کیا اور جانب ملک بے پور آئے پھر
 مہاراج کا لشکر جانا اپنے متعلقوں کو جو دہ پور سے بلانا راجہ اننگ دہالی جو دہ پور سے ملنا اننگ دہلیت سنگہ دایان
 بے پورہ جو دہ پور کا دختر بہیم سنگہ انانگے اور دہ پور کے بیٹے بننا دعت کرنا امیر شیرگیر کی شادی دختر فرخندہ محمد ابراہیم
 سے دارالحلیف جوہر میں ہونا یہ کل واقعات ۱۲۲۱ھ ہجری میں بمعرض وقوع آئے ہیں بعد ازاں امیر شیرگیر کا معراج گت سنگہ
 کے جو دہ پور پر لشکر کشی کرنا اننگ کا بیت سرحد جو دہ پور پر اکثر قابل ہو نا بعض سرداروں کی دغا سے شکست پا کر
 لوٹنا جگت سنگہ کا جو دہ پور تک متعاقب پہنچنا امیر شیرگیر کا جگت سنگہ سے بنیدہ ہو کر بے پور آجانا - بخشی شیوالال کا
 با فوج بے شہزادہ مارک کو آنا مقام ادھوہا چورہ مقابلہ محاذ بمعرض وقوع آنا امیر شیرگیر کی طرف بای فوج بے پور کی بہت
 جگت سنگہ کی صحبت بعد ازاں امیر شیرگیر کا کاشنگ گڑھ میں آنا دختر فرخندہ محمد ابراہیم سے شادی گڑھ میں فرزند ہونے
 کی خبر سنا خوشی کی فوج میں شہزادہ مبارک باہر بہنا راجہ بای فوج ہوجوم ہو کر مبارک سلامت کاٹل جینا دیا گئے
 حضرت نواب بہادر الدہلہ بہادر اس فوج میں اقبال کا نام نامی صاحبزادہ محمد وزیر خان رکھا جانا ۱۲۲۲ھ ہجری میں بمعرض وقوع
 آگیا ہے چنانچہ یہ قطعات تاریخ ولادت مولوہ مسعود ہیں ۵

چون محمد وزیر خان نواب
شد بیع میہ ششم پیدا
پدرش راجو این نوید رسید
گنج بکشا دو جشن شادی ساخت
شکر کردم چو سال میلادش
ہمدان وقت سعد گو ششم
سال میلاد آن ہمایون فر

یعنی ابن امیر خان نواب
گشت عالم بحسن اوشید
از خوشی در قبائے خود یالید
ہر یکے را بقدر ادبناخت
کہ بلوچ جان بود یا دش
داد آواز ہاتھ ہوشم
شہ رعیت نواز دین پرور
۱۲۲۲ھ

ایضاً

چون سردار امیر الدولہ جسم جاہ
سزاوار کلاہ سرفرازی
خدا یثش جاودان باقر صولت
پدر چون خردہ میلاد بشیند
دگر گنج از پئے شکرانہ بکشاو
امیران را کہ آن بود نیکو ساز
کے راسیدہ و منہیل بخشید
کے را داد اسپ و اشتر انعام
ہمہ را در خور توفیر بناخت
پئے تاج آن منہ زند نامی
وران دم ہاتھ طبع نما داد

تو گشت رنگ درکش ماہ
وزیر الدولہ نصرت جنگ نادی
نگہ دار دہصد اقبال و دولت
ز شادی در قبائے خود بخشید
بسکینان و محتاجان صلا داد
منو از خلعت و نعمت سرافراز
کے را بالکی و پیل بخشید
کے را داکہ و جاگیر از پئے نام
نعمت ہر کے را ہرہ در ساخت
در نشان گوہر کان گرامی
ولے و سرور ملک خدا داد
۱۲۲۲ھ

ایضاً



صاحب اقبال خداوند بنت
آصف تدبیر محمد وزیر
چونکہ تولد شدہ از بطن اُم
بود مران کر پے سال او
کائے تو براسے چہ باند لیش
مولد آن مستقیم ملک سخا

در غور اکیلی و سزاوارت
خان زمان ابن محمد امیر
بست و نعم بود زماہ بین اوجہی فاقم
گفت بمن ہاقت اقبال او
فہم بکن گر تو ہنس پیشہ
ہست - زبے حاتم ملک سخا

اور ان ہر دو فقرات سے بھی نتائج ولادت برآمد ہوتی ہے۔ شمس حج پمبی = دینختور پاد = اور اسی سال میں مولف کے والد ماجد زیدۃ الفضل قدوة الحکما جناب حکیم سید انور علی صاحب مرحوم مصطفیٰ آبادی فاروق ٹونک ہو کر بڑھوہ ملک ریاست مامور ہوئے بعد ازاں حضرت نواب امیر لدہ بہادر نے دس برس تک تمام راجستان میں خود حاکمی سے بسر کی جس ریاست راجستان میں چاہتے تھے ہر طرح کے احکام جاری و ساری فرماتے تھے چنانچہ یہ کُل حالات منتجب التوائیچ مولفہ خود میں جو زبان فارسی سے مفصل لکھتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی عنقریب طبع ہو کر شائع ہوگی۔ امیر شیرگیر کو حالت بیماری میں افغانوں کا یہ سبب طلب تنخواہ تنگ کرنا اور بغضائش راجہ ہانگہ تقاضائے تنخواہ دور ہونا ۱۲۳۳ھ ہجری میں یہ واقعہ بعرض وقوع آیا ہے اور جانا امیر شیرگیر کا گور کو بصلح راجہ موصوف اللہ قتل ہونا سوائی سنگھ دھان کے راجہ کا اور فتح پور ناگور کا اور دھان سے دیو پل سنگھ اور راجہ بیکانیر کا فار پونا یہ واقعہ ۱۲۳۴ھ میں وقوع پذیر ہوا ہے۔ نران بعد امیر شیرگیر کا سنگھ دھان سے بلانوج کوچ کر کے براہ ٹونک واند گڑھ بہر صمد دور و شیر گڑھ میں چنپا دھان چار پانچ روز قیام کر کے مع صاحبزادہ محمد وزیر خان بہادر کے دھان سے روانہ ہوا اور شکرماراج ہو کر میں جو بہتان پورہ پر مقیم تھا پہنچا اور مہاراج ہو کر لکھنؤ کی حالت دیوانگی و یکک نہایت متاسف اور شکستہ خاطر ہونا بعد ازاں مرزا نرن علی وغیرہ سرداران لشکر ہو کر لکھنؤ کا امیر کے اسکر عرض کرنا کہ ملہار راڈ پل مہاراج جسونت راڈ ہو کر اسی شیر غور ہے اور نظام ریاست کا آپ پر دربار ہے پیر امیر والا نہ پرکارا کو تسلی و تسفی دینا اور دھران چیلہ ہو کر لکھنؤ قید سے رہ کر کے افسر نوچانہ و پٹن وغیرہ مقرر کرنا اور میان ٹھو و صدر الدین خان وغیرہ کو مختاری پانگلا ہوئی دینا اور بالارام سیٹھ اور چنپا بہادر کے کاروبار پر گنت سپرد کرنا اور تانیا جگ کما ہلکار ریاست اور گنپت راڈ کو دیوان ملک قرار دینا اور عبدالغفور خان کو بمخطاب نواب

افتخار الدولہ بہادر ہر جنگ سرفراز فوج کے مختار و مہارام ریاست ہو کر مقرر کرنا اور محمد شہید خان کو خطاب تو اب نصیر الدولہ بہادر استغاثت جنگ اور راجن پڑا وہ کو خطاب اختیار الدولہ بہادر ستیم جنگ اور شہنشاہت خان کو خطاب نواب سرفراز الدولہ بہادر اور محمد سعید خان کو خطاب نواب شمس الدولہ بہادر ظفر جنگ سرفراز فوجیہ اور سرفراز خان کو خطاب سرفراز الدولہ بہادر تیج جنگ سرفراز فوج کے حامل پرگنہ سسر فوج علاؤ الدینک کا مقرر کرنا اور نصیر الدولہ نواب جمشید خان بہادر استغاثت جنگ کو حامل پرگنہ نیما سیڑھ قرار دینا اور ہر کار و کجی کا مدار مانگنے کو خطاب راجہ کا عطا فرماتا ۱۲۶۵ ہجری میں وقوع پذیر ہوا ہے اور اسی سال میں دہلی شاہ خان ایسوی مختار فوج نواب امیر الدولہ بہادر کدہ گدی علی علاقہ میواڑ ہنگام پور شہید ہوئے۔

اسی سال کے آخر میں مہاراجہ جیوت راؤ ہو لکر نے انتقال کیا چنانچہ قلعہ تیج رکت فشی لالابان لال کوٹ امیر ناتھ نارسی نے کدو اس یام میں راجہ جیوت سنگھ کے کاروبار کو حضور میں حاضر کیا یوں لکھا ہے ۵

	<p>کدینا یہ صفت اور بہمن چشم پوشید ازین دارمن جامہ رنگ سید زین شہیون کرہ از چشم اشارت با من بجنان رفتہ بیک چشم زدن</p>	<p>راؤ جیوت بہادر ہو لکر چون ندینا بجز افسوس ندید مردم چشم جمانے پوشید پے تیج دفاتر شادوان گفت تیج بعینہ نے احوال</p>	
-----------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------

لے جو کہ ہو لکر
راؤ جیوت بہادر
نہ تیج فشی
یام تیج
خاندان

۱۲۶۹ ہجری میں ہنگوئے مختار الدولہ اخوندزادہ محمد ایاز خان استغاثت جنگ فرزند نولہ ہوا امیر عالم خان نام کد گیا ۱۳۰۲ ہجری میں محمد سعید خان و قطب الدین خان وغیرہ رسالہ داران آزیدی نے مع چند رفقاء خود بایا کے نواب بہادر الدولہ بہادر ریاست جو دہر میں ناتھ ناراج کو قتل کیا۔ اسی سال میں مختار الدولہ نواب محمد شاہ خان بہادر نوابت جنگ نے بھارت چند و چند بوقت مع صادق مقام تیر علاقہ جو دہر پر انتقال فرمایا حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے ان کو دہر میں دفن کیا مگر مختار الدولہ بہادر کا کل کاروبار حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے میان محمد اکبر خان کو دیا۔ نواب محمد شاہ خان بہادر جو کچھ خدمت میں ایک سہ ماہی طوائف تھی اس کے پاس سے جو کچھ ان تین بعد انتقال نواب مرصوف جو اڈ کا کل سامان، بیب لادلی کے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے تو شک خانہ میں داخل ہوا آنجناب جالیس جو کچھ ان سہ ماہی طوائف کی خدمت نواب امیر الدولہ بہادر کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان چالیس میں سے دس عورت مغل ذیل کی نظر حضرت

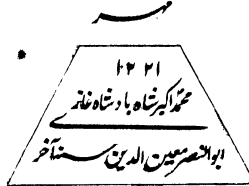
نواب امیر الدولہ بہادر پورکریز فرزش خاص لگی لیکن اور باقی عورات کے نکاح کر دیے جو عورات تہذیب حضرت نواب امیر الدولہ بہادر پورکریز فرزش خاص ہوں تھیں اونسکے یہ نام ہیں تابلو سازنگو سازنگر سبحانی اوجاگر کستوری وفادار گنگا ہاجرہ مستاب۔

بعد ازین علاوہ عورات مذکورہ بالا کے ادبی عورات مثل حقیقین و جانی وغیرہ وغیرہ زیر فرزش خاص ہوئیں اور قتا قتا ان سے اولادیں پیدا ہوئیں۔ جناب امیر بیگم صاحبہ دختر مختار الدولہ اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ و جنابہ آزاو بیگم صاحبہ دختر خضاسب شاہ دین خان افغان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے خاص بیہیمان تھیں تختہ دختر اخوندزادہ صاحبہ جو منو کے حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر پیدا ہوئے چنانچہ ۱۲۲۲ھ ہجری میں یہ ذکر آپکا ہے نان بسد موتی بیگم ہمیشہ محمد منو خان عصہ میان پوتہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے عقد نکاح میں آئیں مگر ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے ان بیگم کے نام سے موتی باغ و موتی تالاب بنوائے چنانچہ اسکی تاریخ مقابلہ اول مین ورج ہو چکی ہے بتاریخ چہام ماہ راج الاول سنہ صد واکھانہ پگتہ سورج علاقہ ڈاکٹا میں قائم ہوا اسی سال کے آخر میں بنشکو کے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر فرزند ازبند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبداللہ صاحب خان نام لگا گیا اسی ایام میں بنشکوے اخوندزادہ محمد ایاز خان بہادر فرزند ستولد ہوا محمد عظیم خان نام لگا گیا ۱۲۳۱ھ ہجری میں بنشکوے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر فرزند اقبال بیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد جمال خان نام لگا گیا۔ ۱۲۳۲ھ ہجری میں بنشکوے حضور والا فرزند ستولد ہوا صاحبزادہ محمد جلال خان نام لگا گیا۔ ۱۲۳۳ھ ہجری میں بنشکوے اقبال و دولت فرزند باسعادت ہیں جنابہ آزاو بیگم صاحبہ دختر خضاسب شاہ دین خان افغان سے ستولد ہوا پد بزرگوار نے اس کو ہر دیا کئی کا نام صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان رکھا ان صاحبزادہ سے کو موتی بیگم نے نسب لاد دی کے شبی کر لیا تھا چنانچہ انکا ذکر آئندہ لکھا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ اسی سال میں سرکار انگریزی نے بعض امور کا بندوبست براہ عدالت مناسب سمجھ کر نصیر الدولہ جنرل لوئی اختر صاحب کو راجستان پر مامور فرمایا اوس ایام میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر قطعہ ماہو راج پورہ کے محاصرہ میں مشغول تھے کہ دستا جنرل ڈیکین صاحب بہادر جنرل لوئی اختر صاحب لشکر نواب صاحب بہادر کے آپہنچے اوسوقت نواب امیر الدولہ بہادر نے مجبور ہو کر جنرل لوئی اختر صاحب سے ملاقات کی اور سرکار انگریزی سے طریقہ مصالحت مسلک فرما کر اسی ملک پر جو مامور راجہ جوت ماڈ ہولکر سے علیحدہ کئے گئے تھے اور نواب صاحب بہادر کے تعزیت میں تھے صلح جدید اختیار کی اور عہد نامہ لکھا گیا اور اوپر اپنی غم اور دستخط

کر کے ریاست ٹونک کو اپنی دارالامارت قوادیا اور یسین رہتا اختیار کیا۔ ۳۳۳ھ ہجری میں براہ ملک حرمی انتقاد الدولہ نے
 محمد عبدالغفور خان بہادر ہیر جنگ و ملازمت دارالافتادہ محمد امان خان بہادر استقامت جنگ نے جنرل طلاس صاحب دارالکرم
 بہادر منتظم صوبہ بالوہ سے بے اطلاع و بغیر صلح حضرت نواسیر الدین بہارنٹ حکیم غفر علی رکیس سنگلشن آباد وقت ہمارہ
 وغیرہ جو جاگیر صاحبانہ محمد وزیر خان صاحب فرزند اقبال پوینہ حضرت نواب میر الدولہ بہادر کے تھی حاصل کر کے اپنا
 قبضہ و دخل کیا اور اسی سال میں جنگ و دولت فرزند خوش بہر تہذیب نواب صاحب بالقاہ نے صاحبزادہ محمد یار خان
 نام رکھا۔ چونکہ عمداً میر صاحب تہذیب میں یہ شرط مندرج تھی کہ صاحبزادہ بلند اقبال محمد وزیر خان بہادر چند روزہ میں
 منتظم الدولہ شریف صاحب بہادر کے پاس رہیں تا واسطہ اتحاد و امین امیر اور صاحبان عالی شان کے مستحق ہو جاوے
 بنا علیہ امیر نے اپنے فرزند بلند کو ہر واسطہ علی شاہ صاحب اپنے ہولناکی کے ہمراہی جماعت سوار و پیادہ بجانب دہلی
 رخصت کیا جب وہ تہذیب دار السلطنت پہنچے تو منتظم الدولہ شریف صاحب بہادر نے سبب کسی ضرورت کے استقبال
 سے معذرت کر کے اپنے بھائی طلاس صاحب کو واسطہ استقبال جناب صاحبزادہ صاحب بہادر و موصوف کے بھیجا اور
 انہوں نے بخوبی استقبال و تعظیم کر کے ملاقات کی اور اپنے چہرہ شہر میں لاکر مکان عمدہ میں کہ سابق سے واسطہ خوشی
 کے مقرر کر رکھا تھا خوش کیا اور بوقت خاص منتظم الدولہ شریف صاحب بہادر نے جناب صاحبزادہ موصوف کو اپنی فیاض
 چربو کر ملاقات کی اور ہر تعظیم اور کر کے پیشکش شائستہ پیش کر کے بابت عدم فرصت استقبال میں نہ جانے سے معذرت
 کی جب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف ملاقات کر کے خوش و خرم واپس آئے تو دو سہ دن منتظم الدولہ شریف صاحب
 بہادر جناب صاحبزادہ صاحب بہادر کی نزد گاہ پر شریف لائے اور دہلی مرہٹہ زکارت نایت خاطر داری و تسلی فرمائی پھر جناب
 صاحبزادہ صاحب بہادر نے پیشکش عمدہ پیش کر کے رخصت کیا چونکہ شاہزادہ مرزا سلیم شاہ بہادر سے جناب صاحبزادہ
 صاحب موصوف کی قربت و رفقہ کمال شایہی سے واسطہ ملاقات جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف کی طلب بتا کر
 ہوئی بنا علیہ صاحبزادہ موصوف نے معرفت منتظم الدولہ بہادر کے جناب شاہزادہ والا جاہ بہادر سے ملازمت حاصل کر کے
 لہنیات سلاح ناغہ وغیرہ کے انتہا حاصل کیا بہر حال جناب شاہزادہ مرزا سلیم شاہ بہادر محبت و قرابت تربیت اور منتظم الدولہ شریف
 شریف صاحب بہادر بمقابل انضباط واسطہ اتحاد و جناب صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف سے ملا کرتے اور بنا برائے رضا مندی
 و خوشنوی کے انعام اکرام سے مرزا زرا تہ رہتے تا آگاہ حضرت اکبر شاہ باو شاہ دہلی سے سید خطاب نواب وزیر الدولہ

امیر الملک بہادر نصرت جنگ عطا ہوئی چنانچہ قتل سند بھنہ درج ذیل ہے ۔

نقل سند خطاب بن جانب ابو النصر معین الدین محمد اکبر بادشاہ غازی بنام حضرت وزیر الدولہ امیر الملک
محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ ابن حضرت امیر الدولہ امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شیر جنگ
والی ریات ٹونک باسم شجاعہ و شائستہ تعالیٰ



درین زمانہ نیست اقتراں زمان و الا شائن واجب الاطاعت و الا ذل و ان صابر است کہ کہ بقضائے نور مراد حقانی و نور انصاف است
خسروانی کہ نوہ افضل از دانی ست فدوی خاص لائق العنایت و الا اسان محمد وزیر خان را خطاب عزیر الدولہ امیر الملک
بہادر نصرت جنگ بین الامعیان و الا اکن و فی الاشال و الا اقراں سرفراز و مستاز و فرودیم ۔ بایک کہ فرزند ان نامدار کا سنگ مراد الا بتار
و وزیرا کے ذوالاقتدار و امرائے عالی مقدار و جمیع ارکان دربار جبار و حکام ممالک فدوی خاص معزی الیہ را از جناب فیض تبار
بادشاہی بشمول این خطاب برگزیدہ و القاب پسندیدہ معزز و سپاہی دانستہ الطاف عنایت مابدولت و اقبال را بحوالہ عشیتہ
استعمال بہادر معزی الیہ یو مافیو ما بتبرائیہ و بے نہایت دانند فقط بتاریخ بست و پنجم شہر شوال سال چهارم و ہجری مہر و سس ابدانوس
معلیٰ زیب تحریرہ زینت قسطنطنیہ پست = اسی ایام میں رائے داماد نام کہ سب اکا سے امیر صاحب التہذیب تہراہ جرنیل نصیر الدولہ
بہادر کے گورکھ پور گیا تھا لاکھ گور بہادر سے ملازمت حاصل کر کے سموات اندر خدمت امیر شیرگیر پور اہرودہ بارہ حسب اشارت
سرایہ بشارت امیر و الادا میر کے جرنیل موصوف کی خدمت میں کہ عمدہ رزڈینٹی دہلی کی سرفرازی حاصل کیا تھی اور مختاری سہل
و جواب را چوتھا نہ و انہری افواج متعینہ مضلع پنجپہ ماوہ دادو کے پور سولہ ڈبے پور و دہلی وغیرہ انکے تام ذہول تھی رائے
دامادام شرف یاب بہا جب ایک عرصہ کے بعد جرنیل موصوف دارالخیرا جمیر میں تشریف لائے تو رائے مذکور بھی ہر کاب
جے پور تک آیا بہرہ ان سے بحصول شخصت شرف یاب ملازمت امیر شیرگیر پور ۱۰۔ اور جرنیل موصوف براہ کشنگٹھ عازم
دارالخیرا جمیر ہوئے بعد ازاں ان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بارہ ملاقات جرنیل موصوف بہراہ و داماد نام ٹونک سے بجانب دارالخیر

اجیر دلائے ہوئے قریب کشتنگدہ پہونچے تھے کہ سواری جرنیل موصوف کی نمودار ہوئی اور سروسا اتفاق ملاقات ہر دو مرداران
مردوح الحج بعض وقوع آیا اور جانین سے واسطہ نظیر قواعد کریم کوئی ادا ہوئے کے کچھٹ گنگدہ میں بہم ہکر ملا اتفاق راہی دارا الخیر
اجیر ہوئے وہاں چند مقام کر کے ملاقاتین کمن - اور زارت مزار خواجه بنگوا حضرت امین الدین چشتی بھری سے برکات
حاصل کر کے نازدارالریاست ٹونگ ہوئے جو کچھ جرنیل نصیر الدولہ بہادر کو بنابر انتظام بعض امور ضروریہ چند ماہ سے پور میں رہنے
کا اتفاق ہوا تو امیر غریبہ مدیر نے اسے داتا رام کو بہادری خدمت میں روانہ کیا تاکہ ہر کاب جرنیل موصوف دہلی جا کر
جناب وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ کو بھجول نصرت لے آئے اسی سال میں
بیشکوئی متزالہ دلفرزدہ تولد ہوا محمد عظیم اللہ خان نام کر گیا - بعد ازاں ۱۲۳۳ھ ہجری میں امیر الدلائے میر بہادر انتظام کچھ سونچ
تشریف فرما ہوئے اور عین بادش میں یہ دینا روت آئے چونکہ صاحبان انگریز بہادری پر گئے سنبھل کے دینے میں موافق
شرط عہد کے عذر کیا اور اس کے عوض میں پر گئے بول علاقہ میواست بدین شہ مدینا تجوڑ کیا کہ بندوبست سرکار انگریزی ہے
اور اسکا ذمہ اصل جناب وزیر الدولہ بہادر نصرت جنگ کے مصارف کو پہونچا دیا گیا کہ اسے اسے مذکور نے اس ام کو فرین
مصلحت جاکر سنہ سالانہ ڈیڑہ لاکھ روپیہ کے بنام نواب وزیر الدولہ بہادر بالقابہ حاصل کر کے نصرت کی درخواست پیش
کی بہر خفا نہی جرنیل بہادر اجازت انفراد جناب نواب وزیر الدولہ بہادر موصوف حاصل کر کے نصرت فرماے ٹونگ ہوئے
جرنیل موصوف نے ہنگام نصرت جناب نواب وزیر الدولہ بہادر کو ایک بزمیہ فیصل اور مال اسے موارید اور چھہ اور چھائے نفیس
دیگر بخشی نصرت کیا جب جناب وزیر الدولہ بہادر مع سید علی شاہ صاحب دراسے داتا رام بہادر روٹری جے پور میں آئے
تو راجہ سوئی سنگد سے بنا باراداسے رستم تریٹ پر دیسی مکت سنگد متونی کے ملاقات بلوغت ظہورائی - اور اسکی قریت کی
رسم دار اسکی سند نشینی کی تنیت قرۃ بعد آخری ادا کی کار پر دواں راج سوئی جے پور نے فی ایک بزمیہ فیصل دسپ وجیعہ والا
مردارید جناب موصوف کے پیشکش کر کے نصرت کیا بتایہ نیم ۱۲۳۳ھ ہجری کو فاکو ٹونگ ہو کر نصرت افزاے
خاطر جمت وفار الدین ہوئے اسی سال میں تیاریج بست و شہر تہا جب بیشکوئی حضور نواب امیر الدولہ بہادر فرزند تولد ہوا
صاحبزادہ احمد علی خان نام کر گیا ۱۲۳۳ھ ہجری میں تربیم قلعه امیر گڑ و غیرہ عمل میں آئی چنانچہ اکثر عمارت کی تعمیرین پر گئے ٹونگ
کے بیان میں پہلے دوچ ہو چکی ہرن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر ۱۲۳۳ھ ہجری میں لغرض انتظام دلی ملک بجا بن سونچ
تشریف لے گئے بعد ازاں عینے کے نصرت فرماے دارالریاست ہوئے - اسی سال میں بیشکوئی حضرت نواب

امیر الدولہ بہادر فرزند رشک دہلیہ تولد ہوا صاحبزادہ محمد نصیر خان نام کنگیا۔ اسی ایام میں ہنگوی ممتاز الدولہ فرزند تولد ہوا۔
 محمد کمال الدین نام کنگیا۔ اہمادی الاول شہنشاہی میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مع نواب فیروز الدولہ
 بہادر بجانب رگپٹہ سرحد چھوڑ کر گوجر تشریف فرما ہوئے بعد مدد و مصروفیت ہماہ کے قانڈو ٹنک ہوئے اسی سال میں حضرت
 نواب امیر الدولہ بہادر بطور رام پورہ عزت ملیگدہ منتقل فرما ہوئے۔ جریں نصیر الدولہ بہادر دہلی اختر بیاد کی خبر بہت جہاؤنی پیہمہ
 سنگھ تبار ملاقات اول ایک منزل بیشتر جناب نواب وزیر الدولہ بہادر کو روانہ کیا دوسرے روز خود بنفس نفیس سوار ہو کر علیگڑھ
 سے دو کوس جاکر ملاقات کی اور ہمارے خود لاکر بعد اوائے شملک سلامی وغیرہ چار روز رحمان رکھا کہ کابل خوشی بجانب پنجہ رخصت
 کیا اہمادی الثانی نے مذکور میں متعلق بیگ صاحب امتیاز الدولہ ممتاز الملک بالوہی راہنہ بہادر اقربا سے مصداقہ دولت داد
 سینہ بہرہ تنونی بنا رشادی جناب نواب فیروز الدولہ بہادر کہ سابق حین حیات سینہ بہرہ موصوف میں رسومات نسبت قرار پا چکی
 تھی خدمت امیر محمد تہذیب میں آئے اور تحفہ و ہر پیش کر کے مستدعی اس امر کے ہوئے کہ اگر آپ کو رشادی سے
 فراغت حاصل کیجائے تو عین مدع ہے امیر کا تمغہ پیش کر کے انکے التماس کو قبول فرمایا اور تہذیب سامان شادی اور تہذیب لوازم کفالت
 مہیا کیا اور وکلا سے راجائے نامی دس دران گراہی کو ہر طرف سے بلو کر شریک محفل سر کیا کہ جنرل نصیر الدولہ بہادر اختر دہلی
 بہادر نے کچھ ہر دوسو درون و نوں جہاؤنی پیہمہ میں سے نوید شادی گنتھائی جناب نواب وزیر الدولہ بہادر شکر باریاد اسے ہرم
 اتحاد و انما نسبت کیجی اپنی جانب سے منشی کریم الدین کو مع تحائف و ہایاے نفیس از قسم پارچہ و زیورہ وغیرہ کے
 حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے پاس بھیجا الحاصل نواب امیر الدولہ بہادر نے اپنے فرزند ولید کو بنا رشادی کتنی رائی
 بافج فرادان دسان بیکران بجانب لشکر گرایا رخصت فرمایا اور خود بدلت فرمے سب فوت ہو جانے بلو سینہ بہرہ کے
 وہاں اپنا جانا مناسب نہ جانا اور اپنے سرداران غلام کوشلیمان محمد اکبر خان و راے و اتاراد صاحبزادہ کریم احمد خان غلط بخشی
 صاحبزادہ صالح محمد خان و تاج محمد خان رسالہ دارود او دغان و میان ہست خان وغیرہ کے بنا براتفاق امیر شادی روانہ فرمایا جب یہ
 لشکر خدمت از تہذیب لشکر گرایا کے پہنچا تو ان کے علمدار نے بخوبی استقبال کر کے بمقام واکش واکش کیا اور ساز و
 سامان عشرت کا ہر نفع مہیا کر کے اداسے رسومات شادی میں بدل دیا جو متوجہ ہوئے۔ انفرج بعد چھ روز کے اوس
 نونال لگت و عمارت کو ساعت سعید و اوان سعید میں اس کو ہر رُج عصمت وادہ برج غفت سے از دواج بخشہ سعادت قرآن مسند
 بہر پہنچائی پھر بعد انفرج رسومات عشرت و شادی خوشی و خوشی رخصت ہو کر قانڈو ریاست ٹنک ہوئے اور بیگ صاحب کو حضرت

امیر الدولہ بادشاہ سے سلطان جہانگیر کی خطاب ہو حضرت رباب امیر الدولہ بادشاہ نے نہایت خوشی کے ساتھ زندگوار سے
 دامن تنہا سے عالمگیر اللہ اس تقریب زینت قریب بین ایک محفل طرب نگینہ پیش خضر ترتیب دی گئی اور جلد رسوا عظام حاضر کئے
 کرام رسوا ان فوج طفر موج صبح ہوئے اور مہربان خوش لونا خوش گلوں و اشکان بہر تن سحر جادو و رقاصان ہری انداز خوش و
 دلربائی میں طاق جانستانی میں شائق گانے ناچنے میں شہرہ آفاق تانے میں تراق براق دل بٹھانے میں استاد
 چتون بدلنے میں دل آزار عاشق ناشاد حاضر محفل عشرت مشاکل ہوئے ایک زہر و مثال شہری خضالے نصب فرمائش
 کسی عاشق بڑھال کی یہ غزل کسی آشفتمد مکتی سر دت گائی ناگنی سامنے اک کھڑی ہوئی اہل محفل کی بڑی گت ہو گئی چودہ یہ راگ لائی
 کہ تاشا یون پر حیرت جہاں کی محفل کے اس رنگ سے غزل کا دونا رنگ ہو گیا دلولہ والدہ شہیدہ کا اس نوبت کو بیچا کہ تاشا یون کا
 خود تاشا تاشا دیکھنے کو اکھڑا ہوا غزل

<p>ظہور فرشتہ عالم تساری چشم تنہا ہے بھان زور جنون سے طوق ہر شکل گریان ہے شہید نازکی زربست ہے باگور سلیمان ہے ہرین اول ہی سے صبح وطن شام غریبان ہے تشارادہ سہو جی شایہ کمر سے دل ارمان ہے عدوی شور نجفی سے بہر اشایہ نگہان ہے زمانے بہرین کو مشہور تو چکا مسلمان ہے شکست رنگ بھی گویا کہ اک فتح نہایان ہے جسے کہتے ہمارے کیل خیمہ حیران ہے ہلال عید قربان انکو شمشیر گریان ہے جسے کہتے ہیں دور چرخ تیرا دور امان ہے بحث اس گنبد و سار پوتہ پنے نازان ہے بغیر اس گل کے صحن برف بکھو کچھ زندان ہے</p>	<p>ہمارے گوش و دران تمہارا دور طمان ہے دوان فرط زکات سے جتن پر بار امان ہے ہوے جادو بکش کر پر پر بعد مردن ہی غدار و زائل سے ہن تمہاری زلف ننگون پر ہوئی دست مگر پورا نسین ہونا نہیں ہوتا نمک پاشی نہیں کرتا جو قاتل میرے زخمون پر خیال خام سے کچے گھرے کی چڑ گلی زامہ دلیل سہروئی زردی رخسار عاشق ہے کیل خون ناحق ہے حساب سمجھو تم جس کو دل و جان لوٹ ہن از بسکہ تیری جامہ زیبی پر ہشتاد و دو دلت گوش چشم تو سے سازد بنیم جسے پر شان سہ کشتی بر طاق نزار ہر رنگ غنیمت ہم جوئے اور دولتی کعبہ</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

حیاتِ جادو ان خواہی بھراے فنا ہو دکن
حدیثِ امیرِ عربؐ کو رازِ دھرم کتر جو
جدا کی از تو اسان ست پوستن جو شکل
ہو لا اول جو الآخر ہو الغار ہو الباطن

کر نہ لبہ برین جسے خضر یہ وہ آبِ حیات ہے
چمن سجہ برین ہرست جوشِ ابر باران ہے
جدا ہو کر مدد تجھے عبث لئے کا خواہان ہے
اوسیکانور ہر تن میں بگل روح پیمان ہے

غبارِ غلطِ دانا ست افسارِ سخن کردن
بیانِ رازِ دل اسے آبرو بس کا زندان ہے

اہلیہ ممتاز الدولہ اخوندزادہ محمد سید ایا زخان بہادر استقامت جنگ یعنی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کی مالی صاحبہ نے
شہید گدہ علاقہ کوٹہ راجپوتانہ میں بکات قیام مکہ وہاں مع اہل و عیال حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سکونت پذیر حسین
جاہوکر ان قیمت کیصود روپیہ سکھ کوٹہ باسما و مفصلہ ذیل خرمیک تین اونین سے ایک کو سلطان جہان بیگم صاحبہ منکوحہ
اولین حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کی خدمت میں دیا اسکی لطین سے حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کے تین اولادین پیدا
ہوئیں۔ باقی تین تین جو کرمان اونکے یہ نام ہیں زینب۔ رُحلی۔ شجی۔ سماء زینب کا کلج سردرخان ولایتی لازم
سید علی شاہ صاحب ملک جناب ممتاز الدولہ اخوندزادہ محمد ایا زخان بہادر استقامت جنگ سے ہوا۔ اسکے لطین سے
چار اولیاں تولد ہوئیں تین لوکیان سردرخان ولایتی نے برادر زادگان خود مسلمان روضہ خان و اعظم خان و
موسے خان کے عقدِ کلج میں دین۔ آدھوئی لڑکی کا عقدِ کلج قدرت احمد خان خلف مختار الدولہ محمود خان
بہادر و نابت جنگ سے کروا۔ یہ سردرخان ولایتی بعد مختار الدولہ محمود خان بہادر نابت جنگ رسالہ واردت ہو گیا تھا۔
سماء رُحلی کا کلج سید علی شاہ صاحب نے ایک شخص مہی علی محمد ساکن ہاپورہ علاقہ سے پورے کر دیا تھا اسکے
بطن سے ایک لڑکا ہوا اسکے نام گل محمد خان تھا وہ لڑکا ہمیشہ سید علی شاہ صاحب کی خدمت میں رہا ہماہ مسیحی
کا کلج کسی سے نواہ ہمیشہ اہلیہ سید علی شاہ صاحب کی خدمت میں رہی۔ بعد ازاں ایک سماء نام معلوم الاسم از قوم
شریف ہندوان مع برادر خود علاقہ ٹوڑی سے حضور میں حاضر ہو کر حستہ شرف باسلام ہوئے حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر
نے کمال رغبت اوس سے عقدِ کلج فرمایا یہ سماء چہری کے آخرین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مع حضرت نواب وزیر الدولہ
بہادر و اسے دام نام بنا ملاقات نصیر الدولہ جنرل لونی اختر صاحب شکر اہستان و انتظام گردنے ہاپورہ علاقہ ریاست ٹوٹکت

بجانب چھاؤنی نیچہ تشریف لے گئے نصیر الدولہ جنرل لونی اختر صاحب نے مشابہت بمقتول ملاقات و فکر عمدہ معیت م واقع چھاؤنی ملکوڑہ کلا میں فوکش کیا۔ ایک ہفتہ جا نہیں سے ملاقات و مدارات و مشابہت حسب معمول بصدور سرور محل میں آئی۔ پھر نصیر الدولہ جنرل لونی اختر صاحب نے رخصت ہو کر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر پگہ بنامیر طرہ علاقہ ریاست ٹونک میں معنی ہوئے وہاں چند سے قیام فرما کر پگہ کے انتظام مالی و ملک کو انجام دیا بعد ان فراغ انتظام حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مع حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر و معادوت فرما کے ریاست ٹونک ہوئے۔ پھر گاہ ربیع الثانی اسی سال میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بنا ملاقات جنرل موصوف بجانب چھاؤنی نیچہ دوبارہ تشریف فرما ہوئے بعد ملاقات حضرت فرما کے ریاست ٹونک ہوئے۔ ۱۳۳۷ھ ہجری میں بزم شادی کھڈالی عقد نکاح و دین حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کہ دختر خدیجہ بیگم صاحبہ ہرشیرہ حقیقی حضرت نواب امیر الدولہ بہادر سے قرار باب ہوا اما بصد نکاح و ہنسیام بہت نام ٹونک منعقد ہوئی۔ حسب ایائے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جناب بیگم صاحبہ کو خطاب (بادشاہ جہان بیگم) عطا ہوا۔ اس تقریر رحت آغا ز فوجت و جہاں میں ایک بزم دلکش باجتماع جمیع امرائے صف شکن لشکر کش وغیرہ کے منعقد ہوئی راستگاران پری دیدار و طراوت زہرہ زخار و رقاصان شتری طلعت و غنیاں خوبصورت مغل شاشت منزل میں عجب انداز واداسے آکر گائے کبوتر سے جوئے ہوشندان و دانش گرین کے ہوش گنائے اوغین سے ایک پریش آواز دلکش کسی دلدادہ و شیفنی کی یغزل گائے لگی غزل

<p>وہ ہولی کیلئے میں ہی ستم اچھا کرتا ہے جو ٹنڈی گریساں وہ آتشین زخار کرتا ہے ترش روئی سے جانا ہے کوئی جو شرمی الفت لب شیرین کا پوسہ دیدیا اوس بتنے بے مانگے پریرد اک طرف ترک نکاح کہ ہوش اڑتے ہیں نہارے جو لٹے و عدو بھی ہوتی ہے سہمیں نیکین گئے کو کاٹ لینا یا داہرچین ہے کیا مشکل عصبت جراح کو ٹکڑی سلاخ زخم دل کی مہین</p>	<p>کہ خون عاشق کا پچھل پڑی تجائے رنگ بہرتا ہے تو کیا کیا دل حرا سینے میں آہن سرور ہوتا ہے یہ وہ نشہ نہیں ہے جو کٹائی سے اورتا ہے شکر خورے کا منہ سچ ہے خدا شکر سے بہتا ہے وہ سبزہ رنگ غصے سے جلیلا کین لال کرتا ہے نہااری خالی باتوں سے ہی بدل اپنا بہرتا ہے جو سر کر سب جانا ہے وہ یہی کرگزرتا ہے کین مرہم سے اوس تیج زلیان کا زخم بہرتا ہے</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تصور جبکہ آتا ہے دُرُ وند ان جہان کا
 اَلَا اَیْسَا اَنْتَ بَقِیْ اَوْدُرْ کَا سَا وَاوَلَسَا
 جوئے نافذ کا خُصبانان مَرُہ بکشا یہ
 مراؤن سَنَلِ جانان یہ من و بیش چون ہر دم
 ہمہ کارم زخود کا می یہ بدنامی کشید آخسر
 شب تابیک و بیم موج و گواہی چنین اہل
 بر دم گفتمی و خسر مند عفاک افسر کو گفتمی
 پشیمانی چہ سود آخِر چہ و راؤل خطا کوئی
 ز عشق نامت ام صاحب حال یا رستمی
 بے سبب اوہ رنگین گرت پیرمغان گوید

لو پانی دلِ بیتاب اپنا ایک کتاب ہے
 چمن میں ابر پانی سے کٹو اہل کاہتا ہے
 تو کیا کیا باغ میں سہل دلہتا ہے بکرتا ہے
 رقیبِ روسیہ آکے ارکے کان بہر تاج
 ہوا جسکے لئے بدنام وہی نام دہرتا ہے
 مگر کبھی غمِ نین وہ دم میں چڑا کر گتا ہے
 بُرا کتا ہے کیا اک تو زنا نام دہرتا ہے
 عبت اے دلِ بھکر زلف میں زیاد کرتا ہے
 عبت و صفات اوکے حسن کی تعریف کرتا ہے
 بجاور - پردہ محافظ آبرو ارشاد کرتا ہے

۱۲۳۹ ہجری میں حضرت نواب میرالدولہ بہادر بنابر زیارت سراپا بہت مقدس سرمد حضرت خواجہ خواجگان حسین الدین
 چشتی بنوری قدس سرہ العزیز الدخیر اخیر میں تشریف فرما ہوئے بعد ان فراغ زیارت مکہ نصیر آباد میں کہ دارالخیرا جمیر سے
 سات کوس فاصلہ پر ہے واسطے ملاقات جنرل نصیرالدولہ لونی اختر صاحب بہادر کے تشریف لے گئے بعد ملاقات
 نہضت فرمائے ریاست ٹونک ہوئے بعد ازاں جنرل موصوف نے انتقال کیا۔ بجائے جنرل متونی کے مسٹر
 شکوف صاحب بہادر ریزیٹ راجستان مقرب ہوئے حسب دستور دورہ کرتے ہوئے علی گڑھ علاقہ ریاست
 ٹونک میں تشریف لائے نواب میرالدولہ بہادر کی ملاقات بمشابت و تعظیم مقررہ معزز وقوع آئی۔ اسی سال میں بتاریخ
 پانزدہم ماہ رمضان المبارک بشکوے اقبال فرزند مبارک تولد ہوا نواب صاحب بہادر نے صاحبزادہ محمد اکرم خان نام کیا
 بعد ازاں مشکوے دولت اقبال میں تین فرزند مرقہ بولڈھے تولد ہوئے جنکے نام یہ رکھے گئے صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان
 صاحبزادہ محمد جاگیر خان۔ صاحبزادہ فتح مرخان۔ پیران ہر صاحبزادگان نے کسی میں انتقال کیا۔ اسی ایام میں مشکوے
 بخشی صاحبزادہ صالح خان فرزند تولد ہوا امیر اللہ خان نام رکھا گیا مسئلہ ہجری میں گورنر جنرل لارڈ مہرٹ صاحب بہادر
 صاحب ریزیٹ بہادر موصوف سے نواب میرالدولہ بہادر کی ملاقات بمقام مدنی موضع ٹھوہرین آئی۔ اسی ایام میں مشکوے

بخشی محمد زمان خان صاحب فرزند محمد تولد ہوا صاحبزادہ احمد یار خان نام رکھا گیا۔ ۱۲۴۳ھ ہجری میں نواب صاحب بہادر بیجا پور گئے چھوڑ کر تشریف لے گئے وہاں چند عرصہ قیام فرما کر پگنہ سرحد میں ہونے لڑو پورہ میں چند روز قیامت گزیر کر پگنہ پلہ میں تشریف فرما ہوئے جسے بدواں واپس سرحد میں تشریف لے گئے اسی ایام میں صاحبزادہ فیض بنیا و حضور صاحب بہادر مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ نے قلعہ پورہ و واڑہ مضائقہ پگنہ ہذا کو سبب رہنوی و ترقی و بغاوت بخشی راجپوتانہ دزینداران کیست تو ان مفتوح کیا ستانچ بست و سوم ماہ ربیع الاول ۱۲۴۴ھ ہجری میں جناب سلطان جہان بیگ صاحب منکوہ اولین حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر سے فرزند سعادت پیوند تولد ہوا۔ بادشاہ جہاں محمد صاحبزادہ محمد نصیر خان نام رکھا گیا۔ تاریخ ولادت اوس آبادہ پمن اقبال کی مصرع ہذا سے برآمد ہوتی ہے

مردم چشم عزت و اقبال

اسی ایام میں بایا سے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر۔ وزیر الدولہ بہادر بنابر تسمیق و تنظیم مہاراجہ دہلی محبت صاحبزادہ صالح محمد مختار عارض فوج خاص و تاج محمد خان رسالہ دار پگنہ سرحد پہنچا مہاراجہ ہوئے۔ اسی ایام میں بشکوہ بخشی صاحبزادہ صالح محمد مختار صاحب فرزند تولد ہوا محمد مجید السعدان نام رکھا گیا۔ تاریخ بست و سوم ماہ جمادی الثانی ۱۲۴۴ھ ہجری میں جناب پادشاہ جہان بیگ صاحب منکوہ دومین حضرت وزیر الدولہ بہادر سے فرزند اقبال پیوند تولد ہوا صاحب ایام سے جدا محمد۔ صاحبزادہ محمد مختار بیخان نام رکھا گیا تاریخ ولادت اوس قبل گلشن دولت کی اس مصرع سے برآمد ہوتی ہے

از برج محل جہاں تاب برآمد

اسی ایام میں جب تک حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ نے تعلیمائے دہلی و بہار و بہار مضائقہ پگنہ کو ترک کر کے راجہ رئیس اوئیارہ جمعی بیجا پور موضع پرقاضی معرفت تمامیت چند سرداران پشاہ شہزادہ و خان بہار اہی محمد منور خان و صاحبزادہ محمد اکبر امیر السعدان خلف بخشی صاحبزادہ صالح محمد مختار صاحب فتح کیا۔ پیشگاہ سرکار دہلی سے اس خدمت بست کے عوض میں مختار الدولہ بہادر کو ایک زمین فیصل و حکم و خلعت فاخرہ و اضافہ شہرہ مرمت ہوا اور دیگر سرداران تنور تو انان کو بھی حسب حیثیت خلعت پیشگاہ حضور دہلی سے عطا ہوئے ۱۲۴۵ھ ہجری میں حضرت وزیر الدولہ بہادر جب ارشاد فیض بنیا و الابرگوار پگنہ سرحد سے فائدہ ٹک ہوئے۔ اسی سال میں بشکوہ بخشی صاحبزادہ صالح محمد مختار صاحب فرزند تولد ہوا محمد رحمت السعدان نام رکھا گیا۔ ۱۲۴۵ھ ہجری میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بنابر ملاقات نواب علی القاب گورنر جنرل

<p>مقامت بنایا سر و پر در را به قسم ربع دوم اسے مطاع ہما ند م ز تاریناے شگرفت یکے بہت اسے سرور سعیدیل دوم بہت اسے پریتہ نزنان سوم بہت از بخلا اسے باغداے چارم از انست اسے پرنیایا</p>	<p>قوی دستک با بلند اسرا زمیلا تو یا فتم اسلا ع پے سال تو گفتم اسے نیک گرفت فصیح زمان و شریف و شکیل شمع و سخی و عمدہ نزنان حق اندیش و حق پرور اہل راسے جوان و جوان غنیمت صاحب حیا</p>	<p>قوی دستک با بلند اسرا زمیلا تو یا فتم اسلا ع پے سال تو گفتم اسے نیک گرفت فصیح زمان و شریف و شکیل شمع و سخی و عمدہ نزنان حق اندیش و حق پرور اہل راسے جوان و جوان غنیمت صاحب حیا</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بودم برین روز دوم
خلف الصدق حضرت برنواب
سال میلاد او شدش خرد

از عنایات متادری الهی
شد تولد بساعت مسعود
نورین حق محمدی زیند

چونکہ زیندہ نواب کا لقب محمد عین خان والا تھا	ہوئے سید و میاں حبیب تو لہ شد از فضل پروردگار
--------------------------------------------------	--------------------------------------------------



اس سچ اور الفاظ سے بھی تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے مصراع

نمبر در حال محمد علی

باغ مراد - اسی سال میں جنگو سے بخشی محمد زمان خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا حضرت محمد امین صاحب دیاغان نامہ لکھا گیا۔
 ۱۲۳۹ھ ہجری میں حضرت نواب امیرالدولہ بہادر بک صاحب پرگنہ پٹنہ کو گور علاقہ ریاست ٹونک تشریف فرما ہوئے اس
 زمانہ میں محمد منور خان عسکر نوسیان برادر موتی بیک ملک کو حضرت نواب امیرالدولہ بہادر عالی پرگنہ پٹنہ کو گور تہی سب ملکہ
 نواب صاحب بہادر شادی ازدواج سرست امتزاج صاحبزادہ محمد کمال خان صاحب و صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکریم خان
 صاحب دختران متوسیان سے منعقد ہوئی۔ اسی سال میں طبیعت حق طوبیت حضور نواب امیرالدولہ بہادر کی جاوہ
 اعتدال سے منحرف ہوئے چندے صاحب فراش رہے جو درے افادہ بمعرض ظهور آیا اور سٹے درستی امور ملکی
 مالی کے پرگنہ پٹنہ کو تشریف لے گئے بفضل مفضل حقیقی حضور نواب صاحب بہادر کو صحت کامل ہو گئی وہ ان سے
 نواب صاحب بہادر دارالامارت ریاست ٹونک میں رونق افروز ہوئے پھر بامراض انواع نسل استقامت دل غیبہ
 نواب صاحب بہادر مبتلا ہوئے باوجود درازیاد امراض ناز بنگا نہ دادا و روزمرہ میں وقت نہ آیا آخر کار تاریخ بہت درخیم
 ماہ جمادی الثانی ۱۲۵۰ھ ہجری مطابق ۱۳۳۹ھ ع۔ بمصر شہادت و ہفت سال اس جہان فانی سے بلکہ جاودانی گیارہ فرزند
 ارجمند اور نو دختر نیک اختر چوڑ کے انتقال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ہفت وفات حضرت نواب امیرالدولہ بہادر
 اس قطعہ سے ظاہر ہوتی ہے قطعہ



کنارہ موتی باغ پرنصل مسجد و تالاب مدفون کیا گیا نواب امیرالدولہ بہادر امیر بک نظیر اور سخاوت اور شجاعت میں بیحد میل تھی
 ان سے کاہے نمایان جو کمال شجاعت ذاتی سے ممالک ہندوستان میں بمعرض دفع آئی کتب نواح نسل
 تاریخ عالم و جامع نامہ دایمہ ترانہ سے واضح ہے نواب امیرالدولہ بہادر کو خوش فکرانی نہ تھا مزاج درویشانہ و سچا بہانہ

تصویر وزیرالدوله امیرالملک نواب محمد وزیر خان بھاور نصرت جنگی لی یاست ٹوبہ



رکتے تھے اور اگر شوقِ کشورستانی ملک گیری کا ہوتا تو بیضایتِ تعالیٰ کو سوت میں کپڑے کی شکل نہ مٹا دیکے کارہے نمایان
خود ملک گیری کا پتہ دیتے تھے سوائے رغبتِ منگے کے جمیع مہوارانِ راجستان پر کراٹھیر ابرہ غالی نقشبست ہو گیا تھا۔
مگر مقتضائے تقدیرات و حکمِ فاضلِ احوالات انہیں چہرہ مال پر کٹھا فرمایا۔ الحیدری مآدِ قہر بنا چہ نسبت و ہنرمند ہونے کو سہ
صدرِ حضرت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان صاحب بہادری سے جنگِ منہ نشین ہوئے چنانچہ پنج بجے مجلس
مینت انوس یہ ہے

<p>دلیہ در جو از آفاق کیس سوئے گلشنِ جہلہ دارم بہار جگر پارہ خاص و دل بند دوست بقدرِ محمل ہریکے راشتِ ناخت بصدِ شوکت و فخر و فرائد ہی شکوہ شہریت پر آواز نہ شد ز ملکِ خدا وادِ او گشت دور سستہ بچود و سناس نام او کہ آرم بکفِ گوہرِ سال او رساند این مژدہ در گوش من ایسے عدو بہنہ کشو کشی</p>	<p>چون اربابِ نامی محمد امیر سفر کرد از دارِ تالپہ ار محمد وزیر گھمزدند دوست بجائش نشست و سپہ را نوخت بپائے خود آراست صدر ہی از شوکتِ دین حق تازہ شد ہمد بدعت و شرک و فسق و فجور در آفاق از بخششِ عام او ز دمِ قمر بر یاد اقبال او در آن جب قہر و نقب ہوش من کہ سالِ جلوس است لے نکلتے</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اور یہ سچ مہر پر کندہ فرمایا گیا۔
خدا بہت سلطان محمد وزیر پر

بنیادِ بنجر ماہ رمضان المبارک و صدِ تہنیتِ نادرہ شہر مبارک و منہ نشینِ منجانبِ نواب گورنر جنرل لارڈ بینٹ
کو بیس منسلکِ کشور ہند بہت نامِ حضرت نواب وزیر اعلیٰ لہ بیلو شرف صدر لایا اور پنج دو از دمِ ماہ ذی قعدہ
کپتان گیلاین صاحب بہادر اسٹنٹ رزرنٹ راجستان کا لاگیزی کی طرف سے خلعتِ منہ نشین لائے
اور بعد ازاں رستم تہنیت واپس تفریق لے گئے اسی سال میں محمد منور خان عسکری منوبیان نے نواب صاحب

بہادر سے سخت ہو کر آل و اہل سدا کی ایک سال تک داخل خزانہ عامہ کی نماندی وادخان موجب العدنان وغیرہ
 جو ان کے رفیق تھے بسبب اسی بغاوت کے ان سے جدا ہو کر حاضر حضور نواب صاحب بہادر ہوئے اسی سال میں
 بمشکو کے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب فرزند تہ لہ بڑا صاحبزادہ محمد عبدالعزیز خان نام رکھا گیا۔ ۱۲۵۱ھ ہجری میں صاحبزادہ
 حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب و صاحبزادہ محمد کمال خان صاحب ہر دو ادا محمد منور خان حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر
 سے پوشیدہ بہاگ کر اپنے خسر سے جا ملے نواب صاحب بہادر نے بتاریخ بستم ذی الحجہ سنہ صدر لشکر ہزار
 و عسکر خونیوار بھاری مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ بجانب بگڑہ پشاور گورگوارادہ تخریب و تادیب محمد منور خان
 روانہ کیا مختار الدولہ بہادر نے بواسطت ولی وادخان و محب العدنان وغیرہ محمد منور خان کو بہت کچھ ہدایت کی کہ کچھ نوٹ
 سنوئی۔ ماہ جمادی الثانی ۱۲۵۲ھ ہجری میں صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان صاحب واسطے نالش کے چبوتو سے اکبر آباد نواب
 لغت گورجنرل مشرکلف صاحب کے پاس تشریف لے گئے اور صاحبزادہ حافظ محمد کمال خان صاحب چبوتو میں
 اپنے خسر کی رفاقت میں رہے بتاریخ بستم ذی الحجہ ۱۲۵۲ھ شعبان المعظم سنہ صدر روز آدینہ بوقت صبح مختار الدولہ بہادر پشاور میں
 کی صفت آرائی کی اور اس طرح سے بھی لشکر کی آراستگی ہوئی پھر دونوں جانب سے جنگ دیرانہ دیوریش رستمانہ ہوئی آخر
 محمد منور خان لشکر نواب صاحب سے عاجز ہو کر قلعہ گورمیں محصور ہوئے اور بتاریخ ہفتم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر
 محمد منور خان مع صاحبزادہ حافظ محمد کمال خان صاحب بوقت شب قلعہ سے نکل بجانب گوالیار فرار ہو گئے بتائید الہی فتح
 نصیب اولیاء دولت قاہرہ ہوئے اس فتح کی تانچہ الفاطیہ شیکستہ سے برآمد ہوتی ہے۔ مختار الدولہ بہادر
 بعد از نظام تمام بتاریخ یازدہم ذی قعدہ سنہ صدر حاضر حضور ہوئے۔ اور بتاریخ شانزدہم ذی الحجہ ۱۲۵۲ھ سنہ صدر نواب
 لغت گورجنرل مشرکلف صاحب نے دعویٰ بیانی صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان صاحب کو خارج کر دیا صاحبزادہ
 صاحب موصوف اکبر آباد سے محمد منور خان صاحب کے پاس گوالیار تشریف لے گئے پھر حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر
 نے دونوں صاحبزادوں کو گوالیار سے طلب کر کے ہاتھ موافق آمدنی و محاصل ریاست کے مقرر کر دیا اسی سال میں جب
 تجویز جناب امیر بیگ صاحب الدولہ حقیقی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر رحمہ اللہ سے نواب بیگ صاحب و دختر نیک اختر نواب وزیر الدولہ
 بہادر مستقر الدولہ نواب غوث محمد خان بہادر شوکت جنگ خلعت نواب مختار الدولہ محمد عبدالغفور خان بہادر چیر جنگ والی ریاست
 گلشن آباد عت جاوہ سے علی مین آئی مسئلہ ہجری میں محمد منور خان سبگربان اور کردہ خود سے پشیمان ہو کر معرفت

سید حمید الدین صاحب حاضر حضور نواب وزیر الدولہ بہادر ہوئے نواب صاحب بہادر نے خان موصوف سے
 بھلیکے ہو کر حرا نگہ نشہ کو معاف فرمایا اور پانسو روپیہ ہانا مقرر کر دیا مگر ہواڑ کوئی خلع و نامانوی نہایت سے برخاست
 ہو کر صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب کے پاس دارالخیرات حیدرآباد چلے گئے اور وہیں انتقال کیا بتاریخ ہست و پنجم
 ماہ رمضان المبارک سنہ صدر صاحبزادہ حافظ محمد کمال خان صاحب نے بامراض چند در چند مبتلا ہو کر والد اس جہان فانی
 سے بکباب ملک جادوالی انتقال فرمایا بتاریخ یازدہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر کفر تہا نالوس صاحب بہادر دررذرت رحمتا
 واسطے ملاقات نواب وزیر الدولہ بہادر کی ٹونک میں تشریف لائے ریاست سے مدارات حسب دستور ہوئے
 صاحب بہادر موصوف سات مقام فرارکراپس تشریف لیگے۔ اسی سال میں راجہ مدن سنگھ ریاست پٹن پریسند
 نشین ہوا چنانچہ قلعہ تاج منہ نشینی ہے ۵



برصہ رچ کر دیدنک من
 قدر صدر افزا کے بندہ مارا جا



دربار مدن سنگھ بہادر رانا
 درود ندا کے این ہفت اربع



۱۲۵۵ ہجری میں معظوظ خان خلعت تاج محمد خان رسالہ دارعالم پر گئے پڑا وہ نے حسب ایام نواب صاحب بہادر
 سکنا کے موضع دایا بلا ہو ج کو کرنگ خط سے رہزنی اور کشتی کی ہوتی تھی سزا کے واقع اور تہیجہ پوری پوری دی
 اسی سال میں مشکو کے بخشی صاحبزادہ صاحب محمد خا نصاحب فرزند قتلہ ہوا صاحبزادہ حمید الدین خان نام لکھا گیا ۱۲۵۶ ہجری میں
 صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان صاحب نے پر گئے چبڑہ گوگور پرارادہ قاضی و تاج کایا۔ نواب صاحب بہادر نے واسطے
 ملک کے احمد علیخان برادر تاج محمد خان رسالہ دار محمدان خان رسالہ دار محمد بنجندہ رسالہ دار وغیرہ کو مامور فرمایا اولاً بوقت
 شب پوریش در شہر پہنچی آخر الامراس دارو گیمین احمد علیخان محمد بنجندہ رسالہ دار کشتہ ہوئے ۱۲۵۶ ہجری میں
 ایک نایب شہادت ہے۔ اور محمدان خان رسالہ دار پست باہر کھلے گوگور میں محصور ہوئے صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان
 نے قابو پر قلعہ کو حاصر کیا۔ چہر محمدان خان رسالہ دار و غلام حیدر رسالہ دار ہر دو متفق ہو کر بادہ جنگ قلعہ سے باہر نکلے
 اور میدان میں صفت آرا ہوئے اور داور و آگئی اور شجاعت دی صاحبزادہ صاحب موصوف پست ہو کر کھلا دی کاروی
 سے نکل گئے اور محمدان خان رسالہ دار قتلہ تنگ سے مجروح ہوئے چنانچہ اس فتح کی تاریخ۔ ۱۲۵۶ ہجری میں
 سے برآمد ہوتی ہے۔ نواب وزیر الدولہ بہادر نے سب افسروں کو خلعت اور موت سے سرفراز کیا صاحبزادہ حافظ

محمد عبدالکریم خان صاحب چیمبرہ کو گور سے بے نیل مراکھنیل جان صدرلین صاحب بہادر ریڈٹ راجستان کے پاس واسطے استغاثہ حصہ ملک خود کے گئے بجا بدہی سید نفعل حسین خان کیل سرکار حاضر باش ریڈٹنی رہبان منجانب حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر بتاریخ بستم ۱۰۵۵ ہجری میں دعویٰ بجا سے محبوب ہو کر اسی مشاہیرہ و ہزار روپیہ پر فہمی ہوئے اور حکم سرکار انگریزی یہ امر قرار پایا کہ لئیر رضا سندی نواب وزیر الدولہ بہادر کے صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب ریاست ٹونک میں نہ جائیں آخر صاحبزادہ موصوف نے بمقام دارالخیر اجمیر سکونت اختیار کی اور وہ ہزار روپیہ ماہوار ریاست ہذا سے سب و تور علی الدوام ادا کولتا رہا۔

تفصیل اسمائے فرزندان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر حجت آرا مگاہ

اول حضرت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر حضرت جنگ۔ دوم صاحبزادہ حافظ محمد عبدالعزیز صاحب عامل بکرنہ ٹونک۔ سوم صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب حاکم عدالت شریعت۔ چہارم صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان صاحب۔ پنجم صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب شرف مخلص۔ ششم صاحبزادہ احمد یار خان صاحب آبی مخلص۔ ہفتم صاحبزادہ احمد علی خان صاحب رونق مخلص۔ ہشتم صاحبزادہ محمد لئیر خان صاحب۔ نهم۔ صاحبزادہ محمد کمال خان صاحب۔ دہم۔ صاحبزادہ محمد نعت بلین خان صاحب۔ یازدہم۔ صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خان صاحب۔ یہ صاحبزادگان موصوف سے نہر قوم الصدرا تک بفضلہ تعالیٰ و شانہ اعلیٰ صحیح و سالم ہیں۔ یہ تمام حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کے دامادوں کی ہیں اور بقید حیات ہیں۔

تفصیل داماد ہائے نواب امیر الدولہ بہادر حجت آرا مگاہ

اول صاحبزادہ محمد کریم عبدالعزیز صاحب خلعت نجشی صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب۔ دوم۔ صاحبزادہ غلام قادر خان صاحب۔ سوم۔ صاحبزادہ محمد نادر شاہ خان صاحب۔ چہارم۔ اشرف الامام عبدالملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ۔ پنجم۔ صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جرنل فوج مظفر موہج معزوری۔ ششم۔ صاحبزادہ علی محمد خان صاحب۔ ہفتم۔ صاحبزادہ محمد قاسم خان صاحب قلعہ دار بہر ششم۔ صاحبزادہ امیر شاہ خان صاحب ولایتی۔ نهم۔ صاحبزادہ ابراہیم علیا خان صاحب قلعہ دار۔ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر دریا دل عادل بادل دانائے فراخی و سخاوت و شجاعت و جوہر شناسی و قدر دانی و شرفا و تنظیم سادات عظام و تکریم علمائے کرام میں گچائے روزگار تھے اور تمام علوم عقلی و نقلی خصوص حدیث و سیر میں مہارت کامل رکھتے تھے اور ادنیٰ بارگاہ سلیمان جاہ بھی ارباب فضل و کمال و مجمع دانان روز و شب تہ کاران باوقار تھے اور

اسی وجہ سے خوش تدبیری و عدالت گستری و ہیدار مغزی و ہوشیاری میں کثیموہ امر اے عالی وقار شاہان ذوی الاقتدار ہے کیا مگر
 ننان اور تمام ہندوستان کے رؤسا میں ثانی شاہجہان رہے یہاں تک کہ انکی لیاقت ذاتی و غیرہ فریبی و مدبری کا لوہا کار پر دوزان عالی
 وقار برطانیہ باوجود یکہ اسوقت اوکی شجاعت و درازاگی و ہوشیاری کا نقش تمام عالم کے دلوں پر گری نشین ہے ان گئے تھے
 اگرچہ عدالت و شجاعت و خبر گیری رعایا و برابرایین یہ رئیس نامدار ستغناے روزگار تھے لیکن جبکہ زیادہ راہ مستقیم و مرام و قیام دین میں
 حضرت شہداء المسلمین صلی اللہ علیہ وسلم اتباع شریعت میں نہ کہ تمام صفات و حسنات انسانی نکالات بشری اسی پنبھر ہے ابتدا سے
 انتہا تک قیام ہے اور ایام و لمعیہ میں نہ ہی مقام دہلی حساب جازت و فشاے پدیدار گوار حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنیت آرا کا جہان
 و بار و بار شہر یاجہرام آباد راہ انصاف معین اللہ میں محمد اکبر بادشاہ غازی تاجدار ہندوستان بہر کدہ چندتہ خدمت خطاب سندی وزیر الدولہ
 امیر الملک محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ بیٹیکہ سلطنت دہلی سے حاصل کیا۔ اس کے بعد دولت مندین اول عہدہ کاگزدار کیا
 و کارروائی ملکی و مالی پر غلامی خان افغان ساکن کنبیچہ اور خدمت انشا پردازی پر اسے بہت راسے بہت راسے تو کم کالیست بلگرامی دامو
 تھے بعد ازاں راسے و آثار م خلت راسے بہت راسے میرنشی ہوئے اور ان کے و نائب اول منشی ہوانی پر شاہ دوم
 منشی بساوان لعل مصنف امیرانہ فارسی قرۃ العارضی مقرب ہو سکا اور منصب و کالت پر اسے زرخیز لال کالیست شاہجہان
 آبادی و محمد عمر خان مصطفیٰ آبادی و سید فضل خان خیر آبادی مقرر رہے و بخشی کل فوج صاحبزادہ صالح محمد خان صاحب اور ان کے
 خلیف صاحبزادہ کریم اللہ خان صاحب رہے۔ محمود خان تہل و تون عنانہ سرکار انگریزی کے ہمراہی فہوار الدولہ محمد شاہ خان
 بہادر ثابت جنگ تو پچانہ اور ترمیزی سپاہ کے افسر تھے بعد و تون عنانہ کل سپاہ سواران و پیا دگان و تو پچانہ کے افسر ہو گئے۔
 اور خدمت حفاظت قلعہ امیر لکھنؤ ان کے تفویض ہوئے اور محمد اکبر خان مرحوم امر اے نواب امیر الدولہ بہادر جنیت آرا کا گاہ
 سے کار پر دوزار شیر کار و بار تھے خدمت حفاظت قلعہ علی گڑھ پر امور رہے اور محمد منور خان عورت منویان برادری بکری منکوحہ
 حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس خدمت حفاظت قلعہ سرخ و قلعہ جیٹوہ گوگڑ پر مقرر ہوئے اور میان
 ہمت خان کہ نواب صاحب بہادر مرحوم نے انکو بجائے فرزندان کے پرورش کیا تا خدمت حفاظت قلعہ پڑا وہ پیرمین
 کے گئے اور تیج محمد خان رسالہ دار احمد علی خان کہ دو وزن بہائی مصاحب خاص شجاع و دلیر اور خیر خواہ سرکار آفاق گیر تھے
 بہکم حضور کسی کار عملی و مالی کو انجام دیتے تھے اوکسی کا سفارت کرتے تھے تا قیام نے ان جملہ امر کا حال تواریخ خاندان مصنفہ
 خودین تمام کمال لکھا ہے جس کا عجیب و گریہ ہے۔ یہاں غیر اختصار ماسی پر اکتفا کیا گیا۔ بعد ازاں مولوی سید عیسیٰ الدین صاحب

التمصاص بجمیدی عمدہ فتنی گری سے ممتاز ہوئے اور حافظ عبدالرحمن خان و ہلوی بعدہ اہلکار اعلیٰ سرساز ہوئے قبل قتل حافظ صاحب موصوف کے کہ ماہ ربیع الاول ۱۲۶۶ء ہجری علی مبارک خان و خان بہادر خان راجپوری کے ہاتھ سے قتل ہوئے اور انکے قتل کا حال بھی تواریخ خاندان میں بالتفصیل مرقوم ہے مولانا سید حیدر علی صاحب مصطفیٰ آبادی عمدہ دیوانی پر مامور ہوئے اور حضرت سید زین الدین صاحب برادر شید ابوالقاسم صاحب عفت بائگے میان اور قطب المرحوم حضرت سید عبدالرحمن صاحب بہادر مظفر جنگ کہ پیشتر حیدر آباد سے مین بعدہ قزاق رو اسے نواب میرزا علیخان بہادر دلی خیر پور سے نہایت عرصے سے زمرہ مصاحبین میں لازم تھے حسبہ المطلب اب صاحب بہادر خاں ٹونک ہو کر بعدہ اہلکاری و صاحبیت و جزئی سپاہ غفر کپا مامور ہوئے اور سید محمد سعید صاحب عمدہ نائب دیوانی و اہلکاری پر مقرر ہوئے اور میرزا خاص فخر ازاد سید ارشد حسین خاں صاحب برادر شید فضل حسین خاں صاحب عمدہ سفارت محکمہ مالیر زمینسی راجستان پر ممتاز ہوئے حضرت نواب وزیر الدہ و وزیر جناب فیض ایاب دلی ارشد صنع امجد شمس انجم کرامت - نیز اعظم دایہ قطب جہان عوف زان شہید سعد حضرت سید احمد صاحب مجاہد غازی علیہ الرحمۃ و الغفران کے تھے اور کمال و قابل شہرہ و کار کا شمس فی النہار ہے توضیح و تشریح یہ کیا درکار ہے ۱۲۵۶ء ہجری میں جنگ کوئے جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خاں صاحب خلف حضرت نواب لیر الدہ و بہادر فرزند امجد تہذہ ہو ا صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خان نام رکھا گیا - یہ تاریخ ولادت و وفات خاکسار سے یادگار ہے

فرزند جلال خان چو شد خلق گویا شدہ خلق رشک و است
چون گشت مرا خیال تاریخ پے
کین دیدہ یاد و آنکھ است تاریخ تو دلش گھنٹہ
تا بیا شدہ آفتاب جاہ - است
بیار شدہ از دہم ماہ رمضان المبارک ۱۲۵۶ء ہجری میان محکمہ کار خاں صاحب نے بامراض چند در چند انتقال کیا - خان مرحوم شریف جو ان وقت سے انکے آقا آج تک بوبال میں بر سر حکومت میں یہ جب سے امیر تونکر کے ساتھ ہوئے آخر وقت تک ساتھ دیا ساتھی ہو تو ایسا کہ نواب صاحب بہادر جرم کی رفاقت میں بڑے بڑے کار نمایان کیے نواب صاحب نے بعد انقباض ریاست انکو جاگیر خاں خواہہ عطا فرمائی تھی اس کے انتقال کے بعد انکے فرزند ارشد میان بہادر محمد خان کے نام وہ جاگیر کال رہی چنانچہ آج تک انکی اولاد جاگیر علیہ میر کاری پر قابض و متصرف ہے اسی سال میں جنگ کوئے جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خاں صاحب فرزند اقبال بیونہ تہذہ ہو ا اوس کو بہ تاریخ ۱۲۵۶ء کا نام نامی دس گرامی صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اس قطعہ سے ظاہر ہوتی ہے

بشکوئے سوار عالی و قار
گوشم پے سال ادہ تقنی
چنین گفت خورشید اقبال است
تولہ چو شد پور منبر نقب
۱۲۵۶ء ہجری

تصویر مختارالدولہ محمد خان بھادشاہ جنگ جنرل فیض حضرت نواب میرالدولہ بہا جت آبادی



اسی سال میں بٹنکو کے بخشی صاحبزادہ صالح محمد خاں صاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عبدالقادر خان نام لکھا گیا۔ اسی سال میں بٹنکو کے صاحبزادہ کریم اللہ خاں صاحب فرزند ارشد تولد ہوا صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان نام لکھا گیا۔ اور تبارخ بہت وچام ۱۰۵۱ھ ہجری ۱۲۵۱ء میں روز شنبہ صاحبزادہ محمد نذیر خاں صاحب نے ہضن اٹلا کے سیضہ انتقال فرمایا اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے تبارخ بہت وچام ۱۰۵۲ھ ہجری ۱۲۵۲ء میں صمد بٹنکو کے اقبال حضرت نواب میرالدولہ بہادر فرزند سعادت پور تولد ہوا صاحبزادہ عبداللہ خان نام لکھا گیا اور تبارخ ۱۰۵۳ھ ہجری ۱۲۵۳ء میں وچمن ثروت کے ان قلعہات سے ظاہر ہوتی ہے ۵

چو عبد اللہ خان فرزند نواب	خوش اخلاق و خوش اوصاف خوش القاب	تولد شد بمن وادین بشارت
سروش کلام از دے اشارت	کہ تہنیت آن جہشید صولت	کہا ہمارک اقبال دولت
چو کہ عبد اللہ خان محترم	دیگر	شد تولد انتخار حسان
پیر سکر سال میلادش بگفت	دورۃ التاج سلطان چسان	اسی سال میں بٹنکو کے صاحبزادہ

حافظ محمد جمال خاں صاحب خلعت نواب امیرالدولہ بہادر فرزند ارشد تولد ہوا صاحبزادہ محمد عنایت اللہ خان نام لکھا گیا۔ اسی سال میں راجپوتان موضع کواڑی علاقہ کپٹہ علی گڑھ کبراہ نزدیکی پٹنری کرتے تھے اپنے کپٹہ کراہ کو پونچے تبارخ بہت وچام ۱۰۵۴ھ ہجری ۱۲۵۴ء میں الاول ۱۲۵۹ھ ہجری دیوان رائے داتا رام بسبب جو رتعدی رعایا دریا معرکہ کر مقید ہوئے زوال دریغ۔ تبارخ معزولی ہے۔ اور تبارخ واد ہم ماہ شمال المکرّم ۱۲۶۰ھ ہجری قید سے رہائی پا کر باغیام حضوری بظاہر جواہر زہراہ پکلی فیلن بجائے جاگیر وغیرہ سرفراز ہوئے۔ فرزند وچام۔ تبارخ بجالی ہے رائے مسطور چند کے بقید حیات رکھا ہوا جب ۱۲۶۱ھ ہجری میں فوت ہو گئے۔ تبارخ سید وچام ۱۰۵۹ھ محرم ۱۲۵۹ھ ہجری برہ روز شنبہ ملاقات نواب وزیرالدولہ بہادر کے لاڑائیں بدلا ہوا دوسرے گورنر جنرل بہادر کشور سید بہ مقام لکڑا ہوا۔ اسی سال میں بخشی صاحبزادہ صالح محمد خاں صاحب نے انتقال کیا اور کئی جگہ ان کے بیٹے صاحبزادہ کریم اللہ خاں صاحب مامور ہوئے۔ اور تبارخ ہشتم ماہ جدی الاول صمد رمضان الدولہ محمود خان بہادر ثبات جنگ نے اس جہان فانی سے بجانب ملک جلاوادی حلت فرمایا گورستان عسکر فیروزی میں مقیم بلغ عید گاہ کے اوکو مدنون کیا اور کئے مقبرہ پر یہ عبارت اور بیت بجانب راست کندہ کیا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ سیر بالین اللہ اکبر۔ بجانب چپ ۵

وفات خان والا شان محمود * ہزار و دو صد و بیجاہ و نہ بود

۱۲۶۰ھ ہجری میں جالپالہ قادیانہ حقیقی حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر بیت اللہ شریف تشریف لگے دہان ہو چکا انتقال فرمایا اور

اؤ کو قریب نماز حضرت شیخ ابوالحسن شادلی رحمۃ اللہ علیہ کے مدفون کیا۔ تاجیخ ہفتہ ہم ماہ شمال الکرم سنہ صدر بنکوکے صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب خلف نواب وزیر الدولہ بہادر زرنجدی محمد تولد ہوا اہم مبارک صاحبزادہ محمود خان رکھا گیا چنانچہ آخر عمر عثمانی ہذا سے تاریخ ولادت ہوتی ہے

چونکہ زندہ خان محمد نصیر	تولد شد اور فضل رب قدیر	چونکہ دید نہ دوئے دل آرام او
نماوند محمود خان نام او	ہمیشہ خداوند بالا دوست	بر اعدائے دین دار و دش چہ دوست
نگہمدار اور ابھیض و امان	زہر آفت برج و عجم ہر زمان	پسے سال سیلا و آن فوسال
چونکہ گلشن طبع کرم خیال	خرد گفت سالتش کہ آن کام جان	گل گلشن کام محمود خان

اور الفاظ خوش طبع علم شمس برج مندرج سے بھی تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے۔ تاجیخ دہم ماہ جمادی الثانی ۱۲۸۰ھ ہجری بنکوکے صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب فرزند حمید تولد ہوا اہم مبارک صاحبزادہ احمد خان رکھا گیا چنانچہ اس قلعہ سے تاریخ تولد برآمد ہوتی ہے

خان والا مکان احمد خان	شد دو وزان انسانی	در کمال و شجاعت و جرأت
غیرت رستم سیستانی	جاہ و اقبال و عمر و دولت او	وہم ہر ماہ در منار وانی
چونکہ تولد شد او باہوش شیخ	روز عاشق و غافل بانی	بکمال سرور و منہر حانی
گفت در گوشت سن سروش خرد	سال او ہست رستم ثانی	ایضا
دہم بود تاریخ ماہ ششم	کہ شخصم بگو ششم جنین مرثوہ داد	کہ نہ زندہ خان محمد نصیر
تولد شد اور فضل رب العباد	چونکہ زندہ خوش منور خوش لقا	مبارک سرست و مبارک نسا
ایسر امیران والا گھر	ریس رئیس عالی نژاد	بروز عقیقہ جد و عجدش
بہین نام او حسن احمد ناماد	گنجینہ دل چکرو نظم	کہ آرام بکفت شب چراغ مراد
سروش خرد گفت در گوشت سن	پسے سال آن نخل باغ و داد	کہ این صرود ہست تاریخ نو
خدا کے جانشین گمدار باد	چونکہ احمد خان والا منزلت	شد تولد از عنایات آلہ
ہفت کرم بگو ششم مرثوہ داد	بہر سالتش ثروت و اقبال و جاہ	اور اسی سال میں بنکوکے صاحبزادہ

عبدالکریم خان صاحب خلف حضرت نواب لیلہ الدولہ بہادر زرنجدی محمد تولد ہوا صاحبزادہ محمد سید خان نام رکھا گیا تاریخ کرم رمضان المبارک سنہ ۱۲۸۰ھ بنکوکے صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب خلف نواب وزیر الدولہ بہادر زرنجدی سعادت پیوند تولد ہوا صاحبزادہ محمد خان نام رکھا گیا چنانچہ

قطعه ہذا سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے۔

محمد خان والا شان جم جاہ	چشم بیدار شیدم زین شاد	کہ در کوتم سر و شکر گفتم	مژدہ لائق تاج امارت
ابن ابن فریقان ایسہ	شد تولد بغیر رمضان	بانگ شادی بخت عالم	نہرو برج گفتم رقصان
رست این صرصر تولد	میتاز جہان محمد حسن		

علامہ بزرگہ علی گڑھ جلد انتقال ہوا آخر تہجہ بزرگزل جان صدر یلین صاحب بہادر رزیدنت راجستان فیصلہ معززین او بنیادہ
و علی گڑھ عمل میں آیا۔ بتاریخ ہجری ۱۲۶۲ھ ربیع الاول ۱۲۶۲ھ ہجری صاحبزادہ کریم الدخان صاحب بخش الملک نے انتقال کیا۔
صاحبزادہ کفایت الدخان صاحب کہ اوٹکے خلف اکبر اور ہوشیار تھے نواب وزیر الدولہ بہادر نے بجائے اوٹکے والد کے
اور نکو مورا کیا۔ اور تاریخ بست سوم ۱۲۶۲ھ ربیع الاول ۱۲۶۲ھ صدیک بیچ صاحب بہادر قائم مقام رزیدنت راجستان بنابر ملاقات نواب
صاحب بہادر فائر توٹک ہوئے ملاقات حسب دستور عمل میں آئی۔ بتاریخ بست پنجم ۱۲۶۲ھ ربیع الاول ۱۲۶۲ھ صد صاحبزادہ محمد
نصیر خان صاحب خلع اکبر نواب وزیر الدولہ بہادر نے دو صاحبزادے یکے صاحبزادہ محمود خان صاحب و دیگرے صاحبزادہ
احمد خان صاحب کو جو بزرگ کریم برہنہ و باس جہان فانی سے انتقال فرمایا غفور الرحیم مغفرت فرمائے۔ اور اسی سال میں مشکوے
صاحبزادہ محمد علی کریم خان صاحب خلف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عثمان نام کیا۔ اسی سال میں
مشکوے صاحبزادہ قائم علی خان صاحب و اما حضرت نواب امیر الدولہ بہادر فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عتیق علی خان نام کیا۔ اسی ایام میں
مشکوے صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب و اما حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عتیق علی خان نام کیا۔ اسی زمانہ
میں مشکوے صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب و اما حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر فرزند تولد ہوا صاحبزادہ محمد علی کریم خان نام کیا۔ اسی
سال میں باغشبان المعظم شمس الدولہ اعتماد الملک نواب محمد سعید خان بہادر نظر خشک جاگیر دار سرحد علاقہ توٹک راہی ملک بقا
ہوئے۔ اور اسی سال عمدہ اہلکار حسب مرضی مولانا شہید علی صاحب بدلیان منشی نھرو علی صاحب عباسی کو سرکار بدلا سے عطا
ہوا۔ بتاریخ بست سوم ۱۲۶۲ھ ربیع الاول ۱۲۶۲ھ قبل حصول الامع النورین فرزند سعادت بیوہ تولد ہوا اسم بہاک صاحبزادہ عبدالعظیم
کرک گیا۔ تاریخ ولادت اس محل گلستان نعت کی اس قطعہ سے صاف ظاہر ہے قطعہ

عبدالعظیم فرزند نواب	نوی بخش توی پشت توی دست	تولد گشت چون در او شوال	جہان شاد از بندہ قدر او پست
اگر جوی تو سال مولد او	عبدالعظیم شمس جہان دست	ماہ دوم الحرام عتقہ ہجری	مین مہر زالدولہ نواب سرمد خان بہادر

تبع جنگ بلوئٹس اللہ اعطاء الملک نواب محمد سعید خان بہادر ظفر جنگ جاگیر دار گرنہ سروج کے انتقال کیا۔ اور اسی سال میں ملازمہ
 رانا پتی سنگھ بہادر رئیس جلالاؤ راہ تقریب شادی کھنڈالی خود سرحد نواب صاحب بہادر پرہم ہرہو سے وارد ہوئے چکرگاہ میں ریاست
 پاشن ریاست ہذا اتحاد دیکھی ہے معرفت سید مسعود الدین احمد اہلکار اعلیٰ نصیر محمد خان پٹیشراؤۃ اہلکار موصوف و مدۃ ملاقات بعد
 انفرخ کا شادی قریاب ہوا چنانچہ بتایا جہاں ہم ماہ ربیع الاول سنہ صدر راجہ صاحب موصوف مدۃ و فہل ٹونگ ہوئے
 مراتب مہنداری و تنظیم و کرم عمل میں آئی۔ بتایا جہاں ہم ماہ شوال سنہ صدر شادی دختران صاحبزادہ حانظہ محمد عبدالکریم خان صاحب
 فزندان نواب صاحب بہادر سے ہوئی۔ اور اسی سال میں سید نواز الدینی صاحب بخشی الملک خان بہادریست جنگ خطاب
 پاکر عمدہ بخشگی گری پر سرفراز ہوئے۔ ۱۲۶۲ھ ہجری میں ابوسلمانی فشی ظہور علیہ صاحب بمصوب خصصت جہن لوفو کو گئے اور اپنی خوشی
 سے خانہ نشین ہوئے۔ چونکہ کاگناری سرکاری زمینیں ہو سکتی ہے حضرت سید مسعود الدین احمد مصطفیٰ آبادی عمدہ دیوانی پر
 لبطاعہ خلعت فاخرہ و کینرل پائل ویک زنجیر نیل جاگیر وغیرہ مامور ہوئے۔ بتایا جہاں بہادر دوم ماہ ذوالحجہ ۱۲۶۵ھ ہجری روز پنجشنبہ
 چہ گہری دن رہے جنگ کو دولت صاحبزادہ محمد علی خان صاحب فزندان سید تہ لودہ ہوا اب الارشاد جہاں احمد بنی حضرت نواب
 وزیر الدولہ بہادر صاحبزادہ محمد ابراہیم علی خان نام لکھ گیا تاخیر طوالت باسعادت اس خطہ تاریخ سے حاصل ہوتی ہے قطعہ

چون تو کہ گشت ابراہیم خان ۱۲۶۱ھ از عنایت جناب کبریا ۱۲۶۱ھ شد مبارک بخت سال ہو تو کہ ۱۲۶۱ھ بیشک بے شبہ بی بی بیہار
 اور اسی سال میں نواب وزیر الدولہ بہادر بنابر انتظام ملکی و مالی سجاں پر گرنہ سروج و چکرگاہ کو گورعلی گنہ ہلڑی دورہ و تشریف فرما ہوئے گیارہ
 مہینے پر گرنہ سروج میں اور چند روز چکرگاہ کو گورعلی گنہ میں قیام فرما کر جناب ٹونگ مراجعت فرمائی ۱۲۶۲ھ ہجری میں منٹو کے صاحبزادہ
 محمد عبدالکریم خان صاحب فزندان سید تہ لودہ ہوا صاحبزادہ حامد خان نام لکھ گیا۔ بتایا جہاں ہشتم جمادی الاول ۱۲۶۲ھ ہجری روز شنبہ کرنل جان وٹک
 بہادر رزنیٹ راجستان تفریح گاہ میں داخل موضع برونی علاقہ ریاست ٹونگ ہوئے حسب معمول ساان رسد وغیرہ صحابہ شیع
 عبدالعزیز کو تو آل میں آیا اور بنا بر استقبال صاحب بہادر موصوف کے قطب الامر حضرت سید عبدالرحمن صاحب بہادر مظفر
 جنگ و سید مسعود الدین احمد صاحب اہلکار اعلیٰ و سید فضل حسین خان صاحب کیمل رزنیٹ راجستان و مستحق خاص فخر الزان
 سید ارشد حسین خان صاحب و فیض المدغان رسالہ وادیکمیت صدوار دیادہ ایک روز پٹیشراؤۃ ہرہو سے تشریف فرما ہوئے
 روز پرگمہ معتمدین ریاست ملاقات صاحب رزنیٹ بہادر سے مشرف ہوئے نواب صاحب بہادر نفع صاحبزادگان
 والابنار اور بندگان جان شمار کے سوا موضع ہڈی میں رزنیٹ بہادر سے ملاقات فرمائی جب نواب صاحب بہادر و

صاحب رزینٹ بہادر قریب تقریباً گھنٹے کے تشریف لائے حسب معمول سترہ ضرب توپ تو پھانگ کر خاص سے سر ہوئیں
جناج دہم ماہ سطور روز شنبہ چکیں صاحب بہادر و سرکرز رزینٹ بہادر مقام قریلی سے داخل ٹونک ہوئے پھر دو صاحب بہادر
دار اخیر (جیر تشریف فرما ہوئے) اسی سال میں ساکنان موضع موہنی علاقہ ٹونک نے قلعہ تیار کر کے صوبہ لغات پیدل کئی
اگل بوری کیفیت تواج خانان میں مرقوم ہے آخر مغانان بکیش اپنے کیکر دار کو پونچے۔ جناج دوا دہم ماہ شوال المکرم سنہ صد
ہشتکوے صاحبزادہ فیض محمد خاں صاحب فرزند سعادتمند تولد ہوا حسب الارشاد وجدہ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر صاحبزادہ محمد
اسمیل خان نام لگا گیا جناج تواج ولادت اس قطعہ سے راکہ چوتی ہے ۵

چونکہ اسمیل خان متہم شد تولد از غنائیات علی چہرہ داران دم تفہیم گفت بہر سائش مصد فیض جلی

اور ان الفاظ سے بھی جناج میلاد برآمد ہوتی ہے تیس چرخ ہلال اسی سال میں بہادری قندہ ساکنان ادنیارہ نے براہ تعدی
دیکر کئی ایک موضع پر موضع علاقہ ٹونک سے قبضہ کر لیا تھا ریاست ہما سے پانچ ہزار برادری قطب الامر سید عبدالرحمن متنا
مظفر جنگ میں چار ضرب التواب روانہ ہوئے آخر الامر بنائین سے جنگ جہاں ہوا ہنگام غروب آفتاب فتح نصیب اولیائے
دولت قادی ہوئی اور مغانان باندیش کینہ کش منہزم ہوئے اس جنگ میں قندہ بخش رسالہ اغلولہ ننگ سے مجروح ہوئے
تھے بغض حکیم مطلق بعد چندے شفا پائی اور ایک سپاہی شہید اور چار سپاہی زخمی ہوئے طرث ثانی میں پچاس آدمیوں سے
زیادہ کشتہ و شہت ہوئے پھر کل مالون صاحب رزینٹ راجستان نے سرحد متا زید پکا کو فصل فراد یا س ۱۲۸۵ھ ہجری میں بہوانی سنگ
خلف راجہ بنوت سنگہ رئیس زسنگدہ واقع ملک الوہ بہ قریب شادی کتھالی خود کو کیشتری میں قیدی برہم ہر دے دار پر گئے علی گڑھ
علاقہ ریاست ٹونک ہوئے ریاست سے کچھ ہانڈاری، قلعہ واری علی میں آئی چونکہ مہین ریاست زسنگدہ ریاست ہما سے ہوا تھا
قدیمی ہے بہوانی سنگدہ بغیر غوغا شادی بنا برلاقت نواب وزیر الدولہ بہادر داخل ٹونک ہوئے سرکار سے مراسم عہدہ دار تابت
تواضع و مدارات بدرہم دینا و ہوا چار ہزار روپے فیصل و غفر علی بن ابی بعدہ بہوانی سنگدہ بجانب زسنگدہ وطن خود رہی ہوئے
اسی سال میں جناج باز دہم رجب الاول بوجہ حکم نواب وزیر الدولہ بہادر حصار لاہ پر پیش ہوئے۔

اسمائے برادران و منہ زندان و عزیزان کہ شریک جنگ تھے یہ ہیں
صاحبزادہ اسماعیل خان صاحب رونق - محمد مختب بلند خاں صاحب - صاحبزادہ محمد زید خاں صاحب - صاحبزادہ محمد اکرم خاں صاحب
ہر چار برادران حضور پر نور - صاحبزادہ فیض محمد خاں صاحب - صاحبزادہ محمد علی خان صاحب - صاحبزادہ عبدالعزیز خاں صاحب -

ہستہ فرزندان حضور انور - اشرف الامراء الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بادر فتح جنگ داناہ حضرت نواب امیر لہ دلہ بباد
جنت آرا سنگا - وصاحبزادہ بخشیش محمد کفایت احمد خان صاحب خلف بخشیش صاحبزادہ کریم اللہ خان صاحب و سید محمد مسعود الدین احمد
اہلکار اعلیٰ بخشیش الملک سید نور الدین خان ہیبت جنگ و محمد فیض اللہ خان و احمد خان الدولہ محمود خان بہادر ثبات جنگ و
احمد علیخان کپتان و شاہ اعظم شاہ صاحب و میان بہت خان و شیخ قلندر بخشیش کپتان بٹن و احمد خان کیدان و سید عبدالعزیز بخشیش
و شیخ فرحت الدین جٹین و سید محمد حسن کپتان تو بچانہ و سید علی حسین جٹین تو بچانہ و عبدالجٹین تو بچانہ و میر عبدالرحمن رسالدار
غول محمدی و محمد اللہ خان رسالدار غول احمدی و سید ظفر علی رسالدار و میری خان رسالدار و احمد علیخان رسالدار و غول
افغانیان و محمد انانخان رسالدار - و محمد کبر خان رسالدار غول و حافظ محمد جمال خان رسالدار و سوران و اسپان سرکاری دولی و داغان خان رسالدار
و محمد صدیق خان رسالدار و سید سراج محمد براؤزادہ سید محمد مسعود الدین احمد اہلکار اعلیٰ و محمود خان رسالدار و نارو شاہ خان رسالدار
خود اسپہ -

اسمائے محصوران حصار لاوہ اقربائے ٹھاکر

ہنوت سنگ - و سرجن سنگ - برادران کرن سنگ - رام سنگ - دھام سنگ - پیران ہنوت سنگ - ریوت سنگ - و ہرناتہ سنگ - پسران
سرجن سنگ - بھتا سنگ - و بخت سنگ - و سرجان سنگ - برادران و محمد لاگان ٹھاکر -

نام اون ٹھاکرون کے جو ملک کو واسطے ٹھاکر لاوہ کے آئے تھے

گورہن سنگ - برادر خرد پرتاب سنگ - ٹھاکر لاوہ دھام سنگ - ٹھاکر سیرہ - ہنوت سنگ - ٹھاکر سیلیا - حکم سنگ - ٹھاکر امیری - ہنوت سنگ
ٹھاکر مہروی - ہنوت سنگ - سوہ - ہرناتہ سنگ - ٹھاکر و ہرناتہ سیلیا - ٹھاکر جٹیل - ہوبال سنگ - اوجھار گہوار - پارا لومو و غیرہ -
اکھاصل جانبین سے آتش حرب و غیرت تل ہوئی اور ہر ایک بہادر نے داؤد و گلی دی مصری خان رسالدار و دستم خان جامعہ دار
نے بت کا نون کو دھل جبر کے جاہ شہادت نوش کیا سیطیح گوہر خان جامعہ دار و جاگیر خان جامعہ دار و سید روشن علی سیجر
جبرہ نوش ٹھاکر شہادت ہوئے من بعد سید مسعود الدین احمد اہلکار اعلیٰ کہ احوال انچہ تواریخ خاندان مین من و عن مرقوم ہے
بالکل دلیری و جو انہدی بادہ نوش شہادت ہوئے -

اسمائے مقتولان بیرونی قلعہ لاوہ کہ ملک کو قلعہ والون کے آئے تھے

باجی ہنوت سنگ - کمریہ - متاب سنگ - مہرون - ریوت سنگ - زکرمہرون - تہوانا دہ بانی مہرون - دیو بخش دہ بانی گید پیر

قلعہ دار آؤہ علاقہ اونیارہ - مشاہیر نگر علاقہ اونیارہ سے تین نفر - ٹھاکران باروت سے دو نفر - پرتی سنگہ ٹھاکر گریہ - پسر
ٹھاکر چورن - ہنوت سنگہ ساکن ہنورہ - ہنوت سنگہ ساکن بوندی چندوی سیدہ رکہ جی دول سنگہ - سوتی سنگہ ساکن گونی پورہ - انار جی کلن
بسالو - چاند سنگہ - بیہم سنگہ ٹھاکر ساکن بانوٹرو - جادو سنگہ ساکن جاکیدو - جتن سنگہ ہنورہ - سکرام سنگہ ساکن اونیارہ
صاحب سنگہ ساکن اجمیر - ہنوت سنگہ نزدک ساکن سیدہ - بہم سنگہ ٹھاکر ساکن ٹھاکر پورہ علاقہ جے پور - شیون سنگہ ٹھاکر اجمیری -
ٹھاکر جری پورہ علاقہ جے پور - سنگل سنگہ نزدک اجمیری - بختاؤ سنگہ رسالہ دار لازم ٹھاکر دن - پنج سپاہی دو دو ٹھاکر تھوڑا ہرا جی
رسالہ دار الور - گمان سنگہ وشیون ناتہ ٹھاکران بچا علاقہ جے پور - کنور سیدی وغیرہم -

اساسے مقتولان اندرونی قلعہ لاوہ

کالورام پسر گیش لچمن سنگہ ٹھاکر - داروغہ لازم ٹھاکر گوہند سنگہ - سادول سنگہ - رنناد ابانی - ہتی سنگہ نزدک -
ارجن سنگہ - قوم اسوت سے پانچ نفر - ریوت سنگہ سپرد جرن سنگہ راور زاوہ کرن سنگہ ٹھاکر - زمیندار لاوہ - کالورام چورمی -
شیوہ دس گرو ٹھاکر - لال سنگہ قلعہ دار لاوہ - لال جی فوجدار - شہید ناتہ مقدم لاوہ - گیش سنگہ گردہ سی داس جیلہ -
کیم جمن - سلج سنگہ بختاؤ سنگہ فوجدار - لال پسر گیش تھامی - سکھار اور داروغہ - پسر ہیما شمنہ - گوہند سنگہ راور رغبت سنگہ
پسر سلج سنگہ - اور اسی سال میں بتایج چارم ماہ ربیع الثانی محمد مصطفیٰ خان پسر بتایج محمد خان رسالہ دار نے پرگنہ چبڑو میں
انتقال کیا - اور اسی سال میں شہنشاہ ناتہ قوم کا یست عمدہ دیوانی پر بھٹا سے بڑھیر فیصل خلعت فاخرہ فرزد ہوا چنا چہ اس
قطعہ سے بتایج عطا کے عمدہ دیوان شہنشاہ ناتہ بتایج شہادت سید مسعود الدین احمد المکارا علی والاریاست ہندار آمد ہوتی ہے

قطعہ

سید مسعود شہید و خوش نعت	شہ قاضی الہکاریش خنے رفت
پس بادل یا بوس عزیز سے تاریخ	مرد و درشت جا بے سب و گنبت

ایضا	گردن مصطفائی کا کاکہ ہو اعزوب
یخچم جب کہ روز و درشت بنہ بوقت چاشت	

بتایج بست و یکماہ شمال المکرم منہ صاحبزادہ محمد اسحق خان لولد ہوئے چنا چہ اس قطعہ سے بتایج ولادت برآمد
ہوتی ہے

چونکہ صاحبزادہ اسحق خان	شد تولد از عنایات آله	خواند تہمت معصومہ سیلاو
اسی سال میں جنگوئے صاحبزادہ محمد بنیر خان صاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عالمگیر خان نام کیا۔ اور وفات بتایا جس وقت و بمقام	ماہ صفر المعظم ۱۲۹۹ ہجری روز جمعہ بوقت شب تولد ہوا ہے چنانچہ میرے والد کے دوست نے یہ بتایا ولادت کہی ہو	مشفق من حکیم و ہم گیر
یافت فرزند مثل و در عین	بانتہ گفت از بی تا	کہ گویا خانبیج شری
سنتہ ہجری میں کرنل لانس صاحب بہادر زرچینٹ راجستان نے نواب وزیر الدولہ بہادر سے ملاقات بمقام کراچی علاقہ	ملیکہ فزائی اور واسطے معائنہ نہر نواح دات کی کہ انامیان درگاہ کے بنا بر غامہ عام دریا کے کنارے سے نکالی تھی پورہ فزائی	ٹونک ہنگام واپسی روانہ ہوئے چنانچہ بعد معائنہ نہر نواح دات سب وعدہ داخل ٹونک ہو کر بعد ملاقات معصومہ والا بکوبہ آ کر تشریف
فرما ہوئے۔ بتایا جس وقت و یکم ماہ جادی الثانی سنہ صدر تاج محمد خان رسالہ و بمقام بہار علاقہ ریاست ٹونک مرض سرطان	میں مبتلا ہو کر راہی ملک لقا ہوئے نواب وزیر الدولہ بہادر نے بنظر استحقاق و قدانت او نیکے میرہ مسمی عبد اللہ خان کو بعدہ	رسالہ داری و جاگیر عطا فرمائی۔ اسی سال میں سید فضل حسین خان صاحب وکیل سرکار حاکم نوشہ زرچینٹ راجستان نے
بمرض چند و چند اس جہان غانی سے بچانہ ملک جادو دانی رحلت کی اور انکی جگہ محمد خاص فخر الزمان سید ارشد حسین خان	صاحب مامور ہوئے بتایا جو نو ذہم ماہ رمضان المبارک روز جمعہ سنہ صدر جنگوئے معصومہ انور فرزند نیک اختر تولد ہوا صاحبزادہ	محمد عبدالرحمن خان نام کیا گیا چنانچہ اس لحاظ سے بتایا ولادت برآمد ہوتی ہے
پیداشد عبدالرحمن	خان سزائے تاج سری	ہست این سال مولد او
اور اقطاع سردستان کشا	سے بھی بتایا تولد برآمد ہوتی ہے اسی سال میں بتایا جہی ہم ماہ ذی الحجہ در ششہ بیہ بوت	سہ بہر شہر صاحب بہادر داخل ٹونک ہو کر حکیم حضور جی ہون میں نوکشی ہوئے بعدہ توبلی کو تشریف لے گئے۔ بتایا
بست و بیہ ماہ ذی الحجہ سنہ صدر صاحبزادہ محمد عبدالصمد خان تولد ہوئے چنانچہ تاریخ ولادت با سعادت یہ ہے		
چو ابن محمد علی خان نامے	مسمی بہ عبدالصمد خان گرامی	شدہ خزاہ ذی الحجہ پید
برایش مہم گردید شیدا	محمد بے سال آن ظلی رافت	فرم کر دلوہ کے درج شرافت
بتایا جو نیزہ ماہ جب المرجب ۱۲۹۹ ہجری میں نواب محمد سعید خان بہادر رئیس راجپور نے انتقال فرمایا اور انکی جگہ اون کے		
فرزند نواب یوسف علی خان مسند نشین ہوئے چونکہ ریاست راجپور اور ریاست ہذا میں اتحاد قدیمی ہے و قطعہ فخریہ		

۵۷۴

بتاریخ ہفت روزہ رمضان المبارک مطابق سبت و چهارم اومی ۱۳۵۵ھ روز پنجشنبہ تینتہ سالگاہ شعیب و خجال ملک مغلیہ کو شیر پیر ہند میں توپوں کے فیروز ہوئے۔ بتاریخ سبت و شہر ماہرم الحرام ۱۲۸۵ھ ہجری روز پنجشنبہ حیات بیگم الدہ صاحبزادہ بخشی کفایت امیر خان نے استعمال کیا۔ بتاریخ چہارم اجمادی الثانی روز دوشنبہ ۱۲۸۵ھ ہجری ماہ راجہ شیو سنگر رئیس انگڑیہ نواب وزیر الدولہ بہار سے بوضع کردارۃ علیگڑھ ملاتی ہوئے بعد ملاقات نواب وزیر الدولہ جاوہر تاریخ ہفتہ ہما مذکور روز پنجشنبہ داخل قلعہ علیگڑھ ہوئے وہاں چودہ روز رک کر بتاریخ سی ام اومہ روز نوکس میں تشریف لائے بتاریخ سبت و چهارم اومی ثمان المغلہ صدر فیسکو کے صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب فرزند ارشد تولد ہوا حسب الحکم حضور صاحبزادہ محمد یعقوب خان نام کما گیا چنانچہ اس فتویٰ سے تاریخ ولادت باسعادت برآمد ہوتی ہے۔

آور اس مصرع اور الفاظ سے بھی تانیخ تولد برآمد ہوتی ہے مصرع زندہ باد ایشیا و خرم یا آلہ ۔

بہ خلید برین شد مہرب و دود
فت زین عالم سوئے در بقا
جنت زدوس گرد و سکس بنادائے او
۱۲۶۲ھ ۱۲۶۲ھ ۱۲۶۲ھ

بتاریخ سوم ماہ صفر المظفر سنہ ہجری دوم بعد والدہ ماجدہ صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب نے انتقال فرمایا۔ چنانچہ تاریخ وفات یہ ہے

چون ازین کا شایہ پاپا کردار	کرد رحلت جانب دارا القرار	امیر محمد عبداللہ صاحب نامور
روز جمعہ ثانی ماہ صفر	سال تاریخ و قاتل اسے ندیم	بیشک و بے ریشک ہر پاپا لعظیم

اور اسی سال وہاں میں صاحبزادہ محمد اسماعیل خان خلف صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب نے انتقال فرمایا چنانچہ تاریخ وفات یہ ہے

چونکہ اسماعیل خان خیر	است از بیماری درماہ صفر	والدش فرمود از روئے بیک
بتاریخ بست و نیم ماہ جمادی الاول سنہ صدر روز پنجشنبہ ہنگام یکپاس	جناب صاحبزادہ محمد علیخان صاحب	بہر حالش - واسے پروردار

بتاریخ بست و نیم ماہ جمادی الاول سنہ صدر روز پنجشنبہ ہنگام یکپاس جناب صاحبزادہ محمد علیخان صاحب
 بہادر فرزند ارجمند تولد ہوا حسب ایام حضرت جد امجد صاحبزادہ محمد صدیق خان نام لکھا گیا چنانچہ فی قطعہ تاریخ ولادت

شد تولد پسرینک محمد صدیق	خان والا صفت و نظیر احسان و وفا	بعد یکپاس شب یوم مفسر سود
خاص و ذخیرین تاریخ جمادی الاولی	مصرع مولد او خواہد سرکش طبع	گوہر کان سما لولہ واسے جیا

ماہ جمادی الثانی سنہ صدر شیونگہ کس اندر لکھہ فوت ہوا بتاریخ دہم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر بشک کے جناب صاحبزادہ عبداللہ انتقال
 محمد علیخان بہادر فرزند ارجمند تولد ہوا حسب ایام حضرت جد امجد صاحبزادہ محمد عبداللہ خان نام لکھا گیا چنانچہ اس مصرع

اور عبارت سے تاریخ بڑھ ہوتی ہے مصرع حامی شروع وقایع بعثت

درو گشتن عو شرف = اسی سال میں میرے والد ماجد زبدۃ العظما قدوہ العلماء حکیم سیّد محمد انور علی صاحب نے بوقت صبح
 اس جہان فانی سے بلکہ جاودانی انتقال فرمایا۔ اسی سال میں صاحبزادہ میر عالم خان صاحب خلف اکبر جناب ممتاز الدولہ لاؤنڈر
 محمد ایزخان بہادر استقامت جنگ خیر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بوجہ جنگی باغبان ترقی و امان فوج ریاست کے بگڑ گئے

میں قتل ہوئے اور اسی ہنگام میں صاحبزادہ صاحب مقبول کے اہل سے بیان خان رسالہ واکشتہ ہوئے اور انہیں
 دنوں میں صاحبزادہ عظیم الدولہ خان غنیمت کے میان برادر خود صاحبزادہ صاحب مقبول نے مقید رحیل ریاست ہر کمال
 مفیدی انتقال کیا۔ بتاریخ بست و نیم ماہ ذی الحجہ سنہ ہجری مفسدین کو ایار نے کہ تمہیں مائیں ہزار سوار اور
 پیادے تھے گلج علاقہ ٹونک میں آکر قیام کیا بتاریخ بست و نیم ماہ ذکور روز پنجشنبہ سنہ صدر مفسدین خسارت
 منش نے اپنے لشکر کے تین حصے کر کے تین جانب سے ٹونک پرورش کی وقت عصر سے غروب آفتاب تک
 بازار کا زار زار گمراہ بعد بتاریخ بست و نیم مفسدین خبر آمد لشکر انگریزی سحر بوقت نصف النہار فرما ہو گئے۔ بتاریخ یکم بوقت

یک نیم پاس شب دوم ۱۰۰۰ جیب المرجبہ صدر بشکوے صاحبزادہ محمد علیخان صاحب فرزند سعادت پوند تولد ہوا حسب ایام
بعد امجد صاحبزادہ محمد متیق اسغان نام رکھا گیا چنانچہ اس فتویٰ سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے ۵

چو ابن محمد علیخان شیر	محمد عتیق اسغان ولیسر	بہار حسب شد تولد ز اُم
پس نیم پاس لیل دوم	خرد گفت تاریخ آن خوش لقب	شد یث شریفان اہل ادب

بتاریخ نئی ام ۱۰۰۰ جیب المرجبہ صدر بشکوے صاحبزادہ محمد علیخان صاحب فرزند اقبال پوند تولد ہوا حسب ایام بعد امجد
صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان نام رکھا گیا - بتاریخ بست و ششم ۱۰۰۰ رمضان المبارک ۱۰۰۰ صدر بشکوے صاحبزادہ محمد عبدالغفران
صاحب فرزند تولد چو کلم نواب وزیر الدولہ بہادر صاحبزادہ محمد عبدالوٹ خان نام رکھا گیا چنانچہ اس قطعہ سے تاریخ ولادت
برآمد ہوتی ہے ۵

چو کلم عبدالوٹ خان پیدا	شد بربشت و ششم رمضان	۱۰۰۰ میل تولد شریک	۱۰۰۰ مریخ خلق و شیش یزدان
-------------------------	----------------------	--------------------	---------------------------

اور ان الفاظ سے بھی تاریخ برآمد ہوتی ہے = صدر شیش بیت = ۱۰۰۰ = اور یہ صاحبزادہ کمسنی میں فوت ہو گئے - اسی سال میں
بشکوے صاحبزادہ محمد اسفندیار خان فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد کفایت اسغان نام رکھا گیا - اسی سال میں صاحبزادہ
محمد قاسم علیان صاحب قلعہ داردار حضرت نواب میر الدولہ بہادر نے بلراض چند چند انتقال کیا - بتاریخ بست و چہام ۱۰۰۰ ربیع الاول
۱۰۰۰ ہجری روز و شنبہ طابق یک ماہ نومبر ۱۰۰۰ ہجری ۱۰۰۰ شریچا خان قلعہ معلیٰ ہزار کو چوکو چہرہ سیاہ وغیرہ میں بتقریب جشن
تسلط خط بہت معروف اولیا کے دولت گزشت عمل میں آئی - یکصد ہزار ۱۰۰۰ ضرب نواب اس تمنیت میں سر ہوئیں - اسی سال میں
مولوی الہی بخش صاحب نازش تخلص خلعت مولوی محمد صالح صاحب خیر آبادی شاگرد رشید تدبیر الدولہ میر المکاشفی مظفر علیخان بہادر
لکھنوی رشتہ دہشتی تقیض حسین خان صاحب خیر آبادی داردار الریاست ہماہو کو بتقریب ۱۰۰۰ کالکارتی رزیدنس دارالخیرہ جیر فرزند زوالی
گئے بعد ازاں بعدہ کالکارتی اجنبی سوار نامور ہوئے زان بعد اوس خدمت سے استعفا دیکر حاضر در دولت ہوئے حضور نواب
وزیر الدولہ بہادر نے بجز قدر دانی ہزار و پیر سالانہ مولوی صاحب کابلوریشن مقرر فرمایا اور یہ سالانہ ۱۰۰۰ ہجری تک کہیں سال وفات
مولوی صاحب کا ہے متارہ - یہ شخص فرزند شہر میں اپنے وقت کا استاد کامل تمام مہارت و بندش و مذاق شریک کا حقدار
حاصل ہما چنانچہ انکے اکثر اشعار بر زبان فارسی و اردو مولف نے منتخب التواریخ مولف خود میں لکھے ہیں اس موقع پر مولوی صاحب مرحوم کا
کچھ کلام لکھا جاتا ہے طبیعت خدا داد کا رنگ دکھایا جاتا ہے - قصیدہ نعتیہ

ستارہ بکے جبکہ ہم احمد بن قنبر احمد کا
 وہاں تنگ پر غرہ ہوا ہم مشدہ کا
 تصور آمدن رہتا ہے زلف درک احمد کا
 سپرنا جنم کی ہے داغ عشق احمد کا
 پڑ پڑیل کا کیکہ ہے اسکے آستانے پر
 کہ سپر با عصیان ہستیوں میں احمد کا
 بجائے کیے صحن یا کو گرداوی زمین
 جبین پر سید داغ سجدہ سکھ ہے محمد کا
 بے تسکین خاطر صرورت پیرا ہن دوست
 کس آب تاب پر جو چھپا بروئے احمد کا
 فلک چکر میں ہے خورشید کو عارض تپا لڑ
 حجاب نو دوسری ہے مگر سایہ محمد کا
 اندہیرا موت کا حجب نے یارب رہتا
 مرا عطر کفن نفی ہو گیا ہو محمد کا
 زبان جیتا کپے نازش ہی باب پر حکایت
 معاصی سے کہیں نہ کر کہتے سر پر ابرسان کا
 اوٹنا بوت یا بکس حریق سوز ہجران کا
 کوئی یزدت ہے ظالم شکست مند بیان کا
 ملا پند الفت دست خانی کا اگر لکھائے
 چراغ کو رہا ہوئے ستارہ صبح حوران کا
 بیاخرازا رہے یارب بچن قاتل کے دہان کا
 ہوا ہے اوٹھو محسن طلق پرتیہ کا
 حقیقی چوستا ہوں میر کہ لکھ کر محبت کا
 مری آنکھوں میں سر ہے سو اوٹھو سر کا
 زمین ہے عرش اعظم غلب پاک سر لڑی کا
 مقام سدرہ سے عالی جو پایہ کی سند کا
 ستارہ عرش ہے میر خوش مجلس ان کا
 چراغ طور کا شعلہ کلس ہے اسکے گنبد کا
 ترے والبتہ امن ہمیں کیا خوشیہ مشرک کا
 محمد کو جو بیجا حق نے سایہ کہہ لیا قد کا
 کیا دست شفاعت نے پناہ در غصیان پر
 نہیں آسان جزا و جزا ہر قسم کے گنبد کا
 محمد و سگایا نہ دینا اور ہستی میں
 کہ محمد کو گھر لے چارون طرف سے نور سر کا
 نصیب ہے موضع لکشان ہر نقطہ اختر کر
 کہ مراض سعادت صف ہے معدن احمد کا ایضا
 ہال قاب سر علقہ ہے احمد کے گریبان کا
 جو شعلہ آکے کا ندہ دو گیا برق در شان کا
 دجال سوز دل یا ب تیرے سر پر نیچا ہے
 لہو او گئے وہاں زخم بیکوہہ حوران کا
 جفا سے بچا کا ذرا پردہ تو رہا نہ
 انہیں گنہ گنہ ننگ اوٹھو ہر خوشیہ میلن کا
 حسین کا کھن کھنسا ہے چہ نام آیا احمد کا
 کہ دست آید چلا ہے عروس حسن سر کا
 نذر ہرین خطیر ہرین تیغ مشرک کی ہر پڑن کے
 سراپا عالم بلا ہے سایہ اوس سس قد کا
 مرا تپ ہے ہماری تول میں بزرگ محشر میں
 کہ ان قاب کا چہ ہے ہر تر او سکی سن کا
 یقین ہے جسکے خوشیہ قیامت کیوں کچھ
 عام آتا ہے جو کا روح ریحان مفلک کا
 سپر بن بکے بقصد کیا ملک شفاعت پر
 کہ بچنا نین جاتا ہے چروٹیک اور بد کا
 قدم پڑا نہیں ہے جملہ حد تک گرفت میں
 جگہ ہوتا ہے بدو دھڑت ہم شہرہ کا
 عروس منفرت اگر گلے کا بار ہو جائے
 ہو اس درہ نشین مرغ معانی صفا محمد کا
 او اسے شکر کیجئے کہ زبان سے خالق جان کا
 نظام عالم اسوت سر شہرہ ہر دمان کا
 دینا نہ بٹا گنہ گنہ نشہ جوش یار ان کا
 گل داغ محبت طرہ ہر زلف پریشان کا
 خدا خالق جانان ہمارا کہہ نہ لکھائے
 دیا ہوا کفن زہا کو شیرین کے دہان کا
 جو نوین گنہ گنہ رہتے ہیں نقشہ زلف جانان کا

سہو شام فرم جیتے جی ماہ سپنے بیان کا
بہار زندگانی کے نرے در کے لٹھین
مسک کر دکھا دے ترقی عالم اپنے دھن کا
کنا کو رنگ جیسا کیا ہم گریز کا
دو پٹ تان کر وہ سر پہن ناگوشتا ہوں
ڈو پٹ تان کر وہ سر پہن ناگوشتا ہوں
دو پٹ تان کر وہ سر پہن ناگوشتا ہوں
چمن سبز ہے گین پانی کو خندان کا
آدھی سلی بن صاحبزادہ عتیق ادھ خان

خلف جناب صاحبزادہ محمد علی خان صاحب بہادر نے انتقال کیا۔ اور ان کے دو بایکون نے کہا کہ ایک کا نام صاحبزادہ محمد دین خان اور دوسرے کا صاحبزادہ عبدالعزیز خان تھا کسی مین وقت بعد از فی انتقال کیا۔ بتایا جست وہنم ماہ صفر لظفر شمسہ ہجری کی کرم علی خان برادر سید محمد خان معتد بہا بناب رئیس بہا لا اور بنا بقدرت صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب فائز ٹونک ہوا۔ بتایا جسی ام روز چاندنہ بہنگام یکپاس روز برآمدہ حضور نواب وزیر الدولہ بہادر سے ملاقات کر کے بعد ادا سے رسم تعزیت ماہی جلالہ پڑا ہوا۔ بتایا جست وہنم ماہ مذکور سنہ صدر ماہ اسفند یار یک دیوان ریاست اور فائز ریاست ٹونک ہو کر کوٹہ کو گیا۔ بتایا جست وہنم ماہ ربیع الثانی شمسہ مطابق بستی و سوم ماہ نو بیہ شمسہ عاز نواب وزیر الدولہ بہادر بنابر ملاقات لارڈ لیکٹنگ صاحب بہادر گورنر جنرل ہندو اعلیٰ کراہوئے میجوٹین صاحب بہادر قائم مقام اجٹ گورنر جنرل بہادر راجستان نے مع کپتان وارٹھ صاحب اسٹٹ خود۔ نواب صاحب بہادر کا دو کوس تک استقبال کر کے ہاتھوں کی ہوا سی پر ملاقات کی بعد ملاقات نواب وزیر الدولہ بہادر داخل خمیہ ہوئے اکبر آباد کی چاؤنی کے تو پنجاب سے بطور سلامی فریو توپوں کے سر ہوئے بتایا جست وہنم شمسہ نواب وزیر الدولہ بہادر نواب گورنر جنرل بہادر سے ملاقی ہوئے گورنر جنرل بہادر نے گیارہ قدم پیشوالی کر کے مزاج چرسی اور مصفاہ کیا اور نواب وزیر الدولہ بہادر کے ہمراہ یہ پانچ مردار تھے صاحبزادہ احمد علی خان صاحب صاحبزادہ محمد عزیز خان صاحب ہر دو دران نواب صاحب بہادر۔ صاحبزادہ محمد علی خان صاحب۔ صاحبزادہ محمد عبدالعزیز خان صاحب صاحبزادہ محمد عبدالعزیز خان صاحب ہرستہ فرزند نواب صاحب بہادر۔ ایک گشتہ علیہ رہا بعد تقسیم عظمیٰ دین رخصت ہوئے بسفر توپوں کے سر ہوئے صاحب فاران مکرتر اعظم نے دھیمہ تک پیشوالی کی۔ اکبر کپتان وارٹھ صاحب بہادر اسٹٹ زرینڈٹ اور ایک مصاحب نواب گورنر جنرل بہادر نے دو کوس تک پیشوالی کی۔ بتایا جسی ام ماہ نو بیہ در عازم دوساے راجستان کا بوقت نوخت یک گشتہ روز قرار یاب ہوا نواب وزیر الدولہ بہادر بوقت مقررہ در بار مع مر اسیان مفصل ذیل حاضر دربار ہوئے۔

تفصیل اسماء ہمار بیان

صاحبزادہ وزیر محمد خان صاحب والادولہ نواب وزیرالدولہ بہادر۔ صاحبزادہ محمد باخان صاحب والادولہ نواب میرالدولہ بہادر۔ صاحبزادہ محمد عثمان صاحب خلعت حضور نواب وزیرالدولہ بہادر۔ صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب والادولہ نواب امیرالدولہ بہادر۔ بعدہ نواب گورنر جنرل بہادر نے کرسی پر استاء ہو کر حاضرین و بار کے رویہ و اسپیج معلوم فرمایا کہ ان کے بعد اسٹیج پر بیٹھ کر نسبت نواب وزیرالدولہ بہادر والادولہ شکر یہ سبب ادا و ایام غدر کے زوالی اور دلاسی خواہرہ کا وعدہ رئیس میوٹر سے مع اضافہ دو ضرب اتواب پندرہ ضرب اتواب سلامی بفرمایا۔ بعد اختتام کلام نواب گورنر جنرل بہادر کے نواب وزیرالدولہ بہادر نے کلمات شائستہ و بالستہ شکر عینیت و محرمت سرکار انگریزی کا مہتاب خود و جملہ رواساے ہندوستان ادا کیا بعد تقریر نواب وزیرالدولہ بہادر کے نواب محمد یوسف عثمان صاحب رئیس رامپور نے اندرین باب گفتگو فرمائی بعد ازاں ہر ایک رئیس کو مہتاب سرکار انگریزی خلعت عطا ہوا اسپیکر مع کشمیر نواب وزیرالدولہ بہادر کو محرمت ہوئیں اور نواب گورنر جنرل بہادر نے مالاسے حواریا اپنے ہاتھ سے نواب گلپے نواب وزیرالدولہ بہادر و فرارک یک قبضہ شمشیر ولایتی کو پیش کیا بعد ازاں ہر ایک نے رواساے راجستان نے ہندین کو تکرۃ بعد آخری پیشکش کر کے خلعت پائے۔ بتایا کہ کچھ ماہ بعد صدر نواب گورنر جنرل بہادر بطور ملاقات باز و غیرہ ہائے جملہ رواسا پر تشریف لے گئے کچھ چنانچہ بعد ملاقات رئیس الور کے نواب گورنر جنرل بہادر غیرہ نواب وزیرالدولہ بہادر پر تشریف لائے نسبت و یک شاک اتواب برتنو سر ہوئیں ایک ساعت جلسہ ہوا بعدہ کاگزداران نواب وزیرالدولہ بہادر نے نکستی ہائے فوضع نواب گورنر جنرل بہادر کے پیش کین پیر نواب وزیرالدولہ بہادر نے اپنے ہاتھ سے مالائے حواریا زیب گلو سے نواب گورنر جنرل بہادر فرما کے شمشیر ولایتی ہاتھ میں دی۔ بعد تقسیم عطر و بان نواب گورنر جنرل بہادر در غصت ہو کر داخل خیمہ خود ہوئے اور حسب معمول اتواب سلامی ہوئیں۔ بتایا کہ دوم ماہ بعد صدر مہتاب گورنر جنرل بہادر جلسہ دعوت بنا کر جملہ رواساے ہندوستان تلج گنج میں منعقد ہوا چنانچہ نواب وزیرالدولہ بہادر مع ہرست صاحبزادگان سعادت تو انان مفصل ذیل بوقت معین رونق افروز جلسہ ہوئے۔

تفصیل صاحبزادگانِ ہمراہی

صاحبزادہ محمد علی خان صاحب - صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب - صاحبزادہ محمد عسکریہ خان صاحب
 بتایا کہ شہزادہ حسن صاحبزادہ نے اکر آباد سے یہاں ٹونک مراجعت فرمائی اور منزل
 بجنور کوچ فدا کے آخر حجازی الاولین میں موضع سمور علاقہ ریاست ٹونک صاحب کلان بہادر سے ملاقات کی اور انہی

سال میں بتایا تھا تازہ ہرم ماہ رمضان المبارک بشکوئے صاحبزادہ محمد علیخان صاحب فرزند اقبال بیوند تولد ہوا حسب ایسے جہاں
صاحبزادہ محمد مصطفیٰ الدخان نام لگایا۔ اور اسی سال میں بتایا ہفت ماہ ذی قعدہ مطابق پنجہ ہرم ماہ اپریل خریطہ نواب کیلنگ صاحب
سہاؤ نصحن اضافہ دوسرے اتواب سلامی شرف صدر لایا اور اسی سال میں عقد نکاح ثانی صاحبزادہ محمد علیخان صاحب کا
مشرفت بیکم ختم صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان صاحب سے جو اس سے پہلے صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب محوم کے نکاح میں
تھیں منعقد ہوا چنانچہ بتایا نکاح یہ ہے

سر فرزان خلافت آب	ایسر فریند کشتوگشتا	کشتا کشت سنت مصطفیٰ
بھرا خود با رضا خدا	خداوند فرمان محمد وزیر	کہ دائم بود ملک اور ایت
محمد علی خان میں پورا دست	سحاب کرم بحر جو دو سنا	جوان و جوان بخت روشن روان
مزمین کن صدر خیر الورے	گزین کرد چون رتیبہ رشید	دو چنگ بر سنت مصطفیٰ
درین باغ گیسان مینو نشان	ریشہ بین جو رخ رقا	اگر کاشش صہ بودیر فلک
درین محفل عیش و عزت خوا	جوان گشتی از خرمی باز پس	ندیدہ کسی کس اور اپشت دوتا
خداے جہانش مبارک گزاد	بفرخندہ بختی باین کہ خدا	چو از منشی فکر کمال شدم
پے سال بتایا این ماجرا	بر آورد کلاک از تلمدان نوشت	اگر دہ شد سنت مصطفیٰ

بتایا بہت دودم ماہ جمادی الثانی یوم یکشنبہ صہ صاحبزادہ بدایت الدخان را مپوری بنابر ملاقات نواب وزیر الدولہ
سہاؤ حاضر دربار ہوئے حضور والا نے یک قدم استقبال کیا اور صاحبزادہ صاحب موصوف سے مصافحہ کر کے بجانب
راست ایک ہاتھ کے فاصلہ پر بیٹھا بعد ایک ساعت کے گفتگو کر کے خست فرمایا۔ بتایا بہت دچم اسی ماہ وصال میں
حکیم امام الدین خان صاحب دہلوی نے فیح کا قتل حسین خان خلعت لکچر حضور میں حاضر ہوا خلعت خانہ سے سرفرازی
پائی بعد بمحصل خست راہی دہلی ہوئے۔ اسی سال میں بشکوئے صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب فرزند اربمند تولد ہوا
صاحبزادہ بدایت الدخان نام لکھا۔ لکچری میں شادی کتوالی شمس الام نظام الملک جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب
سہاؤ تہر جنگ کے زبیدہ بیکم ختم صاحبزادہ عبدالکریم خان صاحب خلعت حضرت نواب میر الدولہ سہاؤ سے بعض غمور
آئی چنانچہ بتایا نکاح یہ ہے

روز عاشورہ چوصاحبزادہ محمد خان	کہ خدا گردید افضل خداوند جهان	سال تاج کش محمد از بس نصیبت
فی البید گشت پیش نوشتہ الاکسان	منیع دریا کے فیضین فطرت احد	مخزن اقبال و دولت کشمیشان خان
چو محمود خان معنے تبار	ایضا بمحبوبہ خویش شد بہکبار	بتایخ چارم زائل ربیع
بیل غیس از سعادت شمار	خرد خواندین مصرت نصیبت	عروس اسیرت بود بہکبار

اسی سال میں بشکوے صاحبزادہ شاہ زمان خان صاحب فرزند اقبال پونہ تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبدالکرم خان نام رکھا گیا۔
بتایخ دوم اہمادی الثانی شہ سجری شاہزادہ فیروز شاہ مع فوج باغبان علاؤ الدلی گدھ مضامہ دیاست ٹوٹک میں فروکش
ہوئے بتایخ ہفتم ۱۰ سال مسطورہ خبر آمد لشکر انگریزی مسکن کس در طرف چلے گئے۔ بتایخ ہشتم اسی ۱۰ سال میں
شاہ بخان بہتہ رئیس جلالا دار یان و نمل ریاست ہما ہو کہ بتایخ ہست و ہشتم مع طریقہ محتوی رونق افروزی نواب صاحب بساور
برہمہ شادی کتھالی دختر رئیس پائن کی مہاراجہ شیہو ان سنگھ بساور رئیس الور سے قرار یاب ہوئے تھے حاضر حضور ہوا حضور والا
نے مذکر کثرت محامات ریاست خود فرما کہ بتایخ ہفتم ۱۰ جب نہ صدر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب کو مع المام الدین خان
رسالہ وار واصل ہوا دینور و شتریک بنغیر بغیر و پانصد لاشتری بطور نیوٹ کے روانہ فرمایا۔ بتایخ پنجم شہباز المعظم چار شہ بنجانب
رئیس پائن صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب کو مع ہما بیان کہ کل خیر رئیس کوئی تھے خلعت اُناسی پارچہ کا عطا ہوا اور اسی
ایام میں بیان اعظم شاہ صاحب مصطفیٰ آبادی خسر صاحبزادہ محمد عبدالمد خان صاحب نے اس جہان فانی سے عیاج ٹوٹک
جاودانی رحلت فرمائی چنانچہ بتایخ چلت یہ ہے ۵

این مکان و ستان دولت و جاہ	جہا نند خاند اعظم شاہ	ما من یوگان پشت و دواہ
حاجت مفسدان روا کردی	خستگان را ز جہر و پناہ	ہر کس آسودہ از غم چاکاہ
آسمان را بدبو نہ کشد	در غزالیش زینہ اللہاہ	لطفت و رحمت بینندگان آہ
چون شہم بکسر سال دفات	سر برآورد فکر تم آگاہ	گفت در گوش من بنارو آہ
گفتم اورا بچہ زانو نہ کر	بایدت گفت بادل آگاہ	دجہان از وفات اعظم شاہ
جو غنظہ فرکت کو کمر و حاتم شہر سے حکم کرین فواد بطریق تعیہ کے راہدہ ہوتی ہیں اور جر زینت و لطفت بادل کو اعلا و اعظم شاہ سے		
حذف کرین تو بتایخ سال دفات بطریق توجہ کے برآمد ہوتی ہے قطعہ بتایخ سال دفات ۵		

<p>جیت و استراکھ اعظم مرگ مشکلات زمانہ حل کردی چون تجھ پر حال تاریخش</p>	<p>رفت زین غلامن پنج طراز مفسان را درت کردی ناز خادمہ امراست تا غاید باز</p>	<p>مظہر حرمست الہی بود در سخاوت مروت و ہمت از سر آہ و انکسار فشت</p>	<p>تایم عیش جملہ اہل نیاز بود از مجلس و ان ممتاز تا پنج و غریب نواز</p>
<p>یعنی ہر دو الف آہ و انکسار کو شامل اعلان غریب نواز کرین تو تانچ و فانت حاصل ہوئی ہے۔ بتایم تجھ پر ہم ماہ رمضان المبارک سنہ صدر روز پنجشنبہ بوقت نواخت تو گمنامہ روز ہول میں صاحب بہادر اجنٹ ہلوی کو ٹونگ کہ اکبر آباد سے چھائی دیوٹی کو براہ قصبہ سوات علاقہ جسے پوجاتے تھے نواب وزیر الدہ لہ آباد نے خبر تشریف آوری صاحب بہادر موصوف مسکن خیر علیہ التوفیق محتوی شکایت عدم ملاقات باوصف قرب و جوار البصحات پکتان محمد سعادت علیخان الملکانیہ رحمۃ اللہ علیہ و خان بہادر ثبات جنگ روانہ کیا صاحب بہادر موصوف خیر علیہ حضور کو دیکھتے ہی راہی ریاست ٹونگ ہوئے اور بعد فائز فی نظر بان میں فروکش ہوئے کسبغاب حضور الامتعالیہ و اتواب سلامی بدستور عمل میں آئی اوس ایام میں حضور الہی طبیعت ناسا دتھی صاحب بہادر نے علاج موثر کردی کے واسطے فرمایا مگر نواب صاحب بہادر نے قبول نہیں کیا بعد ازاں صاحب بہادر موصوف کو جناب چھائی دیوٹی تشریف لے گئے۔ بتایم سببت دیکھا وہ سال مذکور کیشہ صابزادہ احمدیار خان صاحب آفری خلف نواب امیر الدہ لہ آباد جنٹ آرا نگاہ نے اس جہان فانی سے انتقال فرمایا چنانچہ رحلت یہ ہے۔</p>			
	<p>بود از ماہ میماں سے مہربان مردہ صاحبزادہ احمدیار خان</p>	<p>رزدیکشہ بدو بست و یکم بیرنگم از سر انوس گفت</p>	
<p>ایک ہوان فاجسی در ایک قنوی بیکلہ خیال ان سے یادگار ہے مشتے فونہ از خوار سے میران ایک غزل صاحبزادہ صاحب مرحوم کی لکھی جاتی ہے مختل</p>			
<p>زبس و گلشن کوئے تو خونین غنچہ بیان لما ترا آسان نمود اسے دل و امانا و شکلا</p>	<p>بجائمان گوہر جان دادن و دیجان ہر برون چویشہ سہرگرم شہ زہدی بدست آرم</p>	<p>سیناہ منیفض آب تیغ قاتل را کہدو کیشش سہار تازہ خون ہر طرت گل کردہ از گلما</p>	<p>دو میں گزیر ز باد صاف از کلاہ طلا + بتایم چہار دم ماہ ذی الحجہ ۱۲۷۵ ہجری یوم شنبہ قلعہ علی گڑھ میں مقف مکان ایک بہتر قلعہ لکھنؤ بگلا اوسکی ضرب سے آتش برآمد ہو کر بہت میں ہوئی اگلاں آویں سپاہ و رعایا سے سبب اس صدر مہاجان کاہ کے</p>

ہلاک ہو گئے اور ایک سو تیرہ آدمی مجروح ہوئے اور حیرت کے تین تین منزل مکان منہدم ہو گئے۔ اور اسی سال میں تین چار دہم ماہ ذی الحجہ سنہ صد ہجری عقد نکاح جناب صاحبزادہ بلند اقبال حافظ محمد ابراہیم علی خان صاحب بہادر کا بدر جہان بیگم صاحبہ دختر نیک اختر مستلا المرام مستظم الملک جناب صاحبزادہ وزیر محمد خان صاحب بہادر خضر جنگ سے بصد ترک و ہتھام منعقد ہوئی بعد ازاں اسی تاریخ عقد نکاح جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب کا محمدہ بیگم صاحبہ دختر خضرہ از جناب صاحبزادہ محمد نعمت بلند خان صاحب سے اور عقد نکاح جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب کا گیتی آرا بیگم صاحبہ دختر خضرہ بیک صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب خلت مستلا المرام مستظم الملک جناب صاحبزادہ وزیر محمد خان صاحب بہادر خضر جنگ سے اور عقد نکاح جناب صاحبزادہ محمد عبد الصمد خان صاحب کا فاروق زہرا بیگم دختر صاحبزادہ محمد زین خان صاحب ساکن گلشن آباد حیرت جاوہر سے بسات سعید و لوان حیدر عقد ہوا۔

چنانچہ تاریخ تہنیت نکاح جناب صاحبزادہ بلند اقبال حافظ محمد ابراہیم علی خان صاحب بہادر اس قطعہ سے ظاہر ہے ۵

چون براہیم خان والا شان	تازہ شمشاد بوستان امید	اشت پیوند باسن رود کے	نیمرت ماہ درو کش غور شید
روز شنبہ جاری ذی الحجہ	باد اقبال دوشنبہ جاوید	بہر تاریخ عقد بآں نوشاہ	غنیہ فخر و قیصر و مشید
بالمشادہ گفت پیہر خرو	ورگزارت بود عروس امید	تاریخ تہنیت عقد نکاح صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب	۵
خان والا مکان عالی شان	یعنی آحق خان نیک نژاد	گلبن گلشن امید دینار	نخلستان آرزو سے مراد
شد عروسیہ و رفیعی المیہ	روز شاد و شیش عشرت شاد	عز و اقبال و دولت و جانش	حسب خواہش ہمیشہ باد زیاد
گفت پیہر و بوقت نکاح	ایں عروسی ترا مبارک باد	تاریخ تہنیت نکاح صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب	۵

یہ ہے ۵

زہرے خان محمد چاہ عبد الرحیم	شمال سی سرد و بلوغ مراد	جو بیرون شد باصنوبر قد کے	خداوند عالم مبارک گناہ
سردش فرگفت نکاح	عروس نشاطش سزاوار باد	تاریخ تہنیت صاحبزادہ حافظ محمد عبد الصمد خان صاحب	یہ ہے ۵
چو عبد الصمد خان والا تبار	شہیت شریفان عالی وقار	گل گلشن سوری بھی	دو مغزین شہوت و ذہبے
بیار است از خلعت نوشی	تن خوش را نکبہ سرو سخی	محمد مصور و زار آدین بود	کہ از برکت و خیر گنجیم نہ بود
پس حمید در جامع اولاد نکاح	بہستند با بانو کے پر فلاح	بقیہ شش تاریخ این تہنیت	بصد آرزو و غلوں نیت
سرخو در پردہ بود محمد حبیب	کہ در گوشہ آمد اندامی مرغیب	کہ سانش گہ از سر انسا ط	بود در کنارش عروس نشاط





<p> نہ نوشت جواب نامہ نام بان از صفحہ دید سبستان سے کاش نکشتے تاخوان ز نثار غور زرب شیطان زود آن هر جمع کرد توان آرند بکوشش مردوان توسن ز عراق و در زمان شمسیر برده از صفان بر پنج دمال نیست بران مرجم نہ جسم بان جلان تا کردہ شود تلافی آن انگشت خنجرت از سلیمان نیز دے دل و ثبات بان </p>	<p> ایا ز چہ رو بود کہ نواب آن گوئی تفسیر کد گوئی رنجیدہ گردم حو تاب عقل جمہا گفت غالب و اما کہ بخاطرش گذشت تا اہر دان جسد و گرد فیصل اندون و زرد اکوہ جوازہ تیر نہ روزنہ داو بالجلا و گ چون ازین روت گشتم بہم ایسہ داری تا چار ز راہ حق گزارے آئندہ تاج از سکر و عمر بہ بد نشا ط ا دلم </p>	<p> کے تمام جہاں ہفت ایوان درویش و فقیر و سلطان ز انصوائے بیچ عنوان از گفتہ خویش تن پشیمان تا نامہ فرستد بسلمان دیرست کہ دادہ است فزان الماس و معدن و زراگان یا قوت گزیدہ از بختان ز رفت گران و بیاوران گفت این بہر الزام چنان آن قبلہ دیکہ کا و ایمان این منجمل اگر پذیرد آسان از چشمہ رخصت آب چون </p>	<p> گفتم بخبر و حکمت اس آن گوئی عریفہ کردانی این ہر دور سید نیست پیدا ہیستہات چگفتہ ام کہ باشم نواب بنگر از غان ست ز دوست کہ جمع نہ کرد و باز و شمشیر منسل از دم فیروزہ لغز از نشا پور پشیمانیہ تعمیر ز کشیر چون پیر خرد بدل فرسبے گفتم کہ چو با من این کرم کرد من نہ طلب کرم برایش از عالم غیب جا ہم مشید </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

توفیق جواب نامہ خویش

پتا بیچ پانز ہجہم جب المرجب سنہ صد ہشتاد و دو کے دولت و اقبال جناب صاحبزادہ احمد الدخان صاحب خلیفہ جناب صاحبزادہ حافظہ محمد عیاد الدخان صاحب عامل گزشتہ ٹونک و زندا چند تولد ہوا صاحبزادہ محمد حبیب نورخان نام کما گیا اور اسی سال میں منٹو کوئے نے جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خان صاحب خلیفہ اگر جناب صاحبزادہ حافظہ محمد جلال خان صاحب معذور زندہ تولد ہوا صاحبزادہ عبد العظیم خان نام کما گیا

اور اسی ایام میں بشکو سے صاحبزادہ محمد اسفند یار خان صاحب خزانہ تیسرے درلود و سعید تولد ہوا صاحبزادہ محمد سعید ولد خان نام رکھا گیا اور اسی دن
دونوں میں بشکو کے جناب صاحبزادہ محمد ان خان صاحب خلیفہ اصغر بخشی محمد زمان خان صاحب فرزند سعادت چوند تولد ہوا -
صاحبزادہ محمد ابوب خان نام رکھا گیا - اور اسی زمانہ میں بشکو کے خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر شیعہ جنگ فرزند
تولد ہوا صاحبزادہ عبدالعلی خان نام رکھا گیا چنانچہ چار غر و دو وہ اہل بدلاء مادہ تاریخ ولادت ہے اس مولود نے کسی میں انتقال کیا -
اسی ایام میں بشکو کے اعزاز الامرا الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عبدالکیم خان نام رکھا گیا چنانچہ
تاریخ ولادت اس فحشی سے ظاہر ہے

چوزند خان مُعلنے تبار	بسم سعید احمد نامدار	رفیع المکان - خان عبدالحکیم	وحید زمان رشک و رفیع
تولد شد از فضل بت بیع	بشارت شاه اکل ربیع	چو طالع شد آن کوشت و عمر	جہا ز زبانی بلذوخت چہر
جد امجد باد کو نام و راست	سکندر رشکوہ و فریدان فرست	خداوند دولت خداوند غبت	سندہ اوار تاج و سز و اجبت
جوان و جوان غبت روشن روان	توی باد و پودل پُر توان	سمنی و کریم و شجاع و جری	تمنن زمان و تونز
فصیح و بلخ و ذکی و فقیہ	جسیم رفیم و شکیل و حبیبہ	فردوج و اقبال و والا سری	خور برج اجلال بالائری
عدد بنہ بیل افکن و بشیگیر	سسی با محمد و سید و نیر	دانش خرم و خاطر شاد باد	سپاہش خوش و گلش آباداد
چو ششیدین مرثوہ جانفرا	ز شادی بایسد اندر قبا	طرب خانہ جشن راسا رکود	در محزون جو در باز کرد
صلاد و یکا نہ و خوش را	غمی کرد و محتاج و دور ویش	کس قصہ حالتے تازہ کرد	جہا ز انجشش پرا وادہ کرد
بمب مراتب ہمدان و نشت	بالنعام و اکرام خوشنود و سمانت	بر دال و دوشالہ و سیم و زر	بمنہیل و سید قبا و کمر
پے سال آن و نمان خوشی	چو کرم خیال از کمال خوشی	چنین شدہ از سر و شخو	یکایک شینم و خوش شد
گذشتہ سال میلاد آن زائین	تجاع و سخن و بلخ و حسین	اور (گل غلا غشت) ہسی مادہ تاریخ ولادت ہے - افسوس	صد افسوس اس مولود ہوئے

بہا راض چند ہر چند کہ نمی میں انتقال کیا اور اسی سال میں ڈاکٹرانہ انگریزی ریاست ٹونک میں قائم ہوا
۱۶۶۹ء ہجری میں عقد نکاح صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خان صاحب کا دلائی بیگم خاتون نے صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خان صاحب سے منعقد ہوا
چنانچہ تاریخ تنہیت نکاح یہ ہے

رفیع المکان خان عبدالحکیم	وحید زمان احمد و سعید	ز پیشانی شش و موزی	نمایاں بھد خوبی و ہستی
---------------------------	-----------------------	--------------------	------------------------



تصویر صاحبزادہ عبدالحق صاحب برادر حقیق حضور نواب صاحب بباور والی کوٹک
(مطبوعہ مطبعہ ستارہ ہند گاہ)

خدا کے جانشین گمدا۔ باد	برکار و ہر شکش بار باد	چو شد عقد آن خان و الافزاو	منا تون نہ روئے عصمت مناد
نما و محرم ششم روز بود	سعادت و فراکت اندر بود	محمد کے سال ابن فزوداد	عوسر محی و کربنار بود
آدراسی سال میں بشکو کے صاحبزادہ محمد عبدالصفا صاحب فرزند سعادت پور تولد ہوا صاحبزادہ نور الدین خان نام رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اوس نو سال میں جن اقبال کی یہ ہے ۵			
نور الدین صاحب عزت	دسی چشم ذوالقار زمی شست	گوہر کان عزت و ثروت	سیر نرج شست دولت
گفت تا پنج سال آن خوشحال	ہفت طبع نظر اقبال	آدراسی سال کے اخیر میں بشکو کے صاحبزادہ عبدالصفا صاحب	
موصوف فرزند پند تولد ہوا صاحبزادہ زین العابدین خان نام رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت یہ ہے ۵			
جوابن خان عبدالصاحب	حق اندیش و حق اندوز حق کا	رضیع القدر زین العابدین خان	تو گشت رشک و تابان
بروز عید کاں بلے شود شرب و	زاد و بنیم رایع شرب و	آسی این نہال گلشن ناز	بود جاوید سبزه و سرفراز
زعیم خویش بر خود اراشد	ہر حالش خدائش یار اشد	محمد بہ سال آن خوش اقبال	دعا یار خواہد این بیت فی الحال
سبارک باشت این طفل گامی	بایسہ دل و نیک نامی	آدراسی صاحبزادہ کا کنسی میں اشغال ہو گیا۔ بتایہ چہارم و ہفتم و ہجتم	
ست صد و پچھونہ خلیفہ بنی شست پانچ ہزارک لاش صاحب ہمار در ریخت۔ آہن جب ملک فغان فرماے ملکاک ہندوستان و انگلستان			
ملکہ کوٹھریہ سر ہند نام نواب وزیر الدولہ ہمار سے اسجدات یعنی بعد فرزند صلی شرف نزول و غم غول لایا اسی تقریب زحمت قریب میں			
در بار شغفہ ہوا اکاؤن اتواب سلامی سر جوین حلا اوزا کے سرکا مابعد اوزا اور المکاران در بار سے نذرین پیش کین دوسرے روز افسران پاد			
نے بہتو عیدین کی نذرین گز این اور سات دن رات نوبت نوزی رہی اور روشنی چراغان بیرون قلعہ اور کانات سرکاری اور بازار وغیرہ			
میں ہوئی اور اسی طرح پانچون پرگنت میں روشنی بوجہ حسن معروض نمود میں آئی۔ بتایہ بست و ہفتم و ہجادی الثانی سے صدر کپتان			
ہول میں صاحب ہمار اجنت کو نہ ناز و نوبت ہوئے حسب دستور یا سکا استقبال وغیرہ عمل میں آتا بتایہ پنجم و ششمان المظلم سے صدر			
نواب وزیر الدولہ ہمار بنابر ملاقات نواب علی القاب لاؤراہین صاحب ہمار بنجاب اکبر آباد شریف لے گئے۔ بتایہ پانزہم و اہم مذکور			
حضور والا ارادہ قیام کیا نہ علاقہ سے پور میں نہ نظر تھا گرچہ کہ رئیس کوٹھنار بنابر ملاقات نواب صاحب ہمار بیانہ میں اکر قیام پذیر ہو گیا تھا			
حضور انور نے دو کوس آگے بیانہ سے بمقام تارولی علاقہ بہت پور قیام فرمایا اور خلیفہ توحید نام رئیس کوٹھن تھن۔ قدر عدم ملاقات بصحابت			
احمد حسن خان صاحب مصلی آبادی ہوا یا خالصا ملک حال حضرت عین الدولہ ہمار کے عہد دولت میں عین لکھا جا سکا انشاء اللہ تعالیٰ			

تیناچ نور زہر ہوت نصف النہار حضور نو ہوا صاحب بہادر خیل پر سوار ہو کر متصل شاہ گنج کے پہرے پہنچے تھے کہ کرنل برک صاحب بہادر قابض تھا
 رزیدٹ و جتان نے آکر استقبال بلوغت تک کیا باقی ملاقات کا قاعدہ حسب تکین تشریح بعض قریع آیا بعد ملاقات حضور الاولاد سے روانہ
 ہو کر مع الخیر العافیۃ فائز و اریاست ہوئے اسی ایام میں مشکو سے عزا الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ کے نہ متولد ہو صاحبزادہ نادر
 خان نام رکھا گیا اور اسم تاریخی (فتحی حسن خان) بتجویز ہوا۔ مظہر اقبال - ماہ تاج ولادت قرار دیا گیا۔ انیس صد افسر اوس مولود نے بعد چند
 با مرض چند چند انتقال کیا انیس دنوں میں مشکو کے جناب صاحبزادہ احمد صاحب فرزند احمد تولد ہوا صاحبزادہ محمد شفیع الدخان نام رکھا گیا
 اسی ایام میں مشکو کے جناب صاحبزادہ محمد امان خان صاحب فرزند متولد ہوا صاحبزادہ محمد یعقوب خان نام رکھا گیا۔ اسی زمانے میں مشکو کے جناب
 صاحبزادہ محمد عبد الملک خان صاحب فرزند سادات تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان نام رکھا گیا۔ اسی ایام میں مشکو کے صاحبزادہ محمد حفیظ احمد
 خان صاحب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ عزیز الدخان نام رکھا گیا انیس دنوں میں خان صاحب محمد نادر شاہ و اما حضرت نواب میرالدولہ بہادر نے
 انتقال کیا۔ تیناچ بہادر ہم ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۷ ہجری احمد علی خان وکیل منجاب رئیس کوٹہ حاضر دربار نواب وزیر الدہلہ بہادر امشا الیہ کے
 قیام منجاب سرکار محفلت دارنور کے چند ہی رہے تیناچ بہادر ہم ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۷ ہجری احمد علی خان وکیل منجاب رئیس کوٹہ حاضر دربار نواب وزیر الدہلہ بہادر
 مع ہزار اہیان سرکار والا سے عطا ہوا۔ اسی سال میں مشکو کے جناب عزا الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شوکت جنگ فرزند محمد
 تولد ہوا صاحبزادہ حامد خان نام رکھا گیا چنانچہ قیلعہ تاج ولادت ہے ۵

خدا سے خالق و رازق و مصلح	کہ خلق از کائنات و نون آدر موجود	چو از دریا کے فیضش ڈر شہوار	برون آدر مقدارش بیغود
زا نورش فروزان ویدہ دل	ز دیدارش نورش مقصود	کہ صاحبزادہ حامد خانست نامش	حسین اناہ واز برعین مسود
چراغ دیدہ اسنا زامرا	معز الملک صاحبزادہ باجوہ	کہ احمد خان بہادر شوکت جنگ	بود نامش کیدارش و امجود
بنصف اللیل جمعہ وقت شمع	ز رمضان المبارک شہین بود	خرد و تاجش اندر گوش جانر	چراغ دیدہ احمد یعقوب

آدر اسی سال میں مشکو کے جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب فرزند اقبال پر تولد ہوا صاحبزادہ محمد رئیس خان نام رکھا گیا اور اسی
 سال میں جناب صاحبزادہ محمد شاہ زمان خان صاحب خاتہ بخشی محمد زمان خان صاحب نے قلعہ پور کے صدر کے کسبب شہنشاہ فنگ
 یہ صدر شہید ہوا تیناچ بہادر ہم ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۷ ہجری احمد علی خان وکیل منجاب رئیس کوٹہ حاضر دربار نواب وزیر الدہلہ بہادر
 اسی سال کے آخر میں مشکو کے جناب صاحبزادہ محمد امان خان صاحب فرزند احمد تولد ہوا صاحبزادہ محمد یوسف خان نام رکھا گیا۔ تیناچ بہادر ہم
 ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۵۷ ہجری روز یکشنبہ ہنگام روز پینچین حضرت نواب وزیرالدولہ بہادر نے خواب روا کیا خدا واد بعد ان وادیسی سال



وزیر الدولہ بادشاہت آراگاہ = جناب صاحبزادہ محمد نصیر خان بہادر دوم از اہل جناب سلطان جہان یکجا صاحب اول صاحبزادہ و بیخبر محمد خان
 بہادر حضور از اہل جناب بادشاہ جہان یکجا صاحب دوم جناب صاحبزادہ محمد علی خان بہادر کمال مسرتین ریاست ہوئے۔ (جناب صاحبزادہ
 محمد عبداللہ خان بہادر۔ جناب صاحبزادہ محمد عبدالصمد خان بہادر۔ جناب صاحبزادہ محمد علی حسن خان بہادر) ایک والدہ سے بیستون صاحبزادے
 عالم وجود میں آئے تفصیل سہا کے دادا ہوئے حضرت نواب زیر الدولہ بہادر اسودہ حسن الاول سے تھیں الدولہ نواب محمد خان بہادر
 ہزر برجگ الی جاوہ۔ سچا صاحبزادہ احمد اللہ خان بہادر۔ جناب صاحبزادہ محمد عثمان صاحب سہلی۔ جناب صاحبزادہ محمد نیر خان صاحب گلشن آبادی
 جناب صاحبزادہ وزیر محمد خان صاحب سہلی جناب صاحبزادہ مولوی علی علیہ خاں صاحب نوبت نوشہ بیان پنجاب۔ چنانچہ ہزار ہا سال صدر مدرس شہینہ
 بعد اسے اس نعمت جمع برادران و فرزندان حضور و بیخبر و تلمیذین نے نذرین مستثنیٰ کی صاحبزادہ بلند بقال محمد علی صاحب بٹا
 کو دین بعد نکستان ہو یاں سین صاحب بہادر قائم مقام حبیب علی خان بٹک بکرا نڈا بیغ ن زکوش ہوئے دوسرے روز بوقت عصر
 صاحب بہادر بنا بر بٹک نواب صاحب بہادر محمد قلعہ معلیٰ میں تشریف لائے اور جس امر کی دریافت کر لیا آئے تھے دریا نٹ کر کے کچھ صاحب
 بیچ پورا حجت نوابی اور اس امر معلوم کی اطلاع صاحب رزینٹ بہادر کو دی بتایا کہ غوم صاحب نے صدر بٹک کر اٹل الیٹ صاحب سہلا قائم مقام
 رزینٹ راجستان مشورعت نواب غفران آب اجازت رفق و وفق امور ریاست بنام نامی بہین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی صاحب
 بہادر بٹک شرف صدر و غزوہ دلا باجم خوشی و آقا بد و توسلین و ملازمین نے نذرین خبر کہیں اور آٹھ امیرہ فیاقوب کی ہرجا ہجرت
 یعنی نوجوان کچھ خاص و فقہ کچھ ملاوہ کہستان احمد علی خان و علاقہ قلعہ الیکڑہ سے سر ہوئے پھر حضور الافیل برسا ہو کر قلعہ معلیٰ سے

تشریف لائے اور کپتان احمد علی خان کے علاقہ کے قریب قیام فرمایا پھر ایک توپخانہ سے اکیس اکیس فیر توپ کے حملہ اکیس ہفتہ بطور سلامی سر ہوئے۔ اور اس جگہ زکریا فریق القدس قصبہ تک کیا گیا دوسرے روز حضور والا بنا برادے کے دو گانہ مع اراکین دولت پورہ بنیہ ریاست جامعہ مدین تشریف لائے اور تین سو دسید خادان سید و فقرا وغیرہ کو عطا فرمائے اس دن بھی زکریا فریق مبارک ہوا۔ اس تقریب و محبت قریب بین ہوا کہ نے یہ قصیدہ لکھ کر پیش کیا۔ قصیدہ

چمن شد از گل خوشبویہ صبح نورانی	بسیہ کرد ز شبنم ہوا در نشانی	متعلق بجام بلورین صبح باوہ لعل	زمرہ رحمت برقع نماز طلسمانی
ہزار شاخہ کاکون غزالہ خوشبویہ	روائی یافت از دام سہیلستانی	شگفت گل جگہ نستان فیض غریب	بسمہ ز رنگہ ست غنچہ بارانی
ز جوش سبزہ نور شبنم شد باریان	نسیم کہ بصرین چمن گل نشانی	فتا طوق تفتق بگون قرصی	قبائے سبز بر کرد سر و سبستانی
بیاض چشمک زر گس بلالہ ز شبنم	کہ کو گل چمن غنچہ راز پنهانی	شگفت لالہ سر زینت سرچینی	گرمش فصل خزان ہجر زستانی
کشید ز سمن دیاسن جباعطری	بیاض ادھل چمن شہ فرادانی	سراخی می ناست غنچہ اور دست	خمار ز گس از این جگہ بستانانی

درین بہار کہ گلشن نشا گلبرگست	شروع مرغ چمن یکند غزل خوانی	نماز غافل سر چمن از پریشانی	ز کز کشتی چشم منت طوفانی
قسم طرہ یار گشت طولانی	نماند خاطر سر چمن از پریشانی	ز روئے آئینہ پیداست گنگہ چمن	ز نامہ بیچ سود کار باستانی
شربت تا نظر با زنی ز شبنم	قمارش تحمل سبز خط است کاشانی	ز تیغ ناز تو بنو شکہ تہ زبان	ہزار بار ہجرم اگر لعل طمانی
بدیدہ خواب گنگہ گردن زان شب زہم	با قتاب رسیدہ ز پاکمانی	گسہ سبز چمن تو بہ چو غنچہ خست	خوش است خاطر دوا نام لہروانی
نظر لب بزم گل کن بصبیہم از بیاض	مناسبت مہر این کن طولانی	مگر غفل غلیل حمایت شاہی	خدیو مملکت بنان غل سبانی
بہ بیچ دنا بستان آبر و گرفتارم	محیط حلقہ ملک کوہر سنستانی	رئیس لوکسین الدل ذلیل اللہ	مدیل ادوچہم چمن ز نور ظلمانی
بسیہ لطف کرام قتاب علم غل	بود در آئینش عیش عشرت ازانی	شود بہ زہم طرازی کردش نامل	ز انسا طہ قصہ مجسم وصالی
بخلق مثل دُر ہا گران لعبہ	بہ زہم ادوچہ کند از غنہ ان نشانی	پیالہ حلقہ چشم ہری کن طمانی	کہ تازہ شیشہ شاد شرب کمانی
شود بہر دور کہ نندہ تری جاری	چنان نعمت الوان بو ذوالانی	بتا بساز ز نذر ہوا در طبعن	بہ تہنیت یکند شری نو آخانی
ز نالہ نوش حلاوت بندہ اللہ دان	ببال تہر جوش یکند گس رانی	بجاو بہت صفت خامہ کہید لہ	وہر سپنج قد زہر پاپاسانی
بہ بخوان زہم دل فرود ہا سے غزوہ	بخلق و خلق نازد و درین نمانانی	ز را سے او اگر آباد و مصلحتی کرد	چہ ممکن است کہ رو آورد و بوریانی



سیکر و دخت گرد و تو چشم سپید
 نمی کند بهر سر در صفای
 ز آستان تو شکایا بگفت
 بود پست تو انگشته سیاهی
 چشم لم شود در ماسه احوال
 بسی کار که گردان بختیانی
 در آن حدیقه که لطف تو باغبان
 شمرده اش کند بوم زمستانی
 چنان کشا و چین بست صبح افت
 که آفتاب در سوده است پیشانی
 بتیز گامی دومی خورد صبا سوگند
 بل مقرر شد بختش گرم جلانی
 درین زمان به تنای تو بست همدم
 میخ خاص تو را آشکاره بستانی
 تصور تو چنان جا گرفته است بل
 که بچو آینه علم نقش نیرالی
 کم خنجر سخن بر دماغ دولت تو
 فرشتگان به کشید در عاتقانی
 فزون بیشتر بود عروجه ایات
 درام باد تو انتفات یزدانی

کسے نامکد بگل نکرد وانی
 تو آن خال کرم گری کردی
 بزار عرق کشای چاغ فریق
 کشود کا جهان جلد تو بوت
 تو شکلات بمل کنی یا سانی
 زود که تو رسد که بخت
 تمام عمر نه میند رخ پریشانی
 که تو رش چو پری هست یت انا
 فرست زس تو کنه چغندر
 که میخندم مدامی و شنا خوانی
 ز اعتقاد و سرغم تو خوب میدانی
 بدل هراس ندانم زخمن یوانی
 بر دوستی تو ادا کرده ام
 کلام نکته طرازان تو خوب میدانی
 چرخ غش تو که نشسته اند
 فلک کند که اکب چو سحر کردنی
 میخ دور صفت مدامی و شنا خوانی
 بلند تیر مس گشت در خندانی

حضور والا نے بلکہ قدردانی اس مقصد کے صلہ میں انہم معتقل عطا فرمائے اور انشا فرمایا کہ مولانا حکیم عبدالعلی سے کہ تمہارے والد کے
 شاگرد شہید بی بی تحصیل علم حکمت کرو اور طب کا ڈپلنگ سیکھو جو تم خواہ تمہارے والد کی سرکار سے مقرر ہی تمہارے نام ہو جائے گی
 خاکسار تمہیں حکم حضوری آداب بجالایا اور اسی روز سے تحصیل علم حکمت میں مصروف ہوا۔ بتایا کہ دو ہجری ۱۰۵۱ھ و سال میں آؤلا ہر چہا
 تو بچانہ سے دو دفعہ تو چون کی گذارہ۔ دو دناس پر بطور سلامی سر ہوے بعدہ گولاندان ازان چاکلہ ست نے اپنی خدمت گولاندانازی و
 نشانہ بازی ظاہر کر کے حضور والا کو خوشنود فرمایا۔ بتایا کہ بہت دیر کہ ماہ مسطور صا جزا و دہ روز محمد خاں صاحب دادا حضرت نواب وزیر الدولہ مبار
 مغفور کداسطے کار سرکار کے دارالخیرہ امیر کو گئے تھے بوقت یکیا س شب گذشتہ مع خلیفہ رزیدٹ ہمارا واپس آئے بعد دریافت
 معنوں خلیفہ رزیدٹ علی حکم عالی در بارہ معافی معصوم یک روزہ نسبت سوداگران دیوباریان و روشنی چراغان صد میں تین روز
 اور بگنات میں ایک روز صادر ہوا بتایا کہ بہت دہشتہ روز شنبہ موجب حکم دارالروشنی چراغان بازار علی گنج میں مریض غلو والی اور بتایا کہ یک
 ماہ موجب المرجب صدر خاص فیضہ ٹونک آؤ کہچہ دوم اور کفری روزی میں روشنی چراغان ہوئی اور بتایا کہ پنج ماہ مسطور روشنی
 چراغان اندرون محل العلیٰ ترین اور آئین خوشترین علی میں آئی اور اسی سال میں نواب صاحب ہمارے نے شہرہ میں کندہ

کرایا شہر

در اتفاق و اتفاق این بنجلست کہ منشا و حکم تہمتیست

اور یہ تہمتیں جسے نواب صاحب بہادر کے جہاد جہاد میں کئے ہوئے تھے

ایسے وزیر محمد علی گلستان دین محمد علی چہارم خلیفہ محمد علی

اور مولف نے قطعاً تاریخ سند نشینی کما

بین الدولہ علیجاہ نواب شہرہ سند نشینی بہت باہر نمودم آبرو چوں کہ تاریخ

بتاریخ بہت دوم ماہ ربیع الثانی روز آدینہ بعد ادا کے نماز جمعہ جانب موضع جمہور حضور پور کو تشریف فرما ہوئے اور وہاں پر آبادی موضع جدید کا حکم فرما کر گدہ کو تشریف لے گئے بتاریخ بہت دوم ماہ مذکور روز شنبہ حضور دلاہل علی گڑھ ہوئے گیا گدہ فیروز آباد سلامی کے قلعہ علی گڑھ سے سر ہوئے تجویز رقیق دلاہی دیماست برسر حد اکثر نعمات فرما کر موضع بانسلا تشریف فرما ہوئے۔ ہوش درخان نامی ملازم رئیس اندر گڑھ نے اپنے آقا کی جانب سے حاضر حضور پور کی تمام ملاقات کا پوچھ لیا۔

حضور دلاہل نے اقرار ملاقات کا فرمایا اور موضع کو دلاہل میں رونق افروز ہوئے بتاریخ پانزدہم ماہ جمادی الاول روز پنجشنبہ رئیس اندر گڑھ بعد ملاقات حضور انور سے مراسم تعزیت حضور مغفور ادا کر کے واپس گیا بتاریخ دوازدہم ماہ سطور روز آدینہ حضور دلاہل نے رئیس اندر گڑھ سے ملاقات فرمائی اکیس فیروز آباد کی سر ہوئے بتاریخ پانزدہم ماہ رئیس موصوف خیمہ سرکار الامین حاضر ہو کر استفادہ ملازمت ہوا

بتاریخ شانزدہم حضور دلاہل بقریب دعوت قلعہ اندر گڑھ میں تشریف فرما ہوئے بعد دعوت رئیس اندر گڑھ نے بہت سامان بطور تحفہ پیشکش کیا حضور انور نے بعد مدت و حاجت رئیس موصوف یک قبضہ شمشیر اور دو شاہ قبول فرمایا۔ بتاریخ ہفتدہم رئیس موصوف بنابر ملاقات خیمہ حضور انور میں آیا سرکار دلاہل سے رئیس موصوف کو مبلغ پانصد روپے جل روپیہ بابت قیمت شمشیر و غلعت وغیرہ عطا ہوا اسی روز سرکار فیض مار دہان سے روانہ ہو کر موضع کو دلاہل میں تشریف لائے اور بتاریخ ہجدهم روز آدینہ علی گڑھ میں تشریف فرما ہوئے بعد ادا کے نماز جمعہ بوقت عشا ٹونک میں رونق افروز ہوئے بتاریخ ہفتدہم ماہ

جمادی الثانی سندھ کرپٹان لیجن صاحب بہادر افسر فوجانہ ہندو انگلستان مع ملازمان سرکار انگریزی براہ ست کشتہ فائر نیابہرہ علاقہ ریاست ٹونک ہوا۔ بتاریخ سیزدہم ماہ جب المرجب سندھ رسید ولایت شاہ قمبر ریاست جاوہر مع سامان خلعت سندھ نشینی پنجاب محتشم الدولہ نواب غوث محمد خان بہادر ہزر جنگ رئیس جاوہر وارڈ ٹونک ہوا۔ بتاریخ بہت دوم ماہ

سید مذکور نے سرکار میں سامان خلعت پیش کیا حضور سے سید مذکور کو خلعت و زر نقد بطور خشتانہ عطا ہوا۔ بتاریخ ہفتدہم ماہ شعبان المعظم

سنتہ صد جناب صاحبزادہ احمد یا غاٹا صاحب والہ و حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ محبت الفردوس کو سرکار والا سے خطاب اشرف الامراء الملک بہادر فتح جنگ عطا ہوا۔ اور صاحبزادہ محمود خان صاحب خلف اکبر صاحب زادہ محمد نصیر خان صاحب کو خطاب شمس الامراء نظام الملک بہادر فتح جنگ اور صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف صاحب زادہ فیض محمد خان صاحب کو خطاب خاص الامراء امتداد الملک بہادر فتح جنگ۔ اور صاحبزادہ احمد خان صاحب خلف اصغر صاحبزادہ محمد نعیم غاٹا صاحب کو خطاب اعزاز الامراء معزز الملک بہادر شکوت جنگ اور صاحبزادہ وزیر محمد خان صاحب والہ و حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر محبت آرام گاہ کو خطاب مستمدا الامراء منظم الملک بہادر غرض فتح جنگ۔ اور حکیم سید سرور شاہ کو خطاب سید الزمان بہادر خان بہادر مصمم جنگ۔ اور مولوی سید علی احمد صاحب میرفتی کو خطاب فخر السلا و ہر الملک اور دیوان شمس الدین احمد کو خطاب مومن المہام معین الملک اور مفتی محمد منظور علی صاحب کو خطاب مشیر خاص ابوسلیمان اور مولوی فضل احمد صاحب کو خطاب افضل الفضل و اکمل العباد و استاد خاص۔ اور سید عبدالرحمن صاحب عین جہوئے میان کو خطاب قطب الامراء خان بہادر مظفر جنگ۔ اور سید ارشد جمین خان صاحب کو خطاب معتمد خاص فخر الزمان اور بخش سید ذوالمدی صاحب کو خطاب بخشی الملک خان بہادر ہیبت جنگ۔ اور مولوی محمد نجف علی خان صاحب کو خطاب تاج العلماء قلام پر علوم اور مولوی حکیم سلطان محمود خان صاحب گرامی کو خطاب سراج الدولہ احمد الملک سلطان الشعر مظفر جنگ۔ اور جناب مولوی الہی بخش صاحب نائز ش کو خطاب ملک الشعر اور محمد حسن غاٹا صاحب ذکالی کو خطاب فدوی خاص۔ و لیسٹ عطا ہوئے۔ (ولیسٹ) سے سن دلاوت خان غاٹا موصوف برآمد ہوتا ہے۔ حضرت عین الدولہ بہادر بالقاب نے سند نشینی کے چند ذریعہ غاٹا مولوی الہی کو ناظم پرگنہ پڑاؤہ مقرر فرمایا حضور والا نے انکی خوش انتظامی معائنہ فرمائی نہایت خوش ہوئے اور بزرگ قدرانی ترقی منصب کے ساتھ پرگنات چمبرہ گوگور۔ پڑاؤہ۔ سر دین پر بعدہ انفرسی نظامتائے پرگنات مذکورہ بالا یہ تقریر صدر و بیہا ہوا و بطائے خلعت فاخرہ نصب فرما کر بعدہ عطا کئے جا کر لائق موعود و مشکور فرمایا۔ بعدہ دولت حمد امین الدولہ وزیر الملک حافظ محمد ابراہیم علی خان صاحب بہادر صولت جنگ دام انبا لہم رئیس حال بار و گیلظاٹ پرگنہ پڑاؤہ پر مامور ہوئے۔ رعایا کے پرگنہ ان سے کمال درجہ خوشحال و شاکر ہے۔ بعد ازاں صوبہ الحکم حضور والا انکے خدمات صدر میں منتقل ہوئیں چنانچہ بعد پنجایت حکمہ دیوانی مال میں بطور پیشہ دست جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر عمیر مال کام انجام دیتے رہے۔ جو وقت صاحب زادہ صاحب بہادر

موصوفت الصدقہ نیابت ریاست پر مامور ہونے لگے چند مدت تک یہ ادھکے پیشہ رست رہے۔ جب صاحب زادہ صاحب ہمارے کار نیابت سے دست کش ہوئے۔ تو خان صاحب نے بھی اپنے خدمات سے استعفا دیا اور وقت سے آج تک خان صاحب جناب صاحب زادہ صاحب ہمارے کفایت میں بچ کی تمام خدمات ونگرائی ال و انتظام دیات و غیرہ کو بحسن ووجہ انجام دیتے ہیں تہاچ نسبت و نعم شعبان العظم روز شنبہ سرکار دار و لوق افروز چھادنی دہلی ہر کرشاد پورہ وغیرہ ملاحظہ فرمائے ہوئے بتاریخ سوم ماہ رمضان المبارک قبل عصر داخل بنیا پٹیرہ ریاست ٹونک ہوئے تیرہ فرسلائی کے قلعہ نیما پٹیرہ سے سر ہوئے بتاریخ چار دہ ماہ مذکور علی الصبح جمع کارپردازان و متوسلان نے حاضر ہو کر تشریف پیشکش کیں بعد ازاں انتظام آبادی چند دیات کا حکم فرمایا اسی اثنا میں سید ولایت شاہ و محمد حسین خان نے بعد ادا کے بند بنجانب رئیس جادوہ بیغام ملاقات پہنچایا۔ بتاریخ ہجرت ماہ مذکور رئیس جادوہ داخل علاقہ نیما پٹیرہ ہوئے سرکار والا نے ایک کردہ مشا بہت کر کے ہاتھوں پر ملاقات دہائی بعد ازاں ہرود رئیس نیما پٹیرہ میں تشریف لائے تو پختا نہ نیما پٹیرہ سے غیر اسلامی کے سر ہوئے۔ رئیس جادوہ مع والدہ خود والدہ خان جہان خان اندرون شہر متصل رائی کیڑہ فرکشن ہوئے۔ چند ہی دو صدر دیو پورہ کے سرکار سے مقرر کئے گئے۔ بتاریخ نسبت و سوم حضور انور مع رئیس جادوہ و لشکر ہمراہی عازم جادوہ ہوئے اول منزل ملانگہ میں ہوئی دعوت بنجانب رئیس جادوہ بھیجے لشکر سرکاری عمل میں آئی۔ دوسری منزل کیڑہ میں ہوئی رئیس جادوہ کہ ہمراہ حضور تھے قبل فائزی سرکار والا جادوہ میں پہنچے اور سلمان جمع کر کے موضع ایشان تک کہ جادوہ سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے بنابر استقبال آئے۔ اور حضرت افغان مختار کار رئیس موصوفت نے چار کوس تک استقبال کیا آکا حاصل ہر دو شنبہ وقت یک نیم پاس روز برآمدہ حضور الا شہر جادوہ میں داخل ہوئے اور وقت فائزی حضور اکیس فو اتواب سلامی کے تو پختا نہ جادوہ سے سر ہوئے بعدہ حضور انور نے کوٹھی رئیس موصوفت میں نزول اجمال فرمایا بروز عید بندگان حضور مع ملازمین و متوسلین سرکاری مع رئیس موصوفت بنا برادائے ناز عید گاہ میں تشریف فرما ہوئے وقت سواری حضور اکیس فی اتواب کے تو پختا نہ رئیس جادوہ سے سر ہوئے بعد ادا کے نماز سرکار والا کوٹھی میں موصوفت میں تشریف لائے پھر اکیس فی تو پختا نہ مذکور سے سر ہوئے بتاریخ سوم ماہ نوال المکرم وقت چار ساعت روز برآمدہ حضور والا بنجانب نیما پٹیرہ تشریف فرما ہوئے حسب وقت کہ متصل جہادنی نیچہ کے پہنچے وہاں کے جرنیل نے نیم فزنگ پیشوائی کی اور وقت فائزی حضور انور چھادنی مذکورہ بالا سے سترہ فی اتواب سلامی کے سر ہوئے اور

بروقت ملاقات جنرل موصوف نیز سلامی القاب بدستور عمل میں آئی جسوقت حضور جہادنی مسطورہ سے روانہ ہوئے
مکرر سلامی القاب بمقابلہ جنرل موصوف بمعرض حضور آئی قبل اذان عشاء داخل کیا ہوا ہوئے حسب معمول سلامی
القاب کی عمل میں آئی بوجہ حکم حضور پرنور جناب خسرو مانی بیگم صاحبہ دفعتاً رالامراختار المام صاحب زادہ
محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فرزند جنگ فائز نمایاں ہوئے بعد استیجازت بندگان والا
صاحب زادہ صاحب موصوف بنابر ملاقات رئیس جادوہ بجانب جادوہ روانہ ہوئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ
مذکور حضور پرنور روانہ جانب ریاست ہندامو کبست تاریخ دوازدہم ماہ مذکور روئی افزائے ٹونک ہوئے۔ اسی ایام میں
جنگوٹے حضور لالہ النور زہرا بخت تو کہ ہوا۔ صاحب زادہ محمد رفیق خان نام کما گیا اور اسی
اش ایام میں جنرل حشمت اثر انخال و انتقال الیٹ صاحب بہادر زرڈیٹ راجستان و تقرری کرنل ایڈن صاحب
بہادر اجٹ سیوا بجا سے زرڈیٹ سیوا متونی پہنچی۔ زان بعد فریڈر موصوف حضور بجانب زرڈیٹ موصوف
متضمن امور خود لیسہ زرڈیٹ راجستان شرف درو و غرض دلا یا جب درخواست صاحب زرڈیٹ
متونی کے سامان خلعت جو اسے حضور انور کے ارباب صدر عالی قدر کے جانبے تجویز ہوا اتنا باہتمام
کار برداران سرکاری روانہ دارالخیر امیر بہاولپور جب درخواست ممیبا الدولہ حافظ محمد حسن خان بہادر۔ بتاریخ
ہفتم ماہ و بقیہ بجا سے سوار سلاہ خاص و بیادگان بیٹن خاص بنابر حفاظت خلعت بجانب دارالخیر امیر روانہ ہوئے۔
صاحب زرڈیٹ بہادر راجستان نے قبل فائزی خود سپاہ سرکاری کو خدمت کیا اور سبھر سیکڑاٹن صاحب بہادر کمان
افسر جہادنی دہلی کو تھمر کر کیا کہ مع دو کپنی بیٹن و یک ٹرب سواران سلاہ خاص تقریب و فرحت قریب خلعت
رسانی فائز ٹونک ہون اور نیز کپتان خیل پاٹ صاحب بہادر اجٹ ہارڈی کو بارہ فائزی ٹونک ترقیم فرمایا صاحب
زرڈیٹ بہادر راجستان بھر صاحب موصوف و کپتان صاحب موصوف مع فوج تاریخ ہفتم ماہ و بقیہ وقت یک پاس روز برآمدہ فائز
ٹونک ہکر نظرباغ میں نوکش ہوئے اور اسی تاریخ کپتان ہول میں صاحب بہادر اجٹ جیسو شریف فزائے ٹونک ہوئے
ریاست ہائے حسب ہوتو قدیم پیشوا کی عمل میں آئی۔ اور تاریخ ہست دوم ماہ مذکور کرنل ولیم فریڈنگ ایڈن صاحب
بہادر زرڈیٹ راجستان شریف لائے حضور پرنور نے بفسر نفس رو بناس تک پیشوا کی کر کے فیض و حقیقت ملاقات کی اور اتنا راہ
میں تالفر باغ گنگو بہار ہی پر حضور والا علیہ معلیٰ میں تشریف لائے اور صاحب زرڈیٹ بہادر نظرباغ میں نوکش ہوا سترہ فراتو اسلامی کے سر

بعدہ خلیفہ صاحب زینت بہادر اجستان محمودی نوید نعت جہاد تقریری عمدہ مستقل زینتی رحمتان بنام اون کے حضور
 انور کے محافظین گندراس خبر کے سہم ہوتے ہی حکم عالی نسبت فسران توپخانہ صادر ہوا کہ توپ سلامی سہون پانچون
 توپخانہ سے جو کہ بہر قلعہ کے صاحبان اگر زیر کی سلامی کے واسطے نہیں تھے گیا و گیارہ فی سلامی سر ہوئے۔ اور عرصہ کے
 وقت زینت بہادر ڈاکٹر ہو کہ صاحب بیچر میکڈالمن صاحب بہادر دکنان بروس صاحب بہادر استقبال معمول قلعہ معلے
 میں تشریف لائے سترہ فی سلامی توپ خانہ کیہ خاص سے سر ہوئے حسب دستور شانت وغیرہ جی میں آئی۔ دو وقت
 فصحت پر شسترہ فیہ سر ہوئے اور شب کو امیر گنج و وزیر گنج و علی گنج قصبہ نوک میں روشنی جی پانچون کی بڑی ہجوم ہدم سے ہوئی۔
 نوبت نوازی کا جلسہ قلعہ معلے کے دروازے کے دروازے آتش بازی کا ہنگامہ نظر باغ کے دروازہ کے سامنے تیار و روشنی
 کا اور سترہ مزید بان تماشا یون کا سید باکھاصل صاحب زینت بہادر ہنگام طلوع آفتاب مع دیگر صاحبان رفیع المکان باطلعت
 و سامان و بعد ترک دشان کے مع ہر دو کنبی بلال چاؤلی دیولی و ترب سواران کے قلعہ معلے میں تشریف لیگے لیکن سپاہ قلعہ
 کے باہر بھی اور جب معمول سلامی ہوئی بعد گفتگو نے جانبین مجلس برخواست ہوئی زینت بہادر رحمتان نواب صاحب
 بہادر فیل بسوار کے قلعہ کے باہر لائے پچپن پچپن فیہ توپون کے ہر ایک توپخانہ سرکاری سے سر ہوئی پر شترہ فیہ کی سلامی
 سر ہوئی اور گیارہ فیہ حضور کی سلامی کے توپ خانہ کیہ خاص سے سر ہوئے بعد ازاں زینت بہادر اور دیگر صاحبان ہر ایک فصحت
 ہو کر فروگاہ پر آئے۔ اس تقریب و نعت قریب کی خوشی میں ایک لڑ رہیہ نقد اور جیل میں شہر فی وغیرہ انگریزی نوج کو تقسیم ہوئی۔ اور عصر
 کے وقت حضور پرنور زینت صاحب بہادر کے خیمہ میں تشریف فرما ہوئے سترہ فیہ سلامی کے زینت بہادر کی طرف سے
 سر ہوئے بوقت دو ساعت روز باقیامانہ زینت بہادر مع صاحبان بہادر فصحت ہوئے اور صاحبان موصوف کی فصحت کی وقت
 سترہ فیہ سر ہوئے اور یہ قاعدہ اور سوقت سے آج تک جاری و ساری ہے اس واسطے کہ عذاب توپ کا بوقت فصحت ستار زینت بہادر اس
 چیز سے متفرق نہ تھا نواب عین الدولہ بہادر کمال اتحاد اور مزید دو اس قاعدہ کے بعد ہوئے چنانچہ جی تک ویر علمہ کہتا ہے اور اسی اثنا میں پورائت
 بنام حال پر گناٹا زمین باب جاری ہوئے کہ کجا ہے اسم ٹک محمد آباد اور کجا ہے چوپڑہ جہا آباد۔ اور کجا ہے ناہرہ استحق آباد۔ اور کجا ہے
 پٹوہ ابراہیم آباد۔ نام رکے گئے ہیں اور انہیں نامون سے مشہور ہونا چاہیے۔ اور بتایا نسبت دوم و نام نہ کہ نہ صدر صاحبزادہ
 زین العابدین خان صاحب سترہ نواب کلب علیخان صاحب بہادر رئیس راجپور بہ استقبال معزنان۔ ریاست وادریاست ٹک ہو کر سترہ
 سراج احمد کے مکان پر زور کش ہوئے بتایا نسبت سوم و نام نہ کہ نہ صدر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب نے اس جانبی سے بلکھلا وانی شغاف

اُنکا لکھو اُنکا الیہ سر اجھوٹ و بتایج بست و پنجم ماہ مذکور صاحبزادہ زین العابدین خان صاحب نے مع فرزند بڑے نظر باغ میں حاضر
 ہو کر ملازمت بندگان والا حاصل کی اور جب قاعدہ حضور میں مذکور کے ایک گھڑی بنیہ کراہنے فرودگا ہوا پراگئے اور بتایج
 چھ ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور خلعت خست صاحبزادہ صاحب موصوف کو سرکار الالباب مرحمت ہوا۔ اور بتایج پنجم ماہ مذکور
 سنہ صدر نواب غوث محمد خان بہادر والی جاوہر بعا رضہ ہیضہ بگڑ گئے منزل ناگزیر ہوئے اور بتایج ہشتم ماہ مذکور احمد خان
 وکیل ہمارا ورام سنگھ بجاوہ والی کو شمع سامان ٹیکہ صدر نشینی وارد ٹونگ ہوا اول مذکور کے چھ ماہ کے بعد ازان خلیفہ
 رئیس مدوح کا پیش کر کے سامان ٹیکہ کا پیش کیا موی الیہ بیگہ حضور الامین آہ مگنظہ توقف کر کے اپنی فرودگا ہوا چلا آیا
 بتایج بست و پنجم ماہ جنوری ۱۲۸۲ء میں سو بڑے چاندات اور شہر یوسف علی فتح گدہ کے رئیس کی جانب سے بتقریب صدر نشینی
 حضور پرنو سامان ٹیکہ کلائے اور بتایج بست و یکم ماہ ربیع الاول سنہ مذکور شہر الیہ حاضر حضور ہوئے اور نذرین گذار فتح گدہ
 کے رئیس کا خلیفہ اور سامان ٹیکہ کا پیش کیا جنگان والا نے اسکو قبول کر لیا۔ بتایج بست و پنجم ماہ مذکور سنہ صدر موی الیہ
 خلعت کے ساتھ خست ہوئے۔ بتایج بست و یکم ماہ رجب المرجب سنہ مذکور محمد میڈہو خان ستمہ رئیس راج گدہ سامان
 ٹیکہ وارد ریاست ہوا۔ اور اسی ماہ کی بارہویں تاریخ کو معزی الیہ نے دربار میں حاضر ہو کر لالہ نذر پیش کی بعدہ خلیفہ رئیس
 راج گدہ کا ملاحظہ والا میں پیش کر کے سامان ٹیکہ کا پیش کیا اور بتایج شانزہم ماہ مرقوم الصدر معزی الیہ حضور سے خلعت
 خست پاکر اپنی راج گدہ ہوا موی الیہ کی چندی ریاست سے روز خست تک جاری رہی اور بتایج بست و ہشتم ماہ اپریل
 سنہ ۱۲۸۲ء میں ساکھ سدی ۱۹۲۳ء یوم جمعہ ہمارا ورام سنگھ بجاوہ رئیس کوٹہ راہی ملک بقا ہوئے و بتایج سوم ماہ ربیع الاول
 سنہ ۱۲۹۲ء کو خاص الامراء و الملک صاحبزادہ محمد عثمان بجاوہ شہر جنگ و صاحبزادہ محمد عمر صاحب و صاحبزادہ محمد جلال خان صاحب
 بنابر اسانجام اسم عقد نکاح محمد البرہم علی خان صاحب کے دختر ٹیکہ دختر صاحبزادہ محمد زین العابدین خان سے تویاب ہوا تمام
 بچپن سوار یک کبھی بیابا و ملت رجب پور وائے ہوئے اور ماہ مذکور کے ساتویں تاریخ کو جیو میں دہلی ہو کر ادا سے مراسم نکاح
 میں جانبین سے گفتگو ہوئی اور ماہ مرقوم الصدر کے آٹھویں تاریخ کو سعد اللہ خان ملازم ریاست جے پور نے صاحبزادگان
 مسبق الذکر کے دعوت کی اور نوین تاریخ کو محمد عثمان خان صاحب خلعت منار الدہ محمد عثمان بجاوہ شہر جنگ نے صاحبزادہ
 کی دعوت کی اور سوین تاریخ پنجشنبہ کو کلچ ہوا اٹھارہویں تاریخ صاحبزادگان موصوف دہلی ریاست ہوا۔ اور اسی تاریخ
 عقد نکاح دختر ٹیکہ دختر حضور پرنو راج صاحبزادہ محمد رضا خان عرف بیارے صاحب خلعت صاحبزادہ زین العابدین خان سے

منعقد ہوا تو پ کے گیا۔ فیہ اس تقریب زحمت یب میں سر ہوئے اور گیارہویں تاریخ ماہ ربیع الثانی سنہ صدر شنبہ کے روز دگر ٹری دن چڑھے صاحب زادہ عبدالصمد خان صاحب برادر حضور پڑ پڑ بجا روضۃ السلاطین کو وقت شب دو گھنٹی رات پہے راہی ملک بقاء ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور بارہویں تاریخ کو موتی باغ میں کہ دفن کاہرؤ سائے ریاست ہذا پہے مدفون کیا۔ اور بتایا گیا کہ ہویں ماہ جمادی الاول سنہ صدر کو کپتان بروس صاحب بہادر اجٹ ہڈوئی مع سیم صاحبہ دہسپر خود کو کہ اکبر آباد جاتے تھے تو نمک مین داخل ہوئے گیا وہ فیہ توپ سلامی حسب معمول سر ہوئے اور بوقت باقی رہنے جا کر گئی دن کے سیم صاحبہ مع بہر خود بسواری فیس کہ کمارون کی ڈاک قصبہ نوائی تک سہکار سے مامور تھے راہی اکبر آباد میں اور ماہ اکتوبر کی تیسری تاریخ سنہ ۱۳۵۷ کو چار شنبہ کے روز میجر میگلہ امن صاحب بہادر تو نمک مین داخل ہوئے کیا وہ توپین سلامی کی سر ہوئیں اور چھٹی ہون میں فروکش ہوئے۔ اور بوقت سہ پہر حضور انور واسطے ملاقات صاحبان موصوف کے نظر باغ مین تشریف لائے اور بعد ازلے رسوم عطر و پان وغیرہ حضور زخمت ہو کر کوٹھی بالا خانہ مین تشریف لائے بعد دو ساعت کے ہر دو صاحب واسطے ملاقات حضور انور کے بالا خانہ کی کوٹھی مین آئے بعد ازلے رسوم عطر و پان ہر دو صاحبان موصوف بجانب جے پور راہی ہوئے۔

کیفیت تشریف بری حضور انور بسوئے دارالخیر اجمیر شریف بتقریب ملاقات صاحب رزٹینٹ بہادر راجستان

بتایا کہ بیحد ہماہ رمضان المبارک سنہ صدر رنواب صاحب بہادر مع متوسلان و معزز ان بجانب دارالخیر اجمیر روانہ ہوئے۔ بتایا کہ ستم ماہ مذکور اجمیر مین داخل ہوئے صاحب رزٹینٹ بہادر نے حسب معمول دکر دہک استقبال کیا بعد ازاں حضور والا نے پر تاب مل سیکہ کے جنگہ پر قیام کیا سترہ فریو توپون کے بطور سلامی رزٹینٹ بہادر کی طرف سے چلے سہ پہر حضور انور صاحب رزٹینٹ بہادر کے جنگہ پر واسطے ملاقات کے تشریف فرما ہوئے۔ لفٹ بدی صاحب نے قیام گاہ تک حضور کی پیشوائی کی اور حسب معمول رزٹینٹ بہادر کی طرف سے سلامی کے سترہ فریو چلے بعد میں گنٹھ کے حضور انور زخمت ہو کر اپنے فرود گاہ پر تشریف لائے سلامی اتاپ حسب معمول عمل مین آئی۔ اور بتایا کہ بست دیکم سی ماہ کی صاحب رزٹینٹ بہادر واسطے

ملاقات حضور انور کے تشریف لائے حضور نے بموجب قاعدہ قدیم کے استقبال کیا۔ شرعاً تو پیرن سلامی کی حضور پر نور کی طرف سے سر ہوئیں، رزیدنٹ ہمارے قریب تین گنٹھ کے قیام کیا بعد عطا پربان کے زحمت ہوئے۔ اتواپ سلامی نواب صاحب ہمارے جانب سے سر ہوئیں بتایا کہ بست دوم صبح کے وقت حضور پر نور صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان صاحب کے مکان پر تشریف لائے تو تین گنٹھ کے وہاں قیام فرما کر اپنی زوجہ گاہ میں تشریف لائے اور شام کے وقت واسطے زیارت خواجہ معین الدین خشتی قدس سرہ کے گئے اور خاتواہ کے خادموں کو قریب دو چار روزہ کے عنایت فرمایا اور بتایا کہ بست دوم حضور والا ہوا واسطے ملاقات رزیدنٹ ہمارے تشریف فرما ہوئے قریب تین گنٹھ کے قیام فرما کر رخصت ہوئے پھر حضور والا واسطے زیارت مغربہ حضرت شیخ حسین شہید نور اللہ رحمہ اللہ کے نماز گاہ کو گئے اور وہاں کے خادموں کو بت سا زور سے عطا فرمایا۔ اور اسی روز چار گھنٹی دن رستہ صاحب رزیدنٹ ہمارے کو راہی ہوئے۔ حضور والا صبح ملازمین داخل محلہ صاحبزادہ محمد عبدالکریم خان صاحب کے مکان پر واسطے تناول طعام ضیافت کے تشریف لینگے پرتایا بست دہم کو سیر علی اور سید حفیظ علی نے سرکار والا کی دعوت کی حضور نے بوجہ سانی مزاج و دلچ اوکے مکان پر نزول جلال و طول اقبال فرمایا صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب کو مع ملازمان معزز داخل کاران ممتاز کے تناول طعام ضیافت کی اجازت دی اور بتایا کہ بست و پنجم حضور انور نے مع شکار فیریکورالئیر احیر کے کوچ فرمایا خیام اقبال انضمام چپاونی نصیر آباد میں نصب کئے گئے نامٹھ نے ایک کردہ تک استقبال کیا جہاں جل صاحب ہمارے چپاونی دیول نے بوجہ رحلت زود بخود کے معذرت کر کے چپاونی کی شرعاً فیہ سلامی کے بوقت فائز دی واپسی چپاونی نصیر آباد سے سر ہوئے۔ اور اسی قدر بوقت رخصت فرما کر سر ہوئے۔ اور بعد ازاں موضع کوتاہ علاقہ کشن گدہ میں قیام ہوا اور گوہر بند سنگ شکار جاگیدار موضع مذکور میں ہر دو درباران سیمان پہن سنگدہ آئندہ سنگ حاضر ہو کر نذر ادا کر کے یک راس سپیشیش کیا حضور والا سے ہر دو دربارگان کو خدمت عطا ہوئی اور بتایا کہ بست و پنجم کو کٹا جونی سوہرہ پر تیزی سے یک کردہ کے فاصلہ پر بک کی جاسے لشکر حضور ہی فرمائش ہوا بتایا کہ بست و پنجم شام کے وقت حضور والا قلعہ لیر گدہ میں داخل ہوئے اتواپ سلامی حسب معمول سر ہوئیں اور بتایا کہ سوم شوال الحکم سنہ مذکور دیوان شمس الدین پیشکا حضور پر نور سے مبارک انعام بعض کارہائے مستعلقہ گنہ سروج مامور ہو کر راہی بگٹ مسطور ہوئے اور بتایا کہ دوا زوہرہ مذکور گنہ ملازمین جا چوہے چونکہ طبیعت حق حویث حضور پر نور کی دیوان مسطور کے حرکات ناشائستہ سے کمدتی بنا علیہ نسبت محمد دوستگیر خان سالار لکڑہ عمدہ عامل مزین پر ہر روز حکم فرمایا کہ دیوان کو گھر کر کے قلعہ جہر آباد عرف چٹہرہ میں مشید کریں حسب الحکم والا بتایا کہ بست و پنجم سالار مذکور داخل سروج ہوئے

اور دیوان کو تقسیم کر کے جیمہ باد میں پونہ پانچ بج بستی و ششم ماہ شوال المکرم صد یک پانچ برس صاحب بہادر اجنت
 ہندوئی مع میم صاحبہ کے تقریب دورہ تشریف لائے تھے اندر گدہ سے ہاستقبال مہولی ٹونک میں دھن ہوئے اور نذر باغ کے
 دروازہ کے محاذی ٹھہرے سلامی اتواب کی بدستور سر یوین دو گھڑی دن رہے حضور والا واسطے ملاقات صاحب اجنت بہادر
 کے تشریف لائے محب معمول صاحب اجنت نے لب و لہجہ تک استقبال کیا حضور انور و وساعت تک مجلس فرما کر
 بعد عطر و بان کے رخصت ہوئے دوسرے روز چار گھڑی دن رہے صاحب اجنت بہادر بنابر ملاقات حضور پر نور نذر باغ میں
 تشریف لائے۔ اور جب معمول پیشوا علی میں آئی صاحب اجنت بہادر نے دوساعت قیام فرمایا بعد عطر و بان کے
 حضور والا اور اجنت صاحب بہادر نے قوہ کچھ خاص کی مشاہدہ فرمائی وقت غروب آفتاب کے قوہ مدبوت ہوئی اور شام
 کے وقت صاحب اجنت بہادر کے خیمہ کے دروازہ آتش بازی شروع ہوئی اسی ماہ کی آٹھویں تاریخ صاحب اجنت بہادر چھوٹی
 دیوان کو روانہ ہوئے گیارہ فیروز توب خان کچھ خاص سے سر ہوئے اور پانچ بج بستی و ششم ماہ ذی الحجہ صد و ہجرت سنگہ
 ٹھاکر لاہور مع ریونت سنگہ ٹھاکر عوی خود یک کس ٹھاکر دو کار پر دروازہ بنارہ حضور انور تقریب عید الضعی و اعلیٰ ٹونک ہو کر کچھ لال
 سینہ کے نوہرہ میں واقع علی گنج کو کش ہوئے دوسرے روز علی الصبح نذر باغ میں حاضر ہو کر تداراکی بعد نیم ساعت ٹھیکر
 رخصت ہوئے بات سے چندے جب معمول ناواپسی ٹھاکر جاری رہے اور پانچ سو م، و محرم الحرام ۱۲۸۷ھ کو لگا پر شاہ
 معتد رئیس جہالا لاہور مع سامان ٹھیکر کے بہتر نفر سوار و پیادہ ٹونک میں داخل ہوئے چندے سرکار سے مقرر ہوئے اور تاریخ
 پنجم روز یکشنبہ جب درخشاں اشار الیہ ایک ترب رسالہ اور ایک کپنی پٹال میں کچھ خاص واسطے لانے سامان ٹھیکر کے مامور ہوئے
 اور بوقت یک پاس روز برآمدہ مومی الیہ وجوہ علی نے نظر باغ میں حاضر ہو کر اول نذر اکر کے سامان ٹھیکر کا پیشکش کیا اور ایک
 اشرفی تذکرہ کی اور پانچ روز پیشاں کے اوچا ہر علی نے دو عکس روپیہ نذر اور ایک روپیہ تدار کیا مومی الیہ ایک ساعت ٹھیکر رخصت
 ہوئے اور اسی ماہ کی آٹھویں تاریخ اشار الیہ نے مع جہاں علی حاضر ہوا کہ جو خود پیہ نذر اور دو روپیہ تدار کے جہاں علی محب سابق نذر
 و تدار علی میں لایا مع بعد جانہ بنگان علی نام تار بنگان خلعت عطا ہوا اور اسی تاریخ وہ جہالا لاہور چلے گئے اور تاریخ دہم ماہ مذکور
 شاکر اختر ٹھیکر حضور پر نور کا صاحبزادہ محمد عبد العلی خان صاحب خلعت الصدق افتخار الامرا و فخر الملک صاحبزادہ محمد عبد العلی خان
 صاحب سے جامع مسجد میں منعقد ہو گیا اور فیروز توب اس تقریب زحمت تزیین میں رہے اور اسی ماہ کی سترہویں تاریخ کو چار گھڑی
 دن رہے حضور انور مع مصاحبان خاص جو شہید باغ میں رونق افروز ہو کر بیرون چڑھے علی گدہ کو تشریف لے گئے حسب دستور

قلعہ علیگڑھ سے اتواب سلامی سرسویں اور اسی ماہ کی بیسویں تاریخ جہانگیری دن چڑھ سے علیگڑھ سے موضع لاکھیری علاقہ بوندی میں مقام ہوا اور بتایا کہ بست دوم مانگول علاقہ کو زمین قیام ہوا اور بتایا کہ بست سوم باران علاقہ کو زمین قیام کیا جہانگیری دن رہے بتایا کہ چند گناستہ سینہ دان ملنے دربار میں حاضر ہو کر تذکرہ اور میوہ سبکی والی پیشکش کی اور بتایا کہ بست وچہارم روز جمعہ بندہ گان والا رجم آباد عرف چوہڑہ میں داخل ہوئے یہاں وہ شاک اتواب سلامی قلعہ رجم آباد سے سرسویں اور نذرانے عامل پکینہ و افسران سپاہ و اہل عمارت و مہمان و عتبات و غیرہ معروض قبول آئین حضور کے بنفس نفیس انتظام ملی و مالی ذرا کچھ موقوف جدیدہ سمور آباد کئے اور بجانب صولت جنگ دروازہ ایک گنہ جدید آباد کر کے مہسوم بہ علی گنج فرمایا حسب حکم بتایا کہ غلام صفیر المظفر سنہ صد جناب خسرو زانی بیک صاحبہ رونق افروز رجم آباد بیسویں اور اسی ماہ کی بیسویں تاریخ کو محب المدخان سے صدر رئیس جمال اور رجم آباد میں فائز ہوا و سکی جوان نوازی کی گئی اور یکم تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ صد کو محب المدخان مذکور حضور پرنور سے خلعت پاکر خلعت ہوا اور بتایا کہ سوم ماہ مذکور سنہ مذکور دیوان شمس الدین احمد کہ مقید قلعہ رجم آباد میں تھے حسب الحکم حضور بعد حضور تصور ہوا کہ موروثی غفلت حضور ہوئے اور اسی تاریخ کو صاحبزادہ محمد حافظ جلال خان صاحب نے اس جہان فانی سے طرف ملک جامدانی خلعت فرمائی۔ اور اسی ماہ کی ساتویں تاریخ شیخ عظیم علی و شیخ چاند متعینہ تو شے خانہ کو منجانب ریاست ہذا مع سامان خلعت صد نشینی رئیس کوٹہ کی جانب کوٹہ روانہ فرمایا گیا اور بتایا کہ چہارم ماہ مذکور یوم توبہ بعد اواسے نماز جمعہ حضور پرنور سروج کو روانہ ہوئے۔ اور بتایا کہ ہفتہ ہم بوقت نصف اللیل سروج زمین پونچھ صبح کو نذر تمام کارپردازان کی قبول فرمائی اور انتظام مالی و ملکی کو سرانجام دیا اور بتایا کہ بست دوم جہانگیری دن چڑھ سے سروج سے حضور پرنور خلعت فرما کر لہجہ قطع واصل و منازل بوقت عصر فرمایا تو تک ہوئے۔

کفیت ملاقات بین الدولہ وزیر الملک اتواب محمد علی خان صاحب بہا و صولت جنگ
باناوب لارڈ سر جان لارنس صاحب بہادر و میراے کوہز جنرل بہادر بمقام اکبر آباد

بتایا کہ بست و نهم ماہ جمادی الثانی سنہ صد رنواب بین الدولہ بہادر واصل اکبر آباد ہوئے صاحب رزیدنٹ بہادر رجستان مع بلیر صاحب بہادر شاہ گنہ تک کہ کشدر گاہ سے بغا صلا و دو کوس کے واقع تھا جماعت شاعت تقریرت لائے اور جماعت

کہ نواب صاحب بہادر داخل خمیہ گاہ ہوئے ہفتہ شکامی اتواب سلامی قلعہ کبر آباد سے سرہوین اور بتاج سے اتر ماہ مذکور
نواب گورنر جنرل بہادر رونق افروز الہ آباد ہوئے اور بتاج دواؤں ہم نوبہر شہر سر شملوٹ صاحب افسر سٹیشن بدلیکنٹہ
نے مع چار سولہ اردلی صاحب زرینٹ بہادر کے مشایعت نواب یمن الدولہ بہادر کے فرائی نواب صاحب بہادر مع
ہفت سرداران مفصلہ ذیل داخل خمیہ نواب گورنر جنرل بہادر کے صاحبزادہ حافظ محمد ابراہیم علی خان صاحب - صاحبزادہ حافظ محمد
اسحاق خان صاحب - افتخار الامرا مختار الہام صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ - اعزاز الامرا معز الملک
صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ - اشرف الامرا عماد الملک صاحبزادہ احمد یا رخاں صاحب بہادر فتح جنگ -
صاحبزادہ علی محمد خان صاحب - حافظ احمد حسن بدایونی - حسب معمول اتواب سلامی سرہوین سواران رسالہ و کمپنی نے
سلامی اوکی نواب صاحب بہادر نے یکصد و یک اشرفی پیشکش کی وہ ہندوستان ہو گئی چھارٹ تک جلد رہا بعد تقسیم
عطربان رخصت ہوئے - اور بتاج خیر پور ہم ماہ مذکور بتاج گج ہوئے - اور بتاج شہنشاہ نوبہر نواب دیر سے گورنر جنرل
چراغان مع ہراہیان مذکورین شل دیگر دوسار رونق افروز بتاج گج ہوئے - اور بتاج شہنشاہ نوبہر نواب دیر سے گورنر جنرل
بہادر نے جلد دوسار سے ملاقات باؤدیکو چنانچہ بعد ملاقات رئیس الوخمیہ نواب صاحب بہادر یمن رونق افروز ہوئے
بست و یک مرتب اتواب سلامی علی مین آئین بعدہ پنجاہ و یک کشتی ہائے سامان قیمت ہشت ہزار دہیکہ کا گدراں نواب
صاحب بہادر نے پیشکش کین اور مالائے مرواریہ بست خود نواب صاحب بہادر نے زیب گلوئے دیر سے بہادر
فرائی بعد تقسیم عطربان رخصت ہوئے - اور بتاج ہفت ماہ مذکور باعطائی تمغہ منعقد ہوا نواب صاحب بہادر مع افتخار الامرا
مختار الہام صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ و حافظ احمد حسن بدایونی داخل خمیہ نواب گورنر جنرل بہادر
ہوئے - سلامی کسی رئیس کی نواب گورنر جنرل کی جانب سے مہر علی مین مذکور رئیس جوہ پور اور رئیس قوہلی کو منجاب دیر سے
بہادر تمغہ رئیس دادار اعظم ستارہ ہند عطا ہوا بعد ازاں صاحبان انگریز کو سی ڈسٹریکٹ ہندوستان ہوئے بعد تقسیم عطربان رخصت
ہوئے بتاج یاد ہم ماہ مذکور بارعام مقر ہوا نواب صاحب بہادر مع پنج ہراہیان یعنی صاحبزادہ حافظ محمد ابراہیم علی خان صاحب
بہادر افتخار الامرا مختار الہام صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر رئیس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمد وہان صاحب
بہادر و جنگ و اعزاز الامرا معز الملک صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ و خاص الامرا اعتماد الملک صاحبزادہ
محمد خان صاحب بہادر شیر جنگ داخل خمیہ گورنری ہوئے نواب یمن الدولہ بہادر نے یک صد و یک اشرفی اور صاحبزادہ

حافظ محمد ابراہیم علیہما نصاب بہادر نے چچاہ دیک اشرفی دو گیکر ہمایون نے یک یک اشرفی پیشکش کہیں نواب گورنر جنرل
بہادر نے قبول فساد کر اپنا ہتھ رکھ رکھ دیا بہرہ تمام اشرفیان داخل گنبد گورنری ہوئیں اور خلعت بجانب گورنر جنرل بہادر
نواب صاحب بہادر کو عطا ہوا اور بتایا چچا ابراہیم شعیان العظم سے صدر لشکر کپتان بوس صاحب بہادر اجنٹ ہارڈی ٹونک
کہ اگر آپاؤ سے بجانب دیوبلی کے جاتا تھا وارڈ ٹونک ہوا اور بجاؤسی دروازہ نظر باغ قیام کیا۔ بتایا چچا ابراہیم ماہ مذکور صاحب
موصوف مع ڈاکٹر یا استقبال معمولی تشریف لاکر نظر باغ میں قیام کیا اڑوہ اتواپ سلامی کبب معمول علی بن آئین بعد نماز مغرب
حضور بڑے دیوبند میں تشریف لائے تھے تاشا گراگر بڑی حاضر ہو کر تاشا دکھانے میں مشغول ہوا صاحب اجنٹ بہادر ویم صاحب
ہی اس محفل میں شامل ہوئیں قریب دو ساعت کے تاشا راہ بعد تاشا دو اضع عطر و پان رخصت ہوئے اوسکے دوسرے
روز کہ انگریزوں کا بڑا دن تھا گلہ سہ دیوہ وغیرہ سرکار والا تیار سے صاحبان مدوح کے خدمت میں پہنچ گئے اور بعد نماز ظہر
خاص کپور پٹ پر حاضر ہوا اور بندگان حضور والا بعد نماز عصر پٹ پر تشریف لاکر سپاہ کا سلام قبول فرما کے خیمہ جنٹ صاحب
بہادر میں داخل ہوئے۔ صاحب جنٹ بہادر نے خیمہ تک پیشوائی کی بندگان عالی قریب ایک ساعت کے بیٹہ کر
بعد عطر و پان کے برخاست ہوئے۔ اور ہاتھوں پر ہوا رکھ کر پٹ پر تشریف لائے۔ قواعد غروب آفتاب تک رہے۔
بعد نماز حضور انور نے نظر باغ میں تشریف لاکر نماز مغرب اوکی صاحبان موصوف کے خیمہ کے دربر و شعی چاغان ہوئی اور
آتش بازی چھڑی گئی اور بتایا چچا ابراہیم ماہ مذکور صدر صاحب اجنٹ بہادر رخصت ہوئے گیا راہ اتواپ سلامی سر ہوئیں۔
بتایا چچا ابراہیم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر کا کوچ ہوا۔

کیفیت معزولی جناب یمن الدولہ وزیر الملک جناب محمد علی خان صاحب بہادر
صولت جنگ۔ و مسند نشینی حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب فط
محمد ابراہیم علی خان بہادر صولت جنگ دام اقبالہ

جناب یمن الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ نے تادمت سہ سالانہ شہت ماہ بعد کر و حکومت فرمائی۔

آخراً بحکم کشتن شکار ان قصبہ لادہ کہ پیش ازین متعلقہ ریاست ہزارنگ گلشن آباد عرف جاوہر تھا بحکم صاحبان انگریز مقیم ہوا
بنارس ہوئے اور اکی کیفیت بعد غرضہ کہ کسی جاتی سے کہ بتایا نہ کر مہ گشت سے بوقت یکپاس شب گزشتہ مسمی بوقت سنگ
عم ہریت سنگہ شکار قصبہ لادہ مع یک پسر و دو کاما درینودہ ہل میان بیکان نہیں لکھا نیز الملک سیح الزمان وفادار خان حکیم سید محمد
سرور شاہ خان بہادر مصباح جنگ سپاہیان دلائی کے ہاتھ سے مارے گئے مگر کما در ہریت سنگ مع چند مساجیان خود کہ دیوان
شمن لدین احمد کی جوتی پر نو کشت تماشائی سے بچ گیا۔ بتایا جیست دہوم شاہ شعبان العظمیٰ علیہ السلام بہادر و پسر علیہ السلام
خریدہ مشتمل معزول نواب صاحب بہادر دیندہ نشینی خلف الکبریٰ صاحبزادہ حافظ محمد ابراہیم علیا نصاب صاحب بہادر منجانب اجنبی ہوتی آیا
نواب صاحب بہادر نے غفر نفیس اپنے خلف الکبر کو زیب مستفرا کر دلا بھادی دلی تشریف فرما ہوئے بعد ازاں بحکم
صاحبان انگریز قصبہ بنارس میں سکونت پذیر ہوئے اور نواب صاحب بہادر مدح جہ بوقت روٹگی بنارس منجانب اجنبی بہادر مدح
روپیہ نقد اور جس کی اجازت ہو گئی تھی چنانچہ نواب صاحب بہادر نے نقد ایک لاکھ **لکھ** اور جنس **لکھ** موجودہ خزانہ
مدار سے اپنے جہاز لیگے اور باقی ایک لاکھ چھ ہزار روپیہ بطریق قسط **لکھ** تک ریاست ہذا سے وقتاً فوقتاً بھیجا گیا اور
پیش خدمت ہزار روپیہ سالانہ مقررہ ہفتی موصوفہ کیلئے ہزار روپیہ مانا نہ ہوتے ہیں ناصین حیات ریاست ہذا سے جاری رہا اور صاحب
جدید نواب صاحب بہادر شل حکیم سپہر و شاہ و مولوی محمد حسن بدلاونی و نصیر الدین کو تو قوال ریاست ہذا سے ریخاست کئے گئے
حکیم مقدم الوصف اولاً قلعہ چنار گڑھ میں مقید رہے بعد ازاں قلعہ مذکور نظر بند رکھے گئے اور بتایا کہ ۱۳ ماہ فروری ۱۸۵۷ء کو حکیم سطور
کی خوراک کے لئے حکم سرکار انگریزی شانزدہ روپیہ ماہوار مقرر ہوئے تھے بعد حسب احکم صاحب کلان بہادر چیل روپیہ ماہوار مانا
حین حیات موسیٰ الہی مقرر کئے گئے ابتداً نواب صاحب بہادر کے، اخیراً نواب سلائی کی سرکار انگریز کی طرف سے مقرر تھی وقت
معزولی نواب صاحب بہادر چند فی نواب سلائی سے کم ہو کر گیا وہ غیر ہو گئے اور بتایا کہ یک ماہ رمضان المبارک ۱۲۸۵ھ مطابق یکم جنوری
۱۸۵۷ء کو کرنل کینک صاحب بہادر اجنبی گورنر جنرل بہادر راجستان رونق افروز ریاست ہذا ہوئے امین الدولہ وزیر الملک نواب
حافظ محمد باہریم ملینا نصاب بہادر دام اقبال سے ملاقات فرمائی نواب صاحب بہادر نے دیوان خانہ کے کتب خانہ تک استقبال کر کے
صاحب بہادر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔ دیوان خانہ میں لائے بعد ازاں صاحب کلان بہادر نے دیوان خانہ پر چڑھ کر اور قلعہ محل کو ملاحظہ
فرمایا بعد ایک گنٹہ کے اپنی خود گاہ پر تشریف لیگے نان بعد بتایا کہ یک ماہ مذکور علی الصبح بجانب قصبہ نوابی علاقہ جسے پور مع صاحبزادہ
حافظ عباد و احمد خان صاحب کے کوچ کیا دوسرے روز بعد نماز شمسیر ازلیا رور بارہ انتظام امور ریاست صاحبزادہ صاحب مدح کو



خصمت فرمایا اور تین روز کے بعد کپتان بدوس صاحب بہادر اجٹ ہاروتی و ٹونک صاحب کلان بہادر سے خصمت ہو کر ٹونک
 مین تشریف لائے اور ایک ماہ تک قیام پذیر رہے اور اسی اثنا میں کپتان جمیس بلیر صاحب بہادر بعدہ اسٹنٹی مامور ہوئے
 اور انتظام اکثر مور کا ارباب پنجایت کی رائے سے سرانجام دیتے تھے تفصیل ارباب پنجایت صاحب زاہد مظاہر
 محمد عبداللہ خان صاحب دارالہمام۔ انتحار الامرا محمد الملک صاحبزادہ محمد عبداللہ خان بہادر فرزند جنگ۔ اسٹریٹ الامرا
 عمرہ الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ۔ معتد الامرا منظم الملک صاحبزادہ وزیر محمد خان بہادر ضلع جنگ۔ بدر الملک شیر خاص
 ابوسلیمان منشی محمد منظور علی عباسی بعد از ان منشی صاحب موصوف باعث ضعف و پیری خواہان پیش ہوئے سرکار والا سے
 اوکئی پیشکش منظور ہو گئی اور اوکئی جگہ شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر و تور جنگ مامور ہوئے اسی ایام میں ایک
 قانون یہ تجویز صاحب اجٹ بہادر بنابر کارروائی محکمات مرتب ہوا اوکئی ایک نقل ہر ایک محکمہ میں جہت عہدہ رسید ہو گئی اور
 اسی زمانے میں جمیس بلیر صاحب بہادر قائم مقام اجٹ جسے پور پور کا فایز ریاست ہذا ہوئے توپ سلامی بدستور سر ہوئیں
 یہ چنبرہ روز کے بعد صاحب موصوف ریاست بہرت پور کے اجٹ ہو گئے اور یہاں اوکئی جگہ کرل سہی بلیر صاحب سسٹنٹ
 اجٹ گورنر جنرل بہادر مامور ہوئے۔ بتایا کہ بستی دہنتر مہاراجہ مظفر اللہ صاحب مطابق مہاراجہ جوں ۱۸۶۹ء کپتان بدوس صاحب
 بہادر اجٹ ہاروتی نے انتقال کیا اوکئی جگہ کپتان ڈبلجوی ڈبلویو صاحب بہادر اجٹ ریاست ہذا ہوئے حسب بدستور ریاست
 سے خلیفہ تہنیت بنام اجٹ صاحب موصوف لکھا گیا۔ بتایا کہ بستی دہنتر مہاراجہ ۱۸۶۹ء بھی خواب صاحب بہادر
 مع شیخ عزیز محمد تالیق و چند کسان مصاحبین و ملازمین بطریق سیر و شکار قبضہ کردی متعلقہ ریاست ٹونک تشریف لے گئے وہاں
 سے سواری شتران تیز رفتار عازم سرحدہ جسے پور ہوئے بتایا کہ کرم جوب المرجب یوم پنجشنبہ داخل ہے پور پور کا حاجی کے باغ
 میں قیام فرمایا اور اسی روز سواری اسب شہر ہے پور کی سرفرائی بتایا کہ دوم روز آدینہ دیوان شمس الدین احمد نے تشریف آوری
 حضور الامرا کو فاکر و خشک و شیرینی ہر قسم طعام ہر انواع پیشکش کیے اسی روز حضور والا نے بازار اور گھاٹ کی بھی سرفرائی
 اور بتایا کہ سوم روز شنبہ آئی کی سیر کی اور بتایا کہ چارم روز یکشنبہ حضور والا کی ملاقات ہمارا جہارم سنگہ بہادر والی ہے پور سے بوساٹ
 کپتان بلیر صاحب بہادر کو اس ایام میں انچارج صاحب زرینٹ بہادر کے تھے راج محل میں کرسیوں پر چوٹی اور مدار جہارم سنگہ بہادر
 نے لب فرش تک استقبال حضور پور کیا بعد ازاں سے روم اتحاد و دوستانہ طوائفان پری پیکر ایک گنہ تک قص رہا بعد ازاں
 نواب صاحب بہادر جہارم صاحب بہادر شخص ہو کر پور کا پور تشریف لائے بتایا کہ پنجم روز و شنبہ سامان و عورت اور اکیرار و دیگر نقد ہمارا جہارم سنگہ

نے نواب صاحب دارم اقبال کو بھیجا اور بوقت شام ماراج صاحب بہادر تین تھانوں پر صاحب بہادر کی زد و گاہ پر آئے حضور انور نے
نائب فرزند استقبال کیا اور کرسیوں پر ملاقات ہوئی بعد اٹے مراسم صیغہ و تہنیت ماراج صاحب بہادر مخلص ہوئے بتایا جنم روز
آویدہ بوقت سپہ نواب صاحب بہادر مع صاحب اجنت بہادر ٹونک میں تشریف لائے بتایا یازدہم ماہ صفر المظفر ۱۲۸۶ھ
مطابق سیدہم ماہ یعنی سنہ ۱۲۸۷ھ کو غل سی پیر صاحب بہادر اسٹنٹ اجنت کو چیت بہادر راجپوتانہ تبدیل ہو کر کابن ملک
دارم روانہ ہوئے اور اسی بتایا بوقت یک پاس شب گزشتہ دختر نک اختر مشکوٰی گلان حضور پرتو تولد ہوئے ہر ایک نوجوان
سے اتواپ سر ہوئیں۔

کیفیت ملاقات امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد الہی علی خان بہادر صولت جنگ
بانواب لارڈ آف میو صاحب گورنر جنرل بہادر و سیراک کشور ہند بجا دار اخیر امیر

بتایا بستہ دوم ماہ جب المرجب سنہ ۱۲۸۷ھ مطابق سیدہم ماہ اکتوبر سنہ ۱۲۸۷ھ عزا میں الدولہ بہادر دار اخیر جمیرین داخل ہوئے
کپتان ڈیو جی ڈیویو صاحب بہادر اجنت ہمدانی و ٹونک و کپتان کوٹ صاحب اسٹنٹ رزٹینٹ بہادر راجستان کشن
جمیر نے حسب معمول دو کوس تک استقبال کیا بعد ازاں نواب صاحب بہادر داخل شہید گاہ خود ہوئے انگریزی کمپنی نے
حسب معمول سلامی ادا کی چونکہ تو بیٹا انگریزی جہاؤنی نصیر آباد میں تھا نواب صاحب بہادر کے توپ خانہ سے گیارہ فیوریلو سلامی
حسب راسے صاحبان موصوف سر ہوئے۔ بتایا بستہ ماہ اکتوبر نواب گورنر جنرل بہادر کی بخت شریف آوی سٹلکر جدر راسا
ہندوستان نے باغ شاہ علی تک کہ دار اخیر جمیر سے بفاصلہ ایک کوہ ہے استقبال کیا اسی روز نائٹ بنے شب کے
صاحب و سیراکے بہادر اسٹنٹ اجنت گورنر جنرل بہادر پوٹیکل اجنت ہمدانی و ٹونک و یک صاحب سکرٹری جنرل پرسی
حضور نواب صاحب بہادر زد و گاہ تشریف لائے بعد مزاج پرسی واپس تشریف لے گئے بتایا بستہ دیکھ ماہ مذکور دربار
خاص رواسا شہدہ نواب گورنر جنرل بہادر نے ہر ایک رئیس سے دستاؤتقا علی قدر مراتب ملاقات فرمائی چنانچہ سات
بچے دن کے بعد ملاقات رئیس کشنگڑہ حضور نواب صاحب بہادر سے مع شش وادان منفعہ ذیل
ملاقات ہوئی۔



اسماء سرداران ہمایہی حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ

صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب - افتخار الامراء نخر الملک صاحبزادہ محمد سعید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ
صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان برادر حضور - صاحبزادہ محمد سعید خان مامون حضور - اشرف الامراء عماد الملک صاحبزادہ
احمد یار خان بہادر فتح جنگ - صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جنرل فرخ ظفر فرخ حضور - عند الحوادث صاحب
رئیس بہادر و قاری سکرتر تار وادہ احاطہ استقبال کیا اور انگریزی پٹن نے سلامی ادا کی اور انواب سلامی ہیستور سرچین
حضور نواب صاحب بہادر نے یکصد ایک اشرفی پیشکش کی اور دیگر سرداران ہمایہی نے ایک ایک اشرفی بطور نذر پیشکش
کی بعد ازاں حضور مدح کو بجانب نواب گورجنرل بہادر دیر اس کے کشور ہند خلعت عطا ہو اور دیر اسے بہادر نے مال لائے واپس
اپنے ہاتھ سے نواب صاحب بہادر کو پینالی بعد عطر دیان محض ہو کہ حضور الامع سرداران ہمایہی فرود گاہ پر تشریف
لائے تباہ بست و دوم ماہ مذکور نوبت کے دربار عام معزز انواب صاحب بہادر مع شش سرداران مذکور بالا بشت
وانواب سلامی معمولی خیمہ گاہ نواب گورجنرل بہادر دین و فل ہوئے دیر اسے بہادر نے اسپیش کمرے ہو کہ چربی بعد ازاں
نواب صاحب بہادر نواب گورجنرل بہادر سے محض ہو کہ اپنی فرود گاہ پر تشریف لائے اسی روز دیر اسے بہادر نے جملہ رسا
سے ملاقات بازو عفرانی خیمہ نواب صاحب بہادر سے بھی سب دستور ملاقی ہوئے عند ملاقات یہ سرداران نواب صاحب بہادر کے
ہمارہ تھے - صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب - افتخار الامراء نخر الملک صاحبزادہ محمد سعید اللہ خان بہادر فیروز جنگ
حافظ محمد اسماعیل خان صاحب برادر حضور صاحبزادہ حافظ محمد عبدالصمد خان صاحب برادر حضور - اشرف الامراء عماد الملک صاحبزادہ
احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ - صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جنرل فرخ ظفر فرخ حضور - صاحبزادہ محمد سعید اللہ خان
مامون حضور - صاحبزادہ ادلو اللہ خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب - جلال الدین حسان -
دکال الدین خان و سید نور الدین بخش الملک و محمد امین الدین میثمی و محمد خاص فخر الزمان سکندر شاہ حسین خان بکیرید: انگریز
طیب خاص و پستان محمد سعادت علی خان میر و مختار اللہ و محمود خان بہادر ثبات جنگ - و حافظ محمد نعیم خلف اکبر و سلمان بخش محمد و علیان
و کپتان شیخ مر قرضی - نواب گورجنرل بہادر نے اپنے ہاتھ سے مال لائے واپس دیر اسے گلوں حضور نواب صاحب بہادر
فرمانی بعد تفریح و دیان و قبول پیشکش رخصت ہوئے الیہ فی القاب کے بطور سلامی سر جوئے کردہ و سرور کے استقبال کے

لئے پہلے گئے تھے انواب گورنر جنرل بہادر کو رئیس جہا لاوار کے خیر نہ تک پہنچا کر وہاں آئے تھے بتایا کہ بہت ویکرم رمضان المبارک ۱۲۸۷ھ ہجری مطابق یکم جنوری ۱۸۷۵ء کو کپتان سی بی صاحب بہادر مع فرط صاحب کلان بہادر ورجستان مندر حصول اختیار کیا نسبت حضور پور دہم اقبال و نشر لیت فزائی ریاست ہذا کو کہ جمع خاندان و اراکین و الاشان کے بعد و انواب صاحب بہادر کو اختیارات کلی کا فائدہ مستلایا اس تقریب و زحمت قرب میں انواب تفت سہروردی اور جلا اقبال و ملازمین ریاست نے حضور میں تشریف کرارین اور منجانب ریاست باجمیع مقام پگنات پروانہ عات نصمن غزوہ اختیار کیا است سر اسراحت مع اجازت سہروردی نے انواب سلامی بہت ویکم ضرب کے جاری سپاہی ہوئی اور صاحب اسسٹنٹ بہادر و موصوف بہتور سابق نگران ریاست رہے مہکف نے اس تقریب و زحمت قرب میں جو قصیدہ لکھا ہے وہ یہ ہے۔

قصیدہ

پروہ از عارض خورشید دل آبرخاست	صحیح نوز و پے تسنیت از جابر خاست
از پے مرجا آواز تیر ابر خاست	علم دولت و اقبال جنبش آمد
شب بزم سیمینہ کف بہر تاشا بر خاست	دست ذرات نقاب از رخ خورشید کشود
کہ بداماد شدن ببل شیدا بر خاست	نوع و سان چمن جب ملوہ رنگے کر دند
واسن و جیب پیر از عنبر سارا بر خاست	شاندہ بطرہ شمشاد صبا تابا کشید
پردہ از دیدہ زول غور متن ابر خاست	زرگس و دسترن و یاسمن و نسرن را
در چمن جام بکف زرگس شملہا بر خاست	غنچہ در دست جو میناے لمی تاب گرفت
تا شگوفہ تماشائے کہ از جابر خاست	می زند چشم مردم گل بادام بے
کہ زمرغان چمن شورش و غوغا بر خاست	رنگ گل خامد من نیت ازین تازہ غزل

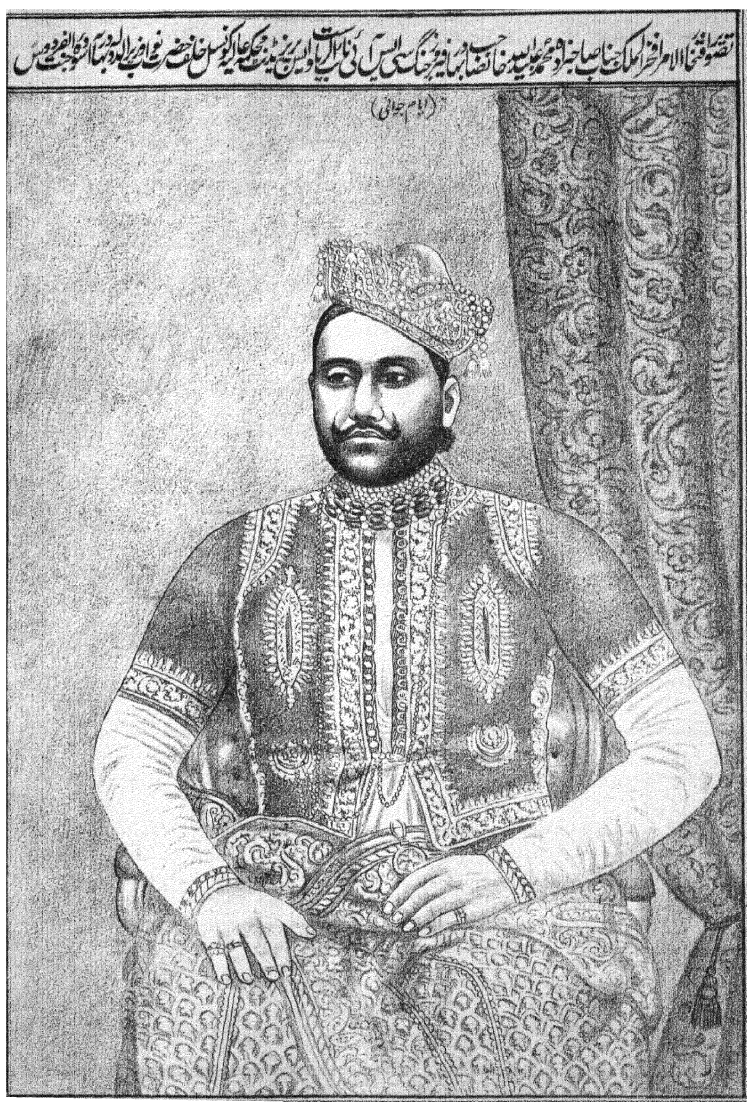
غزل

نالہ تا از دل سودا زوہ ما بر خاست
گردی شد از دامن مہر ابر خاست

کل بسر جام بکفت خنده لب زلف بپا
 محسوسو که گر چنان منجمد باد فزوش
 بود و در عارض یوسف چو غضب برق کز د
 مردمان ما هم در خون جگر بنشاند
 جانب صورت خوب آئینه اقدام کند
 در جهان نقش نشانید چنان نومییدی
 و آنکه بر عاشق دیوانه که او را کولیش
 آبرو گشت غبار نظم سرم از گریه
 قلم را بس از مع بهایون سوزیت
 عدل دادش بچین تا که قد خود آراست
 آفتابی شده از مطلق کشور طالع
 لطف حق است که نوابالین الدوله
 باذل و عادل و زیبا کیش حسن دانش
 تا که نامش چو نگین نقش در ایام نشاند
 ابر نیسان غمیل است از کف و افشانش
 بسکاد و ذره نوازی که بیان کرد چو مهر
 کس به بدش نکند شکوه جور و فلاح
 آستینان در کف لطف و چون صوفیه بست
 بخشش آنکه کند بین پیشش دوان
 خط انبساط او در دهر بگری بشت
 وصف الطاف او اس آبر و وار و نه

بهمارنگ نمون بسر عیار خاست
 که حجاب از نظر موبین در سار خاست
 دو دوازده من امیر در عیار خاست
 فتنه چشم تو روز که بیغیر خاست
 بهر نظم بر چو شیشه هم از عیار خاست
 که نگین دل من نام منار خاست
 بچه اندوه نشست و بچه غوغا خاست
 از برم و دشمنی که آن آئینه سیار خاست
 تا شنید اسم بزرگش بولاب خاست
 یک قلم موبین سپرد بر ابر خاست
 الله احمد حجاب شب یلدا بر خاست
 موسی که بهیبت او بر تن اعدا بر خاست
 بر ساد که نشست او خود از پابر خاست
 حکم فرمان و صحنی قیصر و دارا بر خاست
 شور او بهت او در دل و دریا بر خاست
 تا توان صبح که بوست توانا بر خاست
 رسم ظلم و ستم از عالم دنیا بر خاست
 دیدش از دو چو شاهین بکارا بر خاست
 بطلابست او چون از همه بالا بر خاست
 هر کز حکم او بر خاست ز دنیا بر خاست
 عالم از دوستی او بولاب خاست

اور تیناچ بست دوم ماہ شوال المکرم مطابق چار دہم ماہ جنوری ۱۲۸۶ء صاحب کلان بہادر تقریب خلعت بحضور الامام موضع مسئلہ علاقہ ریاست پٹنہ میں وارد ہوئے استقبال کے لئے مستعدا مرام منتظم الملک صاحبزادہ وزیر محمد خان بہادر غنہ جنگ و صاحبزادہ محمد اسفند یار خان جنرل فوج مظفر موچ و کپتان محمد سعادت علی خان الہکار و سید محمد سید صاحب الہکار داخل موضع مذکور کے ہوئے اور بعد پیشکش طعام و دوا الیسا سے سب زور سہرانی صاحب کلان بہادر سے بوقت سپہر ملاقات تک تیناچ بست و سوم ماہ شوال المکرم مطابق شانزدہم ماہ جنوری ۱۲۸۶ء حضور نواب صاحب بہادر مع کپتان سید صاحب بہادر اجنت ہار دی کو صاحب کلان بہادر سے ایک روز پہلے روانہ ہوئے تھے اثنائے راہ میں درمیان موضع سورن اور جھور کے کہ ہر دو موضع علاقہ ریاست ٹونک سے ہیں حضور انور نے صاحب کلان بہادر سے بسواری اسپ ملاقات فرمائی اول صاحب کلان بہادر نے فرمایا کہ کل سات سبجے دن کے قلعہ معلیٰ میں باجماع جلاہل خاندان و اعتماد دربار عطا نے خلعت منعقد ہوگا بعد جو عطا نے خلعت بوقت سپہر قرار پائی ہوئی چٹا پتہ صاحب کلان بہادر و کپتان سید صاحب بہادر دو صاحب ڈاکٹر بسواری خٹان مع صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان نصاب ریاست - و صاحبزادہ محمد بخت بلند خان نصاب و صاحبزادہ محمد تیز خان صاحب اخلافت حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جو فرم و صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان نصاب خلعت اصغر جناب وزیر الدولہ بہادر و محمد ممتاز علی خان و سید فضل حسین داکٹر کچھوئی کے لئے گئے تھے مع مولوی محمد الدین میرٹھی رزیدنسی کے خرید گوزی لائے تھے خلعت کی کشتیاں لیکلا پٹنہ غیر گاہ سے جھوسے سواران دینا و گان چھاؤنی دیولی بھدڑک و اعتشام بازار علی گنج و امیر گنج میں ہونے ہوئے قلعہ معلیٰ میں داخل ہوئے سب معمول تو اپ سلامی سے برہین صاحب کلان بہادر نے دربار جلاہل خاندان و اعتماد خلعت مندرٹھی عطا کر کے مالائے مہوارید خاص اپنے ہاتھ سے زیب گلوئے نواب صاحب بہادر نہائی اور مولوی محمد الدین میرٹھی رزیدنسی نے خرید گوزی موسومہ نواب صاحب بہادر کرے ہو کر تہ نواب صاحب بہادر نے بکمال خیر اندیشی و درہنہ گورنٹ ملکہ عالیہ انگلستان کا شکریہ ادا کیا بعد کہ دربار بغاوت ہوا صاحب کلان بہادر تشریف لیکے تیناچ شانزدہم ماہ ذی قعدہ مطابق سید ہماہ جنوری سنین صد افتخار لاملر انفر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان نصاب فیروز جنگ کلکتہ کے سفر سے باستقبال حضور پر نور داخل ریاست ہوا ہوئے اور تیناچ بست و ہجڑ ماہ ذی قعدہ مطابق بست و ہجڑ ماہ جنوری سنین صد صاحبزادہ صاحب مروج الراج میٹھا حضور عدلت نشور سے بعدہ نیابت سرور فرمائے گئے اور باجماع جلاہل خاندان و بیای خاندان پڑاؤ فرمائیت مع خلعت معمولہ منی کشتی و یک زنجیر فیصل و یک راس اسپ و بالکی و چتر پاکوشس زرین حضور وادار



عطا ہوا مکتب نے جو اس قریب فرمت قریب میں قصیدہ لکھا ہے وہ یہ ہے

قصیدہ

منیا کے تیر چرخ برین ز سہے نائب
طیسروا نس و امیر گزین ز سہے نائب
ہمال جو در سخاوت بہار لطف و عطا
بعید نیست کہ او سرور زمانہ شود
شکستہ دل ز دریاؤں یہ رود و سائل
سہ سپہ کرم آفتاب جاہ و چشم
و گر با وجود احتیاج ظل مہر
سلوک و بجان کرد و دشمنان دوست
یہ بذل و لطف بر آورد نام در عالم
بدام خویش کند بندہ سزاوار
کنہ موافق ارشاد حق تعالی کار
ز بخل و بعض وعداوت کشیدہ واسن دور
سپاہ خصم کجا نائب جنگ اودارا
شوند بہتہ سر سر کشان لہر کش

جس راغ خوشن اہل زمین ز سہے نائب
بر تہ از جہد بالانشین ز سہے نائب
محل گفتہ باغ یقین ز سہے نائب
سب نفیر کہ با شمعین ز سہے نائب
نشہ زردے کے شرکین ز سہے نائب
جلالت و ات اہل زمین ز سہے نائب
بہر سرکہ نمد استین ز سہے نائب
بل ندا شتہ خیر کہین ز سہے نائب
نشاہ نفس سخاوت کہین ز سہے نائب
جو بر شکار غایہ کہین ز سہے نائب
رموز دان کلام سین ز سہے نائب
بلطف و مہر و موت قرین ز سہے نائب
دور و مہر صفت آہن ز سہے نائب
ہند بہ تو سن جرات چو زین ز سہے نائب

اور اسی سال میں عقد نکاح صاحبزادہ صاحب بہادرنائب الریاست کا دختر نکاح اختر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب
مرحوم سے منعقد ہوا چنانچہ تین چار خوش کنڈائی اس قطعہ سے ظاہر ہے

بمسید اللہ خان نوشاہ عالم
چہ برم فرمت و عشرت بیاراست
چہ شان او تعالیٰ اللہ تبارک
طرب ازوے بیکدم نیست منتفاک



اور اس مصرع سے بھی تاج برآمد ہوتی ہے مصرع

عبید اللہ خان نوشتا بنے ہین

تاج بہت و بہنم فادی الحجہ مطابق بہت و ہشتم ماہ چ سنین صد کپتان میو صاحب داخل ریاست ہذا ہو کر نظر باغ میں کشت ہوئے اور نواب صاحب بہادر سے ملاقات کر کے کپتان جمیس بلیر صاحب بہادر کے عبادت کے واسطے بجا نائب قزولی روانہ ہوئے اتفاقاً اسی تاج آئندہ بجے دن کے کپتان جمیس صاحب بہادر نے بمقام قزولی انتقال کیا تاج بہت و ہشتم ماہ فوج مطابق بہت و ہشتم ماہ چ سنین صد حضور نواب صاحب بہادر نے صفیہ بیگم دختر صاحبزادہ محمد بہت بلند خالصا سے نکاح ثانی فرمایا اسکے دو سرور طعام ولیمہ علما و صلحا نے شہر کو نظر باغ میں کھلایا تاج بہت ہشتہ ماہ اکتوبر ۱۲۸۶ء بمشکوئے حضور انور فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد نویس علیخان نام رکھا گیا۔ افسوس صد افسوس بعد چند اس مہر و مہر سود نے انتقال کیا۔ اور اسی سال میں صاحب زادہ حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب خشت الصدق حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے کہ مقام دارالخیرہ میر میں عہد نواب وزیر الدولہ بہادر سے پر سبب نزاع باہمی سکونت پذیر تھے۔ ریاست ہذا میں اگر انتقال فرمایا صاحبزادہ صاحب مرحوم کی مہر میں یہ سچ کناہ تھا۔

اختیار برج کرم عبدالکریم ابن ایسر

اور اسی سال میں جناب سلطان جهان بیگ صاحب میل اول حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے آرا نگاہ نے انتقال فرمایا ادنیٰ جاگیر تھری لکھ شامل خالصہ ہوئے۔ اور اسی سال میں مندرجہ کی دوستی اور تعمیر کی اجازت کہ چالیس برس سے سدرہ بقیہ بھلا جگہ اجنت ہوتی ہوئی کب معروض وقوع آئی تاج بہت و ہشتم ماہ فادی الحجہ مطابق بیچہ ماہ چ سنین صد موقوف دوا و بہت بہت بیجا ۱۹۶۷ء روز شنبہ وقت نصف شب بمشکوئے دولت و اقبال فقرا لادرا خراج الملک صاحبزادہ محمد عبدالعزیز بہادر وزیر جنگ نائب ال ریاست فرزند ارجمند تولد ہوا اوس۔ آفتاب چرخ نکو آئندہ سیرت۔ خوب سیرت۔ بلند آئندہ۔ میر کشور بہستان۔ آفتاب عبید اللہ خان کا اسم تاریخی صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان حاکم الملک رکھا گیا اور تاج ولادت اس فتویٰ کے آخر مصرع سے بھی صاف نکلا ہے



دارالسلام ہیاست کہ بہت
جو گردید سہ سبز باغ مراد
بشکوئے والائے آن نامور
جو غواص طبعم بہ بحرِ سخن
سہ سبز شہ خضر فرسخ ناماد

برقند راو قدر افلاک پست
شدہ یعنی روشن چہ سباز مراد
ز برج محل ہر شد حب لوہ گر
پے سال تارنج شد غوطہ زن
کہ طفل جوان بہت والا غرادر

اور اسی سال میں بشکوئے اعزاز الامر امیر الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر شہنشاہ جنگ فزید احمد علی بن دہختر صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب مرحوم سے تولد ہوا اوس کا نام صاحبزادہ عبدالقیوم خان لکھا گیا۔ چنانچہ تارنج ولادت ہذا سے صاف ظاہر ہے۔

بافضالِ سند اوند بگمانہ
چو صاحبزادہ نامی عبدالقیوم
چو خوشید و نشان گشت طالع
سکانِ حضرت اعزازِ امرا
کہ صاحبزادہ احمد خان بہادر
شدہ بہت الشرف خوشید و سرا
کہ بود از پنجشنبہ نیمہ رور
کہ ہفت اختر اعزاز تارنج

کریم و حقائق و رزان منعال
گرامی خان والا شان باقیال
منہ رزان شہ جہان جاہ و اجلال
معز الملک بحسب وجود و انضال
بشکوٹ جنگ بہت آن فرخ انحال
کہ ان برجیس گیر نہ خنی فحل
ز رمضان ہفتین بے قیل بے قال
بگوشش جان من نہ برونی بحال

بتاریخ پنج ماہ محرم الحرام ۱۲۵۷ھ ہجری کبستان چیک صاحب بہادر و ارد ریاست ہذا ہرگز شکار واقع کو چھ پڑکش ہوئے بعد ازاں صاحب موصوف حضور نواب صاحب بہادر کی ملاقات کے واسطے قلعہ معلیٰ میں تشریف لائے حسب قاعدہ مجریہ سابق نواب صاحب بہادر نے پانچ قدم مخالفت کر کے ملاقات فرمائی بعد اتمام کلام شوقیہ و انفرغ عطر و بان صاحب بہادر جنس ہو کر تشریف لے گئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ ذیقعدہ ۱۲۵۷ھ ہجری مطابق نوزدہ ماہ جنوری ۱۲۵۷ھ نواب صاحب بہادر کر نل جارس بروک صاحب اجنت گورجنل بہادر راجستان کی ملاقات کے واسطے ہفت مغرب پاکی پر سوار ہو کر جانب چھاونی

دیوبلی تشریف فرما ہوئے۔ جب سواری نواب صاحب بہادر کی صاحب کلان بہادر کے خیمہ کے قریب پہنچی سو ازان رسالہ
دیباکوان پیش انگریزی نے حسب دستور سلامی ادا کی جب نواب صاحب بہادر سواری سے اترے صاحب کلان بہادر و موہڑ
صاحب بہادر سکر تروہر صاحب و کاکرنے شامیانہ سے نکل کر نواب فرس استقبال کیا۔ اور صاحب کلان بہادر نواب صاحب بہادر
کا ہتھ اپنے ہاتھ میں لیکر خیمہ میں تشریف لائے اور کرسیوں پر جمیع صاحبان مذکورین علی قدر مراتب بیٹھے وہ گھنٹے کے قریب بیٹھ کر
بعد عروبان کے نواب صاحب بہادر مرخص ہوئے۔ اور اپنے خیمہ گاہ پر تشریف لائے۔ بتایا جاتی ام، مذکور صاحب کلان
بہادر گیارہ بجے دن کے مع کپتان میو صاحب بہادر نواب صاحب بہادر کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے۔ سو ازان
رسالہ دیباکوان پیش نے حسب قاعدہ سلامی ادا کی حضور انور بنگلہ سے نکلا صاحب کلان بہادر کا ہتھ اپنے ہاتھ میں لے کر
بنگلہ میں رونق افروز ہوئے اور کرسیوں پر بیٹھے وہ گھنٹہ بنگلہ کے شوقیہ رہی بعد عروبان کے صاحب کلان بہادر مرخص ہو کر اپنی
فرد گاہ پر تشریف لائے بعد ازاں کوچ فرمایا تاہم فردی ۱۸۷۷ء رات آہل اہل آفت بہو صاحب بہادر نواب گورنر جنرل اہل سلطنت
ناظم عظمیٰ گورنر ہند نے انتقال فرمایا۔ اور اسی ایام میں صاحبزادہ محمد کفایت الدخان خلف صاحبزادہ اکرم الدخان نے بس جہان
گردان سے رخت اقامت باندھ۔

کیفیت دورۂ نواب امین الدولہ بہادر بجا بیکرنہ چیمبر کو گورنر وغیرہ علاقہ ریاست ٹونک

بتایا جست و دوم ماہ ذی الحجہ ۱۲۸۷ھ بمطابق ۱۷ ماہ پرب ۱۲۸۷ھ نواب صاحب بہادر مع خاصان درگاہ فلک استقباح
بنابر انتظام بیکرنہ چیمبرہ روانہ ہو کر بتایا جست و دوم ماہ مذکور رونق افروز بیکرنہ مزبور ہوئے۔ حاصل پیشکار کا پیر ازان و مہر ازان سرکار
فیض آثارہ سو کاران و دعا بنان بیکرنہ مذکور نے حسب دستور استقبال کر کے نذرین پیش کین اور بطور چٹان کچھ دوازمین چراغ
روشن کئے گئے۔ نواب صاحب بہادر نے بغض نفس مقدمہ ہر ایک مستغنیث کا فیصلہ فرما کے رعایا اور بڑیا کوشادان و مرفضان
کیا اور شتمنا شامت غلبہ آبادی اراضی غیر آباد و اجازت کسنگی چادرات و رعایت محصول ساز راہداری جاری کئے چنانچہ چند روز میں سب
نیک نیتی و خوشنقہ انبالی بندگان حضور معدلت نشور کے ایک تلوچاہ جدید کندہ ہوئے بعد انتظام ضروری دلابدی نواب صاحب
بہادر بنابر شکاکہ مشیوہ امرا کے ذریعہ افتادہ ہوتے ہوئے اور اسی سال میں بنگلہ کو صاحبزادہ محمد عبداللہ علیہ السلام صاحب
فرد تلوہ ہوا۔ باسم صاحبزادہ قلمو محمد خان موسوم کیا اسی ایام میں بنگلہ کو صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب فرد تلوہ

ہوا اور سکنا نام صاحبزادہ ولی محمد خان رکھا گیا بعد چندے انتقال ہو گیا اور اسی ایام میں جنگو سے صاحبزادہ محمد بشیر خان خلعت
صاحبزادہ محمد بشیر خان فرزند تولد ہوا اسم اور سکنا صاحبزادہ عبدالقیوم خان رکھا۔ اور بتایا کہ نسبت دوم ماہ محمد ہرم
۱۳۸۹ھ بروز شنبہ نواب صاحب بہادرام اقبالہ بعد شکار بسواری اسپان بطریق خاک روان بجانب پرگنہ سرخج ہوئے
کپتان مائیں صاحب بہادر سے بقاء چھاپائی گوناہ ملاقات فرمائی اور اسی جگہ حضور الالہ نے دو نیچے اور قالین نفیس خریدی اور
اضافہ خواہ شیخ ہاشم علی محمد سے کا حاضر باش حکمران اسٹیشن کا نظریہ پیش پرداخت فرمایا اور اسی بتایا کہ میں بوقت غیب وہاں
سے کوچ کیا۔ بتایا کہ نسبت دہما گرم ہنگام یکپاس روز برآمدہ حضور الالہ داخل پرگنہ سمونج ہوئے عامل و پیشکار جملہ کارپرداران و کلا
و صاحبان پرگنہ سطور نے استقبال کر کے نذرین پیش کرین چونکہ مدت انتظام و دوازدہ سالہ اجارہ مقررہ عند حضرت نواب ذیر اللہ دہلیا
منغور نے انفرض پایا تا نواب صاحب بہادر مع اراکین دولت ابدت اجارے کے انتظام میں مصروف ہوئے۔ احوال
بندوبست اجارہ ہشت سالہ عمل میں پایا تا نواب بعد نواب صاحب بہادر نے غلعت خوشنودی عامل و پیشکار و کارپردازان و پیشلان
و چٹواریان و عمدہ داران کو عطا فرمایا بتایا کہ نسبت دہما گرم ہنگام یکپاس روز برآمدہ حضور الالہ داخل پرگنہ سمونج ہوئے
دو نیچے پرگنہ چچہ ہوئے۔ اور بتایا کہ دوم ماہ رجب الاول سنہ قمری۱۳۸۹ھ پرگنہ مذکور سے روانہ ہو کر بتایا کہ چارم داخل پرگنہ علیگندہ ہوئے
اور ایک روز وہاں قیام فرما کر بتایا کہ نسبت دہما گرم ہنگام یکپاس روز برآمدہ حضور الالہ داخل پرگنہ سمونج ہوئے
دارا کین دولت و کارپردازان ریاست نے موضع چوکی تک استقبال کیا۔ نصیب خوشن ان اس سفر میں طبیعت حق طوبیت
بندگان حضور و عدالت نشو و سبب نمازت آفتاب و طارت موسومہ صحت باد موسومہ کرامت اعتدال سے سوز المزان کی طرقت بائل ہوئے
آخر صدقات و خیرات و دعا کے سحر و شیمی اہل اللہ سے صحت حاصل ہوئی۔ بعد غلعت جملہ کارپردازان و معمران ریاست
نے حضور الامین نذرین پیش کرین اور توپ جنیت چارون توپ خانوں سے سرچوہن اور مولوی حکیم سید محمد دایم علیخان
طلب خاص کلاس تقریب زحمت قریب میں غلعت خاص عنایت ہوا اور اسی سال میں لاہوریہ صاحب ایک سلمان ولایتی
کے ہاتھ سے ہلاک ہوئے۔ بتایا کہ فرودم ماہ رجب الاخریٰ سنہ مذکور بند شکار سے صاحبزادہ عبدالحمید خان خلعت صاحبزادہ محمد
بخت بلند خان صاحب فرزند تولد ہوا اسم عبدالحمید خان رکھا گیا۔ بتایا کہ فرودم ماہ رجب الاخریٰ سنہ مذکور ہوا
ماہ جولائی سنہ مذکور کپتان سید صاحب بہادر اجنت ہارونی و نوٹک بمصوول شخصت سماہ بجانب ولایت تشریف فرما ہوئے
بتایا کہ فرودم ماہ جمادی الاخریٰ سنہ مذکور عطا لطف اللہ ناظم عدالت دیوانی ریاست ہذا جاگیر وادب موضع و مرقعی پورہ نے اس

جہان فانی سے وقت افاقت باندہ۔ بتایا جیڑویم ماہ شعبان العظم مغلیں ہفتہ ہوا اکبر پرنسین صدر کپتان میو صاحب بہادر
جنت آبادی و ٹونک ولایت خود سے بے پور پور تھے ہوئے ٹونک میں تشریف لائے اسی روز بعد مغرب بجانب چٹاؤنی
دیوولی روانہ ہوئے۔ بتایا جیڑویم ماہ اکتوبر سنہ صدر شاہزادہ فریادجامع مودرن تھینا تین سو کپاس سواری بالکل و چلیان درتہ
دخیرہ خانہ ٹونک ہو کر مکرم سید و شاہ صاحب کے مکان پر فزاکش ہوئے بعد چند سے عقد شادی کھلائی شاہزادہ موصوف
بصدر ترک و ہفتام ہشتیرہ عزیزہ و حضور بواب صاحب بہادر سے عقد ہوا اور اسی سال میں کہ محکمہ اپیل و محکمہ شرع شریف برکات
ہوئی تھی بدستور سابق مقرری کی گئی بتایا جیڑویم ماہ ذیقعد سنہ صدر بشکوے حضور لایع النور دختر نیک اختر تولد ہوئی اوکا
اسم مبارک ابرار الفسائیکم لکھا گیا اور اسی سال میں حزب سک نام نامی حضور بزرگوارام اقبالہ اس عبارت سے مزین ہوئی ۵

سارک سک زوار فضل بزوان
رئیس ٹونک ابراہیم عظیم خان

اور بھر کو جبک پر یہ شکر کندہ ہے ۵

سیر ارانے عالم تاجاہانت
خلیل اللہ بزمیر خان

اور اسی سال میں بشکوے صاحبزادہ حافظ حفیظ الدخان صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب فرزند
سعادت پویند تولد ہوا اوکا نام کر امت الدخان لکھا گیا اور اسی ایام میں بشکوے صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب
شرف خلف الصدق صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان صاحب فرزند جیند تولد ہوا اوکا نام صاحبزادہ
عبد الدخان لکھا گیا۔ صاحبزادہ مذکور بعد چند سے راہی ملک بھاہوا ۱۔ بتایا جیڑویم ماہ شعبان العظم سنہ ۱۲۹۹ء بشکوے حضور
لایع النور دختر نیک اختر تولد ہوئی۔ اوکا اسم ہوا یون اختر الفسائیکم لکھا گیا بتایا جیڑویم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر جناب فقار الامر الملک
صاحبزادہ محمد عبدالغفار صاحب بہادر فیروز جنگ بعد نماز علیہ الصلوٰۃ گوڑے سے زمین پر گرے۔ دست بچہ دوہنے
باؤن بچت صدر مٹینجا۔ بتایا جیڑویم ماہ محرم الحرام سنہ صدر بشکوے حضور بزرگوار فرزندہ بیکر تولد ہوئی اوکا نام امر النسا بیکم
لکھا گیا۔ بتایا جیڑویم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر نائب صاحب بہادر نے غسل صحت دیا یا چنانچہ قطعہ تاج غسل صحت نائب محمد سلیمان خان
بہادر لکھنوی سے یادگار ہے قطعہ

امیر اعظم رئیس ذی شان نسب بے فیروز جنگ جبکہ
فہیم دعا دل شریف پرور خیرتہ خواصا غنیت از حد
حسین خوش خلق و ذی مرتبہ نیمی دوران ہزیر جرات
نیابت اسکے برت کبیدہ ہے موجب رونق ریاست

شہادۂ افضل ایزدی سے میری محرم کی بیسویں کو
اسد کوئی فکر سال نہیں کفر قی اعدا کو دور کر سکے
جو کر کے گم ہوئے سے دہنے پامین تھی عید الضحیٰ کوئی نصرت
کما سیمائے یون فلک سے بہارک اب ہر بی غل صفت

اور اسی سال میں نائب صاحب بہادر نے کار نیابت اپنی عمری صاحبزادہ حافظ محمد عباد احمد خا نصاحب کو تفویض فرمایا
صاحب زادہ صاحب موصوف نے کار نیابت کو بحسن انتظام و کمال نظم و نسق انجام دیا اور اسی سال میں لاڑکھنوی صاحب
بہادر دیر سے گورنر جنرل کشور ہند پرین صاحب بہادر کو نشست کی جانب سے ہندوستان میں رونق افروز ہوئے۔ اور اسی
سال میں صاحب زادہ محمد مصطفیٰ خان خلیف نواب عبدالصمد خان عرف سمن خان ہمراہی نواب امیر الدولہ بہادر صاحب
آرام گاہ نے انتقال کیا اور ان میں دنون میں صاحب زادہ محمد رفیع خا نصاحب خلیف حضرت امیر الدولہ بہادر شہید جنگ نے انتقال
فرمایا جمع اوس عرفان تاب کا یہ ہے۔

زبور انہی محمد نسیر
بتایں بخت و چہارم ماہ فوری سے حضور خود بدولت و اقبال فرزند جمال تولد ہوا اس کا اسم ہا یون صاحبزادہ
محمد رفیع ثا الدین خان رکھا گیا۔ چنانچہ بخت نے قیطہ تاریخ کما

در وقت سعد و نیک بخت کو بی حشم
گر آبر و تو داری بل نہ کر سال او
پوری کوشش اور بذاتفاق خلق گشت
گو۔ مہر نیم روز سپہ سرد ہست

انفاطام ۱۲۹۱ھ میں نصیبی سے ہی تاریخ تولد برآمد ہوئی ہے۔ بتایں سوم ماہ فوری سے احمد علیہ حیف صاحب وہ نونال مرین اقبال
باوخران حالت سے پال ہوا اور اسی ایام میں بخت کو اعزاز الامراء الملک صاحب زادہ احمد علیہ باور شوکت جنگ
فرزند خاندان تولد ہوا۔ اسم بہارک صاحبزادہ محمد عبدالقدوس خان رکھا گیا چنانچہ قیطہ تاریخ ولادت ہے

خداوند جهان ملاق عالم
بہ صاحب زادہ اعزاز مرا
دلاور شوکت جنگ ابرینسان
عطا فرمود صاحب زادہ نامی
محمد عبدالقدوس نامش
منہ از شریک و مثل ہست
معز الملک احمد خان بہادر
بمجلس فیض و درمیان تحضیف
حسین و خوبی و ماہ پیکر
کہ یادش دولت و اقبال یاد

ز شجیان مہند مسم در پنجشنبہ
 ویر تاج او در بحر فکر ت
 خرد گشت از سر اقبال تاج
 بنصفت شب بر آمد ماہ ۱۲ نور
 چو بستم شل غم صفت شاد و
 ز برج شوکت و عسکر ز تیر

بتایخ سلع از حجب المرجب ستمہ صدر بشکو کے صاحبزادہ احمد سعید خان عرف ولایتی میان خلف الصدق صاحبزادہ
 حافظ محمد بخت بلند خان صاحب فرزند سجاد توند توند ہوا او کا اسم سعید صاحبزادہ ابو سعید خان رکھا گیا اور اسی ایام میں
 بشکو کے صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب برادر حضور پرنور دام اقبالہ فرزند سجاد توند توند ہوا او کا اسم مبارک صاحبزادہ
 محمد عبدالسبع خان رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت اس قطعہ سے ظاہر ہے ۵

ز طفس باغبان باغ ہستی
 ز روئے خرمی در مہ فانی
 ز فیض مولد آن راحت جان
 چو تاریخ تولد آن شہ حسن
 شگفتہ شکر گل ایسہ دآمال
 جوانی نوشہہ پیہر گن سال
 دل عالم شدہ سرور و خوش حال
 مجسم در دلم بکشدشت فی الحال

ہمیشہ از سر شمت لطانت
 بو تابندہ این خورشید اقبال
 ۱۲۹۲ھ

بتایخ ہند ماہ محرم الحرام ۱۲۹۲ھ مطابق چار ماہ فروری ۱۸۷۵ء صاحبزادہ احمد سعید خان صاحب و صاحبزادہ حافظ
 محمد عبدالوہاب خان صاحب بحکم بدگان عالی واسطے استقبال صاحب ریڈنٹ بہادر ارجمستان کے ناموضہ دو تانہ
 تشریف لے گئے اور حضور والا نے تائب دریا سے بناس استقبال فرمایا صاحب ریڈنٹ بہادر موصوف خاوندک
 ہو کر نکلے بفرود کش ہوئے۔ اتواب سلامی کے تیرہ فیہر ہوئے۔ چار بیچے دن کے صاحب ریڈنٹ بہادر و مروجہ العرج
 بنا بر ملاقات حضور انور قلمہ سعلی میں تشریف لائے اور قبل تشریف آوری صاحب ریڈنٹ بہادر کے ہر دو صاحبزادگان بمقام اللہ
 نے بموجب حکم سرکار تاجا مع سجدہ واقع امیر گنج شابت فرمائی اور حضور والا نے بھی مادر دیوان خانہ استقبال فرمایا حضور پرنور نے
 بعد نعیم عطر دیا ن نفیس نفیس خود را پیشی زیب گلو کے صاحب موصوف فرمایا بعد رخصت ہر دو صاحبزادگان موصوف نے
 جان مسبتک پیشوائی کی اور اسی تایخ بعد نصف اللیل صاحب موصوف راہی چادنی دیولی ہوئے۔ بتایخ فرورد ماہ محرم الحرام مطابق

شانزہویں ماہ فوری سنین صدر اشرف الامراء الملک صاحبزادہ احمد باخان صاحب بہادر فتح جنگ حسب نام حضور الامراء و اولی کو تشریف لیکے اور اسی تاریخ بوقت نصف اللیل حضور پر نور موضع دیوان پر گئے تو ملک کو تشریف لیکے وہاں سے علی الصبح نماز چھوٹی چولی ہو کر صاحب زرینٹ بہادر راجستان سے ملاقات فرمائی بعد اتصال ملاقات حضور الامراء موضع دیوان میں ہوتے ہوئے موضع ساکنا میں رونق افروز ہوئے وہاں سے علیحدہ علاقہ تو ملک میں تشریف فرما ہو کر سیر و شکار میں مشغول ہوئے بعد فراغ سیر و شکار تو ملک میں واپس تشریف لائے۔ بتایا کہ ہم ماہ صفر المظفر سنہ صد و بیسویں کے اعجاز الامراء الملک صاحبزادہ احمد باخان بہادر شکست جنگ فرزند سعادت پورہ نہ قولہ ہوا اور اسکا نام صاحبزادہ باقی محمد خان رکھا گیا چنانچہ تاریخ ولادت یہ ہے

بنا بید خدا سے حق قیوم	خداوند گناہ پاک و اور
چو صاحبزادہ باقی محمد	بہ خان فرزند اختر ملک اطوار
بہا لم شمع بہتی را بیز وشت	روزش روشن شد شب تار
رخشای حضرت اعزاز امرا	معز الملک صاحبزادہ مستور
کہا محمد خان بہادر شکست جنگ	بود آن سردار بگڑ بار
چو بیل بر گل و شمش بخت بدید	بہ تازہ آتش آمد بگلزار
و جسم نایب از ماہ صفر بود	ز شب بید صبح صادق بید استخار
سروش غیب گفت از رو الہام	کہ سالش اختر ملک ست بشمار

بتایا کہ بہت دیکھ ماہ شوال المکرم سنہ ہجری نواب مستطاب علی القاب لارڈ مائتہ بروک صاحب بہادر کشور ہند تشریف فرمائے بگنہ بیما نیزہ علاقہ ریاست ٹونک ہوئے۔ چونکہ حضور والا کی طبیعت نامساعد تھی اپنی جانب سے صاحبزادہ حافظہ عبدالحق صاحبزادہ حافظہ عبدالوہاب خان صاحب کو مع اشرف الامراء الملک صاحبزادہ احمد باخان صاحب بہادر فتح جنگ بجانب نیما نیزہ روانہ فرمایا صاحبزادگان موصوف نے مع عامل دستارداران تاسر حد گڑ نیما نیزہ نواب گورنر جنرل بہادر کا استقبال فرمایا نواب گورنر جنرل بہادر بعد مراجع پرسی صاحبزادگان دستار حد خیریت در باغ نایز پر گئے مذکور ہوئے۔ انواب سلامی کے اکیس فیروز ہوئے اور بعد آدھ گھنٹہ کے تیرہ فیروز سلامی صاحب زرینٹ بہادر ماچو تانہ کے سر ہوئے دو جوان طعام و بہت دینچ کشی فواکہ و بہت دینچ سب و شیرینی بہت دینچ سب و بھولات خدمت میں نواب گورنر جنرل بہادر کے

پیش کئے گئے اور ایک خوان طعام دیا زود سپر بقولات بہر فائدہ کھشتی نوکر دیا زود مسوچہ شیرینی صاحب رز پر دست
بہادر کی خدمت میں پیش کئے گئے بعد تناول طعام نواب گورنر جنرل بہادر و ساعت قیام فرما کر تشریف فرمائے چھوڑ پڑے
بتایا چست و دودم ہاہ مذکور بوقت آٹھ بجے شب کے نواب گورنر جنرل بہادر مع ہریانان واپس تشریف لائے اتو اپ
سلامی کے غیر حسب معمول سرہونے اور بیوہ جات کی نشیانی حسب دستور سابق پیشکش ہوئیں صاحبان موصوف نے
بعد تناول طعام آتش بازی و روشنی چراغان کو مساندہ فرمایا اور کلمات خوشنودی مزاج زبان پر لائے بتایا چست و دودم ہاہ مذکور
الصدر نواب گورنر جنرل بہادر بوقت وائے اوچھوڑ پڑے بتایا چست و دودم ہاہ مذکور
صدر حضور نواب صاحب بہادر بنابر ملاقات شہزادہ پرنس آٹ ویلہ بہادر ولی عہد مملکت مغلیہ جناب اکبر آبادی و سواری کا لکھنؤ
صاحب رز پر دست بہادر راجستان و صاحب آستانہ و صاحب اجنت اہوتی دہلی و دیگرہ نے حضور را لاکھنؤ
اگرہ کے اسٹیشن تک فرمائی اور اتو اپ سلامی کی سترہ فیروزہ اکبر آباد سے سرہونے بتایا چست و دودم ہاہ مذکور
نواب صاحب بہادر نے بحسب دیگرہ سائے ہند مع ہست سروا را فیصلہ ذیل مشابعت فرمائی ۔

تفصیل اسماء صاحبزادگان ہمای

انتہا الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ صاحب بہادر فیروز جنگ ۔ صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب ۔
صاحبزادہ احمد اللہ صاحب ۔ صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب ۔ اعزاز الامراء الملک صاحبزادہ احمد رضا صاحب
بہادر شوکت جنگ ۔ صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف الصدق صاحبزادہ حافظ محمد جمال صاحب مرحوم ۔ صاحبزادہ
علی محمد رضا صاحب خلف صاحبزادہ احمد علی خان صاحب رونق ۔ شہزادہ والا جاہ چار بجے داخل خیمہ گاہ ہوئے اتو اپ
سلامی کے غیر حسب دستور سرہونے بتایا چست و دودم ہاہ مذکور کی ملاقات گیارہ بجے دن سے شروع
ہوئی چنانچہ بعد ملاقات رئیس کشنگڑہ کے حضور نواب صاحب بہادر کی ملاقات بشا بخت معمول مع ہشت صاحبزادگان
مذکورین موصوف واقع آئی ایک صدیک اشرفی نواب صاحب بہادر نے خدمت میں شہزادہ موصوف کے بطور زندہ پیشکش کی
شہزادہ موصوف نے مذکورہ فرمائی کلمہ مانان شہزادہ موصوف اللع نے اپنے ہاتھ سے نواب صاحب بہادر کو بطور بان
دیا و اسی روز بوقت ۵ بجے شب کے محفل عشرت تبرع سب دعوت شہزادہ موصوف منہاج گورنر جنرل بہادر قلعہ اکبر آباد میں

منفق ہوئی حضور پر نور ص چار سردارانِ مفصل ذیل و خود جنگاران داخل ہونے لگے۔

تفصیل سردارانِ ہمایہ

صاحبزادہ حافظ محمد عباد الدغا نصاب - افتخار الامراء محمد اکرم خان نصاب - صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ - صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب - صاحبزادہ حافظ محمد علی محمد خان صاحب برادر حضور - بروز پنجشنبہ وقت سپہر شہر نوہ والا جاہ و سارا جگہ شگندہ سے ملاقات کرتے ہوئے حضور والا سے ملحق ہوئے القاب سلامی کی اکیس فیہر ہوئے ثواب صاحب بہادر اجنت صاحب بہادر ہارونی و توٹک نے کہ قبل تشریف آوری شہزادہ والا جاہ سے برابر سعادۂ ایشیں دربار تشریف لائے تھے تالاب فرش مشابہت فرمایا کہ بعد ان چارہ سردارانِ مفصل ذیل نے شہزادہ والا جاہ کو تدرین دین -

تفصیل سردارانِ ہمایہ

صاحبزادہ محمد عباد الدغا نصاب - صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خان نصاب - افتخار الامراء محمد اکرم خان نصاب - صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ - صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب - شمس الامراء نظام الملک - صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہر جنگ اعزاز الامراء معز الملک صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر ترک جنگ - صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحمن خان صاحب بہادر برادر حضور صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خان صاحب صاحبزادہ محمد خان نصاب مامون حضور - صاحبزادہ محمد خان نصاب خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان نصاب مرحوم صاحبزادہ احمد الدغا نصاب - صاحبزادہ علی احمد خان صاحب خلف اکبر صاحبزادہ احمد علی خان صاحب رونق - صاحبزادہ حافظ محمد عبد اللہ باب خان نصاب - صاحبزادہ محمد اسعد یا رضا نصاب - بعد از ان شہزادہ والا جاہ نے حضور والا کو یہ عطیہ

عطا فرمایا۔

تفصیل عطیہ

ہندو ق برج لوٹن ساخت نو یک عدد (۶۰ افر) = دو برین ساخت نو دو نمیک عدد = نیام کتاب نقش تصاویر مرصع و دھندہ۔

بعد ازاں نواب صاحب بہار نے تحائف شہزادہ والا جاہ کی خدمت میں پیش کئے اور اپنے ہاتھ سے عطریات تقسیم فرمائی اور دو روزہ معیشی مع گلوئے طلاء و گچھو طلاء و صرغ شہزادہ والا جاہ کے زیب گل فرمائی اور دو گھر صاحبان عالی شان کو صاحب زادہ محمد عباد المعنا صاحب نے عطریات تقسیم کیا وقت رخصت کے حضور والاکئی جانب سے چار سواران نے تاجیام و دیگر رئیس شالبت فرمائی اور فی التواب سلامی کے حسب دستور ہوئے بتایا بجست و ششم ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۱ ہست و ششم ماہ جنوری سنین صدر بشکوئے حضور لامع النور فرزند ازبند تولد ہوا اسکا اسم مبارک صاحب زادہ محمد عبد علاؤ الدین خان رکھا گیا۔ بتایا میر ذیہ و محرم الحرام ۱۲۹۲ ہجری و یکشنبہ بشکوئے حضور مع ولادت حضور فرزند سعادت تولد ہوا اسکا اسم ہمایون صاحب زادہ محمد عبد الحفیظ خان رکھا گیا۔ بتایا ششم ماہ ربیع الاول ۱۲۹۳ ہجری صدر صاحب زادہ محمد بخت بلند خان صاحب نے انتقال فرمایا بتایا ہفتدہ ماہ ربیع الثانی ۱۲۹۳ ہجری صدر صاحب زادہ محمد اسفند یار خان صاحب کو عہدہ چریل منجانب حضور عطا ہوا بتایا شہزادہ ہم ماہ جمادی الاولیٰ روز آدینہ صدر بشکوئے اقبال صاحب زادہ محمد عبد الحفیظ خان صاحب اور اسم تاریخی مظاہر الدین احمد رکھا گیا اور اسی ماہ وصال میں بجائے راقم فرزند تولد ہوا اور اسکا نام سید عصفی علی رکھا اور اسکا قطعہ تاریخ ولادت یہ کما ۵

تولد چہر شہزادہ پورنہ سیر
خروگفت از بہر تاریخ آن
برآمد گویا آیت عز و جہا
۱۲۹۳

اور اسی سال میں بشکوئے صاحب زادہ اسماعیل خان صاحب فرزند ازبند تولد ہوا اور اسکا نام صاحب زادہ اختر خان رکھا گیا اور اسی ایام سعادت افزان میں بشکوئے صاحب زادہ محمد سعید خان صاحب خلف صاحب زادہ محمد عبد الکریم خان صاحب فرزند سعادت تولد ہوا اور اسکا اسم تاریخی اختر خان رکھا گیا بتایا صلع ماہ جمادی الثانی ۱۲۹۴ ہجری صدر بشکوئے صاحب زادہ محمد سعید خان خلف صاحب زادہ محمد بخت بلند خان صاحب فرزند خوش حال تولد ہوا اور اسکا اسم شریف صاحب زادہ محمد شریف خان رکھا گیا اور اسی سال میں بشکوئے صاحب زادہ محمد عبد الغفور خان صاحب خلف صاحب زادہ محمد اکرم خان صاحب فرزند سعادت ہوئے تولد ہوا اور اسکا نام صاحب زادہ محمد عبد الشکور خان رکھا گیا اور اسی ایام میں خان صاحب محمد جمال الدین خان خلف ممتاز الدو لاغہ زادہ محمد ایاز خان بہادر استقامت جنگ نے اس جہان فانی سے انتقال کیا بتایا ہشتدہ ماہ جمادی الاول ۱۲۹۵ ہجری حافظ محمد یوسف خلف پیر محمد امین الدین نائب اکل ہر منشی بختاب منشی خاص سر فرزند ہوا بتایا باوند

ماہ شعبان المظہم سے صدر صاحب زادہ محمد علاؤ الدین خان خلف حضور والائے اس بھائی خانی سے انتقال کیا تاج بست و نیم ماہ رمضان المبارک سے صدر کپتان بلی صاحب بہادر قائم مقام صاحب اجنت بہادر جے پور اسسٹنٹ صفا اجنت بہادر اجستان چار سہ کے دن کے فائز تو تک ہوئے منجانب حضور بنا۔ استقبال صاحب مہموت صاحب زادہ محمد عبدالکیر خان صاحب خلف اکبر صاحب زادہ حافظ محمد جلال خان صاحب مرحوم و صاحب زادہ محمد ان خان صاحب زادہ اشرف الامام بہادر جیسے گئے تو آپ سلامی گیارہ فی قلعہ معل سے سر ہوئے تاج تاجی ام و عہد بوق ذکر چار سہ کے دن کے حضور والائے من صاحبزادگان مفصل ذیل صاحب مہموت سے بنگلہ پر ملاقات فرمائی۔



تفصیل صاحبزادگان موصوف یہ ب



صاحبزادہ محمد خان صاحب مامون حضور۔ صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب برادر حضور۔ صاحبزادہ محمد نصرت خان صاحب برادر حضور۔ صاحبزادہ احمد ناصر خان صاحب۔ اشرف الامام احمدہ الملک صاحب زادہ احمد خان بہادر فتح جنگ صاحبزادہ محمد رفیع خان صاحب بعد عطر و بان کے حضور و قلعہ معل میں قشریعت فرما ہوئے تاج کیم ماہ شوال المکرّم مطابق بست ماہ آکھڑ سے صدر نین سب کے دن کے صاحب بہادر نواب صاحب بہادر کی ملاقات کو اوٹین ہرود صاحب زادگان موصوف کے متنبال سے جو پہلے بیٹھائی کے لئے گئے تھے نظر داغ میں تشریف لائے اور حضور پر نور سے ملاقی ہوئے بعد اتمام کلمات اشتیاق و قسم عطر و بان صاحب بہادر و آپس بگلہ پر آگئے اور دو گنٹہ قیام نہ کرکے بجائے جے پور تشریف فرما ہوئے گیارہ فی قوت پ کے بطور سلامی سر ہوئے تاج بست و نیم ماہ حجب المرجب سے صدر کپتان میر صاحب بہادر پلنگاں ضبط و قلعہ و قلعہ معل میں صاحبہ وقت صبح داخل ہوئے کیم ہر کیم بگلہ پر فروکش ہوئے شایعیت معمولی سلامی منجانب ریاست عمل میں آئی جو کیم صاحب بہادر علی علی تھے حضور والا بناری عیادت و ملاقات بنگلہ پر تشریف فرمائی بعد ملاقات بندگان عالی قلعہ معل میں تشریف لائے

کیفیت روانگی حضور پر نور بجانب دہلی بقرب دربار حضرت ملکہ معظمہ قیسرہ



وامت سلطنتها



تاج بہار شہزادی قندہ سندھ قوم العبد الشکر حضور روانہ ہو کر تاج بست و نیم ماہ فلور مطابق شازدہ ماہ و سب سے عہد عہد عہد عہد

ہوا اور اسی تاریخ حضور الابدیہ کو اک مقام بسی علائقہ جسے پورمین داخل ہوئے وہ دن پہلے سے غیر تشریف آوری حضور والا
سنگر نواب زین العابدین خان صاحب عزت نواب گلن خان حضور پور مع وں کس صاحبین کے قیام پذیر تھے نواب
زین العابدین خان صاحب نے دس ہویہ فرق مبارک حضور والا پر بچھاور کے مصاحبین نے نذرین پیشکش کیں۔ تاریخ
یہ سید ہم ماہ و ستر صد ہفت صبح میل پر وار پور کر شام کو فائز اسٹیشن دہلی ہوئے اسٹیشن پر وار ان اردنی خاص عمائد ریاست
حاضر تھے کرنل برکلی صاحب اجنٹ بہادر روتی دھونک نے مع یک صاحب انفرجج ایک صاحب کپ بہادر دہلی
اسٹیشن تک پیشوائی کی اور انگریزی تو بگناہ سے سترہ فیروپون کی بطور سلامی سر ہوئے اور پیش کی دیکھنی نے کہ خیام
دولت پر حاضر تین سلامی حضور انور کی ادا کی تاریخ چار ماہ و دو فی الحرحہ سنہ صد حضور الام صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان
صاحب بنا بر ملاقات صاحب بہادر قائم مقام زیر میجر اجستان بذلیہ سواری کال سکے تشریف فرما ہوئے۔ اور تاریخ پنج ماہ
مستور کرنل برکلی صاحب بہادر روتی دھونک مع ڈاکٹر دھونک صاحب بہادر کرنل فرج چاندنی دہلی جت سلاستہ سان
لشکر حضوری تشریف لائے گئے سواران و بیادگان سرکاری نے بہت سلامی ادا کی مگر توپون کی سلامی بوجہ خلعت کرنل
برکلی صاحب بہادر روتی حضور والا نے بعد اختتام کلمات اشتیاق ہر صاحبان مذکور بالا کو خط و بیان اپنے ہاتھ سے دیا اور معیشی دہلی
گلو کیا پر صاحب اجنٹ بہادر نے اپنے ہاتھ سے معیشی ہار زیب گلوئے حضور والا کیا بعد رخصت شالبت سلامی فرج
حسب ستر عمل میں آئی بعد ازاں حضور حبت لدا کے غار معیدگی پر وار پور کجامع مسجدین گئے اور اسی تاریخ خان صاحب عباد اللہ خان صاحبین کی
محمد ازمنہا بہادر صاحب بہادر رئیس جودہ پور بنا جراج پرسی حضور والا حاضر بہار پور تیر و بیٹو نذرین پیشکش کے تاریخ
دوازدہ ماہ و دو فی الحرحہ سنہ صد حضور والا بنا براداسے مراسم عزت میثودان سنگر بہادر روتی رئیس ریاست الوریہ راجہ
سنگر سنگر رئیس حال ریاست الونک فوگ گاہ پشتر تشریف فرما ہوئے بوجہ عزت حبت قاعدہ راجستان سلامی ہوئی پر حضور
انور بعد ادا کے مراسم عزت حبت لدا کے ماتم پرسی ہمارا جہاں پری سنگر بہادر روتی رئیس جہلا دوازدہ رئیس حال ریاست
موصوفہ کے خیمہ گاہ پر فائز ہو کر حبت قاعدہ مستور ملائی ہوئے۔ تاریخ سیزدہ ماہ و بیوق الذکر سنہ صد رقت نصف اتار
ڈاکٹر دھونک صاحب بہادر مع جیک صاحب بہادر بنا بر ملاقات حضور والا تشریف فرما کے خیمہ گاہ ہوئے حضور انور
نے تاؤ خیر شالبت فرمائی ہنگام رخصت بندگان حالی نے اپنے ہاتھ سے خط و بیان دیا اور ہر معیشی زیب گلو
کیا بعد ہفت ایک شبحون کے صاحب اسٹنٹ بہادر رقت ریاست کوٹ بنا بر ملاقات خیمہ گاہ حضور والا پشتر تشریف

اعزاز الاموال ملک صاحبزادہ محمد خان بہادر نکت جنگ - صاحبزادہ محمد خان صاحب امون حضور صاحبزادہ
محمد خان صاحب خلت، اصغر صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب مرحوم، صاحبزادہ حافظ محمد اسماعیل خان صاحب - بتایا جیست کہ
ماہ دسمبر سنہ صد سترائے تین بجے رات کے نواب گورنر جنرل بہادر مع فاران مکرز و نجف گورنر بہادر و راجپوتانہ بطور
طلاقات بانو مدیدہ ملاقات رئیس اور حضور والا کے خیمہ میں تشریف لائے حسب معمول عداوت و شالبت عمل میں آئی
بتایا جیست، و ہم ماہ مرقوم الصد حسب مضمون کیفیت اجنبی باڑوئی و ٹونک واسطے لائے نشان کے کہ سرکار انگریزی
سے حضور والا کو عطا ہوا تھا یکس ہوشیار مع شش کسان تنوید بنابر برداشت نشان روانہ کئے گئے جس وقت
لشکر حضور میں نشان پہنچا اکیس فراتو پ سلامی سر ہوئے بتایا جیست ششم ماہ ذی الحجہ سنہ صد ایک سنیہ معلوم الاسم
باشذہ بناس بنابر سلام حضور والا حاضر در دولت ہوا اور حسب قاعدہ تدریش کی لیکن اوکل فطیم مولیٰ بتایا جیست دو روز ہم ماہ مسطور شد
عبد السمان الملک عزت لالہ میان پنجاب حضور والا بنابر مزاج پرسی رئیس جو وہ پورستجھے گئے اور یہ صاحب نے راجپوتانہ
کو پانچویں بطور تدریش کئے بتایا جیست چارہم ماہ مرقوم الصد بعد اواسے نماز مغرب حضور والا بنابر ملاقات رئیس مروج الحج
مشالبت و سوران فطیم رئیس مسوق الذکر تشریف فرما ہوئے رئیس موصوت نے حضور والا کو یک نالبت و شالبت
فرمانی بعد اختتام کلام اشتیاق وغیرہ تقسیم عطوہ بان عمل میں آئی اور اسلحہ وقت میں تیز تیز فراتو پ بطور سلامی سر ہوئے
بتایا جیست یکم ماہ جنوری سنہ ارمطابق بانزدہم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۵۲ ہجری روز دوشنبہ در باقیقیری منعقد ہوا اور تیز و ساہرند و شالبت
عملی قدر مراتب داخل و بار ہوئے چنانچہ قبیل واگی حضور پور سو اوان خاص رسالہ و بیادگان تپالن خاص و تو پچاند وغیرہ
وس بجے دن کے، دربار کے متصل خانز ہوئے اور حسب قاعدہ صفت بندی عمل میں آئی بعد ازان حضور والا مع ڈاکٹر
و فوک صاحب بہادر رونق افروز در باقیقیری ہوئے کشالبت و سلامی حسب دستور عمل میں آئی بعدہ منجانب نواب
گورنر جنرل بہادر جیسا تنوید بعد فاران مکرز حضور والا کو عطا ہوئے بعد ریاضت دربار حضور انور اپنی فردو گاہ پر تشریف لائے بتایا جیست
ہفتہ ہر ماہ ذی الحجہ مطابق سوم ماہ جنوری تین صد بارہ بجے دسکے حضور والا بنابر ملاقات رئیس ریاست انور تشریف فرما ہوئے کشالبت و
سلامی معیمل عمل میں آئی بعد ازان رئیس ملاقات حضور والا بنابر شالبت جبہ متملن کرکاری غازی خیر گاہ و حضور والا بالفش شالبت فرمائے

تفصیل صاحبزادگان و اہلکاران و مصاحبان ہمراہی

اشتمی الاموال ملک صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب بہادر نکت جنگ حاضر الاموال ملک صاحبزادہ محمد خان بہادر نکت جنگ صاحبزادہ

محمد عبدالرحمن قاضی شمس الاموال نظام الملک صاحبزادہ محمود قاضی بابر تور جنگ صاحبزادہ محمد قاضی مامون حضور شرف الامرا
عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار قاضی صاحب بابر فتح جنگ - صاحبزادہ محمد اسفندیار قاضی صاحب - صاحبزادہ محمد علی بیک قاضی
صاحبزادہ محمد کمال الدین خان صاحب - سوائے صاحبزادگان موصوف اہلکاران و صاحبان سرکاری نے سب اہلکم
بندگان عالی ریس موصوف کو نذرین پیشکش کیں۔

تفصیل اسمائے اہلکاران و صاحبان ہمراہی

فخر الزمان محمد خاص سید ارشاد حسین خان بیک میر محمد دہم علیخان - شیخ محمد نذیر تالیق بیک محمد امین الدین نائب اول میر نقی
عافظ محمد یوسف نقی خاص - شیخ محمد پسر میر سامان شیخ محمد عبدالرحمن و شیخ علی محمد شیخ عبدالعزیز بادران محمد نذیر تالیق
عبدالرحمن خان غلغ کپتان اختر بلند خان - وزیر خان - ناصر خان - احمد سعید خان غلغ محمد و سید خان رسالدار
مستقیم خان پسر میر بلخان - کریم اللہ خان - رام چند - انگریزی دان - رئیس الورد نے فخر الزمان محمد خان سید ارشاد حسین خان
و حکیم سید محمد دہم علیخان طبیب خاص حضور شیخ محمد نذیر تالیق کی نذرین سند سے و حکمران بعد انفران تدر وغیرہ حضور
نے رئیس الوکو عطر بان دیا بعد ازاں رئیس موصوف و محض ہوا سب اہلکم حضور الامتدیان سرکاری نے رئیس موصوف
کی تادیر مشابہت کی اور اسی روز صدارت عالم سنگر رئیس جمال اور بابران حضور والا کی ملاقات کو تشریف لائے منجانب حضور
انور فخر الزمان محمد خاص سید ارشاد حسین خان و شیخ محمد نذیر تالیق نے رئیس موصوف کی تادیر پیشوائی کی اور حضور والا نے
تائب فرش مشابہت فرمایا وقت رخصت عطر و بان کی تو اہلکم علی مین آئی ہر دو معتدیان نے تادیر رئیس موصوف کا
استقبال کیا اور اسی روز صاحب اجنت بہادر مع ہاکٹو فونک صاحب بہادر بابر ملاقات حضور الو وزیر پر تشریف لائے
حضور والا نے تائب فرش مشابہت فرمایا اور یہ نگام رخصت عطر و بان دیا گیا اور ہا مقیشی حسب قاعدہ حضور والا نے
زیب گلوئے ہر دو صاحبان بہادر فرمایا بعد ازاں صاحب رزیدٹ بہادر جستان حضور انور کی ملاقات کو تشریف فرما
ہوئے حضور والا نے تائب فرش استقبال فرمایا اور اپنے ہاتھ سے عطر و بان دیا اور ہا مقیشی زیب گلوئے
صاحب رزیدٹ بہادر کیا اور اسی تاریخ کو پنجے رات کے رئیس جودہ پور حضور والا کی ملاقات کو تشریف لائے اور
ہر دو معتدیان مذکور بالا نے تائب خیمہ مشابہت کی اور تواضع و مدارات حسب دستور عمل مین آئی تاریخ نیز دہم مادی المعجہ

سنہ صدر بنجانب حضور الاسلام ان تہیکہ صدر نشینی رئیس جیالادوامع بست و پچ کشتی سامان مصحوب سید مافلا حضرت
 و سید عبد السجنان عرف لالہ میان بیجا گیا اور بست و پچ کشتی سامان بنجانب حضور انور ایت فخران مسلمان سید راجا حسین خان
 و شیخ محمد نذیر اتالیق بھجائے گئے بتایچ چار دہم ماہ نوہی عشرہ صاحب اجٹ بباد روٹی و ٹونک بنابر ملاقات حضور
 پرنور دام انبا تشریف فرمائے ریاست ہذا ہونے حسب قاعدہ شالبت و سلامی اتوپ و غیرہ عمل میں آئی بتایچ پچم ماہ
 مذکورہ صاحب زریٹ ببادور جستان موضع جو کہ پکنہ ٹونک میں قیام پذیر ہوئے بنجانب سرکار دلا تبارہ و صاحبزادگان
 والاشان و دہلکاران فرست توامان بنابر استقبال روانہ کئے گئے بتایچ ششم ماہ مطو صاحب ویشان زریٹ
 راجستان رونق افروز ٹونک ہوئے سرکارہ الاس نے چار میل تک مشالبت فرمائی سلامی و مدارات حسب دستور قدیم
 بمعرض نمود آئی اور اسی تایچ ہنگام و ساعت روز باقیماذہ صاحب زریٹ ببادور مع سکران بنابر ملاقات حضور لامع المنور
 دیوانہ خاص میں تشریف لائے سلامی و مدارات حسب دستور عمل میں آئی بتایچ ہفتم ماہ مرقوم الصد حضور والا بنابر
 ملاقات صاحب زریٹ ببادور تشریف فرما ہوئے مشالبت و مدارات و سلامی حسب معمول عمل میں آئی اور اسی روز
 صاحب زریٹ ببادور نے مدرسہ و شفا خانہ و جلیخانہ کو ملاحظہ فرما کر عدالت دیوانی و قیادی کو معائنہ کیا بتایچ ہشتم ماہ
 مرقوم الوصف ٹونک سے واپس تشریف لے گئے بتایچ بازدہم ماہ ربیع الاول ۱۲۹۴ھ چری یوم شنبہ بنگوے
 صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان صاحب شرف خلعت صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب مرحوم فرزند ہوا صاحبزادہ
 محمد عبد الحیدر خان نام رکھا گیا چنانچہ یہ قطعہ تایچ حضرت نواب محمد سلیمان خان ببادور اسد لکنو سے یادگار ہے ۵

دیوانہ فرزند مہ طلعت خدا نے
 دعا کو ہاتھ اٹھا کر بستر تایچ
 کہ جس ذی شرف عالی نسب کو
 اس کے تیر بیت الشرف ہو

بتایچ نهم ماہ ربیع الثانی مرقوم الصد خان جہان خان صاحب ساکن گلشن آباد عرف جاوہر ملا دست حضور فیض کنوے
 شرف ہوئے حضور والا نے براہ مزید قدرانی سند سے اس کے معائنہ فرمایا خان موصوف نے ایک اشرفی اور پانچ پیر بنگیش
 کے حضور والا نے قبول فرما کر دوسری بار معائنہ فرمایا۔ بتایچ ہفتم ماہ مرقوم الصد صاحبزادہ محمد اسفند خان صاحب کو
 عمدہ جرنیل فوج طرف مرچ عطا ہوا۔ بتایچ بست و سیم ماہ جمادی الثانی سنہ صدر روز دینہ صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب
 نے اس جہان فانی سے بکاک جادوانی رحلت فرمائی۔ مولف نے یہ قطعہ تایچ وفات کہا ۵

جل بسے حیف خان عبد اللہ
دارِ فانی سے سوئے دارِ بقا
ملکت کا ستون آہ گرا
لکھی تابیخ آبرو نے یہ

اوس مسافر ملک بقا کو نزل ناگزیر تک پہنچا کر کوئی باغ میں گل گنبد کو ہر مدفون کیا۔ تابیخ نسبت دہ شتم ماہ حبس نہ صدر شہزادہ
حضور بعد ملت نشو و خان جہان خان صاحب ساکن گلشن آباد عرف جاوہرہ بعدہ یثابت و سید محمد عثمان خلف اکبر شہنشاہ
سید نور اللہ صاحب بعدہ بخششگیری۔ دیر محمد امین بعدہ پیرفتشی گری سر فراز ہوئے۔ اور ہر صاحبان برصوت کو
سرکار والا سے خلعت فاخرہ علی قدر مراتب عطا ہوا۔ تابیخ بیچم ماہ ذی قعدہ سنہ صدر محمد یوسف خان ہر اسی خان جہان خان
صاحب کو کھدہ نظامت پرگنہ ٹونک عطا ہوا۔ تابیخ نسبت دہ شتم ماہ مکرچہام ماہ دسمبر ۱۸۸۵ء اور محمد پیر شہنشاہ بادشاہ
جہان بیگم صاحبہ والدہ ماجدہ صاحبہ زادہ محترمہ خان صاحب مرحوم نے اس جہان فانی سے طرقت عالم جاودانی کے رعت
فرمائی۔ اور اسی ماہ کے آخر میں سردار بے انت سکر مع سامان جنگ حضور والا کی جانب سے ریاست پٹیا لکھو روانہ ہوا اور اسی
سال میں بنکھو کے صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا۔ صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان نام رکھا گیا۔ اور
اسی سال میں بنکھو کے اعزاز املا عمر الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر نک جنگ فرزند سعادت مند تولد ہوا۔ صاحبزادہ
عبدالواسط خان نام رکھا گیا۔ تابیخ چہام ماہ صفر المظفر ۱۲۹۵ھ ہجری روز پنجشنبہ دس بجے دن کے کہ کرنل جی بی برکل صاحب
پولیتیکل ایجنٹ ہٹوئی ٹونک مع سائرس صاحب باکوشتر جمیر داخل ریاست ٹونک ہوئے۔ حضور والا نے سوار
گئی مع خانہ خا نصاحب مدارالمہام ریاست کے ایک کوس تک بطور رخ کے استقبال فرمایا پھر صاحبان مسبق الذکر و
حضور والا مدارالمہام ریاست چار گھوڑوں کی بٹی پر باہم سوار ہو کر ہوا خوری کو تشریف لے گئے۔ اتفاقاً بازار علی گنج میں بگی کے
گھوڑے نے براہ بد لگائی شتران بے عمار کے طرح رو پھرا رکھا۔ اولاً کوچوان گئی سے گر بعدہ ٹونک کے دروازہ قدیم
پرچو جنوب رو یہ ہے اور بازار علی گنج سے متصل ہے خانہ خا نصاحب مدارالمہام ریاست بے اختیار زمین پر گرے
اور اس کے سر پر ضربت سنگ کا اس قدر صدمہ پہنچا کہ چارہرین جان بحق ہوئے۔ بعد نماز جمعہ کو کوئی باغ میں مدفون کیا ہنگام
دفن حضور والا ہر دو صاحبان برصوت جنازے کے ہمراہ تھے بعد انفرارغ تجیز و کفن حضور فیض معبود صاحبان ہر دو
ہمت تعزیت خانہ خا نصاحب کے مکان پر تشریف فرما ہوئے اور آغا جان خلف خان خا نصاحب مرحوم کو کلمات صبر کمیز
سے تشفی فرمائی بعد ایک گمنامہ کے وہاں سے حضور پُرنو قلعہ علی میں تشریف لائے۔ صاحبان بہادر بیگ پرتشرف لیکنے

اور کوجوان نے بھی بعد روز کے ہمراہی خانہماٹھا نصاب مرحوم کے اختیار کی۔ اور خانہماٹھا نصاب مرحوم کی لوح و مرآ
پر یہ دو نقطہ تاریخ وفات منقش ہیں۔

صد حیف اگر گشت خان خانان زمان	در عین شباب اسیر پنجولہ موت
از خان جهان خان - بدم دادن جہان	اللہ برآمد و جهان شد حسن و نفوت
بزمین چو کز کا سکے بیٹا دو عنو و	حضرت شان جهان خان بسوئے عظمیٰ
اس دل شد تاریخ و عاریہ گہفت	باد باستان شہر معتب عام محمود

تعلیقہ تاریخ از مولف

حیف خان جهان و وارفت	سوئے ملک بقا جو عازم شد
آبر و کبر تار بخشش	ہا نفس غیب گفت ناظم شد

بتاریخ ششم ماہ مذکور روز شنبہ دس بجے دن کے صاحبان مبارکیت ملاقات حضور والا قلعہ معلیٰ میں تشریف لائے
سلامی اور شایستہ معمولی عمل میں آئی بعد اختتام کلام انشتاق و انفرار تو اضع عطر و بان صاحبان مبارکیت پر تشریف لے گئے
بتاریخ ہفتم ماہ مسطور سات بجے دن کے صاحب کشتہ حمیر بجانب جسے پور وادہ ہوئے سلامی التواپ حب و ستور
عمل میں آئی۔ بتاریخ ہشتم ماہ مسبور اندک سات بجے و کچھ کرنیل جی سی رکلی صاحب مبارک بجانب دیولی روانہ ہوئے۔
حب دستور سلامی عمل میں آئی۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور روز چہار شنبہ بشکوے حضور لامع النور و خرنیک اختر فردوس علی زمانہ یک
صاحبہ کے بطن سے تولد ہوئی اوسکا نام حمزہ النساء بیگم رکھا گیا۔ بتاریخ نویں ماہ ربیع الاول سنہ صد رجبناہب حضور والا صاحبزادہ
احمد اللہ خان نصاب خلعت صاحبزادہ حافظ عیاد اللہ خان نصاب مرحوم نائب الریاست ہوئے۔ اور اسی تاریخ میں نصاب کلا
صاحبزادہ محمد خان نصاب ہامون حضور افسر علی کل محکمہ جات کے مقر ہوئے۔ بتاریخ دوم ماہ ربیع الثانی سنہ مذکور شب
شنبہ حافظ محمد النعم خلعت اکبر ابوسلیمان بخشی محمد ظہور علیخان نے انتقال کیا۔ بتاریخ ہفتم ماہ جمادی الاول سنہ صدر روز جمعہ
صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان خلعت صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان نصاب شرف نے اس جہان فانی سے انتقال کیا اور اسی
سال بن مشکوے صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان نصاب فرزند امجدینہ تولد ہوا اوس توغما لقبال کا نام صاحبزادہ محمد رضا الدین خان

کرنا گیا۔ یہ تاریخ ولادت ہے ۵

چینید اگر زبانِ بہار سے گلے خزان
از ضعفِ دلِ خفیف و زار بمان توان
ہوئے اگر زکوچہ خلقت با سے رس
کوہِ الکجا و سن کاہِ خوش فسر
از تمنیِ فداق زجان سیر میکند
از خوشترش دل غم جان کاہِ خوشتر
ناکاہِ غیبِ عشرتِ اقصا نشان بکشد
اکون زمانہ آن شدہ از لطیف عام حق
یادش برستِ عشرت و راحتِ نوش و دل
گفتا کہ حیف پنج کسے سربان سن
موا گوشتِ مہرِ سنا تیرِ عطر
آن تو نہالِ بلوغِ شرف کو کمالِ حسن
تاریخ مولدش زولِ پریشانِ خوش

مسدود غنچہ بدیلِ رشتہ جنان
کو آن طیب کشش کیم حالِ دلِ عیان
بر شاخِ بوستان نہند بلبلِ شایان
دستِ ستم کجا و من خستہ غم جان
منہ یاد از صلواتِ غلامِ شکر لبان
با حسرتِ کمال نمودم چمنِ غنجان
خوش باش بیچ غمِ غمورتِ موزِ نغان
عالم نام گشت بہرین رنگ گلستان
گفتم کہ بصیرت باعثِ این خوش جاودان
غافل ازین بودی طلبِ رستی این زمان
در دہرِ نورِ بخش شد از امر کن و کان
کہ ہر شکارِ بختِ زخترِ آسمان
گفتیم نور دیدہ عیدِ از حرمِ جنان

اور اسی سال میں جاہِ رمضان المبارک منجانبِ ولیہ اس کے گور زجرل بناو کشتور۔ ہند جناب فقہار الامر الامیر الملک صاحبزادہ
محمد عبید اللہ خان صاحب باد ویزہ جنگ سفایت کمال پرما ہو کر راہی کابل ہوئے۔ اور اسی سال میں بنگلو کے صاحبزادہ
حفیظ اللہ خان صاحب خلعت صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب فرزند تولد ہوا۔ صاحبزادہ سعید اللہ خان نام کہ گلد تاج شاد زخم
ماہ و سبب ۱۱۰۰ عہد تبریز فی فضل حمین کیل سرکا حاضر باش اجنبی ہاروقی و لوگ منجانب سرکا والا بنابر استقبال صاحبِ حجت
بہاد و صاحبانِ مفصلہ ذیل تو نہ ہوئے۔ صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب نائب الریاست و اشرف الامر اعمدہ الملک صاحبزادہ
احمد باغ اقصا ہما در فتح جنگ۔ صاحبزادہ محمد خان صاحب خلعت صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب منظور۔ صاحبزادہ محمد
علی حکیم خان صاحب۔ صاحبِ حجت بہاد و بوجہ تبدیلی عہدہ خود تاریخ مقررہ پر داخل ہوئے بلکہ تاریخ خود ماہ مسطور چاہئے

دیکھ کر رونق افروز ریاست بندھوئے۔ اؤ لا حضور فیض گنجو نے بسبب ناسازی مزاج کے ملاقات نفرائی۔ پہلے اجنٹ صاحب بہادر بنابر ملاقات بندگا نعلی رونق افروز قلعہ معلی ہوئے۔ کیا فیہ سلامی کے قلعہ معلی سے سر ہوئے اور مدارات معمولی عمل میں آئی۔ بتاریخ ہستہ مذکور بنابر استقبال صاحب رزیدنٹ بہادر اجستان بجانب حضور والا صاحبان مخلصہ ذیل روانہ ہوئے۔ صاحبزادہ محمد خان صاحب انسر علی۔ صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان صاحب۔ نغرا الزمان مستعد خاص شید محمد ارشا حسن خان۔ سید محمد عبد الجان الہکار۔ اور حضور والا نے قبل روانگی صاحبان موصوف خلیفہ اشفاق دقتہ بنام صاحب رزیدنٹ بہادر متفحص عدم حضوری خود بوجہ ناسازی مزاج تفریق فرمایا اسی تاریخ بروز جمعہ بندگا نعلی نے غسل صحت فرمایا اس تقریب رحمت و سبب میں عاید ریاست ہذا نے تدرین بیگیٹش کہیں۔ اور اکیس اکیس فریو یون کے ہر تیش گونا متعلق ریاست ہذا سے سر ہوئے۔ حضور والا بعد انفرارغ نذر وغیرہ بنابر استقبال صاحب رزیدنٹ بہادر اجستان بناس تک تشریف فرما ہوئے۔ بعد ملاقات صاحب رزیدنٹ بہادر اجنٹ صاحب بہادر حضور بنو اب صاحب بہادر ایک گلی میں سوار ہو کر چار بجے دیکھ کر دھل شمر ہوئے صاحبان بہادر نے بگلہ پر قیام فرمایا اور حضور والا قلعہ معلی میں تشریف لائے۔ فریو یون کے حسب دستور سر ہوئے۔ دوسرے روز بوقت نصعت النہار صاحب رزیدنٹ بہادر و پالت صاحب بہادر سکنہ بنابر ملاقات حضور والا قلعہ معلی میں تشریف لائے مشابعت و مدارات و سلامی حسب دستور عمل میں آئی۔ بعد ملاقات صاحبان بہادر نے نوشک خانہ و ملحقہ دکنب خانہ ملاحظہ فرمایا اور اسی تاریخ چار بجے دیکھ کر جیلخانہ و شفا خانہ معائنہ کیا۔ دوسرے روز صاحبان موصوف ریاست ہذا سے رخصت ہوئے رسد رسائی لشکر حسب قاعدہ قدیم عمل میں آئی۔ بتاریخ ہستہ دھپار ماہ محرم الحرام ۱۲۹۵ھ ہجری روز شنبہ کرنل مین صاحب بہادر اجنٹ جے پور مع ڈاکٹر قصبہ لاہ سے فائز ٹونک ہو کر بگلہ پر قیام پذیر ہوئے۔ اسی روز چار بجے دن کے حضور والا نے اجنٹ صاحب سے بگلہ پر ملاقات فرمائی۔ دوسرے روز دس بجے دیکھ کر اجنٹ صاحب بنابر ملاقات حضور پور قلعہ معلی میں تشریف لائے ہر دو ملاقات میں مشابعت و مدارات حسب معمول عمل میں آئی۔ اسی روز صاحبان موصوف چار بجے دیکھ کر بجانب اونیارہ علاقہ ریاست جے پور روانہ ہوئے سلامی و مشابعت و مدارات حسب دستور عمل میں آئی۔ بتاریخ ہستہ امہ مذکور سندھ روز پنجشنبہ کرنل صاحب موصوف دس بجے دیکھ کر اونیارہ سے فائز ٹونک ہوئے حسب دستور سلامی وغیرہ عمل میں آئی کرنل صاحب بہادر حضور والا سے ملاقات فرما کر بتاریخ یکم ماہ صفر المغفر سنہ صدر روز جمعہ علی الصبح راہی جیپور

ہوئے۔ اور اسی بتایج پالت صاحب بہاد قانم مقام اجنٹ ہڑوٹی دٹونک دس سبجے دن کے اندر گڑھ سے فائز ریاست
ہوئے حسب ممانت صاحب موصوف پیشوائی وغیرہ منوئی اول ملاقات صاحب موصوف نے حضور والا سے فرامی
من بعد حضور انور صاحب بہاد سے ملاقی ہوئی۔ بتایج خیر ماہ مذکور صاحب بہاد بکانب چھاؤنی دیولی روانہ ہوئے سلامی و شایست
حسب معمول گل مین آئی۔ بتایج پانزویہ ماہ مذکور سنہ صدر بشکوے حضور لایع النور فرزند احمد تودہ بہا صاحبزادہ محمد عبدالغفار خان نام
رکھا گیا۔ بتایج ہشتم ماہ مذکور سنہ صدر بشکوے حضور پرنور فرزند سعادت پوند تودہ بہا اوس لونہال چمن سعادت کا نام صاحبزادہ
محمد سعادت علی خان رکھا گیا۔ بتایج خیر ماہ حبیب الرحب سنہ صدر بہت و بزم بہا جون ۱۰۹۷ھ بروز چارشنبہ تقریب فرست توبہ
مژدہ فتح کابل روشنی پیراغان حکم کوچہ و بازار اکٹہ سرکاری و مکانات عماد ریاست ہذا میں مبعوض غلو کی اور اسی بتایج صاحب
اجنٹ بہاد ہڑوٹی دٹونک نے فائز ریاست ہو کر روشنی پیراغان اور آتش بازی کا شامہ معاف فرمایا۔ بتایج بہت و بزم ماہ حبیب
سنہ صدر صاحبزادہ نور الدین خان خلف صاحبزادہ عبدالغفار مرحوم کا نکاح سہ ماہ صدقہ بگم دختر صاحبزادہ محمد علی بگم کیکر خانہ نصفا
سے منعقد ہوا بعد از پانچ روز بعد از عید و غیر از عید و سہ ہزار روپے۔ بتایج سلح ماہ حبیب سنہ صدر نکاح صاحبزادہ حامد خان خلف
صاحبزادہ احمد خان صاحب کا عائشہ بگم دختر صاحبزادہ احمد علی خان صاحب سے منعقد ہوا بعد از پانچ روز بعد از عید و غیر از عید و سہ ہزار روپے
بتایج بہت و بزم ماہ مرقوم الصدر صاحب اجنٹ بہاد نصفت فرمائے دیولی ہوئے سلامی و مدارات حسب معمول گل مین آئی
بتایج پانزویہ ماہ رمضان المبارک سنہ صدر سر کافض دار سے خلعت نیابت اختیار الاموال الملک جناب صاحبزادہ
محمد عبید اللہ خان صاحب بہاد رفیر و جنگ کو عطا ہوا اور بکریہ مال و تقدس شانہ اعلیٰ صاحبزادہ صاحب بہاد و جنگ کہ
سنہ ص ۱۰۹۷ھ سے کاروائی ملکی دہلی کو باحسن وجوہ انجام فرما رہیں مولف نے اس تقریب فرست و بزم میں تھنید و بیکش کیا

<p>سراپا نور یزدان آفریدند کہ در باغش خزان آفریدند کہا و سہ این گلستان آفریدند لبالب ز آب حیان آفریدند کہ چشم غم ملان آفریدند چہ بے درد آنہ مرگان آفریدند</p>	<p>خرا از جوہر جان آفریدند قد تو بہت آن سر و دل آرا ز رنگ حسن تو رنجی چکیدہ یو ز مخد ان توان چاہیست کوہ غبار ز گسستانہ تست چہ بے رحمانہ کردند ابروان را</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سنان غمزدہ شمع تو مخصوص
 دوزخ کا فرامیسان شکن را
 تو بزم کے ترا سے بیروت
 قسم لئے تو گرگز بادرم نیست
 ترا سے ما و خرم من سوز ہستی
 شوم قربان بے ابرو کمانت
 چرا آئینہ سان حیران بناشم
 ز وصل دوست محروم مرا چون
 بزخیم من سہم حرم کہ اورا
 ولے دارم کہ بچون لالہ دوسے
 بیسا بنگر کہ از دریا سے چشم
 نمائشکے ز مژگان زماست
 ملا از داغ سوزی در جگر ہست
 جہان غور سند و بہر خاطر من
 درین عالم سخن فہمی مانند ست
 نشانی از سخاوت پیشگان نیست
 نہار و آسمان بیش از دونا لے
 ازین مردم نشد چشم کے سیر
 سخی محتاج و نعمت ہائے لوان
 کرمی ہست فخر الملک اری
 توئی آن آفتاب اوج اقبال

بخون ریزی شہرمان آفسریدند
 بلائے ہرسلان آفسریدند
 نہایت ست پتان آفسریدند
 بچے سو گند متراں آفسریدند
 قیامت برق جولان آفسریدند
 کہ آزا تیر ہر باران آفسریدند
 مرا مشتاق جہانمان آفسریدند
 بیابان گرد و جہان آفسریدند
 فقط بھر نکدان آفسریدند
 حذران داغ حرمان آفسریدند
 چہ کو حشر ہائے غلطان آفسریدند
 کز دوریا کے عمان آفسریدند
 از ان چون شمع گریان آفسریدند
 الم ہائے فرادوان آفسریدند
 عبث مارا غنل خوان آفسریدند
 جہان بھر لیلمان آفسریدند
 کہ آن را بھر و دوان آفسریدند
 کہ بھنہ خلق را از ان آفسریدند
 ہمہ بھر بھیلان آفسریدند
 در ابا ذل بدوران آفسریدند
 کہ دست را از افشان آفسریدند

ترا اے معدنِ جود و سخاوت
گفت گوہرِ ثناتِ راجعہ عالم
قوی بازو بمشکل تو دو گز نیست
سخن ستانہ از من سے ترا دو دو
ببساغ بیج تو آن عند لبیم
تو سے نمی طرد بق گفت گور
اگر وزرے کرم بیجا بنائ شد
بخبا گفتسم دعا بیت سے نہایم
باین اقبال دولت زندہ با نئے
برائے بزل و احسان آنسہ دیدند
بسان ابر نیسان آنسہ دیدند
جوان ہست بدوران آنسہ دیدند
مرا ہست مہی آن آنسہ دیدند
کو منتقارم گل افشان آنسہ دیدند
ترا آری سخنندان آنسہ دیدند
کرم بہر کرم کریمان آنسہ دیدند
زبانم را دعا خوان آنسہ دیدند
ترا اشرف در انسان آنسہ دیدند

اور اسی سال میں شاہزادی فیض الدجہ ایلاس صاحبہ دختر نیک اختر ملکہ مظفر کو طوریہ نے انتقال کیا۔ اور اسی سال میں
میشکو کے صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب فرزند تولد ہوا اسکا نام صاحبزادہ احسان اللہ خان رکھا گیا۔ اور اسی ایام میں میشکو کے
صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبدالصوبو خان نام لگا گیا اور انہیں دونوں میں میشکو کے
صاحبزادہ محمد عبدالرزاق خان صاحب کپتان کو پنجاہ بنماری فرزند ارجمند تولد ہوا اس فوٹال حین اقبال کا نام صاحبزادہ
محمد خان رکھا گیا بتاریخ چہارم ماہ صفر المظفر ۱۲۹۵ھ سید ممدی حسن و شیخ فخر الدین مستعدان پٹیا ل مع سامان تمنیت تولد فرزند
ارجمند حضور والا فریاست ہذا ہو کر شاہزادہ ثریا جاہلی حویلی میں بوجہ حکم حضوری فرود کش ہوئے چندے وغیرہ سرکار مشرق
ہو گئی بعد تین روز کے مستعدان ریاست مذکورہ مع سامان تمنیت حاضر دربار حضور والا ہوئے اور پانچ پانچ روپیہ بطور پیشکش
کئے۔ اور سامان تمنیت پیشکش حضور والا میں پیش کیا۔ ہر دو مستعدان مذکور کی تعظیم منجانب سرکار بمعرض ظہور آئی۔ بتاریخ
سیزدہم ماہ مذکور مستعدان بنابر استجابات رخصت قلعہ محل میں حاضر ہوئے حضور سے ہر دو مستعدان مذکور کو رخصت رخصت عطا ہوا
بتاریخ چہارم ماہ مہسطوبہ صدر روز شنبہ حضور فیض معور مع چند صاحبزادگان و مصاحبان بنابر ملاقات صاحب زریٹ
بہادر خ کے طہر بچہ دانی دہلی کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ پانچم ماہ صاحب کلان بہادر ریاست کوٹہ سے قلعہ مہجانی ہوئے
اسی تاریخ حضور والا سے ملاقات بمعرض ظہور آئی۔ بتاریخ نو ذی ہجہ ماہ مذکور کو روز یکشنبہ رخت نصف النہار سرکار دو لہجہ مع انوار

فائز ریاست ہند ہو گئے۔ بتایا جیہد بہم پہم راج الاول سے صدر ہنگو کے حضور والا حضرت سعادت اثر تولد ہوئی سعادت الشاہ کا نام لگا گیا۔ بتایا جیہد بہم پہم راج الثانی سے صدر ہنگو کے حضور پورن فرزند اقبال تولد ہوا اس کو نوال گلشن اقبال کا نام صاحبزادہ محمد عبدالرشید خان لگا گیا۔ بتایا جیہد بہم پہم ماسطورہ و زوشینہ ساڑھے دس بجے دن کے صاحب اکینٹ بہاؤ دتی و ٹوٹک فائز ریاست ہند ہو گئے بہرہ مالیت اجنت صاحب بہاؤ شامت عمل میں نہ آئی۔ بتایا جیہد بہم پہم مذکور چار بجے دن کے صاحب بہاؤ بڑو صوف بھاب جے پورن حضرت خواہو گئے۔ آمدورفت میں اتواب سلامی حسب معمول سر ہو گئے۔ اور اسی بتایا جیہد بہم پہم حضور لامع النور فرزند اقبال تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبداللہ خان نام لگا گیا۔ اور اسی بتایا جیہد بہم خضر فرمانی بیک صاحبہ حضور کی خالہ حقیقی وقت نصف النہار باستقبال براہ درجن حضور حاضر ریاست بنارس سے فائز قلعہ علی جوین بتایا جیہد بہم ماہ شعبان المعظم سے صدر شیخ اکبر بخش میرساہان بوجہ حکم حضور بنی خزینہ دیگر کارخانہ جات کے اہلکاری پر مامور ہو گئے۔ بتایا جیہد بہم ماہ ذوالحجہ ۱۲۸۵ھ سے صدر طابق ماہ و شب ۱۲۸۵ھ عریضہ شنبہ مبارکہ رام سنگھ بارہ رئیس جے پور نے اشغال کیا بتایا جیہد بہم ماہ مذکور بہت و غم ماہ مقرر کر نسل برادہ نور صاحب بہاؤ اجنت گورنر جنرل بہاؤ راجستان نے دس بجے دیکھے حسب وصیت رئیس جے پور متوفی قائم سنگھ کا اکریرہ کو سن نشین ریاست جے پور کیا اہل بیک نام قائم سنگھ کے اسم مبارکہ جو الی ماہ پر سنگھ بہاؤ تجویز کیا کیس فیہ سلامی کے سر ہو گئے۔ بتایا جیہد بہم ذیقعدہ سے صدر ہنگو کے صاحبزادہ حافظ محمد عبدالمطلب خان صاحب فرزند اقبال تولد ہوا اس کو ہر دیائے جلال کا نام صاحبزادہ محمد عبدالنواب خان لگا گیا۔ اور اسی سال میں ہنگو کے صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب سعادت تولد ہوا۔ صاحبزادہ محمد عبدالستار خان نام لگا گیا۔ اور اسی ایام میں ہنگو کے صاحبزادہ احمد عبدالنصاب فرزند تولد ہوا صاحبزادہ اسد اللہ خان نام تجویز ہوا۔ اور انہیں دونوں میں ہنگو کے صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب شرف خلف اس صاحبزادہ حافظ محمد عبدالنصاب مرحوم ابن ذوالبیلہ ولد بہاؤ فرزند دلبد تولد ہوا۔ اس کو نوال چمن اقبال کا نام صاحبزادہ احتشام علین لگا گیا۔ اور ولنے حسب ایما لے والدہ حیرہ ولد مسعود محمد فتح عبدالغفار نام تجویز کیا۔ اور قلعہ تاج ولادت بدیدہ کیا۔

ابن عبدالرحیم خان شرف
آمر و بہر سالش گشت خرد
گشت پیدا از لطف فضل خدا
کہ گو آفتاب جہان جہا

اور انہیں دونوں میں ہنگو کے صاحبزادہ محمد انواب خان صاحب فرزند سعادت تولد ہوا۔ صاحبزادہ محمد ادریس خان نام لگا گیا۔ بتایا جیہد بہم

ہستم، اہم، اکتوبر ۱۸۹۱ء آئندہ سب سے دیکھے صاحب اجنٹ بہادر بڑوٹی دونوں ایک صاحب کرنل بہادر بنا برعطا لئے تھے
 کچنی اسٹاڈنڈیجسٹ انتخاب لارم انٹر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر بڑو جنگ قلعہ علی میں تشریف
 لائے اور وقت جملہ امور با حضور پرنور و عائد ریاست دربارین حاضر تھے اول صاحب اجنٹ بہادر نے صاحبزادہ صاحب بہادر
 نایب ال ریاست کی توصیف میں ایک اسپیچ و ابعد ازان اپنے ہاتھ سے تعذیب گلوئے صاحبزادہ صاحب بہادر حضور
 فرمایا بعد انفرغ عطر و پان صاحب اجنٹ بہادر شخصت ہوئے اسی دن ہنگام شب صاحبزادہ بہادر کے مشکوے دولت پر
 جلسہ دعوت بصدر زمین و امین بہر ضیعت ہوا قطعہ تاریخ عطائی تعذرت و بیعت من مناسج افکار گہر بارشا عرستہ نواب محمد
 سلیمان خان صاحب بہادر کمزری یہ ہے

<p>میر فیض شہنشاہ ہند و انگلستان سی ایس آئی کا اول عطا خطاب ہوا پنہا یا تمنعہ اعلائی قیصری اسال سنائی اور اک اسپچ ہی کسٹر ہو کر یہ مژدہ سنکے ہوئے دوست و بہن خرم و شاد مجھے تھی فکر کتا یخ اسے اسد کلمون اندازہ آئی بچے سال از سر فلک</p>	<p>بڑا ہے جہ فیروز جنگ عالی شان چمک کے اختر اقبال آفتاب ہوا اجنٹ صاحب ذی قدر نے خوشی ہو کمال کہ حسین شکر و ثنائے رئیس تھی کیہ اسیر غم وہ ہوئے تداوونین جنگ عدا بطور نذرانہ سے پیشکش بیان سے کردن عطا لئے تمنعہ والا مبارک ایر و پاک</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اسی سال میں حافظ قاری علی محمد پانی پتی نے کہ حضور نواب صاحب بہادر کے علم و اوت میں ادشا و تھے انتقال کیا مرثیہ
 قطعہ تاریخ کہا

<p>حافظ علی محمد کہ بقرات ہمدان بود کوہا قفس را تاب کہ اوصاف اوسانو آن لبیل خوش نغمہ و آن گلبن زخیر ہر دل نبی سوخت از بن سائخہ صاحبان احباب بگر کہ یہ کمان خاک فشا غند</p>	<p>اوقات بخوبی کہ زبان گدراں کرد آری صفت ہمچو جوئے نوان کرد در جوش بہار شہرستم باوخران کرد مردودہ ازین بر مژدہ خونا بٹان کرد آہے بدل غمزدگان کا و سنان کرد</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

گروید ہر آنکس کہ ازین واقعہ آگاہ
چون نشہ نلب از بادہ کوثر دل او بود
درخواست نمودم ز غر و سال و فاقش
در سال ہزار و دصد و ہشت و نو ہفت
افسوس بسا غر و بادہ و فاق و فغان کرد
رفیع عطش خود بہمان آسبہ ان کرد
چو شے بدش آرد آنگاہ بیان کرد
رخسہ بخت بخت و فاق و فغان کرد

بتاریخ سوم ۱۵ ربیع الاول ۱۲۴۵ ہجری مکی صاحبزادہ حمید احمد خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان نصاب کا سماءہ علیہ السلام
و ختر صاحبزادہ محمد ان خان نصاب کا سماءہ علیہ السلام صاحبزادہ محمد اسفندیار خان نصاب کا سماءہ علیہ السلام
صاحبزادہ محمد یونس خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان نصاب کا سماءہ علیہ السلام صاحبزادہ محمد اسفندیار خان نصاب کا سماءہ علیہ السلام
صاحبزادہ احمد اسفندیار خان نصاب کا سماءہ علیہ السلام صاحبزادہ محمد اسفندیار خان نصاب کا سماءہ علیہ السلام
۱۵ جمادی الثانی ۱۲۴۵ ہجری صاحبزادہ عبدالعلیم خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان نصاب کا سماءہ علیہ السلام
صاحبزادہ احمد اسفندیار خان نصاب کا سماءہ علیہ السلام صاحبزادہ محمد اسفندیار خان نصاب کا سماءہ علیہ السلام
صاحبزادہ عبدالوحید خان خلف صاحبزادہ عبدالعزیز خان کا سماءہ علیہ السلام صاحبزادہ محمد اسفندیار خان نصاب کا سماءہ علیہ السلام
تعداد ۱۵ ہزار و ۱۵۰۰ روپیہ معمل یک ٹنٹ باقی بکھل بتاریخ چہر ماہ شوال المکرم سنہ ۱۲۴۵ ہجری حضور والا و ختر فرزندہ اثر
تولہ ہوئی اوس عزیز جان کا نام عزیز النساء بیگم کہا گیا اور اسی سال میں جب منشا کو ٹنٹ قیصہ ہند خانہ شماری و
مرد شماری کل ممالک محروسہ و مقبوضہ راجستان وغیرہ کی ایک رات میں مہرخص نمودائی۔

کیفیت ملاقات حضور بنو بہ نواب مستطاب معنی القاب لاڈلین صاحب بہاد
نواب السلطنت و کوثر بنل بہادر کشور ہند بمقام دارالخیر امیر

بتاریخ چہارم ۱۵ ذی القعدہ ۱۲۴۵ ہجری حضور والا بذریعہ ڈاک ہنگام شام بجانب دارالخیر امیر روانہ ہوئے بتاریخ ہفتہم ماہ مذکور وقت
صبح سرکار والا باستقبال معمولی فاہر امیر ہو کر گریک صاحب کی کوٹھی پر زو کش ہوئے بتاریخ ہشتم ماہ مسعود چار بجے دن
کے دیر اسے بہادر کشور ہند داخل امیر ہوئے اسٹیشن پر ایک رئیس سے مصافحہ کر کے مراجعہ پس فرمائی۔ بتاریخ

بست و یک ماہ مرقوم الصبر گیارہ بجے و نکلے حضورہ الاسنے مع اجنب ہمارہ روتی دتو نمک و دیگر صاحبزادگان مفصل
ذیل ویسل نے ہمارے کشور بندہ سے کوئی پر ملاقات فرمائی اور ایک سو ایک اشرفی سب معمول نذر کر کے مزاج پرسی فرمائی

تفصیل صاحبان ہمراہی

جناب افتخار الامراہ الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب ہمارے دربار جنگ سی ایس آئی نائبہ لاریاست -
افتخار الامراہ الملک جناب صاحبزادہ احمد باخان صاحب ہمارے فتح جنگ - خاص الامراہ اعتماد الملک صاحبزادہ
محمد خان صاحب ہمارے شمشیر جنگ - صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب - صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان صاحب
برادران حضور پر نور - فخر الزمان مستحق خاص سید محمد ارشا حسین خان - اچھا صلح ہر ایک رئیس سے بتدیج علی قدر اہم
ملاقات معرضہ لکھوائی اسی تاریخ جنگام شام حضورہ الابجانب ٹونک روانہ ہوئے اور بتاریخ بست دوم وقت نصف النہار
فائز ریاست نہانجے بتاریخ روز دہم ۱۲۹۵ھ یقینہ ۱۲۹۵ھ صاحبزادہ ابو سعید خان خاقت صاحبزادہ محمد سید خان صاحب علیہ السلام
کا کناح انجن اراہم دختر صاحبزادہ احمد خان صاحب سے منعقد ہو اعداد امر پنجہ اردو پیہ دو ہزار و چل دس ہزار محل - بتاریخ
بست و چہارم ماہ صفر المظفر ۱۲۹۵ھ لالہ ہرچن داس مستعد سرکار کپور تملہ نے بتقریب فحنت قریب نویشادی ہشترہ
حضور پر نور دہم اقبال حاضرہ بارہو کر اول فریڈ رئیس موصوف کا پیش کیا - بعد از ان ایک کشتی کادوس ہین گیا کہ سو رہیہ
نقد تہہ پیشکش کئے سرکار کی جانب سے مستعد مذکور کی تعظیم نمائی اور چندی حسب قاعدہ سرکار الہ سے مقرر ہوئے
بعد از ان بتاریخ چہارم ماہ ربیع الاول سنہ صدہ جناب حضور فیض گنجو رحیہ کو اکال لیس روپیہ کا خلعت مستعد مذکور کو عطا فرما
بتاریخ دہم ماہ ربیع الاول سنہ صدہ جناب اب بیک صاحبہ دختر نیک اختر حضرت نواب وزیر الدہ بہادر اسودہ جنت اللہ کو
یک سو کو نواب غوث محمد خان صاحب بہادر والی ریاست گلشن آباد عنت جاوہر بجانب ریاست موصوفہ تشریف
فرما ہو یمن بتاریخ بست و چہارم ماہ ربیع الثانی سنہ صدہ آپ جے نرسنگہ ونشی روپ لالہ مع سامان نیکہ صدر نشینی
حضور پر نور نویشاہیت کپتان شیخ مرتضیٰ ساکن عسکریہ دزدی مع وہ نفر سواران رسالہ فائز ٹونک ہر متصل تالاب ٹونک
نوکش ہوئے بتاریخ بست ہشتم ماہ مذکور سنہ دہر روز جمعہ دس بجے و نکلے نامہر دکان نے مع سامان نیکہ حاضر
دہر بارہو کر سامان مسطورہ پیشکش کیا حضور پر نور نے مسطورہ تعظیم دی اور مذہبی کٹر سے ہر کر قبول فرمائی - بعد از ان بعد نو سنگ

نہیں چار شنبہ ماہِ میسام
از سرِ باس جیت ہاتھ گفت

رفت ابنِ جمال خان ز جہان
ہائے دامنِ غنایتِ افغان

۱۶۹۹ھ

انتقال کیا مرنے سے قطعہ تاریخ وفات کما ۵

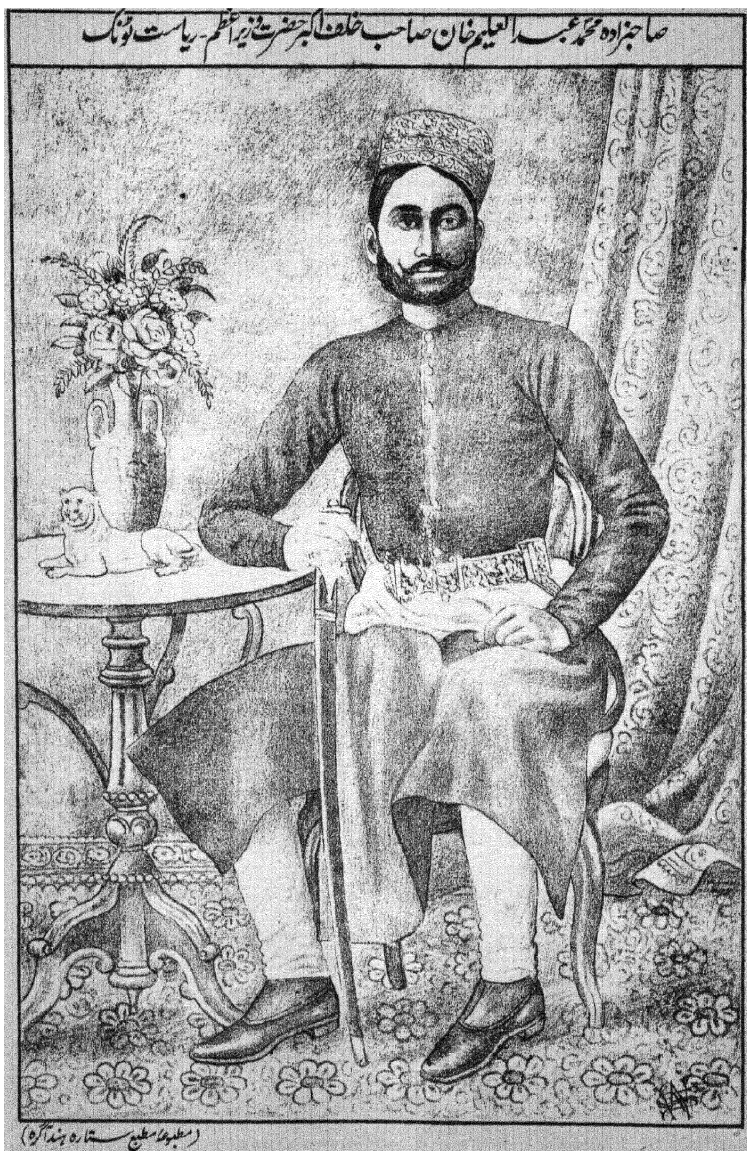
بمنشی کل سید نور الهدی
بست و چارم بود از ماه صیام
بست پنج دفاتش آبرو
ناگهان در گوشم از دے بجا

بست لگشتد باس ارض و با
شد ز دنیا جانب و بر بقا
منکر کردم در دل غم آشتنا
گفت با تلف و او در لغا سید

۱۶۹۹

اور اسی سال میں شادی کھدائی صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان صاحب خلیفہ الصدق انتقالی الامیر المملک جناب صاحبزادہ





محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الیاست جمشید و حضور پور دوم اقبال سے بصد ترک چشمشا
و باین ہین و از خوش ترین معرض وقوع آئی چنانچہ یہ قطعہ تاریخ اس تقریب رحلت قریب میں نواب محمد سلیمان خان بہادر
اسد گنوی سے یادگار ہے

یاد یارب ہمارے این شاندار
ویدم از بھیر رسال اسد خاں
کہ بدولت سارے نغمہ ملک
شبہم آفتاب و مناسبت
۱۲۹۹ھ

اور اسی سال میں ہرم سر کے صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ محمد عبدالقدوس خان
نام رکھا گیا۔ اور اسی سال میں بشکوے صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد شاہ زمان خان صاحب
فرزند ارجمند تولد ہوا اس گمنام اقبال کا نام صاحبزادہ احمد خان رکھا گیا اور اسی یام میں بشکوے صاحبزادہ محمد ارباب خان صاحب
فرزند تولد ہوا اس نونال گلشن غفلت کا نام صاحبزادہ محمد الیاس خان رکھا گیا اور انہیں دونوں میں بشکوے صاحبزادہ
حمید اللہ خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا صاحبزادہ حضرت نوزبان نام رکھا گیا چنانچہ مولف نے حسب درخواست والدہ مولد
اسم تایخی محمد روشن خان رکھا اور یہ قطعہ تاریخ ولادت بدیکہ

حمید اللہ خان چون یافت فرزند
پے تاریخ ہمش گفت یافت
۱۲۹۹ھ
۱۲۹۹ھ
نصیل قادری لاق اکبر
مجاہد زمان محمود اختر

اور اسی یام میں بشکوے صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جنرل فرخ ظفر موج فرزند
سعادت پور تولد ہوا صاحبزادہ محمد نور خان نام رکھا گیا اور انہیں دونوں میں بشکوے صاحبزادہ محمد بدایت اللہ خان خلف
صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب فرزند سعادت تولد ہوا صاحبزادہ احمد نور خان نام رکھا گیا۔ اور اسی سال میں صاحبزادہ حافظ
محمد فیض اللہ خان صاحب خلف نواب امیر الدولہ بہادر نے بامراض چند در چند انتقال کیا اور اسی زمانہ میں صاحبزادہ محمد ادریس خان
خلف صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب نے اس جہان فانی سے بھلا جاودانی رحلت افاقت باندہ الفطاریع و غم
سے تاریخ وفات برآمد ہوئی ہے بتایع لہذا ہم ۱۲۹۹ھ صاحب اکبرٹ بہادر ہڈوٹی و ٹونک علیگڑہ علاقہ ریاست فاہین
فاز ہو کر تاریخ بستر راگڑ علاقہ انارہ داخل ٹونک ہوئے بتایع بستر و چارم صاحب رزینٹ بہادر مع لشکر راہ سوات علاقہ
جے پور سے موضع چوہنچ گئے ٹونک میں فرودکش ہوئے۔ بوجہ حکم حضور والا بنابر استقبال صاحب رزینٹ سب اور

صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب و صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب تشریف لے گئے۔ بتایا کہ بہت وچم صاحب بہادر فائز ریاست ہذا ہو کر قلعہ معلیٰ کے میدان میں مقابلہ نذراغہ کی پیشکارگری کی فوج گاہ سے قیام پذیر ہوئے حضور والا نے چار منجھون کے صاحب بہادر سے ملاقات کی سترہ فراتاب سلامی کے سرہوئے بعد انتظام کلام غوث کیمز و انفرغ عطر و بان نواب صاحب بہادر رخصت ہو کر قلعہ معلیٰ میں تشریف لائے بتایا کہ بہت دشمن صاحب بہادر بنا بر ملاقات حضور انور رونق بخش قلعہ معلیٰ ہوئے حضور انور نے تادریو آغا خان شایست فزائی بعد انفرغ ملاقات ایک گنڈہ تھلیہ رکھا اور وقت رخصت مدارات عطر و بان عمل میں آئی اور تیو تیرہ فیہ بعد سلامی آمد و رفت میں سرہوئے ہنگام شام صاحب بہادر کی جانب سے بزم دعوت بنگلہ چمنقہر میں کھنڈ پور صاحبزادہ و صاحب بہادر نائب ریاست رونق بخش جلسہ دعوت ہوئے۔ بتایا کہ بہت وچم صاحب زریٹ صاحب بہادر ریاست سے مقرر ہوئی سلامی حسب معمول عمل میں آئی بتایا کہ بزم ۱۵ ربیع الاول ۱۲۸۵ھ میں احمد زمان مہتمم خاص سیکرٹری ارشد و حسین خان مع خلیفہ و سامان بنوہ تعدادی دو ہزار روپیہ قریب شادی ہمیشہ مصالح جنوت سنگہ بدار رئیس جودہ پور بجانب جودہ پور روانہ ہوئے۔ بتایا کہ بہت وچم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنبت بہادر ہانڈی و ٹونک ہنگام شام فائز ریاست ہوئے بتایا کہ بہت دشمن نے دن کے اجنبت صاحب بہادر نے حضور والا سے ملاقات ہوئی۔ اور اسی تاریخ صاحب زریٹ صاحب بہادر فائز ریاست ہذا ہو کر بنگلہ چمنقہر پرزکوش ہوئے القاب سلامی مدارات معمولی عمل میں آئی بعد ملاقات ایک گنڈہ تھلیہ رکھا بعد انفرغ عطر و بان ہر دو صاحبان بہادر رخصت فرما سے چھانڈی دیولی ہوئے سلامی القاب حسب معمول عمل میں آئی۔

بتایا کہ بہت دشمن ماہ رجب المرجب سنہ صدر نکاح حضور والا کا باجرہ بیگم دختر حافظ محمد جمال خان صاحب مرحوم سے کرکٹ کے پوہا البید دوم کے رشتہ سے ہوتے تھے منعقد ہوا۔ تعداد وچم ہزار روپیہ رخصت و محل۔ بتایا کہ بہت وچم ماہ شعبان العظم سنہ صدر جناب نواب بیگم صاحبہ منکوحہ نواب غوث محمد خان بہادر مرحوم رئیس ریاست جادہ۔ جادہ سے داخل ٹونک ہوئیں۔ بتایا کہ بچہ و رمضان المبارک سنہ صدر عبداللہ خان بنوہ رئیس شمس آباد حاضر بارہوئے اور ایک اشرفی حضور میں بطور پیشکش کی حضور والا نے سرودہ تنظیم سترہ تہی الیہ کی فزاکندہ قبول فرمائی۔ بتایا کہ بزم ۱۵ ماہ سنہ صدر بٹشو کے حضور والا دختر نیک اختر تولد ہوئی زینت النساء بیگم نام رکھا گیا۔ بتایا کہ بچہ و رمضان المبارک سنہ صدر مطابق بہت دشمن ماہ جولائی ۱۲۸۵ھ عید محمد سعید الہکار بجائے سید باقر علی عامل پرگنہ علی لکھ ہوئے۔ بتایا کہ پانچ ماہ وادی لکھ سنہ صدر شمس الاموال نظام الملک صاحبزادہ محمود نواب صاحب بہادر جوگ عامل پرگنہ بنا پڑا اور صاحبزادہ محمد نظام علی خان قلعہ ار

الہ کلمہ کے تو لکھ چار بار۔ س الکرہ

مولف نے اس تقریب بجا ست قریب مین یہ نظم پیشکش کی ہے

صد سے خردہ عشرت ز آسمان برخاست
 دوزید با بوساری چنان بگلشن دہر
 بلبل شاد گل بر سر رخ نشست
 سوال ساختہ از منم در چنین عالم
 جواب داد کہ جیش حضور پروردست
 خلیل کعبہ دہا بنام ابراہیم
 زوہ پیچ ستم عدل او چنان بر کند
 بر دوشین چہرہ دلق خراے مند شد
 بلند گشت جوازین باہر صیت خوشی
 چو زیب تن ہم کس جاہے لائے زرد نمود
 چو دست خویش بر آرد آبرو بر

تمام اہل زمین بمسرت جیش زن برخاست
 کہ گرد کلفت و عنم از دل جہان برخاست
 کہ رگس از بے نفیس سرگران برخاست
 کہ در محنت و عنم از دل چہان برخاست
 نشست کرسی لفظ الم از ان برخاست
 ز خوان نعمت او سیرمان برخاست
 کہ پاس بائی گرگ از دل شیان برخاست
 برائے نذر ہماہل خاندان برخاست
 ندائے داد و جان بر پوشان برخاست
 ز چشم اہل جہان کشت زعفران برخاست
 و مبدی صبح اجابت ز آسمان برخاست

تاریخ بست و ششم ماه مسبق الذکر سنہ صد و دلوئی محمد مسعود خان را سپوری منجانب حضور از عہدہ و کالت محکمہ اجنٹی ہارونی و نو

واقع چھاؤنی دیوبلی پر سرور فرمائے گئے۔ اور سات پارچہ کا خلعت سرکار والا سے مہتری الیکو عطا ہوا۔ اور اسی سال میں
بشکوئے صاحبزادہ محمد عبدالغلام صاحب خلعت اکبر کا نایاب لباست بہادر و شیر نیک اختر تولد ہوئی چنانچہ ان اشعار سے تاج
ولادت ظاہر ہوتی ہے ۵

تولد بشکوئے شد درخت بہمانا کہ درخت بہر دان راہ چو این تنیست خورہ در گوش من ہمہ شادی و وقت شد تنفق چو در زیر مقنع رسید آفتاب چو بار در گرم باب منکر کہ نہ زندگی بصور خوش است	نہ درخت بہر بچ شرف بخش بود رحمت خاص و طیفہ آلہ مرادم رسیدہ در آغوش من کہ ریزم بہت با گنج گفتن عشق در قسم بر زدم من۔ پس در غمجاہ در ششم چنین گفت در خواب فکر و کہ نیک درخت بہر خوش است
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اور اسی سال میں جناب صاحب محل بہر صاحب دای صاحب حضور پر نور نے انتقال فرمایا افتادہ۔ رحمتی۔ ست تاج وفات
برآمد ہوتی ہے۔ اور اسی سال میں صاحبزادہ املادہ مدخان خلعت اکبر صاحبزادہ محمد ہدایت الدخان خلعت صاحبزادہ محمد
اسعد بارخان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا۔ صاحبزادہ محمد انور خان نام رکھا گیا اور انہیں دنوں میں صاحبزادہ حضرت نورخان
خلعت صاحبزادہ حمید الدخان نے انتقال کیا۔ اور اسی ایام میں نصیب اعدا طبیعت نائب الیاست کے منت عیسیٰ تھے
یفضل حکیم علی الاطلاق صحت کلی حاصل ہوئی چنانچہ یہ مصرعہ تاج غسل صحت ہے ۶

میشس و اکم بہر شین صحت باور

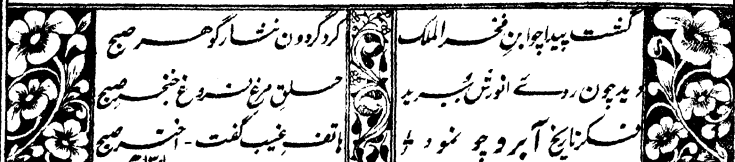
مؤلف نے اس تقریب رحمت قریب میں یہ قصیدہ تہنیت کہا ۵

در بزم عیش نایاب باغوشان نشست پرداخت چون کہ حقیقی بھقتش عطا بہر شاد شد از نہ شینا بر خاست ترین نوید بہر دل کہ بود رنج	بر سید عوج بفظوا امان نشست کہ تہنیت سچ بر آن آستان نشست خندم ز نندہ رسی او بر کمان نشست آمد شتاب راست بر جان نشست
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

گروید نفع و کسب چو از جسم طرب
 اهل زمانه را بهر احوال مستش
 ترتیب یافت جشن که نوبت بفضول
 زینت گرفت بنهم سمر و طرب از
 دوران عیش کرد منی خرمی کبم
 قانون نداشت زهره و قصید مستری
 در انجمن بلند شده بانگ نای و دف
 آه بر آه تینتش در چرخ بار
 عشرت می سرور بهر جام لاله زب
 موج نسیم را که افشان سبغ شد
 حسرت نقش ریخت بر سطح یاسمن
 سبیل نظر تیره نماید به باغ ناز سنا
 استاد ساخت سرچین را به نشانی
 بر خاست خوبی قدش تا دور و کس
 آرام یافت خلق بهر دنیا تیش
 هر کس پناه بود بنیل حمایتش
 هر جا فساد بود بهیش گزینش
 رونق پذیر گشت جهان از نوال او
 برخاست او بچو دروازش بیام دل
 وقت قبول است بکن آبر و عا
 در قبضه تو باد سام مسلح و فتح

بر سینه سرور بتاب توان نشست
 آرام در دل آموخت بجان نشست
 در بزم صحت آمده و شادمان نشست
 خاتم در دست شد چو گلین در میان نشست
 شد آفتاب شیشه بر آسمان نشست
 مطرب بنده طرب بر جاودان نشست
 کرد طالع خاطر بر باد کشت نشست
 کل باغ شگفته بهر بوستان نشست
 هر کس بعبقربان غم زهر گران نشست
 غنچه کبک گرفته از دودمان نشست
 بار و خنده ناک گل بهر ان نشست
 سوسن شکفته خاطر و طالع نشست
 نغمی بصد سرور بهر لاله نشست
 در صحن باغ سکه حش چنان نشست
 بخت عدل و داد چو نوبه ان نشست
 از حادثات دهر با من و ان نشست
 هر جا که افتد بود بهدش نشان نشست
 این نقش رنگین دل دوستان نشست
 هر سائلی که بر در دولت نشان نشست
 بر صفت نقش خامه بهر بیان نشست
 دارند تا بچرخ که تیرد کمان نشست

بتایں سوم ماہ جامی الاول ۱۳۳۵ بمشکو کے اختصار الامیر فخر الملک صاحب زادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فرزند جنگ
سی ایس آئی نائب ریاست قزوین سعادت پور تولد ہوا اوس کو پوریا کے اقبال کا نام صاحبزادہ محمد امانت اللہ خان رکھا گیا
روانے قلعہ تاج محل ولادت کیا ۵



بتایں بست دوم ماہ ربیع الثانی سنہ صدر محمد مصطفیٰ خان خلف محمد خان جاگیر موضع کوہ ساہیگرہ چتر گڑھ کی بنائیں شریف
شاہی خلف رئیس ریاست کوئٹہ بجانب حضور انور اہم اقبالہ ریاست موصوفہ گئے تھے فائز جنگ ہوئے۔ بتایں تہ ماہ
جمادی الثانی سنہ صدر فتح علی بندہ کا کلین یا نثار تعطیل چار یوم و موتوئی قواعد و شکاک التوبہ پر باقی انتقال شاہزادہ الامام
لیو لوک آت خلف جناب مکہ معظمہ قیصر عثمانیہ میں آئی۔ بتایں بست دوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ احمد خان خلف صاحبزادہ
احمد اللہ خان صاحب کا علی حسامہ دہرا بیگم دختر محمد فیروز الدین خان گوالیار سے منعقد ہوا التوا دہر چتر گڑھ روپیہ نصف مجمل
و نصف مجمل اور اسی تاریخ میں نکاح صاحبزادہ عبدالحمید خان خلف صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب کا تدبیر بیگم دختر محمد فیروز الدین خان
گوالیار سے منعقد ہوا التوا دہر چتر گڑھ روپیہ نصف مجمل و نصف مجمل۔ بتایں بست و ہفتم ماہ فروری سنہ صدر صاحبزادہ
محمد شیر علی خان خلف صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب شرف کا علی کشو آرا بیگم دختر صاحبزادہ حافظ محمد عمر خان صاحب
سے منعقد ہوا التوا دہر سنہ ہزار روپیہ نصف مجمل و نصف مجمل۔ بتایں دوم جب المزیب سنہ صدر نکاح صاحبزادہ علی احمد خان صاحب
خلف صاحبزادہ احمد علی خان صاحب کا عاہرہ بیگم دختر کلان صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب شرف سے منعقد ہوا التوا دہر
بست و یک ہزار روپیہ چتر گڑھ روپیہ نصف مجمل شازدہ ہزار روپیہ مجمل بتایں شازدہ دوم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر نکاح صاحبزادہ محمد حسن خان
خلف صاحبزادہ محمد خان بہادر شیر شنگ کا سعیدہ زانی بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبدالقیوم خان سے منعقد ہوا التوا دہر بست و تین ہزار
روپیہ چتر گڑھ روپیہ مجمل و بست ہزار روپیہ مجمل۔ بتایں بست دوم ماہ ذی قعدہ سنہ صدر بمشکو کے حضور لامع النور دختر جنگ
تولد ہوئی رشید الشاہ بیگم کا نام رکھا گیا اور اسی ایام میں بمشکو کے صاحبزادہ محمد مصطفیٰ اللہ خان صاحب صفیٰ فرزند سعادت
تولد ہوا صاحبزادہ محمد شفیق اللہ خان نام رکھا گیا بتایں بست دوم ماہ ذی الحجہ سنہ صدر جشن سالگرہ حضور پر نور توبہ مستجاب و دام

پہلے سے کچھ نہیں بھید شکست و اعتقاد ہم معرض غلو آیا ۱۲۷ غبارِ نقاب کے قلمہ معلیٰ سے سر پہ سے اور بدستور سابق و
آرائشِ بزمِ رقص و سرود وغیرہ عملِ مین آئی قطعہ تاجِ جشن سا لگوہ از شا کر ۵

سے حاتم زمانہ دوی الشکست جلال
شا کر بیاں مصطفوی ہی کس نہ دعا
نہ خندہ و عیسہ بود جشن عقد بیاں
این جشن عقد سال و اگر کسہ ہزار سال

مولف نے اس تقریبِ روضتِ قریب میں یہ قصیدہ کہا ۵

سے بیادش در گلستان می زخم
شمع سان دادم نہیں از سوزاد
داش دل را بر شستم تا ز برق
تا زہر شش پہ چو ذرہ ہو شستم
صبرم چون شب بزمِ گل چھٹکے
در سیمستی رنگ جام سے
ماہ تابے دیدہ ام الشب کہ من
پیشہ بستم زخون دل حنا
بلبل گلوہ عشق و الفتسم
از کنا رعافیت دورم چو موج
بال و پر و زخون رنگِ بیل ست
آتش غمیت ز سوز این نزل

چون مستحج چشک بستان سے زخم
گل لب را داغ سوزان سے زخم
خندہ برابر بستان سے زخم
طعنہ پر ماہ تابان سے زخم
سوسے خورشید درخشان می زخم
بو سہا بزل خندان سے زخم
استین را چو چراغان سے زخم
آتش حسرت بر جان سے زخم
خندہ کا بر باغ رضوان سے زخم
دست و پا و کعبہ حرام می زخم
مردم از دینا سبے جان می زخم
در دل مرغ خوش الحان سے زخم

غزل

چاک چون گل در گریبان سے زخم
گفتہ از مشقتِ غبارم سہوی
نقش رنگین در گلستان سے زخم
دست گستاخی بدلان سے زخم

دیدہ روشن کروم از خاکِ درخش
 شمع سان بر آتش دل و بدم
 صبح بر صدم تو گواہی سے دہر
 نیست در عشق تو کس چون من خراب
 لاله در گلشن زغن خردن خوش است
 گرد باد آسمان از سر گشتگی
 آبرو و شکل نیکم نامور
 یعنی زنا ب امین الدولہ علی گہ
 تاشدم من غمگرا لطافت او
 کریمیت ز لطافتش رسم
 آدم بر زمین بوس درخش
 دیدہ ام تارفت شانش ہی
 ترش بودش مرا زنده ساخت
 در حسان تایفستم اورا کریم
 شش او کس نیست عالی ہستی
 سرنخی تا بہ کے از حکم او
 ازو عایش نقش رنگین بستہ ام
 دولت و عشرش فزون بادوام
 دوستانش را نشانم گل بس

طعن بر کل صفایان سے زخم
 مست آب از چشم گریان سے زخم
 نفیس کو ہر جہان سے زخم
 کوس رسواست بدوران سے زخم
 بر دل پرداغ دامن سے زخم
 خوب چرخے در بیابان سے زخم
 نقشہ اور رحمت آن سے زخم
 از لولہ اش دم با حسان سے زخم
 سنگ برینا سے حرمان سے زخم
 خندہ بر زلفش پریشان می زخم
 آسمان را طعن خندان سے زخم
 پشت پایہ ام کمان سے زخم
 دست رو بہ آب حیوان سے زخم
 پایے بر جاہ لیلمان سے زخم
 دم ازان دست زرافشان سے زخم
 نم زلفش بہنوان سے زخم
 زان صلابت لبیان سے زخم
 قال اقبالش زقرآن سے زخم
 برق در حبان حسودان سے زخم

بناج بست و ہم راہ ذی الحجہ صمد مطابق بہ ماہ اکو بر سنہ مذکور نوشتہ ہے دن کے میجر ڈیموچی ڈیموچ صاحب بیاد بولنگ
 ہاتھ کی دو ٹوک فایز ریاست ہذا پر حکم پرزدکش ہوے۔ حسب معمول شک اتواب و شالبت و مدارات عمل میں آئی۔



اور اسی سال میں بجائے دیسر کے کشوہند پرن صاحب بہادر لارڈ ڈون صاحب بہادر دیسر کے گورنر جنرل کنوہند
گورنٹ سے امور ہوئے۔ چنانچہ اس مصرعے سے تاج ناموری پامد ہوتی ہے مصرع

زلندن شمسوار شکر ہندوستان آما
۱۸۵۴ء

بتایں چار و ہمہ روزی ۱۸۵۴ء مطابق سبت و پتر ماہ ربیع الثانی ۱۲۷۴ھ مقررہ صدر صاحب کلان گورنر جنرل بہادر اجستان
کرنیل آئی آری براؤنرڈ صاحب بہادر سی ایس آئی موضع چروچ علاقہ ریاست ٹونک میں فرکش ہوئے کہ مکمل حضور لایع لوز
بنابر استقبال صاحبان مفضلہ ذیل روانہ کئے گئے۔ آخرت الامراۃ الملک صاحبزادہ احمد یا خان صاحب بہادر فتح جنگ۔
صاحبزادہ محمد خان صاحب امون حضور پرنسپل محمد سعید۔ دیکھئے محمد عبدالجہان۔ الہکاران محمد رفیعہ نیابت۔ آئینہ بک دن
کے صاحب کلان بہادر خانز شہر ہوئے۔ حضور والا صاحبزادہ صاحب بہادر نائب ریاست نے تارود بناس استقبال فرمایا
تیر و فیروا توپ سلاخی کے سر ہوئے۔ اور صاحب کلان بہادر میدان قلہ معلیٰ میں فرکش ہوئے۔ بتایں خانزادہ سطور صاحب
کلان بہادر و شالبت دوسر وار۔ کیئے صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب برادر و صاحبزادہ صاحب بہادر نائب ریاست۔
دوم صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب برادر حضور پرنسپل غلامات سرکار والا قلہ معلیٰ میں تشریف لائے۔ حضور والا
نے تالاب فرش استقبال فرمایا۔ بعد ہفتام کلام اشتیاق ایک گمنامہ تحریر ہا بعد انفرغ مدارات عطریان رخصت ہوئے۔

سرکار نے تارود یونٹا نہ مشالبت فرمائی اور ہر دوسر وار ان مذکورہ بالا نے تارود گاہ استقبال کیا۔ باور بیع انانی سنہ صدر صاحبزادہ
محمد خان صاحب انصر اعلیٰ کل محکمات نے اپنے عہد سے استعفیادیا۔ بتایں سبت و دوم ماہ جمادی الاول مطابق دہم ماہ ربیع
سنین صدر شیخ محمد ازال الدین بجائے سید محمد سعید پرنسپل علاقہ ریاست ٹونک کے عامل ہوئے۔ بتایں یکمادی ثانی مطابق
نوزدہ ماہ ربیع سنین صدر یوم پنجشنبہ بنگام صبح صادق صاحبزادہ ریاض الدین خان خلعت صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب
ناظم عدالت قوعداری نے انتقال کیا۔ بتایں ہشتم ماہ جمادی الثانی مطابق سبت و ششم ماہ ربیع سنین صدر روز جمعہ سات شنبہ
رات کے میو صاحب بہادر اجٹ ہاڑوٹی و ٹونک ریاست ہذا سے بجاہ چاواٹی دیولی روانہ ہوئے۔ اور اسی اثنامین
صاحب اجٹ بہادر پرقہ بعد انخرے رونق افروز ریاست ہذا کو کرامت فرمائی چھاوٹی دیولی مویتیاں بخت چھارم و شنبان اعظم
مطابق ہشتم ماہ جون سنین صدر روز شنبہ جنا بیکینہ بگ صاحبہ دختر حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر محمد والدہ ماجدہ صاحبزادہ
محمد عبدالکبیر خان صاحب شمیم نے انتقال کیا۔ اور اسی سال میں شکوے صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خان صاحب عامل بگنہ ٹونک

فرزند ارجمند تولد ہوا۔ اسم نام یحییٰ غلام مصطفیٰ بن یحییٰ ہوا وہ نونال باغ لاحت بعد چندے گلزار جناب من نصب ہوا۔ بتایا
 چہ ماہ رمضان المبارک مطابق سیدہ امینہ صدیقہ صاحبہ بجاو فائزہ ملک ہوئے ثابث و مدارات و سلامی
 التوا جب معمول محل میں آئی۔ بہا و شوال الماکم سندہ شریعہ کریم شریعہ سر سامان اہلکار خیرینہ بنار چہ بیت اللہ شریف گئے۔ بلکہ
 حضور والا کا خیرینہ خزانہ خاص سیدہ شاد حسین خان کو تفویض ہوا۔ بتایا ششم ماہ مذکور سندہ صدر حکم جٹ صاحب
 بہادر دیوانہ خاص میں دربار عام ہوا۔ سات سبکے دن کے میو صاحب بہادر نے قلعہ معلیٰ میں فائزہ کو کڑی لٹ کوڑت کہ وہ باہر
 خوشنودی خزانہ تیار کر دے اہل دربار کے کہہ کر پڑا بعد ایک گھنٹہ کے دربار خاص ہوا۔ بتایا سبت و دوم ماہ ذی الحجہ
 ۱۳۱۰ ہجری مطابق دوازدہ ماہ اکبر برصغیر عید و شنبہ کے خاص سالگرہ حضور کا دن ہے پیشگاہ حضور راجہ السور کیوان جناب
 خورشید قباب بہرام صولت مشتری خصلت نابینہ عطار و قمر قرشم فلک بارہ گاہ بہم سپاہ امین الدولہ وزیر المملک
 جناب نواب حافظ محمد ابراہیم علیہ السلام بہادر صولت جنگ دام اقبال ہر تہ صاحبان مفصلہ ذیل پر دواؤ مہری و دستغلی
 حضوری عطا ہوئے چنانچہ ان پر دواجات کی نقل عیسے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

نقل پر دواؤ مہری بنام بخشی الملک حضرت سیدہ حافظہ محمد عثمان خان بہادر شہادت جنگ مع تفصیل ماہان خلعت
 سیدہ صاحبہ مہربان خلاصہ خانہ مصطفوی سلا و دولہان مغربی خط سیدہ محمد عثمان سلامت۔ بعد سام سنون و اضح باوجود کہ بدلت
 و اقبال پر دواؤ مہری ظاہر ہے کہ حضرت بخشی الملک سیدہ نور الدین خان بہادر بہت جنگ مرحوم نے چھ صدی سال تک
 نہایت خیر خواہی و امانت داری سے عمدہ جلیل بخشی الملکی کو سرانجام دیا اور بیشہ کا گزرا بہت سے خود سے اس عمدہ کے
 دیگر امور و ریاست کے سرانجام میں نیکان حضور پر نور نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم طبعین مکان و حضرت نواب حسین الدولہ فی الملک
 نواب محمد عثمان بہادر و حضور انور بادولت و اقبال کو خوشنویکیا پس نظر بغیر خواہی مذکور حضرت بخشی الملک مرحوم کے نکو او پر
 عمدہ و موش تھارے کے سبب غزانے کے بخشی الملک مرحوم کو حاصل تھے کمال نوازش و الطاف شاہانہ سے معزز و ممتاز
 فرمایا چونکہ تھے اس عمدہ کو نہایت خیر خواہی سے سرانجام دیا کہ جس سے خاطر اقدس بادولت و اقبال نہایت رضامند و خوشنود
 بنائیں ازراہ نوازش و مرحوم کو اس جلسہ مسعودی سالگرہ حضوری میں بعد اے خلعت فاخرہ من غیل و پاکیزہ فینس
 و شمشیر و لوازم آن و خطاب بخشی الملک حافظہ محمد عثمان خان بہادر شہادت جنگ معزز و ممتاز فرمایا لیکر لازم کہ شکر اس
 نعمت عظمیٰ و عطیہ کبریٰ حضوری کا بجا آن و دل ادا کر کے تم و تھارے بہائی حافظہ سیدہ محمد بخشی الملک بادولت و اقبال کو

راضی و خوشنود کو مکہ کا باعث ترقی تمہاری کا بڑا ستائش بادلت و اقبال رہے اور پروانہ ہذا کو سند اپنے پاس رکھو فقط
المرقوم ۲۲۔ ذی الحجہ ۱۳۳۸ء بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہ ایشانہ بقلم حافظ محمود مفت فشی خاص عفی عنہ۔ دستخط جناب
نائب الریاست بہادر

نقل پروانہ حضور بنیام کرئیل عبدالرزاق خان بہادر

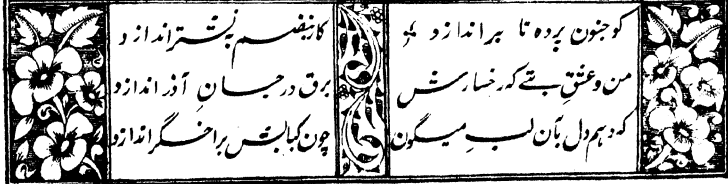
کرئیل صاحب مہربان کرئیل عبدالرزاق سلامت۔ بعد سلام سنون واضح یاد۔ ورنہ لاہور مراجعہ فرمائے و الطاف شاہ بزمینہ
عنایت و پرورش و پردہ اخست بودا دینہ خرواہی و طاعت اندیشی تمہاری کے شکوہ خطب خانی و بیاد معزز و ممتاز فرمایا گیا
لازم ہے کہ شکریہ اس عزت افزائی حضور بادلت و اقبال کا بھان و دل ادا کرتے ہیں۔ فقط ۲۲۔ ذی الحجہ ۱۳۳۸ء بموجب حکم
حک حضور انور دام اقبالہ ایشانہ بقلم محمود مفت فشی خاص عفی عنہ۔ دستخط جناب نائب الریاست بہادر

نقل پروانہ حضور بنیام کرئیل عبدالرزاق خان بہادر

خدا کے خاندان مصطفویٰ سلام دو مان و رضوی حاضرت محمد نائب بخشی الملک سلامت۔ بعد سلام سنون واضح یاد کہ بادلت
و اقبال نے تم کو اپنی عنایت و الطاف و کرم سے عمدہ نیابت بخش گئی کل ریاست پر ممتاز فرمایا تاہم نے اپنی سندی
و غیر گالی و نیک بینی سے کام سرکاری کو انجام دیکر بادلت و اقبال کو رضامند کیا آج جشن سالگاہیوں حضور بادلت
و اقبال میں کہ ہر روز منارت مبارک و مسعود ہے باضائے عمدہ کپتانی کلان کل علاقہ سپاہ متعلقہ جنرل صاحبزادہ عبداللطیف خان
علاوہ عمدہ نیابت بخشی الملکی کو معزز فرمایا جائے کہ ہمیشہ اس طرح اپنی کارگزاری و غیر گالی سے بادلت و اقبال کو رضامند
رکھ کر امیدوار عنایات خسروانہ کے رہو اور ہر روز کو مضبوطی خود کو انجام دیتے رہو اور تعلق فوجی اپنا صاحبزادہ عبداللطیف خان
جیریل و محمد عبدالرزاق کرئیل سے سمجھاو اور پروانہ ہذا کو بطور سند عطا لئے عمدہ مذکورہ و خوشنودی مزاج اقدس بادلت کے
رکھ کر ذریعہ اپنی ترقی کا تصور رکھو فقط المرقوم ۲۲۔ ذی الحجہ ۱۳۳۸ء بموجب حکم حضور پرنور دام اقبالہ
مشافہ بقلم محمد ابراہیم عفی عنہ دستخط جناب نائب الریاست بہادر

بتایج بست و نغمہ اکبر ۱۳۵۸ء دس شیعہ دن کے صاحب اجنت بہادر بنابر اخطہ اسکول ریاست ہذا تشریف لائے۔
اوس وقت لندن و طلبہ مندرجہ بشریحی (۴۵۰) حاضر (۲۵۰) غیر حاضر (۱۰۰) کل مسلمان (۱۳۴) حاضر (۱۰۴) غیر حاضر۔
(۳۰) کل ہند (۳۱۴) حاضر (۲۴۴) غیر حاضر (۷۰)۔ بتایج بست و نغمہ سنہ صدر کپتانی فی بی پیرس صاحب بہادر

بنا بر اہتمام سادات موقع السی پورہ علاقہ تیار ہوا و موضع ہواڑ ضلع ریاست جود پور پشاہو پانصد روپہا و دس پیرا ہواڑ و در پیرا
 یو پیرا جبت بدو نو ن ریاست کی جانب سے مقرر ہوئے۔ بتایا کہ دوم ماہ نو پیرا سے صدر روز شنبہ سات بجے دن کے صاحبزادہ
 محمد عبدالغنی خان خلف اکبر حضور والا بنا جو تحصیل عالم دارا خیر احمد کو روانہ ہوئے۔ بتایا کہ نهم ماہ نو پیرا سے مذکور صاحبزادہ محمد عبدالغنی خان
 خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب و صاحبزادہ محمد اسماعیل خان خلف صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب مرحوم محکم
 کرنیل ڈیویٹی ڈیویٹی صاحب ہمار پوٹیکل اجنٹ ہڈوٹی تو ٹوٹک مسب ایسا سے حضور والا میں کالچ جیم کو روانہ ہوئے۔
 بتایا کہ بسم ماہ محرم الحرام سال ۱۲۸۵ھ اجنٹ صاحب ہمار درو صورت بنابر امتحان طلباء رسد چار بجے دن کے
 تشریف لائے۔ بعد امتحان خود گاہ پر آپس تشریف لے گئے۔ بتایا کہ نوزیم ماہ صفر المظفر سے صدر ریاض حسین دکیل
 سابق ضلعی ہڈوٹی تو ٹوٹک چند روز سے ناظم عدالت دیوانی ریاست ہڈا سے محکمہ تشریف نیابت کے اہلکار ہوئے۔
 اور یہ ناظم علی خان دکیل ریڈیسی میواڑ بجائے مولوی محمد مسو خان دکیل سرکار سے حاضر باش اجنٹ ہڈوٹی تو ٹوٹک مامور
 ہوئے۔ بتایا کہ نوزیم ماہ ماہ محرم الحرام سال ۱۲۸۵ھ کا خزینہ وغیرہ شیخ کریم بخش میرساں کو بدو متو سابق بعد انفراس حج بیت اللہ تشریف فائزی
 ریاست ہڈا تشریف لیا۔ بتایا کہ شہنشاہ المظفر سلطان ہفتہ ہم ماہی سنین صدر عزیز النساء بگچہ حضور والا سے انتقال کیا۔
 اور اس ایام میں صاحبزادہ عبدالستار خان خلف صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب نے کم سن میں انتقال کیا۔ بتایا کہ بسم
 ماہ رمضان المبارک سے صدر مطابق ہمار ماہ جولائی ۱۸۸۵ھ محکمہ تشریف خان ناظم محکمہ عدالت ایمل و گران محکمہ عدالت دیوانی
 و محکمہ فوجداری دگیانی ریاست ہڈا ہوئی۔ بتایا کہ دوم ماہ ذی الحجہ سے صدر مطابق دوازدہ ماہ تمبر سے مذکور کپتان محمد سعادت علی خان
 بجائے شمس الامام نظام الملک صاحبزادہ محمود خان صاحب ہمار تو جنگ عامل برگشتہ ہڈا ہوئے۔ بتایا کہ سب کو ششم ماہ ذی الحجہ
 سے صدر روز جمعہ وقت نصف النہار تک سے صاحبزادہ محمد رفیق خان فرزند اجندہ لودہ ماہ نامی واسم ارمی صاحبزادہ
 محمد عتیق خان لک گیا اور بتایا کہ سب دوم ماہ مذکور مطابق یک ماہ اکتوبر سے مسو جن سالگرہ حضور والا بعد شوکت و احتشام مہر فرشتہ
 آیا۔ اس تقریب فرحت قریب مین مولف نے یہی یہ قصیدہ پیشکش کیا۔



چشم پر خون من ز خمار مژه
لب و ز خمار دستان آتش
بر کسے مسح چشم او گردد
خشم ابرو کے او اگر بیند
بہنگ در گیسویم ز کس او
نقش رنگین بباغ نشانند
لالہ تاباغ را کند خوشبو
شب بزم گل شود اگر بلبس
صور کلک سدا یاز غزلے

بے زخمش مگل بہ بستر اندازد
در دل خسلہ کوثر اندازد
بر سر سنگ ساقسہ اندازد
ماہ نو در تدم سہ اندازد
خاک در چشم ہمہ اندازد
مگل بربیش نفس گر اندازد
عود دانی بہ مجہر اندازد
اشک از دیدہ تر اندازد
شور و گیر بہ مجہر اندازد

غزل

ہر کہ چشمہ بد بسہ اندازد
تا شود شام عاشقان روشن
یا شاہی کم اگر بسہ م
ناز او چون بساط آراید
آئینہ بر ماہ و دست دیدہ مر
ابریشم دل کند دو نیم تن
گشت دیوانہ ہر کہ از زلفش
سالے را کنم تہ و بالا
آبر و در سخن طہ از ہی مر
کند آغاز مدحت دیگر

کے نظر سوے دیگر اندازد
کہ نقاب از زخمش بر اندازد
سایہ زلف معنبر اندازد
مہرہ دل بشہر اندازد
اشک ہزنگ اختہ اندازد
مژہ کارشس پنجہر اندازد
موج زنجیر عنبر اندازد
عشق گر شور و سہ اندازد
خامہ ام طہر دیگر اندازد
کہ بپایش فلک اندازد

<p>آن امین الدول رئیس ٹونک در چین نوہر سار کمرشش ہر کرانگر و بدمانشش گر باوج ثنائے ادب پرد یوئے غنقش اگر صبا بہر گر خود ذرہ بیل چمنشش ہجو خورشید سایہ اقبالشش کاشش آن آفتاب جانبہ سن جنگ لانا خداست لرم چو نمناں تباہ کشتہ حشش برق بغشش کند چو صاعقہ جوہر تیغ او برد ز مصاف توسن او شود چو گرم عنان و صفت او گر رقم کند کلکمر در نشان قبول تیسر و عا و دوستان را کند بخودش خوش</p>	<p>شہرہ در ہفت کشور اندازد رنگ جو و سن اگر اندازد ہر گچل خوردہ زر اندازد طائر کاک شہر اندازد در جہان مشک اذخر اندازد ہر گدا تو نگہ اندازد ہر فردہ پرور اندازد کہ ز طوفان ضرر بر اندازد اگر از جسم لنگر اندازد نقشبش پرستم گر اندازد ہر انداز پیہر اندازد بند در پایہ ہر اندازد ہر صفہ گوہر اندازد از کان صبح دم گر اندازد و شمن را بیاسر اندازد</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بتایج بہت و ہر شہر ماہ مذکور مطابق ماہ اکوہر سنین صدر روز چہ شنبہ الہ ماجدہ صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہرنگ
 نے اس جہان فانی سے ملک جاودانی انتقال کیا۔ بتایج کوڑم ماہ و ہر صدر صاحب کلان بہادر راجستان
 مقام باڈی علاقہ ٹونک سے محنت فرماے موضع پیانگی علاقہ سے پور ہوے۔ منہاج ریاست ہذا سے
 بقولیات سیرت و شہرہ جو حوافظ سید محمد حسین بل وکیل سرکار حاضر باش انجمن راجستان پیشکش ہوئے۔
 بتایج بہت و ہر شہر ماہ سید الاول سید احمد مطابق ہجری ۱۲۵۵ھ و ہر شہر ماہ سے دس بجہ دن کے مسٹر

برائے غور و صاحب بہادر رزیدنٹ راجستان میں یک صاحب بہادر کٹر و یک صاحب بہادر ڈاکٹر جہاں علی علاقہ مہاراجے پورے
کا زیر ریاست ہذا ہو کر بنگلہ پڑکاش ہوئے۔ بعد ازاں تمام کلام مشوق و تراضی عطا دیا۔ رخصت ہو کر جیلانہ اور گیلانہ وغیرہ کو داخل
فرماتے ہوئے نے رخصت فرما سے فروگاہ ہوئے۔ بتایا جہاں دہم، مہاجوری سمنہ کرنل میر صاحب بہادر پولیٹیکل جنٹ
ہارڈی و ٹونک مع باسٹریک صاحب افسر ڈاکھانہ جات بنا بر ملاقات حضور دارالاسرار کی کابی ۱۲ قلعہ معلیٰ میں تشریف
لائے۔ مشاہدات و مدارات وغیرہ حسب دستور بعض غلوں آئی۔ بتایا راجست و پنجہ جہادی الاول سمنہ مطابق
دوم ماہ پانچ سمنہ عزور اللہ شکر داس مستدریاست کپور تھلہ نے تقریب رخت قریب نیرتہ راشادی رئیس ریاست موصوفہ
قائز ریاست ہذا کو خیر خط و سہا جی حضور میں پیشکش کی اور دو روزہ انٹرنان سکے فرنگ قیومی بیچ بیچ روز پیر بطور نذر پیشکش کین
اور پچاس کشتی میوہ جات وغیرہ کی منجانب رئیس موصوفہ پیشکش گاہ حضور میں پیشکش کین۔ اور بقدر چار سٹ کے قیام کر کے مستدر
نذر کو رخصت فرما سے قیام گاہ خود ہوا۔ بتایا دوم، جہادی انٹانی مطابق نهم ماہ پانچ سنین صدر مستدر مذکور عرض رخصت حاضر حضور
ہو کر بطور سابق نذر پیشکش کر کے طالب رخصت ہوا۔ منجانب سرکار ابدرا معزی الیکو خلعت ہفت پارچہ اور چہرہ عیس و بیہ نقد
بطریق رخصتہا جواب خیر خط و رئیس موصوفہ مرحمت ہوا۔ بتایا یکم ماہ اپریل سمنہ صدر رخصت علی گڑھ علاقہ ریاست ٹونک میں
ڈاکھانہ قائم ہوا۔ اور اسی پنج کرنل مسٹر جان بڈلف صاحب بہادر یکم کے کرنل ڈی بیو جی و ڈی بیو صاحب بہادر پولیٹیکل جنٹ
ہارڈی و ٹونک مامور ہوئے۔ اور بتایا پانزویہ ماہ مذکور پر گئے جبچہ علاقہ دارالریاست ہذا میں ڈاکھانہ مقرر ہوا۔ بتایا چارم ماہ
حرب المرجب مطابق ماہ اپریل سنین صدر صاحبزادہ افتخار علیخان فرزند راجستہ حضور دارالاسرار بمحشرش ماہ انتقال کیا۔ بتایا ہفتم
ماہ اپریل سمنہ صدر روز جہاں شاہ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب ریاست بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر ہارڈی و ٹونک
بجانب علاقہ ہندی تشریف فرما ہو کر بتایا سیزدہ ماہ مذکور رخصت فرما سے ریاست ہذا ہوئے۔ بتایا راجست و یکم ماہ مذکور مطابق
رخت و ہفتم ماہ مریو سنین صدر روشن سنجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر ہارڈی و ٹونک فائر الریاست ہذا ہو کر بنگلہ پڑکاش
ہوئے۔ مشاہدات و مدارات حسب معمول عمل میں آئی۔ چار سنجے دن کے صاحب بہادر موصوفہ بنا بر ملاقات
حضور دارالافتحہ معلیٰ میں تشریف لا کے۔ مشاہدات حسب قاعدہ بمعرض غلوں آئی اسی بتایا میں کرنل بیو صاحب
بمصول رخصت ہیچہ ماہ حسب منظوری گورنٹ راہی و الایت ہوئے۔ بتایا سیمیم ماہ شہان العظم مطابق رخت و سوم
ماہ مئی سنین صدر لالہ جانی لال بجاسے صاحبزادہ محمد نظام علیخان صاحب۔ عامل پر گئے سرخج علاقہ ریاست ٹونک مامور ہوئے

اور راوی بیٹھاری میں اسی تاریخ کا لکھنا تیرہ شاہ مقرر کئے گئے۔ اور اسی ایام میں سید محمد حیدر علی بجایے حکیم محمد عبداللہ صاحب برکنہ پڑا وہ علاقہ ریاست ہذا ہوئے۔ بتایا کہ بہت وسوم لشعبان المعظم مطابق بہت ہفتم ماہ ذی ستین صدر صاحبزادہ صاحب بنادر محب الریاست بنابر پورٹ سالنامہ منتشر ہوا کہ چادری دہلی ہو کر بعد چند سے واپس تقریب لائے۔ بتایا کہ بہت ونہم ماہ مذکور سنہ صحاح صحاح محمد عبداللہ الباقی خان خلعت صاحبزادہ احمد خان صاحب کا شمس جہان بیگم دختر محمد نواز الدین خان گوالیاری سے منعقد ہو انصا و مہر پنجزار روپیہ کیلئے دو بیہ میل باقی مہل۔ بتایا کہ چادری دوم ماہ ذی ستین سلطان خانزادہ ہم اہ گشت ستین صدر شمس کے حضور پر نور فرزند خراجندہ قلعہ ہوا اوس کو پر گران مہاے اجلال کا نام صاحبزادہ محمد تقی طیفان لکھا گیا۔ بتایا کہ چادری سوم ماہ مذکور مطابق منعقد ہوا مسطور ستین صدر اہلیہ صاحبزادہ حافظ محمد عبداللہ خان صاحب نے انتقال کیا۔ بتایا کہ چادری چہارم ماہ ذی الحج مطابق بہتیم ماہ گشت ستین صدر صاحب اجٹ آباد فائر الریاست ہذا ہو کر بجنگل پر زور کش ہوئے۔ مشالعت و سلامی و ملاقات حسب معمول علی بن آئی۔ اور صاحب موصوف نے حضور والا سے چند بار مرقعہ بعد اخروی ملاقات فرمائی۔ اور کارروائی کی محکمہ جات و دفاتر کو ملاحظہ فرمایا۔ بتایا کہ بہت دوم ماہ ذی الحج سنہ صدر جشن سالگرہ حضور والا بمنور قلم کیلئے چند نین و آئین خوشترین بعض دفعہ آیا۔ اس تقریب نعت و ترنہ میں مولف نے یہ قصیدہ

پیشکش کیا ہے

کاش انداخت بدل خوشی مرا کانش بین	شورش آگینت بیان ز کس فنانش بین
پرست از کار کشد طرہ بیچانش بین	نکند ہر نگمش نیش ہمیشہم کر دہم
با سیران وفا سے بیانش بین	با حریفان جفا پیشہ مگر بستن عمد
گریہ من و گردنچہ خندانش بین	یک ننگ پاس دل ریش و دگر بنید گشت
بیکوین سلسلہ بسلسلہ بیانش بین	زلزلت ادا و دل دیوانہ من شور و زناست
با دل خستہ ہم آغوشی پیکانش بین	ہیو یار کیہ جدا نہ ہیا آسیند
نامہ من ہمہ بیتابی ہمہ دانش بین	قاصد آسود گئی وصل ز نزدیکیان پُرس
راہیچ این فتنہ و آشوب بدور آتش بین	مروا نند گرفتار بلا سے چشمش
سبز شد باغ و لیل گل حرا نش بین	آمد و مسر نیس بسوا کو کشفان

نیخور و مزرع من از غم پر خون آب
یارب آن زلفت نمانم بچسب باز می خست
که کند شکوه غلط از نظم برید پوست
خواب راحت بود از چشم نظر بازان دور
نیست در مست دیوانه مزاج آسایش
همچو مجنون بنادیه بپائے شوق
اشک من موج زنان از غم آمد بکنار
بلبل خامه کے از غم بماند خاموش

خوش این ایرسیه بگر و بارانش بین
کوئی دل را همه جا در جسم چو گناش بین
خط نیلے رخ از سیلے اغواش بین
دل بر آینه منہ آینه حیرانش بین
راحت یکنفس و بیخ و فراوانش بین
محل لیلی جان چشم غزلانش بین
صدت دید و مگر گواش غلطانش بین
بودار دے گلزار غزل خوانش بین

غزل

باز دمی ست بیا خوش گشتاش بین
نیست سودا زده را با چمن گل رنگار
دل که باز لبت تو پیچید پیچید و جمع
طائرے نیست که بنود رنگانش مجروح
همد شب شمع دلم سوخت سحر شد خاموش
از صحن تا بسند شوق حقیض و اوج مست
آید و جشن طرب است ز نواب جهان
اسم اعظم شمر داسم شریفش آصف
بلبل خامه ز گلریزی خوش خورسند
موسے بایک حال کشد از طره شعر
قطره از پرورش اوست محیط غم

زلفت سنبل نگر خوبی بچاش بین
میکشد دامن دل خار بیا باناش بین
طالع ما شد احوال پیشانش بین
داد و در قبضه که این ناکه پرانش بین
حال آغا ز چمن دیدی دپایانش بین
پستی این نگر در ترس برانش بین
که چنانکیر و جهاندار جهان باناش بین
انس و جان تابع امر و چلیماش بین
طوطی خامه بخت از شکر ستانش بین
شانه فکر رسالتی منمندانش بین
زده غم و شید جهان تاب ز احسانش بین

چونکہ در بزم نشیند بنفرت خورشید است
 رفته خضر بر دوحه جام سے او
 باد پایش اگر آید بکوز زئے خویش
 کر تیرہ جهان گشت محققش چون گل
 بسکہ در قبضہ اہست شجاعت جو ہر
 بر خاک خائے او تانم آمد بزبان
 چونکہ در بزم نشیند بنفرت خورشید است
 رفته خضر بر دوحه جام سے او
 باد پایش اگر آید بکوز زئے خویش
 کر تیرہ جهان گشت محققش چون گل
 بسکہ در قبضہ اہست شجاعت جو ہر
 بر خاک خائے او تانم آمد بزبان

اور اسی ایام میں ظفر نواب خان خلف خانصاحب مستجاب خان خرمہ جڑاؤ محمد خانصاحب ماہرین حضور نے انتقال کیا۔ اوس مسافر ملک بقا کا یہ داؤہ ناخوش و فاسد ہے

ماہرم نوجوان حیات میں انصاف اور اسی ایام میں والدہ صاحبہ اور محمد سعید خاں صاحب سعید خاں صاحبہ اور حافظ محمد عبدالکریم خاں صاحب شریعہ نے اس جہان فانی سے جہک جاوے انتقال کیا اس راہی ملک جاوے ان کا یہ مادہ تاریخ وفات ہے۔

ہاے ماتم حیرت زنیہ انمولہ
 بتایا کہ ماہ محرم الحرام سن ۱۰۳۵ مطابق سی ام اہم تہہ ۱۱۵۵ ہجری قمریہ عطاء صاحب محمد نجف خان صاحب ناظم الدلت اہل کونطاب
 شہر قانوی جوڈیشل سکرادالا سے عطا ہوا اور اسی تاریخ میں بابو نایک راؤ الہا نریندر گران دفتر دوانی و نجف پکری ہوئے
 اور بتایا جو سوم ماہ محرم الحرام مطابق دوم اہم الکتور سین صد صاحب اجٹ بسا در روتنی و ٹونک روتنی افزہ ریاست ہذا
 ہوئے شالبت و مارات و سلامی وغیرہ جب معمول عمل میں آئی۔ بتایا کہ دو ازوہم ماہ ہور مطابق یازدہم ماہ مذکور روز شنبہ
 حضور پور دام اقبال نے نظر انصاف نذر باغ میں اجلاس عام فرمایا بنفس نفیس اکثر مقدمات فیصل فرمائے۔ اور
 اجلاس عام ہر ماہ میں دو بار بطور علی الدوام مقرر فرمایا بتایا کہ دو روز ماہ مذکور مطابق لیٹ ویک ماہ منظور سین صدر روز
 بمشیتہ بیٹو پٹوچم چند دیپ چند ساکن تلامیہ گن کش گمان خود بخوار ملازمت حضور سوا اسی کالہ کے سر قلمہ و معلی تک
 ۱۲

حسب الحکم زندگان والا حاضر و غایب انعام ہوا اور ایک اشرفی و بجزو بیہ بطور تندریش کے اور گشتگان سید مسطور نے بھی
 حسب قاعدہ نذرین پیش کیں۔ حضور والا نے سیدہ مذکور کی تعظیم فرما کے معاف کیا اور ہر بارہ غلہ پر گنہ سونچ دلی سو فیصد
 پانچاڑہ ہشت گنتھو بھی بعد از ان سیدہ مسیوق الذکر حضور والا سے مرخص ہو کر اپنی فزدگاہ بردا پس آیا۔ بتایا کہ ہر ششم ماہ
 صفر المظفر مطابق پنجہ ماہ دہرستین۔ مذکور گرام شام اشرف الامراء الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر کی خوشدامن
 صاحبہ نے انتقال کیا۔ بتایا کہ بست و تمہا صفر المظفر مطابق بست و ششم ماہ دہرستین صدر کپتان ٹی سی میر صاحب بہادر
 بخشا ہوا اور پنجہ ماہ رعدا و زربہ بنا بر بست بیائش ارٹھی کل پر گنات علاقہ ٹونک امور ہوئے۔ بتایا کہ چار ماہ
 ربیع الاول مطابق یکم ماہ دہرستین صدر کپتان صاحب بہادر موصوف خان زیارت ہذا ہوئے۔ بتایا کہ ہم ربیع الاول
 مطابق ششم ماہ دہرستین صدر دس سبکے دن کے کرنل جان بخت صاحب بہادر پوٹھیلک انٹ ہاؤزی ٹونک بتقریب دورہ
 اٹل نرالیست ہذا ہوئے حضور والا نے شاعت صاحب موصوف کل پنج کے طور پر موضع چندلانی علاقہ ٹونک تک
 فزائی سلامی و عارات و شاعت حسب دستور قدیم محل میں آئی بجا رہے دلی کے صاحب بہادر مدوح بشتاعت و صاحب
 اہل غاندان بنابر ملاقات حضور والا قلعہ معلیٰ میں شریعت لائے بعد اختتام کلام اشتیان تواضع عطر و بان وغیرہ معروض
 وقوع آئی بتایا کہ ششم ماہ قمریہ صدر مرزا محمد اکبر علیخان برادر گلان مرزا محمد علیخان وکیل سرکار حاضر و شہر محکمہ انٹھی ہاؤزی ٹونک
 بشارتہ کیصد و پنجاہ روپیہ ناظم کل سائرات مقرر ہوئے بتایا کہ ربیع الثانی مطابق سی ام ماہ دہرستین صدر حسب الحکم
 حضور حسب استدعا کے رئیس پاشن جہاز بریز فیل مع ہوج نقوہ دیکل اسے نذرین دیک رسالہ خاص سوان اردلی بتقریب
 خاوی کھلائی رئیس موصوف کہ دختر رئیس کش گدہ سے توار باب ہوئی تھی روانہ ہوئے محمد افضل بارخان خیرہ علیہ السلام
 مرحوم دہلی حسب الحکم حضور بتایا کہ ماہ مذکور لغایت شاذ جہاہ ربیع الثانی سنین صدر ناظم مقامات حسینہ مرادہ
 بعد از ان ناظم محکمہ منصفی پر گنہ سونچ بشارتہ ہشتاد و ہجہ اختیار و مامت مقامات تلک کار روپیہ نامور ہوئے اور اس ناظم
 محمد آصف خان صاحب خسر جناب صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب اجدہ منصفی پر گنہ پانچاڑہ بشارتہ پنجاہ روپیہ و ستر
 فضل حسین بنصفی پر گنہ چوبہ گور بشارتہ ہشتاد و ہجہ روپیہ و ستر یا باہر منصفی پر گنہ پانچاڑہ بشارتہ پنجاہ روپیہ و ستر
 عہدہ منصفی ریاست ہزین نما اسی زمانہ میں یہ جدید عہدہ بینجاب حضور والا مقرر ہوا بتایا کہ ششم ماہ ربیع الثانی مطابق پانچ ماہ
 ماہ جنوری سنین صدر محمد خٹ خان صاحب رئیس کوروالی رگر اسے دہلی ناگور ہوئے شاذ محمد منور خان خیرہ علیہ السلام

کو روانی کے حاکم قرار دئے گئے۔ اور اسی بتایج محمد شفیع خان نامہ عدالت اپیل مشیر قانونی جوائنٹل و صاحبزادہ حافظ
 محمد اسحق خان صاحب و نسی سید رشید الدین پرنسپل میو کالج ریاست ہر حسب حکم حضور والا بنا بر اجا سے قوانین عدالت
 و انتظام بنائیں وغیرہ بطور دورہ پر گنتا روانہ ٹونک ہوئے بتایج دوم ماہ جمادی الاول بستی و ہفت ماہ جنوری سنین صدر
 روز پنجشنبہ دس بجے دن کے حضور الاس جت صاحبزادگان عالیشان و صاحبان خدمت تو ان بنا بر سید و شکار بجانب
 علی گڑھ علاقہ ریاست ٹونک تشریف فرما ہوئے شیخ محمد انوار الدین عامل علی گڑھ کے حسن کارگزاری اور میدا سفری سے
 حضور الاس نے خوش ہر خلعت کشش پارچہ قیمتی یکصد و شانزده روپیہ مع پروانہ خوشنودی مزاج اقدس عطا فرمایا بتایج
 دہم ماہ جمادی الاول مطابق چہارم ماہ ذری سنین صدر نو بجے دن کے حضور الاس علی گڑھ سے فائز ریاست ہنابوئے
 بتایج ہشتم ماہ جمادی الاول مطابق چہارم ماہ ذری سنین صدر شریف محمد اکرام محمد عبداللہ آفندی بنا بر ملاقات حضور الاس سواری
 کا سکہ دیو آغا خاص میں حاضر ہوئے اور شفیع دہا کا کہ معظہ سے لائے تھے پیش کئے بتایج نبت دوم ماہ
 جمادی الاول مطابق شانزدهم ماہ ذری سنین صدر حسب حکم گوشت مجذوف و سرکار انگیزی میں روشنی چو خان تفریق
 جشن جو بی سبب مرض وقوع آئی چنانچہ بتایج مذکورہ جاریہ کے دسکے حضور الاس نے دبار عام فرمایا اور جملہ صاحبزادگان
 اہل خانہ ان وجاگیر اسان و اہلکاران وغیرہ حاضر رہا ہوئے بعد ان ایک اسپریم خطہ شدیدی و سرت کٹرے ہو کر پڑ گیا
 بعد اختتام اسپریم ایکو ایکو ایکو فیروپ کے بطور نیت سر ہوئی اور نوا احمد خلی سواران و پیادگان باقاعدہ عمل میں آئی و ہنگام
 منقب و شوق چا خان جملہ ائمہ سرکاری و بازار ہائے ریاست ہذا میں بصدائیں ہمیں و طرز خوشترین ہمیں نمودار آئی اور
 آتش بازی نے قطعہ محل میں سات کوہن بنا با اور تڑوہ کس محسوس صدر سے رہا کئے گئے اور اسی تقریب وقت
 قریب میں جانب ریاست ہذا سے سرائے کوٹہ کرانہ رووہا ماس پر کجانب شرق متصل موضع بوکندہ شیخو با ہتہا صاحبزادہ
 حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر ناظم خدیوہ جاری و گیزی حجت آسایش مسافرن و متروہ در تعمیر ہوئی اور مبلغ اکیڑہ روپیہ
 کی چوٹدی بنا بر صرف تعمیر مکان اسپریم ٹیوٹ واقع لندن کہ منجانب شاہزادہ والا جاہ و لیز صاحب بہادر ولید علیہ معظہ فیہر ہند
 تعمیر ہوتا ہے ریاست ہذا سے بیسے گئے اور مبلغ پچاس روپیہ بارنام فارن سکریٹری گورنر جنرل بہادر مشرف مضمون مبارک
 دیا گیا۔ بتایج بستی و ششم ماہ مذکور مطابق چہارم ماہ ذری سنین صدر شہید سید ابکار محمد مختار نیابت حسب حکم حضور
 بنا بر شایستہ پسران ذاب زین العابدین خان صاحب خضر حضور الامامہ و بناس مع یک زنجیر فیل و پنج سواران و سالہ عامل

یسی گئے اور بتایا کہ بہت دفعہ ہم مذکور مطابق پانزویں ماہ مسطور پسرانِ نواب صاحب موصوف صاحب مزور بارہو گئے۔
 بتایا کہ پنج ماہ پہلے صد خلیفہ صاحب اجنت ہمارے قمر شاہ پانزویں ماہ قمری مع خلیفہ غازی و سہ ہفتہ مذکور جناب نواب
 گورنر جنرل ہمارے کشمیر ہنگامہ رڈ و زن صاحب و خلیفہ جوانی مشرف خورشیدی گورنٹ ہمارے سرست و دشت انعقاد و دربار بروز
 سال تجاہد ملکہ معظمہ قیصر ہند و نامیوٹا انگریزی خاص نواب صاحب مہدی المدح شرف صدر و غور و دلایا۔ چار سبب کے دن کے
 باجماع اہل خاندان و معاذرین و معززین ریاست دربار عام ہوا اور مضمون ترجمہ نامہ و خلیفہ مع اسپیش باوا و بلند سرور بار سنایا
 گیا اور اکتیس فراتو اب کے بطور تقویت سر ہوئی بتایا کہ ہفتہ ماہ جمادی الثانی مطابق سوم ماہ پنج سینین صدر روز پنجشنبہ
 ہنگام صبح صادق مولوی عبدالملک خان صاحب خلعت مولوی محی الدین خان صاحب قمر و زنگ رگر اے متزلز انگریز
 ہوسے مولوی صاحب مرحوم کی تاریخ ولادت ۱۲۵۷ھ ہے انہوں نے چند علوم مثل معقول و ریاضی و کسیت و ہندسہ
 و بیان و معانی و بدیع و غیرہ خمس العلماء حضرت مولانا عبدالحق صاحب خیر آبادی و مولوی عبدالحق صاحب و مفتی سعدا
 صاحب سے حاصل کئے تھے شعر و نثر میں بہت عمدہ فرماتے تھے اکثر شاعران و مین مولوی صاحب مغفور و خاکسار
 مولف شریک جلد ہے اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے مولف نے یہ دو قطعہ تاریخ وفات کے ۵

	<p>کہ پرازیاس و خالی از عشرت کرد و ملائم زمان رحلت مرد عبدالملک ملک شیر</p>		<p>اندرین عمر رخ و غم آلود بیند شنبہ بد از شہور گشت خرم پائے فرق و فرق جنان</p>	
	<p>ایضا</p>		<p>بے سرو پا بند و رافاق از جو با میل</p>	
	<p>مسترا شعر و ادب علو و فرد فضل و کرم</p>		<p>اور الفاظ مشہور حق سے تاریخ وفات بامدہوتی ہے۔ مولوی صاحب موصوف مغفور کا کلام مجر نفاس شستہ نوزد انخوار ہے</p>	
	<p>بیان درج ہوتا ہے ناظرین زو بطبع لافظہ نازنین</p>		<p>دارم ز بیدار بتان صد سوز بھجران و لبغیل</p>	
	<p>ہر قطرہ اشکم جلیجیم سوزان در لبغیل</p>		<p>بیند چہ بخت خفته ام آن چہ بختان در لبغیل</p>	
	<p>بسیز دنگا ہر شوخ کوسل صفایان در لبغیل</p>		<p>دار و تمنا حسرت و امید حزان در لبغیل</p>	
	<p>صد آرزو ہر سیر دارم سوزان در لبغیل</p>		<p></p>	

<p>چشم زلفت خوشنماں ہونہ چرخان و نعل چون فوج اشک صفت کشد زوید و مہر گل گر فتنہ ام از عشق او تا شمع سوزان و نعل آزید چون در در سید پاہ طفلان و نعل دارند چون مینا کی می لرزانستان و نعل وزو طباشیر بحر صد مہ تلان و نعل تبع و دستار شش بفت تقوی و ایمان و نعل یک ناک تاز تر اصد نوک پیکان و نعل صد عاشق جان خستہ رایک درد جبران و نعل درد و لذت عشق او زینگو نہ سالن و نعل نایدیت طنا من زینگو نہ آسان و نعل بر لب نمنہ مارا یگانہ مضمون پریشان و نعل</p>	<p>دار و دلم زو اعنا جوشش بہار ان و نعل آہم سلداری کند و انم سپر گریہ و نعل آتش یقین آگندہ ام دودے بسرا فزودہ ام بہ طفل اشک مے بردننے زول و دہانم خونہ پاہ و دارم بدل زینگو نہ در جوشش جنون مینو غبار کوکے او گر وزہ از صہم دم دیم ز کوکے ہوشان و شب گریزان شہجرا صد غصہ بیدار یک غمرہ ات باشد بدل یک چشم مفاک ترا صد خون جانہ ازان پیر از مہ زلفت شانہ را چاک فزوان و جہر گہر بجول خوشش خوش زن دریا ہنکش موج زن گل مشت ز گریہ بفت با چاک سازی جارات دارند از نظم ملک قدسی خستہ و مہم</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بناج بہنم ماہ جمادی الثانی سنہ صد و زبجینہ رسالہ خاص کہ حکم حضور ی بتقریب شادی کتھانی رئیس یاشن پاشن کو گیا تھا
و ایس آیا۔ بناج بہنم ماہ سطور مطابق بہنم ماہ پانچ سنین صد و نواب علیخان بہادر زوند دینہ قیر ہند
دولت انگش پیرئیس و لاو طبقہ اعلیٰ ہند والی ریاست مصطفیٰ آباد عرف راہپور نے اس جہان فانی سے
بلک جمادی الثانی انتقال فرمایا اور بجا کو نواب مغرت مآب نواب محمد شائق علیخان بہادر سنہ نشین ہوئے۔ بناج بازو ہم ماہ
جمادی الثانی مطابق بازو ہم ماہ پانچ ہنگام غروب آفتاب کر نیل جان بڈلف صاحب بہادر جنت ڈوٹی وٹانک فائر ریاست
ہماچو کے مشاہدت و سلامی و مدارات حسب معمول علی بن آئی جا رہے دن کے صاحبزادہ و موصوف بنابر ملاقات
حضور والاقلعہ معلیٰ من تشریف لائے بعد اذ تمام کلام اشتیاق تجلیہ بہ بعد از ان تو اضع علوان بہوض قرع آئی۔ بہنم ماہ
سنت ویکم ماہ پانچ سنہ صد و پیر مل میدل ساکن والاخیہ اخیرہ فائر ریاست ہذا کو کھولی وارا ضربت میں فروکش ہوئے

اور اسی تاریخ اجنت صاحب بہادر مدوح راہی پہنچی ہوئے بتایا جست دوم، ماہ سطور سپران نواب نیرن العالین خان
 بتقریب شادی صاحبزادہ محمد غیاث الدین حیدر خان مع جناہ فردوس اعلیٰ زانی بیگمہ صاحبہ ہمیشہ خود بجانب دارالخیر
 روانہ ہوئے مگر باستماع خبر وفات اثر انتقال دارالتمثال رئیس راہپور تقریب شادی مبعض التوائی - واضح ہو کہ حضرت
 حاجی الحرمین شریفین نواب محمد کلب علیخان صاحب بہادر فرزند اسے ریاست راہپور نے بعارض چند درجہ
 بتایا چہام ماہ رجب المرجب سنہ صدر روز چہارشنبہ اس جہان فانی سے بلکہ جادوئی انتقال فرمایا اللہ وانا الیہ راجعون
 حضرت مرحوم کی ذات سے ایک عالم فیضیاب تھا چنانچہ جامع مسجد ملی کی حرمت کے واسطے لاکھ دہ پیہ مرحمت فرمایا -
 شہزبیدہ خاتون جو در میان عمرہ وفات دہندہ سے ادکی دہتی میں ایک سراپا کثیر خرچ کیا - جن لوگوں پر ریاست کا فرض تھا کہ فلم
 معاف فرمایا - ہمارے حضور دلاکو جناب نواب صاحب مرحوم کے انتقال فرمانے سے سخت انوس ہوا حکم حضور ایک
 دن کی تعطیل دفاتر میں ہی اور ایک دن کل بازار کی دکانیں بند کی گئیں - اسی تاریخ شریف علی ابن منصور کی بنا بر ملاقات
 حضور والا حاضر دربار ہوئے اور مخالفت کیہ پیشکش کے سرکار سے مبلغ کلید رو پیہ بطور رخصتہ معمری الیہ کو مرحمت
 ہوا - بتاریخ پنج ماہ شعبان المعظم مطابق بہست و نهم ماہ اپریل سنین صدر یوم جمعہ جناب نواب فردوس زانی بیگم صاحبہ کے دارالخیر
 اجیر تشریف فرما ہوئیں تین ماہ شایست صاحبزادگان والہکاران ریاست واپس تشریف لائیں - بتاریخ ششم ماہ مئی سنہ
 صدر گیارہ سبجے ویکے اجنت صاحب بہادر باڑوٹی دلاؤ ملک فائز ریاست ہما ہوئے مشایست و سلامی و مدارات
 حسب دستور قدیم عمل میں آئی بتایا جست ہفتم ماہ مذکور صاحب اجنت بہادر بنا بر ملاقات حضور والا قلندر محل میں تشریف لائے -
 مشایست و سلامی و تواضع عطا واپان ہنگام رخصت مبعض دفعہ آئی بتایا چہارم ماہ سطور صاحب اجنت بہادر حضور والا
 بنا بر ملاحظہ کوئی نوعیہ واقعہ قلندر محل کہ جہت نشست مہربان کونسل حسب تجویز افتخار الام فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد
 سعید احمد خان صاحب بہادر فریروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست تیار ہوئی تھی تشریف لے گئے صاحبزادہ
 صاحب بہادر نائب الریاست مع جملہ مہربان کونسل حاضر ہوئے حضور والا نے نسبت اجلسے کا رد الی محکمہ مایہ کونسل
 حکم نامہ فرمایا - بتایا چہ پانزدہم ماہ مذکور موجب حکم حضور والا دربار محکمہ عالیہ کونسل نے صورت انعقاد پانی اور ہر ایک ممبر کو جلا جلا
 عمدے کے سرکار والا سے حسب تفصیل ذیل عطا ہوئے



نقشہ کیفیت ممبران کونسل مع عدد و تعداد مشاہیر

نمبر شمار	نام ممبر	عدد مع تنخواہ	صیغہ جات
۱	صاحبزادہ صاحب بیاد و ایس بریڈیٹ نائب لریاست	لارہ	تعمیل اجنٹیاں امتلاع غیر مستقیم صدر و پرگنت - پولس صدر و پرگنت شفا خانہ صدر و پرگنت - عدالتہا سے صدر و پرگنت - اپیل مقامات مال - دفتر دیوانی دامواں شغای ماض و مخارج مال دیوانی تحصیل وصول مالگداری و مقدمات راضیات ولگان زمین جاگیر و معانیات و خیرات و جمیع مقدمات و معاملات متعلق حق حقوق اراضی وغیرہ - نگرائی کل صیغہ جات و دیگر کارخانہ جات سرکاری جمیع متعلقہ جات نظام و نگرائی کل کارروائی محکمہ عالیہ کونسل ۱۲ منہ
۲	صاحبزادہ احمد باغ خانہ بہادر نفع جنگ	ممبر مار	فوج صدر و پرگنت - قلعہ جات - گوڑہ و باروت وغیرہ - کوٹھیاں متعلقہ فوج -
۳	بابو دنا نیک راؤ	ممبر امام صہ	خزانہ - حساب داد و ستد - سائر صدر و پرگنت - دارالغریب صدر و پرگنت و دفتر بخش گیگی کل - تعمیر صدر و پرگنت -
۴	خان صاحب محمد نجف خان	ممبر صہ	عدالت اپیل - عدالت دیوانی صدر - عدالت فوجداری صدر - نصفی ہاے پرگنت فوجداری ہاے پرگنت -
۵	مرزا محمد علی خان	ممبر ۱۱ سے	میونسپلٹی - مطہر - شہ جات و جنگلات - شہ تہ تعلیم صدر و پرگنت ۱۲ منہ
۶	سید رشید الدین احمد	سرکاری لارہ	تعمیل احکام و ایس بریڈیٹ - اجرائے کاغذات - نگرائی کل عملہ - نگرائی کل کارروائی محکمہ عالیہ کونسل ۱۳ منہ
<p>بتاریخ یازدہم ماہ شعبان مطابق خیر ماہ می سنین صدر روز پنجشنبہ گیارہ بجے دن کے کرنل جان بٹلر صاحب بہادر پرنسپل جنٹ ہجرتی و ٹولک فائز لریاست ہذا ہوسہ مشاہیر و سلامتی و مدارات و ملاقات حسب دستور قدیم عرض وقوع</p>			

آئی بتایج پانزدہم ماہ سی ستم صد علی الصباح صاحب اجنٹ باور ہارٹی وٹونک راجی چھادی ویولی ہوئے۔ باہ اپریل
 ششہ ہر کرٹیل سی کی ایم وٹونک صاحب باور ہارٹی وٹونک راجنٹ مقرر ہوئی۔ بتایج وچرماہ
 رمضان المبارک ۱۳۳۰ھ صحر صاحبزادہ محمد رضا خان صاحب عرف پیارے صاحب و صاحبزادہ نصیر الدین عبد غفار صاحب
 عرف جانی صاحب پسران نواب زین العابدین خان صاحب بٹالست شیخ محمد سعید المکارمکے ثبات مع پنج سوران رسالہ
 ویک زنجیر فیض وچہار و ہر کارہ تاباغ صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب باور دار و ریاست ہذا ہوئے۔ حماداری وغیرہ
 تاقیام صاحبزادگان موصوفت کین وچہ ہر عرض وقوع آئی بتایج بٹل کولہ مکملت نامہ کا بدین تفصیل ذیل صاحبزادہ احمد رضا خان
 صاحب عرف پیارے صاحب کو مکر والہ سے رحمت ہوا۔ دوشالہ سرخ یک جفت (ماعہ) شالی روال یک (طعم)
 کھنواب یک تمان (۵)۔ سندیل یک (ماعہ)۔ سبیلہ نارس (طعم)۔ تمان سفید و عدد (معد)۔ مالہ سے مردار یک (عم)
 بتایج بٹل وچرماہ رمضان المبارک ۱۳۳۰ھ ہجری مطابق بٹل وچرماہ جون ۱۳۳۰ھ ع کہ تقریب جشن جوہلی حضور مکہ معظمہ قیہر ہند
 دامت سلطنت جو بتایج خانزدہم ماہ فروری ۱۳۳۰ھ ع کو ریاست ہذا میں دربار منعقد ہوا تھا اور ہنگام حضور والا نے علاوہ امور
 رفادہ عام کے یادگار جشن جوہلی حضور مکہ قیہر ہند ریاست ہذا میں اسکول آف آرٹس یعنی ایک مدرسہ صنعت و حرفت کے
 جاری کرنے کا تجویز فرمایا تاکہ اوس سے تمام رعایا کو فائدہ ہوئے چنانچہ بتایج مذکورہ بالا تقریب افتتاح مدرسہ سطور جو مکان
 کہ اس کام کے لئے تجویز ہوا تھا اوس میں دربار شام منعقد فرما کر حضور اقدس دام اقبالہ نے یہ اسیح اپنی زبان مبارک سے ارشاد
 فرمایا بعدہ تو چنانچہ سرکاری سے ایک سو ایک شک سلامی کے سر ہوئے۔

اسیچ منجانب حضور لا مع النوع علیہ الجناب علی القاب حضرت مین الدولہ وزیر الملک حافظ قرآن

نواب محمد ابراہیم علیہ الجناب باور فرمان روا سے ریاست ٹونک خلد السد مکہ و ششہ

ہم اپنے بادشاہ جمہا حضرت مکہ قیہر ہند دامت سلطنت کے جشن جوہلی کے انذار خوشی میں دربار فرما چکے ہیں تمام ملک ہند
 میں بڑی بڑی تیاریاں اور خوشی کے جلسے منعقد ہوئے تھے۔ انگلستان میں اس عظیم الشان جشن کا جلوس آجکل ہو رہا ہے
 آج کل بتایج دار السلطنت لندن میں ایسا جلوس لوکا نہ جوہلی کے خوشی کا ہوا ہو گا کہ آج تک کسی یورپ کو وہ دن نصیب نہیں ہوا تھا

اسپیج منجانہ محمد اکبر علیخان ناظم سرائے

[illegible]



رکھے آئین برب العباد۔ بعد اختتام اس پہنچ کے حضور پُر نور دام ظلہ کے نسبت مزار محمد اکبر علیہ السلام غائب ہو کر کمال عنیت
 و نوازش خسروانہ سے ارشاد فرمایا کہ اسی کارخانہ کی نگرانی پر کچھ مہینے میں ہے یہ کچھ کام ایسا نہیں ہے پیشگاہ مابدلت سے
 آئینہ کو اور بڑے کام ہمارے تعلق ہو گئے جو وقتاً فوقتاً ملتے رہیں گے۔ اسی ایام میں حدیقہ الافکار کا نام کہ عرصہ سہ
 سال سے جاری ہوا تھا صاحب منشا سے حضور الابدیل پر سفرِ روضہ تک نام رکھا گیا۔ بتایا بیچ بزم شاہ شوال المکرم مطابق
 بستی دہشتم ماہ جون سینین صدر صاحبزادہ صاحبزادہ صاحبزادہ الیہ است و ایس پر پریزنٹ کونسل مع صاحبزادہ حافظ محمد عبدلہ و خان
 صاحب برادر حضور پُر نور یا پھر ان حضور ہی شخص معانی تصور صاحبزادہ احمد علیغا نصاب مہسود صاحبزادہ موصوف مع بستی
 پنج سو امان رسالہ دو دہر کا رد و دو چہار دیک زنجیر فیل دیک فینس بجانب سے پوزٹ شریف فزا ہوئے اور حکم معانی تصور
 صاحبزادہ صاحب موصوف کو پہنچایا اور تین روزوں قیام ذکر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الیہ است تین تباہیے پر
 سے فائز ٹوٹک ہوئے اور سواران رسالہ دو چہار و غیرہ صاحبزادہ احمد علیغا نصاب کے ہر کباب ہو کر بتایا بیچ بزم شاہ شوال
 مطابق ہشتم ماہ جولائی سینین صدر فائز ریاست ہذا ہوئے حضور الاکر ندایا بیچ بزم پر رونق افزا تھے صاحبزادہ صاحب
 موصوف سے ملائی ہوئے اور صاحبزادہ صاحب کو اس کے مکان پر پہنچا کر اخل قلعہ معلیٰ لہوئے۔ بتایا بیچ بستی دہشتم
 ماہ رمضان المبارک مطابق بستی دہشتم ماہ جون سینین صدر بہار جماعت اہل خاندان و اراکین ریاست دیراجوہی افتتاح کا خانہ عزت
 و صنعت جیلانہ منعقد ہوا یکصد دیک فیہ التواب سلامی کے بطور تہنیت سر ہوئی بتایا بیچ بستی دہشتم ماہ اگست مطابق
 سوم ماہ ذی الحجہ سینین صدر صاحب اجنت بہادر ہاروٹی و ٹوٹک کوہ ابو سے فائز ریاست ہذا ہوئے شہادت و سلامی
 و مدارات حب ممول علی بن آئی بتایا بیچ بزم ماہ مسطور سہ صدر صاحبزادہ محمد عبدالحکیم نصاب شفیق خلت صاحبزادہ حافظ
 محمد جلال خان صاحب منصور نے شب جہد انتقال فزا بعد نماز جمعہ اس سفر ملک بقا کو منزل ناگزیر تک پہنچایا چنانچہ
 قطعہ بتایا وفات حضرت نواب محمد سلیمان خان صاحب بہادر اسد گنوی سے یادگار ہے ۵

درینکا کہ شد خان والا نزا و
 ز چشم خلاق نہان زیر خاک
 پے سال بتایا رحلت اسد
 بگفتہ بود و در اہل حسد پاک

بتایا بیچ ششم ماہ ذی الحجہ مطابق بستی دہشتم ماہ اگست سینین صدر محمد متا ز حسین خان ساکن سنبل العبدہ و کلات نزدیکی شری
 راجپوتانہ مہسود سے بتایا بیچ ہشتم ماہ ذی الحجہ مطابق بستی دہشتم ماہ مسطور حکیم محمد عبدالحکیم خان تامل مالک دیوانی فاضلہ یکصد و بیس

عالم پرگنہ پڑا وہ ہو سے بتا بیخ نیم ماہ ذی الحجہ سلطان کیم ستمبر سنین صدر مرزا نواب علیخان بیاور کلان مرزا محمد علیخان بکر کولسل
صغیر مرحدات وجنگلات بعدہ سکر ترمی دربار شہارہ کھیدر روپیہ بلا وضع کسرت خزینه امور زنائے گئے بتا بیخ سیزدہ ماہ
سلطان پنج ماہ مرزا صاحب اجٹ بہادر ٹونک سے بچان سے پورو انہو کے شہادت و سلامی و مدارات
مب و ستور قدیم عمل میں آئی بتا بیخ زیست و دوم ماہ مذکور سلطان جہا درہم ماہ مزبور سنین صدر دربار تقریب فرحت قریب شہین
سالگرہ حضور الاحب آمین قدر یہ بعد تو رک و افتخار منقہ ہوا اس تقریب میں بولنے سے مقصد پیش کش کیا

چونچ نام سرور کا رست بادل افکار
ماند جمع جو سنبل دل از پریشانی
بزرگ گل کہ دیرین بوستان بنی خندم
کنم جو پیل غم دیدہ آشیان بدین
لسان طولی اگر گاہ در سخن آسم
چو عندلیب بدام نفوس گرفتارم
کے زباغ و باز خیال اگر چینم
بناک و خون چمن بچو لاله سے غلام
ہمیشہ گریہ و احوال غولیش می دارو
باشک و آہ ز شب تا صبح سے سوزم
شکستہ رنگی من جوش بچو گل دارو
شدست ہر سر و تنم نوا انگینہ
اگر تو یہ کہم آرزو سے سایہ بیلغ
بزرگ نے نکتہ ناما درک مہ کنم
بحال من چونکہ الفتا خود نقاب
اگر بیاغ کست جلوہ پیش قیامت او

کہ نام گل چنیم و صبا بود چیدہ بار
کہ دیدہ ام چو تدریج و تاب طرک بار
خضر بود بدل من ز زخم خیر بخار
کہ میکشم گلستان ز باغبان آزار
پذیرد آئینہ خاطر را نفس زنگار
مرا بکین کر گشتہ است نالہ زار
خدا را ز بدل حستہ ام ز لزان خاطر
ز دور چرخ مرا ز انعامت بر دل زار
کمن خیال کہ از ابرہ چپ کہدا مطر
سلام مضطرب الحال بچو شمع مزار
چو عندلیب زالیدن دل افکار
ز جہر چرخ سنگر لبان موسیقار
چو برگ ریز خزان سے خود بعین بہار
سپہ در پئے بچ منت دمن ناچار
شود زمر متشخت خفتہ ام سیدار
بود بزرگستان چطاعت زنا

بجکش زنگار چو شبنم زنگینش
 اگر ز خاک درش سر پرست آید
 بجکش نه که شود عدل و چین پیر
 اگر بعد طری از می او جوع کند
 گمے که تو سن اور خرام گام دند
 رستم بنام نماز چو وصف شمشیرش
 ز جوهرست سر پایے او پهل بریز
 بروسیم اگر بوئے از گل خلقش
 دل شکستہ عالم در سے سازد
 اگر فتد یہ ہما سایہ سناود او
 غبار آئینہ دل بشوید و عنوش
 ہمار مکرش خلق را گلستان ساخت
 دام نشہ بہمت لب بود او را
 بر آسمان نشہ موت کس کو اکب را
 بدور خود نکند مثل و نداد پید ا
 ز بسکہ شفقتی سے برند از جوشش
 بقائے دولت و عمرش فروز بعالم باد

پرو چو با و صبار نگ از رخ گلزار
 کند روشن چشم خود اولی الابصار
 ز بیم غم بگر و غلاف غم بر خار
 یہ بحر تر شود او بر خار گر کھربار
 بلغز مشل آوردش پایے کلب بر کسار
 گویمیش مہ لویا کہ ابرو سے دلدار
 بر نگب صورت آئینہ صاف از رنگار
 شود زنگست ایشہ مسد شکستار
 بویائی لطف و عطاس خود بسیار
 ز استخوان چو صدف پڑ کمرست رنقا
 بر در جوع کیا معصیت با ستغفار
 بہرست ازان شور و جوی بل زار
 بدور او نکند بیج و در ز خار
 بلے فضائل دانش نمی رسد شمار
 اگر فلک بزند چرخ تبار و شمار
 و عاے دولت او واجبست برضا
 بحسب خ تا کہ بماند ثوابت و ستار

بتایخ سیام ماہ محرم الحرام ۱۲۸۸ ہجری مطابق ۱۷ ستمبر ۱۸۸۷ء کو نیکل جان بیگم صاحب بہادر اجنت ہائونی و
 نوٹنگ معیم صاحب گیارہ بجے دکنے فائز باست ہذا ہر کربگر و نکش ہوئے مشاغل و سلامی و ملاقات حسب معمول
 عمل میں آئی بتایخ یک ماہ صفر المظفر مطابق ۱۷ ذی ہجہ ماہ اکتوبر سنین صد چار بجے دکنے صاحب اجنت بہادر بنابر ملاقات
 حضور والا اقدسہ علیٰ من تشریف لائے بعد اتمام کلام اشتیاق تواضع و طربان حسب دستور بعض غور آئی بتایخ یک ماہ صفر

مطابق دوم ماہ ذی قعدہ شب کے اجنبی ہمارے ہم صاحبہ اسی چٹائی پر لیٹی ہوئی بتایا کہ ششم ماہ مسطور مطابق سوم ماہ ذی قعدہ سنین صدر بوقت شب طبیعت حق طوبیت بدنگان حضور پر نور جادہ اعتدال سے مغرب ہوئی، اولاً علاج واکری و تانیخ ہفتہ ماہ مذکورہ بعد از ان طبیبان ملازم دارالریاست معالج ہوئے بفضل شافی مطلق و حکیم رحمت علی یونانی سے صحت حاصل ہوئی چونکہ حضور والا کا عمر نہ بارودہ پرگنات مہم تھا سازشی مزاج کی وجہ سے ارادہ دورہ پرگنات خیر التواہن رہا بتایا کہ یک ماہ ربیع الاول مطابق ہفتہ ماہ ذی قعدہ سنین صدر بدنگان حضور والا نے نفس صحت فرمایا اور صحت اواسے نادرہ تشریف میں مع الہکاکان و ملازمان خاص جامع مسجدین تشریف لائے بعد اواسے غار نظراغ تشریف فرما ہوئے دو روز تک مجلس میلاد تشریف و ضیافت فقرا و سائکین منعقد رہی اور در صدقات و خیرات کئی روز باز رہا بتایا کہ یک ماہ ذی قعدہ سنین صدر نکاح صاحبہ تہذیب محمد عزیز الرحمن خان خلف صاحبہ زہدہ عبدالرحمن خان ابن صاحبہ محمد سخت بلند خان صاحب مرحوم کا مساعہ قمر جہان بیگم دختر صاحبہ زہدہ محمد سعید خان صاحب خلف صاحبہ زہدہ محمد عبدالکیم خان صاحب سے منعقد ہوا تعداد ہفت ہزار و بیسہ موبل - و بہین تارخ یک جلسہ واحد نکاح صاحبہ زہدہ حبیب الرحمن خان خلف صاحبہ زہدہ حافظ محمد عبدالرحمن خان صاحب کا شمس جہان بیگم دختر صاحبہ زہدہ محمد سعید خان صاحب سے منعقد ہوا تعداد ہفت ہزار و بیسہ موبل تارخ نہم ماہ ذی قعدہ سنین صدر نکاح صاحبہ زہدہ محمد رفیع خان صاحب خلف اصغر حسین الدہلوی زلیخا صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب ہمارے مولت جنگ کا مساعہ میہو بیگم دختر صاحبہ زہدہ محمد عبدالرحیم خان صاحب سے منعقد ہوا تعداد ہفت ہزار و بیسہ موبل و بیسہ معمل و باقی موبل - تارخ تہمت دوم ماہ مذکور سنین صدر نکاح صاحبہ زہدہ ہدایت احمد خان خلف صاحبہ زہدہ محمد حفیظ احمد خان صاحب کا سیدہ بیگم دختر صاحبہ زہدہ محمد رفیع خان سے منعقد ہوا تعداد ہفت ہزار و بیسہ موبل و بہین تارخ یک جلسہ واحد نکاح صاحبہ زہدہ حمید احمد خان سپہ صاحبہ زہدہ حفیظ احمد خان صاحب کا سیدہ بیگم دختر صاحبہ زہدہ محمد رفیع خان سے منعقد ہوا تعداد ہفت ہزار و بیسہ موبل - تارخ تہمت و نہم ماہ مسطور روز چہار شنبہ دس سب سے شنبہ کے اہل خانہ جناب صاحبہ زہدہ محمد عبدالرحیم خان صاحب شرف نے اس جہان فانی سے بلکہ جادوئی انتقال فرمایا چنانچہ قطعہ تارخ وقات نوب محمد سلیمان خان ہمارے ایک نوبی سے یادگار ہے ۵



بتاریخ یازدہم ماہ ربیع الثانی مطابق ہست و ششم ماہ دسمبر سنین صد صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و ایس بریڈیٹ
محکمہ محشمہ کونسل بتقریب دورہ بنابر انتظام ملکی دہلی مع صاحبزادہ محمد خان صاحب مامون حضور پر شرف پدس پگنات و شہد
زین العابدین اسٹنٹ صیغہ اصلاح غیر راہی پر گئے پڑا وہ ہوئے۔ پگنہ مزبور میں پہنچ کر عرض مشعر پر گئے و قافلاً ارسال
خدمت جنگان عالی و رحبت فرامین بتاریخ ہستم ماہ جمادی الاول مطابق سوم ماہ ذری سنین صد صاحب اجنٹ بہادر ڈرل
و ٹوٹنگ بتقریب دورہ فائز ریاست ہذا ہو کر متصل باغ خانصاحب محمد رحیم صد خان فزکوش ہوئے۔ حضور والا نے
مشالبت صاحب بہادر بتاریخ صاحبزادہ محمد خانصاحب خلت اصغر صاحبزادہ حافظ محمد جمل خانصاحب مرحوم ذوالی۔

تفصیل صاحبزادگان و اہلکاران ریاست کہ ہر حضور والا

صاحبزادہ محمد اکمل خان صاحب بہادر صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خانصاحب بہادر و صاحبزادہ احمد یا خانصاحب بہادر
فتح جنگ ممبر کونسل و خانصاحب محمد نجف خانصاحب ناظم عدالت اپیل و مشیر قانونی جو ڈیشیل ممبر کونسل بمستند خاص۔
فخر الزمان سید اشاد حسین خان و بابونایک راؤ ممبر کونسل۔ اسی ایام میں ابن النسین صاحب عدلیت ریاست جے پور
و ریاست ٹوٹنگ فائز ریاست ہذا ہو کر نظریاغ میں حضور والا سے ملائی ہوئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ مزبور صاحب اجنٹ بہادر
بنابر ملاقات حضور والا قلعہ معلیٰ میں تشریف لائے حسب دستور مشالبت و تواضع عطر دیان محل میں آئی بتاریخ شانزدہم ماہ سطور
صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بوجہ تشریف آوری سہی کی ایم و اطر صاحب بہادر رزیدنت راجستان فائز ٹوٹنگ
ہوئے بتاریخ ہجیرہم ماہ مزبور بنابر استقبال صاحب کلان بہادر موصوف حسب حکم حضور والا صاحبزادگان و اہلکاران بدین یں
موضع چروخ میں بھیجے گئے شمس الامرا نظام الملک صاحبزادہ محمود خانصاحب بہادر تو جنگ۔ صاحبزادہ محمد خانصاحب
خلف صاحبزادہ حافظ محمد جمال خانصاحب مرحوم۔ سید محمد عثمان بخشی الملک سید محمد سعید اہلکار محکمہ محشمہ نیابت بتاریخ نوزدہم
ماہ مذکور صاحب کلان بہادر راجستان و کپتان مہنت صاحب سکرٹوڈاکٹر صاحب مع اہل علم و فغہ ذیل ریاست جے پور
مسی گو بند سکر فائز ریاست ہذا ہو کر میدان قلعہ معلیٰ میں فزکوش ہوئے اتواب سلامی بوجہ قسطنطنیہ نوئی۔ بتاریخ ہستم
ہنگام صبح سلامی اتواب محل میں آئی۔ اسی تاریخ نوے بجے و کئے حضور والا بنابر ملاقات صاحب کلان بہادر راجستان مع براہبان
مفصلہ ذیل فزادگاہ صاحب موصوف پر تشریف فرما ہوئے اور حضور والا کے استقبال کو کپتان ایم جی منڈ صاحب اسٹنٹ
صاحب مقدم الوصف مع چو بدار تادروازہ قلعہ معلیٰ تشریف لائے۔

تفصیل اسماء ہمارے ہریانہ حضور مرہٹوں

صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست صاحبزادہ احمدیاد خان صاحب بہادر فتح جنگ برکٹنسل - صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب - صاحبزادہ حافظ محمد صالح خان صاحب - صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب ناظم جداری - صاحبزادہ حافظ صاحب نامون حضور صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب - صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خان صاحب عامل پگنہ ڈونک - صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب - صاحبزادہ حافظ محمد اسفندیار خان صاحب جنرل فوج - محمد بیعت خان ممبر کونسل - محمد ناصر محمد انان سید محمد ارشد حسین خان - بابو وناک راؤ ممبر کونسل - سید محمد عثمان بخش الملک - سید محمد حسین بیکل سرکار حاضر باش محکمہ ریونیو راجستان - مولوی سخاوت حسین خان بیکل سرکار حاضر باش محکمہ اجنٹی ہاروقی و ڈونک - جب حضور الا صاحب کلان بہادر راجستان کے خیمہ کے قریب پہنچے صاحب اجنٹ بہادر ہاروقی و ڈونک نے ہمارے کامیابی کا سکہ استقبال کیا اور جب حضور ہاروقی صاحب کلان بہادر کے خیمہ میں داخل ہوئے صاحب بہادر مدوح الحج نے نائب فرزند شہادت کی اور سترہ فیروز تواب سلامی کے توجہ بخاری میں بھی لے کر گئے تھے وہ توجہ بخاری میں حضور والا طالب رخصت ہوئے صاحب اجنٹ بہادر نے بہتو سابق ہمارے کامیابی کا سکہ پیش کیا کی اور سترہ فیروز تواب کے توجہ بخاری سے سر ہوئے اسی تاریخ پانچ بجے دیکھے صاحب کلان بہادر راجستان سے صاحب اجنٹ بہادر سرگروڈا اکثر بنابر ملاقات حضور والا راجستان صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب ناظم محکمہ ریونیو دیوانی و صاحبزادہ محمد انان خان صاحب ناظم گاہ صاحب کلان بہادر قلعہ معلیٰ مدین تشریف لائے حسب دستور قدیم ملاقات و مدارات و سلامی معروض نمودار آئی بتایا جیست دیکھ ماہ مزبور مطابق ہنم ماہ جمادی الثانی سنین صد تین بجے دیکھے حضور والا نے صاحب کلان بہادر راجستان سے حسب دستور قدیم ملاقات فرما کے قلعہ معلیٰ مدین تشریف فرما ہوئے بتایا جیست دوسم ماہ مطور مطابق باز دہم ماہ جمادی الثانی صاحب کلان بہادر راجستان بجانب دارالخیرہ جہیز تشریف لے گئے مشابہت و سلامی حسب دستور عمل میں آئی - تفصیل یہ ہے کہ ہمارے ہاروقی و ڈونک و بقیہ سب کے بنا بر علیہ صاحب کلان بہادر ریاست ہذا سے پیش ہوئے یہ ہے - صاحب کلان بہادر راجستان سے کشتی - کپتان بیٹ صاحب سکرٹر لکھنؤ کشتی - نوآکر سکرٹلے کشتی - نوآکر صاحب لکھنؤ کشتی - شاہین صاحب کوکشی - میرنشی صاحب دوکشتی - پانی و فریک کشتی - میرنٹ وکیل سرکار حاضر باش کوہ ابو حشتی - کشتی زلفد اے - بعد معائنہ صاحب کلان بہادر کشتی زلفد صاحب معمول ریاست ہذا میں واپس آئی -

تفصیل سید محمد فداکر نرنجک و بقولات یہ کہ جب ملا صاحب جنٹ باور ہارڈی نوٹک ریاست ہاں سے پیش ہوئے
 یہ ہے۔ صاحب اجنٹ باور ہارڈی نوٹک رکشتی۔ فداکر سے کشتی۔ نوٹک شک کو کشتی۔ بریشی جنٹی و کشتی۔
 نائب بریشی کی کشتی۔ سو اس صاحب باور ہارڈی نوٹک نرنجی و کشتی۔ معرفت کیل سرکار حاضر پاش اجنٹی و کشتی کشتی زلفہ
 فیدر و عائد صاحب اجنٹ باور ہارڈی نوٹک ریاست ہاں سے کشتی۔ تہاچ بست و معتمد ہاں سے صاحب کلان باور ہارڈی
 و صاحب اجنٹ باور ہارڈی نوٹک ریاست ہاں سے کشتی۔ تہاچ بست و معتمد ہاں سے صاحب کلان باور ہارڈی
 ہاں سے کشتی۔ صدر حضور و الیابا برہہ و دیات گرنہ نوٹک ہاں سے کشتی۔ تہاچ بست و معتمد ہاں سے صاحب کلان باور ہارڈی
 قیام فرمایا تا پنجہ نیم ہاں سے کشتی۔ تہاچ بست و معتمد ہاں سے صاحب کلان باور ہارڈی
 مفصلہ ذیل تشریف فرما ہاں سے کشتی۔ تہاچ بست و معتمد ہاں سے صاحب کلان باور ہارڈی

تفصیل اسماے صاحبزادگان یہ ہے

صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب۔ صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خان صاحب۔ صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب۔ اور بارہ
 درہم قدر دانی و دو غنایت و دو صدر دیر سالانہ بخار زرفاضلات موضع دولت پورہ بنام مولوی عبدالغفار خان صاحب خانم محمد شہزادہ
 سمات فرمایا۔ اور گیارہ منبے شہر کے حضور و الادا غل بنام دولت انصام ہوئے کہ چکر کو اس تاریخ صاحبزادہ صاحب باور ہارڈی نوٹک
 بنا بریشی مقداد ریاست حاضر حضور ہوئے تھے حضور دالانے اجلاس مقداد حکم محترمہ کرکسل وغیرہ فرمایا۔ تہاچ بست
 ہاں سے کشتی۔ صدر حضور و الیابا برہہ و دیات گرنہ نوٹک ہاں سے کشتی۔ تہاچ بست و معتمد ہاں سے صاحب کلان باور ہارڈی
 حافظہ بگڑی کی طوت تفریف فرما ہوئے تھے ہذا دالان موضع ہاں سے کشتی۔ تہاچ بست و معتمد ہاں سے صاحب کلان باور ہارڈی
 جاگیر و موضع سطور کیا اور شہنشاہ دو قطعہ انقضی موسی شکایات گوناگون و نظرو قلمون حضور الامین پیش کن پیشگاہ حضور
 معدلت حضور سے انقضی ہاں سے کشتی۔ تہاچ بست و معتمد ہاں سے صاحب کلان باور ہارڈی نوٹک
 میں سے بیجہ گئے اور نسبت فرما رہے جاگیر و حضور و اسے یہ حکم صادر ہوا کہ تا تحقیقات مقدمہ موضع ہاں سے کشتی۔ تہاچ بست
 کیا جائے کہ اور موضع کہ اور خالصہ سرکاری میں شہر کیا جائے تہاچ بست و معتمد ہاں سے صاحب کلان باور ہارڈی نوٹک
 بگڑی سے موضع ہاں سے کشتی۔ تہاچ بست و معتمد ہاں سے صاحب کلان باور ہارڈی نوٹک
 بگڑی سے ہاں سے کشتی۔ تہاچ بست و معتمد ہاں سے صاحب کلان باور ہارڈی نوٹک

مع صاحبزادگان مسبق الذکور و بیات حلقہ موضع توارہ کلورہ کیا اور مروضات زمینداران پر حکم مناسب صادر فرمایا۔ بتاریخ
 بہست و دوم بہست و سوم بہست و چہارم ماہ پانچ سہ صدر حضور والا نے بیات کا دورہ بطور سابق کیا بتاریخ بہست و بیچ بہست و
 ششم موضع جہان میں قیام فرما کر انہماکات پشیلان و چواریان و زمینداران وغیرہ کے قلبند رفتاری۔ بتاریخ بہست و ہفتم
 بہست و ہشتم حضور والا نے موضع دوڈو اڑی میں قیام فرما کر بعد قلبندی انہماکات پشیل و چواریان وغیرہم اجلاس مقدمات
 محکمہ محشمہ کونسل کا کہ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست تشریف لائے تھے فرمایا بتاریخ بہست و نہم ہنگام شب روز
 پنجشنبہ حضور والا بنابر اداس نماز عید تشریف فرما سے ریاست ہوئے بعد ادا کے نماز بتاریخ ہی و یکم موضع مہندہ اس
 میں قیام فرما کر بتاریخ یکم اپریل موضع دہوان میں قیام پذیر ہوئے۔ بتاریخ دوم ماہ مذکور صاحبزادہ حافظ محمد اعظمی خان صاحب
 بہادر ملوک جنگ و دعوت حضور والا مع کل اہل علاقہ کل میں آئی۔ اور اسی تاریخ حضور بنابر شکا مع چند صاحبزادگان والا شان و
 مصاحبان شجاع تھان مان موضع اندوہ میں تشریف فرما ہوئے۔ اور بتاریخ سوم ماہ مذکور بوقت دس بجے دن کے حضور والا
 بنابر شکا رہی بنداب موضع دہوان پر تشریف لے گئے بعد ازاں بوقت شب موضع اوس میں رونق افروز ہوئے۔ بتاریخ چہم ماہ
 مسطور موضع محمد گدہ میں حضور والا نے قیام فرمایا بتاریخ ششم ماہ مذکور صاحبزادہ حافظ محمد اعظمی خان صاحب بہادر ملوک جنگ
 کی طرف سے موضع جہان میں حضور والا کی دعوت مع اہل علاقہ کل میں آئی۔ بتاریخ ہفتم حضور والا موضع دہوان میں قیام پذیر ہو کر بتاریخ
 دہم رونق افروز ہوئے۔ اور بتاریخ دہم صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست مع کاندات کونسل حاضر حضور ہوئے وہیں حضور والا
 نے اجلاس مقدمات محکمہ محشمہ کونسل فرمایا بتاریخ یازدہم ماہ مذکور صدر حضور والا موضع تونڈ میں منزل گیرین ہوئے بعد قلبندی
 انہماکات زمینداران وغیرہ بتاریخ سیزدہم اطراف موضع مسطور میں منزل حیدر انگنی فرمایا۔ بتاریخ چہار دہم ماہ مسبق الذکور حضور انور
 رونق افروز ٹونک ہوئے بتاریخ دوم ماہ شعبان مطابق یازدہم ماہ اپریل سنین صدر صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست
 بجانب چھاولی دیولی تشریف فرما ہوئے۔ بعد ازاں بتاریخ بہست و دوم ماہ اپریل روز شنبہ ہنگام شب چھاولی دیولی سے
 داخل ریاست ٹونک ہوئے۔ بتاریخ بہست و نہم ماہ شعبان مطابق شانزدہم ماہ اپریل سنین صدر صاحب اجٹ بہادر رونق
 و ٹونک رونق افروز ریاست بڑا ہوئے حسب معمول سلامی وغیرہ عمل میں آئی بعد چھندے قیام فرما کر واپس تشریف لے گئے
 بتاریخ بیہیم ماہ شعبان مطابق یکم ماہ محی سنین صدر و زائدہما اکبر علیخان۔ ناظم سائرات بعدہ نفاست پرگنہ سونچ بشاہرہ سہ
 صدر و سپہا ہوا را مور ہوئے۔ اور مدثر احمد نواب علیخان بعدہ سکریٹری دفتر دارالانشا سے حضوری مقرر ہوئے اور محمد

منسل یا مغان ناظم عدالت دیوانی بجائے کپتان محمد سعادت علی خان پگنہ نیاپڑہ پرامور سے گئے۔ اور بنام کپتان
 موصوف مسکو دالا سے پیش مقرر ہوئی تاریخ نو ذی الحجہ ماہ شعبان مطابق دوم ماہ کی دیکھا گشتی اجلاس میں حضور انور اہم اقبالہ دربارہ
 استعمال لفظ ناظم بجائے لفظ عامل بہر تشبہ پگنہ ت و حکمرانیت و وفاتہ وغیرہ اجرا ہوا تاریخ سبب دوم ماہ شعبان مطابق چارم
 ماہ کی صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست مع سید زین العابدین شہنشاہ صیغہ اضلاع وغیرہ اہل علم بطور دورہ بجانب
 پگنہ پڑا وہ تشریف فرما ہوئے۔ تاریخ ششم ماہ کی مطابق سبب و چارم ماہ شعبان سنین صد و کرمل جان پڑت صاحب
 بہادر اجنبت ماجوئی و لوہنگ رخصت سہ ماہ بجانب جزیرہ کولایت روانہ ہوئے اور ان کے قادم مقام بہر جی پہنچ پھول صاحب
 بہادر مسکر صاحب کلان بہادر اجنبت پامور ہوئے۔ تاریخ سبب و ششم ماہ شعبان مطابق ہشتم ماہ کی سنین صد
 لاریجی لال سابق ناظم سراج بنابر انفصال مقدمات موجودہ دورہ حضوری حسب درخواست صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خان صاحب
 ناظم کچہری عمدہ اہلکاری پامور ہوئے اور دوحہ ایک دفتر دارالانشاء حضوری سے اور ایک عدالت شرعیہ شریف
 سے اہلکار موصوف کی پیشی میں بنابر انجام دہی مقدمات دورہ حضوری پامور ہوئے۔ تاریخ سبب و پنجم ماہ رمضان المبارک
 مطابق پنجم ماہ جون سنین صد حسب درخواست برادران حضور الاخلاق سابق نشست نذر بار بعد صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان
 صاحب برادر و زو جناب نائب صاحب بہادر مقرر ہوئے۔ اسی ماہ و سال میں صاحبزادہ محمد اکبر اہم علیہ السلام صاحب قلعہ دارخویش
 حضرت نواب میرادلہ بہا و جنبت آرامگاہ نے اس جہان فانی سے بھلا جادوانی انتقال کیا اور اسی سال میں جناب یہ
 فردوس اعلیٰ زمانی بیگم صاحبہ نے کچھ دو مہینہ ایک مسجد تعمیر فرمائی۔ او کی تاریخ ابتداء و اتمام اس قطعہ سے ظاہر ہے قطعہ

<p>بنائے ہوئے مسجد مسجد اداوار چنیں پاکیزہ مسجد زودیتار بسال یکہ زار دستہ صد و چار چنیں جامع زودیتار دستہ کلزار</p>	<p>چو فردوس زمانی بیگم از صدق زربسار کردہ صفت تراشد بشادین مسجد بے مثل معمور زناظر گہر تاریخ نامش</p>
<p>تاریخ سبب و دوم ماہ ذی الحجہ صدر بہر ششم سالگرہ حضور انور اہم اقبالہ بعد از زمین و آئین مہینہ سرت بخش خواہر صاحبزادہ کبیر ہوئے۔ چنانچہ مولف نے اس تقریب زینت زیب میں یہ قصیدہ کہا قصیدہ</p>	<p>بیاد اعلیٰ لبش کام جان نمود شیرین چو قند منظر بہار استخوان نمود شیرین</p>

در خضر و سحر یاردم با لطافت مست
 چو شش خفته توان گوشت هست تا فرست
 چو نه بلب نخلان تا که دم نفس شده ام
 کتاب خنجر باز تو می چکد غلغله
 خنجر چو کاس لب تو چو چشمه رشوری
 ز خاک کشته بخل تو طعم گر بخورد
 بگلشنی که ترا دلب تو از لبش
 چنان جنت است ای تلخ گوشتگر در دست
 من آن در صا شکرت ناله ام خراب باز
 شاد و تیشه لب باد گر بیا و آرام
 منم ز جگر بر سخن موج گر با نگیسم
 منم که ریزم اگر از معانی این لال
 منم که از سمنم حرف نیشگر گوید
 ز من چو شیوه که عذاب بیبانی آموزند
 منتهم مرغ و دگر نبات انشان
 گیس که طوطی نطق هر زدی شکند
 منم غلیب که اکنون و آن ذائقه ام
 منتهم را از گم گشتن می شد که از د
 من و دوله عالی گیر که از شکرش
 توان مجید هفتال که از شکر است
 فیض خزان نوال تو گر بل گزرد

هر آنچه قلع ناپید جهان شود و شیرین
 کرد نام زمین و زمان شود و شیرین
 بگوشت خلق ادا نعمت آن شود شیرین
 همیشه زخم دلم اوان شود و شیرین
 بمید نیست که آبش بدان شود شیرین
 نه چون خلق هواس توان شود شیرین
 چنین غنچه شکر فغان شود و شیرین
 که خند و در دهن بفرغان شود شیرین
 به چشم مردم این کاروان شود شیرین
 سر تنک برده خوشنکند شود و شیرین
 نبشند نطق گران تا گران شود و شیرین
 بسار و بسوس بگشتن بزان شود شیرین
 که زرش قلع و دو عالم ازان شود شیرین
 جسم نبرد و طلب سلطان شود شیرین
 تمام خار و خسرتان شود شیرین
 سواد کشور بپند و ستان شود شیرین
 ز قند مع قنبل ارسلان شود شیرین
 تمام ساحت کون و مکان شود شیرین
 بکام اهل معانی زبان شود و شیرین
 زبان و کام دوان و دبان شود شیرین
 گلور کد و دهم دوان گمان شود شیرین

<p>بہ در تو دہنش آچنان شود شیرین چو کام شان ز تو ای قدران شود شیرین بروے چشمہ کہ آب روان شود شیرین بکوش مستعان داستان شود شیرین نثر تربیت باغبان شود شیرین بدو بزم تو چندان جہان شود شیرین بسان زندگی جادوان شود شیرین کہ تا بکام دل اوز بان شود شیرین بلطف تو دہن دوستان شود شیرین</p>	<p>شکرفروش شود آسان بہر زکشر پسراہوم نیازمردمان بہر دست پسے حصول مطالب فراہم آید خلق اگر کام اخلاق تو بیان سازم جہان بہر درخشش تو علاوت بگیرم دست بہام چہ سخن نامدارش یادہ تلخ بکام تم شد زبان کہ تو جز مریزی شدہ بنسبت دعاے تو آبرو راج صورت جہاد ترا باد زندگی تلخ</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اور اسی سال میں سید احمد سعید شہزادہ محمد بنبات خاں محمد سعید خاں صاحب الہکار ریاست نے عین شباب میں انتقال کیا

ابن ماتم سختست کہ گویند جوان مرد

سید مرحوم کو علم تاریخ میں کمال و دسترس تمام دئے اخلاق حمیدہ سے مخلص نظر کر کے و ناکس تمام کوائف نے بغیر دہرست و
یاس یہ قطعہ تاریخ وفات کہا ہے

<p>کہ در خلق و الطاف پڑے مثال پذیرفت خورشید رویش زوال بیامزدش ایندو ذوالحب لال چو شد بہر تاریخ رعلت خیال بجنت آگوشم چہ سراغ لال</p>	<p>مورخ خرومند احمد سعید درین بارفت از جہان ناگمان و عاکن پے منفرت آبرو بفرط غم و ہنج آہ و بکاہ کہ پردانہ دل بسوز و گداز</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تاریخ نکیر ماہ بیع الاول ۱۳۰۶ھ ہجری مطابق ششم ماہ نومبر ۱۸۸۹ھ عریز روز شنبہ سہمی شیشہ شکر محترم ریاست بیکانہ
بقریب نینہ شاہی مہاراج صاحب ریاست موصوفہ فائز ال ریاست دہا ہر کوڑا اک بنگلہ پر یک حضور زکشر ہو انتہا
ریاست بنا برمدات و انتظام چندی وغیرہ مولوی فضل الحق صاحب پیشوا مہم سجد جامع امور ہوئے۔ بتاریخ دوم ماہ مذکور

روز چہار شنبہ نو بجے دن کے مستعد ہو کر نے حاضر نذر باغ ہو کر بعد اس کے مرتب کو فرش مسلح پاؤں پر تدرکے اور غریبہ
 رئیس پٹیلہ کا کہ موسومہ حضور نواب صاحب بہادر تہا حضور میں پیش کیا بعد ازاں کشتیان مجملہ میوہ جات و نبات کے
 ایک سو ایک عدد پیش کیں منشی نواب صاحب بہادر داماد اقبالہ مستعد قوم الصدک تعظیم منوی مستعد مسطور
 قریب آٹھ منٹ کے ٹیکہ عرض ہو اور اپنی فز و گاہ پر آیا بتایا پنج سو ماہ مذکور و زنجبٹ مستعد مذکور بارہ بجے دن کے بنا بر
 رخصت حاضر حضور ہوا سرکار والا سے مستعد مذکور کو نقد عوض خلعت مند چہ نزل عطا ہوا اور جواب فریاد مستعد مذکور کو
 تفویض کیا گیا اور بروئے حضور والا و شالہ مستعد مذکور کے دوش پڑا لایا مستعد مسطور و قداد شکرا و ادب بجا لایا ہر مستعد نے
 پاؤں پر مستعد میں نذر کے حضور والا نے مستعد سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ مابعد دولت بوجہ کثرت امور موجود ریاست
 جلسہ شادی ہمارا ج صاحب بہادر میں شریک ہونے سے مستعد میں بعدہ پاؤں پر خلعت واپس لیکر نقد نذرینہ عمارہ سے
 مستعد مذکور کو دیا گیا۔ بعدہ مستعد مذکور حضور والا سے رخصت ہو کر فایز فز و گاہ ہوا بتایا چہ ماہ مذکور سندھ روز آدینہ
 مستعد ہی ریاست پٹیلہ ہوا سواری شکر مرکا کر ایہ ناجے پور ریاست ہذا سے دیا گیا۔

تفصیل عطا کئے خلعت وغیرہ باسم شمشیر سنگہ مستعد ریاست پٹیلہ کی ہے

ساعہ

پارچہ خلعت	نقد	معارف	فات مستعد ۲۷ - ہمارا بیان مستعد جامعہ دار چوبہ داران
معہ پارچہ سار	معہ	معہ	حضرت غایت ۳ -
دو شالہ زرین	مندیل	معہ	بیج الادب مستعد
رو مال شالی	معہ	معہ	یہ یومیہ
مصحف	معہ	معہ	واجب
کتاب	معہ	معہ	۲۷ یوم
سلیہ	معہ	معہ	مال معہ
معہ	معہ	معہ	معہ
			چوہدری چہرہ اسی
			رخصتہ عکایہ
			معہ
			معہ
			غلام حسین میراٹی
			معہ

بموجب حکم مصدور بتاریخ سوم ماہ ربیع الاول مطابق نم ماہ نومبر سنین صدر ریاض الدین میرنشی ریاست مع الٰہی بخش
جماعہ دارچو بداران داخلہ الدین چو بدارانیکس ہر گاہ و چکر کس ہر اسی و یکبار و یکصد و بیست و تین شادی مہاراجہ صاحب والی
ریاست کو پورتلہ بتاریخ بیستم ماہ ربیع الاول مطابق یا زو ہم ماہ نومبر سنین صدر راہی ریاست موصوفہ ہوئے اور بتاریخ چہارم
ماہ نومبر مطابق ہشتم ماہ ربیع الاول سنین صدر میرنشی موصوفہ مع ہر ایمان خود فائز ریاست کو تملک ہوئے اسی تاریخ
بوقت چار بجے دن کے میرنشی موصوفہ نے حاضر و بار رئیس موصوفہ ہو کر دواشنی سکے انگریزی قہن چارہ روپیہ
تذکرہ کھڑیلہ منجانب رئیس ٹونک موصوفہ مہاراجہ مہاراج صاحب ہمار کی خدمت میں پیش کیا مہاراجہ صاحب
ہمار نے بعد تذکرہ احدیت و یک جہتی فیما بین و کشتیاق ملاقات نواب صاحب بہادر یہ فرمایا کہ اگر نواب صاحب بہادر
بطریق سیر بیان تشریف فرما ہوتے تو ملاقات یکدگر سے کیا کچھ خوش نہ حاصل ہوتی بعد گفتگو میرنشی موصوفہ اپنی فز و گاہ
پر آگے بتاریخ نم ماہ ربیع الاول مطابق یا زو ہم ماہ نومبر سنین صدر میرنشی موصوفہ نے حاضر و بار مہاراجہ صاحب بہادر کو
بطریق سابق نیز پیش کی مہاراجہ صاحب بہادر نے خلعت و خشتانہ حسب دستور قدیم سنگوہ کر واپس کیا اور نقد قیمت خلعت
دوسم پو سیہ میرنشی موصوفہ کو عطا فرمایا۔

تفصیل عطاۃ خلعت وغیرہ باسم میرنشی و جماعہ دار وغیرہم

ساعہ

بنام جماعہ دارچو بدار و ہر کارہ		پانچہ خلعت میرنشی	
ع		معد پانچہ صاحب	
الٰہی بخش جماعہ دارچو بداران	چو بدار و ہر کارہ	دو شالہ زرین	رو مال شالی
مفتہ	چو بدار و ہر کارہ	للعہ	للعہ
رضتاناہ	یومیہ	کتاب	جامدانی
ع	ع	نی	ع
ع	ع	نقد بطوریومیہ	ہر ایمان
ع	ع	ع	ع

بتایں پانزدہم سب سے پہلے مطابق سب سے پہلے ایک ماہ نو مہر روز شنبہ سینین صدر کونسل جان بڑعت صاحب بہادر پرنسپل اجنٹ ہارونی ٹونک بطریق دورہ موضع کپڑہ علاقہ ٹونک میں قایم ہوئے چونکہ موضع مذکور صاحبزادہ صاحب بہادر نائب ال ریاست کی جاگیر میں ہے حسب ایما کے حضور ہی صاحبزادہ صاحب بہادر نائب ال ریاست بنابر امارات صاحب اجنٹ بہادر کی خدمت میں حاضر ہوئے صاحب اجنٹ بہادر نے وطن و مقام زمانے بتایں ہفتہ ہم ماہ مذکور مطابق سب سے پہلے دوم ماہ مہر روز سینین صدر ایوم آدینہ صاحب اجنٹ بہادر موضع سونوہ علاقہ ٹونک میں منزل گزین ہوئے بتایں مہر ہم ماہ مہر روز مطابق سب سے پہلے دھام مالہ طور روز شنبہ سنگام صبح حضور نواب صاحب بہادر بنابر استقبال صاحب اجنٹ بہادر مع ہر اہل اہل مفصل ذیل موضع کپڑہ تک کہ ٹونک کے ایک نیم کرہ کی فاصلہ پر واقع ہے تشریف فرما ہو کر صاحب اجنٹ بہادر سے ملائی ہوئے بعد ملاقات صاحب اجنٹ بہادر حضور نواب صاحب بہادر باہم ایک گہی میں سوار ہو کر داخل میدان قلعہ علی ہوئے چونکہ صاحبان انگریز سنگام دورہ میدان قلعہ علی میں قیام پذیر ہونے ہیں بنگلہ قیام پذیر نہیں ہوتے بنا علیہ صاحب اجنٹ بہادر میدان قلعہ علی میں فرکش ہوئے اور اتواب سلاخی حسب معمول سر ہوئیں۔

تفصیل اسمائے ہر اہل اہل حضور نواب صاحب بہادر یہ ہے

التمتھار الامراۃ الملک جناب صاحبزادہ محمد عبدالعزیز خان صاحب بہادر فرزند جنگ سی۔ ایس۔ آئی۔ نائب ال ریاست و ایس پریزیڈنٹ محکمہ شہرہ کنسل۔ اشرف الامراۃ الملک جناب صاحبزادہ احمدیہ خان صاحب بہادر فرزند جنگ مہر کنسل صنیع فوج۔ جناب صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر صہوت جنگ۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر منظر جنگ ناظم محکمہ جدیداری و گیلانی جناب صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دیہ جنگ ناظم محکمہ مال پگڑہ ٹونک۔ جناب صاحبزادہ اسفندیار خان صاحب جنرل فوج ظفر مروج خان صاحب محمد نجف خان مہر کنسل دیشیہ قانونی جوڈیشل۔ باجوہ و نایک راو مہر کنسل دیشیہ خیمہ عامہ۔ مرزا محمد سلیمان مہر کنسل صنیعہ مرحلات وغیرہ۔ اسی بتایں چار بجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور والا انفرارغ میں تشریف لائے حضور والا نے حسب دستور قدیم شہادت خوائی بعد انظار کلمات شریفہ فیما بین تواضع عطر و ہان عمل میں آئی

تفصیل اسمائے حاضرین و رہا یہ ہے

صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خان صاحب مختلف اصغر حضرت نواب امیر الدہلہ بہادر جناب آراگاہ۔ جناب صاحبزادہ بہادر

نائب الریاست دو ایس پرنسٹنٹ محکمہ مشترکہ کونسل۔ جناب صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ مہر کو نسل۔
جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر سلطنت جنگ۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر
مظفر جنگ۔ جناب صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر لیہ جنگ۔ جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جنرل فوج۔
جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب خٹک جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان صاحب مرحوم۔ جناب صاحبزادہ
محمد خان صاحب خٹک اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب منصور۔ جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب شمشیر جنگ
خٹک جناب صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب مرحوم۔ جناب صاحبزادہ علی احمد خان صاحب خٹک اگر جناب صاحبزادہ
احمد علی خان صاحب رونق۔ خان صاحب محمد نجف خان مہر کو نسل دیشی قانوٹی جویشل۔ پٹو دنا یک راؤ مہر کو نسل۔
مرزا محمد علی خان مہر کو نسل محدث خاص فخر الزمان سید شاد حسین خان کیل۔ سید محمد عثمان بخش الملک۔ مولوی محمد حسین
خان وکیل سرکار حاضری اش محکمہ اجنبی اراکین و ٹونک۔ حافظ محمد یوسف منشی خاص۔ تبارج بست وغیرہ ربع الاول مطابق
چار دہم ماہ و ستر سین صد صاحب جنس بہادر سات بجے دن کے رابی چھاوٹی دیولی ہو گئے اتواب سلامی حب
معمول سر یوین

کیفیت دوہ پر گنہ کے گڑھ واقع ۲۴۔ ربیع الثانی مطابق ۲۸۔ و ستر سین صد

تاریخ صد حضور والا نے تاج تشریف حال رعایا دہرایا نظم دست ملکی دمالی نظر انصاف پڑ ہی دو اگستری مع خدم و شرم
دالہ کا ان وقوع والا نٹ اور دو و پنج گیدی و دیگر نمایین ریاست مثل جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر سلطنت جنگ
و جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر صفدر جنگ۔ و جناب صاحبزادہ محمد و خان صاحب بہادر تہر جنگ
و جناب صاحبزادہ محمد رفیع خان صاحب۔ و جناب صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ۔ و صاحبزادہ محمد امان خان صاحب
و صاحبزادہ محمد حمید الدخان صاحب شہید اور صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آر زو و درہ فزایہ۔ حضور والا اجاڑ بجے دن کے
سوار ہو کر س بجے رات کے فایز علی گڑھ ہوئے۔ اتواب سلامی حب معمول سر یوین۔ تبارج بست و نیم مطابق بست نمبر
شہر و ستر سین صد حضور و نور علی الصباح بنا بر شکار بجانب موضع پائولی وہ جاگیر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب
بہادر صفدر جنگ تشریف و تا ہوئے حسب ایام حضور صاحبزادہ محمد حمید الدخان صاحب و صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب

پس ان جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب جنرل فوج نے دو آہو نہایت تیز و سختی سے صید کیے بعد انان حکم عالی بنا بطبی زمینداران دیہات بغرض پیشی استغاثہ نسبت ناظم علیگڑہ نافذ ہوا اور انتظام مقامات جہت قیام لشکر حسب ترتیب ذیل قرار پایا کہ جلد زمینداران دیہات پیدوار مجاہد قیام خیام دولت انصاف حاضر ہو کر استغاثہ پیش کرین اور بغیر انتظام اسی روز لشکر کا قیام پیر دن قلعہ علیگڑہ وغیرہ کے متصل ہوا۔ تین بجے مست و ششم آمدہ مذکور علی الصبح دیر عام منعقد ہوا حضور والا نے بنفس نفیس ہر ایک زمیندار و دیہات کا حال بالمواجہ دریافت فرمایا اور ہر ایک زمیندار کے اظہارات بحیال رفاه رعایا و باریا قلم بند فرمائے گئے اس مقام پر دو صدہ قطععات عراض در بارہ دوسری منجانب رعایا پیش ہوئے اور اون عراض پر احکام مناسب پیشگاہ بندگان والا سے صادر فرمائے گئے زمان بعد نقشہ بنو اور تفصیل دیہات مع احکام مناسب مرتب ہو کر بنا بر عمل درآمد ناظم پر گئے کہ تفویض ہوا۔ موضع اوکمانہ علاقہ علیگڑہ کا پٹیل مہین لال بوجہ اخفاے حالات ناظم دست جربیلانی سے موقوف کیا گیا اور تخریراظهارات کے کارروائی اشرف الام احمدہ الملک جناب صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ بمبر کونسل ولائتی لال الہکار و مولوی محمود الحق سابق پیشکار کچہری تحصیل ڈونگ متشیخ محمد زید اتالیق بمکٹی صفائے کے تفویض ہوئے تین بجے مست و ششم آمدہ حضور والا نے مجلس خاص شکاری جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسماعیل خان صاحب بہادر سلطنت جنگ و جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر و صفدر جنگ و جناب صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب کو مرحمت فرمایا بعد ازاں بندگان والا موضع پانولی میں صید انگنی فرمائے ہوئے موضع علی نگر میں تشریف فرما ہوئے وہاں طعام نوش جان فرما کر استراحت کو کام فرمایا۔ سن بعد مقدان موضع چورہ وغیرہ جاگیر محل ہوم حضور انور حسب قاعدہ پیشگاہ حضور میں حاضر ہوئے اور ندیرین پیش کرین بعد ان فراغ نذر حضور پر نور خیام دولت انصاف میں اشرف فرما ہوئے اندر راہ میں صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر و صفدر جنگ نے اپنے موضع جاگیر کے قریب یکصد و یک بیڑ بونذر حضور میں پیش کش کئے زمان بعد پٹیلان و پٹواری و قلعہ دار و زمینداران موضع نے ندیرین پیش کرین۔ تین بجے مست و ششم آمدہ زمینداران دیہات نے حاضر حضور ہو کر شہادہ عرائض پیشگاہ حضور والا میں پیش کرین اون عراض پر احکام مناسب صادر ہوئے اور حسب سابق نقشہ بنو مرتب ہو کر بنا بر حق ترسی و داد وہی ناظم پر گئے کہ بھیجا گیا اور اسی تاریخ صاحبزادہ محمد حمید الد خان صاحب شہید اور صاحبزادہ محمد بوش خان صاحب آرزو نے حسب اہما سے حضوری تین آہو صید کئے اور اسی تاریخ بوقت شب خاندانہ صاحبہ ہمیشہ اور حضور انور

و جناب صاحبانِ محترمہ حافظ محمد عبداللہ اللہ حافظ صاحبِ کپتان تو پنجاب ت و صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ صاحبِ داخل علیگڑھ ہوئے۔ تاج بخت و خرم حضورِ نواب صاحب بہادر نابھیدالگنی موضع پاٹولی میں تشریف فرما ہوئے۔ پھر بعد الفزع شکار حضورِ والا نے موضع دیر پورہ وہ جاگیر خالصہ حاصل کی۔ اول صاحبزادہ محمود صاحب بہادر تور جنگ میں اس سرحد کو کام فرمایا بعد ازاں صاحبزادہ محمود صاحب بہادر تور جنگ نے صدر و پیٹور نذر پیش کیا۔ ازان بعد حضورِ والا نے موضع علی پورہ وہ جاگیر صاحبزادہ حافظ محمد عبداللہ صاحب بہادر صفدر جنگ میں رونق افروز ہو کر قدرے توقف فرمایا پھر ان سے بعد ادائے تلذذ مغرب بجانب قیام گاہ واپس تشریف لاکر شہ کے بارہ بجے تک دبار کیا اور اسی موضع میں حافظ محمد یوسف صاحبزادہ ولد جانا زجامہ وادو جہلان نے دوا ہو شکار کے تمام علیگڑھ زمینداران سیرہ دیات مفصلہ ذیل نے حاضر حضور بہار استغاثہ پیش کیا۔ قصہ خاص۔ اکٹلا نہ۔ علی گڑھ مرزا جو جاگیر حاصل سو حضور انور۔ اشل گاؤں جاگیر الہیسان اعظم شاہ مرحوم نواب پورہ مرزا حاصل گاؤں بامینا۔ بانڈ جیگاگیر ہمیشہ حضور انور الہی شاہزادہ ثریا جاہ۔ کیشلی۔ عر پورہ۔ بیلوت۔ پاٹولی جاگیر صاحبزادہ حافظ عبداللہ صاحب بہادر صفدر جنگ۔ علی پورہ ایضا۔ بگلوان پورہ ایضا۔ تاج بخت سہی ام، مذکور حضور پرنور نے در باعام فرمایا اور بطور سابق کارروائی مستغنیان معروض تھوڑائی۔ اور اسی تاج بخت شکار حضور کی قیام موضع کمالولی میں ہوا۔ حضور نواب صاحب بہادر موضع پاٹولی میں شکار کیلئے ہوئے شہ کے نو بجے موضع کمالولی میں داخل ہوئے یہ موضع علی گڑھ سے سترہ کھ کے فاصلہ پر بجانب جنوب واقع ہے امین اکثر افغانان تور تو ان سکونت پذیر ہیں اور قوم ہندو کم ہے اس موضع کے سرحد قصبہ اونیارہ علاقہ ہے پورے متصل ہے اور اسی تاج بخت شکار میں قبضہ گورہ علاقہ ٹوٹوںک سے کہ اونشین دوخونی وائم الحبس اور ایک منصر ساڑ چیرہ تہا پیشکاہ حضور میں حاضر ہوئے تاج بخت کیم، جمادی الاول سنہ ربیعہ جب حکم حضور ی مقیدان مرقوم الصدر زندان صدر میں داخل ہوئے اور اسی تاریخ ایک پہلوان قوم برہمن ساکن اونیارہ نے حضور میں حاضر ہو کر پہلوانان حضور کے کشتی کی درخواست کی سہی راسی پہلوان بھاری حضور نے حضور سے کشتی کی اجازت لیکر پہلوان برہمن ساکن اونیارہ کے کشتی کی اور ایک حلہ میں سہی راسی پہلوان نے پہلوان برہمن کو نیر کیا۔ بعد ازان زمینداران وادو خجای نے حضور میں عرض پیش کین جب دستور سابق کارروائی مناسب عمل میں آئی اور اسی تاریخ بخت شکار افتخار الامر افتخار الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الریاست دواپس پریزیڈنٹ محمد مختصرہ کو کس۔ بابو نایک رادو مہر محلہ موہنہ فائز موضع مذکور ہوئے۔ تاریخ دوم ماہ

مسطور حضور پرنور نے دن کے ساٹھ بجے تک دربار فرمایا بعد برخواست و دربار ابو دنا یک راؤ مہر لکھن
 صیفہ خزیذہ وغیرہ حضور والا سے استجارت حاصل کر کے راہی ٹونک ہوئے اور اسی تاریخ تقریب شادی سعد اللہ خان
 صوبہ دار ہو بخان ساکن کما تو لی کی دختر سے عمل میں آئی حسب ایما کے حضور والا مولانا معزین مہر کو بہ شریک جلیلہ شادی
 صوبہ دار مذکور ہوئے حضور والا سے سصد روپیہ صوبہ دار مذکور کو اس تقریب زخت قریب میں عطا ہوا اسی مقام پر شاپنج
 عرائض مستغنیان سیزدہ دیات مفصل ذیل کے حضور والا میں پیش ہوئیں اور انہیں احکام مناسب صادر ہوئے -

اسما کے دیات

کہا تو لی - گاؤلی - جنتو اوجاگیر صاحبہ زادہ صاحبہ مادر نائب الریاست - سندیلہ - روہت - دولت پورہ
 محمود گنج جاگیر خالصہ صاحبہ حضور محل اول صاحبہ زادہ محمود خاں صاحبہ مادر تہر جنگ - دیول - گانگلی جاگیر - دار محمد خان -
 گوہند پورہ - عثمان پورہ - محمد نگر - وزیر پورہ جاگیر خالصہ صاحبہ حضور محل اول صاحبہ زادہ محمود خاں صاحبہ مادر تہر جنگ -
 بتاچ نسوم ہ مہر نواب صاحبہ مادر بعد از اسے نماز نشین موضع چپان کے کیاب شرق و جنوب واقع ہے تشریف فرما
 ہوئے اسی تاریخ سید محمد نواب بخشی الملک نے کہ بنابر تحقیقات ثعلب منسرم ساز کرگچہرہ کیاب پرگنہ مہر لکھن
 سے حضور میں حاضر ہو کر نذر پیش کی بعدہ زمینداران موضع چپان تعلقہ دار موضع مذکور کے شاکی ہوئے تعلقہ دار سے سخت
 باز پرس عمل میں آئی بار تکاب تعدی و زیادتی اثبات الیبت تعلقہ دار مذکور بعض ضلعی آیا اذان بعد زمینداران موضع یاں سلا
 و گوہالی گوپال پورہ نے ظہور الدین خان اجین سے استاجر کی حضور والا میں شکایت پیش کی مستاجر مذکور سے اجارہ فسخ کیا
 گیا - اور حسب درخواست صاحبہ زادہ محمد اسحق خاں صاحبہ مادر طوط جنگ و بہرہ موضع بیجا دیفت سالہ اجارہ ہوئے
 بعد ازین انظار میں زمینداران مفصل ذیل قلمبند کئے گئے بعد انفرار غلہ بندی انہما رات حضور نواب صاحبہ مادر
 بنا چیدہ لکھن تشریف فرما ہو کر نو بجے رات کے بمقام قیام گاہ رونق افروز ہوئے بتاچ نسوم ہ مہر لکھن صاحبہ زادہ
 محمد الیاس خان خلف صاحبہ زادہ حافظ محمد اسحق خان صاحبہ مادر طوط جنگ مکہ پٹان سید محمد بدین الدین دادا کہتہ سان
 اختر بلند خان راہپوری خان موضع چپان ہوئے اور اسی تاریخ صاحبہ زادہ صاحبہ مادر نائب الریاست نے بنابر تصفیہ
 تنازعہ اراضی موضع سال پورہ و موضع پانگہا کہ وہ جاگیر کل دم جناب صاحبہ زادہ صاحبہ مادر دیو صوت ہے تشریف فرما فریصل کیا
 اور ایک موضع کہ سرحد پانگہا میں ہے میرا ہوا ہوتا ہوا نکاح نامہ کی کوئی تجویز نہیں ہوتا لطیف گنج نامہ کہا کہ موضع باقر گنج

مرز مہیا کے گاہ کا نام تبدیل کر کے حفیظ گنج نام رکھا۔

اسما کے دیہات کہ جس کے زمیندار حاضر حضور ہوئے تھے یہ ہیں:

چمان - موتی پورہ - ابراہیم نگر - محمد پورہ - آملی - گوپالی - گوپال پورہ - ہاشلا - سلا پورہ - مہاک نگر - اسلام نگر - کمار جیا گروہی عبد اللہ
بارا - ہتوتیا - رحمن پورہ - سبمان پورہ - بول پورہ - منگرا - انور نگر - احمد نگر جگہ میان خان ترپور۔

بتایں گے کہ مہاراجہ صاحب بہادر بعد ازاں غازی پورہ موضع کرناٹیا میں تشریف فرما ہوئے۔ بتایں گے کہ ششم ماہ مذکور سید
محمد نایب بخشی الملک با ستمارت حضوری فائز ٹوٹا کہہ ہوئے۔ اسی بتایں گے وقت شب دربار ہوا استغیثان دیہات فصل
ذیل نے حضور میں عرض پیش کیا کہ افسر محکم مناسب صادر ہوئے۔ بتایں گے کہ ہفتم ماہ مسطور حضور والا بنابر صید افگنی کوہ آملی پر
تشریف لے گئے اور گنگا ناتان صید کو انعام عطا فرمایا اور اسی بتایں گے مہاراجہ آملی نے کقراہ داران راجپوتوں سے
حاضر حضور ہو کر اپنی رویداد و برادری و زبانی ظاہر کی بیشک حضور والا سے براہ رحم و عنایت ہسلطان بقائے سال گذشتہ
معائن فرمائی گئی۔

اسما کے دیہات کہ جس کے زمیندار حاضر حضور ہوئے تھے یہ ہیں:

نواب گنج - محمد پورہ - رحمن پورہ - روشن پورہ - امیر گنج - ابراہیم گنج - کوٹری - رحیم نگر - سیدی گوجان - سیدی ایمان -
گنگا ناتان پورہ - نظیر پورہ - جالگیر شیخ محمد بنذرتا لیں صاحبزادگان حضوری - ملا پورہ - آملی - استمدار - امر پورہ - شاہ پور - ملکان
شاہ پور - خرو۔

حسرت حضور نواب صاحب بہادر فائز موضع نظیر پورہ ہوئے شیخ محمد تیر فرماتے ہیں کہ چھ ماہ پہلے تیر کے بتایں گے ہفتم ماہ
مردم الصد حضور نواب صاحب بہادر فائز موضع شوب دہ جالگیر صاحبزادہ صاحب بہادر نایب الریاست ہوئے صاحبزادہ
صاحب بہادر موصوف نے حضور کی دعوت مع جملہ سرزمین و لشکر ہر کاب حضوری فرمائی بعد انفرار غنایں طعام صاحبزادہ صاحب
بہادر نایب الریاست نے مبلغ ایک سو پچیس روپیہ تیر کیے اور چند سہواریان پیشکش کیا اس موضع میں ایک مسجد اور ایک چاہ بنایا
تعمیر کئے یا لگا رہے۔ اسی بتایں گے ایک رسالہ دار از معلوم الاسم نے من چل کس ہرمازی حضور میں حاضر ہو کر ڈال دیے معمول
میوہ جات بہت و بیج عدواند گدہ کی رانی کی طرف سے پیش کیا حضور میں پیشکش کیا نہایت حضور والا سالہ دار مذکور کو بعض خلعت
مبلغ یکصد روپیہ نقد عطا ہوا اور پھر میان رسالہ دار مذکور کو دو رنگ چندی سرکار والا سے عزت ہوئی تیسرے روز رسالہ دار

مسطور مع ہر اسیان خود حضور والا سے مخصوص ہو کر اسی اندگاہ ہوا۔ اسی تاریخ مقام ہے پورے دو پہلوان ایک مسلمان دوسرا ہندو میٹیکا کے حضور میں حاضر ہوئے اور باستبازت حضور کی کشتی کوئی مسلمان پہلوان نے ہندو پہلوان کو دیکھا ہر کار والا سے ہر دو پہلوان کو العالم عطا ہوا۔ اسی تاریخ صاحبزادہ محمد حمید الصدفان صاحب شہید ادا صاحبزادہ محمد یونس خان مختار آرزو نے دوا ہو صید کئے۔ اور محمد عرفان خان خلعت محمد ارمان خان سالہ دار مرحوم نے ایک آہوشکا کیا۔ اذان بعد زمینداران دنیا نے حاضر حضور ہو کر نذرین پیش کیں۔ بتاریخ تہم ہاہ مذکورہ الصدفیسی ابھی مقدم موضع رام پورہ نے حضور میں حاضر ہو کر نذر پیش کش کی مقدم مذکور کونجاہ حضور انور ایک سیلہ اور ایک دستار مرحمت ہوا۔ اسی تاریخ سید محمد نائب بخشی الملک نے موضع مولہ جاگہ خود میں حضور والا کی دعوت کر کے اکاون روپیہ نذر کئے حضور نواب صاحب بہادر بعد انفرارغ تناول طعام رونق منسند موضع چورہ ہوئے۔

فصل اسمائے دیہات کہ جنگ نے زمیندار حضور میں حاضر ہو کر مستغنیف ہو گئے تھے

شوپ جاگہ صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست - پاینگاہ ایضاً - لطیف پورہ فریرہ پاینگاہ ایضاً - حفیظ پورہ مزید پاینگاہ ایضاً فیروز پورہ ایضاً - صولت پورہ ایضاً - منہر پورہ جاگیر محل اول نائب صاحب بہادر - گلوانا جاگیر محمد عبد العلی خان قلعہ دار - مہو جاگیر بخشی الملک - سندھاورہ -

بتاریخ دہم و ہرم مقدم الصدف حضور نواب صاحب بہادر نے موضع چورہ میں قیام فرمایا یہ موضع محل سوم حضور انور کی جاگیر میں ہے پٹیلان و چواریان و زمینداران دیہات رتب و جوار موضع مذکور نے حضور میں حاضر ہو کر نذرین پیش کش کیں سبک نذرین حضور والا نے قبول فرمائیں مگر مقدم موضع حیدری پورہ کی تذبندگان عالی متعالی حضور انور نے بوجہ عدم تردد کشتکاری و غیر آبادی موضع مسطور قبول نفرمایا حضور والا نے بعد تناول طعام رات کے بارہ بجے تک دربار کیا بعد رفاست دربار استراحت کو کام فرمایا۔ بتاریخ یازدہم ہجری ۱۲۸۵ مقدمان موضع چورہ و چالہ نے شرکت باہمی نندگان حضور والا کی دعوت کی حضور پورہ نے دعوت قبول فرما کر بعد تناول طعام کاغذات حضور کی محکمہ شہسہ نیابت سماعت فرمائی اور اپنے حکم نامہ دستاویز فرما کر مختلف اقسام سے زینت بخشی زبان بعدیتین روکلبا جلاسل خاص متعلق انظام پرگنہ علیگاہہ شعر باریت و درختاہ نام پرگنہ مسطور برقع شکایت اہل علما و اشراف نے بعد رفاست دربار حضور والا مع صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان نصاب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ حافظ محمد عبد الباقی نصاب بہادر صفہ جنگ و صاحبزادہ محمد رفیق خان نصاب و صاحبزادہ محمد الیاس خان نصاب باشتناکے صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست فایز علیگاہہ ہوئے۔

تفصیل اس کے دیات کہ جسکے زمینداروں نے حضور من حاضر ہو کر نذرین پیش کی تھیں

موضع جو رہا جاکر محل سوم حضور پُر پور۔ مولوی مکڑی زہر پور۔ بے مگر۔ جمن مگر۔ پچال۔ پچال۔ چند پورہ۔ غفور پورہ۔ عتیق پورہ۔ ساڑیا۔ حیدری پورہ۔ برہن پورہ۔ دن پورہ۔ برانہ۔ پرنج۔ یمن پورہ۔ جاگیر صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خالص صاحب بہادر صفدر جنگ۔ علیمر پورہ۔ ایٹنا۔ باڈلی جاگیر کپتان محمد اختر ملتان مرحوم راہپوری۔

حضور والا بعد اوائے نماز عصر علی گڑھ سے راہی ریاست ٹونک ہوئے ہنگام فیزی سرکار والا انتاب سلامی کی شترہ فیہ سر ہوئے۔ بتایا جانے پورہ ماہ قمر العصر۔ افتخار الامر فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد سعید الدخان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب ریاست نوبت کے دن کے بناراجہ کے احکام حضور علی گڑھ میں تشریف فرما ہو کر دروہ کے محلہ پٹیلان و چواریان زمینداران دیات علاقہ علی گڑھ کی تخمیناً پندرہ ہزار آدمی کا جوہم تھا احکام حضور سی مشعر انتظام پر گئے۔ باور بلند ستالی بعد الفرائع جہاں کے احکام حضور صاحب بہادر نائب ریاست نے خیام دولت انتظام خود پر تشریف فرما ہو کر الفرائع مستغنیان غنہ دار و غیر ساعت فرامین اور اوپر احکام مناسب صادر کئے اور چند مقدمات بعد معائنہ امثال انفصال فرما کے فائز ریاست ٹونک ہوئے۔ بتایا جاتا ہے وہم ماہ جامی الاول مطابق کرم ذری سنین صدر نواب رفیع الزمیلی بیگم صاحبہ محلات حضور انوار ام اقبال کے دختر تولد ہوئی صدرۃ النساء بیگم نام رکھا گیا۔ اسی اثنا میں طبیعت بیگم صاحبہ بھونک جاوہ اعتدال سے سخت پہلی چوکہ روز تک سخت تکلیف رہی بتایا جاتا ہے ماہ جامی الثانی مطابق چہارم ماہ ذری پورم غریب سنہ بیگ صاحبہ بھونک کو دفعہ سرسام ہو گیا۔ ہر چند اطباءے حاضر نے علاج کیا مگر مصداق مصیبت ہوا۔

جون رضا آید طیبیب ابلہ شود

مرض الموت کا کیا چارہ بتایا مذکورہ بوقت آخر مغرب دو روز زندہ اور چار دختر مفصل ذیل جو ہر کر جان بحق ہوئیں قطعہ

ہر نصیبت جبے آئند کہ چشم آفتاب
دامن کردن ز شاکم آید بخوان
لیک با حاتم صاحبزادہ یمن افتد رجوع
مرحی دل نیست جز انکالہ لیسر المجعون

حضور انور ام اقبال کو یکم جوہم سے تقاضاے انانیت نہایت انس تبار اس واقعہ عظیمہ حادثہ بحیرہ سے بغایت رنج و ملال حیران خاطر اس بتایا چہارم ماہ جامی الثانی مطابق پانچ ماہ ذری سنین صدر بوقت صبح حضور والا نے

مع حاکم اراکین ریاست و اہل قہر و علم بعد ازاں سے ناز جنازہ قریب مزار جدہ امجد و اب صاحب محل بیگم صاحبہ کے بساں گنج
شاہینگان مدفون کیا۔ چونکہ عمر بیگم صاحبہ مرحومہ کی ۷۴ سالہ سی برحق سلسلہ شریعہ و دوزار و دو صدین غلام گندم قیمتی شیش مزار و پادشاہ
روپیہ نقد و خزانے شہر کو تقسیم ہوا اور یوم جمعہ پہل کتے ہین بجمعہ جمع اہل خاندان و اراکین دولت جامع مسجدین بعض
واقع آیا۔ اور حسب حکم حضور بیگم صاحبہ مرحومہ کی جائداد سے اسکے مزار کے قریب دو مکان نکلن بنائے گئے ایک مکان
جو کرائۂ تالاب موتی باغ بجانب جنوب شمالویہ واقع ہے اسکا نام محمد مرہمہ خلیلہ ہے اور اس مرسکہ مدرس مولوی
جان محمد پنجابی مشاہیر پنجابہ روپیہ ہزار ہا مامور ہوئے۔ اور دوسرا مکان جو کرائۂ موتی باغ بجانب شمال و جنوب روپیہ واقع ہے
اس میں جارحانہ جو کمرہ والا کی طرف سے بیگم صاحبہ مرحومہ کے مزار پر مقرر ہوئے ہین سکونت پذیر ہین۔

تفصیل ہر شش اولاد بیگم مرحومہ

صاحبزادہ محمد عبدالواحد خان۔ صاحبزادہ مسعود علی خان۔ سعادۃ النساء بیگم صاحبزادہ محمد خان خلعت صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوف
صاحب کپتان توپخانہ۔ نکلیۃ النساء بیگم صاحبزادہ عبدالقیوم خان صاحبزادہ محمد رضا صاحب بہادر نکت جنگ۔
اکرم النساء بیگم صاحبزادہ عبدالحمید خان خلعت صاحبزادہ محمد رضا صاحب بہادر نور جنگ۔ صدرۃ النساء بیگم انکی شادی ابھی پہلی ہے۔
مولف تاریخ ذیل نے یہ قسط تاریخ وفات جناب بیگم مرحومہ کما

<p>کہ کو کبے زمین دوش آسمان انداخت ہزار خا خاشخس مچو گل بجان انداخت بہار رفت و خزان عقدہ بر زبان انداخت بنفش چادر نیلی بارغوان انداخت کہ خا حادۃ در حبیب زعفران انداخت صدائے بچ گویش من آسمان انداخت باہ و نالہ جنیم بیگویش جان انداخت تیریسر حادۃ اش دہر مرغ جان انداخت اجل گوئے گریبان اوچسان انداخت</p>	<p>زمانہ طبع غم تازہ در جہان انداخت مزار داغ الم لالہ سان نہا دل نما نہر بنفشہ ابرقہ لبیبان را فتنا نہر گششہ سلا بفرق خاک چمن بسایغندہ ازین باغ غنچان چربید چون بنفشہ بندہ سیر تازہ زہر ششم اندہ چو باغش ریح و ملال پر سیدم خطابش آنکہ رفیع الزمانی بیگم بود شدم بہریت و مکنتم درین زمان دستے</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>یہ بزم عیش و طرب آمد این خبر ز گجا بہا کے اور سعادات و نعمت و شوکت گجا وہ سنسکر بجا بہار بست چنان زخلق خویش سب خلق جهان بخوش یمن نہاد بر لب اندام فضل خاموشی طراوتی زمن در زبان حنا نہاد دوازی سخن آورد رو بکوتا ہے خدا جرمست و لطف خوش پیامرزد ز غفل سال و فاقش چہ آبر و پرسید</p>	<p>کلمہ تجر تفرقہ تازہ در میان انداخت شد روز ابرج جدائی ز استخوان انداخت کہ برق باگ در آیش بکاوان انداخت طلسم طرح نمودست و در جهان انداخت کلید باب حکم ز کف نہان انداخت سیاہ خون جگر بکار روان انداخت کہ رنگ موی فنون فرستے تو ان انداخت کہ رخت خود ز جهان برد و در جهان انداخت ندائے (خاتمہ) بالآخر بزبان انداخت</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اور سن جبری اس قطعہ سے ظاہر ہوتا ہے ۵

<p>بیکرم نواب والا متشہم آبر و چون کردن کمال او</p>	<p>رخت ہستی جانبِ فردوس بُرد گفت ہاتف (مصدر شرکت برد)</p>
------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------

بتاریخ بابت و حجام ماہِ جادی الثانی ۱۳۶۶ھ جبری مطابق بابت و سوم ماہِ ذری ۱۸۸۵ھ عذاب محمد شائق علیہا نصائب
 بہادر رئیس ریاست مصطفیٰ آباد عرف راہپور نے پھر سنی سالہ اس جہان خانی سے حکم جادوانی ملت فرمائی۔
 بنظر احدیت و کبیتی بتاریخ کرم ماہ جب المرجب مطابق چہارہم ماہِ پنج سنین صدر دفتر سرکاری میں ایک روز کی تعطیل
 اور علاقہ فوج میں موافقی تو اعداد و باز امین و کا کین کی تختہ بندی اور قلعہ معلیٰ میں عدم نوبت نواری عمل میں آئی تاریخ بابت
 پنجم ماہِ جب المرجب مطابق بابت و ہشتم ماہِ پنج سنین صدر مہاراجا جہرام سنگھ بہادر رئیس ہندی بلیکٹہ باشی ہوئے۔
 ریاست ہذا سے بنظر کبیتی و احدیت بتاریخ سوم ماہِ اپریل صدہ دو قلعہ خراطیہ کے مشر تعزیت و دیگر سے معنوی غنیت
 مرثیہ بعد از فرمائی بنام مہاراجا جہرام سنگھ بہادر سند نشین حال یہیچے گئے اور دفتر سرکاری میں ایک روز کی تعطیل اور علاقہ فوج
 میں موافقی تو اعداد و باز امین شہر تختہ بندی و کا کین اور قلعہ معلیٰ میں عدم نوبت نواری مجموعہ تہوارائی اور آسمی ماہ سال جری شکر
 حضور پُر و جناب نواب اعلیٰ خانی یکم صابہ سے فرزند ارجمند تولد ہوا صاحب زادہ محمد عثمان علیخان نام رکھا گیا۔

اسی ماہ و سال میں مافوق محمد یوسف منشی خاص عمدہ منشی گری ریاست پر باستحقاق ملازمت ویرینہ مامور ہوئے۔
 ماہ اگست سنہ صد ہجری میں سید محمد نائب منشی الملک و کپتان محمد سعادت علی خان بموجب حکم حضور پرنور بنابر تحقیقات
 تغلب اڈکار لال نصیر مہم سائر پگنہ چیپرہ علاقہ ٹوٹکہ متوجع مقدمہ قربانی گاؤں کبیدہ الضعیفہ پگنہ مذکور بالا روانہ ہوئے انھانے
 تحقیقات مقدمات مرقوم الصدہ میں کپتان موصوف سنت علیل ہوئے حسب استجازات حضور ہی حاضر دولت ہوئے۔
 بعد فرازی مکان خود ملک الموت کے سوال میں زندگی سے جواب دیا۔ کپتان مرحوم کی جگہ منشی کلیان رائے پیشکار
 ناظم چیپرہ مقرر ہوئے۔ بتاریخ یکم ماہ اکتوبر سنہ صد ریاض الحسن ساکن گوڈاگانہ خان صاحب محمد بیٹ خان ممبر کونسل
 و شہر قانونی جوڈیشل کی سفارش سے عدالت دیوانی کے ناظم ہوئے۔ بتاریخ بست دوم ماہ دسمبر سنہ صدر مولوی
 عبدالرحمن سرشتہ دار سابق چیچایت اجنبی ہارٹوی و ٹوٹکہ بجائے سید رشید الدین بریلوی عمدہ سکرٹری محکمہ
 معتمدہ کونسل پر مامور ہوئے۔ ماہ جنوری سنہ ۱۸۸۵ عری سید محمد نائب منشی الملک بعد تحقیقات مقدمات مرقومہ کاری
 پگنہ چیپرہ سے حاضر در دولت ہوئے اور ناظم تحقیقات مقدمات تغلب چارہار و کبیدہ بست و چارہار و کبیدہ نسبت منصرم
 مذکور حضور والا سے عرض کیا بتاریخ بست دوم ماہ اپریل سنہ صد بموجب حکم حضور سب انتظام صاحب زادہ محمد خان صاحب
 سہ پرنسٹنٹ مامون حضور جیل کس چپراسی پگنہ نیما پٹہ میں اور نیچاہ و بیچ کس چپراسی پگنہ سرسویج میں مامور ہوئے
 بتاریخ ہفتہ ہجری ماہ مذکور سنہ صد صاحب زادہ صاحب بہادر نائب الریاست بنابر ملاقات صاحب اجنبی ہارٹوی و
 ٹوٹکہ بجانب چپادانی دیولی تشریف فرما ہوئے بتاریخ نو روزہ ہجری ماہ مذکور و پس داخل ریاست ہذا ہوئے بتاریخ بست سوم
 ماہ خوال المکرع مطابق بست و بیچ ماہ جون سنہ صد نو بجے دن کے مہجر تانن صاحب بہادر اجنبی ہارٹوی و ٹوٹکہ بجانب
 حضور می مع ہر ایمان مفضلہ اڈل قانور ریاست ہذا ہو کر بنگلہ پرنور کش ہوئے۔

تفصیل اسمائے ہمارا بیان حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ

جناب صاحب زادہ صاحب بہادر نائب الریاست - جناب صاحب زادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ -
 جناب صاحب زادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر بطور جنگ - جناب صاحب زادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر
 صفدر جنگ - جناب صاحب زادہ حافظ محمد صدیق خان صاحب بہادر دیر جنگ - جناب صاحب زادہ محمد و خان صاحب بہادر
 حور جنگ - خزانہ محمد عثمان - ذبا بود نیاک - لادو مہران محمد محمدہ کونسل - آسی تاریخ ہجری دن کے صاحب اجنبی ہارٹوی و

بشاہت دو صاحبزادگان والا شان یعنی جناب صاحب محمد خان صاحب بہادر شیر جنگ و جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب
امون حضور۔ بنابر ملاقات حضور نواب صاحب بہادر داخل نظر باغ ہوئے حسب دستور قدیم ملاقات عمل میں آئی۔

اسمائے حاضرین دربار میں

جناب صاحب زادہ صاحب بہادر نائب الریاست۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر سلطنت جنگ۔
جناب صاحب زادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر صفہ جنگ۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ۔
جناب صاحبزادہ محمد ارخان صاحب بہادر فتح جنگ۔ جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر شیر جنگ۔ جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب
امون حضور۔ جناب صاحبزادہ احمد خان صاحب۔ خان صاحب محمد بیگ خان۔ بابو دیاک۔ راجہ بکر بخشہ کونسل۔ محمد خاص غفران
سید اشرف حسین خان۔ حافظ محمد بیگ بیگم بیگم بیگم۔ حسن مرزا پرنسپل مدراس۔ سید محمد عثمان بخشی الملک۔
چندرہ منٹ ملک در بیان حضور نواب صاحب بہادر و جناب صاحب بہادر کمارت تشریف رہے بعد تو ارفع عطردیان جناب صاحب
بہادر خاص ہوئے حضور نواب صاحب بہادر نے باب فرخشاہت فرمائی۔ تہا پنج بست و ششم ماہ مذکور چار بست ہوئے
حضور والا مع ہر بیان فیصلہ ذیل بنابر ملاقات صاحب اجنب بہادر بکھر تشریف لے گئے۔

تفصیل اسمائے ہر بیان حضور میں یہ ہے

جناب صاحب بہادر نائب الریاست۔ جناب صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب بہادر سلطنت جنگ۔ جناب صاحب زادہ
محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر ظفر جنگ۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر صفہ جنگ۔ جناب صاحبزادہ
حافظ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیر جنگ۔ جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب امون حضور۔ جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر
تور جنگ۔ جناب صاحبزادہ احمد ارخان صاحب بہادر فتح جنگ۔ خان صاحب محمد بیگم خان محمد کونسل۔ مرزا محمد علیمان محمد کونسل۔
بابو دیاک۔ راجہ بکر بخشہ کونسل۔ تہا پنج بست و ششم ماہ مذکور صاحب جناب بہادر موصوف بنابر سیرکت مونیہ کاردارہ بخیرہ دیات جاگیر
جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان بہادر سلطنت جنگ تشریف فرما ہوئے۔ تہا پنج سی ام ماہ مذکور صاحب بہادر موصوف چار بستے
دن کے اچھے چائے دلی ہوئے حسب معمول اتواب سلامی۔ پوچھن۔ تہا پنج بست و نیم ماہ اپریل مطابق بست و سوم ماہ شوال لکرم
سین سنہ و کمارہا جلاس خاص جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست محمد بخشہ نیابت کے دربارہ تقسیم مصیبتات متعلقہ
محمد موصوف بنابر آگاہی ناظران پرگنت و کمرہ جات صدر و مفصلات بین منع اجراء ہوا۔

تفصیل تقسیم صیغہ جات

متعلق سید زین العابدین سننٹ اضلاع غیر	متعلق لالہ جینی لال سننٹ ال
مکمل فوجی و دیوانی و شرع شریف جہیل خانہ	مقدات ال - رپورٹ کا خانہ جات و غیرہ چند ہی خانہ
و غیر خوشگیری - اضلاع غیر - ڈاکخانہ و نفا خانہ	مقدات ضلعی و کمال جاگیر و معانی و غیرت و تدار و عمدہ داران و شل پل
سپاہ سرسبز تعلیم سیکالچ - زول	بٹواریان صیغہ داران و غیرہ و قادیان خانہ و گلسان شام و قریات و غیرہ
جنگلات مین سپلٹی مدرسہ صنعت و حرفت	جملہ کفایت مالی ہر صیغہ و حکومت کارروائی سرائے صدر
مطبع پولیس و دیگر کفایت	منظوری اضافہ نامیہ ہر صیغہ کارروائی مقدات اپیل نیابت
بند و بست موبیگان سرحدات	متعلق صیغہ جات مذکورہ بالا

بتاریخ یازدہم ماہ جون سنہ ہمدار اور بہتر سال رئیس کوٹلیکھنہ باغی ہوئے بتاریخ ہجری ۱۲۸۱ء و بروز پنجاب حضور والا خلیفہ مشرق تعزیرت بنام سمارا و راہ ایسہ سنگہ رئیس سننٹ شین حال ہیجا گیا اور بہتر کمیٹی و احدیت و قادیان سرکاری مین ایک روز کی تفصیل اور علاقہ فوج مین موٹوئی قواعد اور بازاریہ قیضہ بندی و کاکین اور قلعہ محل مین موٹوئی نوبت تواری علی مین آئی -

کیفیت دورہ محمد گدہ گرنہ علی گدہ علاقہ قادیان سنٹ

بتاریخ ہجری ۱۲۸۱ء و بروز ۱۸ جولائی سنہ ۱۲۸۱ء و بروز پنجاب حضور والا خلیفہ مشرق تعزیرت بنام سمارا و راہ ایسہ سنگہ رئیس سننٹ شین حال ہیجا گیا اور بہتر کمیٹی و احدیت و قادیان سرکاری مین ایک روز کی تفصیل اور علاقہ فوج مین موٹوئی قواعد اور بازاریہ قیضہ بندی و کاکین اور قلعہ محل مین موٹوئی نوبت تواری علی مین آئی -

بتاریخ ہجری ۱۲۸۱ء و بروز ۱۸ جولائی سنہ ۱۲۸۱ء و بروز پنجاب حضور والا خلیفہ مشرق تعزیرت بنام سمارا و راہ ایسہ سنگہ رئیس سننٹ شین حال ہیجا گیا اور بہتر کمیٹی و احدیت و قادیان سرکاری مین ایک روز کی تفصیل اور علاقہ فوج مین موٹوئی قواعد اور بازاریہ قیضہ بندی و کاکین اور قلعہ محل مین موٹوئی نوبت تواری علی مین آئی -

بتاریخ ہجری ۱۲۸۱ء و بروز ۱۸ جولائی سنہ ۱۲۸۱ء و بروز پنجاب حضور والا خلیفہ مشرق تعزیرت بنام سمارا و راہ ایسہ سنگہ رئیس سننٹ شین حال ہیجا گیا اور بہتر کمیٹی و احدیت و قادیان سرکاری مین ایک روز کی تفصیل اور علاقہ فوج مین موٹوئی قواعد اور بازاریہ قیضہ بندی و کاکین اور قلعہ محل مین موٹوئی نوبت تواری علی مین آئی -

بتاریخ ہجری ۱۲۸۱ء و بروز ۱۸ جولائی سنہ ۱۲۸۱ء و بروز پنجاب حضور والا خلیفہ مشرق تعزیرت بنام سمارا و راہ ایسہ سنگہ رئیس سننٹ شین حال ہیجا گیا اور بہتر کمیٹی و احدیت و قادیان سرکاری مین ایک روز کی تفصیل اور علاقہ فوج مین موٹوئی قواعد اور بازاریہ قیضہ بندی و کاکین اور قلعہ محل مین موٹوئی نوبت تواری علی مین آئی -

پیش کیا حضور والا نے براہ نصفت و عدالت و رعایا پروری و معدلت پڑھی اچھٹن مسطور کا بندہ دست کما پیشی فرمایا بعد ازاں حضور والا بسواری کا لیسکہ فائز علی گڑھ ہو کر باغ میں فرودکش ہوئے۔ شترہ فرائیو آپ سلامی کے قطعہ علی گڑھ سے سر ہوئے اور اسی روز چار بجے دن کے حضور والا نے مع چند ہراہیان خاص ہرنون کا شکار کیا اور سات بجے شب کے خیام دولت میں تشریف فرما ہوئے بتاریخ بہت دشترم علی الصبح حضور والا نے سیر فرما کر جامع مسجد علی گڑھ میں مع ہمراہیان خاص نماز عیدہ ادا فرمائی پھر حضور والا علی گڑھ سے بسواری کا لیسکہ موضع اوم میں رونق افروز ہوئے بتاریخ بہت و نیم ماہ مذکور سات بجے دن کے حضور والا بتاریخ موضع کارہ میں تشریف لائے بعد از غرغ شکار بارہ بجے دن کے خیام دولت میں قیام فرمایا چار بجے دن کے پھر موضع مذکور میں قتل صید لکھنئی فرما کر دس بجے شب کے مع الیہ و عافیت فائز ریاست ٹونک ہوئے بتاریخ ششم ماہ ذی قعدہ مطابق ہفت ماہ جولائی سنین صدر روز یکشنبہ سچو تار میں صاحب بہادر اجنٹ ہارونی و ٹونک نو بجے دن کے فائز ریاست ہذا ہو کر بنگلہ فرودکش ہوئے اتوار سلامی حسب معمول سر ہوئے مگر آیا نے صاحب اجنٹ بہادر پیشوا کی ریاست سے منولی۔ منجانب حضور والا چوہا رہا بتاریخ پریس صاحبانٹ بہادر گیا اور صاحب اجنٹ بہادر کی طرف سے ہماری تاہد و اجہر اسیان حضور کی مزاج چرخی کا حاضر ہوا۔ ریاست سے تواضع خزان و سب فرائز کہ حسب معمول علی میں آئی۔ بتاریخ ہشتم ماہ جولائی صدر نو بجے دن کے حضور والا نے تہننا صاحب اجنٹ بہادر سے ملاقات فرمائی بتاریخ نیم ماہ مسطور کہ پٹان میں صاحب بہادر انسر فرج انگریزی مع سیم صاحبہ فائز ریاست ہذا ہو کر اجنٹ صاحب بہادر کے پاس بنگلہ فرودکش ہوئے اسی تاریخ پانچ بجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر مع کپتان سیل صاحب بہادر بنا ملاقات حضور انور نظر باغ میں تشریف لائے شالبت و تواضع عطر و دھان حسب معمول علی میں آئی بعد ملاقات صاحب اجنٹ بہادر و کپتان سیل صاحب بہادر و دو گاہ پر واپس تشریف لائے بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر بنا ملاقات مزاج پریس حضور والا کہ نصیب اعداد و باعاض رہا تشریف لائے بعد مزاج پریس و تواضع عطر و دھان صاحب اجنٹ بہادر بجانب قیام گاہ واپس تشریف لے گئے بتاریخ بہت و دوم ماہ ذی قعدہ مطابق بہت و سوم ماہ جولائی سنین صدر صاحب اجنٹ بہادر ہارونی و ٹونک راہی چاندنی دہلی ہوئے اتوار سلامی حسب معمول علی میں آئی بتاریخ بہت و دوم ماہ ذی الحجہ صدر جشن سالگرہ حضور فیض گنجو بعد احتشام سب فرض ظہور آیا۔ مولف نے بس تقریب فرصت قریب میں یہ قصیدہ کہا

طبع بکلاه گر بچین یار بشکند
 موج علاءش برسد تا بصیران
 خوابد که یک دو بوسه بیفتن زند
 بوئے بر دهنش نه بخین اگر نسیم
 داریم چشم آنکه همان چشم سینه باز
 یا قوت روح بخش تو قدر مسج را
 بے اختیار صد نه او درم رسد
 گر بشنود ترانه خونین دلان عشق
 گردنم رسد و تو آید این روش
 تا که چو شانه یار دل نازک مرا
 یاب چو خوشی ست ندامت کسین او
 زلف سیاه او چون کبیریل باز نه
 ساقی بیار باوه کاشب مجاب من
 آن دیده را که نیست جمال تو در نصیب
 دست که او گشت حامل مگر در نش
 زنا بر سره و خم مجاب بر دوش
 عشق ست آن ننگ که کشته آرزو
 خون می کند ز دیده تر تا کجا نسیم

رنگ بهر غنچه بجز از بکند
 قند سخن چو لعل شکر بار بشکند
 پر آینه تا زو دل بیمار بشکند
 بسیار رخ ناز تا بار بشکند
 کما به سنان برین دل افکار بشکند
 در آغوش این خوشی گفت ار بشکند
 هر شیشه که بر رخ ستمگار بشکند
 بلبل بسینه نشسته انتظار بشکند
 پائے نزار ایک برقرار بشکند
 در پیچ و تاب طوطی سرار بشکند
 صد آینه جلوه دیدار بشکند
 دندان مار را بر بار بشکند
 در بزم یک دو ساغر شاد بشکند
 بسته که او زگر یه خوبار بشکند
 از سبب روزگار جعبه کار بشکند
 بس رونق برین دویند از بشکند
 در آب شور و طعم خوشوار بشکند
 خام بل از ان گل رخسار بشکند

قطعه

با حسد که دل دریم با بکار بشکند
 شاکه مشکو که غافل بر دلدار بشکند

کس نیست شتر تی دل تا قبول ما
 اسے دل بر دجو رو جفایش مہور باش

تمت منہ کچھ سچ کہ خود چرخ آفرین
 آن کو حسد کہ روشنی آتب تابین
 آن شاعر مد کہ طغیانی بندش کلام
 از طبع من چو شمع مسنی فرو چید
 در این زمانہ قدر شناس ابرہم مد
 لیکن مرا یہ سود ز لالہ سائل سخن
 در خون دل چو لالہ باین داغ ماندہ ام
 پیدا کسے نمی شود اینہما سخن شناس
 مے باید کہ گزارش خود را بدو رسے
 غور شنید رفت و مہم اوج خاک کہ او
 چون کار و دوا افتاد و گشت تو کند
 لطف تو با ضعیف توانا کسے دہد
 بست سخا کسے تو چو بر آید ز آستین
 از مویاے کرمت مے شود درست
 در ہرم تولدیم نگین کہ بدل تو
 ابن الکرم ابن سنی در زمانہ
 امر تو کار بادہ فروشان کند خراب
 انصاف تو کہ موجب آبادی جہان
 تیغ جواز نیام بر کید ہر زم گاہ
 بخش تو گرم پو پدیدان اگر شود
 با پیل مست تو بشود ادچم ہر نہد

بسیار کار سازد و بسیار بکشند
 مژگان کچھ شمع اختر بسیار بکشند
 بانار شاعران نمودار بکشند
 قدر بہائے ابر گہر بار بکشند
 مشکم راج طبع عطا بکشند
 کین نفس قدر قیمت اشعار بکشند
 تا چند شتر م بدل زار بکشند
 مہر نموشیم کہ بت کار بکشند
 مہقل بستہ در نظر ارباب بکشند
 چندین در خزانہ اسرار بکشند
 صف ہائے ظالمان سہ کار بکشند
 قہر تو دوست و بازوے اشرار بکشند
 مقدار کان و بحر زار اشرار بکشند
 ہر استخوان کہ نسبت زیان کار بکشند
 بازار این گروہ بصد عار بکشند
 جو دورنگ بر رخ میار بکشند
 تہی تو متد رخانہ خمار بکشند
 اعضائے ظالمان جفا کار بکشند
 قلب مہازان سپہا بکشند
 تیز زیش رنگ برقی بر خوار بکشند
 دندان پیل چرخ گونہا بکشند

گر آرد ہدایت تو چوب عصا شود	باز از ساحل ان ہمدیکہ بکنند
دست دعا کے نیسے تو بردار آبرو	تا رنگ دشمنان بد اطوار بکنند
گلزار دوستان تو دامن شکستہ باد	در چشم دشمن تو صبا خان بکنند
آر اسی سال میں جنگو کے جناب صاحبزادہ محمد معنی الد خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا نام نامی او اکرم الہی صاحب زادہ محمد مجید الد خان رکما گیا یہ قطعہ تاریخ ولادت نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد کشتی سے یادگار ہے ۵	
کنون یافت از فضل رحمان پس	یہ سے کہ نامش صفی اللہ خان
پے سال او ہفتے اسے اسد	بگو ششم بگفت اختر دو دوان
آر اسی سال میں جنگو کے جناب صاحبزادہ محمد رفیع خان صاحب فرزند ولید تولد ہوا یہ قطعہ تاریخ ولادت نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد کشتی سے یادگار ہے ۵	
کنون یافت سردار عالی وقار	پس کہو عالم شود
اسد ہفتے گفت از ہر سال	بیا و جوان بہت و اقبال مند
آسی سال میں جنگو کے صاحبزادہ محمد یونس خان آرزو فرزند سعادت بیوہ تولد ہوا صاحبزادہ محمد یونس خان نام رکما گیا چنانچہ مولف نے یہ دو قطعے تاریخ ولادت کہی ۵	
آرزو زنده شد یافت زو	درد عالم شد ہنر خوشی
گفت تاریخ تولد آبرو	نور چشم راحت جان ولی
ایضا	
چو حق داد زنده با آرزو	لب عالم شود سرور بلند
دعا یہ تاریخ گفت آبرو	ہے نصرت و دعا اقبال مند
چنانچہ پانزدہم ماہ محرم الحرام ۱۳۰۵ ہجری مطابق دوازدہم ماہ تبرہ ۱۳۰۵ عروج کا باجلاس مینت اساس انتخار الاموال و انوار الملک جناب صاحبزادہ محمد عبد اللہ صاحبزادہ فرزند جنگ علی علی کی تابید ایست و ایں پرینٹ حکمہ عشرہ کونسل منظوری جناب حضور ذوالفقار بادشاہ ام القیاس پیر جوہر نواب بے ارادہ باد نصرت جنگ انار اسد بابت فرمودہ دست و سہیم و غیر المظفر ۱۳۰۵ ہجری میں مضمون لکھ کر ہوا کچھ حقا و اولاد و اولاد و اولاد حضرت	

تفصیل اس سلسلے پر یاسنین کہ جہان بذریعہ ڈاک خرائط ہیجے گم کر

تاج جامہ ماہ صفر مطابق سی ام اکتوبر سنین صدیہ محمد نواب بخشی الملک اسٹنٹ مہر کنسل مینہ خیزہ و افصاحب
غوث محمد خان بنیر و کرنل متاب خان مرحوم برسم نوریہ بجانب ریاست بیٹالہ و حافظہ محمد یوسف پرنشہ سی معزا کا حضور ہی بہت
ریاست کپور تھلہ روانہ ہوئے اور اسی تاج فیروز باغ میں جلوس رنگ بقرعہ شادی کھدائی صاحبزادہ حافظہ عبداللطیف خان خلعت
انتمارا الامرا محمد الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نواب الی ریاست واکس پریز چٹ
مکہ مختصر کنسل بعض غلو ریا یا چٹانچہ کھفت نے یہ چند اشعار بدیع میں رنگ کے موقع پر کہے ۵

یہ کس دولہا رنگی کے کاہنوں کا
 گمان کو سبزا باغ اس نے دکھایا
 جو ہو دیکھا رنگ بزم جشن شادی
 سمان باندھا یہ کچھ رنگ خوشی نے
 ہوا جب رنگ شادی کے نہ ہمسر
 ملک است خوشی رنگ طبیعت

چمبیل آبرو اپنا ہے نہ راکھلا چمبیل کی گھر ہو مرانگ

آورد اس تقریب فرحت تریب میں تاک ہنستہ بزم نفس دسر د بعد اذک سرع ہذا

ہر روز عید ہے ہر شب شہ برات

مستعد رہی۔ تباغ چار بزم ہاہ صفر المظفر مطابق پانزہم ماہ اکتوبر سنین صد۔ روز پنجشنبہ جشن مقدس شادی خانہ آبادی صاحبزادہ محمد احسان خان صاحب خلعت مفر الامام رضا الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد علی الدخان صاحب بہادر صفدر جنگ مرحوم و منقر بہ سماء ابرار انصار بگم دختر نیک اختر حضور اب صاحب بہادر دام اقبالہ بہر تعدادی مبلغ دوا لکھ روپیہ پانصد روپیہ محل بانی موعیل نہایت نیک و ہنشام سے مبعوض حضور آیا علاوہ سامان جو نیزہ محمولہ بستہ و بیج ارباب شل پینگ و چمبیل گھٹ و آرام چکی ملاطرت نفرتہ کلا و زبور نامے کلاہ مرحوم اقسام اقسام و ددرا اس اسپ مع نیزہ نفرتہ و دد منزل رتہ وغیرہ مع چند ہزار روپیہ نقد سرکار والا سے مرحمت ہوا اسی اثنائین تباغ ہفتہ بزم ہاہ صفر المظفر مطابق سیر بزم ماہ اکتوبر سنین صد جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان بہادر صفدر جنگ کے فرزند شیر خوار نے انتقال کیا۔ تباغ نو ذہب شہر و سنین مذکور اندرین تقریب فرحت تریب ریاست راجپور سے صاحبزادہ رضا الدین خان مستعد پیارے صاحب مع میر محمد علی کہ معزمین ریاست موصوفہ سے ہین خانزادہ ٹونک ہوئے بنا بر استقبال صاحب زادہ صاحب موصوف پیر امین الدین سابق میرنشی مع یک جو ہار سردکاری و بیج سوار رسالہ دیک از غیر فیصل تباغ جناب صاحبزادہ حافظ محمد امجد علی خان صاحب بہادر سطوت جنگ بیسیہ گئے تباغ بست دوم شہر دین مذکور شہر بہادر علی مستعد ریاست راجپور کو سرکار والا سے خلعت مبلغ دوا صد و شانزہ روپیہ کا بزم تفصیل ذیل عطا ہوا۔

تفصیل خلعت

عطا

چو بدار	خلعت مستعد
لعل	ایسے
سیلہ سفید	دو شالہ زرین
معدہ	یک ہفت (معدہ)
نقد	سیلہ عباسی
عہ	یک (معدہ)
دستار	تھان کھاب
مدر	یک (معدہ)
	تھان جامانی
	یک (معدہ)

صاحبزاده محمد عبداللطیف خان مرحوم خلیفہ اصغر حضرت ذریعہ اعظم ریاست ٹونک



(مطبعہ مطبعہ ستارہ ہند گاہ)

جناح بہت دودھ شہسور سین سہروردی راجہ شہنشاہ شادی کھدائی صاحبزادہ حافظ محمد عبداللطیف خان صاحب خلعت جناب
وزارت ماب اختیار الامراۓ الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر وزیر جنگ نائب الریاست سی ایس آئی
و ایس پرنسٹ محمد محققہ کونسل - پسماء احمد النساء بیگم دختر فرزندہ اختر جناب حضور نواب صاحب بہادر دام اقبال بہر تعدادی
مبلغ دو لاکھ روپیہ - پانصد روپیہ محل و باقی محل شایہ تزک و اقسام سے مہرجن وقوع آیا اور سلمان جیمیز نذر نقدہ محمد صاحبزادہ
محمد احسان اللہ خان صاحب کوس کار و والا سے محبت بہا تا اوسقہ رعنایت ہوا حضرت وزارت ماب والہ بعد نوشت کہ زیادہ
نے علاوہ اہل خاندان کے ہر ایک معزز کے نام رقمے دربارہ شمول جلسہ شادی پر ستمہ خاص رقم فرمائے کہ چنانچہ نام نام
جو نقدہ نمبری (۶۹۱) آیا تا اوسکی نقل کتبہ درج کی جاتی ہے۔

نہایت شریفیت سید محمد اصغر علی صاحب آبرو۔

درین ایام محبت آغاز فرمت انجام کہ گھنا نگہ نرسٹ و کامرانی اتھما کے عالم را از چار سو فرگرشت
و غلغلہ عزت و شادمانی برافراز گنبد اخضر رسیدہ کوکب ملود را عالم عالم سعادت ارزانیست
و حدیقہ آمال گلشن گلشن ہم آغوش بہا چادوانی غنچہ کنشائے نسیم بہار از فواغہ میندی از دل بسمل
در جان گردا شدہ و شاخسار از شمار از چو شش شگونہ ہر سو علم انسا طر ازافرا شدہ جشن محفل طوس
و ہر شادی کھدائی برخواستہ کا مگر فرزندہ اطوار فرغ دیدہ ارجمندی بہا سے چہو بخت بندہ ی فرزندہ عزیز
بدل اعز بہان صاحبزادہ حافظ محمد عبداللطیف خان طولعہ و تاریخ نوزدہم ماہ صفر المظفر ۱۲۸۵ھ
مطابق با نوزدہم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ھ حسن استقرار یافتہ است و اتفاقاً محفل قص و سرود من ابتدا سے
با نوزدہم ماہ صفر مطابق با نوزدہم ماہ اکتوبر سنین صدر از نواخت بہت و دیگر گنہ شایہ تا یازدہم ماہ ہشت
از انجا کہ شریک انچنین محافل سور و سرود خالی از زینت افزائے دہم از فرزدی بنودہ است مع
ہر ماہول چنانکہ آن عنایت فرمایند رقم نازیدہ نیاز گذشتہ رفق از اسے محفل شادی نذر
زراہ دوستی ہر کس کہ بے سنت قدم ساید ہر گامیس کہ بردار و از رہائے من چشے

المرقوم چہار دہم ماہ صفر المظفر ۱۲۸۵ھ جری مطابق دہم ماہ اکتوبر ۱۸۸۹ھ

الملک کاف - اختیار الامراۓ الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر وزیر جنگ - سی ایس آئی

نائب الایاست ٹونک - فقط دستخط خاص حضرت وزیر اعظم ایہ کریم -

اس تقریب سرست قریب بین کوکف نے یہ سہرا کہا - سہرا

<p>کہ مہر ہی ہے خدا فزہ دار سہرا یہ کسکے بچ کی ہے چھائی سہرا یہ عکس رخ ہے کہ نگ سہرا پیار آئے کیوں بار بار سہرا ہے جان رخ بہ خدا دل شہرا ہزار جان سے خدا ہے ہزار سہرا خوشی کو ناز ہے ہے انتہا سہرا خوشا نصیب ہے ظنہ سہرا اب اوڑھے آئے گا کیونکر سہرا</p>	<p>رہ دو پہرے ترے اس زنگار سہرا بار گاتے ہیں مرنان گلستان کیا دلوں کے مقدس کھلے ہیں کہ بہن یہ بول کیسے جو پیاری پیاری ہے صورت تو کو گوارنگ جو وہ بہا چمن ہے تو یہ ہے خند و گل گلے کا اربعہ دل بسا عشرت ہے جو سے باندہ ہے ہر عبد اللطیف خان نوشہ زہے صاحب عاض ہے صبا حسن کیا ہے ابر بہاری نے ابر کا چہرہ کاؤ</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اس تقریب میں کوکف نے یہ تاریخ کے اشعار لکھے ہیں بیتانین با گلین میں ۵

<p>زنا بساط دل حرام شد مسمور بفسق غمگدے زد کشور اینجا دور شدہ ز باہر امت دل جہان مسرور چہ نفلے کہ مزین شدہ باہل شعور کہ چشم جہرغ مدیدست این چنین دستور نشست با تو کز دشان و نکلت بسہر کشادہ سہرا رخ باہر عشرت مسور بہشت کو ہچل سوار ہو دج نور جو آفتاب دروہری کے گرفت نفلو</p>	<p>دگر زمانہ بہار است بزم عیش و سرور وہر طے زیک خرمے و دان آم کہ ہست شادی عبد اللطیف خان اموز شد نہ جمیع نامی بہ بزم فخر الملک چہ انعقاد گرفتہ است بزم فریبہ دوزی باد جہنمیل دان پوشہ ملک رنعت نبائے تنگ پہنچے کج منادہ بسہر نفائے نوشہ عزیزان و دوستان دے پہشت فیل منادہ عساری زرین</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مصاحبان ہمہ بالکد زشت طاعت
 باین شکوہ چو قلعہ سے علی شہ
 نشا کر کرد زنجیرم فلک طبق برشان
 منادہ مجبر زرین بھنسل رنگین
 بعلت کردہ معطر ہمہ برد آغوش
 چنان حامل گل ہر یکے حامل کرد
 بہ دلفریب بھنسل شدہ نوائے طبر
 برقص ز صمد جبینان تمام دست نشان
 بلائے مردم عالم دور گس غوزیز
 زاحل بزم ربو دندول بنا زو ادا
 سرود فرزند طرب بان خوش ہنگ
 بزخمائے چہ رغان کہ با بجا فوجت
 شگفت بر رخ متاب رنگ متابے
 زہے تدارک دلچسپ افتخار الملک
 بیان ہمت اواز زبان نئے آید
 اگر ریاضت او گستر دبا طوری
 و گرجوے ذیل حمایتش آر د
 شود چو شمع بغانوس مفضل اور روشن
 درین زمانہ چنان بچ سر کشان کند ست
 چنان عدالت و انصاف را مروج ساخت
 برائے ہوش زندہ با چو خوش سید ست

منعاشد ان ہمہ مست سے خوشی و سرور
 برات نوشہ عالی وقار ذی المقدر
 فاخت چنگ بکت زہر دور نشید سرور
 ز عود و خلغ ہوشک ساختہ بر خور
 بپان پیڑ ہر گشتہ سرخ لب برادر
 کہ غلیب بشو نشفت از گل دور
 چہ فتنہ فیروزہ دلفریب و دلجو
 بجا ہماے ملکیت بحسن خود منور
 کہ بود ابرو کے نشان تیغ جسم مخد ساطور
 ہمہ بنیادہ شلتاق دشتوہ پژور
 کہ ہر یکے بکشتا کردہ زندہ رود عبور
 گرفت رنگ نہایت سرور و شعل طور
 لباس نور بہ پوشیدہ از داناں و دیو
 خروزدانش ادگشتہ معرفت بقصور
 برائے اہل جان باید این سپہین گنبد
 و گر بخلق عنان نشان شفق و غنبد
 کند یہ پیچیدہ باز آشیان خود مصفو
 تا غم سر کند خندہ بر نسیم و دیو
 ستم گوشت نہان شدہ زوشت خنور
 کہ او خواہیہ اور دنا شے بحضور
 بچشم اوست رفاہ جہا نیان منظور

کسیکے حاجتِ خود آور دیکھتے اور
دلش بھر دیا بخش کر بچ و طبعِ خلیق
چنانِ شجاعت اور کردار کا در جنگ
چنانِ سچ نفسِ مشا ارب عالم نیست
میسوے سینہ نگار ان گرا آور وسیلے
شود زیرِ قوآنش وظیفہ خورشید
چنانِ حساب گیر در مہر عالم تاب
ہر ان کسیکے پر سینہ تو وضع و نقلش
ز طولِ مدت تو صفش آبرو بجز
زبانِ خاموش اور دعا کے اقبالش
مداہ این ہمہ خوبی سلامتش داد
برنگِ دیدہ بیکس گلشنِ گیتی
بسایخ و ہر گل عمر نوشت زوی جاہ

بیک نگاہِ مطلق رو کند بر دور
باین صفات بسے در زمانہ مشہور
گر گشت بر صفتِ اسد انصف منہو
کہ یافت صفت از بسے دو اولِ بر نور
بشک بند نماید ترا و دشِ ناسور
بود ز خرمن او دانہ چین و خوشِ دلیور
کہ ذرہ را کند سمور سنینِ دشو
ر سببِ سینہ دلش را سرورِ نامصور
کہ او صفتِ لازمی او بود مقدور
کہ تا قبولِ شو و در جنابِ رب غفور
زدانش ہمگر در مال باشد و در
ہمیشہ دیدہ بدخواہ ادبِ مذکور
شگفتہ باد بصد رنگ تابویم نشو

شہ زغیب نہ باعثِ مسرتِ دل

چونکہ گشت بتایخ شادیِ مزبور

بتایخ نم ماہ صفر المظفر ۱۳۰۰ ہجری مطابق خیر ماہ اکتوبر ۱۸۸۵ء مولوی محمد عبد الغفار خالص صاحبِ ناطقہ دلت شرحِ شریعت نے
اس جہان فانی سے ملکِ جاودانی انتقال کیا (آہ ہدیِ نثار) سے تایخ وفات برآمد ہوتی ہے مولوی صاحب مرحوم نے
روزِ ناموسوی خود سے تار و زوفات کا رہائے مستقلہ خود کو کہ جس الوجہ انجام دیا اسی لحاظ سے حضورِ انور و ام ابیالؑ نے
بخطِ قدر والی و تدبیرِ پروری اور کئے خلفِ اکبرؑ سی حافظ محمد عبد الرحمن کو کہ لائقِ ہر مہار و عفت کے شاکر گرد ہیں بقرریِ قدر سے وظیفہ
ماتحتاج کام سیکھنے کے واسطے عدالتِ موصوفین مامور فرمایا۔ اسی ایام میں بشکو سے حضورِ الافز نما ابوال پیو تولد ہوا صاحبِ زادہ
محمد عثمان علینان نام رکھا گیا۔ بتایخ بست و ششم ماہ اکتوبر ۱۸۸۵ء عربت سنگھ ٹھاکر جلائیہ و بیچنا متہ مہاجر کہ مار کو سرکار والا

سے غلعت بریں تفصیل عطا ہوا۔

اعلیٰ

غلعت برت سنگدھار	جینا تھپ مہاجن کا مدار
دوشتالہ زرین	دوشتالہ سید
تھان کھنوب	تھان کھنوب
تھان جامانی	تھان جامانی
چوہا	چوہا
دو کسم	دو کسم
سید دستار نقد	سید دستار
دو کسم	دو کسم

آنداسی تاریخ عثمانی ریاست بہت پورکوشنہاں حضور والا غلعت و خرمستانہ مبلغ یا نقد ہشتاد و ہشت روپیہ کا مرحمت ہوا۔ تباریخ
نئی امیہ صفحہ المظہر مطابق بہت و ہشتاد ماہ اکتوبر سنین صدر کرکزل چارٹ صاحب بہادر اسٹنٹ پولیٹکل جنٹل جہادی گوہ
سدریج علاقہ ریاست ٹونک میں تشریف لائے شالبت و محمد ناری و خاطر داری ریاست سے حسب دستور عمل میں آئی
صاحب بوضوٹ پانچ روز قیام فرما کر تباریخ نئی امیہ دیکھ ماہ اکتوبر راہی باسودہ ہوئے۔ تباریخ یکم ماہ ربیع الاول ۱۲۳۳ مطابق بہت و
ہفتہ ماہ اکتوبر ۱۲۳۳ مسعودۃ النصار بکر عت و لایق بکر بہت جناب صاحبزادہ محمد عبدالسدخان صاحب مرحوم برادر گلان حضرت
وزیر اعظم امیر غفر یعنی الہامیہ جناب صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان صاحب برادر حقیقی حضور والا نے دار فانی سے ملک جادو دانی طلت
فرمائی۔ تباریخ دوم ماہ ربیع الاول مطابق بہت و ہشتاد ماہ اکتوبر سنین صدر گیارہ شب کے بے بوجہ تارن صاحب بہادر جنٹل
ہارڈی و ٹونک فائزر ریاست ہذا ہوئے حضور والا نے شالبت تاسرہ موضع باڑہ بیع اراکین ریاست نوائی ادرج معمول فیہ التواپ
سلامی کے سر ہوئے چونکہ طبیعت فیض طوبیت حضور محدث نشو و نما دہ اعتدال سے سخت تھی ایک روز صاحب اجنت بہادر
سے ملاقات حسب ضابطہ قدیم ہوئی۔ تباریخ ہفتم ماہ ربیع الاول مطابق دوم ماہ نومبر سنین صدر سادہ ترجمان یکم اختر جناب صاحبزادہ
احمد یار خان صاحب مرحوم آغا فی خلت حضرت نواب ایرالدولہ بہادر جنبت آرا گاہ انہی الہامیہ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب

بہادو صفدر جنگ رہگہارے منزل نگار ہوئیں۔ اسی تاریخ حافظ سید محمد نواب بخشی الملک صاحب حکم حضور ہی پر رسم نہایت ریاست پٹالہ کو گئے۔ تھے اور حافظ محمد یوسف میر بخشی ریاست کو تھلہ کو کسی تقریب میں گئے تھے واپس آئے۔ اور اسی ایام میں بخشی الملک سید حافظ محمد عثمان خان بہادر شہاست جنگ کو بنا بر حصول شرف لازمت حضرت نواب بین الدولہ بہادر یلہ بنارس تشریف فرما ہوئے تھے فائز ریاست ہذا ہوئے بخشی الملک بہادر کو حضرت نواب بین الدولہ بہادر القابہ نے خلعت فاخرہ بریں تفصیل عطا فرمایا۔

دوشالہ زرین سیدلہ مندیل تھان کھواب تھان جامدانی مالہ مرداریہ پالکی اسپر مع زیورہ فقہ
یک یک یک یک یک یک یک یک یک یک یک یک

تباہچ جامہ ہاہ بیع الاول مطابق قیام امہ اکوبر سنین صدر چار سبھے دن کے دربار متصل کوئی زمانہ واقع نظر باغ مشہور حضور ہوا لائے صاحب اجنب بہادر سے ملاقات خواہے کیجاں راست کرسی پر بٹھایا اور طرفین سے کلمات تحفہ عرض بیان آئے بعد تواضع عطا پان صاحب موصوفت خرمیں ہوئے ہنگام آمد و رفت صاحب بہادر سلامی کہیں مع بین باہر ہر عرض وقوع آئی

تفصیل اسمائے حاضرین دربار یہ ہے

عاجل جناب انوار الامیر محمد الملک صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی۔ ایس۔ آئی۔ نواب لریاست۔ جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحمن خان صاحب بہادر فرخ حضرت وزیر اعظم امیر کرم القابہ۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسماعیل خان صاحب بہادر سلطت جنگ برادر حقیقی حضور پرنور دام آقبالہ۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ برادر حقیقی حضور فیض گنجور دام آقبالہ۔ جناب صاحبزادہ حافظ عبد الوہاب خان صاحب بہادر صفدر جنگ برادر حقیقی حضور لامع النور دام مکہ۔ جناب صاحبزادہ محمد عبد السید خان صاحب برادر حقیقی حضور فیض مہر خلد امہ دولہ۔ جناب صاحبزادہ محمد رفیع خان صاحب برادر حضور نواب صاحب بہادر دام خشتہ۔ جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب قدامت مسعود دام نور اللہ۔ جناب صاحبزادہ محمد بہادر خان صاحب بہادر فتح جنگ محمد محمد بخشہ کو نسل صیغہ فوج۔ جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب بہادر جیل فوج نظر مروج حقیر ری۔ جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب خلعت اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب منغور۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبد اللطیف خان صاحب خلعت اصغر حضرت وزیر اعظم امیر مظفر۔ صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب خلعت جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب بہادر جیل فوج۔ محمد خاص خزانہ حسین خان کوئل دربارہ الریاست۔ خان صاحب محمد بخش خان صاحب کوئل و مشیر فائز بن جویش۔ ابو دیک راو محمد کوئل صیغہ خزینہ وغیرہ۔ بخشی الملک سید حافظ محمد عثمان خان بہادر

حضور پر نور دام اقبال، فاہریات ہذا ہوئے اور مرغ نواب پسند میں دربار شہنشاہ حضرت وزیر اعظم میر تقی میر اکبرین دولت و معزین

ریاست مہجور ہوتے مستعان ریاست مہجور نہ سائن نیو تہ مفصل ذیل دربارین حاضر لاکر یکیش کیا اور بعد ان فراغ نساہ و بجا در کے رئیس تہولی کا خریطہ پیش کیا۔

تفصیل سامان نیو تہ

سر دباہ و داتہ		سر دباہ و داتہ	
دوشالہ زرین	دستار	پارچہ زرین گلبدن	دو پٹہ بناری
دوسرہ	دوسرہ	دو تمان	دوسرہ
تمان جامانی	اسپ	اطلس زرین	اشتری
دوسرہ	دوراس	دو پچہ	منا تمان

ریاست سے مہمانداری و خاطر داری مستعان مسطور بطور شائستہ و بانستہ تقرری مولوی نور الحق خلف جناب مولوی فضل حق پیش امام جامع مسجد عین آلی اور دارالریاست مستعان مذکور بالا کو خلعت برین تفصیل مرحمت ہوا۔

تفصیل خلعت بہوانی سنگہ

دوشالہ زرین	شالہ روال سنخ	سید	منڈیل	کمزاب	چکن	نقد بطور دعوت
بکچہ	بکچہ	لکھ	بکچہ	بکچہ	بکچہ	بکچہ

تفصیل خلعت کنج لال

دوشالہ زرین	شالہ روال سنخ	سید	منڈیل	کمزاب	چکن	نقد بطور دعوت
بکچہ	بکچہ	بکچہ	بکچہ	بکچہ	بکچہ	بکچہ

تفصیل خلعت عبد الوہاب خان جاگیر دار

سید	دستار	جامانی	نقد بطور دعوت
بکچہ	بکچہ	بکچہ	بکچہ

چوہدار (یک اسم لکھ) ہر کارہ (دو اسم لکھ)

سید	دستار	نقد	بکچہ
بکچہ	بکچہ	بکچہ	بکچہ

کلی مرہبان

۷

سائیس (دوسرے)

دستار ڈوپٹ نف

نئے نئے نئے

اسی امام بن محمد متاثر حسین خان سبھن کیل سے کار حاضر باش محکمہ راجنئی سہوہری سے مرزا محمد و اجد علی بیگ عمدہ و کالت رزیدنسی
سیوا پر مامور ہوئے اور مرزا نے مذکورہ سبھن کیل سے فیصل حق صاحب عمدہ و کالت جنٹی مغرب الودہ واقع حیدر آبادی اگر پر مقرر ہوئے اور
سیہ فیصل حق صاحب عمدہ و کالت جنٹی سہوہریا ہوئے۔ بتایا کہ سبھن سترہ جنوری ۱۸۵۱ء کے صدر کرنل سی کی ایم
والد صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مع سہوہریشن صاحب بہادر پورنگل جنٹ ہڈوٹی ڈوٹاک
واسکین صاحب بہادر اسٹنٹ ڈوٹین صاحب بہادر ڈاکٹر فارز ریاست ہذا ہوئے۔ علی الصبح بندگان حضور نواب صاحب
بہادر دم اتھالہ نے مع حضرت وزیر اعظم امیر محمد اسیس پرنٹنٹ محکمہ منتشرہ کونسل وچندہ دوران وجران کونسل شہر بہت فرائی
ہنگام خارجی نزد گاہ جب معمول اتواپہ سلامی سہوہرین صاحب کلان بہادر مع صاحبان مرحوم القصدون کے چاہنے کے بنا
ملاقات حضور والا بشاہت جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب پرنٹنٹ پولس گنات و جناب صاحبزادہ محمد عبدالحی خان صاحب
برادر حقیقی حضور پر نور دام اتھالہ نظر باغ میں تشریف لائے کہ پٹی پٹال نے مع میں بابہ حسب قاعدہ سترہ سلامی ادا کی اور حضور
والا نے نائب فریش استقبال و مصافحہ کر کے کرسی پر بٹھایا بعد گفتگو کے تشریفہ و عطر و بان حضور اوزر نے اپنے دست مبارک سے
دار طلاء و زیب گلوں کے صاحبان موصوفین کیا اور نائب فریش شہر کے حضرت فرما یا اور اسی شب منجانب حضور پر نور دام اتھالہ
صاحبان موصوف کی دعوت ہوئی حضور نواب صاحب بہادر مع صاحبزادہ صاحب بہادر زتاب ریاست وچار سرداران دیگر شریک
دعوت ہوئے قبل تناول طعام حضرت وزیر اعظم بالقابہ نے بابہ سے حضور لامع النور ایک اسپینچ نقصان انھما دست و دست خود بوم
خاوری صاحبان موصوفین و شہر کیہ اجابت دعوت و بنائے ترتیب تعلیم اطفال رد ساء یعنی تقریسیہ کالج واقع دارالایمیرہ دینا کے
مدرسہ واقع کوہ آجودا انعام صارت شادی دینی اچوتان و ترقی و ترقی ریاست انصاف تمام احست الا کلام پڑھی بعد انراغ تناول طعام
آتش بازی چوڑی گئی اور تواضع عطر و بان عمل میں آئی پھر صاحبان موصوفین خاص ہو کر اپنی زد گاہ پشتریف لائے و سکر رز گیارہ بجے
دن کے حضور والا نے مع سرداران اہل خاندان و جمیع مہربان کونسل و معززین المکاران صاحبان بہادر سے ملاقات فرمائی و شہر
تک گفتگو کے تشریفہ رہی بعد صاحب کلان بہادر نے اپنے ہاتھ سے حضور نواب صاحب بہادر زتاب صاحب بہادر کے عطر لگایا

اور بان دیکر ہر گل زیب گلگیا۔ اور صاحب اسٹنٹ بہادر نے سرداران دیگر کو مدعو کر دیا بعد ازاں صاحب فوڈ گر (جانسن ہٹ مین) نے جوہر حاضرین و رہا کار فوڈ کیا حضور والا صاحب کلان بہادر سے خاص ہو کر تشریف لائے مین تشریف لائے ہر صاحب کلان بہادر نے دن کے بارے میں کچھ تک جملہ سرداران اہل خاندان و ممبران کونسل سے ملاقات فرمائی بعد ازاں صاحب و سوت بنا برعکس صبح صاحب اجنٹ بہادر صاحب اسٹنٹ و ڈاکٹر صاحب تشریف فرما کے سفر الیکول ہوئے اور حضور

انوار صاحب بہادر دام انوار بھی تشریف لائے اولاً صاحب کلان بہادر نے صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الیاست بالغاہ و مرزا محمد علین مر کونسل صیغہ شریعت تعلیم سے گفتگو و دربار تعلیم طلبہ بدر فرمائی بعد ازاں جن منظران پرنسپل نے کمرے ہو کر اسپچ زبان اردو شاعر دانی و رونق انجمنی صاحب کلان بہادر و تقرر کردہائی میں سرپرہی اور پرنسپل موصوف کے تہنیت اور کا ترجمہ زبان انگریزی دیا بعد اتمام اسپچ صاحب کلان بہادر نے پانزہ کس طلبہ بدر فرمایا کو نحمدہ یکصد و پنجاہ و یک کس علاوہ طلبہ ٹل پاس یافتہ سالگرہ شہد اپنے ہتھ سے انعام عطا فرما کر خوشنودی غوثیت پرنسپل و کارروائی میں انعام فرمائی۔

بتاریخ سنی ام ہجادی الاول مطابق بہست دوم ماہ جنوری سنین صدر ہوم چار شہنشاہ سات نیچے دن کے صاحب کلان بہادر صاحب جنت بہادر و صاحب اسٹنٹ بہادر و ڈاکٹر وزیر صاحب بہادر بنابر نصب سنگ مینا و ہسپتال نوآباد متصل ہسپتال کمنہ و تشریف لائے حضور والا نے ص صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الیاست بالغاہ کے ایک اسپچ متعین انوار شکر یہ رفاہ عام ہوید تیار ہسپتال مستورات بنام نہاد والا ہسپتال تجویز مصارف وہ ہزار روپیہ تقرری معالج مستورات و یک یورین یا پوریشن لیڈی ڈاکٹر نقصات تمام و محرمات الاکلام چوبی نان بعد صاحب کلان بہادر نے بھی اس اسپچ کے جواب میں اپنی طرف سے ایک اسپچ محتوی انوار خوشنودی و نیک منی ٹیکر بنائے ہسپتال مستورات میں ایک پیرا پنے ہتھ سے نصب کیا۔ یہ جلسہ ایک گنڈہ تک رہا بعد ازاں صاحبان موصوفین اپنی فرود گاہ پر آئے حضور والا قلندہ محل میں تشریف لائے۔ چار نیچے دن کے در باغیض دیوان خاص واقع قلندہ محل میں منعقد ہوا صاحب کلان بہادر مع صاحب اجنٹ بہادر و صاحب اسٹنٹ بہادر تشریف لائے کیا پائے حضور والا حضرت وزیر اعظم بالغاہ نے سردار کھنکھن تعلق انتظام خاندان چوبی اور تجویز ترتیب قانون بشورہ و صلاح باجمی قرار باب پہلی کہ آئینہ اوسپر عمل درآمد سے بعد دیوان کے دربار برخواست ہوا۔ بتاریخ یکم ہجادی الثانی مطابق بہست دوم و ہجری سنین صدر ردیف شہنشاہ سات نیچے دن کے کرنل والا صاحب بہادر مع صاحب اسٹنٹ بہادر و ڈاکٹر نوین صاحب ریاست ہذا سے بنا برعکس بندہ لڑی تشریف لے گئے ہنگام روانگی صاحب کلان بہادر حضرت وزیر اعظم بالغاہ نے انعام فرمادین

بتاریخ ہجرت ۱۱۵۰ جمادی الثانی ۱۱۵۰ مطابق سن ۱۷۳۷ء روز پنجشنبہ یکم ماہ خواست شد ساعت روز جناب حضور
نواب صاحب بہادر و ام قبالہ بنا برودہ پگڑہ کمرج وچہرہ علائقہ ریاست ٹونک وغیرہ روانہ گشتند بہت مزب اتواپ سلامی
سرشدند بوقت نواخت ہشت ساعت شب بقلعہ علیگڑہ علائقہ ریاست ہذا شرف نزول و محلول فرمودند ہفتہ
اتواپ سلامی گشتند بتاریخ ۱۱۵۱ جمادی الثانی مطابق سن ۱۷۳۸ء ویکرمہ جنوری سن ۱۱۵۱ء ہند ربوہ ویمین مقام قیام کردید حضور و ان نماز
نہد مع اراکین ریاست و چشم و خدم و اواز نمودند بتاریخ ۱۱۵۱ جمادی الثانی ۱۱۵۱ء در شنبہ جنگان عالی
معالی حضور بعدلت انشور خدا بعد ملک و دولت با شکرت نظر یکرا از مقام علیگڑہ ہفت فرمودند چونکہ از دارالریاست ٹونک از یک دور در پختہ
یکے بعد دیگرے متفرق دانندہ بودہ بہریت محبت اجتماعی آن منظر نادر نگار شدہ بود حال احوال جمیع کجائی و نیست اجتماعی اسی
گشتند کہیے عجیب و غلیظتہ میب بدیدہ تماشا خانہ جلوسہ نمود۔ اسچان ہزاران ہزار باد پانوش زخار نیز یکم آمدند سلام
ابریشم جام ہنگام مزین رام بسے ابق و سبرہ بعضے سمنو فقرہ شہباز بسیار تیز پرتہ اسے بعد یہ فخر یہ رنگ عجیب
رنگ گلہ سیاہ زانو نامن دیا بوسہ ہاتھار راتب خوار شتران باربران سبے پایاں کوہ کوہان کوہ و ہامون نوردان بے حرب
و عتاب چون کنی تہی رآب اسچان توپ کشان فراوان فزان بان کرا از خزان شان نور زمین چرخ گلدان سرگردان دیران -
و اگر کوش سیاہ پوش گوش سخت خاموش فیلان و دان بسیار گلان ہچو کہ پرتش کوہ دیر نیک آئین مزین بکلباسے
زربفت و کمواب کیاب و خوش اسقام زیو طار و فقرہ نایاب وچہر اسے آن نقوش گوناگون و نگار گلانک عرق پر از رنگ

دشت رخ فوج نظر موج و عسکر نصرت بر یک رخ جنگ بسا تو بچ آتش لبان رعد و زخاں خوشتر آن که از تنی کواز سنگین
 آنها گو بسردم کور در زره و شور و از صدمه صعب میت آنها انگشت پلان جهان گوشش و از خود راوش بلکه جان گردان زبان
 بب جان ناکش و درون گینه گردان از پیش چون سپند در آتش یا بزرگ بهی بر یک بغیری و جان کاچی گلوله آتش
 سباده دل بجاده بلل بنگام جلد دوسه رنگ مقدس پیش گشته رنگ رخ جرات مخالفان کج روش و تر و کشتان بکشت
 نمک پیش خوان لطافت شکسته علی هذا القیاس اشتراک سوار و سپان و اهر یک غم و اسب مد و میهار نیک اطوار
 خجسته کرد که از لبس گوناگون و پوشش و قیون بزرگ و نهار و در حق اعدا سے ناهنجا رخا رخا غلط و دستان تو در دستان
 بجز ویدار باغ و سیاه بکینه و دشمنان بکشت نشان بزرگ لاله غنیمت برین داغ جلد سلاطین داغ و بسا کال کله
 چهار اسب و یک علی هذا مقام خون آشام هر جان هزار پئے جانسانی و زمین مقبلا را از تابش نور دیده مفسدان تر و دشمنان
 بسان چشم سرعی جیران لب و دم کشش از در مخالفان بکشت توان لعل ترا ز لعل دشمنان و تفنگ رنگ خوش رنگ نیک آهنگ
 رخا رنگ لبها را زیاده از زیاده از شکر نیک گلوله بکشت آن دل تر و کشتان و جگر کشتان لبان غزال مله با شکر گشته
 و از در صلابت بش نبی اعدا سے بد شرت خود بخور و گریه دل حاسدان جور بنیان تاب بنویا و در رنگ نخت دم خورده و کوبش
 و میست خورده و میبین از تفنگچه چه بیان سازد و چه سخن را ام که از کوتاه پیش زبان کوتاه بے استبانه و پیرا بے عجیب و زیب که از
 در شکی و بعضی آن دل سنگ خارا از موم کتر و جگر پولا و هندی از و بر اگر آب و تاب بکشد آنرا فلک مشبهه با دیده انصاف
 بنظر و آرد از فلک فلک تشویر قیله خود را گوئے دار بجائے عدم اندازد و غفر آئین بهترین صدا بے با همه حافظ جان بیکان
 چه خورد و کلان جو احوال نگار مسلسل و آرد که برش اجل مناس یافته خود را بزندگان شمرده و گمان نکانه از حد زیاده وضع دار و زنگار
 چه ایرانی دورانی همه در خود خاندان خالی و تیرا سے راست و سی بر قد و قدان آب و تاب زهر و کج خندان کوتاه و پیشان
 از ضرب بیکان جانتاش آب آب و صدا تیر بر زنده مفرا و سیر با خرد و بگالات حرب مدیه نمید و شنبه و نیام
 نیک انجام فزادان چه خرد و چه کلان از یک چه بجا بست چه بیض چه پیسیده چه سپید رنگ و بعض بزرگ شفق سنج رنگ
 مسو و نگار خاندان رنگ مزین باطلش و در زلفت و کوب کیاب و نقش زخم و شوش گوناگون و بسا و بقرن بانات تایاب
 و از دیگر ترش نوش و سالان دیوان خاند و تو شک خاند و سلو خاند و کتب خاند و نفسی خاند و بار و چینه و آبار خاند و غیره چه خرد و چه بیام و چه بیام سامان
 که وقت تصویر و اوصاف کثیر و عیان را چه بیان

همه زننده پستان گنینه کنش	همه تازی اسبان طایوس خوش
عماری و اختر پیر از سیم و زر	عماری کسان جمله زرین کمر
نمودن جنگی بلان بے شمار	مزاران پیاده و سواران هوار
کمر بسته جلا طاعت پذیر	بفرمان نواب آفاق گیر
ایمیر ایران با صد کرم	رئیس ریسان صاحب مشم
ایمن الدول هست اورا خطاب	جوان و جوان بحبت صولت آاب
هند اوندنا هست ارض و سما	سلاست بارشش لیز و سما

شهبان الصد و انکی اعلام و منت انتقام باین نعت و انتقام در انظار خواص و عوام غنیمت می انداخت و بجای سادان از بهیبت میگذاشت انقض از علیکنده امتیاض نموده تا آخر روز بمقام بان که کلبه صلا پنج فرسنگ از علیکنده بجانب مشرق ممالک محروسه ریاست تونک متعلقه علیکنده است منزلگاه گردید چهل داری سپاه و لشکر کیوت و راوٹی املک ران دفتر یک جانب و خیام صاحبان کوهان خانان کمر بفرس و کمر ل و کچنان معاصیان و چو بزرگان یک طرف و صاحب اجنت بهادر و سواران و بیادگان یک جانب سر برادر و خوشید قباب شعاعی طناب عم کم حضور نواب صاحب بهادر دام اقباله اعنی حضرت وزیر عظمی امیر محمد افشار الامیر ناصر الملک صاحبزاده محمد عبید الله خان صاحب بهادر و فیروز جنگ سی ایس آئی - نائب الایامت صاحب سیاست گردو پیش بوقع محل خویش در ساعات خوشید ریاست حضرت بندگان عالی مقام در وسط لشکر در حلقه وسیع منصوب و هر چهار طرف سنون روشنی قادر لیزان نشانک و بالک و مرغوب و داور بود که تمام قنات و شید و خوشید و شمع و شمع قبله رخ باشد تا مسلمانان را استغفار قبله حاجت نیفتد و پیشین قنات و وقت سمات ستون علم با پرچم ایمن بلون حضور و ابیض معمول و منتظم الماسل و ان کوه و میدان دشت بکثرت خیام و قنات و راوٹی و رشک آبادی شهری گشت صدی و هزاره

چون خوش گشت

منعم که بود دشت و سیاهان غریب نیست + هر جا که رفت نیمه زود بارگاه ساخت

غرض باین که در شب بحر شد و در روز بکثر کمر بسته بسفر که حواله دارد چو بار بچند سپاهی راجل و سوار از جانب رانی صاحب شهر اندکده که این مقام بانسله بسجود واقع است برائے استقبال حضور چو زود دام اقباله حاضر گشته نزد معمولی پیش کرده از طرف رانی مسافر

با جات دولت مستندی شد ندکین بندگان مضور بر نذر اجابت و عطرش را بطائف المیل طبع داده بطرز تزیین و سایر
 طریق غیر با طراف جبال بصیطیور و غزال مرکب انداختند شش آب گسله با پنج یازدهم با مسطور و در یک شش بیک شکر یک بیک بندگان مضور
 نواب صاحب بهادر قلندر ملکه از مقام پادشاه شده بعد وکیل بهر حد تعصیه اندک کرده در رسید در هر طرف این
 قصه که هاسته تضرع بود انجمار خاوار کا هاسته پر خا جمیع القصه این تعصیه بطرز غریب و انداز عجیب واقع است و قلعه این
 بر قلعه که بلند بر دھلات و عمارت و اینست و از آنجا متصل تا دامن کوہ مکانات مرتفع لغایت خوش وضع از عمارات سفید رنگ بر سطح سرخ
 سنگ دیده و فلکایان تخریبید یک برین آبادی بسیط - بهر جایا کوہ هاسته بند محیط هرست که دیده می وید یک بنیان و
 کوہ باشد که دیده نمی شد گوید که شهر بنای این تعصیه از خیال بلند ساخته اند بجز یک در که جانبین آن هرست از جانب غیر گذار و خوار
 و بیرون تعصیه باغات سیوه جات باهتارم آرائی مانی سجیز و شاداب حاصل تا زدن این منزل بجز سنگ زدن و زدن و بنای و تزیینات
 تمام کلون خشکی براسه استنباهم رسید بالاخر تا شاکان کوہ و بیابان تا آنقدر قطع کوہستان کرده بمقام تعصیه لائیری علاقه را می بوندی
 که بقا صلاد شش زینک از پادشاه زده که آباست فرو گاه و جناب مستطاب معنی القاب مضور نواب صاحب بهادر و دام اقباله
 مع چند خواصان سیر درشت و بیابان تنگ کنان تا شام منزل گاه شرف نزول فرمودند و واضح با که این تعصیه بکثرت آب
 بغایت شاداب کلان کلان متعدد و تالاب انجمار و نهال سبز بیلرب خصوصاً نصارت زراعات قبول بکثرت تمام هرست
 بجز چش آب یک بان چون شهیدان خمین بگل سبز پوش دوش بدوش ایستاده و بکشت دم آتزان بادگیا و بجز فصل و مایع
 زرد وین تپلاطم افتاده از لغاره نصارتش دیده را نور و سینه را سرور پیدا میگشت و اتمی برگ تنول در بغل بسیار غرض و دینر
 دلپذیر بکثرت و از آن است مولد خون منج قلب و این شگلی مسکن گرسنگی معطودان را چه بوندی خبر رونق افروزی لشکر ظفر یک
 مضور نواب صاحب بهادر و دام ملکه را باندن دکیل و املکار خود را از پیشتر تزیین اسباب رسدسانی و انصاف را هم از همسانی مامور کرده بود
 چنانچه منتظران را چه موصوف از پیشتر رسید بهر اسان رسدش کا ههیم و مع و سبب و در وقت گلی و غیره میاسانسته بود و چون شاکسته
 و اکین باسته بر شکر ظفر یک مضور و الا سینه و روز دوم صبحم با دواب نام و قلعه مالا کام با سس سلام حاضر گشته شکر گریه و قدم سینه
 از دم او کرده مبلغ یک هزار روپه عوض دعوت و دوز چهره و چاهائے نو که در بنات و ششیری بکشت و پنج سبدهای نارنگی و بن و غیره و از
 جانب را چه بوندی پیشکش ساخت بندگان مضور و عدلت نشو و رعفت و خوشال چادر تمانا سس کواب و سیل و مندل و غمزه با طریقت
 بولیک و املکار را نام منسوب بود و با پنج و از هم را مفرود ذکر و زدن سبب حکم تقاضا ششم خدمت علم نصفت بر داشتند و ان کوہ

و جبال کوتاہ و گرغلر و مخاک خرفناک و شیب ہستے عین کین گاہ قطع الطریق بسیار میان راہ و پیش آمد و از لاکیری
 ہذا مصلحت پنج کردہ سیلاب محل میان آمد اگرچہ در عین آبش از جوب بیش بود و اگر بلب شیرین و سرد بود و از ان سیلاب گزشتہ
 بعد ساخت بر ساحل دریا کے محل کہ از موضع جبل غاریت رسیدند اگرچہ بمق تابان بود و مگر بزرگ و شور سے روان بود کہ اقدام
 روندگان از جامی ربوہ آبش شیرین و سرد و خوشگوار روان زمین او جملہ ریگستان و سنگستان الحاصل بعد عبور از ان بطور
 بمقام ہو لیا علاقہ ناچہ اندر گذہ کہ از لاکیری ہذا مصلحت پنج فرسخ جانب گوشہ مشرق و جنوب واقع است فاکر گزشتہ قیام پذیر شدند
 از جانب رئیس اندر گذہ کا پردہ از حاضر بود و ہلہ سامان رسد میا کردہ اشیا و ضروریہ بشکر غلہ بیکر بندگان عالی متعلق رہانید
 و با مدوان حاضر حضور گزشتہ سید با شہیخی و دو کافر و فیہ و پیشکش ساختہ معمولی نذر گزارانید و سید و منہن انعام یافت و بتاریخ
 سیزدہم ماہ مزبور روز شنبہ از مقام ہو لیا روانہ شدہ مروان لشکر بادل وقت پیشین بموضع یا نہ مقبوضہ (جیکو کہ رسیدند
 و حضور محل نشو رہا خصان ہلہی سواران ارولی نشان رئیس سہ سیرکان و شکار زنان تا غروب آفتاب بر رُج و نیمہ عشرت
 ضعیفہ نزول فرمودند معلوم ہا کہ علاقہ را جیکو کہ بوجہ نابالغی را حقیقت حکومت کوٹ در آمد پس صاحب اسٹنٹ فاکر متہم کوٹ
 راج تاخم خود را برائے بندوبست رسیدن کردہ بود و چنانچہ تاخم مذکورہ بالا جلیسا، ان رسد بشکر فتح اثر رسانیدند و علی الصباح
 جتہ ادا کے آداب بعد تغیر و تکریم حاضر گزشتہ نذر معمولی گزارانیدہ و زوشالی چادر و خلعت پارچہ انعام یافت مغنی نانکہ مردون
 یا نہ تالابے ست علیض دستخیل انسان و حیوان شتر و قیل را کفیل آتش شیرین و صافی برائے منہ اکل و شرب
 کافی پیدا اہل تعبیر باکل شرب و حوائج ضروریہ از آب ہمین تالاب کا سیابیشو نذر آب دیگر تالاب چون ہویم کرا آب تالاب
 تالاب شود و شکارگان این دیار از حد اضطراب گردد و ضعیض تالاب چہ کا کردہ آب بر آوردہ ہا کہ بر سر بندہ در پنجابض صاحبان و گان
 اہل خاندان چند غزال صید کردہ و نذر حضور پیش گنجور گزارانیدند بہر شکرت تقسیم یافت بتاریخ چہارہم ماہ مرقوم الصدہ روز چہار شنبہ از
 مقام یا نہ روانہ شدہ ہنگام نواخت یا نہ و ساعت روز بقصرہ انمول علاقہ ریاست کوٹ بکن روہ و سہ جاریت و از یا نہ مصلحت
 پنجگاہ آباوست با شماراہ تاشا کھان تا قبل وقت پیشین بمقام ڈہٹ علاقہ کوٹ کا از یا نہ بمقام نہشت و شکر بگوشتہ مشرق و
 جنوب واقع مست خود گاہ لشکر گردید درین منزل نیز بعض صاحبان و گان ہفت غزالان صید کردہ و نذر بتو مستو تقسیم یافت بندگان
 عالی متعلق بعد نماز عصر بچہم شماراہ رسانیدند از بس ذریعہ رنگ سیاہ و شاغاییش از یک در صد قدر سے کوتاہ شکار فرمودند و صاحبان و گان
 تقسیم گشت درین مقام نیز تاب تاخم کوٹ حاضر ہوہ سامان رسد بشکر رسانیدہ با مدوان حاضر حضور گزشتہ نذر معمولی گزارانیدہ و زوشالی

چاد و پارچه نعلت انعام یافت در کرائه تعبیه گوشت سیلاب نر زدر یاسے پاره آورده انکلا زبان آب زرامات قصبات این دوا
سیراب و دران دوا جانوران بخوردوشن کامیاب میشوند تا پنج یا دهم ماه مذکور بوم پنجشنبه بعد از شراق ادبوست و ده گذشته
تا نوزعت یا زده ساعت روز و تعبیه باره علاقه گوشت که از بوبت بفاصله پنج ننگ واقعست جمله دران لشکری گذشته قیام کردند
و مضبوط الا با قاصان و مصاحبان تفریح کنان و شکار زنان تا یک ساعت روز بقیه نامه نزول احوال و طول اقبال مسرودند -
و اصنع باد که نوریاسے چهل این ملک را باز دانی تا مندی یک از که و ننگ زمین زرامات قوی و سیاه رنگ کشته اسه نخود و گندم و
عس از بسبب سیاهانست نفوذ و شوره در آمد و طریق گداری فی الجمله بهر اهل از انگول تا باره شاه او رب و ستوی بر دود و صحرانهار
منیلان کلان کلان مغرور و محترمی این تعبیه باره بسیار آباد است یا معز و به باز دایند سرس رود و جاری آباد چنانچه قیام
این منزل بکرازد و دود آبش شفاف و علوه و خوردوشن آرامش و وضو و جمله لازم مسئله تا ننگ و سیاه و دود و شرب
بعض صاحبزادگان شکار آهوان کرده و مضبوط و مع النور پیش کرده و علی الصبای تقسیم یافت و تا پنج شازده ماه مذکور روز دین و دقت اشراق
بندگان مضبوط و نوزع صاحبان ذی شوند و صید و شکار جزاع مرغزار سیر کنان رفتند و دیگر جوش و خروش و چشم هر مع سامان و خیم
تدبیر داشتند و تا نوزعت یا زده ساعت روز بوضع چپا و علاقه گوشت که از باره بفاصله چهار نوزع جانب شش و واقع بقام خود
آرام رفتند و بندگان حالی متعال مع خوشی بهین ساعت و دوق و خیمه و عشرت ضعیف گشتند و دین منزل نیز بعض صاحبزادگان غزالان را
صید ساخته و مضبوط و معز و دندبایان مضبوطی تقسیم کردند و تا نوزع یا است کو به همه استیاری رسید و بشکر ساینه با داند و متو خان
همه دوا غفلت مصطفی خان جاگیر دار و قار یا است کو به که آباد و خود و با نغمه سوزین و بار را می که محسوب بود بل بزاده آبش جاگیر دار
دیجات بسیار بود و بالا جاگیر دار و دوازده هزار است مضبوط و معز و شش یک اشرفی و مبلغ ده رو به ندر گزایند و مضبوط و معز و غلیظش
دوازده اعزاز بخشید و بعد از شش بندگان مضبوط و نوزع خیل و خیمه و را کین و خیمه و را شند تا پنج شنبه ماه مذکور الذکر بوم
شنبه از میجاد و ده گذشته تا نوزعت یا شش بوضع از گزینش گنج علاقه گوشت از میجاد و بفاصله هفت ننگ واقعست تا ننگ گشته قیام
فرمودند استیاری و معز و شرح صدر تا ننگ و بشکر گاه رسانید تا پنج شنبه که رسیدند بندگان مضبوط و معز و شش و نوزع شهر حیدر
که ازین جا بقیه علاقه گوشت ننگ جانب مشرق یا است با مصاحب و سوار بر اسب تیز رفتار سوار شدند و تا نوزع یا است که ازین جا بقیه علاقه گوشت
و پارچه معز که دیده اند از جانب مشرق بر سر دود و جاری کاشش و میبری است رسیدند این ده قنده ملک باز دانی و قنده یا است
کو به است و از ساحل و دیگر علاقه ای مضبوط و معز و صاحب بهادر دالی و ننگ دام اقبال و متعلقه شهر حیدر است و این ملک را کبیری و ده

گویند و تفصیل این در احوال جوی و بالا گرفت از دو بایند - آن حاصل خبر مقدم حضوری شتیحه معزین شهر جیرو و نامعلوم اهل علم و ستمان
 باستقبال حضور پیر حاصل رود اندری موجود و ندیدم و آب اندری که نقش تازان و بود از ساحل بقدر جیرو رنگ را قطع کرده وقت یک
 ساعت روز برآمد و مقام شهر جیرو رسید نمونندگان حضور الا از فیض صدرا قبل از روز و دباغی باغی که دیوار سنگی خوشنمای
 داند روش عمارت خوش وضع و مسجد سنگین بیست و یون شهر جانب شرق واقع است باغ صان منقسم سطح نشاء و رنگ
 انسا و ریخته و نهفته و غرب توپ سلامی از تکیه جیرو مرکز شهرت و جانب غرب این شهر برقی است بالا که کوه می گویند و مقام است
 بمحیط و بقدر است و غرب در قلعه و در است روان بر سطح سنگستان کجاشی آن انشا که کوه کلان کلان مل شکله دام و دود و منقور
 گرگ و اسد القعه این علاقه شهر قادیان فرسخ و جویا و شما لا هفت فرسخ بقدره و اهل کوه است تبارج است در شهرت و در شهرت
 روز چهارشنبه صاحبزاده حافظ محمد اخی صاحب باده و سلطت جنگ یک جفت سبز صید کرده و محبوب پیش کرد و در یک روزی داده
 بود و زبانی نوی کلین بحساست چون اسپ کلان شامش نشاء داده اش قدری کوتاه و بے شاخ اصل حضور پیر نور
 دام اقبال و در شهر جیرو تایا و در قیام فرمود و در روز دوازدهم تبارج است و نیم ماه جاری الشانی که نظر بیکر هفت آورد و زندگان
 حضور پیر و در یکم فاخت ده ساعت روز از مقام جیرو روانه شد و نهفته و توپ سلامی مرکز شهرت و جیرو جلان قیام کنان
 و شکله جویان قبل از نوال از موضع چکی نزول اجمال و طولی اقبال فرمود و در موضع نکور بیکر حضرت وزیر اعظم امیر مغیر باقا بیست و درین شب
 از جانب صاحب ناده صاحب باده و نائب الریاست جلوسه و زین لشکر با طعام دعوت شد و اندامه و زیاده و تنه و تناول کردند پس
 بیکر سالان رسد و در تبارج یکماه جب المرجب شکله هجری روز نهم و نده با دادان از موضع چکی روانه گشت بعد قطع یک فرنگ
 بر و دریا سحی پارسیدند این دریا حد فاصل علاقه جیرو ریاست کونک و علاقه ریاست گویا ریاست اگرچه ابش درین ایام از جیب
 بیش نبود مگر غرضش طویل در موسم بارش و طغیان و دشوار اگر از زمینش حمل قطعات اجمار و در و نامهورا و نباتات اقدام سالکان
 از بس مشکل و دشوار لهذا من در بارگه و آنچه با او تامل و تامل و دریا عبور کرده و علاقه گویا ریاست و تا فاخت و دو ساعت روز در
 قصه گشت علاقه گویا که در من که به بنده فاصل پنج فرنگ از موضع چکی جانب شرق آباد است فاخر گشت سلمان رسد تا نگر گویا
 بسیار از بسیار و تیار است تبارج دوم و جب المرجب روز شنبه از موضع گویا روانه شد و تا هشت ساعت روز بمقام کوه علاقه
 گویا که از کوه بنده فاصل دو فرنگ جانب شرق واقع است قیام گاه لشکر متفرق از گردید و درین مقام جمعی از انگریز است چکه درین اطراف
 کوهستان و دیوان بکشت و سیلاب و غار زیاد و ندید و غوث را چون قطع الطریقان لغایت - و هر چه است ملک را جیرو

در آنچه تانہ واقع است بنا علیہ جہت تدبیر ایشان رسالہ شصت صد سواران درین چہاوی تعین و چند افسران یورمین مثل کپتان و
 اجین غیر فکین و صاحب انبٹ گویا ہم باہم قیام پذیرست چنانچہ انبٹ و جملہ افسران مع فوج سواران ہائے استقبال و
 سلام نواب عالی مقام سہرورد قصبہ و مہرشد ندین قصبہ فی الجملہ آباد و بازار طویل و استخیا و مہرورد ہر قسم بازو و شاہراہ بندہ و چنتہ
 از کبک آباد و دلی تلمیچی ازین قصبہ رفتہ و ستونہا سے تا برقی برعاشیہ اش نصب کردہ و سپاہ سواران سلمانان کرسہ صد جوان بودند
 بندگان حضور والا را مع صاحب زادگان و خاصان گذارند از دودھ بودند برکوت طعام معکوزند و جناب حضور عدلت نشتر و شکر زرمودہ ہمدرا
 مسرور و مشکور زرمودہ برکوت شب بجز آوردہ یکچہ وقت نواخت ہشت ساعت روز پنج سوم ماہ مہروردہ یکشنبہ از چہاوی گوناوا
 شدہ بیش از عصر مقام تعین آروغ علاقہ گویا کہ از چہاوی گونا جانب مشرق بغاصلہ کردہ واقع است رسیدند بہین مقام قیام
 قیام دولت انضمام دست و او تعین آروغ بسیار مسرور و گلان است بل شہریت کہ تحصیلش یک کدبست و نیز از دست گمر
 جملہ مہرستان دہل اسلام کا ملمع فی الطعام آن ہم عوام نابدا و صلوة و صیام نے الجذب بہین مقام قیام گشت و ناظم گویا رہبر و
 مقام لیوان شائستہ و آئین بانستہ رسد را ندید سحر گاہن بتاریخ چہام ماہ حبیب المرجب یوم دوشنبہ ہنگام نواخت ہشت ساعت
 از آروان روانہ شدہ بعد قطع چار فسخ بہر چہ کہ سروج علاقہ ٹونک رسیدہ بعدیک فسخ مقام بگوت پور پگتہ سروج کہ از آروغ
 بغاصلہ پنج فسخ جانب مشرق واقع است فائز گشت چنانچہ ناظم سروج مع چند افسران و جاگیرداران ہتہ استقبال حضور والا بہر حضور
 شدہ ہر کاب آمد اشب بہین مقام قیام دیدہ چہ کہ این پگتہ از ریاست ٹونک است رسد را کہ پور سحر گاہن بتاریخ پنج روز شنبہ
 سواران ادلی ہلہری و دیگر سواران و کپتان و ناظم جاگیرداران سروج بروغیہ دولت فہیمہ حاضر آمدند از پیشگاہ حضور حکم عالی شرف نفاذ
 یافت کہ ہمہ پیشتر روانہ شدہ بسر صدر سروج منتظر قدمینست لزوم ابدولت و اقبال یافت چنانچہ جملہ سواران وقت اشتراق
 از بگوت پور روانہ گشتہ قبل از زوال بشہر سروج گزای بگوت پور بغاصلہ ہفت زنگ جانب مشرق واقع است رسیدند بندگان
 حضورہ الا قریب نصف النہار از آنجا سوار شدہ قبل علم بر صدر سروج غل نزول و سایہ جلوستند از آنجا ان مخلوق بفرنگنما
 چون سروج بفتح جوق جوق و ناظم جاگیرداران و پیادگان و سواران بانیزہ و دشقان و سنگین و تنگ و علوم و پرچم و شہنشاہی و نفاذہ و ہم وزیر
 و معاصیان و وزیر و ماسوائے آن ہم غیر برادر پیر با صدائے مبارک و سلامت بکیرہ چوہا و حلقہ زنان و نواب مستطاب لبان ہمتا
 بیان تابان غرغہ بکیرہ بکیرہ شکر خاں و دشقان رئیسانہ قابل دید و یاد و شکر عید بود بندگان حضور پور پگتہ پنج ساعت روز فائز
 سروج گشتہ و دما حلقہ کٹ نزول باجلان حلال قبال زرمودہ شدہ اتواب سلامی سر شدہ و صدائے شہر و سرگردون رسیدہ

شکر نواب چوانجی سید

بود زمین نشین کہ در یار سید

باین شهر جو سید بل ہر منزل و ہرست کہ لشکر حضور و در کسے هزار امانات و دو کو را از قریات دور دور بہ تنہائے شہا ہر دورے حضور
با جمیع موفور بہر مقام و گرد آمدندے فی الجملہ درین دیار با وجود کثرت کمسار زمین زراعات سبب زشا داب فرج آگستہ
زمین بنگ سیاہ قومی و غلہ خیز مخصوصا زمین سبب فرج ملک الودہ نامہ نظر و دست بعمر مزایع گندم و غنودہ عکس سبب زشا داب
از بس و پیرامون کثرت باغات ابنہ و جامون و آبادی این بطور عجیب و روشن غریب واقع است تفصیلش در بیان بگنہ سر و بیج بالا
گزشت از دور یاد بندہ الغرض بعد چندے رائے دولت آراے بندگان عالی تعالی جانب بلدہ بنارس بنا بر حصول شرف
پا پوی حضرت والدہ ماجدہ و یعنی جناب بین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان صاحب بہادر دام فیضہ علی الانام حکام یافت
شعشعہ برکات سرمدی و لمعہ سادات فرزندی بشکات خاطر عام مشتعل گردیدے



چہ وقت نسیخت و ساعت خوب

کہ پوسندے رو و نزدیک یعقوب

یعنی چون نواب بین الدولہ ماجدہ و آمدند زمند بلند نشیند بخوابد اکتا محبت پدری داشت باقی و یاد روزیدہ کہ بعد
دست دیدہ و عرصہ بعدہ عنقریب رسیدہ آن چنان جوش زن شد مصراع
کہ ساعت ساعتش یک یک قرن شد

الغرض ازین سونما زل وصول خدمت پدر و از ان سولوا دم مقبول مہمانی پس نہیاشدن گرفت چنانچہ حضرت والدہ ماجدہ محبت مقربان
خاص و معززان با اختصاص خویش یعنی مولوی محمد نواز حق صاحب خستہ و مولوی محمد یارون رابع بسانہ کثیر را ہم و زمانہ و مصداق
سواری و بار برداری خاص کار و دلتدار و خاصان و بارانی الحال برائے استقبال روانہ فرمودند مقتدا موصوف تاریخ یاد ہم
نکود و شبندہ داخل سر و بیج گردیدند بعد از خوب حاضر حضور شدہ بعد از کئے آداب سلام و اہماکے ہدیہ پیام شوق الیام و وفور
انتظار دیدہ و فراق و احضرت و کیفیت انتظار خاطر بقیرا غور و بدلت بعرض رسانیدند آن دم حضور از محبت موفور و مہربان
بیتاب گردیدہ آب بدیدہ گردانیدند مقتدا سطر اباعلا از تمام تاقیم خود سر و بیج حکم اقامت فرمودند مردمان ٹوٹی و سپاسیان قومی و
سامان غیب ضروری را ہر دو گئی ٹوٹک امر عالی نفاذ یافت بتایخ ہفتہ ہم ماہ مزبور روز یکشنبہ برائے دورہ برگشتہ سر و بیج صاحبزادگان
و سواران را ملی منقبت فرمودند بعد دورہ بتایخ بست و چہام ماہ سہون الذکر و یکشنبہ باز سر و بیج عزت فرمودند بتایخ شام
ماہ مذکور بالا روز شنبہ از سر و بیج روانہ شدہ تا اوائل وقت پیشین بمقام دہری علاقہ سر و بیج کہ بقاصد چارونگ جانب مشرق واقع

سببیدہ قیام گاہ کو دیدہ فائزہ روز بسیر و تلخیص پر ہمین مقام سے گشتہ بنایں چار و چہم ہاشمیان العظمیٰ علیہ السلام بستی و عیش و عشرت
 ماہ ماہ ششہ و حضور والا بعد ملائکہ حالات پر گشتہ و فخر و وفات و عدالت و دیوانی و فوجداری و علائقہ فوج و غیرہ و سماعت و استغاثہ سے
 مستثنیان و انصاف فرمائے مظلوموں در و درم فرمودند و ہمین تاریخ حضور الامیر زعمہ اکبر علیہ السلام ناظم پر گشتہ سرخ را بجلدوی صحن عدالت
 دست بستہ خلعت فاخرہ ہفت پارچہ عطا فرمودند و ہمین تاریخ پر چہم چہم بدقت نوشت نہ ساعت دروازہ دہری روانہ شدند
 و تا چہم ساعت در قصبہ گنج با سودا علاقہ کو لیا نزدیک کالہ کہ گنجار رسیدہ بغیر گاہ فرود آمدند و بندگان حضور وقت چہم ساعت
 از دہری سوار شدہ بعد نماز شام در گنج با سودا نزل اقبال و حلول احوال فرمودند و روز دوم تاریخ پنجم شہان العظمیٰ پر چہم شنبہ
 ہمسہ روز ہمین قیام فرمودہ و کالہ گنجار نزل کلاس و دو کیلئے کلاس و چہم کلاس و پنج را بہ اسپان رملی و یک
 انجن مع برگ بادا لے کر ایہ مسلحہ چہم ہزار و دو صدر و پیہ قبضہ حکم خود آوردہ بعد در در چہم شنبہ در شب مجید وقت نوشت ہشت
 ساعت بن صابزدگان و خاصان و والہ بندگان دامن دولت کہ قریب دو صدر و پیہ مذکور کالہ کہ ہمارا سوار شدہ روانہ شدند
 چونکہ را بہ و انجن خاص مقبوضہ بندگان چہم ہزار و دو صدر استامیون ہائے کوچک قیام نکردہ بر سرعت تمام رفتہ تاریخ ششم ہاشمیان العظمیٰ
 روانہ و نہ نوشت ہشت ساعت روز ہر استامیون کا پیہ قرار گرفت بندگان والا شان اسواری کالہ کہ گنجار فرود آمدہ خاصہ
 متوال فرمودند و دیگران نیز از چوچہ فایزہ ہا کل و شرب مطہر گریہ دیدند بعد کالہ کہ گنجار روان گریہ تا دو ساعت
 در استامیون الہ آباد رسیدہ قد سے ترا گرفتہ روانہ شدہ تا آخر عصر منیل سراسر رسیدہ بغیر تبدیل انجن ساعت ترخی دست
 وادو بکریٹ قریب ساعت شب از انجا روانہ شدہ تا ہشت ساعت شب شنبہ در بلکہ ہارس بر استامیون سکر در فایزہ
 کردیدہ بندگان حضور روز سوم در بغیر قرار گرفتن کالہ کہ ہمارا بقرا را بہ کالہ کہ سوار شدہ و خطہ مستقیم کر کوئی والا رفتہ
 کمالی از انجا ہمین دیدہ ہا انتظار بنظر کار و نظر منت جگر چہم را بہ بودند رسیدہ سر سبز تاریخ وافر تقصیل پائے پدرانداختہ

	<p>بصاحب زادگان و خاص چاکر بان شوکت پدر چون دیدار دور پیو بس پدراد شوق بشتافت چون دام پدر پیو بس پدر کرد</p>	<p>بصاحب زادگان و خاص چاکر بان شوکت پدر چون دیدار دور پیو بس پدراد شوق بشتافت چون دام پدر پیو بس پدر کرد</p>	
-------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------

والا حضرت بغیر جوش محبت پدری سر سبز زمار بلند برداشتہ بوسا دادند و پسینہ شہدائے کیفیت مسرت چہم ساعت آرام

کہ ان صیقلی تحریروں پر غرضت الیقین تازہ روز بعیش و عشرت بسر بردند و از دیار ہمدگ رحمت تازہ روز بانشاشت بے اندازہ تو مستند
یعنی آن عشرت و غم و محبت و نین عشرت و غم گشت اوان دوا علیہ بر سر رسید پدید را دوا گمن تا کوثر کردید بنایج ہمید ہم شعیان العظم
یوم چار شنبہ فرزند را بچندرا کفالت کے تین و با ساسے زرین و تاج خسروانہ و جامرات شادمانہ مکمل و مقرر نوہ روز دیدہ
را پیش چشم خویش بر مسند زرنگار بنیاد نمود و بلا اتمام دوا خوان و بستہ بان خاندان بقصور بندگان حضور ما نور السور و نذر پیش
کرد و نذر حضور نواب یمن الدولہ بادربا مصلحتائے پیش و با وسایان بے انتاد و دور اس فرس و انفس با جلماسے
کتاب و اہلس و یک و نیم فیل و یک و دو گرامان شادمانہ و لوازم خسروانہ کہ این میان مختصر گنجائش طوالت آن نذر دلیہ
عصاف بود و بتاریخ پانزویہ ماہ شعبان العظم بتاریخ ششم ماہ اپریل سنین صدر ہنگام بمقام خاص بنارس جناب حجازادہ
محمد عبدالرحیم خان صاحب شرف خلعت الرشید جناب صاحبزادہ حافظ محمد علی خان صاحب مرحوم ابن جناب امیر الدولہ بہادر
جنت آرامگاہ کہ ہر کتب حضور عدالت نشور شریف فراموشہ بود و انتقال فرمود و انشاء اللہ و انشاء اللہ کبریا جھون نقش آن
منفرت آیات خلعت الصدقہ شریف علی جناب صاحبزادہ محمد شیر علی خان بہادر شرف تباروت نہاد بہ نوبت آوردہ و قریب
ہزار جناب صاحبزادہ محمد عبدالکیر خان صاحب مرحوم بہادر گلخان مغفور چون کتب شایگان زمین منون سائنند بتاریخ انتقال آن رحمت
نصاب غفران آب از شام مستند نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکنوی یا دگر است ۵

فوت از دنیا جانب بنوان خان عالی بہت دیناں	چشمہ رفیع وجود و موت مجمع خلق و منبع احسان
ذی شرف ہم صاحب جرات شاد و توکل و کرم صورت	قد رناس از عزت نواز وضع دار و اہل ایسان
جست اسد تاریخ طلت چکر و ملہ صدف و حست	سال و فاش کلک رقم زدہ پانزویہ ماہ شعبان ۱۳۰۳

و توفیق ہم یہ تعزیت آن مقرون رحمت زردان ترکیب بندی ترکیب نوزم ساخت انیت ۵

و احسن تاکہ بقصد رسم تم کمان فتاد	یہ قصا زشت قدر بر نشان فتاد
و احسن تاکہ رایت آرائش بہار	از لک شیرستیز و باد و غرمان فتاد
و احسن تاکہ بلبل گلزار غلق و مسلم	یکبارگی بر دے زمین ز انشیان فتاد
و احسن تاکہ اختراقبال و سردری	بر دے خاک از انفی آسمان فتاد
و احسن تاکہ چشم تو لم شد نگر بار	حرف از نشت گر کسی خود بیکمان فتاد

<p>چشمے کشود بازغوابِ گران فتاد ایوانِ نظم اہل سخن درجہان فتاد مارا حصار عقد از در زبان فتاد</p>	<p>واسر تا کہ ز گس شلاش در چین واسر تا کہ رفت مشرف از جہان بدم تا عتدہ اش زمانہ نفسِ رگ دانہود</p>
<p>مرکش چنان بای سخن در جہان شکست کہ نوک خامد بکبک گمان شکست</p>	
<p>قدرے کہ نما کہ بے آب و تاب شد اکنوز بچک بازاجل لاجواب شد تلمی خوائے ذائقہ شہد باب شد امروز خشک کام جو موج سدا شد مستور در میان کسوف آفتاب شد ولہا در آتش الم او کباب شد شیرازہ کتاب عن مرخاب شد ما خوش دلم زلفہ چنگ در باب شد</p>	<p>رفت از جہان مشرف کہ شرف خراب شد آن بیلے کفر بے رنگے نور آن طوطی کہ بود ہمیشہ کز شان آن ابر تزد و شد سیراب کشت دل گر تیرہ گشت صبح طبعیت این عجب دود از نسواہل زمانہ بدنگشت برہم شدست دفتر عالم دفر و نش مطرب مخوان ترانہ شادی بر زم دہر</p>
<p>در جہان ہم کہ از ہمہ سیر آمدن چہ بود از جہان شتاب رفتن و دیر آمدن چہ بود</p>	
<p>تخلیک سے نشانہ بدامن نہ نہاند ہم چون صدف کنون کین او گس نہاند شد بخاک آہنجان کہ منش از مطر نہاند گرہیدنا پدید ز بویش اثر نہاند کہ سببش کہ بود بطع نہاند کیفیتہ بر زم جب نہاند</p>	<p>واسر تا ہر ریاض نہ نہاند آن کجہر کہ مت کہ زور بود موج زن آن کہ سما کہ پیر آب نہ نہاند آن ناف کہ بود لبالب ز شک تر گیسوئے خود برید بتم عروس عیش افزون شد لب مند لالین نم شمار کرد</p>

از همه ضعیف تر خویشین اورا خبر نماند
در باغ رنگ نغمه مرغ همه نماند

آن مرغ رفت و گشت بطوبی صغیر سنج
گوشش تیز تر شد و صد و دراهن طبع



از رفتن مشرف شده یک کال حین
آزودین حدیث فدا آن نال حین



سوزم بحیثم مردم عالم نگاه را
روشن نجس خویش نمودست چاه را
بر آسمان نشاند بخون مهر و ماه را
پیوندست عاقبت این تیره راه را
آن برق کو که آید و سوزد گیاه را
دید آخرش مصیبت روز سیاه را
شستند ز آب محبت حق گناه را
و مگر که گزاشت تباه کلاه را

افروختم بشعله دل شمع آه را
آن پوست عزیز که چو کرم میزدنایک
هر قطره که در غش از کلب من چکید
بکشوه اند بر رخ هر کس در فنا
سر بر دست جاکل از باغ برگ کاه
شعشع بود روشن در دمان خویش
میدانست چون محبت محبوب کردگار
آن یک تاز تیرک کفن پوش گشت دانه



مسکن ز کور و مرکب خود از جنازه کرد
چون لاله داغ سینه اجابت ناز کرد



آتش زگر میش که بهر استخوان رسید
در شام میش شمع دلم را زمان رسید
تعل طبر نشکونه نشاند خوان رسید
محل بناقه بست و دران کار دران رسید
این دانه جرات دیگر بر آن رسید
تا که بگویشم از پیش دل فغان رسید
سنگ مصیبت بدل ناتوان رسید

این سلسله از کجا بدلم ناگهان رسید
این صبر بستم بوزید از کجا کرد
این موسم بهار چه بل رنگ پرورید
آه که ام بانگ دانه گوشش او
زخم بدل زمردن اشرف علی چو بود
آگاه می نمود ازین ماجرا مرا
چون شنیدم این خبر از حضرت اسد

<p>فرمودم بابل زمین ندامان رسید مہنگارہ فرمودی دھن لہن رسید</p>	<p>پرسیدمش کہ این خبر دروناک کیست عبدالرحیم خان شرف زنت زبان</p>
<p>کو تہ سن کم مراد کے بنا فتم ہر غم بہ و جان دل شاد کے بنا فتم</p>	<p>غبت نمی کند مسلم در سخن چہ شد از بیستون نظم بلند ست شیونے</p>
<p>داود اوست خون جگر در دہن چہ شد آن تیشہ رسالی دآن کو کہن چہ شد در یک مژہ بہر دون از چشم من چہ شد ہر مشاہدہ شد ہیبت الحزن چہ شد آن بلبلی کہ بود مہاجرین چہ شد آن شمع بود روشنی اکہن چہ شد آئنا سروری جان کن چہ شد حاصل دگر ز سوختن جان و تن چہ شد</p>	<p>آن ملک از یکہ مژہ سیکرد قفس شعبہ و غزل بہر تہ تبدیل گشت ہائے گل جامہ چاک ساختہ باخار نامش گرویدہ است تیرہ ز افسردہ گیش چشم در و ہر از ازارت و سیری نشان ماند جا کرد بوسے سوختگی در شامہا</p>
<p>از رفتنش بقالب احباب جان ماند چون گوہر آب و تاب بکسم و روان ماند</p>	<p>اے آبرو و نموش زمین نومہ گسری تا چند سید را بخرامی خسار غم</p>
<p>گلگون حسا سنجہ و اینجا کندری چون گل باغ تابجا بایسہ ہن بدی بر روئے ماہ رخبتہ خناب مشتری آید صدا ز خامہ بگوشہ کہ خون گوی مگز داشت چرخ دوائے زوض بہر ختری در طہ سخن کہ مساید شنادری در خواستیم گفت بگو زود سیری</p>	<p>میسلم و لم بمصباح موبون اگر فوم آن گوہر یگانہ دنیایے نظم را مانند او درے بصف کے بہر سہ تا پنج سال رحلتہ و چونکہ از خرد</p>

<p>میران لبیدہ را خندہ بزم سمنوری خاموشی خستہ یار جبر است بخشن کم</p>	<p>در یکفرار صد و ہفت از جهان رفت اکنون مناسب است کہ ترک سمن کنم</p>
<p>درین مقام کلام جناب صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور زبان آرد کہ در بے ثباتی ہستی تا پایدار غیب رہ گفتہ</p>	
<p>یادگارست مہنگام۔</p>	
<p>غزل</p>	
<p>یار بن بے لطف ہے کسی چہاری زندگی در نہ بون تو جسطرح گزری گزری زندگی ایک دن ہو جا بیگی پوری ہمای زندگی جیسے ہجر یار میں سہجے گزری زندگی خواب غفلت میں کئی آنسو سلی زندگی ہجر میں ہے مرگ کے پتر چہاری زندگی اسعد رہ کر نہوا انسان کو پکاری زندگی یہ چہاری ہے بقا اور یہ ہماری زندگی</p>	<p>زندگی سے ہم میں مانی ہم سے ملری زندگی زندگی جس سے عبارت ہے وصال یار ہے یونہی گنتے گنتے گزریاں وعدہ دلدار یا الہی ہر دشمن کو ہی وہ صد نصیب کو لکر آنکھیں دم آخر جو دیکھا کھل گیا صحن خانہ غم میں ہو کچھ مرگ ہو گیا ہے یقین آگاہ گر ہوجائے لطف مرگ سے بیکلا جیسے کہ دیا میں بنے لوٹ جاے</p>
<p>ہو کے غمزدہ دنیا میں جناب آسانہ بول اسے شرف کرتی نہیں کہہ پاؤ گی زندگی</p>	<p>رہے گی بعد فنا ہی مری غبار میں روح عجب نہیں جو کچھ بکھارے ہجر یار میں روح نہیں ہے یونہی وہ لطف مشکبار میں روح فنا ہو جو روح عشق یار حسانی میں خلاق نے یہ پس مرگ تعزیت ڈالا</p>
<p>ایضاً</p>	
<p>پہرے کی جگہ گولہ تلاش یا زمین میں کہ ہے مذاہب شب غم سے انتشار میں کبھی ہے ملک طلب میں کبھی تباہ میں دہکس صاحب میں مل ہے وہ کس شام میں تن تڑا میں ہے کہے یا میں روح</p>	<p>رہے گی بعد فنا ہی مری غبار میں روح عجب نہیں جو کچھ بکھارے ہجر یار میں روح نہیں ہے یونہی وہ لطف مشکبار میں روح فنا ہو جو روح عشق یار حسانی میں خلاق نے یہ پس مرگ تعزیت ڈالا</p>

حصہ بہتین سے ٹھکر ہوئی نہ لڑا نہ
شکست ہو جو نفس طاراز میں کیا ٹھیک
کبھی تو ہو گا جب داکا دکان سے یہ پوت
اودھر تو صد نہ دوری یا رہے دل کو
کرے کی ملک عدم کے سفر کا قصہ نہ در
شب براق میں جانے نہ میں کس کس
فرار سے رہے گا کبھی دل مضطرب
یقین ہے بعد فنا ہی نہیں آئے گا
ضال کی باد سے اکہ نہ دل ہوا نفل

یہ بیت ہمار ہوئی شوق وصل یا میں روح
مقیم ہوگی نہ میرے ترن نگار میں روح
نہیں رہے گی نہ سدا جسم کے غبار میں روح
ادھر فنا لہرت ہے انتقام میں روح
نہیں رہے گی نہ سدا جسم کے دیا میں روح
نہ اختیار میں دل ہے نہ اختیار میں روح
قیام کیسے جب تک کہ جسم زار میں روح
فراق یا رہے گہرا سے گہرا میں روح
ہر جے سچ ہوا ذکر کردگار میں روح

حرم میں دین میں سکھ میں شرف

کمان کمان نہ پری جتو سے یا میں روح

آدم ہر مطلب حضور اب صاحب ہمار باقا پر ارادت فیض جنت پدر بزرگو را طو ذاکر گشت لبواری کا لکھنجا
کہ قیضہ حکم اولیا دوست قاہرہ بود مع جلد استگان ہونستان سوار شدہ بتایخ نوردہ ہاشمیان روز پنجشنبہ از بلدہ بنارس
روانہ گشت تنہا فی الجملہ یک شب دیکر درنتہ بستم ہاشمیان یوم جمعہ ہندگان حضور و الابنورا زکا لکھنجا زود آؤ لبواری کا لکھنجا
استایسون موجود ہو رہ نوردریاست ٹونک شدہ شب شب تہنہ تا اوقات یک ساعت روز پنجشنبہ ریاست شدہ ہفتہ اتواب
سلامی از قلعہ معلی گشت = بتایخ ہمدیہ ہمہ جاوی اشانی سلاطین مطابق تہ ذہ ذوری سلاطین یوم یکشنبہ مہمانانہ راجہ ہونڈی
حسب رائے صاحب روزینت ہمار مسند نشین ہوئے۔ اور مہمانانہ صاحب ہمار کو برائش گزشت سالہ سے سند عطا کی گئی۔
بتایخ نوردہ ہمہ جاوی اشانی مطابق دہم ذہ ذوری سنہین صدر یوم ہونڈی شیخ عبدالرزاق خان کہ اول ہر دو پان خاص دعا بدی
کے کپتان تھے اب ہر دو پان مذکورہ بالا کے کرنل مقرر کیے گئے۔

اسی ایام میں منٹو کے حضور پر نوردہ ام قیلا سہ روز نذا جیدہ مرۃ بعد از علی شکر ہائے عورات مختلہ سے متولد ہوئے اور انکے
نام رکھے گئے۔ صاحبزادہ افتخار علی خان۔ صاحبزادہ تہراب علی خان۔ صاحبزادہ زبیر علی خان۔ خاص

محل حضرت نواب صاحب بہادر بالقاہر کے یہ ہیں محل اول جناب بہرجان بیگ صاحبہ الخاں بہ ملکہ اعلیٰ زمانی بیگ صاحبہ -
 محل دوم جناب ولہار بیگ صاحبہ الخاں بہ خاتون زمانی صاحبہ - محل سوم جناب لاڈلی بیگ صاحبہ الخاں بہ فردوس زمانی بیگ صاحبہ -
 محل چہارم جناب بہادر بیگ صاحبہ الخاں بہ ملکہ عالیہ زمانی بیگ صاحبہ - علاوہ ان چار محلات عالیات کے اکثر کمزیرین زیر فرش خاص
 زمین اور وہ صاحب اولاد ہیں - بتایا کہ بست و ہشت ماہ جمادی الثانی ۱۲۳۰ھ ہجری مطابق نو ذی قعدہ ۱۲۹۹ھ ہجری شمسی ۱۸۸۱ء میں
 والا جاہ نواب محمد صدیق حسن خان بہادر والی ریاست ہوپال بمضربل رگرا کے منزل ناگہر پہلے بتایا کہ یک ماہ
 رجب المرجب ۱۲۳۰ھ شرب آید جناب برہان الدین عرف دہلی شاہ صاحب درویش نے انتقال کیا - یہ قلعہ دقات
 نواب محمد سلیمان خان بہادر اسمد کھنوی سے یادگار ہے ۵



آخر ماہ مئی ۱۸۹۹ء میں حضرت وزارت ماب تک ریاست بہادر بالقاہر سے بہادر بابو نایک راؤ کمبر کونسل صیغہ غیرہ بیچاؤ
 دلیل کو تشریف لے گئے تھے ابتدا سے ماہ جون سنہ کوہین خانوارا ریاست ہوئے اور اسی ایام میں مرزا محمد علی خان صاحب
 کمبر کونسل صیغہ سرحدات جنگلات و مدارس وغیرہ بنا کر کاغذ درسی متعلقہ سرحدات بتقریب دورہ برگشتہ نیابیرہ کو تشریف لے گئے
 اور جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر سطوت جنگ و جناب صاحبزادہ کرنل محمد رفیق خان صاحب بنابریرہ وغیرہ
 سامان وغیرہ بجانب کلکتہ تشریف لے گئے بتایا کہ بست و دوم ماہ ذی قعدہ مطابق نم ماہ جولائی ۱۸۹۹ء میں بہتر تاش صاحب
 بہادر پٹیکل جنٹ ڈپٹی وٹونک خانوارا ریاست ہو کر ننگر پڑکش ہوئے اسی بتایا کہ مرزا محمد علی خان صاحب کشتہ قریب دورہ نیابیرہ کو
 تشریف فرما ہوئے تھے واپس تشریف لائے - بتایا کہ بست و نم ماہ ذی قعدہ مطابق ہشت ماہ جولائی سنہ صیغہ بہتر تاش جناب
 بہادر پٹیکل جنٹ ڈپٹی وٹونک راہی چاؤنی دہلی ہوئے - اسی ایام میں محمد حسین خان کمال سرکار حاضر باش ریڈیوئیسی نئی
 راجپوتانہ نے مرض استالائے ہضہ انتقال کیا - بجائے وکیل مرحوم مرزا حسن بیگ صاحب کشتہ قریب دورہ نیابیرہ کو
 میں قیام پذیر تھے و بارلیکے صاحب سے ماہور کئے گئے - بتایا کہ بست و دوم ماہ ذی قعدہ ۱۲۳۰ھ ہجری جشن سالگرہ محکمہ کدو فر
 بحسن اختتام منعقد ہوا پرستور بالین محلہ مراتب مزدور اسلامی اتواپ ذریعہ عمل میں آئے اس تقریب فرحت قریب میں بوخت نے
 تحصیلہ بطور ترکیب بند پیکر کیوں تھا ۵

<p>ز آتش شش گل زخمی بل از خند هم بر سرم بگر از خوش ترخ نرسیند جیب و دامن قلعه تالپستان گردد گریه بر شمع برین گریه و سلان داردند این که دزدیده بمن می نگر میسید نیست خنده نه نیست اینها ز لب شکر نشکرش دل بیتاب نگذشت آن گدا بے سر قدم ساخته ایم بطوان در او</p>	<p>ششمین کالوده شود از خزه گریانم من همان نشسته لیلی نشسته آن پیکانم وقت آنست که گل گل شگفتی در گانه عالم کعبه دیرم همه مذہب دارند که برون آوری از غم مکه هر سال گریه نشسته بدقت در برج بانام چشم بر آب نشان دست باین طوفانم سر زخمی کشد سر عرم حوالام</p>
<p>خار و در دل ز نظر بازی هر گل دارم خون نغمه ترا ز غم بلبس دارم</p>	<p>گریه کوناز دل آلودگی ما بسرود چشمه آن طره چیمید آسوی کرد دل کاش آینه نظر کاش تر ساپس تنگ شد بر دل شوریده من و مست شهر خال رخسار تو آن را حزن میسیداند می شناسم خشم و راهنا من قصود آن چنان دیدم تر تازده چمن آراست چشمه از دیده یعقوب کند بید عشق و رطبه شوق بکوش کنون بید و به</p>
<p>سپیل تنه آید و این زنت بدربار بود بار دیگر همس زلف چلیپا بس که بدیرم ز در مسجدا قطع بود کوچونیک که مرا جان بسجدا بس که حشران دل شریه پریغاب بود بر سیل کمر شوق تو از جا بسجدا کو دل خون شده ام میل تماشا بس زنگ آلودگی از رو زلفا بس که کجا کشتی من موج تنسابد</p>	<p>شام افشاند و راست کوه کوه است از پیشانی من طره آواگاه است</p>

کشتے شوقِ محبت کی بجائے برسم
بند بے مہر جہان تاکہ چون شبنم گل
کرہ ام راہ گم سے خطر ہو جس بزمِ بازی
بال و پر سوختہ پروانہ دور از بزم
استخوان با سنگ ہر کو شکستہ تا بجھا
چاشنی شکر کی نالہ زار موار و
سرِ رخسار یہ نیا پر ہر سرِ سچ خند
بسکہ تنگ آمد از کارِ زبیرِ خوش
نامہ غلیظ نسیر کرہ ام از کلکِ خطا

تشنہ لبِ نغمہ در آبِ بقائے برسم
سحر و کب ہوا سے بھنپا ہے برسم
تاکہ درتِ خاطر یا ناگہرا کے برسم
جنبشِ اسے دل کہ بانِ غم تھا ہے برسم
مدد اسے بخت کہ در ظلِ ہوا ہے برسم
ہمچو نے تاب لب از دوا ہے برسم
چہ نو من کہ بطرفِ کھٹ پائے برسم
دارِ امید پوئے عقدہ کشا ہے برسم
آسمے کو چہ در با عطا ہے برسم



شوم از دیدِ خونبارِ رخ ز مہر
سہرہ چشمِ کمرِ خاک چنان مت مہر



مژدہ ایل کہ نڈیر سے سے آید
ناوک درو کہ در شہِ نرگمانِ خاستہ بڑ
این چہ گردیت کہ از راہِ ولی سے خیزد
در پیشِ آگیم نیست ز پاؤںِ رخسار
پنیرِ امر و زکوٰۃ ششِ شواہبِ دن کن
مہرِ از دل دیوانہ نئے باید بود
آب و تاب لے کہ بسکِ سحرِ پوست
قلم را بس از معجِ ہادیانِ شریعت
یمنے ذابِ سخی ابنِ سخی ابنِ سخی

یارِ ہمہ سن از رہگذر سے سے آید
بندرِ اکون بہ نشانِ اثر سے سے آید
این چہ بحریت کہ از چشمِ قری سے آید
کے چمن از دل و جانِ مجھ سے سے آید
کہ طیانِ نالہ جوہنِ مگر سے سے آید
کہ بقریبِ زمینِ بوس سے سے آید
این ہمہ در قبیلِ خط سے سے آید
دینا و صفتِ بخت سے سے آید
بحرانِ بختی اس کے دگر سے سے آید



آدم از کمرست تاکہ بضاعتِ بسم



بایاد بسنگی تو با طاعت بسبم

بارِ نسیم از دلِ این خستِ بگر برداری
دستِ من گیسو و از را گنجر برداری
زنگِ باصیقلِ هست تو مگر برداری
نغمه گنجینه با توست و گنجر برداری
دستِ رحمت تو ناله کی ز سر برداری
تعلی ذایقِ رام را بشکر برداری
آستینم و گرا ز دیه کا تر برداری
آبجو ز ششید ز رخ پرده سر برداری

بدرست آمده ام قفسِ زرد برداری
تو که در آبِ جهانی بنایت الطاف
روئے آئینه من صاف نگردد نسکے
دور نبود ز سخاے تو که بهر سائل
داوخواه آمده ام پیش تو از سادائے
رینتِ حنظل افلاک بجا نهم نسکے
خدا کفایت دل نمونده ام به چینه
روز من تیر و چوب گشت کون در پر است



سید بهایه در عشاق مرمانی تو
بسبم با وسلاست چه با سالی تو



نگران دید که اوجِ سرِ رحمت تست
حلقه خورشید در غشان بدید دولت تست
آسمان ز رخساره جادوب کشفت تست
هر یکے زین همه در یوزه گر شکست تست
همه آفاق بپا زاده نعمت تست
که در دق دل من آرزوے خدمت تست
عزتے که بجا نهم بهی عزت تست
بسته کن که مرا هم چو سر خلعت تست
که خوا و مبارمین دولت تست



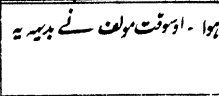
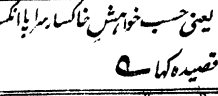
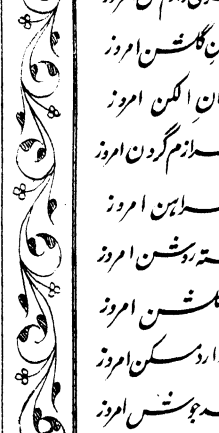
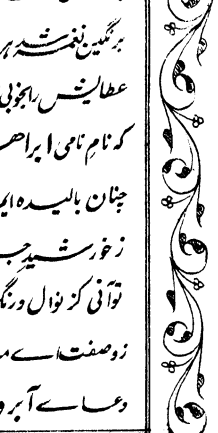




آبرو منت و نظم همه در حست تست
بتر از چمنج بود منزلت ایوان ترا
ز سد طار نفاره باد بهی که توئی
حاکم و مستر و سرب و کشدر و خراب
زود و کشت از احوال تو که
رتبام را بکرم از دگران بر تر کن
حسرت بند کند نام خداوند بند
عیب عیانی بر خنسل بیدار پوشد
مترجم بعد بلبل نظم شده است



تا جاماست خلک تا بیغش و ان تو باد





	<p>تا بود گوئے مدد مہر بچگان تو باد</p>	
	<p>لعل احمد سر آن چہ کہ خاطر میخواست</p>	
<p>یعنی حسب خواہش خاکسار را با انگسار کار و الا بتار سے مولک کو خلعت فاخرہ عطا ہوا ۔ ابو وقت مولک نے بدیر یہ قصیدہ کہا ۷</p>		
	<p>بشادی بستم جان تن امرو برنگین نمیشد ہر بلبلیست عطائش را بجوئی نامہ اند کہ نام نامی ابراہیم خانست چنان بالیدہ ایم از خلعت تو ز خورشید جمال زورہ پرور تو آتی کز نوال و رنگ طبیعت ز وصفست اسے مداح شرفست دعائے آبر و دار و اثر تھا</p>	
	<p>العی تاجہاں باشی تو باش تر اباشہ دعائے تحسن امرو</p>	
<p>اسی ایام میں مسجد محمود اربع محلہ گریج موضع بنڈا ہوا ۔ چنانچہ مولک نے حسب درخواست سرزادگان افغان ساکن سنبھل یہ قطعہ سبوح کہا ۷</p>		
	<p>شہ بناوص مسجد رمو آبر و کردش رنم نے انور چشمہ فیض دو جہاں تاریخ</p>	
<p>اسی ایام میں حضرت وزیر اعظم انعامی نے کوئی داغ کیرا میں بنوائی چنانچہ یہ قطعہ تاریخ حضرت اسد لکنوی سے یادگار ہے ۷</p>		

مکان دباغ کمرزد و لڑو قمار و شکیب ز چشم دہر زیار رسد باو آسب دے چو کرد تا قیل و شدا و انب حندار زشت صدر دم نوزد سال حبیب	بناشت کمن از جناب فقر الملک و عادت کما باد و دہم سر سبز اسد بکند و تلخ اوز یک مصرع ز عیسوی سن چہری عیان شود بنسا
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تجلیج بہت بہتر اہ ذی قعدہ عشرہ ہجری مطابق با نوزدہم جولائی ۱۹۵۰ء آٹھ سیکے دن کے حکم نقض شہر ہندگان حضور والا
نسبت شعرا کے مجملہ خاص سمیت اختصاص صادر ہوا کہ مصرع طبع ذیل پر دن کے بارہ بجے تک نثرین، کمر پنگا، ہر دولت
و اقبال مین عرض کرین مصرع طبع (ایک طویل داستان ہے) حسب الحکم فتویٰ مہدی الامر فوق الادب کسار
نے بھی چند اشعار عاشقانہ لکھ کر بارہ سیکے سے اڈل مدت حضور الامین طرح مذکورہ بالا پر ایک قصیدہ لکھ دیا مگر بیگانہ بیانی حضور والا
بسیب نگلی وقت مجملہ شعر ایند اشعار عاشقانہ عرض کر دے اور یہ قصیدہ کا شٹنا، اور کسی وقت خاص پر موقوف کرنا و قصیدہ

ہے

یہ طرز طبع آسان ہے گم اسکا ہے اس طرح سدو بن وہ کئے ہے اس کی نا پیدار ہو یہ طرز قہین ہے جس سے ہر روز انجم سے یہ پردہ نگارین اس وارہ عدم تین مہ سے حرف ظلت و نور ہے پدیدار حرف لفظ نیل ہے رنگ عالم حرف دم ہے تہذیب اضافات حرف دم وہ تہذیب و کین ہے دیکھے سے ہو جسکے عقل مجبوط	حیرت زدہ جس سے اک جہان ہے جس کا نہ پتہ نہ کچھ نشان ہے حیرت مین یہ جس سے سب جہان ہے دا ان سپہر گلشن ہے نیرنگ مستعبد جہان ہے یہ مرکز خاک در میان ہے مقتار یہ نارے و خان ہے ہر لفظ یہ تازہ کار دان ہے ہر لفظ تغیر زمان ہے ہر دم وہ تبدل مکان ہے سختے سے فردہ جسکے جان ہے
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جب گردشِ رحمت سے کسی کو
 پھر ازلِ نفس کو کس سبب سے
 حاشا کہ نینید یا جاے عبت
 یا مریضِ آخستہ ہے دنیا
 نیکی و بدی و غیر و مشد سے
 دنیا کی نمود و زب و دزیت
 متاثر شبِ چار و دہین
 ہے فصلِ بسا کو چین سے
 ہے شست سے و قلعی کمان کو
 اتفاقاً مرتبِ اشفاقا
 دنیا ہے وہ مصرعِ حواش
 معفوفا وہی ہے جوازل سے
 جلیج وہ خیرِ ازلِ سلام
 یعنی وہ خلیلِ کعبِ دل
 یکساں وہ رئیسِ ٹوٹا کجکا
 سردارِ جہانِ امین الدولہ
 باوصفِ تعلقاتِ دنیا
 غلہ ہر مین ہے گردہ آدمی زاد
 از بسکہ ہے او کی صاف طہیت
 پیشانی سے او کی نواہیسان
 ہے او کی شگفتہ لہر ز تقریر

ہرگز نہ ثباتِ اک زمان ہے
 سوداے تعلق کمان ہے
 بلکہ یہ مقامِ امتحان ہے
 یا باغِ ارم کا کھنڈان ہے
 جو کچھ ہے بیانِ دہی و ان ہے
 گلہنگِ درائے کاروان ہے
 پیرایہ جامہ رکتان ہے
 جو نسبتِ موسمِ خزان ہے
 جو سرِ کعبتِ کمان ہے
 آئینہ حسنِ جاودان ہے
 ہر دم جو سوے عدم روان ہے
 اس وطر غم سے بکران ہے
 مصداقِ خلاصہ بیان ہے
 جو ہند میں قیصرِ زمان ہے
 ہر شخصِ بیانِ مین مع خوان ہے
 جو نظمِ فیضِ جاودان ہے
 مقبولِ خدا کے دردِ جان ہے
 باطنِ مینِ فخرِ جنان ہے
 سایہ سے ظہورِ عکسِ جان ہے
 فانوس سے شمعِ سانِ عیان ہے
 اسلاقِ مینِ گروہِ چیتان ہے

وہ شکر کہ شکرِ مریانی
وہ شکر کہ نثر جس سے ہر صبح
دیکھنے سے نخل ہو جھکے فوان
گر خلق میں ہے بگناہ نصیر
دیکھنے سے ہر خلق جھکے جیران
وہ جو دو کرم ہے جس سے عالم
ہے سر پر چشم اہل ثروت
کیا الفت شان ہے بارگ امیر
وہ جو دو سخا وہ بذل و ایثار
سحبان کو مفاہیم اور سکے
فیضان سے ادسے آستان کے
اسے معدن فیض کیا محبوب ہے
گر قبیلہ خلق ہو بجا ہے
اسے ترے معجز میرا
اعجازِ صبح میں فسانہ تر
ہے عام تراد فیض جس سے
تشکیل سخا میں ترے مذکور
ہے فیض سے ترے ہر وہ خلق
احساس سے آبرو ہیشہ
اب ختم کلام ہے دعا پر
ہو ختم مرا تیرا سہنر

مضمون سے جھکے درفشان ہے
پیرایہ بزم آسمان ہے
وہ منقش کاو کے گلستان ہے
بخشش میں وہ حاتم زمان ہے
وہ زبردست کوہِ دروشان ہے
تو صیفت میں ادسے تزدان ہے
یہ اوکل چو خاک آستان ہے
جس سے نخل اچھ آسمان ہے
نخلتِ زردہ جس سے بگردگان ہے
کیا تابِ ملافتِ لسان ہے
ہر راستہ رنگِ گلستان ہے
تیرا جو زمانہ مدحِ خوان ہے
تیرا وہ مبارک آستان ہے
ہر بات میں ہر طرح عیان ہے
تیرے ہی زبانِ درفشان ہے
ہر بزم میں تازہ داستان ہے
ہر نصیرِ عہدِ پاستان ہے
ہر غزودہ تہہ سے شادمان ہے
ہر بزم میں تیرا مدحِ خوان ہے
ہر لحظہ جو درِ حشرِ زمان ہے
جیتک گلِ صبح ز درفشان ہے

ہو تیرا غلام بخت وقبال ﴿﴾ جب تک یہ زمین و آسمان ہے ﴿﴾

تجایع بست و دودم ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۵ء روز شنبہ جشن سالگرہ بندہ گان حضور پر نور دام ابنا لاجسد ہفتام
بعض مضمون آریا مولف نے اس تقریب راحت قریب مین یہ قصیدہ کہا ہے

بہجوں نے سوخت ہم بنالو آہ
دست و پامے زخم بدریا کئے
چشم نگرن الم از دروے
مہچو پوسفت درین زمانہ مرا
با مشہدین چاکیم بارست
آشنا بایان شدہ ند بیگانہ
برینیا از دست کس کار سے
بہر مان رفتہ اند و من ماندم
من ندانستم این مندرابی با
چو درازست این مندراعر
کہنسیبے باز از مسلمانان
بہ کہ زمار در گلو بستم دم
مردم از دست فقر و جال
خواہش غلام بر آن آورد
آسمان مرتبت امین دولہ
ہمکہ شد کہ میاب از آفاق
آئکہ او گشت آسمان سمن
یار او چنین کہ پس گران سنگست

کس نشد از نوائے من آگاہ
مے ندانم در آب دیدہ مشاہد
باز کو ہے نمی کشد پر کاہ
جور اخوان ننگدہ است بچاہ
شکوہ دارد دستان ز پر تو ماہ
مے کنند از کلام من آگاہ
رو سے اپنائے روزگار سیاہ
در بیا بان عشق سال تباد
مے ندانستم این صوبت را
کہ بر فتن نے شود کو تاد
کہ صمغ ناز گشت بیت اللہ
بہ کہ تسبیح بگوشم ناگاہ
سوئے ہمدی روم شفاعت خواہ
کہ جو یوم کفینے ازان در گاہ
آفتاب سپر عزت و جاد
آئکہ زویافت جملہ خلق رفاہ
آئکہ عالم از دگر گرفت پناہ
آسمان زان شدست پشت و تاد

نہیں در عہد تو کے ناخوش موجہ بحر غم تو بوجہ ان پیش انصاف عالم آریات اگر بدل تو کر گند بارش از لیسری و از نجاعت تو کردم اوقات و صفات تو صرف آبر و مدح خوان دولت تست	عالم گشت خوش ازین درگاہ لیقم شدہ است خط گاہ عدل نو شیردان نیابہ راہ نفسا بد بوجہ و زشت نگاہ شیر زسان گر نیست چون روباہ خامہ باشد برین حدیث گواہ اسے پناہ تمام خلق اللہ
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کیفیت ملاقات حضور نواب صاحب بہادر ام اقبالہ نواب لیسرے

کشور بہت بدلتا اخیر جمیہ

بنامج بہت ہر قسم کا کشور بہت آہستہ سبجہ دن کے حضور نواب صاحب بہادر پیش مرادان فضل ذیل سوا کی کالک
بنابر استقبال نواب لیسرے کشور بہت کہ داخل دارالخیرہ اجیر ہونے والے تھے اسٹیشن پر تشریف لے گئے تفصیل پیش
سرداران ہزاری حضور والا یہ ہے۔ انٹالارام فرخ الملک جناب صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی آریل
نائب لریاست۔ والیس پریڈنٹ محکمہ مختلہ کونسل۔ جناب صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب بہادر بطوت جنگ۔ جناب صاحبزادہ
محمد صدیق خان صاحب بہادر لیونجک جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب خلیفہ اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد بہل خان صاحب مرحوم۔
جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبداللطیف خان صاحب خلیفہ اصغر حضرت روز افزا علی محمد بن محمد۔ جناب صاحبزادہ محمد شیر علی خان بہادر
شہر رخصت الصدق جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر شرف۔ اولاد حضور والا نے مع سرداران ہزاری فائز
اسٹیشن پر صاحب کشن بہادر سے ملاقات کی اور اس وجہ میں جو رسا فضل ذیل کے واسطے قرار دیا گیا تھا تشریف
لے گئے پرنس کے سرداران ہزاری کریمن پراؤن کے پس پشت بیٹھے تھے جنوقت اہاب دایسرے کشور بہت سے پور
کی طرف سے اسٹیشن پر تشریف لائے امانیر سلامی کے پونچا سے سر ہوئے۔ اولاد نواب دایسرے کشور بہت ریل سے

اور تکرار الشیراز کی طرف تشریف لے گئے اسکو ملاعت فرماتے ہوئے واپس آئے پہرہ ایک رئیس سے مصافحہ کیا اور وزیر پر ہی
 کی چنانچہ بندگان حضور والا سے ہی مصافحہ کر کے حراج پر ہی رہائی۔ صاحب کلان بہادر راجستان کے وہیں تشریف رکھتے تھے
 ہر ایک رئیس کا تعارف کرنے گئے بعد ازاں مینوسپیل کمیٹی کی طرف سے جسکے پریذیڈنٹ لاک صاحب بہادر پرنسپل میو کالج
 تھے اور رئیس پیش بہادر لاک صاحب نے اسکو بڑے کرم سے پایا گوہر نیریل بہادر نے اس سے جسے صاحب میں ایک اسپیشل زبان انگریزی
 پر ہی بعد ازاں نواب دلیسر کے کشور ہند بہادری کا لکھ سکے کوئی سیٹیریل خود گاہ خود پر تشریف لے گئے حضور والا ہی سوار
 کال کے سوا ہر کوشش و دیگر وسائر خود گاہ خود پر تشریف فرما ہوئے اسی تاریخ ۲۰ سبھے، مہنت حضور والا سے نوسروران مفصل ذیل
 بتا رہا تھا نواب دلیسر کے کشور ہند بہادری کا لکھ سکے صاحب خود گاہ گوہر نیریل روانہ ہوئے صاحب جنٹ بہادر دہوتی و ٹونک
 وقت مقررہ سے کچھ مدت پیشتر سہاروی کوئی پر تشریف لے آئے تھے سبقت میں بچ کر مہنت گذرے سوار
 حضور والا خود گاہ گوہر نیریل پر پہنچے مگھی تک انڈر سکرٹری و صاحب ایڈی کاٹنگ واسطے استقبال کے آئے اور برآمدہ
 کے سے تک نگران سکرٹری نے پیشانی کی نواب دلیسر کے کشور ہند نے اپنے چائے نشست سے چند قدم
 بڑے ہر حضور والا کا استقبال کیا اپنی طرف نواب دلیسر کے کشور ہند کے حضور والا اور بعد حضور والا کے صاحب اجنٹ
 بہادر بعد ازاں نوسروران مفصل ذیل کر کسی نشین ہوئے۔ اسمائے نوسروران ہر ہی حضور والا بدین تفصیل میں۔ جناب
 صاحبزادہ محمد خان صاحب، امون حضور۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسلمی خان صاحب بہادر طوط جنگ۔ جناب صاحبزادہ
 حافظ محمد صدیق خان صاحب بہادر شوکت جنگ۔ جناب صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر متو جنگ۔ جناب صاحبزادہ
 احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ۔ جناب صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان صاحب خلع، اصغر حضرت وزیر اعظم امیر کرم۔
 جناب صاحبزادہ محمد شیر علی خان صاحب بہادر شہر رخت الحسن جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر
 شرف۔ جناب صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب۔ سید محمد عثمان صاحب بخشی الملک۔ اور اس طرح نواب
 دلیسر کے کشور ہند کے اول کریمل پر ہو رہا صاحب اجنٹ گوہر نیریل راجستان اس کے بعد نگران سکرٹری و پریذیڈنٹ سکرٹری
 و ایڈیٹر سکرٹری و دیگر افسران اسٹاف کریمن پر بیٹھے جب مہنت چکے اور اس کے بعد حضور والا نے ایک سوا یک
 اختری نذر کی نواب دلیسر کے بہادر و دیگر حاضرین و بارگاہ کے ہو گئے اور نواب دلیسر کے بہادر نے اختریوں پر ہاتھ لگدیا
 اور ہر کسی پر تشریف فرما ہوئے بعد حاضرین و بارگاہ اپنی اپنی جگہ پر گئی نشین ہوئے پھر دیگر سواران ہر ہی حضور نے ایک ایک

اسٹریمنڈر کی نواب ویرا سے کشور ہند نے مردانہ ذکر کردہ کی ندرین ہاتھ سے چکر معائنہ کیں۔ اور ہر ایک کا تعارف صاحب اجنٹ ہمارے کرنے گئے اور درمیان حضور والا نواب ویرا سے ہمارے میجر تھامین ہمارے ترمہان تھے۔ جو کہ پیشگاہ علیا جہانگیر ہند سے باہمی نشست پر تقریب سالگرہ سال حال بنایہ دوسرے سے حضور والا خطاب ویرا اعلیٰ ہائٹ گرینڈ آف دی مہاراجا انجینٹ آرڈر آف دی انٹرن اسپائر۔ یعنی خطاب درجہ اوّل۔ جی۔ سی۔ آئی۔ اے۔ عطا فرمایا گیا لیکن ابھی کوئی تقریب عطائی خطاب کی نہیں تھی اس ملاقات میں نواب ویرا سے ہمارے تجویز عطا کرنے اوس خطاب کی فرمائی اور جب منشا سے صاحب رزیدنٹ ہمارے ہستان و صاحب پولیٹیکل اجنٹ ہارڈی ڈونلڈ مقام ملک سے ہمارے نواب یعنی وہ جہیز جو بوقت عطائے خطاب زریب تن کیا جاتا ہے ریاست نے طلب کر لیا تاہم حضور انور کے ہمراہ کوئی گورنری پریجیٹ کیا چنانچہ بعد ادا سے تدریجہ سرداران ہمای کے صاحب خانن سکریٹری ہمارے نواب ویرا سے ہمارے کشور ہند سے اجازت واسطے حکم ملک معنیہ کے جو متعلق عطائے خطاب تمام حاصل کی اور وہ حکم خانن سکریٹری نے پیکر کر لیا بعد ادا سے حکم کے بجا زت نواب گورنر جنرل ہارن سکریٹری و اسٹنٹ سیکریٹری حضور والا کو اسی برآمدہ میں ایک جانب پیش نواب ویرا سے ہمارے کے لے گئے اور لباس بنایا اور وہ مقدمہ مع پیکر کے زریب تن فرمایا بعد ازاں خانن سکریٹری نواب ویرا سے ہمارے کشور ہند کے روبرو لے گئے نواب گورنر جنرل ہارن نے ملک معنیہ کا فرمان زبان انگریزی پڑھا جسکا ترجمہ یہ تھا کہ میں ملک معنیہ کے متناہ کیا گیا ہوں کہ آپ کو اعلیٰ درجہ کا خطاب عطا کروں بعد ازاں اپنے ہاتھ سے اعلیٰ جو مقدمہ کے ساتھ منسوب تمام نواب صاحب ہمارے کو بنایا حضور والا نے شکریہ سلام نواب ویرا سے ہمارے حضور والا کو کیا پیشانی میں باجہ بنانا شروع ہوا نواب ویرا سے ہمارے حضور والا کو مبارکباد دی اور کہا کہ میں یہ دعا کرتا ہوں کہ آپ کی ترقی عملی اور عزت زیادہ عرصہ حاصل رہے اوس کے بعد حضور والا کو کھڑے ہوئے سواے نواب ویرا سے ہمارے کے جملہ اہل و عیال ہارن کے ہو گئے بعد ازاں حضور والا نے ایک پیچ زبان اردو کی جسکا یہ مضمون ہے حضور ملک معنیہ ہند نے جو اس معزز منتقلی عت آپ کے مبارک ہاتھوں سے مجھ پر بخشی ہے میں دل سے اوس کا شکر گزار ہوں خدا ہماری قیصر ہند کو باقبال رکھے۔ میں قیصر ہند کی وفاداری اور خیر خواہی میں سخت ثابت قدم ہوں گا میرے شکریہ کی اطلاع آپ قیصر ہند کے حضور میں کر دیں۔ اسی مضمون کا ایک پیچ زبان انگریزی میں علیحدہ درجہ پیکر ہوا تاہم حضور والا نے گورنر جنرل ہمارے کو دید بعد ازاں ویرا سے ہمارے اپنے ہاتھ سے حضور والا کا عطر بیان کیا اور دیگر سرداران ہمای کے خط و بیان

صاحب انڈر سکرٹری نے کیا اور شل ہتھتال کے صاحبان موصوف نے مشابعت کے وقت سترہ سترہ فرسلا می کے ادا کئے بعد ازاں حضور والا حضرت ہو کر فرد گاہ پر تشریف لائے۔ ملاقات بازو دیہ کا وقت منجیکے شام کا مقرر ہوا۔ سلامی کی ضرورت نہ ہوئی کیونکہ وقت قریب غروب آفتاب تھا چنانچہ اس بات کو صاحب کلان بہادر نے بھی منہ نہ کر دیا تھا بعد ملاقات رئیس کشنگڑہ نواب گورنر جنرل بہادر کی بازو دیہ ملاقات حضور والا سے مقرر ہوئی پونے سات بجے چارہ دران مفضلہ ذیل گئی پر سوار ہو کر قریب اعلیٰ کشنگڑہ متوقف رہے۔

تفصیل اسمائے سرداران مذکور یہ ہے

جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر سطوت جنگ۔ جناب صاحبزادہ محمد حسان صاحب مامون حضور۔ جناب صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر توجیگ۔ جناب صاحبزادہ محمد شیر علی خان صاحب بہادر شہر حضور والا صاحب اجنٹ بہادر گاڑی مین سوار ہو کر تین سو قدم آگے حسب دستور سترہ تشریف لے گئے چونکہ وہ جگہ کم فاصلہ پر تھی اس وجہ سے حضور والا صاحب اجنٹ بہادر کو بھی رئیس کشنگڑہ کے قریب لب شاہراہ گئی پر کھڑے رہے جس وقت نواب دیرا کے کشور بند کی گاڑی مقابلہ میں آئی حضور والا صاحب اجنٹ بہادر نے گاڑی سے اتر کر نواب دیرا کے کشور بند کو سلام کیا دیرا سے بہادر مدح المدح نے حضور والا صاحب اجنٹ بہادر کو اپنی گئی میں سوار کر لیا اور اسی گئی میں فرد گاہ سکرٹری پر نواب دیرا کے کشور بند تشریف لائے اور جس گئی پر سے دیرا کے کشور بند اترے وہاں سے تاکہ سرخ بنات کا فرش بچایا گیا تھا اور سائبان زمین چوہا سے نقرہ پر نصب کیا گیا تھا اور اس کے نیچے چکی کا فرش کاشت برقی بھی کیا گیا تھا اہل غلیبہ بچا کر آپ پر بلاز کار بھی بچایا گیا تھا بالا اس کے کہ کسی زمین پر نواب دیرا کے کشور بند تشریف فرما ہوئے اور لاڑ صاحب کے بائیں جانب زینت کرسی سین چھوڑ کر ان کے پاس بہادر دام اقبال اور اس کے قریب صاحب اجنٹ بہادر کرسی سین پر بیٹھے اور بعد صاحب بہادر موصوف کے سرداران و معزز ان پر یست کر سی نشین ہوئے۔

تفصیل اسمائے سرداران حاضرین یہ ہے

حضرت وزیراعظم امیر کرم انصار الامیر فخر الملک صاحبزادہ جناب محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فرد جنگ۔ سی۔ ایس آئی نائب الریاست۔ والیس پرنٹ حکمہ عشرہ کونسل۔ جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر سطوت جنگ۔

جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب مامون حضور جناب صاحبزادہ حافظ محمد صدیق خان صاحب بہادر لیوننگ۔
 جناب صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تورنگ۔ جناب صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شکرست جنگ۔
 جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبداللطیف خان صاحب ظفیر حضرت وزیراعظم پاکستان۔ جناب صاحبزادہ محمد شریف خان صاحب
 بہادر شرر۔ جناب صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب۔ صاحبزادہ محمد حفیظ اللہ خان صاحب۔ خان بہادر بابو دانا کساد
 ممبر کونسل صیغہ خزینہ وغیرہ۔ خان محمد عثمان خان صاحب بخشی الملک۔ حافظ محمد یوسف صاحب میرغشی ریاست۔
 خان صاحب محمد بنیم اللہ خان کپتان عبدالعلین۔ چانچہ ان پندرہ ناموں کی فہرست مکتبہ امین میں پیشتر سے بھیجی گئی
 تھی داہنی طرف حضور الہ کے کریم ریل صاحب زمیندار اجستان بہادران فارن سکریٹری کمری مین پریشہ اوکے
 بعد سادہ کریموں پر دیگر سکریٹران و افسران اسٹاف بیٹھے نواب دلیر اس کے کشور ہند نے حضور الہ سے گفتگو کی
 شوقیہ دس انٹیک کی دونوں مین تر جان صاحب اجنٹ بہادر تھے چونکہ اس وقت حضور الہ پر تلمذ و اعطیہ حضرت
 ملکہ منظر قیصر ہند زیب گلو کئے ہوئے تھے دلیر اس کے بہادر نے اسٹاف گفتگو میں یہ بھی فرمایا کہ۔ نواب صاحب بہادر
 جو آپ کو تمغہ عطا ہوا اور اس وقت میں آپ کو اسے پہنے ہوئے نہایت بشاش دیکھتا ہوں یہی پورا ثبوت حضرت
 قیصر ہند کی طرف آپ کی خیر خواہی و خیالات کا ہے۔ اس کے جواب میں حضور نواب صاحب بہادر نے شکری اظہار فرمائی
 اس کے بعد حضور الہ نے نواب گورنر جنرل بہادر صاحب گلان بہادر اجستان و فارن سکریٹری و پرائیٹ سکریٹری وغیرہ
 سکریٹری و صاحب اجنٹ بہادر ڈیوٹی دہاؤں کا اپنے دست مبارک سے عطر بان کیا اور دیگر صاحبان اسٹاف وغیرہ کا
 عطر بان حضرت وزیراعظم امیر مہتمم پاکستان نے کیا بعد ازاں نواب گورنر جنرل بہادر رخصت ہوئے حضور الہ سواری بھیجی ہو چکا
 کو آئے اور باقی مشابہت نواب گورنر جنرل بہادر نے معاف فرمائی۔ چار سرداران ریاست نواب دلیر اس کے کشور ہند کو
 اوکے نزد گاہ تک پہنچانے گئے۔ حضور نواب صاحب بہادر نے دارالخیر امیر مین میں یکس کشمگدہ سے ملاقات کی
 حضور الہ دلیر اس کے کشور ہند کے درباریوں میں بھی تشریف لے گئے تھے جو کہ ٹوئینج رات کو منعقد ہوا تھا۔ تیارنج
 بست و نیم ماہ اکتوبر پانچ بجے شام کے وقت میرزا و چالین و ایران پورہ کے قواعد میرزا و چالین کے میدان جہاد فی مین
 جو حضور دلیر اس کے ہند نے طاحقہ فرمائی تھی وہاں بھی حضور و الا تشریف لے گئے تھے اسی تاریخ نواب دلیر اس کے
 کشور ہند نے یو کولاج امیر کو ملاحظہ فرمایا اور طلبا کو انعامات تقسیم کئے اس جلسہ میں بھی حضور و الا تشریف فرما ہوئے تھے۔

حضور والا نے براہِ فاضل وریا دلی مبلغ شصہ و بیسہ متالیان روگاہ حضرت خواجہ خواجگان و متعلین روگاہ میراج متا کو خطا فوائے بعد ازان حضور والا انصاف فرمائے و دارالریاست ہوئے ہر گام فائز می حضور انور اتواپ سلاطی قلمد معالی سے سر ہوئیں اسی ایام میں جناب صاحبزادہ نجم الدین صاحب رونق خلف حضرت نواب امیر الدولہ مبادیبت آلامکلا نے بمقام سے پورا انتقال فرمایا وہین اذکودن کیا۔ یہ اذکا کلام فصاحت انصاف ہے ۵

<p>نور ہوئے ہین بسکہ تمنا سے بدت کے پھول تو جی توبیج قیر پودن سترن کے پھول وہ چشم شمع دیکھکے ہولا میرسدگی عاشق ہزار جان سے ہے باقوبہ مند لیب وقت میں ان کے چین کمان و شش خواب پر ہم مر گئے ہین عشق میں اوس گلزار کے مسنی فر میں شمع ہین صرے زمین سے بیخ بے شبہ چارچاند لگین اسپنہ غبت کو شیرین نے گل جو تیرے دن کما تے تیر پر کیا کیا رنگساے جگر گون کی ہے بہار لخت جگر ہین نہیں کھسکا میں جا بجا</p>	<p>نذر گران سے ہو گئے ہین لاکھ میں کے پھول زین آج تیرے کشتہ بیخ دمن کے پھول فرط خوشی سے پاؤں گئے ہین ہرن کے پھول گو یا کدمن سے جڑتے ہین اوس گلبدن کے پھول انگڑ میں سب بچائے ہوئے یاسن کے پھول رکنا ہمارے سینہ پر اندکفن کے پھول انفاط جالغز اہین نعال سخن کے پھول بائیں جو یار کے سپر گرگدن کے پھول یہ روز ہے کہ آج ہوئے کو کہن کے پھول داسن میں ہین یہ لالہ خونین کفن کے پھول یہ شمع سرخ کوئی سہننا بن کے پھول</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>آدم ہے کس نگار کی رونق کی زمین کیا کیا رنگ شمع شیکے ہین بن کے پھول</p>	<p>تباہی نوزدیم ماہ صفر المظفر ۱۳۰۵ ہجری مطابق چار دہم ماہ اکتوبر ۱۸۹۹ء روز شنبہ دن کے گیارہ بجے پیر امین الدین متا سابق میرنشی و حال نشن باب ریاست ہڈانے بھاضہ درد تو لہج انتقال کیا۔ اس وقوع ناگزیر کے تیسرے روز مضمون انور دام قبلا و حضرت وزارت آب بالقابہ بنابر ماتہ خوانی میرنشی مضمون کے مکان پر تشریف لے گئے بعد ازاں کلمات حسرت انگیزہ الفاظ لفظی آمیزہ اس تشریف فرما ہوئے تباہی نوزدیم ماہ رجب الاول ۱۳۰۵ ہجری جناب صاحبزادہ محمد علی محمد صاحب</p>
-------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نے نو بے شکبے اثنا کے گنگو کے شے شے و سخن میں ایک معرکہ کسی استاد کا ہر کر کہنے سے فرمایا کہ آپ اس طرح غزل
فرمائیں۔ مولف نے بتایا دوم ماہ نکور سے صدر معرکہ مطر و پر کیا سے غزل یہ قصیدہ جناب صاحبزادہ صاحب بہادر
موصوف کی رحمت میں لکھ کر نو بے شکبے کے فرمایا یہ قصیدہ یہ ہے۔

غزوہ اسے دل بت تازک کرے می آید	گنگوئے غشوہ کرے ب فکر سے می آید
تج ابرو شش ندانم بچہ زہرا ب گرفت	زخم بر جانم از د کار کرے می آید
مشیتہ شدہ چشم زخم جمال بر رخ لو	گاہ ششے بفر کہ فرے می آید
بر جبین قشقہ و افشان بر خشس بچو بخوم	بت کا زور و شے سیم برے می آید
از طبع دن دل من میسکتا گاہ مرا	شاید اذ کو کے کے نامہ برے می آید
مدا سے عشق کہ گم کردہ را امن و امان	دل سو سے بلو بچو خط سے می آید
گر شومی بانجبر از غوش توانی دانست	ہر دم از عالم بگر خیر سے می آید
از شے خامہ من زہرہ فوا سے آموخت	خلق در جب دازین شور و شر سے می آید
شوق من گشت غزل خوان چو ہزاران بہار	کان صفر نام خدا از صف سے می آید

غزل

باز از معر سیم سہ می آید	بو کے جان بخش تا غوش برے می آید
میرسد چو گم گشتہ سہوے کفنان	تخل یعقوب مرا بگ و برے می آید
عشق بر کو کون قیس نگہ دیدت ام	گر کیے رفت بجائش و کرے می آید
سہری نگہری از نالہ دل سونگن	کوار سہار ز بے پاؤ سے می آید
از نظر بازی روے تو شد آئینہ خراب	سپیل حنائش از چشم ترے می آید
بے غفر کس نتواند کہ با ہے برسد	رہنما کے بے از ماہر سے می آید
سہت اسے منج بچکان کرد و را من میسکتا	شور و شکر کے بے پاؤ سے می آید

گر یہ شادی سیلے بخون شہید
کر دالودہ اگر دمنسکے می آید

از فسون آبرو دامن کہ تبسم خواہ کرد
شونخ چشمے بت جادو نعل کے می آید

شد کباب نگین بال من سوزش شمع
کودکان دامن پر سنگ شازست کباب
گل شکفت ست بیاض من ازین نازہ نوید
سجود اگہ گراے شمع نہ غلظت جب کسم
از صبر دیر غلم بے خردا گسہ بود
در من خاتم من تا چون نگین نقش نشاند
شیر دل شیر توان شیر علیجان شمر
نیت محرم بد و نیک ز غفلت بمان
بلکہ چشمت اگر کوئے نہال ننگے
ہمچو گل نیچہ ہمت اگر او بکشايد
شادمانند زباغ کرش فاختگان
سنگ رامل چو خورشید نایظش
سے بر دفع در آفاق ز غلظت کرش
آب قباب کعب جوش صدے کرنگرد
تیغ اگر لعل جگ بر آید ز نیام
چو کلامت کماز بہر شنیدن پرش
نیت ممکن کہ در آید بہمن اوصافش
از دعالیم ہمدرداے اجابت داشتند

اشک پروانہ صفت رہ سچے می آید
شور دیوانہ ز صبر بام دورے می آید
کہ بصر آن بہر بیدا کرے می آید
جز طبعین چہ زبے بال و پرے می آید
تا خوش از نغمہ داود کرے می آید
بہر انصاف سوئے نامورے می آید
کہ سہا از نظر اوتوسکرے می آید
ابر بارندہ بہر خشک وترے می آید
مازہ در شاخچہ اش برگ و برے می آید
صورت غنچہ بہر شفت ز کے می آید
کہ از ان سر و دامن شرے می آید
این ہمہ کار ز فیض نظرے می آید
ہر کہ نالان سوئے اور محضے می آید
منفصل جانب بباردگرے می آید
صدم از چرخ نوید تلفے می آید
ہست ہر جا لیکہ صاحب ہنرے می آید
ہر چہ آید بزبان مقصے می آید
لہذا کار از من بے پایہ می آید

زلف شب تاریخی روز شود مشک نشان | تاکہ از شام بنویسد آید

عمر و جامش بکمان روز بروز افزون باد
کہ بدمش جوین مع کرے می آید

جناب صاحبزادہ صاحب بہار مدح المدح نے اس قصیدہ کو سنکر براہِ اوزدائی خاکِ اقصیدہ کو وہ فزون مانوں سے اٹھا کر اپنے سر پر کھلیا۔ اور کلفت کی نسبت بغیر مزید قدر دانی واسطہ اندازی ایسے کلمات تمجید اور افزین کے فرمائے کہ حیطہ تحریر سے افزون اور جزیرہ تحریر سے بیرون ہے۔ بتایا جنوم ماہِ مطہرہ صمد جناب صاحبزادہ صاحب بہار مقدم الوصف نے خاک کو قصیدہ کے صلہ میں غلتِ فاخرہ عطا فرمایا۔ اویس وقت خاکسار نے خلعت کے شکر میں یہ بدیرِ قطعہ کہا

شب غنیمت بگشت و صبح عیش و مسید
سرور و عشرت و آرام و نعم و دولت و جاہ
رسیدہ اندامید و آرزو سے تمام
میر سپہ سعادت خان شیر علی
تو کی چہ سرائے گرم شمع بزمِ لطیفِ انم
تو کی جریدہ جرات تو کی کتابِ نعم
بہوشاتِ تزلزل دورہ افلاک و ست
منو و امرو از براے تمام
زبان کس زبانم نے رسد آرس

در شطیر روئے جہانسان بکشد
خوشی و غمی و عیش و دعا و مرا د
بر آستانِ بلندت پئے مبارکباد
من و رخ چشمِ گرم آفتابِ دانش و داو
کہ یافست روشنی اذ تو محض ابداع
کہ گندہ تو بالطائف جود را بنیاد
گرفت ناز تو وینِ حسد استمداد
جو در زمانہ سخن آمد بدربست عباد
کہاست بھل و کوز اغ فیہ زشت نہاد

مدام با تو را اینجین سخاوت و جود
بحقِ اتکہ منت سارو آله الامجاد

بتایا ششم شاہ جمادی الاول ۱۳۰۵ ہجری مطابق ۱۹۸۷ء عریضہ جناب مولوی سید علی احمد صاحب ابنِ حضرت سید احمد مدظلہ صاحب ابنِ حضرت شاہ میر صاحب بہاری سابق میر منشی و نقشبند دربار لکھنؤ نے جو کہ ایک جرس لائق و فائق

دستی و برہنگار بزرگان ٹونکے سے اس جہان فانی سے ملک جاودانی رحلت فرمائی حضرت مغفرت آب خرابت
 میں مولف کے چہ پہا پہوتے تھے مگر حقیقت مولف جناب غفران مآب سے طریق فقر کا طالب تھا حضرت
 مغفرت ایاب نے مرض الموت سے پیشتر وہ باقرین جو سیدہ بیسینہ خاندان نقشبندیہ میں علی آقائیں راہ نفقت
 مریدانہ و توحبات مرشدانہ مولف کو تائیں فرمائیں۔ اور ذیالیت اور اوخانڈانیہ تبرکیات خاص تعلیم فرمائی۔ اور دو چار عمل اور بت
 کہ مولف بعیت جناب صاحبزادہ محمد اسعد یا خالص صاحب بہادر جنرل فوج نظرموج حضوری بنابر قدسہی حضرت درود و منظر
 حاضر ہوا تا منظر معتقد و نوازی حیدر بنڈتائے۔ اس مقام پر شجرہ خاندان نقشبندیہ یکلمایا ہے۔

لبس توحید خدا کے ذو الجلال	وزیرِ نعت رسول باکمال
شیخ سادہ نمبرہ پیریدان خویش	میوہ ہائے معرفت یرم پریش
پیر من سید علی احمد بدان	مرشد اہل طریقت بیگمان
مرشد خن فیصل الدین بدان	حافظ حاجی و عالم بیگان
مرشد اوسد وہ اہل تیسر	قطب دین مفت رہ کشا عبد العزیز
مرشد اودالدش قطب جہان	ہوئی دوران و آلے اسد بدان
مرشد اودالدش عبدالرسیم	شعیب عرفان صاحب قلب سلیم
مرشد اوسد وہ آل عباس	شاہ عبد اللہ پیر برہنہ
مرشد اوشیخ آدم باکمال	برہنہ اوشیخ بیہوش ال
مرشد اوشیخ عبد الباقی	آنکہ در بزم حقیقت ساقی ست
خواجہ اکبر لکی شاد ادا حاضر راہ	اوز درویش محمد بادشاہ
بادی وقتش محمد زاہد ست	آنکہ رب العالمین را شاہ دست
مرشد پاکش عبید اللہ بدان	خواجہ یعقوب ست پیرش بگمان
مرشد پاکش بدان بیچون و پسند	آن بہار الحق والدین نقشبند ٹو
برہنہ اوضت بریدہ کللال	خواجہ بابا ست پیرش بینال

یا اے از طفیل این کبار
در دوعالم جمله - جا تا تم بآر

تفصیل سامان حمیر

پانگ ساوہ نفیس اسپ مع زیو طلائی و نفوہ پانگ طلائی و نفوہ
 یک یک یک
 دد دد دد

سہرا ازولف



<p>بہنیکیا مطلع انوار سہرا سہرا پر تو رخ سے کیوں ہو میرا سہرا اوس سے یہ بڑھکے ہے اس سے ہر بڑھکے کہ چمک میں بنیں کچھ برق سے کس سہرا سبکے سہروں سے کیوں ہو ترا بہتر سہرا ہے مگر آئینہ حسن کا جو سہرا سورہ نور بڑھو دیکھنے انور سہرا کہ بلائیں تری لیتا ہے یہ جہک کر سہرا سایہ غم فرکا ہو ترے سہرا</p>	<p>آیا جو وقت مرے نوشتہ کے رخ پر سہرا رشک غم شید ترانہ کے منور ہو بنے ہوں ببارخ نوشتہ پر کدھر ہے پتھر کیوں چکا چند نو چشم تماشا کی کو بڑھکے تو حسن میں ہے اہل جہان سے نوشتہ آگیا اور بھی جو بن ترے رخ پر پتھر نظر ہر کی حفاظت کے لیے لازم ہے کیے کٹے سطح سے آویزش تیا کو چمن دہر میں سبزر ہے تو الیا س</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



ہو مبارک تجھے یہ شادی نوشتہ
 آبرو ترے لیے لایا ہے لکھ سہرا



تسلیج پانزوم ہا و مبرقہ و عید کاں حضور پر نور دام اقبالہ بطور سیر و شکار بجانب ریہات پرگنہ ٹونگ تشریف فرما ہوئے۔
 اولاً موضع ڈہوند میں منوق انور ہو کر وہاں کے تالاب میں جال سے چمکدہن کا شکار کیا بڑی بڑی ڈے جمعیان جال
 میں آئیں وہ ہر اسیان حضور کو نصیر ہوئیں۔ پھر وہاں سے حضور والا موضع کو ڈیڑھ کو تشریف لے گئے وہاں کے سمس
 رام ناتھ پٹیل اور اپنہ پٹاری نے حضور والا میں حاضر ہو کر نذرین پیش کیں بعد ازاں منیگا و حضور والا میں دست بستہ ہو کر یہ
 عرض کی کہ بندگان حضور رغودہ دولت و اقبال نے ہمارے گاؤں میں کہ جڑت ہمارا اب دہن دولت حضور والا ہی کا
 ہے رونق انور دی فرمائی ہو کر بڑی عزت بخشی امیدوار میں کہ ہم غریبوں کی دعوت جو چراگی منظور فرمائی جاوے اگرچہ یہ دعوت
 حضور پر نور کے کلب لائق ہے مگر ہمیں ہم غریبوں کا اعزاز فائق ہے۔ حضور والا نے براہ وادی دعوت انوائی کو دعوت
 منظور فرمائی موصی الیہا نے مسان دعوت مہیا کر کے بندگان حضور پر نور دام اقبالہ و جلیہ ہر ایمان حضور کی دعوت کی۔ چاکران

وسائیسان و اراچیان ہر اہر کی پینٹے تقسیم کئے۔ پہلے انفرارغ دعوت مشایخ الیہ حضور پُر نور دام اقبالہ کے سلام کو حاضر ہوئے۔ بندگان عالی مقامی نے براہ عزت افزائی ہر دو سوسیان مرقوم الصدد کو خلعت میں ایک ایک دو شالہ وسیلہ پہنڈیل دوسنا عطا فرمائی۔ پھر وہاں سے حضور پُر نور موضع ممانہ کو تشریف لے گئے وہاں کے مالابین بھی جل سے جمعیوں کا شکلا کسلا (۷۷) مچھلیاں کچڑیں پیرودہ جمعیان حسب الحکم بندگان و الا نشان شہر و دیہات میں ہجو اکراہل خاندان میں تقسیم کردی گئیں پھر وہاں سے حضور والا موضع نیائیلہ میں رونق افزہ ہوئے۔ یہ موضع شخص الام نظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر جو جنگ کی جاگیر میں ہے۔ اس موضع میں بندگان عالی مقام حضور پُر نور دام اقبالہ نے چار روز تک قیام کیا، شخص الام نظام الملک جناب صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تہور جنگ جاگیر اور موضع مذکورہ میں ارادت خاص چار روز تک برابر بندگان حضور والا کی بڑے دھوم دھم سی و دعوت کی اور کل ہر ایمان و معززان حضوری کو اپنے ساتھ دسترخوان پکنا ناکھلایا اور چاکران و سائیسان و اراچیان و دیگر عوام الناس کو خراک اور پیٹھے دیئے بندگان حضور والا نے اس چار روز کے حصہ میں موضع ممانی پورہ و مکرہ پورہ و پورکشتی کلان و سند پڑہ کی طہریں کو ملاحظہ فرمایا اور وہیں بنفس نفیس تین ہرن شکار کئے وہاں سے چار بجے شام کو ممانی پورہ کی ٹیر کیٹ ہوتے ہوئے کھوسات بنجے رات کے حضور والا موضع جہاز میں تشریف لائے اور شب کو مین آرام فرمایا۔ علی الصبح اودا پٹیل نے بیٹنگا حضور میں حاضر ہو کر تدریعی بعد از ان دست بستہ گذارش کی کہ حضور والا جمعہ غریب کی ہی دعوت قبول فرمائیں حضور والا نے بنظر ترحم پٹیل مذکور کی دعوت منظور فرمائی موی الیہ نے نہایت اہتمام کے ساتھ دعوت حضور والا کی فرمائی بعد ازاں طعام دعوت حضور پُر نور پٹیل مسطور کو خلعت میں ایک دو شالہ ایک منڈیل ایک سیلہ ایک کچڑی عطا فرمایا اسی روز و پنجے دن کے مغرب کی جانب سے ایک سخت آندھ بانی۔ بعد توڑی دیر کے وہ آندھ ہی فوہوگی۔ پھر وہاں سے حضور کو راکت غلہ پر چار بجے دن کے تاکہ پورا ہو کر پورکٹ کو روانہ ہوئے حضور والا نے مغرب کی نماز دیا۔ بناس برادروانی پھر وہاں سے حضور والا گہمی پر سوار ہو کر رونق افزہ قلعہ معلیٰ ہوئے۔ یہ جنوری ۱۸۹۱ء شنبہ کو صابنہ زادہ محمد تقیوب خان صاحب خلعت جناب صاحبزادہ محمد عبدالغفار صاحب مرحوم نے انتقال کیا۔ تاریخ خرم ماہ فروری ۱۸۹۱ء ایک شخص مسی غلام خان نیپال فاریز یاست ہذا ہوا ریاست کو خفیہ طور سے ایسا معلوم ہوا کہ یہ شخص مفسد فتنہ انگیز ہے اور اسکے پاس ایسی سمیت سی مضبوطی و جعلی تحریریں ہیں جو کہ دوسیان گورنمنٹ و روسا ہند کے بدظن کو دینے والے ہیں چونکہ ریاست ہماچل سے خیر خواہ برٹش گورنمنٹ ہے بناؤ

علیہ ریاست نے اپنے ملتوی مفید شخص کی گرفتاری ضروریات سے تصور فرمائی۔ اسکو مکت علی سے فہر آلو اگر گرفتار کیا۔ عند تحقیقات اس کے پاس سے ایسی مصنوعی جعلی کاغذات برآمد ہوئے جنکو نامبروہ ہمیشہ اپنے پاس رکھتا تھا چنانچہ وہ سب کاغذات ناگفتہ سے لیکر بند گان حضور والا نے معرفت وکیل کے اجنبی ہڑوتی میں بنا تحقیقات روانہ فرمائے اور بابت گرفتاری ناگفتہ بذریعہ خلیفہ صاحب اجنٹ بہادر ہڑوتی وٹونک کو اطلاع دی اس کے جواب میں جو صاحب اجنٹ بہادر نے نام نامی حضور عدالت ظہر خلیفہ بھیجا ہے بنا برصا منظرین ناگین وج ذیل کردہ ہوا۔

نقل خلیفہ میجر تھارٹن صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ ہاؤرتی وٹونک۔ یہ وہی وہ بند گان حضور

نواب صاحب بہادر دام اقبالہ

نواب صاحب شفیق مہربان کو فرمائے کہ غصان سلمہ امتحان لے۔ بعد اشتیاق ملاقات جہت آیات کشف ضمیر تو دیکھ کر کیا جاتا ہے کہ شفیق میں بقدم غلام قادر خان جلی گرفتاری ریاست وٹونک میں ہوئی۔ یہاں سے رپورٹ توسط صاحب کلان بہادر اجستان گورنٹ ہند کو بھیجی گئی تھی۔ اس کے جواب میں چٹھی ذریعہ حکم حکمران پرنس راجپوتانہ فری ۱۲۲۔ موزہ ۱۲۔ جولائی ۱۹۱۱ء سرکار ماہیڈا گورنٹ ہند فری ۲۶۸۴۔ موزہ ۳۰۔ جون سنہ صدر اس مضمون سے وصول ہوا کہ شفیق نے جو کارروائی غیر خواہانہ کر کے اطلاع اسکی صاحب پولیٹیکل اجنٹ بہادر ہڑوتی وٹونک کو کی شفیق کی اس کارروائی سے مت خوش ہوئے جناب نواب دیر لے کر گورنر جنرل جہاد کشو ہند سین خوشنودی ظاہر فرماتے ہیں کہ شفیق نے اس مقدمہ میں جو کچھ کیا وہ بہت اچھی کیا۔ اور یہی تحریر فرماتے ہیں کہ اس مقدمہ میں تحقیقات ہو رہی ہے ہنوز غلام قادر خان زیر حراست رہے لہذا پاس اطلاع حال قلم محبت رقم ہے امید کہ دستہ کو ہمیشہ خواہان خبریت مزاج ملطف امتزاج تصور فرما کر بارسال ملکات جہت آیات مسودہ پیش فرماتے رہیں نقطہ جہت و شادانی ہمیشہ رہے۔ تحریر تاریخ ۱۲۔ جولائی ۱۹۱۱ء ہدم شیشہ پینسل ۷۶۔ دستخط صاحب اجنٹ بہادر بخٹا لکھنوی۔

توہ چون سنہ صدر میں ولوی نمودار حق صاحب پیشکا۔ نو بداری چوہدرہ گوگو ملا قدر ریاست وٹونک بمبض و بارگرا سے متزل ناگہر ہوئے۔ تباہ پنج بازو ہم ہا سوال الکرم صفت لہر بصلہ خبر خواہی حسن خدمات نمایان حضرت ذریعہ اعظم ام کرم اقا ہے و تباہ وقت

بہر حال جو عہد آئی ہرین بظرف تدوانی و بزرگ نوازی اپنے عمر بزرگ دارالین حق حضرت وزارت آب کو حضور اللہ نے خوشنودی مزاج
اتمسس کا ایک پروانہ جس کے معمول القاب میں لفظ (جناب) اضافہ فرما کر ان سے صفا الفاظوں میں جو اپنے بزرگوں کی نسبت
استعمال فرماتے جاتے ہرین عطا فرمایا چنانچہ اس کی نقل عینہ دوج ہے۔

جناب عمومی صاحب مظهر عنایت و کرم و معج اشفاق اتم انتھار الامر افخر الملک جناب صاحبہ مبارکہ عمر عید اللہ عنان صاحب بہادر و بزرگ
سی ایس آئی۔ نائب لاریاست سلامت۔ بعد سلام ستون و نص خاطر شریف آنکھ ریاست کے تہذیب سے جو ہر کہ خدا سے
تعالیٰ بل جلالہ نے اس نیا زمین تک درگاہ الہی کو عطا کی اسکا احسان خارج از بیان اور انصاف بے شمار ہے۔ لیکن دل
سے تم میرے عمر کرم مجاہدے والد اعظم کے ہونیکو ہر طرح سے تمہاری ذات پر بہرہ و سہ سے اور تم ریاست کے کام کو کمال بخیر خواہی
در لوسوی سے جیسا کہ چاہیئے انجام دے رہے ہو اور عطا وہ ازین تھے اپنی بزرگی اور فرض منصبی کے سبب سے دریاں بزرگ
اور گورنمنٹ عالیہ انگلیشیہ کے رشتہ اتحاد و محبت بڑے استحکام و صفائی کے ساتھ قائم کیا ملے پڑا القیاس میرے بچ کے
اور ذاتی معاملات میں ہی ہماری بزرگی سے ایسا خیال کرنے ہو کہ برون کو ازبکی بزرگی اور بڑائی کے لائق ہوتا ہے تم ہی اتنا خیال
اور لوسوی کو نہ کو نہ کر کے گا کوا اسٹل کے تم میں اور والدہ ماجدہ میں کیا ذوق ہے والدہ اگرچہ دوسری ہرین صلب اور دھن ایک ہے
پہرہ و سہ تم پر ہونو تو کس پر ہو کسی موقع پر تو زینا اگر کسی اہل امور و معاملات ریاست میں جیسے کوئی بزرگداشت ہوتا ہے جیسے کوئی بزرگ
فہمائش اور نصیحت کیا کرتے ہیں تم ہی اور کلائف اور نقصان بھگتو بھگاد یا کو کہ یہ کام سب سے ہونا چاہیئے کیونکہ یہ ہی تمہارے
منصب بزرگی کی شان ہے نہ دوسرے کی۔ ورنہ ایک ایک امین تنہ میرے حکم کے موافق تعمیل کی گو کہ کچھ بڑی بات نہ تھی
تاہم یہی علامت اوستی تمہاری خیر خواہی اور بزرگ خیال کی میری نسبت ہے تم کہیں میری طرف سے کہ تم کے خیالات اپنے
دل میں مضمر نہ کیا کرو اگر کوئی بات ہوگی تو نیا شش پچھول ہوگی خدا غواستہ دل سے کہیں وہ بات نہ ہوگی اگر عامی یا قیامی
باتوں پر تم اپنے دل میں خیال کرو گے تو بیشک تمہاری بزرگی کے خلاف ہوگا۔ جب بیشہ خیال کیا کہ بکلمہ دی آپ کی خیر خواہی
اور بکلمہ گزاری کے آپ کے ساتھ کیسے پیش آؤں جو کرنے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ایک تحریر دی خوشنودی کی آپ کو ورنہ
بنابرین آپ کی شان بزرگی کے موافق یہ تحریر آپ کو بھیجی گئی آپ اسکو سراپا خوشنودی تصور کر کے ہمیشہ اپنے پاس رکھیں فقط
مرقوم ۱۵ شوال ۱۲۸۵ ہجری موجب حکم حضور انوارہ ام اقبالہ شافعیہ اعظم عاتقہ رحمہ اللہ بن۔

آؤ غور فرمادہ ام اقبالہ نے خاص انہیں جو بات بالائی وجہ سے سب سے اپنے عمر کرم حضرت وزیر اعظم انشا کہ پڑا خوشنودی

خراج عطا فرمایا اسطرح اپنے برادران والاخان کو بھی عورت افزائی کی نظر سے بے اعتنا نہ کیا جتنی تفصیل درج ذیل ہے بالفاظ
الغلام (برادر سبجان برابر) ایک ایک ہوا نہ مرمت فرمایا۔

تفصیل خطابات

اعظم الامراء قارا الملک صاحبزادہ حافظ اسحق خان بہادر سلطنت جنگ۔

امفضل الامراء منظم الملک صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خان بہادر مظفر جنگ۔

بنجم الامراء احتشام الملک صاحبزادہ محمد عبد الوہاب خان بہادر صفدر جنگ۔

ممتاز الامراء منظم الملک صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر ولیہ جنگ۔

چنانچہ نقل پروردہ حضور مہر و صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر سلطنت جنگ بمبند درج ذیل ہے۔ برادر سبجان برابر

عزیز القدر سعادت نشان بدل عزیز و اوقیر اعظم الامراء قارا الملک صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان بہادر سلطنت جنگ طالع عمرۃ۔ بعد خوا

و اوقات مطالعہ نمایند جو کہ تم حضور کے چوٹے بہائی اور برادر عزیز القدر ہوتاری اطاعت و تابعداری سے طبیعت فیض طوبیت

حضور کی کمال خیریت ہے جیسے چوٹوں کو برون کی تابعداری کرنا چاہیے وہی اطاعت تماری طاعت سے ہے اور کبھی کوئی

امر خلاف منوی نہ کاری تہ سے خواہی واد نو اور نہ کو گم تم میں ہر لیاقت کار کواری ہی بہت ہے اور جو کام تم سے زیادہ وہ

تم بڑی دلسوزی اور خیر خواہی سے انجام دے سکتے ہو اور جو کام اب بھی کر رہے ہو وہ بھی بہت عمدگی سے انجام کو پہونچ

رہا ہے تم نے حضور کے قیاس سے زیادہ تر اپنی لیاقت ظاہر کی اور جو کام خانگی یا ریاست کے امور ہوں اور ان میں تم سے

مشورہ اور صلاح لگائی یا لیجاوے سو تم نے عمدہ صلاح دی اور آئندہ دے سکتے ہو اور پیش صفدر روزگار پر مشورہ ہے کہ بہائی

کے برابر دوست ہے نہ دشمن۔ پس دشمنی تم سے معدوم ہے اور دوستی اور خیر خواہی آشکار ہے تم اوس نسل کے فقط

اول الذکر کے مصداق ہو ہر طرح سے حضور کے فوت باز اور مستند خیر خواہ ہر جب حضور نے یہ خیال فرمایا کہ اس تابعداری کے

جلیقین تمہارے ساتھ کس طرح سے پیش آنا چاہیے بعد غز ہی بہتر معلوم ہوا کہ ایک تحریر دلی خوشنودی کی نگاہ بجاوے بنا علیہ

بمعین رضامندی خاطر اقدس پروردہ اس مستند خوشنودی مزاج نگہ عطا فرمایا جاتا ہے اسکو ہمیشہ باعث اعزاز سمجھا اپنے پاس رکھو فقط

المرقوم ۱۵۔ شوال ۱۲۰۳ ہجری ہو جب حکم حضور انا و دام اقبال شائع ہوا بقلم حافظ محمد چوہدری میرنشی وزیر الملک۔ و فقط تاجک صاحبزادہ

اور اسی معصوم کے تین پروردہ انہیں الفاطون کے ساتھ حضور والا سے بنام صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر

مستقر جنگ و جناب صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر صفدر جنگ و جناب صاحبزادہ حافظ محمد حسین خان صاحب بہادر
 دلیر جنگ عطا ہوئے۔ اور اسی تاریخ میں پورا نے منجانب حضور انور متخص خوشنودی مزاج اقدس باغافاجدا جی کے حکم
 جناب صاحبزادہ محمد و خان صاحب بہادر تھو جنگ و دیگر کے نام جناب صاحبزادہ امیدار خان صاحب بہادر فتح جنگ و کریم علیزاد
 خان حرمت ہوئے چنانچہ نقل ہو کر پورے پورے جیل ہے۔ اتنی صاحب مہربان نظر اشتیاق بے پایان شمس الام نظام
 الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر تھو جنگ سلامت۔ بعد سلام مسنون وضع باد۔ جو کہ تم حضور کے عمو زاد بانی ہو اور تمہاری اطاعت
 و تابعداری سے طبیعت فیض طویت حضوری کمال خورشید ہے۔ اوچو کہ حق تابعداری اور اطاعت ہے دہری اطاعت
 تمہاری طرف سے ہے اور میں کس طرح تمہاری طرف سے فرق نہیں ہے اور کوئی کہی اور خلاف مرضی مابعد دولت تم سے
 نہوا ہے اور نمودار نو کا تم میں جو ہر لیاقت اور کارگزاری بخوبی ہے اور جو کام تم سے لیا جاوے وہ تم ہی دوسری اور غیر خود ہی
 سے انجام دے سکتے ہو اور جو خدمت ریاست کی تمہارے سپرد کی گئی اور کو بھی بہت عمدگی سے تم نے انجام کیا تم نے
 حضور کے قیاس سے زیادہ تر اپنی لیاقت ظاہر کی اور جو کام غامگی یا ریاست کے امور ہوں اور میں تم سے مشورہ اور صلاح
 لگیگی لیا جاوے تو تم نے عمدہ صلاح دی اور آئندہ بھی نیک مشورہ دے سکتے ہو اور تم ہر طرح دل فیض خواہ اور مستند
 خیر اندیش ہو بنا کر علیہ جلدی شمس کارگزاری و اطاعت و توان برادری تمہاری کے کہیں خوشنودی خاطر اقدس یہ پورا
 خوشنودی مزاج کا عطا فرمایا جاتا ہے ہمیشہ باعث اعزاز و تحکیم اپنے پاس رکھو نقطہ المرجوم دہا۔ سوال مسئلہ چہی ہو موجب
 حکم حضور انور دام قبالہ بقلم حافظ محمد یوسف میفرشی وزیر الملک۔ دستخط نائب صاحب بہادر
 صاحبزادہ صاحب بسیم مہربان و دستان مجمع فرمایا کے زرادان اشرف الامراء الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر
 فتح جنگ بیکر نسل صید نوج سلامت بعد سلام مسنون واضح باد۔ جو کہ تقدیم الایام عند نواب علیہ الدولہ مباد جنت آمنا گاوے
 تمہاری جلا مجد و الدنگوار اور غیر خواہ بزرگان مابعد دولت و اقبال رہے ہمیشہ اون سے غیر غریبی و رسا ریاست وقوع میں آئیں
 اس وجہ سے طبیعت فیض طویت بزرگان مابعد دولت و وزیر مابعد دولت خوشنود و خورشید ہے علی ہذا القیاس تمہارے عند نواب
 وزیر الدولہ بہادر مرحوم سے آج تک بڑے بڑے کار ہائے ریاست مثل ابھاری علی وزیر نہایت غیر غریبی اور امانت و وجاہت
 سے انجام کو پہنچا گئے کہ خراج حضرت جلا مجد نواب وزیر الدولہ صاحب بہادر مرحوم حضرت جلا مجد وزیر حضور مابعد دولت تم سے
 ہمیشہ خوشنود و علاوہ ازین قدیم سے خاندان سرکاری سے تمہارا بہت قریبی رہی رکھتے ہو اور ہمیشہ سے مطلع اور وفادار برادر حضور کے

کرل محمد عبدالرزاق خان صاحب بیست و نهم



ملک و مملکت شاه پند آفر

کریٹل صاحب مہربان شیخ عبدالرزاق خان بہادری سلامت۔ بعد سلام سنون و اضع باد تمہاری متعلق جو کام کئے گئے جیسے کہ صیغہ فوج یا تعلق ڈیوٹیات کا ادن کا مون کو تم نے ایسی کارگزاری اور ذخیرہ جی کے ساتھ انجام دیا کہ جس سے طبیعت حضور انور تم سے نہایت خوشنود ہوئے اور ڈیوٹیات کا کام چکر بڑے ذمہ داری کا ہے کمال امانت اور دیانت سے جس طرح کہ حضور کو تم سے یقین تھا تنہا کی طبیعت اور ملت و اقبال بدین وجہ تھے خوشنود و مضامند رہے۔ اگر سوائے ان کاموں کے دوسرے کام بھی تھے لئے جاتے تو ادن کا مون کو بھی تم بخوبی انجام دے سکتے تھے اور جو کہ قدیم سے تعلق ڈیوٹیات کا تمہارے گمراہی میں چلا آتا ہے تم نے اپنی باب کے لیاقت اور قدامت کو پوری طور سے بتا دیا اور اپنی لیاقت کا بھی ثبوت پورا ظاہر کر دیا علاوہ ازین محلات کے جایگہ کار بھی جو تھے ان نظام کر کے آمدنی کو ترقی دی اور رعایا کو خوش رکھا یہ امر مزید تمہاری کارگزاری کے اسکو باعث عافیت و برکت بنانا چاہتا ہے اسکو باعث عافیت و برکت بنانا چاہتا ہے۔

اسی ایام میں خانصاحب محمد آصف خان پگنہ علی گڑھ کی خانہ قمر کوئی ایک اور صاحبزادہ محمد صابر علی خان اولاد پگنہ مذکور کے پیشکار تھے
دینو الا پگنہ سورج کی منصفی پر اس وقت شیوہ جلد میں صاحبان علی محمد علی پانی پتہ لکھنؤ کے کسٹھ کو اور سی ایم کے خانہ قمر علی محمد صاحبزادہ
شرف علی احمد نائب وکیل سرکار حاضر باش رہنمائی مشرقی ایجنٹانہ تحصیلدری پگنہ سورج پرقبر ہوئے جناح بست دوم اور اولیٰ

۱۳۰۰ھ جری مطابق جمادی الثانی ۱۲۲۰ھ بمقام چارشنبہ بخش سالگرہ بندگان فیض کبیر دام اقبالہ خاص دیوان خانہ میں چاہنے کے دن
کے ایک دربار عالی شان منعقد ہوا۔ اس دربار میں جملہ صاحبزادگان والاشان دنیاگیر داران و معززان و اہلکاران ریاست میاں سا
رنگین حب و ستور قدیم مجتمع تھے بعد ازاں اس موسم سالگرہ جملہ حاضرین دربار نے پیشکام حضور کرامت ظہر میں خدیون پیش کین اذایا
سلامی سر پہنیں اس تقریب نعت قرین میں کونک نے یہ قصیدہ کہلے پیش گاہ حضور الامین پیش کیا ہے

زگم شستن بہم جاے رسانم	سراغ خود بغضت امی رسانم
پیام شوخی چشتم سیاہ بخش	غزالان را عصم امی رسانم
منہ خود می برم ازدواج و نفقہ	لبالم شمع آساے رسانم
دل از کف برد و نقد جان طلب کرد	با کفتم با یا ماے رسانم
من آن سیکم کہ ہر خار و خنجر را	کشان از رہ بدر یا ماے رسانم
براسے چشم مجنون سدا موز	ز گرد را و لیلے رسانم
شما دوست نامہ خود را چو لالہ	بمہر داغ سوداے رسانم
چینان میگرم از ہر جرش کہ آبلے	ز سر یک نیزہ بالاے رسانم
بسر بیچیدہ ام سودا و در دل	تنہا بر تنای رسانم
فغان تا توان دارم کہ اورا	پیشواری لبھاے رسانم
خجالتنا برشکان ترغویش	بصدا بر گسزای رسانم
بن کے چرخ میناں ستیزد	کہ من سنگے میناے رسانم
ترنگے از شکست شیشہ بول	بکوشش نلب غاراے رسانم
کمنہ پیچ و تاب نالہ خوق	ببام چرخ فقرے رسانم
دلہر سینہ بے ساقی کتاب ست	بلب کے جام صباے رسانم
بیفتہ تار و عکس رخ بار	بہم قلب مصفاے رسانم
ہر نو ترستہ مروے دگلستان	خبر زان قدر زیبامی رسانم

دل بیتاب را مانعِ سیلاب
 نیکسان سے برمِ بہت عنیزی
 چو شانہِ چہر بادا بادوستے
 گزشتہ بازیگری زادہ اُس نے
 سلام دل چیدہ نائے بسمل
 منمِ خچیرِ ناوکِ خورد و نماز
 تسایعِ کشورِ آسود گے را
 سرِ عجز و نیاز سے ادلمچیدین
 زنیہ رنگِ دھنوں او فیرے
 نمِ پروردہ اشکِ ست زخم
 کعبہِ میدمِ ناقوس رہبان
 شمارِ آرم اگر من خود نسب را
 کلامِ خویش را در نغی و ثبات
 طال از ناختم دل سے خواشد
 فلکِ بامنِ صورتِ منیاید
 زبید او سپہرِ منہ پرور
 امین الدولہ کز الطاف و دلش
 غیبِ دولت و اقبالش از ہند
 ز استحکامِ دین او تزلزل
 بابِ پنج اسلامِ تویش
 کند رشد کیے آئندہ دانش

بآن آئینہ سیامیہ سام
 قیامت برزخِ سیامیہ سام
 بآن زلفِ چلیپامیہ سام
 دمسابگہِ وترِ سیامیہ سام
 چنینش بے معاہدہ سام
 بعتہ بان گاہِ خود را میہ سام
 اگر خواہی بے نیامیہ سام
 بآن خاکِ کعبہ پائے سام
 بر گلماسے عنایہ سام
 اور رحمتِ باعنایہ سام
 غیلے در کلیسا سے سام
 ز آدم تا ہجوامے سام
 بحکمِ لاؤ اَللّامے سام
 باوجِ عشقِ عنانامے سام
 منش کے بچ داؤد اسیہ سام
 بر فواہِ خود را میہ سام
 من این فنِ ابلطنہ امیر سام
 سوے لعلِ درخشاں امیر سام
 بسلامِ وطنِ کسرا میہ سام
 بنا کے لات و عنترامیہ سام
 من این بر بیف دارا میہ سام

<p> ہم لوگوں کے لالہ میرے سامنے نے گویہ کہ نہروا میرے سامنے شکست ازوے ہا میرے سامنے بنے نہ تاشکیا میرے سامنے بطول شکر خاں میرے سامنے بھلا عیسیٰ وادنا میرے سامنے برنگ تحفہ ہر جامے میرے سامنے بشام اہل دنیا میرے سامنے سخن را برتر یا میرے سامنے نویدش روز و شب ہا میرے سامنے </p>	<p> کتب بحر دانش گز زند موج از من صہ چہ خواہم شد امروز لو انے نصرت ادا گر بر آرم و ز گشتن زار غفلتس ہونے آرم از ان قندیکہ بشکتہم بہ حش خبر از بذل دست ز رفتنش ز باغ من او گلدستہ بستم ضیاء زین آفتاب عالم امروز ملائکہ لب بایں سے کشا یند زودنش با عکس و جاہ و اقبال </p>
<p> بتاریخ ہستی ام ۱۸ گشت ۱۸۹۱ء ہوم کیٹنہ سیر تماثیل صاحب ہما و پوٹیکل جنٹ ڈاؤنٹ و پوٹیکل فایزدار الیاست ہونے اتواب سلامی جب متول سہوین۔ بالونایک راو صاحب مبر کوئل صینہ خزینہ وغیرہ جبکہ حصول خصلت سہ ماہ دہانزودہ روز بجانب پونا گئے تھے منصف فرمائے دارالریاست ہونے۔ بتاریخ ششم ماہ سیر ۱۸۹۱ء ہوم آدینہ وقت مغرب سیر تماثیل صاحب ہما و پوٹیکل جنٹ ڈاؤنٹ و پوٹیکل معادرت فرمائے چھوٹی دیوولی ہونے۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر روز شینہ نو سبکے دن کے مولف کو پیشگاہ مرکا و والا سے بنظر مزید قدردانی دعوت افزا اسے غفلت گرفت پارسہ و حیدر راجہ پندھتہ وقت ہوا چنانچہ مولف نے تہ تبریک عطا سے غفلت بطور شکر یہ قطع عرض کر کے حضور میں پیش کیا قطعہ </p>	<p> بخشی تو پر دہاں مجھے پرو بالے دست کرم تست گز بار سکا بے آنکس کہ بیشکوہ از غبت سید داشت بے شبیر و ساید الطاف تو بدست </p>
<p> بے پاؤں سے از تو بیاں سرو پایانت شہت ز کجا نا کجی اول بجا یافت از پر تو صہ تو جو خورشید دنیا یافت این خیس سعادت کہ پرو بال پیا یافت </p>	<p> بخشی تو پر دہاں مجھے پرو بالے دست کرم تست گز بار سکا بے آنکس کہ بیشکوہ از غبت سید داشت بے شبیر و ساید الطاف تو بدست </p>

ذلت ہمہ بیابانت عزت کجیافت
راشش بصوابہ شمر بلکہ خطیافت
تاثر قیولے ز خدا او بدعیافت
بد خواہ تو بود آنکہ دامن مزایافت
حاجت نہ برد آبرو از بخت ترا بیافت

تا کس کہ سبزه خوش زود گاہ تو بیامید
احسان ترا آنکس نیارد و سبب شکر
حکم کہ نہ گفت و دشمن دل دعا شد
بر مسند اقبال تو با نشیمن کن بود
دوران کر معاشے تو حشر گزنگزارو

ایسی ایام میں باہر پہنچنے والے بندہ کو حضور فیض گنہگار و ام القیام قبلاہ بنظر عرفا در عیاد برپا سے دیات ٹونک و علی گڑھ کا دورہ فرمایا۔
ٹونک کے دیات میں سات مقام کے ہر مقام پر لطیف و پتواریان و صینہ داران و دیگر رعایا کے درپا سے موضع
کے کوکہ درو کا حال دریا نکلی جس کی سیکا امتنا شاہ پایا او کے انصاف کیلئے احکام تحریر جاری فرمائے بعض کے ہتھکڑ
کو حکمہ متشدد کہ کس میں اولیٰ بعض کے نفاست دے پگنات و صینہ جوڈیش میں تفویض کئے اولیٰ بعض مقامات
کو نفیس نفیس طے فرمائے نامان ہر دو پگنات ہی ہمراہ حضور تھے پگنات ٹونک میں (۴۲) مقامات اور پگنات
علی گڑھ میں (۵۵) مقامات فیصل فرمائے۔ پگنات ٹونک میں (۲۵۵) اور پگنات علی گڑھ میں (۹۲) دیات کے عیاد
کا حال دریافت فرمایا گیا۔ چار امراض اور دس چاہ جدید پگنات علی گڑھ میں
اندرین دورہ آباد اور کندہ ہوئے۔ اور پگنات علی گڑھ میں ایک تالاب نکستہ کے درجی علی میں آئی۔ چونکہ ہر دو پگنات مکرر
بالا میں لکڑی کم ہے خصوصاً درخت انہ نہایت ہی کم ہے اس خیال سے حضور والا نے اشتہارات توسل نظامات جاری
فرمائے کہ ہر ایک چاہ کے مالک کو ترغیب دلائی جائے کہ اپنے اپنے چاہات پر چار چار پانچ پانچ درخت انہ لگائیں اور
اوسکے آثار سے مالکان چاہات فائدہ اٹھائیں چنانچہ اس حکم سے اون لوگوں نے اطلاع پاکر تعمیل حکم میں کوشش کی۔
ایسی ایام میں حضور والا نے حسب مشورہ کپتان (ٹی۔ سی۔ پیرس صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ محکمہ بندوبست ریاست
ہزار قمر نقابائے دارالریاست جہ کہ سالہا سال سے ذمہ اسامیان دکاشٹکاران دیات ہر چار پگنات مفصلہ ذیل واجب
الطلب تھی تو یہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے بدین تفصیل معات فرمائے۔

پگنات چہرہ
پگنات چہرہ

پگنات چہرہ
پگنات چہرہ

پگنات چہرہ
پگنات چہرہ

پگنات چہرہ
پگنات چہرہ

پگنات چہرہ
پگنات چہرہ

پگنات چہرہ
پگنات چہرہ

پگنات چہرہ
پگنات چہرہ

پگنات چہرہ
پگنات چہرہ

اسی ایام میں مولعت کا دیوان اُردو میں یہ خیالی مطلع محمدی و نکب میں طبع ہوا چنانچہ یہ قطعہ تاریخ من مناجات کا رگزار
سرا آمد شرعے مستند ذاب محمد سلمان خان بادر اسد لکھنوی سالہ القوی یادگار ہے ۵

کر دقتضیف وہ چہ دیوانے	آبرو شامِ سخن آرا
سال طبعش اسد زعم کردم	مصدر الفت و محبت را

اسی سال میں شادی و گزشت از جناب صاحبزادہ میر شمس الدین صاحب بادر شامِ سخن با حبیبہ فیضیہ جناب صاحبزادہ سافظ
محمد عبد الرؤف خان صاحب کپتان تو پچاند بعد محسن اعظام و درو مال کلام معروض لکھورائی چنانچہ قطعہ تاریخ اندرین قریب مرا آمد
شرعے مستند ذاب محمد سلمان خان بادر اسد لکھنوی سالہ القوی سے یادگار ہے ۵

شمر کو تیرے انصافِ کرم سے خالق اکبر	عوضان مقامِ مسد کی ہمیشہ روانگی ہو پڑ
بوقت عقد یہ دل نے کہا جسے بعد شادی	پڑے تاریخ اسد کدو - سبک گنڈالی ہو

اس قریب وخت قریب میں مولعت نے یہ دوسرے لے ۵

سہ چاوس ہر گرجی کے جو باندہا سہرا	بگیا نور سے رشک پر ہنسا سہرا
نور ہے رشکِ قریب سے زیبا ہے	تا جو رشید کا کلمہ ہو نریا سہرا
سکھ لے تا قدم کہوں نہ بلایں نیک کر	نیکل چہ فتنے تو اور غم نہ لیں سہرا
مہربان ہے تاریخِ مکمل ہے جبین	شام گیسو سے سیاہ نور کا ترکا سہرا
گو یگوری تری صورت ہے بہو کا عارض	پیاری پیاری تری عادت ہے پیار سہرا
آبِ زاب اکی بڑی رخ سے تر ہے اوجِ محسن	لہرین لیتا ہے بڑا صورتِ دریا سہرا
موسے رشید ہیں تو ہے مثنوی رخِ نکستہ شوق	مٹو ہے ہر جسم نور کا تاج سہرا
ایک تو پہلے ہی رکنا تاجوا ہرے چمک	ادبی عارض بڑ نور سے چمکا سہرا
شبنم نے تیرے لئے انجم بنائی بڑی	روز نے نور سے لیکے بنایا سہرا
ہوئی شادی سے درمیانِ محبت کو غنیمت	باندہ کرا یا جو وہ غم نہ لیں سہرا
آبرو تا نظر نور کا مہم سب کو	سہرہ فتنہ کے کہہ اہر کا جو باندہا سہرا

سہرا دیکھ

ہے جو شک جہنم سے اس سہرا
ہو گیا زلف کی خوشبو سے سطر سہرا
رخ روشن پر ترے دیکھ کے پُر زور سہرا
کبھی نوشاہ کے سہرا کبھی رخ پر سہرا
سلک ہو ہو کے بنے وہ ترے سر پر سہرا
اپنے بیگانہ کی قسمت کا ہے اختر سہرا
کہ جدا اس سے نہیں ہوتا ہے دم بہر سہرا
بالہی رہے غشت کا ترے سر سہرا

باندہ کس گمشدہ خوبی نے ہے سر پر سہرا
جبکہ باندہ ہمیں کون شاہ کے سر پر سہرا
چرخ بچھن کیون شک سے کہا نے خوشید
صدقے قربان یہ ہوتا ہے نہیں ہتا ہے
آج بیشائی روشن سے جو چکے انور
نیک ساعت میں جو نوشاہ کے سرے باندہ
تیرے خسار سے وہ رشتہ الفت کیم بڑا
باغ عالم میں رہتے تھکے غفلت اور گل

ابو ولی ہے رفاق سبھی شیر علی
کتنی دانی کا مبارک ہو ترے سر سہرا

موت نے یہ اشارہ اندرین تعزیر قوت قریب لکھے۔

شکوہ آمد دکل آمد و ببار آمد
دماغ خوش دل درجہ بر دنگار آمد
ہوا رنگت آن نازت کبار آمد
کہ گل میباغ خمیہ از ہنر آمد
باستمان صبا نہ تہ تہ آمد
کہ امین از وہ تشویش غار آمد
کہ در جبام می عیش بلے شمار آمد
کہ در چمن تماشائے لالہ و آد آمد

بنعمہ بار و در چمن صبا آمد
کشتو باد صبا عسردان غنچہ میباغ
نشان غالیہ سبیل چنان رشہ خوش
سبوتے غنچہ ز صبا لے زنگ لبور پاریت
و کان رشہ غنچہ از وہ بار کشتو
دل چو غنچہ گلشن مرا لے سیدہ شکفت
جہان ز خرمنے نمازہ بست آیتے
زگر در گزشت چشم داغ بینا شد

<p>زینت دولت بیدار کن آید کہ رنگ بزم ہو سے چولہہ زار آید سخن شناس و شناسان شہ آید</p>	<p>نشست تیر علیجان بخت نوشای چو گل ز شاوی گنج بہ پیرین زیباست سپاس خالق عالم کہ نوشہ زوی جاہ</p>
<p>قطعہ پنج گندھاری جناب صاحبزادہ محمد شیرعلیخان صاحب بہادر شیرمرغ نیاچ انکار محمد ابراہیم خان مہر خلیفہ منشی محمد خان نیونڈا کردار و فہرست ابراہیم گنج ۵</p>	
<p>خوشی جیکی ہرست ہم دیکھتے ہیں ہم نہ ہرہ و شہر ہی اب ہوئے ہیں ۱۲۰۹ این نام سنت کہ گویند جوان نود</p>	<p>مہاک یہ شادی جناب شہر کو بچے سال اسے ہر ذل سے یہ نکلا گر پیسہ نو سالہ میرد عجیب نیست</p>
<p>افسوس صد افسوس کہ بیانیچ شازدہ ہوا ذی الجوش قتلہ ہجری مطابق یاندہم ۱۲۰۹ھ مساجزادہ محمد مسعود خان خلیفہ مساجزادہ محمود خالص صاحب بہادر تو جنگ نے عین عالم شباب میں بجا رخصت ہونے انتقال کیا۔ اس واقعہ کا نگاہ و حادثہ ناگاہ سے علاوہ الدین کے ہر ادنیٰ و اعلیٰ کہ سنت بیچ و الم ہوا۔ چنانچہ شاعر نازک خیال منجور بے مثال مولوی محمد غضنفر علیخان صاحب خلیفہ الرشید مولانا محمد خلیفہ علیخان صاحب مرحوم و مغمور نے اس تہذیب میں یہ افسار بیلور شہر کہے ہیں اس مقام پر درج کیجئے تے ہیں ۵</p>	
<p>گہر دست ناسا کو کھو در ہزبر دلاور سبز بان شکار نیاید دگر گونے بر تو راہ کہ پیکر کش بندگی شد ہمیں کہ دار و گلہ از کھن روزگار بکار آورد و بازے و از گون در و ن صدمت زیر چاک آورد سزاوار دُر اکسند خاکسار</p>	<p>آیا در و را دو دین پر و را ستودہ بتار و پسندیدہ کار بجہ اید مانے بکام و بجہ پس از زندہ شش راہ اسلام دین بمرض غضنفر دے گوشتدار ہما نا کہ نیز رنگ گردن دون گہر را افروید یا بکاک آورد برو آب گوہر بر زیر غبار</p>

گلستان سپارو دست خزان
 بخشید چو ناپا چیز بکش
 نه عهد استوارش نه پیمان در دست
 نه انگ آرزوم نه در کمر
 بر آه نیست تیغ نیز بخور
 سود کار او جز بخور نیست
 سزا در رقص هر دو کس است
 گمن بازیخس زنده کردن لاک
 زشتان بازو در تاب دجبا
 ز گردان و مردان با نام و ننگ
 زینین مردان گرامی نزا
 ز خورشید رویان عابد فریب
 ز دلدادگان و زوار سنگان
 دگر مکر با شنید از هر گروه
 با بنجام جان همه شد ناک
 درغیب که از پیخ دانه خون خرام
 خردمند دانه کنین چاره نیست
 که این شیوه اش در خیرت آمده
 همانا که یزدان دانش فرود
 ازین شادی و غم و دین جهان
 اگر بنده پوید بر آه و صفا

ز بلبل بگوشن نماند نشان
 بناگاه بستاندش باز پس
 و فایش همه روی و دست
 بران در خسته جوینده چهر
 رسیده جهان را با بالائے سر
 بکس جز بدش خیزد آسمانیت
 در امر زوایه بیکو کس است
 فلک با لگان را سپردن بکاک
 ز کشور کشایان انجم سپاه
 ز پیلان هبب و شیران جنگ
 نمایندگان رو دین دوا
 بیغایان تار و شکیب
 بزخمیده گیسوی بستگان
 هر گرجی بود بر پا چو کوه
 رسیدند از دست جویش بکاک
 همین است پایان گیتی تمام
 دین بر فلک هیچ معارف نیست
 نه از خواش و کار و کشت آمده
 ز شب روز و شب بر آرد زرد
 کند بنده خویش را امتحان
 در صبرترین پا لگه هوش جزا

بعقب بے نشخسته محل
 شود برنده را بنده پر کفیل
 هر دو از ضد مهر خدا
 بری از مکان و بری از جبات
 نیاید ترا پیش که روزی به
 که آمد بران صاحب فرقه
 که بردن آن هیچ ندر نیست
 باسانی کار پر و آستن
 ز فتن ازین بر سر اندوشت
 بشاکی نهادن نزد
 نبات قدم بر قضا خواستن
 که شد غیر لغو و زو آشکار
 غم و کفر گر با بود تو آهان
 ترا در دوزخ عالم برکنار
 که جز نور ایمان پور نیست
 درین که در گرجانی بدست
 بباغ منور و آژاده
 شگفته گلستان شسته
 بدر و درون چشمه نموده
 با در زخون سیل ماتم کشاد
 با تم سپید گشته مانند شب

بدین و بدتر نیست بدل
 بغیر حیلش با جبه طلیل
 ز به داد گر پاک و بر تر خدا
 یگانہ بذات دیگر نه صفات
 برین لاؤا سے دور با خرد
 توانی که این صدمه ناکه
 بهما بجه خواست تقدیر نیست
 بنا چار باید بآن ساختن
 گر فتن پسندیده راه شکیب
 بفرمان یزدان با ستم بود
 بر سیم کشتن رضا خواستن
 و در غم بود غم بر کردگار
 چو نیست معنی غم در زمان
 گناه تو آفرید امر ز کار
 نه بینی گمراهی دلخواه نیست
 بنویسم فلک جانتانی بدست
 چو جانی حسین زاده
 بین گلشن گلشن ^{مینی سیران ۱۲} ستره
 مدیده جهان را همان تیره کرد
 پدر را ز غم داغ بر دل نهاد
 درین که بنگاه عیش و طرب

<p>چہ ہا زار افتادہ اندر ہم پے صبر آموختن مشیہ کے ز غم ہا با نسا را افتادہ بار ز منیہ کو تر ازوے نمایا دشاو بنجشد لفر دوس آسودہ را ندائیم کہ من چون ستایم ترا نہ برگشتہ از رہ اعتدال بغضہ فاضل تو انا ترے نہ بے شمع کہ گام برداشتی برون شد ز کلمہ غمستان نہ بد بردل ریش ز امر بہت دہد بچہ داری زیروان اعل عدو کے تو بادا بخوارے مام باد لاووا اصحاب والا مقام</p>	<p>در عین کہ آن تو عودش بعنم در عین دین عمر او بیوگی ہمین سان بر اسمام و خویش و تبار ہمدراحتد اصبر روز می گنادر بیم زد آن کوچ من مودہ را سر اسرور ادا دودانش و را تو در چہ سار کا نہ صفات کمال بہر انچہ گفتہ تو دانا تر می نہ پسندار مت صبر بگذاشتی ولیکن بر آئین اہل جہان نہائے بشادی زواید غمت ببخشد ترا پاک نعم البدل بود دوست شاد و نہ خند و کام بجہ محمد علیہ السلام پ</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بتایج مذکورہ بالا سنہ صد و رفا صاحب محمد سجاد خان شہر جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب انصر صیغہ پوس پرگنات
نے بعد از مدہ سہینہ انتقال کیا۔ اسی بتایج مولف کی ہمنیہ و کھان نے ہمارے چند رجسٹراس جہان فانی سے ملک جادوئی خشت
اقامت باندہ اجانبہ و خود خاندان قادریہ میں حضرت راج شاہ صاحب سونہ پوی کی مرہمتیں اونکے خاندان کا یہ بیخبرہ ہے

شیخہ نجمہ عالیہ خاندان قادریہ

<p>ہست اولم یلد و لم یولد وحدہ کا شریک بیگم نفسہ الہیہ الہیہ</p>	<p>حمد جمید بذات پاک احد مد گیا ہے کلا زمین روید میں زندہ با ناک فکرا ہر سو</p>
----------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------

مرغ واسے مست در اطاعتِ او
 حلقِ نیتی و همسِ ہمت
 ہست را باز سے برد لبِ ہم
 پاک را خواہی کند چون خاک
 چشمِ باطن بود اگر بینا
 نامِ پاکش محمد ^ع ہے
 شد مقرب پرستیدہ لوک
 آسمانِ برین زمینِ او
 طہارم لامکان مکانِ او
 سرورِ کائنات صل علی
 پدرِ مادرِ حسین و حسن
 بھران گفت کھیلکِ چمنی
 عنقریب آبِ خمیرِ دوشنہ
 بہشتِ باقر خجستہ نہاد
 موسیٰ کاظم شہِ عالم
 بھرمعدن کرختہ والا
 بھرشخِ مجید بنِ رقی
 بابو الفضل افضل الفقہ
 معدنِ علم و مدنِ معنی
 ہست ہنگارِ امکاںِ گرو
 بجنا ب مٹی دینِ بے

سرِ پستی ہمہ لطافتِ او
 کرد پیہ را بلند می و پستی
 نیست راہست می کند و دم
 خاک را می برد لبِ پاک
 حسابِ لوز دوست جلوه نما
 لوزِ او بود ذاتِ پاکِ نبی
 باعثِ افزائشِ انساک
 قصہ برش مست شد نشینِ او
 بامِ چرخِ ست آستانِ او
 اشرف الانبیاء حبیبِ خدا
 یعنی از بھران رسولِ زمین
 پس بے حضرت علی کہ بے
 و زبرائے حسین لب تشنہ
 بامسام انام زینِ عناد
 از بے جعفرِ امامِ اممِ پ
 پس بے حضرتِ امامِ رضا
 بحقِ حضرتِ سرِ سق
 بے شبلی کہ ہست را ہنما
 بابو الفرج شخِ طوسی
 از بے بوا حسن علی کہ ازو
 از بے بوسیدہ معدنِ

از پے آنکہ عبد رزاق ست
 بابو صالح آنکہ کان صفا ست
 بحر نوابہ محمدی دین ما
 از پے سید حسن خواہم
 پس پے سید عیسیٰ دل
 از پے آنکہ سید حسن ست
 پس بشیخ جہان بہاؤ الدین
 از پے شیخ ایرج ابراہیم
 پے شیخ محمد بن مسکین
 پس بشاہ جمال نیک فصال
 بحر شیخ محمد افضل ما
 پے شاہ محمد فاضل
 پس بشاہ غلام جیلانی
 بنیاد فقیر بے توقیر
 قلم فکوش بدعیان شس
 قلم بر طلق ست ذات تو
 بہت لطفت تو عام دیدہ دم
 راج شاہارہ رضا برگیر
 قول روز الست دارے یاد
 پس ہمہ کار خود باد بگذار
 بندہ تو مگر نہ مسرور

در فرخ فقیر سیر طاق ست
 صلحی را ہمہ درس باو است
 بعد آن سید محمد را
 بحق سید محمد حم
 لبیا دات سید موسی
 بظیفالش کہ سید احمد بہت
 رجب در مہنائے وین متین
 شاہ ملک صبوری و تسلیم
 بحر شیخ زمان عزیز الدین
 بحر سید محمد خوشحال
 لطیفیل محمدی
 شاہ اودھ پیش کہ ست دلاہ
 از پے اسماعیل لاثانی
 کہ منم راج شاہ پر تقصیر
 چاک کن نادم گناہ نش
 کرم و عفو از صفات تو
 چہ تعب گناہ بخشے اگر
 کہ بود برضا طریق نفیر
 گفتہ بودی بے قوائے ناشاد
 بندگی کن ترا بحکم چاکار
 بود خود را بدان بندہ بودے

خاکِ تنویشِ اذان کہ خاکِ تنوی
بر نیاید ز خاکِ آوازے

تازہ بیدار گناہ پاکِ تنوی
بس چینِ ست اندرین مازی

القصہ

اے غنی ذاتِ تو از محمد و من
اے بری محمد تو از اوراک
مے توان آرم نہایت در ضمیرِ تو
چون تنائے تو مشہور از من ادا
پس ہمہ بیند کہ در درگاه تو
ہر دمے مابول پر سوز و ساز
یا خدا ہر رسول مصطفیٰ
یا خدا کئے لایزال ذوالسنن
از براے خواجہ داد و دے
از پے معروف کرنی شیخ دین
از براے حضرت سرور کہ او
از پے شیخ بنید بے مثال
محمد آن کو در عبادت بیگمان
محمد آن کا نرا ابو اسحق نام یار
از براے حضرت خواجہ حسن
سید قطب الدین قطب دین ما
از براے خواجہ عبد السلام
محمد صدر الدین والاشان فقیر

در صفاتِ واحد ہم نارسا
شکر تو بیدون زاتِ راک
گر بتا بدزدہ بر منیر
تو شنشنا ہے منم اونے گدا
عجب ہا سازیم ہر دور را تو
العجب سازیم با عجب دنیاز
یا خدا ہر عیالے مر نطفہ
از براے خواجہ راجی حسن
آنکہ را بے مفت را کردے
جائے او خلد برین باشند یقین
یافت اسرار طیفقت مویو
از پے شیخ محمد در خصال
گشتہ عبد اللہ تاسے در جہان
در نکوئے بودہ است اندر انام
مازکی آمد خدایس ورز من
از پے عبد الکرم اولیسا
آنکہ جائے او بود دار السلام
از پے شیخ شہاب الدین کبیر

رہنما کو پیشواؤ پر سر ما
 بھر شاو بدر عالم دین پناہ
 کردلقین جہلہ ہارا و دین
 درجہ ان شد قبلہ گاہ رستان
 آنکہ بود از پسران مصطفیٰ
 وزیر اے شاہ نور با خدا
 پس غلام شاہ جیلانی پیش
 آنکہ بودہ پسر و دین بنے
 یعنی عجز راج شاو جان نثار
 کن عطایش در عشق خویشتن
 کن عطا در عشق قطع ماسوا
 وقت مرگش ترک مبعیہ کن

بھیر خدالہ دین کبیر سر ما
 از پے حق گوشتاب الدین شاہ
 از پے شیخ حبیب شاہ دین
 از پے شیخ بدیع الدین کہ آن
 از براے بھیر با صفا نو
 از براے عبد حبیبی یا خدا
 شاہ ادم بھیر آن اصحابش
 بھیر اسماعیل مھے مولوے
 از براے آنکسار خا کسار
 رحم منہ اے خدا کے ذوالمنن
 غیر از نیش نیست یارب دعا
 زین جہانش ناتمہ با نیش کن

اسی ایام میں جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر مامون حضور پر نور دام اقبالہ نے مقام گلزار کتارہ کو دینا
 پر بیکہ تعمیر فرمایا۔ جناب نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکنوی نے اسکا یہ قطعہ تاریخ کہا ۵

محمد خان بہادر کو تعمیر
 اسد کم کن سر آب ز پیکہ سال
 سکا نے بربلہ دریا خوش اسلوب
 بساز بیاب تحفہ خوب
 ۱۳۰۹ھ

اور اسی ایام میں جناب صاحبزادہ صاحب بہادر برصوت کے شکوے دولت و اقبال میں فرزند سعادت پیونہ تولد ہوا۔
 صاحبزادہ محمد عباس خان نام رکھا گیا۔ چنانچہ نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد نے یہ قطعہ تاریخ ولادت کہا ۵

چون محمد خان بہادر یافتہ
 گفت ہفت سال تا نیش اسد
 نور چشم از فضل لطف کردگار
 شاد ماند نور چشم با ستار
 ۱۳۰۹ھ

حیف صدیعت اس مولو ہوسود نے ہر سال اس جہان فانی سے ہلک جاوادی رخت تافت باہر (درغ مودی)
 ۱۳۰۹ھ

دادہ کا بیج رملت ہے۔

بتایا کہ بعد میں وہ ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ ہجری مطابق سیدہ زوجہ ۱۹۹۳ء جولائی ۱۹۹۳ء حسب الحکم حضور فیض گنجپور دام اقتبالہ شفاخانہ نصیب
چھبڑہ میں بغرض رفقاء عام کو لا گیا جنانہ شیخ انوار الدین صاحب ناظم ریگہ چھبڑہ علاقہ کو ایک اسپتال بابت اقتسل شفاخانہ چون
تحریر فرماتے ہیں۔ اسے حاضرین جلسہ ہزارہا لشکر بہرگاہ حق جل وعلیٰ و سیاسیت و بعد و بعد و درگاہ عطا ارض و سب کچھ
آقا کے نامہ خلد و نہایت کسر علی نصف سکندر حرکت حضور فیض گنجپور امین الدولہ وزیر الملک جناب نواب حافظ محمد
ابراہیم خان صاحب بہادر صولت جنگ - جی - سی - آئی - اسی - دام اسد اقتبالہ و ضاعت اجمالہ کی رعایا پروری و عدل گسری
شہرہ آفاق ہے جیسی کچھ غور و پرداخت و رفقاء رعایا و برابری حضور لایع انور دام ملک کو نظر ہے۔ وہ انہیں الشس و البرسن
الاس ہے۔ میں اس کی تشریح اور بیان سے مجبور ہوں اور ان سب کی شمار کو ایک مدت و ملت و درکار ہے۔
منجھو اس کے قدرے قلیل جو اس وقت میری زبان پر ہیں آپ صاحبوں کو یاد دلانا ہوں کہ امتعام بیالیس میں کس قدر رعایت
و اسالیس رعایا کی مرعی فرمائی گئی ہے۔ ہزار ہا گیا لراضی چاہی و بارانی و افتادہ جو حصہ واز سے کارشکاران کی ذمہ
بندی تھی وہ سب ایک قلم علیہ و ذلی گئی۔ دوم نوات ابواب خیر و غیرہ جو کارشکاران کے کماؤ میں زمان سابق سے
بند ہی چلی آتی تھی۔ وہ سب معاف فرمائیں۔ سوم ہزار ہا و بیہ اقیات سنو اتین المال منات سنو ۱۹ رعایا کو بالکل
معاف ہوئی۔ چہارم سب حیثیت دیکھو پٹ سے رعایا کو خوش دل فرمایا گیا۔ اور علاوہ اس کے طرہ کے رعایتیں اس
بیالیس میں رعایا کے واسطے کھی گئی ہیں۔ پنجم اجڑا سے دستور العمل سارے کیسی کیسی آسانی و تحفیت حاصلات سارے
میں تجویز فرمائیں کہ روزا جڑا سے دستور العمل سے جملہ تجار و بیوپاریان کمال شکر گزار و خوشدل ہیں۔ ششم رقم پاپ و وزن کشی
خرید و فروخت مال جو قدیم سے مروج تھی وہ بالکل معاف فرمائی۔ ہفتم واسطے آسانی و رعایت تجار و بیوپاریان کے قسم
را ہماری فرمائی۔ ہشتم واسطے بیہودی و آرام و رفع تکلیفات و دوری رعایا و حق میں مغلوں ان ہر ایک محکمہ کے اہلکار و حکام
علیہ و امہ و فائزے تاکہ امور رعایا و معاملات رعایا کی باوقوف و رستی پذیر ہوتی رہیں علیٰ ہذا القیاس دیگر ہزار ہا پرورش
و اتسام ذوال بخشش رعایا کو کمال رعایا مسندول و مرعی ہیں اور صد ہا شہ فیض خاص رعایا پروری کی نظر سے اجڑا فرمائے
گئے کہ جنگی آبپاری ممالک مجموعہ رشک جمن و ہر گشتن ہیں۔ حاضرین جلسہ ہزارہا و بشت کہ کمال خوشنودی و خوشنودی
شکر یار و کار واد و سب و لازم ہے کہ دین و بلا بندگان حضور فیض گنجپور حاتم ذوال جہ خصال نے واسطے حفاظت و اسالیس خلق

کی قصبہ ندامین افتتاح شفاخانہ کا مد نظر کیا انفرادی سرکسیرت علی ڈاکٹر کو کچھ نہایت سنجیدہ اور ذی علم پرستیا تجربہ کار ڈاکٹر مین
اسم فرمایا۔ اور علاوہ مرنہ تنخواہ ڈاکٹر وغیرہ ملازمت متعلق شفاخانہ کے تھاری مکان وغیرہ ادویہ کے واسطے ہزار ہا روپیہ کا مرنہ رعایا
کی سہرہ دی و پرورش کے خیال سے منظور کیا۔ بتایا کہ امروں حسب الحکمہ دار عالی اقتدار اس قصبہ چھوڑ دین شفاخانہ کو لایا جاتا ہے
مین سب صاحبوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اس شفاخانہ سے ہر خاص و عام مکانے ختم ہرگز نہ کوہہ اسالیس خوشی نصیب ہوگی کہ
جو ہمہ خیال مین بنیں ہے اور چند روز مین مفاد اور آرام اس فیض عام کا ہر خاص و عام کے دل مین اچھی طرح سے جانشین ہوگا۔
مین اپنے آقا کے دل نیت و امانت کو کی ترقی عمر و دولت و جاہ و اجلال کا صدق دل سے دعا خوان ہوں کہ حق مل و علی
مضووعا علی جاہ کو باین مدگل گستری و فیض رسالت در عایا پروری عمر و نوح و حیات خضر و انبیا سکندر سے بہرہ ور و اوشاد کام رکے۔ اور
نہایت خوشی ظاہر کرتا ہوں کہ آپ سب صاحبوں کو یہی بخلوص دل آقا سے جہان پناہ کے فیض رسالتی اور غامدی اور مدگل گستری
کا کمال درجہ شکر گزار اور دعا گو پاتا ہوں نقطہ نمونہ ۱۳۔ جولائی ۱۹۹۲ء

بتایا کہ نسبت و دوم ہادی الہیہ ۱۳۹۲ ہجری مطابق بمقتدہ ۱۵ جولائی ۱۹۷۵ء کو یکم شنبہ جشن سالگرہ حضور پروردگار اقبالہ بدستور
سابق بڑے دہرم و دم سے منعقد فرمایا۔ اس تقریب فست تزیین مین خاکسار نے یہ قصیدہ کہا ہے

آبد ببار تازہ و تر شد ز نو جان	جوش طرب بردے زمین تہ آسمان
موج ہوا ز لالہ حمرا گشت رنگ	در شبنم ست در کبریا گشت نشان
کچ کر وہ است بر سر غوغا و غیلا قیہ	گلن یارن شگفتہ در آمد بوسمان
مسج بہار آئینہ را کرد پاک و صاف	سار و تارے ساز شود آفتاب اذان
در صحن نو نسیم از شگفتہ فز شش	باد ادم سے زود نہ چہ چنگ بزدان
یک سر بنفشہ رنجیہ سبیل یک طرف	یک جانب ت ز کس در سرین دار خوان
آنا ز در چمن گل سورے زنت ط کرد	سوسن کشودہ است لب لکھن زبان
لالہ پیدالہ بر سر بہت نمودہ است	تا آورده خراب طرب پیش میکان
سردالیدہ است یک پا بر آب چو	تا آب رنہ بازور آید چو آں
مستانہ قمری ست ازین بارہ بر ہوا	دیوانہ سبیل ت ز گویہ موشان

ورنمہ است مطرب بیل مندل طرا
برخاست از جلال ہر گہ گل نوا
ہر غنچہ شد بقوت لبریز از گلال
مالیدہ اندام گلستان بر خیمیر

قصیدہ نمد روزگفتے برد عثمان
در باغ دلف نواز گشتند گلستان
ہر سست گشت حوض پر از رنگ زعفران
از گرد رہگذار سخن فہم و نکت دان

مطلع ثانی

فرخندہ ذات و عال صفات و بلنشان
آئینہ مے خورشید از صفائی دلش
با این ذکا فہم چو اود زمانہ نیست
تسلی خرد ہمیشہ کند بر شعور او
در غمتش کنیز بود از ہر شستری
روکش بفرج او نشو و سیج رستے
بر زم گویش دل سنگ ست آب آب
مسند نشین محفل نصرت کما زوقار
خلقش پیچست کہ بہر گاہ جو گل
سہ پیچہ باز است کند از ہمیش
ماہل شود چو غافل را دوسے بدل و چو
بہت بود ز طول سخن مختص کلام
یار ب ہمیشہ پروا بود دل نہ دوز

مقصود اہل عالم دشو و در جہان
از روی اوست چو ہر دالائے اعیان
گوے بلوہ است بدانش ز بحر دان
کلاک ازل بوصف معاش تر زبان
مستاب و آفتاب رہ باشت غلام ان
در عالم از شجاعت او رفتہ داستان
بر سخت گیرش زعدو سر کشد فغان
بر کوہ بار صولت او آمدہ گران
از روی بود ہمیشہ تر تازہ ہنر جان
سبب دچو مسعودہ کہ گفت عیش انشان
گر دینی زنجشش او کیج سبب و کان
سوسے دعا سے دولت و عیش برم انان
کین شمع روشن بہت عجب غنہ چو دان

بتاریخ ہند بہ ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۶ ہجری مطابق ماہ اگست ۱۸۷۹ء بروز پنجشنبہ اسٹنٹ جنرل پرنٹنگ میکی روٹری
نے فائزدار ریاست ہر کمیتان جیل و مطبع ممبئی و منٹری اسکول ریاست کولہا نے ذیابہر واپس تشریف لگئے۔ بتاریخ یک ماہ محرم الحرام

سلسلہ ہجری مطابق بہشت پنجم ماہ اگست ۱۸۹۳ء روز چہارشنبہ کینان - ٹی سی - پیرس صاحب بھادقلم مقام پوٹیکل
اجٹ ہڈوقی وٹونک فائز وڈالریاست ہوئے سلامی التواب مسب معمول عمل میں آئی۔ بعد چندے نصیحت فرمائے
چھاؤنی دیولی ہوئے۔ بتایا تم ماہ صفر مظفر مطابق یکم اکتوبر سنین صدر محمد مصباح الدین خلفت ویر الملک حافظہ عید یوسف منشی
در بار ٹونک عمدہ پراویٹ مسکر ٹری والا انشا رضوی ممتاز ہوئے۔ پہلے اس کام کو کجناب حسن رن صاحب پرنسپل
منٹرل دئے اسکول ٹونک انجام دیتے تھے۔ بتایا دہم ماہ صفر مطابق دوم اکتوبر سنین صدر وڈاؤنیشی محمد عبدالرحیم عت
بتا ہشیہ فرادہ غشی محمد شجاع الدین منشی خاص حضرت وڈرا عظم القایہ شاگرد مولعت نے مہربست وڈاؤن سالہ روڈ پور واقع نرنگ
میں ہنگام طشیانی آب غرق ہو کر انتقال کیا۔ غشی مرحوم باہنوال المکرم سلسلہ بھادقلم وڈاؤن انکار سنگر ٹونک
سے نرنگ گڈہ پوٹونڈاؤن چند مدت محکمہ سپرنٹنڈنٹی کے کام کو انجام دیا۔ پیر پوٹونڈاؤن حسن کا گزری عمدہ نائب
تحصیل داری پراور ہوا مگر قصا کا کیا جا رہ۔ غشی مغمضو خط تعلیق دستعلیق میں برائشاق تماکا ہے اسے شہر وخص کیون
ہی انتفات ہوتا چنانچہ نرنگ کلام ہے ۵

میں دل کی لونبین خبر نہوئی	آہ سنت کش اثر نہوئی
کاہ کو کرتے سنت در بان	اے صبا تو ہی نام نہوئی
اپنے بگائے دیکھنے آتے	اون کا شہرہ در می خبر نہوئی
دلبری میں ہے شہرہ دل لاری	اس جزا کی تسین خبر نہوئی
رہ گیا پردہ ترا پردہ نشین	نیکہ شوق پردہ در نہوئی
محب تمہارا قیام دل میں ہوا	جان آمادہ سفر نہوئی
ہو گیا صبر سے حق میں گبر	صحیح مشر ہوئی سحر نہوئی
منہ چڑا جاتا دم میں پردہ رخ	آہ عشاق رخسار نہوئی
آنکھ سے چٹکاٹاٹے سو	یہ صدف قابل گھر نہوئی
دل کمان سے کوئی لائے ہر گز مری	ناز جو تیرے اٹھائے ہر گز مری

کون اون کی رعنہ چشم جو دہم دم کیا - بچے ایسا بلا بیا بر عینم صاف کیا تھے کسین احوال دل بڑ کیون نہ اس کو خنجر ہو جس کو کہ تو داہرے عجب ساز چشم ست یار دل سے نازک نہ رہے غوغا نشہ نگر یون نہ یہ سب گل پدھر دم ہو خدا	کون ناحق مار کھائے ہر گم سڑی جس کا دم ہو تھوچہ آئے ہر گم سڑی آتے ہیں اپنے پرانے ہر گم سڑی بزم میں اپنے بٹائے ہر گم سڑی ہر گم سڑی دے جلانے ہر گم سڑی کون اس کو بھیس سے ٹھانے ہر گم سڑی یون نہ بلبس راگ لائے ہر گم سڑی
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

آبرو و استاد کی رسوا ہے ہر کیون سخن شہر موند پائے ہر گم سڑی	
----------------------------------------------------------------	--

اسی ایام میں مگر مصطفیٰ مدنی داود دارالریاست ہوئے علاوہ ولی اشار کے گاہے گاہے اردو میں ہی فراموش
تھے جو بیان چند روز رہنے کا اتفاق ہوا تو چند غزلیات فرما کر مولف سے ادب پر اصلاح لی چنانچہ ادب کی یہ ایک غزل
لکھی جاتی ہے

تیرے عکس بن گئیں سے اک کل نکل گشت بین ہم آئی ہے گل ہنسنے بین کلیان مسکراتی بین عناد کل سے قمری سرو سے بیزار ہو جائے نیکون حیران ہو اس کو دیکھ کرانی اندیشہ ہوئی جنی نہ نظر اہل لگی وقت نہ نظارہ دردندان سے نسبت گوہر خوشی بگو کیا ہے صفت مرگاہ قاتل سے مقابل ہو نہ تو بدل سسی مایہ دندان کی صفت تیری کرے کو لیکر بدلت آبرو و استاد کے شہر رہے شہرت	شفق ہو لی نغز آتی ہے یکہ بولون کے خوسر بین ذو اسبجان گلشن نازن بین صحن گلشن بین قدم بجزہ جو فرائے وہ مگر صحن گلشن بین تیری تصویر کا خاکہ عجب ہے رنگ روض بین ہے عالم برق تابان کا ترے کرکلی چلن بین کڑوا لے جاتے ہیں قوتی پوشہ اس کے من بین جری ہر اک نظر آتا ہے ان ہمو کی پیش بین نہیں ہے تاجر گویائی زبان برگ سوسن بین دگر نہ دسترس تھی شاعری کے ملکوتی فرخ بین
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اسی سال میں مرزا حسن بیگ کلمتوی وکیل سرکار حاضریہ رٹینسی مغربی راجپوتانہ واقع اور سے پور سواٹ نے انتقال کیا
 بجائے مرزا کی مرحوم حکیم عبدالحمید خان وکیل سرکار معینہ رٹینسی جے پور ماموڑا نے گنگے حکیم صاحب لالہ کلیان رائے
 اسسٹنٹ معینہ لالہ وکیل مقرر ہوئے اور بجائے اسسٹنٹ مسطور فشی راجپوتانہ رٹینسی کی تقرری عمل میں آئی
 انیسویں دن میں لالہ پربھو لال اسپنٹل اسسٹنٹ شفا خانہ ٹونک جو کہ ایک عرصہ سے بغاوت و جج مرزا حسن علی علیہ سے
 اوکو چند ماہ کی خدمت سرکار دہلا سے عطا فرمائی گئی اور بجائے لالہ پربھو لال مسطور ڈاکٹر حافظ کریم محمد اسپنٹل کی تقرری
 عمل میں آئی۔ تین بج چارم و پنج اپنی انسانی ۳۱۰ لے جری مطابق بست و ہفت ماہ اکتوبر ۱۸۹۲ء کو پورچسٹنہ بند کان حضور فیض گنڈ
 دام اقبال نے دیوانہ فاضل خاص واقع قلعہ معلیٰ میں دربار عظیم الشان باجماع ہندو صائبرادگان اہل خاندان و دیگر اراکان و معززان
 و اہل کلان اعلیٰ و ادنیٰ و سیٹھان و ساہوکاران و چودہریان و قانون گویان و ڈپٹی پٹواریان و دیانت دارالریاست ہذا مستعد و فاضل
 اور روبرو سے دروازہ دیوانہ فتح حسب قاعدہ دربار ایک کلپنی پیدل مع مین باجہ صفت بست کمری کی گئی۔ دن کے دس بجے
 حضور پربھو دام اقبال مظاہر غ سے رونق اور قلعہ معلیٰ ہوئے۔ سپاہیان و کلپنی مین باجہ نے سلامی ادا کی حضور والا داخل
 دیوانہ خانہ ہو کر زینت افزائے مسند پر مین پرئے۔ عالیجناب حضرت وزیر ارباب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست
 بالغا یہ نے حسب احکام حضور والا ایک بست مری اسپچ سرکاری جسکی نقل مجھ سے دیج ذیل ہے حاضرین دربار کو سنائی اور جملہ
 تقریر باجو کہ جواب اسپچ حضور ہی حضرت وزیر اعظم بالغا بہ و دیگر ممبران کونسل نے روبرو سے حضور والا کو اکیں مؤلفہ مانج
 مجھ سے ہرینہ نالین باکلین کرتا ہے۔

اسپچ حضور فیض گنڈو امین الدولہ وزیر الملک نوابا فضا محمد ابراہیم علیخان صاحبزادہ احوست
 جنگ جی سی۔ آئی۔ امی۔ دام اقبالہ فرما زو اسے ریاست ٹونک بدر بارعام واقع

بست و ہفت ماہ اکتوبر ۱۸۹۲ء

حاضرین دربار کو آج کے انعقاد دربار کا شاید سبب معلوم نہیں ہے اس سے پہلے میں چند امور ظاہر کر چکا ہوں وضع ہو کہ تمہارا

ایک مین ہی عاجز بندہ عاصی خدا تھا۔ لے کا ہوں۔ مگر حاکم الملکین نے محض اپنے الطاعت و کرم سے حسین مین سے انتقام کر کے بجائے خود کیا کل رعایا سے ریاست جو میرے زیر حکومت ہے سب امانت خداوندی نے جو میری مخالفت اور سب روکی مین دی گئی ہے پس ابتدا سے سنہ نشینی سے مجھ کو اسم تک اپنے ہر طبقہ کی رعایا اور ایام کی رفاہ و سالیس کا خیال ہمیشہ مکرر خاطر رہا ہے چنانچہ ابتدا سے حکمرانی سے حکم بادشاہ علی الاطلاق جیسا نہ اپنی رعایا کے آرام کے لئے مین نے جدید نظام جو کئے مین اس وقت ان مین سے چند امور کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) محاصل مالی کا کوئی دستور باقاعدہ نہ تھا باوصف کو شش رعیت کی آمد و گی کہ ترقی پر نہ تھی نہ محاصل کی افزونی تھی مین اپنی تجویز خاص سے لاکھون روپیہ صرف کر کے محکمہ بندوبست قائم کیا اور گورنمنٹ عالیہ سے ایک صاحب بہادر و زمین لائق افسر یعنی سپرنٹنڈنٹ سروس صاحب بہادر کے خدمات منتقل کرائیں۔ اور شل گورنمنٹ عالیہ بندوبست جاری کیا گیا یہ لاکھون روپیہ جو اس انتظام مین صرف ہوا محض اس غرض سے ہے کہ رعیت کو آمد و گی اور محاصل اراضی کو ترقی ہو مین صاحب بہادر موصوف کی خدمات خیر گذار ہوں کہ ان مین نے کمال دلسوزی و عمدگی بندوبست کے کام کو ترقی لانے کا مقصد پونہ کیا۔

(۲) مین اپنے عمومی صاحب اختیار الامور انظر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر و خیر جنگ س ایس آئی کو نائب الریاست و وایس پریزیڈنٹ کونسل مقرر کر رکھا ہے کہ وہ اپنے خدمات مفوضہ کو بہت اچھی طرح سے انجام دے رہے مین آئندہ بھی بجکراون سے امید ہے کہ وہ اس سے زیادہ اچھی طرح جانفشانی سے اپنی خدمات منصبی کو انجام دیوینگے۔

(۳) خداوند تعالیٰ کا حکم ناطق ہے کہ مشورہ مین خیر و برکت ہے بجا ناطق اس کے ریاست کی کارروائی کے لئے ایک مجلس عمومی یعنی محکمہ کونسل سے مقرر کیا اور اس محکمہ کو مجلس محکمہ جات ریاست پر اعلیٰ قرار دیا اور اس کے اختیارات کو دست کے ساتھ محدود کیا۔ چنانچہ ممبران کونسل معاملات و امور مین کامل طور پر بحث کر کے اپنے مدافعتا مین حکم اخیر جاری کرتے مین اور جو مسائل اون کے مدافعتا سے ناگزیر ہے حکم اخیر کے قابل ہوتے مین یا وہ اہم معاملات قابل مشورہ جنگو مین اپنے حکم سے کونسل مین ہیجا ہوں اون کو ممبران کونسل بذریعہ اپنی رائے میرے حضور مین پیش کرتے مین اس کو منکر مین جو مقتضای مصلحت سمجھتا ہوں حکم اخیر نافذ کرتا ہوں۔

(۴) میری سنہ نشینی سے پہلے محکمہ جات عدالت کا انتظام قابل طینان نہ تھا نہ پابندی کسی قانون کی تھی اور اس وجہ سے

طریقہ انصاف میں بہت پیچیدگیوں جن میں ہر قسم کے عدالت فوجداری و عدالت دیوانی و نفقات تحصیل و محکمہ شریعت وغیرہ کے ذیل مقرر کیا اور قوانین و ضوابط اور ان کے جس سے ضابطہ انصاف میں بہ نسبت سابق کامل سہولیت حاصل ہوئی اور آئندہ بھی بخیر آسائش رعایا میں قوانین ملکی کی ترتیب و تکمیل کرنے میں مصروف ہوں اور ہر وقت انصاف رعایا کا نیکو خیال رہے اور گورنمنٹ عالیہ سے جو ذیل محکمات کی نگرانی و سرستی کے لئے ایک افسر تجویز کا راور پوٹیشیا محمد نجف خان کو جو خاندان نواب کرنل سے ہیں طلب کیا جس سے کارروائی محکمات میں بہت کچھ سہولتی ہو گئی اور محمد نجف خان کی نسبت جیسے کچھ کہ میرے خیالات اور کئی تقریری کے ابتداء میں تھے کہ لایق اور اعلیٰ خاندان سے ہیں اور جو ذیل کارروائی کا ان کو بہت تجویز ہے بیشک انہوں نے اپنے آپ کو ایسا ہی ثابت کر دیا۔

(۵) علیٰ ذہن القیاس پر گنت میں ہر قسم کا انصاف نہ ہونا ان کی ذات پر منحصر تھا میں نے اپنی رعایا کو آرام کے لئے علاوہ ناظم پرگنہ کے محکمہ منصفی و فوجداری جدا جدا قائم کئے اور ال کے واسطے ایک ایک پیشکار و اصف کار طریقہ بندوبست ہر ایک پرگنہ میں مقرر کئے اور نیز پرگنات میں گرد اور تحصیل ملزموں کا نہ مقرر ہوئے یہ سب منصفی میں منجہریت کے لئے گوارا کیا ہے تاکہ ان کو بہتر آسائش و آرام حاصل ہو۔

۶۔ منصفی شہر کچھ انتظام اور قاعدہ نہ تھا۔ انتظام صحت خطراتک حالت میں تھی میں نے بعض دس بارہ ہزار روپیہ سالانہ کے بیسیوی گورنمنٹی بنظر فہ عام محکمہ منصفی اور منو سپلائی قائم کیا اور منو سپلائی کے ممبر بھی رعایا سے شہر میں سے انتخاب کئے گئے اور منو سپلائی کے مہذیب اور کارروائی کے لئے ایک تعاون کی اشد ضرورت تھی جس کو ممبر فیت تمام حسب رواج شہر بنظر کو نسل میں نے ترتیب دیا اس سے بہت کچھ سہولیت کارروائی کیٹی و نیز رعایا کے لئے ہو گئی اور اب شہر کی منصفی ترقی پر ہے اور آئندہ کہ امید ہے کہ روز بروز منصفی کو زیادہ ترقی ہوتی جاوے گی مرزا محمد ملتان ممبر کو نسل نے کہ جسکے تفویض عہدہ ہے قابل المہمان اس کام کو انجام دیا۔

۷۔ سابق میں انسداد و اداات کے لئے منصفی نہ تھا۔ دارپرگنات میں مقرر تھے محکمہ پولس قائم نہ تھا میں نے بنظر انتظام واسطے حفاظت رعایا پرگنات میں محکمات پولس قائم کئے اور برعکاش و مجموعی گرفتاری و انسداد و اداات کے لئے بنجوبی بندوبست کیا اور اکثر و اکثر کوک علاقہ ریاست سے نکال دیے گئے محکمہ بریت کے جان و مال کی حفاظت

کا ہیشہ پورا خیال رہتا ہے صاحبزادہ محمد خان سپرنٹنڈنٹ پولس پرگنات نے اپنی خدمات کو اچھی سمجھ لیا۔

۸۔ سابق اس سے پرگنات میں کوئی شغف نہ تھا رعایا کو کل پریشانی رہتی تھی اور جاری میں کوئی ذریعہ عام لوگوں کی صحت دو کا نہ تھا مین نے شخص اپنی رعیت کی رفع پریشانی و حصول صحت کے لئے اس اشد ضروری کام میں سالانہ بعض کثیر گواہ کر کے ہاموہی ڈاکٹر ان وغیرہ شغف نہ جات پرگنات میں مقرر کئے اور اسکے تعلق سدان مع لوہیات ضروری کا انتظام کیا گیا۔ جس سے بہت بڑی منفعت دہل رعایا سے پرگنات کو حاصل ہوئی اور اس کے اسکے امارت راست و بعض پرگنات میں مکیم اور دیگر لوگ بھی عام علاج کے لئے منجانب ریاست علیحدہ مقرر ہوئے۔

۹۔ رعایا کی ترقی تعلیم کے لئے مین نے دل سے کوشش کی اور پرگنات میں اجرا سے مدارس کا حتی الامکان انتظام کیا گیا اور خاص صدر میں بعضے زر کثیر اسکول مقرر کیا چونکہ تعلیم بہت بڑا ذریعہ انسانی تہذیب اور شایستگی کے لئے ہے لہذا مین نے اپنی رعایا کو اس فائدہ سے محروم نہ رہنے کے لئے خاص ذاتی توجہ صرف کی اور اب فی الحال باذوقی مدرسان و اجرا سے ضوابط و ہدایات جدیدہ کیلئے نقشہ انضباط و اوقات بقاعدہ جاعت و مدرسین و انتظام تعلیم معلوم شدہ رعایا کی تعلیم کی جانب زیادہ توجہ کی یہ سب امور اس واسطے کئے کہ تم لوگ اور تمہاری اولاد ذریعہ تعلیم سے تہذیب و آراستہ ہو۔ مرزا محمد علی خان میر کونسل صیغہ مدارس نے اسکول کی کارروائی میں جو محنت اور مصروفیت ظاہر کی اس سے مین کو بکلی نسبت خوشنودی ظاہر کرتا ہوں۔ اور صیغہ کارگزار اپنے زعم میں اذکو مین نے خیال کیا تھا ویسا ہی پایا۔

۱۰۔ مین نے اسکول کے علاوہ مدرسہ اسلامیہ عربی موسومہ مدرسہ خلیفہ مقرر کیا طلباء اسلامیہ عربی کی کوین تعلیم ہوتی ہے۔

۱۱۔ رعیت کی خبر گیری کے لئے مین نے پرگنات میں متواتر دوری کئے اور مقامات فوجد گاہ پر رعایا کو مین نے طلب کر کے ہر ایک سے بذات خاص دیکھ و روانہ بلطینا کلی پوچھا۔ اوکھ حالات اندرون رعایا سے واقفیت حاصل کر کے اوسکا تذکرہ کیا کل ریاست میں قدیم سے بیلگا رکہ طریقہ ناجائز جاری تھا یعنی ادنی درجہ کی قوم رعیت سے ہر لازم وغیرہ لازم صیغہ وار پٹیل و پٹھاری و جاگیردار کو ہتھیار کا کون مین یہ اختیار تھا کہ بلا اجرت جو کام منظور ہوتا تھا اٹا پٹا نا جنگل سے گھاس لکڑی منگوانا اور دودھ کو س بار بار داری سپر رکھ کر چراغ خود لپٹا پاؤن دبو انا سائیس نوانا سپر چکی لینا پانی ہوانا ہر قسم کی خدمت لینا اور وہی۔ دودھ چارہ وغیرہ رسا من رسد کا بلایت منگوانا اور ایک ایک دودھ و دلی وغیرہ

۱۶۔ پگنت سردیج۔ دجہرہ و مجاؤہ دینا ہڑہ و غفر مین بوہرون نے سہور سوو کے بارے کا تنہا نکارن کوریشن کویا
تھا اور کماو بیج اوکو وقت پرنہین دینے تھے دھنہ کے دباؤ سے زمیندار لوگ ایسی جنت مشکلات اور دائمی افلاس

مین اس قدر گرتا رہتے تھے کہ جس سے وہ وسیلہ کا تشکار می کو ترقی نہیں دے سکتے تھے اور پیداوار کو مکمل قرضہ میں جاتا تھا مین آمدنی ریاست سے اوکی نقدی کے لئے انعام کیا تھا مین ایک لاکھ روپیہ سالانہ نقدی و نقدی غلہ و تخم برزی و غلہ و خوش و زنگان وغیرہ سے اون کو ملکی جانی ہے اس مدد سے وہ مصیبت اوکی رفع ہو کر ترقی و آسودگی او کو حاصل ہوئی۔

۱۷۔ رعایت کا شکاران پر ہمیشہ سے زیادہ ترینے اپنے خیال کو رجوع رکھا ہے کیونکہ اوکی آسودگی باعث ترقی ملک ہے مینے اکثر اوکی وسنگیری کی چنانچہ سابق اس سے ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ اپنی رعایا کو معاف کیا اور اس فی الحال پڑھ لکھ روپیہ مین نے پڑھ لکھ رعایا سے سبکدوش کر دیا کہ اس سے بہت کچھ صورت ترقی و سبوری عام رعایا پر ہوئی اور وہ لوگ بالہیمان و فارغ البال شکورہ ممنون ہو کر معروف بجا ہوئی۔

۱۸۔ بعض مقامات مین بوہردن کی جانب سے ایک ایسا خراب دستور اور موجب کمال زیادتی نسبت کا تشکاران - جاری تھا کہ بوہر لوگ بعض قرضہ خود چاہا اور رضیات تحت کاشت اوکے بیان تک کہ بال بچہ کا تشکار کر کے بہن کر سیتے تھے اور بچہ کا تشکار کو حق کاشت سے کہ وہی ذلیہ اوکی روزی کا تمام محروم کر دیتے تھے اور بوہردن رضامندی بوہرہ کے کا تشکار لوگ اور بوہرہ کی شادی نہیں کر سکتے تھے مینے اپنے دور مین نظر انصاف اس دستور ناجائز کو کو بالکل نظیر اس کے قریب قریب بردہ فوشی کے تھے اپنی ریاست سے قطعاً مسدود کر دیا اور اوکی انسداد کے لئے احکام سخت جاری کئے او کا تشکار کو کی آزادی دلوائی - اور بوہردن کے قرضہ کی نسبت یہ انتظام کیا کہ دستور مقررہ ہے جتنا سود زائد تھا وہ کم کر دیا جب قرضہ کی افسانہ مقرر کر ائین اور انہی مدت تحت کاشت آسامیان مقرر آسامیان کو دوا دی جس سے میری رعایا کو بہت کچھ فائدہ حاصل ہوا۔

۱۹۔ سال گذشتہ دہ پڑتے پڑتے بنیاد مین فطخ نمودارہ مین نے بسال پورستہ دس ہزار روپیہ رعایا کے بنیاد کو معاف کیا اور سال گذشتہ پڑتے پڑتے مین روپیہ دوا یعنی ۳۵ ہزار کے قریب تحصیل مین مکمل ترقی کی کہ سالانہ بندہ مین یہ دوا نے ہوئی تاکہ رعایا کو ادائے حاصل مین آسانی رہے۔

۲۰۔ کوئی کا تشکار مین چہرہ مت چاہہ جدید کنڈو کرانا تقریباً غلہ بنام نہاد پڑ کے او کو قدیم سے نظام متون مین داخل کرنا پڑتے تھے اس رقم تحصیل مین نے فطخ انیش مام مسدود کی۔

(۲۱) اراضیات افتادہ میں جو کوئی دیکھ کر آباد کرنا قدیم سے یہ دستور ریاست میں تھا کہ بنام ہندانا گرسہ حصہ ریاست میں اوکو کو دخل کرنا چاہتے تھے بنظر آسائش میں نے اپنے عہد میں اس رقم کا دخل کرنا ہی مسدود کیا تاکہ آبادی میں ترقی اور رعایا کو آسائش حاصل ہو۔

(۲۲) اٹھان و پیشکاران پر گنات کو بتا کہ حکم دیا گیا کہ دیات پر گنات میں بنظر مغفالت: بنگلانی احوال رعایا کو سمجھنا کہ ہندو ہندو روزگھاتین میں دیند و چندہ زندہ دو کو کینا دجرا بعلت تکلیف دہ فی امن و آسائش رعایا ہوا و سکورف کرین اور ڈاکری یعنی روزانچ اپنی اپنی کارروائی کا لکھ میرے ملاحظہ میں بھیجتے ہیں مرزا محمد اکبر علیخان ناظم سراج نے اپنی خدمت منصبی کو اچھی طرح ادا کیا۔

(۲۳) وصال سے بوجہ گرنی غلہ ملازمان ملکی و فوجی کی میرے حکم سے یہ مدد بھی گئی کہ ہر ملازم کو ایک درخت خواہ دو دو ماہ بنار کے نرج سے دوسیر زیادہ غلہ موجودہ ریاست نرن کر کے دیا گیا اور قیمت اوکلی بتدریج بارہ مہینے کے اندر لے گئی۔

(۲۴) فوجی انتظام چکچہ (اس وقت ہے وہ میرے حسب دلتواہ ہے فوجی معاملات کو اپنی سے اعلیٰ تاک سینہ اپنی ذات خاص سے وابستہ کیا ہے اور ایک قانون کارروائی فوجی میں نے منضبط کر کے سب سے فوج میں دیا چنانچہ موافق قانون کی کارروائی فوج کے جاری ہے۔ صاحبزادہ احمد یار خان مہر کونسل سنیہ فوج و صاحبزادہ محمد اسفندیار خان جرنیل فوج کے کارروائی لائق اطمینان ہے۔

۲۵۔ محکمہ سائرات میں عرصہ سے نئے نئے امور و اجناس سے زیادہ تر محصول وصول کیا جاتا تھا مگر میں نے بنظر آسودگی رعایا و ترقی و افزونی یو پاکل استیاء پر محصول معاف کر کے صرف چار الیس اشیا را جناس مندرجہ دستور العمل پر محصول رکھا اور علاوہ معافی محصول مذکور۔ راہباری چیمپی دیات و درم کا لگی و خربہ و دخت مویشی و نانہ و چرم پر پٹ دور آمد روئی و زریہ و اوقاف نیز معاف کر دیا جسکی تعداد خاص صدر قونک میں اٹھائیس ہزار تین سو اور پر گنہ چہترہ میں بسبب اجزائے دستور العمل حسب یہ حد ^{۱۰۰} ^{۱۰۰} اور علیحدہ میں حسب دستور العمل ڈونک دو ہزار اور نیا ہیرہ میں لاکھ ^{۱۰۰} کی معافی عمل میں آئی یہ معافی خاص میں نے بلحاظ ترقی و آسائش دفعہ عام رعایا کے خود کی ہے رعایا کے خود کی ہے تاہم ہندی سائرسین پوری فوج رہے اور نواب علی خان ناظم سائرات نے اپنی خدمت کو اچھی طرح انجام دیا۔

۲۶۔ ایسا پرانا قصبہ تفرقات کہ جسکے ملنے کی کوئی امید نہ تھی اور صاحب ہی اوس کا مرب نہ تھا اپنے انتہا دیکر اون لوگوں کا قرضہ ادا کیا مزید برآں پڑائی باقی جو چلی آتی تھی سالوار کسے قدر رقم اوسکے لئے بھی معین کر کے بہت سا حصہ اوس کا ادا کیا اس کارروائی میں دنیا یک ماؤ راؤ بہادر مہر کنسل نے میرے حکم سے پوری مصروفیت ظاہر کی اور حساب و کتاب کو خوب درست کیا جس سے اس کارروائی میں پوری مدد ملی۔

۲۷۔ ریاست پر قرضہ کا بہت بڑا بار تھا اور خزانہ جمع اور خرچ ریاست کا کوئی انتظام قابل الطین نہ تھا نہ ہیبت سالانہ مرب ہوتا تھا میں نے اپنی توہمہ خاص سے ایک تجویز کا لائق شخص دنیا یک راؤ کی خدمات گرانٹ سے منتقل کر امین اور خزینہ کا انتظام تفویض کیا دنیا یک راؤ راؤ بہادر نے اپنے کام متعلقہ میں عمدہ لیاقت کا اظہار کیا اور موافق میری منشاء کے دستی حساب و کتاب خزینہ میں بابو نے بہت کوشش کی اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ میری مصروفیت سے ایک بڑی حصہ قرضہ سے ریاست سکندر شہسوار کو بھی ادا کر دیا گیا۔

۲۸۔ اپنے چار برادران حقیقی کو ریاست کے بعض صیغہ جات پر مقرر کیا ہے صاحبزادہ محمد اسحاق خان بہادر کو بیکار نزل و ذخیرہ دار کا رفاہیات و چند دیوانسری سپاہ نظامیہ۔ صاحبزادہ عبدالرحیم خان بہادر کو ناظم و جاری۔ صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر کو ناظم پرگنہ ٹولک۔ صاحبزادہ عبدالوہاب خان بہادر کو ناظم شہریت وغیرہ صاحبزادہ بھی اپنے فرض منصبی کو اچھی طرح انجام دے رہے ہیں کوئی شکایت بکارروائی ضابطہ میں نے اونکی نہیں سنی اور آئندہ بھی میں اون سے یقین کرتا ہوں کہ وہ اپنے خدمات کے ادا کرنے میں اور بھی زیادہ کوشش کریں گے۔

۲۹۔ سابق میں عمدہ داران کی تنخواہیں بہت کم تھیں میں نے اپنے عہد میں نسبت سابق تنخواہ عمدہ داران ملکی میں دو چندان کر کے چندان اضافہ کیا کہ وہ اپنی خدمات مفوضہ کو بخیر تہی اور دیانت و امانت سے انجام دیوں۔

۳۰۔ ہندوستان میں لینڈی ڈنڈن صاحب نے نظر بند رہی۔ داسایش مستورات ہند تعلیم فن واپار کی تجویز جاری کی خیال رفاہ عام میں بھی اپنی ریاست میں تعلیم مدرسہ نسوان جاری کیا اور پبلک سکول اگرہ میں اس مدرسہ کی تعلیم یافتہ لڑکیوں کو بنا بریکسل و تعلیم اس فن کے روانہ کیا ۱۹۵۷ء سے ۱۹۵۸ء تک صرف کرئہ گراؤ کیا گیا۔ سوائے اس کے بیاد کا صاحب والا نشان کرنل واطر صاحب بیاد سابق اجٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مستورات کے علاج کے لئے میں نے ایک جدید شفا خانہ موسومہ بوالرہسپتال خاص دارالریاست میں چپٹس نزل روپیہ کے مختصر سے تعمیر

کرا یا جسکی بنیاد کا پتہ صاحب بہادر مرحوم نے دورہ کے وقت مین اپنے ہاتھ سے رکھا تھا۔

۳۱۔ تصفیہ مقامات رعایا کے لئے ابتدائی عدالت سے اپیل کو نسل تک کا محکمہ مقرر کیا گیا ہے اور آخر جو انصاف کا موافق قانون ملے گی مین نے مراد کے لئے اپنی ذات کے اوپر منحصر کیا ہے اور بنظر رفاہ عام مین نے اپنے مراد خاص کی فیس کو عوام انصاف کیا اور یہ سب مراتب مین نے اپنی رعایا کی رفاہ و آرام و آسائش کے لئے معین کئے ہیں۔

۳۲۔ مزید برآں اپنے ملک کی نگرانی اور رعایت کارروائی لازمان ہر صیغہ کے واسطے روزانہ ہفتہ وار سینے طلب کر کے ملائکہ کرنا شروع کیا ہے انتظام مجوزہ مین اگر کوئی سفر کیا جاتا ہے یا رعایا پر کسی قسم کی خلاف ضابطگی کا اثر معلوم ہوتا ہے تو فوراً اسکی اصلاح کی جاتی ہے۔

۳۳۔ اس موقع پر جبکہ افسران و مسوادر ریاست کی نسبت یہ بھی ظاہر کر دینا ضرور ہے کہ ماتحتوں کے کام پر نگرانی رکھنا اور نجا اول فرض منصبی ہے۔ ماتحتوں پر ہرگز کارروائی نہ چھوڑین گروادری کے ذریعہ سے یاد رکھ کر کے اونکے کاموں کی جانچ پڑتال کریں اگر انکی خدمت متعلقہ مین تمام نقص و کمین فوراً اوسکا تدارک کریں اگر افسر بالا یا سیکرین کے تو ناخوش ہوئی مزاج حضور اون سے ہوگی۔

۳۴۔ جلسہ کونسل کی نسبت یہ اسی قابل ظہار ہے کہ مین نے اکثر ہدایتیں مہران کو کی ہیں کاکوئی ممبر ایک دو سے کے صیغہ مین داخل نہو کیونکہ ہر ممبر کو اوسکے صلاحتیار کے اندر کارروائی ضابطہ اور تجویز اختیار دیا گیا ہے جب اوس ممبر کے صیغہ مین دو سے ممبر کی دخل دہی ہوگی تو آزاد اسے بھی ظاہر ہوگی انعتقاد کونسل کے وقت یہ طے ہو چکا ہے کہ اس ہدایت کے خلاف کسی ممبر کی جانب سے عمل و امانو۔ پس مہران کونسل کو ضرور ہے کہ وہ ہرگز سکون فراموش نہ کریں البتہ جو ممبر اپنے صیغہ کاکوئی مقدمہ کونسل مین پیش کرے اوس صورت مین بعد مباحثہ وغیرہ کے دو ایس پر پینٹ اور ہر ممبر کو ملحوظ ایک دو سے کے تحت ہو کر آزاد اسے دینا ضرور ہے ہر ممبر کو یہ لحاظ ہے کہ اوسکے اعلیٰ عہد کے ساتھ ایک بڑی جوابدہی لگی ہوئی ہے۔

۳۵۔ مین اپنی طرز عا کار کا اولین دلائل انہوں نے ریاست و مکرانی کا کام بغض نہائے بہ ہنرمندی عمل مصلحت اندیشی مین خود کرتا ہوں میرے مزاج مین کسی شخص کو کہہ بغض نہیں کر کے غرض کر کے کسی کی کاربندی کر کے یا شک کہ میرے بلواران ہستی

و دیگر اہل غاندان و معوزین و اہلکاران کو ہرگز کسی امین سفارش یا نادا جب عرض موضوع کرنے کی مجال نہیں اور میں کسی سے مشورہ یا اصلاح یا ہوتاریاست سوائے مہمان کو نسل کے جبکہ کہ مجھ یا جہا ریاست کے صیغہ جات کا کام میں سے تفویض کیا ہے نہیں کرتا۔ کوئی شخص یہ خیال نہ کرے کہ اس کا کام میرے دربار میں کسی کی بجا سفارش یا ناجائز وسیلے سے مکمل کتنا ہے ہرگز ہرگز یہ بات نہیں ہے۔ اور یہ بھی واضح ہو کہ کسی زبردست کی جانب سے کسی تنفس رعایا کو کہہ ہو تو وہ شخص براہ راست مجھے عرض کرنے کا مجاز ہے تم یقین سمجھو کہ اس قدر معرفت ہماری محض تمہاری حفاظت اور آسائش و تہارے انصاف کیلئے ہے۔

۳۵۔ میں نے اپنی پابندی اوقات کو روزانہ واسطے معرفت دیگرانی کار ریاست کے منصب کیا تاکہ مجھ یا جہا اوقات و ایام منضبط میں ہر صیغہ کی گزائی و معرفت و معاملات وجود ریاست باطلین ہو سکے۔

۳۶۔ میں اس کئے سے ہی اپنے کو باز نہ رکھوں گا میری ریاست قدیم سے گورنٹ حضرت ملکہ منظر قہر ہند و امت سلطنت کی خیر اندیش اور دولت خواہ ہے میرے بزرگ فرار و ایان سابق نے جو سلطنت عالیہ برطانیہ کے ساتھ رسم عقیدت و اتحاد جاری کئے تھے۔ میں ہمیشہ اس کے مضبوط اور محکم کرنے میں دل سے کوشش کرتا ہوں اور میں مع تہمی ریاست و غاندان و متوسلین کے خدنگراوی برٹش گورنٹ کو اپنا ذریعہ بیہودی جانتا ہوں اور آئندہ ہی ہمیشہ خیر خواہی گورنٹ پر نہایت قدم رکھوں گا۔

۳۸۔ میں اب بیان سے اصل مطلب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ جس بنا پر جلسہ دربار منعقد کیا گیا۔ واضح ہو کہ جب میری معرفت و آئی بکار ریاست کی الملائع صاحب والا شان کنل جی ایچ ٹیلور صاحب بہادری۔ ایس۔ آئی۔ اجنٹ گورنر جنرل راجستان کو پونچے تو صاحب بہادر موصوف نے بذریعہ خرافیہ اپنی کمال خوشنودی کا اظہار کیا اور دوستانہ طور پر قیمتی الفاظوں میں تحریروں یا یعنی صاحب بہادر مقدم الوصف اپنے خلیفین میں جن خلاصہ مضمون تحریر فرماتے ہیں کہ آپ نے جو بذات خود اہتمام ریاست کی طرف توجہ کی ہے مجھے اس سے بہت خوشی حاصل ہوئی۔

جس سے مجھے یقین ہے کہ ریاست کو اچھا فخر حاصل ہو گا۔ اور گورنٹ عالیہ ہند اون روٹھا کی بڑی قدر انی ذاتی ہے جو واسطے فائدہ پہنچانے اپنی رعایا کے بذات خاص ریاست کے امراء میں کوشش کرتے ہیں۔ پس مجھ کو دو سے اس خلیفہ کے کمال انسا اور خوشی حاصل ہوئی۔ صاحب اجنٹ گورنر جنرل راجستان

کے اس شفقناغ اور دوستانہ کارروائی کا شکر گزار ہوتا ہوں کہ انہوں نے ازراہ دوستی میری توجہ و معرفت سے بکار ریاست اپنی ولی نعمتوں کی کا اظہار کیا جس سے مجھ کو ادبی زیادہ تر انتظام معرفت بکار ہونے کی ریاست کا شوق پیدا ہو گیا اس کے ساتھ ہی میں دلی دوست و سہرا بن کر رہا جس صاحب ہمارا جنٹل مڈلے کا دل سے شکر گزار رہوں کیونکہ یہ سب نتیجہ صاحب ہمارا موصوف کے عمدہ مشورہ اور انک صلاحوں کا ہے میری دلی دعا اور آرزو ہے کہ خداوند کریم ہمیشہ میری توجہ کو رہا عام رعایا کی جانب متقل رکھے اور میری کوششوں میں خیر و عنایت عطا کرے۔ امین یا رب العالمین۔

بعد اختتام اسپینج سرکاری عالیجناب افتخار الامر فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب ریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمہ مختصہ کونسل دربار ٹانک و دیگر ممبران کونسل دربار ان حضوفض گنجوڑ نے روبرو حضوفض گنجوڑ مفصلہ ذیل تقریریں ادا کیں

تقریر نایب صاحب بہادر

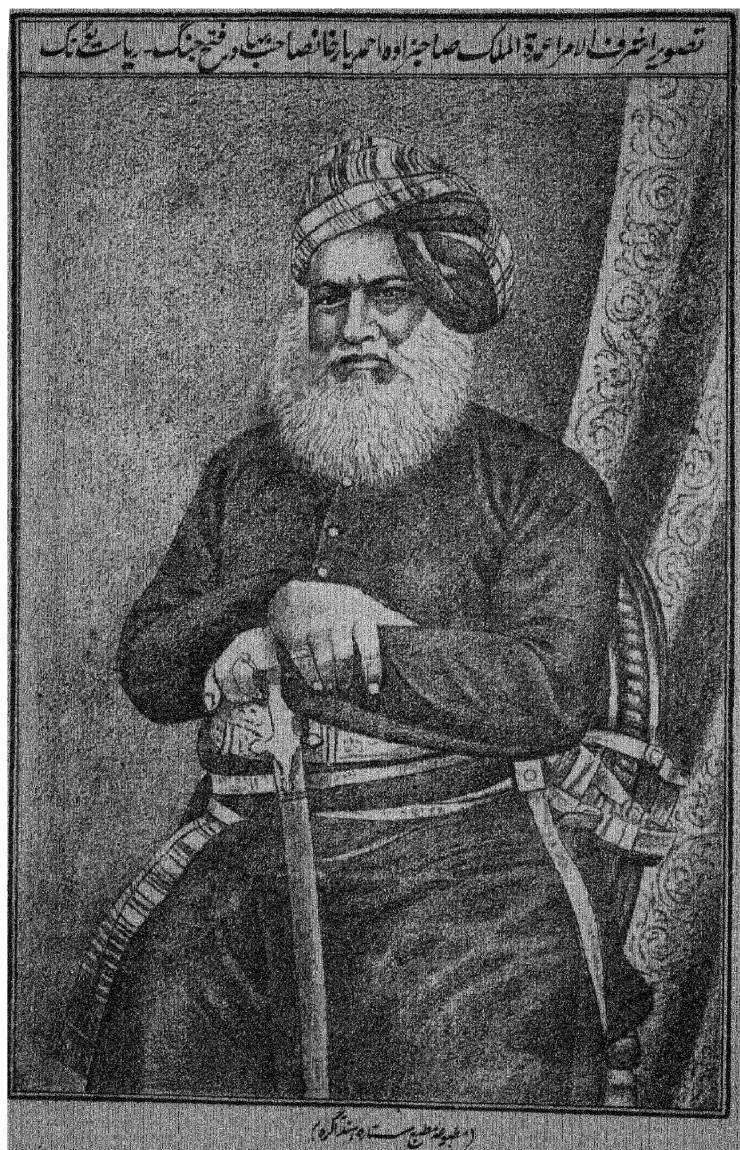
اے صاحبان حاضرین دربار آج کا دن بہت سعید و ہمالیوں ہے کہ ہمارے آقائے ولی نعمت نے بہر پرستی خاص ہم کو اپنے روبرو طلب فرمایا اور یہ اسپینج جسکو میں اس وقت بحکم حضور انور دام اقبال استایا جلا ایک ایک لفظ پر معنی ہے آپ سب صاحبان حاضرین دربار نے کمال غور و توجہ سے شاہو گامین اس خوشی کے موقع کی سب کو مبارکباد دی اور ان کی حقیقت اس اسپینج میں جو کچھ حضور والے نے ارقام فرمایا وہ قطعی داخل مصمت و حکمت ہے اور اصل مقصد اس کا فائدہ پہنچانا رعایا کو اور فائدہ عام و آسائش خلافت متعلق ریاست حالاً والا ہے آے صاحبان حاضرین دربار اس ریاست خدا کا سلسلہ حکومت قریباً اسی سالہا کے گذشتہ سے جاری ہے جسکے زمان روایان کی اس وقت چوتھی پشت ہے جس سے آپ اچھی طرح واقف ہیں آپ سب صاحب اس بات کو یقین جانیں کہ بعد حضور نواب میر الدولہ بہادر حضور نواب میر الدولہ بہادر مرحوم مغفور و حضور نواب محمد علی خان صاحب بہادر جو کچھ انتظام عملہ آمد اس ریاست کا فائدہ ادا کیا گیا ہے اور جو فائدہ و سہولت کو ان کی دستہ بہادر و اہلکاروں نے حاصل کیا وہ اب خالی نہیں رہا جس حد حکومت ہمارے حضور عالیجناب سند نشین حال یعنی حضرت امین الدولہ وزیر الملک

نواب عاقل محمد براہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ سی ایسی تھی اسی دام قبائلو و اہل اہل و قباہوں نے
ریاست ڈھنگ کا ہے جس کا سلسلہ حسن انتظام بہت ہیادیت گورنٹ عالیہ ہند سے صلاح و مشورہ صاحبان عالیہ
پلیٹیکل انسران محض توجہ و معرفت ذاتی اعلیٰ حضرت رہنمائی عالی مودع الحج کے جاری ہے جس کو ہم تب دیکھ رہے
ہیں وہ بہترین صورت حال قابل تحسین و آفرین ہے احمد علی احسانہ کہ خلائق و دو عالم نے ہمارے آقا کے ولی نعمت کو
اون کردہات سے کہ جہلات دین و دنیا اکثر رئیسان دوالیان ملک اپنی بڑی خواہشوں کے پورا کرنے میں ایسے معروف
ہو جاتے ہیں جس کا نتیجہ انکی ذات خاص کے لئے اور انکی ریاست کیلئے بہت خرابیاں پیدا کرتا ہے مغفولہ کا بعض
اسکے ہمارے حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ کے طبیعت کو نصارت سچے خیالات انصاف کے رفعا عام کی آشتیا
رعایا کی ترقی و آمدنی ملک کی طرف متوجہ کر رہا ہے اب میں آپ صاحبان حاضرین دربار کی جانب سے بحضور عالیہ
آقا کے نامار دام اقبالہ حضور والا کی پرورش و عنایتوں اور بندہ نوازی کا شکریہ خلوص دل سے ادا کرتا ہوں اور
اپنے التماس صدق مقال کے ساتھ مختصر کلمات میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ تقاریر و الجلال و قوا نا ایسے حاکم منصف زبان
عادل دوران کوتاہی و ابا و سانس سچے خیالات انصاف رعایا و برابریا کے اپنے نفع حایت و حفاظت میں رکھے اور فرما
بدانمیش و بدخواہ کو ہمیشہ ذلیل و رسوا سے داریں کرے آمین یا رب العالمین

نقیر یہ جس کو کہ اشرف الامراء الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر

فتح جنگ ممبر کو نسل صیغہ فوج نے منجانب افسران فوج ادا کی

بجود سبحان اللہ قائل و قدس شکر ہے بارگاہِ صدیت کا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو نیر سایہ عالی پایا ایسے
رئیس نامار اور آقا سے باوقار کے پرورش کیا کہ بنا برقاہ عام اور رعایا پروری کے طے طرح کے قوانین اور ضوابط و اشارہ فرمائے
چنانچہ یہ ارشاد علی کہ اس وقت جمیع پروردگار نعمت حضوری کے نسبت اور جملہ خاندان و منشیان حضوری و ملازمان و
رعایا کے حق میں صدور پایا ہے رفعا عام کی سراسر اصل و بنیاد ہے حقیقت یہ بند و بست ایک نعمت منجانب اللہ تعالیٰ
ہے جس کا شکریہ اگر ہر سوز زبان ہو تو ادا نہ کر سکتا ہے اور قلم دیدہ و ہر ہنر نگار اگر ہر لہجہ و لہجہ سے دوڑے



تو اس کے شکر سے قاصر زبان ہو کر اپنی کوتاہی سے سیاہ رہے ہزار ہزار شکر اس ملک کا کہ جس نے ہم لوگوں کو خیر خواہ بن بے دیا ایسے نفل اللہ سے نمایا اور ہوا خواہی اور خیر اندیشی میں نشو و نما دیا اور یہ نعمت غیر مترقبہ عالی والی رعایا پر گرم گہر کا سایہ عاطفت ہمارے سر پر بچھا یا اللہ جیسے کہ عہد مبارک بندگان حضور انور اہل ایمین عوم رعایا اور خصوص اہل فوج نے ترقی و تہذیب حاصل کی ہے اب اس بڑی و ترقی ہو لوگوں کو پیشتر اس سے کبھی نصیب نہیں ہوئی امدت لے جلنا کچھ جمع خیر خواہان جدا جدا کو اصل مطالب دلی ناز کر کے اور جمع حاکمان ناخیز اندیشان کو امنین کی آتش حسد سے سوختہ رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔

تقدیر بابو دنیا یک راؤ۔ راؤ بہادر ممبر کونسل صیفہ خزمینہ وغیرہ

چونکہ میرا خاص تعلق حساب سے اس لئے حساب ہی کے طریقہ پر آپ صاحبان کی خدمت میں نہایت مختصر گزارش کرتا ہوں میں ریاست کے قرضہ کا حساب بار بار دیکھتا رہتا ہوں تاکہ ادائیگی و باقی ماندہ قرضہ کا حال روشن ہو کر کل بیباقی کی تدبیر میں مددگار ہو جاوے یہی طرح کہ بلکہ ہر ایک شخص کو اپنے ذاتی ذرایع کی نسبت برتنا لازم ہے کہ یہ قدر ادائیگی قرضہ کا بقدر کی کچھ ادائیگی قدر کر دہوں اور کب قدر مطلق باقی ہے یہ بلا معائنہ حساب کامل ادائیگی کے راستہ پر سلسلہ وار قدم بہ قدم محال بلکہ ناممکن ہے۔ اس لئے حساب روزانہ جانچنا ضرور ہے نہایت خوشی کا مقام ہے کہ اس سچ مبارک میں ہمارے والی جناب نواب صاحب بہادر نے اپنے خزانہ میں رعایا یعنی ہر ب کہ ملک و امدت لے دہی کی امانت میں ہونا ہے ہر چہ نوا کر حساب ادائیگی کو اپنے رعایا کے رد و تسلی کے لئے اظہار کیا اسکا شکر یہ کل رعایا تہذیب سے ادا کر گئے خلق خدا سے تعالیٰ تہذیبی قریب چار لاکھ کے آسائش اور آرام اور سبوی کی کوشش میں قدم بڑھانے کے لئے اسی طور و فتاوتاً حساب کو جانچنا پرمصلحت ہے۔ بیشک حضور کی توجہ ذاتی و مصروفیت سے اس ریاست کا انتظام بفضل الہی ایسا عمدہ ہے کہ دیگر ریاستوں کے اطراف میں ہرگز اب انتظام نہیں ہے اور وہ اہل ریاست اس ریاست کے انتظام کی نظیر حاصل کرتے ہیں جو میری خدمت خفیہ کی نسبت خوشنودی مزاج والا کی ظاہر ہوئی۔ اسکا تہذیب سے شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ ہمک خوا کو تک حلالی سے ادا کرنے کی کوشش میں ہوشیہ اپنی ناقص عقل کے موافق معرفت رہتا ہوں اور آئندہ رہوں گا قرضہ ریاست کی بیانیہ اب قریب ہے

از زانی نرخ اخذ نہ وقت باش کی وجہ سے رعایا کی سقیم الحال نہ تھی تو جو روپیہ بندہ لیتا تھا وہی لڑخاں مادہ و سبوی ہر ایک قسم رعایا کے قریب ڈھال لاکھ کے لگا لگا دہ قرضہ میں ادا ہو کر گل بیاتی ایک دو سال میں ہو جاتی لیکن قرضہ کی سبکدوشی حاصل کرنے سے رعایا سقیم الحال کو مدد پہنچانے کا ذرا ب زیادہ خیال کیا گیا اس لئے جناب نواب صاحب مبارکو کو ہمیشہ اپنی نعمتوں سے مرزا دل کرتا رہے۔

تقریر میرزا محمد علی خان صاحب نمبر کو نسل صنیعہ سرحدات وغیرہ

اے حاضرین دربار اس اسپیج میں حضور پرنور ام اقبال نے ارشاد فرمایا ہے امید ہے کہ حاضرین دربار اسکو ہمیشہ یاد رکھیں گے اور ٹونک کی تاریخ میں یہ آج کا دربار بطور یادگار زمانہ ہو گا اس اسپیج میں حضور نے اپنے عہد و عدالت مدد کی جن کارروائیوں اور انتظامات کو مختصر طور سے بیان فرمایا ہے اس کی تصدیق کرنے میں کوئی سببہ دار انکار نہیں کر سکتا یہ جو کچہ سنایا گیا ہے یہ وہی باتیں ہیں جو ریاست ٹونک کی خوش نصیب رعایا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے آخر یہ کسی غیر ملک کا تذکرہ تو نہیں ہے کہ جہین شبہ کی گنجائش ہو اس موقع پر حضور کی طبیعت اور جبلت خوبوں کو مفصل بیان کیا جا لے تو محمول اور خوشامد اور مبالغہ گوئی کے ٹوکا حالانکہ میرا یہ عرض کرنا کچھ شاعرانہ معطازی نہیں ہے کہ جہین ببالغہ کا احتمال ہو اور خدا نکرے کہ ہم لوگ دربار یوں میں شمار ہو کر جو ٹٹے خوش آمدی کھلائیں اور دربار یوں میں جہٹ بولنے کی عادت اختیار کریں یہ حضور مجتہم الیہ کی کمال خدمت و انعام نہی ہے کہ اپنے اس تذکرہ بقا ویز انتظام ملکی میں اپنے اپنے محل اور موقع پر ہمارے مشورہ انتظام اور انجام دی خدمات کے متعلق اسد رجہ و شہودی مزاج کی اظہار فرمائی و نہ ہر کیا اور ہماری خدمات کیا اگر فرض کیا جائے کہ ہماری ذاتی لیاقت اور معلومات کو اس ریاست کے انتظام ملکی میں کچھ دخل ہے تو یہی ہم خندان قابل ستائش نہیں ہیں شہا اگر خالص صاحب محمد نجف خان صاحب برصغیر جو ڈیش میں پسندیدہ انتظامات کی صلاح کار اور شیر قانونی رہے یا پارسی قرضہ کے انتظام اور خزانہ کی حالت کی درستی اور حساب کتاب کے طریقوں کے اجزائیں راہ و ہاد یا بوزنک راڈ صاحب نے قابل تعریف خدمتیں کیں یا اور کسی نے تو یہی حضور ہی کی جو ہر شہامی اور قدر وانی کی تعریف ہو گی ان اچھے الہکاروں کو آخر کس نے جمع کیا اور ہر ایک کی لیاقت کے موافق کام کس نے تفویض کئے اور عاص اس ماموری میں ملکی ماسے کو دخل ہے آخر یہ کسنا ہی پڑے گا کہ وہ ہمارے حضور و ام اقبال ہم پرین شہشاہ ابکی

ذاتی اور فطرتی خوبیوں کی نسبت جسکی نصفانہ حکومت ہندوستان میں عربی المثل اور وہ یادگار زمانہ ہے کچھ غلط فہمی واقع
 پہلی ہے بعض نادان کوتاہ اندیش جو کہتے ہیں کہ اگر ابو الفضل اور فیضی اور میر بل وغیرہ وغیرہ ارکان سلطنت نہ ہوتے تو
 سلطنت میں یہ خوبیاں نہ ہوتیں ہم کہتے ہیں کہ اگر ایک کسی طبیعت اور نقل خدا و دین و مردم شناسی کا جو ہر مغز تا فیضی اور
 ابو الفضل وغیرہ ارکان سلطنت کی طرح جمع ہوتے کیا منطیہ سلطنت کی بربادی کے زمانہ میں سارے ہندوستان میں سے
 کوئی ابو الفضل و فیضی کی قابلیت کے آدمی موجود نہ تھے مگر تھے اور تاریخ سے ثابت ہے کہ ان سے بہتر آدمی موجود
 تھے مگر ان کے انتخاب کے واسطے اگر جیسے شہنشاہ و شہنشاہ کے ہونے کی ضرورت تھی اس لئے میں کہتا ہوں
 کہ جو اہلکاران کی خوبیاں ہیں وہ حضور پروردگار کے درجے سے ہیں حضور میں جہاں اور خوبیاں ہیں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ حضور
 کی طبیعت کمال درجہ انصاف پسند واقع ہوئی ہے اس انصاف پسندی کی وجہ سے کہ ہر کونسل اور دوسرے مقرران
 اہلکار بے خوف ہو کر اپنے مطالب اور اسے کے بیان کرنے میں آزادانہ عرض معروض کرتے ہیں اور جو دیکھ ہم کو
 اس بات کا علم ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں ہماری رائے حضور الٰہی کی رائے کے خلاف ہے اس جرات اور دلی سبب
 حضور کی انصاف پسندی کا ہے ورنہ ایک باہمی عرض معروض سے رد کے جاتے تو جو صلہ کا ہے کہ باقی رہتا
 کسی کو یاد ہے کہ کبھی کوئی پٹھان مطلب کے وقت روکا گیا ہو اس سے بھی زیادہ حضور کی رحم دلی بڑی ہوئی ہے انسان
 تو انسان جانور کی آسائش اور آرام پہی حضور کی نظر نہیں ہے کبھی بارالہا ہوا ہے کہ حضور نے ہمیں سواری میں بغض لاغر
 اور اتنا ان یا زخمی جانور کو ملاحظہ کیا جسکی بے رحم مالکوں نے اپنے بوجہ لاد اتنا او کو مجبور کر دیا کہ تھکے کے واسطے
 کیٹیں میں پہنچا لے آئندہ اس قسم کی بے زبانیوں پر سختی نہ ہونے پائے قانون میں سچائی مجبورہ حضور جب کا ذکر حضور نے اسپیچ
 میں فرمایا ہے غریب مشتمل ہوئے والا ہے اس کے دیکھنے سے سب کو معلوم ہو گا کہ آسائش خلائی عامہ کا کتنا شک
 حضور کو خیال ملنا خاطر ہے یہ دونوں خوبیاں وہ ہیں کہ جس کا نام خاص سب کو فائدہ کا اثر پہنچتا ہے اور حکاموں کے واسطے
 یہ بہترین اوصاف سمجھے گئے ہیں یہ باتیں اگر کسی بازاری آدمی کے خیال میں ضائق تو مضافت نہیں مگر درجہ میں شہر ان
 انجام گزین باتوں کو بڑی گہری نگاہ اور بڑی وقت سے دیکھتے ہیں اور جی یہ ہے کہ وہ خوبیاں میں جس سے پونے چلا کہ
 باستانگان ریاست ہذا جگہ رسدی فائدہ اٹھا رہے ہیں دوسرے ہر ایک شخص کے ذمہ کوئی نہ کوئی فرض ہے اور ہر آدمی
 ملک اور حاکم کے ذمہ یہی فرض ہیں لہذا اس موقع پر بیان کرنا چاہیے کہ ہمارے حضور پروردگار اقبال نے اپنے فرائض

کے ادائی میں مکی تو نہیں فرمائی اگر رعایا کے جان و مال کی حفاظت کرتا دالی ملک کا فرض ہے تو حضور نے اس میں بھی مکی نہیں فرمائی جو کچھ خودی و پولیس وغیرہ کا انتظام فرمایا ہے جس کا اسپیش میں متفقہ مذکور ہو اودھ کچھ کم نہیں ہے اگر کسی دالی ملک کا فرض رعایا کے حقوق و جمعی کی حفاظت کرے تو دیکھو حضور نے اس میں بھی کچھ اوشا نہیں رکھا ابتداء سے عدالت میں دیوانی خودی واری منصفی قائم فرمائی اور ہر ایک کے بھی لکھی و رہے مقرر فرمائے چنانچہ اہل کی عدالت سے عدالت مرافعہ کانسل ہے اس لئے اگر ایک عدالت سے کسی کی حق میں کی ہو تو دوسری تیسری عدالت اوکلی اصلاح کرے اور ہر عدالتوں پر ہی بس نہیں فرمایا خودی ہی نفس نفیس ایک بہت بڑی تکلیف انسانی احکام و تفصیل خصوصیات میں گوارا فرماتے ہیں جس سے ماتحت عدالتوں کی اصلاح ہوتی رہتی ہے اسی طرح بقول آسائش عارہ خلاف حفظان محنت و صفائی شہر کے تو امد مقرر فرمائے ہیں کہ اس کا اثر اور او غریب رعایا کی تندرستی اور صحت جسمی پر ہوتی ہے معالج حکیم مقرر فرمائے ہیں شفاخانجات جاری کئے ہیں اور ایک کثیر التعداد نرم اس کام میں مصروف فرماتے ہیں جس سے ریاست کا فائدہ سموز اور رعایا کا فائدہ زیادہ ہے اسی طرح تشریف تعلیم کی کیفیت ہے کہ محض اپنی رعایا کی تہذیب اور برستی اخلاق کے واسطے کیا کچھ انتظام نہیں فرماتا ترقی تجارت کے اسباب بہت کچھ مقرر فرمائے ہیں جسکی متفقہ کیفیت اسپیش میں سنئی ہوگی اور ابھی کیا ہے خدا جانے حضور کی طبیعت کثرت شناس اور عقل خدا و اس ریاست کے انتظام کو کس اعلیٰ ترقی پر پہنچائی گئی۔ رہا یہ امر کہ بیشہ اسپیش کے مضاف میں متعلق انتظام کو اس وقت اپنے بیان میں کون دہرایا ہے میری غرض اس کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ اگر یہ کل باتیں مذکورہ بالا حیثیت والی ملک ہونے کے ہمارے حضور پر فرض ہیں کہ جسکی ادائی میں حضور سہ گرم و سامی ہیں تو کیا حضور ہی پر سارے فرض و فرائض ہونے ہیں اور ہر چیز حیثیت لازم ہونے یا حیثیت اہل خاندان ہونے یا تجارت پیشہ ہونے یا کاشتکار ہونے کے ہیں جنہی حیثیت رعایا ہونے کے ہمارے کچھ ہی فرض نہیں ہے آخر رعایا کا بھی تو کچھ فرض ہوگا پوراس صورت میں کچھ ہی اپنے فرض منصبی کی کیا اور ی کی فکر چاہیئے اگر کام اپنے کام کی فکر کرے تو محکوم کو اپنے کام کی فکر چاہیئے ملک کی فکر گزاری جاویئے منصب سلطنت اور عدول حاکم والی ملک کو انعام الہی اور رحمت الہی اپنے حق میں خیال کرنا چاہیئے اپنے ملک خداوند ولی نعمت کی زیادتی عمرو دولت و اقبال کے خداوند تعالیٰ سے ہر وقت استعا چاہیئے جو کہ میں وقت گنجائش کم کو دیتا ہوں اس واسطے اس بیان کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ جب تک نیکو کام دنیا میں باقی رہے الہی چارے حضور پر نور اب امین اللہ ولیہ



وزیر الملک حافظ محمد ابراہیم علیہ السلام صاحب بہادر صولت جنگ جی۔ سی۔ آئی۔ اسی۔ ام اقبالہ کو
 روضہ کوٹھن نویون کے ساتھ زندہ اور سلامت رکھو اور ہم کو گون کو اراوت اور غلامی و شک حلال و غیرہ خواہی کی توفیق
 فیض کبیر امین

تقریر اعظم الامر و دار الملک صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر

سطوت جنگ

حضور انور دام اقبالہ نے جہاز راہ نوازش و وزہ پردہ ہی ہم چارون بایکون اور مصنف عربو یصاحب کی نسبت مفصلاً اور دیگر
 اہلکاران ذی نعم کی نسبت عموماً کار بارے متعلقہ ہر ایک کی انجام دہی کے بارہ میں کلمات تیسین و عزت اخائی فرمائی یہ عرض
 حضور کی قدر و فی کا باعث ہے کہ لے کہ جو کہ حسن خوبی ادائی خدمت میں نسبت ہر ایک خدمت گزار کے ظاہر و باطنی
 گئی وہ مصنف حضور ہی کی ادون و بات خاص اور توجہ دہی کا نتیجہ ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سب خدمت گزاران پر سزا دل
 ہوتی رہی ہیں اور حضور انور دام اقبالہ نے ادون سب خدمت کو ہم کو گون کی لیاقت اور قابلیت کی طرٹ فرسب فرما کر
 ہم سب کو خاص اور عام کی نظرون میں مقرر اور مستاد فرما دیا ہم جان شماران سے رہے رہا حضور کی اس اعلیٰ درجہ کی قدر و فی کا شکریہ
 ہزار جان سے ادا کرتے ہیں نیز و تعالیٰ و تقدس ذات فیض آیات حضور پر نور دام اقبالہ کو بایں قدر دانی و قدر افزائے
 و عودت بخشی و اہم سلامت و قایم رکھے۔ آمین تم آمین۔

تقریر مستاد الامر المعظم الملک صاحبزادہ حافظ و حاجی محمد صدیق خان صاحب بہادر

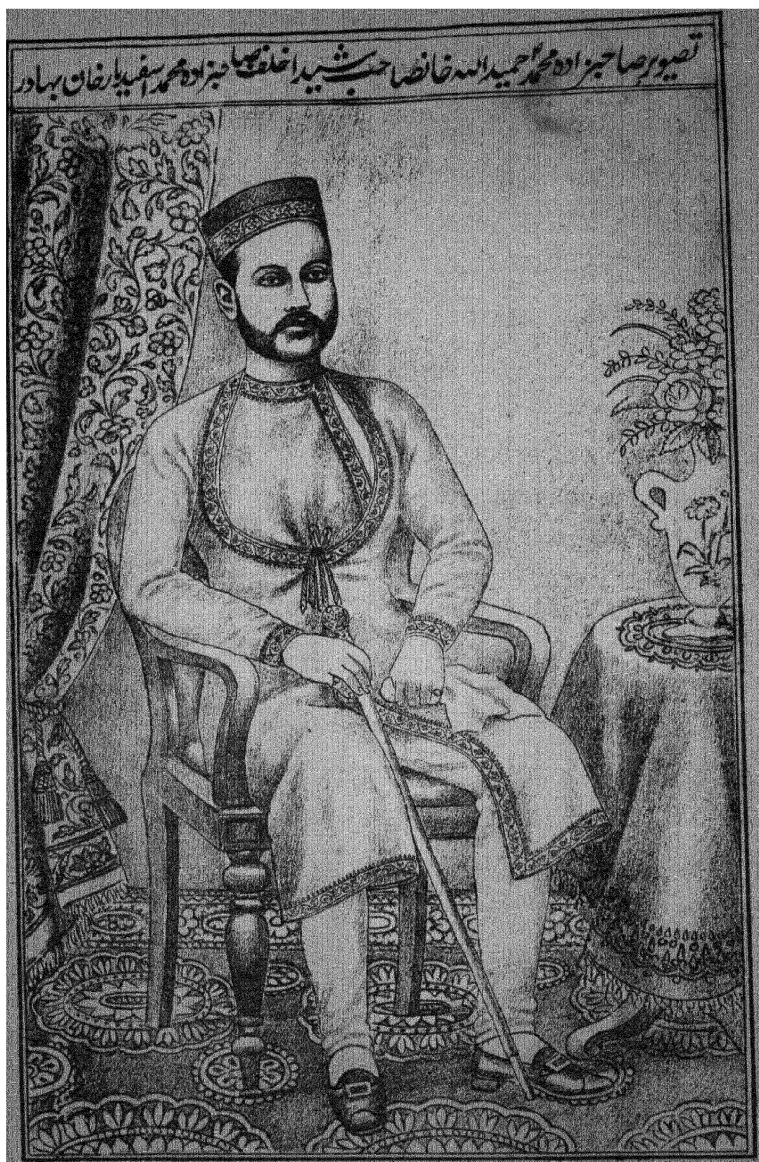
دلیر جنگ ناظم پرگنہ ٹونک

میں دل سے اپنے عہد اور جملہ رعایا کے پرگنہ ٹونک کی جانب سے جو کچھ زندگان علی میرے زیر حکومت ہیں جنگدان
 حضور فیض گنجور دام اقبالہ کی گم گمتری اور میت پردہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنی خوش قسمتی پر بزرگ نظر و عظمت ایسے

ریکس والا تبار کے تازہ اظہار پھر کرتا ہوں اس میں شک نہیں کہ نقصان الطاف مخصوص حضور عالی رعایا پر عام ہے اور
 ہوا باعث رفاه و رعایا و خوشحالی انام ہے جسے بندگان علی نے عرصہ تیرہ سال سے عہدہ نظامت و ملک و
 انتظام بخشنا ہے اس عرصہ میں شیخ مولیٰ و اعلیٰ دارالریاست درگنہ صدر میں سے نوازش شاہانہ حضور کا شکر ادا کیا اور رعایا
 میں سے جس کسی کو اپنا عرض حال و اظہار مطالب کرنے کی ضرورت ہوئی تو حضور عالی کی بے نفس نفیس و ہلکی داد رسانی
 میں بدل تو جہات فرمائے سے اور راجت حکام و عدالت دہ سے ریاست کی کاروائی پر اکتفا فرمائے سے ہمیشہ
 رعایا کو خوش دل و کامیاب و دیکھا جیتے حضور عالی کے خیالات کے اصلاح پسند و معدلت گسری کا ہے جہاں ذکر مفصل
 اسچھ حال میں صادر ہوا ہے۔ حضور عالی نے اس اسچھ مبارک میں اظہار خوشنودی و راج و راج نسبت جبرجہان شہار
 دولت ابدین کے فرمایا زیادہ تر عزت افزائی و قدر دانی ہے ہم لوگوں کو اپنے آقا سے ملی نعمت کی ترقی و عروج و ترقی
 و ازاد و خوشحالی کے لئے دست دعا ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تالیفائے عالم ذات ستودہ صفات بندگان
 علی کو بہمن نوازش و معدلت گسری رعایا کے ریاست ہذا کے سرپرست رکنے اور اپنا حفظ و امان محیط مرکز
 دولت ریاست فرمائے آمین یا رب العالمین۔

تقدیر مرزا محمد نواب علی خان صاحب ناظم سرائے ریاست ٹونک

الحمد لله المنین کہ آج وہ موقع اور وقت ہم فدویان کو ہاتھ آیا جسکے اظہار اور بجا آوری میں دل کی انگلیں طبیعت کے دلوں
 امیدوں کے جوش نکالے جائیں یعنی اپنے آقا سے ملی نعمت کی رقم دل کو دینے کے عدالت گسری بند و نوازی و
 بندہ پروردہ ہی تعبدی قوانین ریاست تائید ارکان ریاست و ولایت ترویج احکام شریعت و توسیع مہم ہدایت ترمیم امور ریاست
 بخیر و خیر و خداداد غیر ذالک نظم نسق جہاں شہد و عشر شہد یا خلاصہ کتنا چاہیے اس وقت بیان منجانب سے کارآمد و دارام
 بنوعظم اعلان پایا ہنستے تھے اور دیکھتے تھے ادا و نوازیات کا عمدہ اثر اور نتیجہ رعایا و بڑا خصوص ہم راہ و ترقی کیش عقیدت
 اندیشوں پر مرتب اور موثر ہوتا رہا۔ اور پورا ہے نہایت فخر اور افتخار کے ساتھ دل سے شکر یہ بندگان حضور دارام و اقبال
 کا دیا جائے کہ یہ نگہ پر ایک اہل خاندان و عمدہ دارالہکار و وابستہ ملازمت بجائے خود فخر کرتا ہے کہ ہر ایک کے
 متعلقہ کاموں میں بااداء انتظام سرکاری کیا کہ ترقی و اصلاح نے کل نیک نامی سے دامن مقصود پر کیا پس بلا یہ سب



حاضرین دربار میری اس دعا کے شریک اور متفق ہو گئے اس واسطے کہ میں اپنے متعلقہ کاموں میں حضوری توجہ کا فائدہ بہت کچھ دیکھتا ہوں بہرہ سیکھ کر محکمہ جات امورات ملکی دہالی ریاست کی نسبت میرا عقیدہ اور یقین کہ کرم صبح اور درہست نہ پڑے گا حالانکہ شہر سائر ریاست کے بلکہ محکمہ جات اور کارخانہ جات کے مقابلہ میں ایک چیز ہے تاہم محکمہ کی اس تہوڑے زمانہ کی خدمت گزاری میں جو دستور العمل جدید سے استفادہ اجرا پایا کہ میں نے نسبت سابق صدہا شہنشاہ اور اہل خانہ کی معافی جو پیشگاہ حضور والا سے فرمائی گئی اور بہرہ فصلی میں ترمیم دستور العمل کی ہوئی اور اس میں جبکہ معافی حضور الودیعہ سے جنظر رعایا پروری و نہایت وقوع میں آئی تو اس رعیت کا نفع رعایا کو ۲۸۰۰۰ ہزار روپیہ کا حاصل ہوا اسیدرج شرفہ فصلی میں دستور العمل پر گئے جو یہ کہ گوگرہ پدید ہوا اور اس کے اجرا اور رعایت حاصل پانچ ہزار روپیہ کے ہونے سے رعایا نے ہاتھ مار کر یہ ممنونی کیا کہ میں نے معافی ابلانغ صدر کی اور نیز پگنہ پناہ پڑے دلی گندہ میں بھی معافی حاصل میں فرمائی گئی جس کی تفصیل خالی از تقویل نہیں ان حملہ تعداد معافی و رعایت حاصل سے جس کا محض فائدہ رعایا کو ہو چکا ۳۷۰۰۰ ہزار روپیہ کی ہوئی اور اس رعایت کا یہ نتیجہ ہوا کہ پیداوار دیہات اور پادار تجارت میں ترقی ہو کر نسبت سالانہ اضافہ ہر سال افزونی و آمدنی میں حاصل سائرین ہونے لگی اسی نتائج نظام و بندوبست حضور انور و ام القیام قابل قدر اور توصیف الوالا ہے کہ اوہ ہر معافی حاصل سے رعایا کو مشکرا و بخشنے فرمایا اور ہر رقم حاصل سرکار کی میں ترقی اور افزونی پیدا ہوئی۔ لہذا حضرت ریالعموم اپنے متعلقہ کاموں کے انتظام اور ہدایت پانے سے اور بالخصوص نسبت اون کلمات قدردانی و عزت افزائی کے جو اس ناچیز کی اصلاح پانے سے انجمنیت رعایا اور اہل تجارت جیکہ حوشہ تعلق سائر سے رہتا ہے شکر یہ انعام و اکرام سرکاری کا بجا لاکے دعا ہے از یاد عہد دولت و اقبال اپنے آقا سے نعمت میں نفع ہو کر اس گزشتہ کو ختم کرنا ہے۔ اسی ماہ اکتوبر ۱۹۹۹ء میں سید محمد کرم سے معتد ریاست حاضر باش اجنبی گوناوہ معتدالت پگنہ سروج علاقہ راج گوالیار مقرر ہوئے اور سابقہ عبدالدی معتد ریاست شہر موگیان متعلقہ پگنہ پناہ پڑے و معتدالت پگنہ پناہ پڑے و علاقہ راج اندور امور فرمائے گئے۔ تباہیخودم ناہنبر سلسلہ عہد ہوئی۔ سی۔ پیرس صاحب بہادر قائم مقام پولیسک اجنبی ہاتھوں دلوک و سپرنٹنٹ ریاست ہند افانزوارا ریاست ہونے کے حسب معمول شالبت و سلامی اتواپ عمل میں آئی۔ تباہیخودم مذکور سند صدر یہ ختمہ مجرتا میں صاحب بہادر قائم مقام ترقی راج پناہ ریاست سے پورے سے فائز ریاست ہند ہوئے۔ اور اسی روز چار بجے دن کے صاحب بہادر موصوف بنابر ملاقات حضور والا قطعہ معنی امین تشریف لائے حسب دستور و

شالبت و سلامی بمرض ظہور آئی۔ چندے قیام فرما کر روز نشینہ آئندہ بجے دن کے صاحب بہادر محمد نصرت فرما کر
 چھائی دیولی ہوئے۔ اور اسی روز دھیر ٹی۔ سی۔ پیرس صاحب بہادر تھم مکہ بندہ بست و بار ٹونک بھی تیار و درہ
 دیات پر گئے ریاست ہندوستان ہوئے۔ تبارج مشہور ماہ نومبر سنہ صدر روز کشیدہ جناب نواب بیگم صاحبہ و دختر حضرت
 نواب وزیر الدولہ بہادر جنبت آرامگاہ الہیہ حضرت محمد علی علیہ السلام نواب خوش محمد خان صاحب بہادر ہر جنگ مرحوم و مغفور
 والی ریاست گلشن آباد و منہ چارہ نے اس جہان فانی سے بیک جاودانی رحلت فرمائی۔ اسی ایام میں اعزاز الامرا
 مع الملک صاحبزادہ احمد خان بہادر ٹونک جنگ کا قصہ حضور والا سے سعادت فرمایا اور جب الحکم سید احمد خٹک الصدق
 بخشی الملک حافظ سید محمد عثمان خان بہادر شہنشاہ جنگ مولوی محمد عبدالرحمن خان سکریٹری کوٹنسل دارالویر میر سے
 صاحبزادہ صاحبہ موصوف کو ریاست ہندوستان لائے۔ تبارج چار ماہ ماہ نومبر ۱۹۹۷ء میں حکم بندگان حضور پور نور
 جناب نواب صاحب بہادر دام آقبالہ میرزا نواب علیخان صاحب ناظم سرائے بجائے مولوی سخاوت حسین خان و کا
 انجمنی اڈوٹی و ٹونک پر دامور زمانے گئے۔ چنانچہ یہ چار ماہ منجانب حضور پور میرزا صاحب موصوف کو عطا ہوا۔

تفضیل و مشرف عنوان بنیاد و دیانت نشان مرزا نواب علیخان ناظم سرائے بعافیت باشند بعد سلام سنون
 واضح باد۔ و دیو لا جو کہ تم نے کا متعلقہ خود کو کمال امانت و پوشیدی انجام کو پہنچایا اور تمہاری کوشش سے محاصل میں
 بھی توفیر ہوئی اور یہ تجویز خاص حضور نے ٹونک اس کام پر بلا کسی کی سفارش و سی کے تجویز فرمایا تھا جائز علیہم سے طبیعت
 حضور خوشنود ہوئی اور ترقی تمہاری بعدہ و کالت سرکار عارض باش مکہ انجمنی اڈوٹی و ٹونک فرمائی گئی۔ قلمی ہوتا ہے
 کہ کا متعلقہ کہ جس خیر خواہی و امانت و جانفشانی انجام کو پہنچاتے رہو اور خلیلہ لبث ہذا پہنچتا ہے سے خدمت صاحب
 اجنت بہادر پیش کردہ اور جو تنخواہ عمدہ و کالت مذکورہ کی حسب تجویز کوٹنسل منظور ہو چکی ہے وہی تنخواہ تمہاری مقرر ہوگی
 اطمینان رکھو فقط المرقوم چار ماہ ماہ نومبر ۱۹۹۷ء عیسوی بموجب حکم حضور فیض کجور دام آقبالہ مشاہدہ۔ بقایم علیہ الصلوٰۃ و الخیر
 تبارج بستہ ماہ جمادی الاول ۱۳۱۷ھ بمطابق ماہ نومبر ۱۹۹۷ء مشفق حافظ محمد عزیز الرحمن خان مصطفیٰ آبادی کا پل
 نویس مطبع محمدی ٹونک شاگرد حضرت میرا بنی عبداللہ صاحب دامپوری نے باعرض چندہ چند انتقال کیا۔

چنانچہ یہ قطعہ تاریخ انتقال سید علی رضا خٹک اکبر حضرت سید میرزا نواب صاحب مرحوم سے یادگار ہے معنف قطعہ تاریخ
 بنا نمونہ کے ہمیشہ زادہ ہین نکر و ناظر گمانہ ہین۔ قطعہ تاریخ وفات یہ ہے ۵

ہلک بقاء شد ازین دارغالی
چونے بکتاب بندہستانی
بے ابر نیسان بگوشتانی
اثر ریز چون سید اصفانی
بلاغت از دیانت شیرینی زبانی
نمود برنگ گل بوستانی
بجینت غرامید - از دانشانی

عزیز یک خوشش لبش بید برین
ز بے خوشش بیکم دید دور ان
بہنگم تمہیر کلکش جہاتا
ماو از صفائے عرفش بیدہ
نصاحت طبع ز کلکش نمودار
ز رنگین سخن پرودہ گوشت عالم
سن رعت او رضا خوشش روز

تاریخ مہندج ماہ مذکور کتبہ ہنگان حضور مہنوا السور دام اقبالہ بقریب دورہ پرگنہ منصف فراتے نیما ہڑہ علاقہ ریاست
ٹونک ہوئے عالمیاب وزارت مآب افتخار الامرا نغزل ملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب فیروز جنگ سی آئیں عالی
نائب الریاست و آئیں پریزڈنٹ محکمہ تشدد کنسل - جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان بہادر طوٹ جنگ - حافظ
محمد یوسف ریاضی ریاست - محمد مصباح الدین پراویٹ سکری - خان صاحب محمد کبخت خان بکر کنسل بشیر قانون
جوڈیشل - مرزا محمد علی خان صاحب ممبر کنسل حمینہ مرحلات جنگلات وغیرہ دیگرہ الملکان ریاست ہرکاب حضور اللہ
راستہ زمین جاگیر داران دیات نے حضور الاکی حمایت اہتمام کے ساتھ دعوتیں کیں - اوّل روز موضع ہواڑہ میں -
دوسرے روز موضع کٹھنا زمین تیسرے روز موضع پاڈی میں ہنگان حضور عالی مقامی دام اقبالہ منزل گزین ہوئے -
دارالخیر اجیر سے دو تین اسکیمیں ادھر سرکار دولت مداریل پر سوار ہو کر بجانب نیما ہڑہ روانہ ہوئے - بتاریخ سہ ماہ مذکور
روز شنبہ ہنگان حضور پرنور دام اقبالہ سہاسات سبجے ہنگام شام رونق افزو نیما ہڑہ ہوئے حسب دستور سرور
مشاہدت و سلامی اتواب کل میں آئی بتاریخ بہت و شہر ماہ مذکور صدر روز چار شہنشاہ صاحب اسٹنٹ
جنرل پریزڈنٹ ملکی و دو کیتسی نے منٹرل جیل ٹونک کو سائنس زانیار دوروز قیام فرما کر تاریخ سی ماہ مرقوم الصدراہی چھادی
دیوولی ہوئے - بتاریخ دوم ماہ جنوری سنہ صد و قے دس شہے دن کے صاحب کلان اندور نے صاحب اجنٹ
بہادر مغرب مالوہ رونق افزو پڑا وہ ہوئے ناظم صاحب پرگنہ نے اپنی رحمتیک پیشوائی کی مہم جنوری سنہ مذکور کو تقریباً صاحب
کلان بہادر مع سکریٹن دفعہ ٹونک کو تشریف لے گئے صحت روز در میان قیام فرما کر تاریخ چہارم ماہ مذکور صاحبان پراہشان

جانب سوہت روانہ ہوئے۔ ناکم صاحب پٹلہ صاحبان بہادر موصوف کو تیسرے دن پہنچانے گئے۔ صاحبان علی خان
بہد مصافحہ کے خوشنودی مزان اظہار فرما کر، ناکم صاحب پر گنہ کو شفقت فرمایا تاہم بستی دہتر ماہ جنوری سنہ صدر روز شنبہ
آٹھ بجے دن کے بندگان حضور فیض گنجو جو کہ تقریب دورہ پر گنہ نیامیڑہ کو تشریف لے گئے تھے پر گنہ مذکور سے بندہ یہ
اسٹیشن ٹرین راجست فاس کے قریب ایک گنٹھ کے دارالیناز میر حسین کاڑی ٹھہری گیا۔ بجے اسٹیشن بگت پورہ
علاقہ سے پور پڑکشی ہوئے تھوڑی دیر قیام فرما کر اسٹیشن سے بساری کا لکھ صاحب صاحبزادہ محمد اکمل خان
صاحب بہادر کو ٹونک بمک ڈاک بیٹھی تھی تاہم بستی دہتم ماہ مذکور روز یکشنبہ سات بجے دن کے مع الخیر غایت رونق
افروز دارالریاست ہوئے۔ تاریخ پانزدہم ماہ ذری ۱۸۹۳ء روز چہار شنبہ چار بجے دن کے کرنیل جی ایچ ٹریو صاحب
بہادر جنٹ گورنر جنرل راجستان مع اسٹنٹ خود فائز دارالریاست ہوئے۔ بندگان حضور دارالانے تاشاہراہ بندہ آب
قریب رود بناس صاحب بہادر مدوح کی پیشوائی کی حسب معمول اتوار اسلامی سہ ہونے دو سکے روز پنجشنبہ کو صاحب
کلان بہادر واسطے ملاقات حضور نواب صاحب بہادر اہم اقبالہ کے تشریف لائے یہ ملاقات نظر باع کی نگین کوٹھی
میں عرض نمودار کی کوٹھی مذکور کے دو طرفہ ایک کبیتی بلٹن کی مع بین باجہ اور بستی سے سوار صفت بستہ کرے تھے
پونے بارہ بجے صاحب کلان بہادر مع صاحب پولیٹیکل بہادر اسٹنٹ بنا ملاقات تشریف لائے سپاہ مصفاہ
اور بین باجہ نے حسب آئین مسرہ سلامی ادا کی۔ بندگان حضور فیض گنجو نے نائب فریش صاحب بہادر مدوح کی شہادت
فرمائی اس دربار میں عالیجناب افتخار الامام فرامان الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر فیروز جنگ سی۔ ایس۔ آئی
نائب الریاست۔ وایس پرنسپل محکمہ محکمہ کنسل۔ وبراہران حضور پرنور صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر تور جنگ
وہجران کنسل شعروی محمد عبدالرحمن خان سکریٹری کنسل۔ و محافظ محمد یوسف صاحب منشی خاص دیر منشی دیبا ٹونک وغیرہ
وغیرہ اہلکاران ریاست موجود تھے صاحب کلان بہادر راجستان نے توجہ دیکر قیام فرمایا اس عہدہ قیام میں حضور نواب
صاحب بہادر کے گفتگوئے شوقیہ ہوتی رہی بعد ازاں کے رسم عروپان و ہار وغیرہ صاحب بہادر مدوح رخصت ہوئے
در بار ریاست ہوا۔ حضور پرنور اہم اقبالہ نے نائب فریش استقبال کیا سلامی اتوار حسب معمول سہ ہونے۔ اوسیران
دو بجے دن کے حضور فیض گنجو بنا ملاقات بازو یہ صاحب کلان بہادر کے بلکہ پر تشریف فرما ہوئے۔ جمعہ کو سات
بجے صبح کے صاحب کلان بہادر ہجراہی صاحب پولیٹیکل جنٹ ہارڈی وٹونک وٹونک فریونین صاحب بنا رہا معانیہ جیل خانہ

مطیع و مشعل ہائے اسکول ٹونک تشریف فرما ہو گئے ہر گھنٹہ توڑی توڑی ویر قیام فرما کر قیام کا وہ خود پر تشریف لے گئے
اوس سین چار بجے شام کے مقام والا ہسپتال جو دربار نے بعض زکینہ بنابر آسائش زنانہ عیالائے خود ترتیب دیا
ہے وہاں منع فرمایا۔ اس ہسپتال کے مکان کو خوب آراستہ کیا گیا تھا باجھا رنگ رنگ برنگ یہ تین خوشنما نصب کی گئی
تین عمارت ہسپتال کے در و دیوار یک شامیاز بڑے توڑک کے ساتھ نصب تھا اسکے قریب مین باجہ کا اہتمام کیا گیا
تھا اس شامیاز کے تلے جگہ حصار دہلیہ مرتب تھے ہر ایک اہل دربار علی قدر مراتب اپنی اپنی جگہ پر جا کر مین تھا۔
ٹھیک چار بجے صاحب کلان بہادر و صاحبہ تھیں بہادر اسسٹنٹ صاحب کلان بہادر و ڈاکٹر مین صاحب ولیدی
پیرس صاحب بہادر و خیر و صاحبہ تھیں صاحب بہادر و خیر و ولیدی پیرس صاحب بہادر و خیر و والا ہسپتال ہوئے
صاحبان موصوفین نے عمارت والا ہسپتال کو ملاحظہ فرما کر خوشنوی ظاہر کی اور زیر شامیاز کر سیون پر نشست فرمائی
بعد چند رات کے بندگان حضور فیض گنج پر بھی رونق افروز دربار ہوئے حاضرین دربار نے تعظیم ہی مین باجہ نے
سلامی ادائی بعد ازاں حضرت وزیر اعظم امیر کرم بالقیابہ نے حب اکرم حضور نور اسد و ایک اسپیشی تقریب افتتاح
شفا خانہ زمانہ موسوم بہ والا ہسپتال حاضرین دربار کو کھڑے ہو کر سنائی اوس اسپیشی کی کنبہ نقل ہے۔

اسپیشی تقریب افتتاح شفا خانہ زمانہ موسوم بہ والا ہسپتال منجانب حضور

پرنور و ام اقبالہ

ٹونک مین اس وقت تک کوئی زمانہ ہسپتال نہیں تھا اکثر توقع حادثہ مستورات کی جانیں تلف ہوتی تھیں ولیدی ڈفرن
صاحبہ کی ڈالی ہوئی بنیاد وجود اسطے رفادہ عام و علاج مستورات ہند کے تھے اسی قابل رحم سلسلہ کے اثر سے ۱۹۹۹ء
میں وقت تشریف آوری کرئیں والا صاحب بہادر بالقیابہ کے ٹونک مین زمانہ ہسپتال کا بنیادی سنگ اونکے مبارک
ہاتھوں سے نصب کیا گیا تھا آج اوس ہسپتال کے افتتاح ہونے کی محکمہ بخیر خوشی ہے کہ میرے رفیق مہر تھیں
صاحب بہادر پوٹھیل اینٹ میری ریاست کے دو دیگر صاحبان اس مبارک جلسہ میں رونق افروز ہیں اور خاص کر مین باجہ
دلی دوست کرئیل ٹریور کے اس جلسہ میں موجود ہونے سے نہایت مشکور ہوں جب تک ہاتھ سے اس مبارک رسم شفا خانہ

کو ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ قہر کم کی استورات میری ریاست کی رعایا کو اس کے جاری ہونے سے پورا آرام حاصل ہو گا اس ہسپتال کی تیاری کا تخمینہ ^{۵۰۰۰} روپیہ کا کیا گیا اب تک ^{۵۰۰۰} روپیہ تعمیر میں صرف ہو چکا ہے اور ہنوز چودہ مکان اس ہسپتال کے احاطہ میں تیار ہوئے ہیں جنہیں چھ مکان ہنود اور چھ مسلمانوں کے لئے اور دوزخ میں قوم کے لئے جملہ چودہ مریضوں کے رہنے کی گنجائش ہے اور سبز زیاردون کے لئے ایک مکان میں چار کمرے علیحدہ علیحدہ بنائے گئے ہیں جس میں چار بیمار سبز زرہ سکتے ہیں اور وقت ضرورت آدھ شخص عام سکونت کر سکتے ہیں باقی روپیہ ادون مکانات میں جو متعلقہ شفا خانہ ذریعہ زیر ہیں یا دیگر مریضی عمارت میں جب ضرورت پڑے ہو گا اس بات کے اظہار سے بھی میں باہر نہیں رہ سکتا کہ ہندوستان میں جو بیادینہ خیالات کو شایستگی دیتی ہوئی جاتی ہے یہ سب گورنمنٹ برطانیہ کے مبارک حکومت کا اثر ہے۔ رئیسوں کو اپنی ریاستوں میں شائستگی و رفاه عام جاری کرنے کی موقع بہت آسانی کے ساتھ حاصل میں باد صفت اسکے ہم لوگ اپنے فرائض ذاتی کی جانب توجہ کریں تو کمال افسوس ہے حکام انگلشیہ یعنی صاحبان اجنٹ کے صلاح و مشورہ کے ہم لوگوں کو بہت قدر کرنا چاہیے میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ بمقابلہ حالت سابقہ کے میں اور میری ریاست نے اس بات سے جو فائدہ اٹھایا ہے یا ہر صیغہ کی دستی انتظام کی جانب میری توجہ کو ترقی ہوئی وہ درحقیقت لابیان ہے۔ میں اپنے دلی دوست کرنل ٹریور صاحب بہادر و دیگر متار میں صاحب کے عمدہ مشورہ کو کبھی فراموش نہ کروں گا آئندہ بھی صاحبان مدد میں سے یہی امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے مفید مشورہ سے ہمیشہ مدد دیکر مجھ کو نون کرینگے کرنل ٹریور اب میں آپ سے یہ امید کرتا ہوں کہ آپ اس ہسپتال کو افتتاح کریں۔ آخر میں یہ تقریر اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ عالیہ حضرت ملک فیروز ہند کی حکومت اور سلطنت کی بنیاد ہمیشہ مضبوط اور ترقی پذیر ہو۔ بعد سماعت اسپیکر صاحب کلان بہادر نے چند فقرے سے جواب اسپیکر کٹرے کو ارشاد فرمایا کہ مجھ کو اس جلسہ میں شریک ہونے سے نہایت خوشی ہوئی یہ ہسپتال زنانہ ہندو گان ریاست کے لئے نہایت مفید چیز ہے آخر ختم کلام پر صاحب کلان بہادر مدعو نے یہی فرمایا کہ مجھے اس وقت اس امر کا نہایت افسوس ہے کہ کرنل رائے صاحب جو کہ اس شفا خانہ کا بانی تھا جس کے نام ذریعہ شفا خانہ جو آپ اس کا وجود اس دنیا میں نہیں ہے بعد صاحب بہادر مدعو انشان نے ہمراہ نواب صاحب بہادر تشریف لیجا کر اپنے ہاتھ سے ہسپتال مذکور کو افتتاح فرمایا بعد ادا کے ہوم افتتاح پانچ بجے شام کو دربار برخواست ہو اس صاحبان دربار

رخصت ہوئے اس دربار میں ہر وقت موجودگی حضور پر نور جناب نواب صاحب بہادر دام اقبالہ و حکام والا شان عیسیٰ
 صاحب کلان بہادر اجستان و صاحب اجنٹ بہادر ہارٹولی و ٹونک و دیگر حاضریں دربار کی رائے جماد باہو نوابک راؤ
 ممبر کونسل صیغہ مخزنہ سے جماعت باہو دامو و روا اس سر قیادت شہر پبلک و کس کے بر صاحبزادہ احمد خان صاحب
 بہادر شوکت جنگ دربارہ نشست خلافت تہذیب و خلافت آداب دربار کسی قدر غائب ہوا چونکہ خلافت آداب و بار تہذیب
 اس کے باعث خوشنودی مزاج حضور پر نور صاحبان والا شان ہوا اس جرم میں ہر دو صاحبان کی نسبت یہ حکم حضور می
 نافذ ہوا کہ باہو یک راؤ ممبر کونسل جب تک صاحب انجمنٹ گورنر جنرل راجستان و صاحب اجنٹ بہادر ہارٹولی و
 ٹونک اس بے ادبی کی صفائی نہ پاہن گئے اور صاحبان ممدوح جب تک ان کا قصور معاف نہ فرمائیے گئے آئندہ ہرگز
 کسی دربار سرکاری میں بار باری نہ ہونگے اور صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر کو باوجود معافی صاحبان والا شان کے ایک
 سال تک دربار میں آنے کی اجازت نہ تھی۔ کیونکہ یہ پہلے ہی اس قسم کے امور خلافت مضمی حضور کے مرکب
 ہو چکے ہیں شہنشاہ کو صاحب کلان بہادر اجستان بوقت ساڑھے سات بجے صبح کے مع اپنے اسٹیشن
 صاحب روڈ انڈین صاحب بہادر اجستان رخصت فرمائے جانب سے پور پورے تیرہ فی سلاہی کے سر
 ہوئے صاحب کلان بہادر ہنگان حضور فیض گنجو جناب صاحب بہادر کے انتظام و معرونی کار و بار ریاست سے
 غایت و جہد و رغبت و خوشنودی ہوئے اور حضور کی تعریف اندرین باب بہت فرائی کا شہنشاہ کو بجز تمازتین صاحب بہادر
 پرنسپل اجنٹ ہارٹولی و ٹونک بوقت سات بجے دسکے روانہ ہوا دلی دلی ہوئے حسب معمول اتوار سلامی سر پرنسپل
 شہنشاہ کو مقابلہ بنگلہ دربار کی جانب سے صاحب کلان بہادر و صاحب اجنٹ بہادر وغیرہ کی وجہت ہوئی حسین
 خود حضور الہی تشریف لے گئے تھے۔ بتاریخ بہت دیر ہوا جنوری سنہ صدر بعد بارہ بجے شب کے الیہ صاحبزادہ
 عبدالقیوم خان خلف صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ بنت صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب
 بہادر سطوت جنگ نے انتقال فرمایا۔ اور بتاریخ سید دوم ماہ رجب المرجب ۱۳۳۵ھ الیہ صاحبزادہ عبدالقدوس خان
 خلف صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ بنت صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب نے اس جہان فانی
 سے ملک جاودانی رحلت فرمائی قطعہ تاریخ ہر دو دختران صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب
 براور ان حضور نور دام اقبالہ رشتہ محمد بہادر عبدالغفار خان کاتب۔ منبر طبع محمدی ٹونک کا وہ ہے

<p>تحمیر از آگیدہ دو پاک صاحبزادان جسکی حمیر اشت صاحبزادہ اسحق خان صاحب شب حمیر جب کی آنکھوں کی آنکھ زورہ بیگم وہ صاحبزادہ عبدالمجید خان ذی شان کی کہ تما قرعہ جو ارجست حق او کا بھی مقصد ہوئے دودا غلے ایک ہی ہشتین غم افزا نہیں جز صبر چارہ اور کیا بھی صبر کا رکھن ہو مجھے تاج کی تھی مگر اکتف نے کہا مجھے</p>	<p>نہیں اس وقت میں کہ ہر خوشی ختم ہوتی میں وہ صاحبزادہ زبجہ جو کیا میں سلطنت میں گئیں خوش تما جو طلب تربیت برعلین بڑی بیٹی عقیقہ زاکیر بھی خوش تہن نصرت میں جب کی تیرہوین کہ وہ کن پونچھن بہ نصرت میں جلکہ کی غم نے ہر دین الم نے ہر طبیعت میں مگر مشکل سے غم کا بھولنا اس رخِ عزت میں کہو کہ تب تحمیر از آگیدہ میں نصرت میں</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

قطعہ تاریخ انتقال پڑھال دختر صاحبزادہ حافظ محمد اسحق خان صاحب بہادر سلطنت جنگ از شاعرانک خیال شیرین گفتار ہوئی
حکیم سید احمد علی صاحب التخصیص سیما بی

<p>چو صاحبزادہ اسحق خان را ز فوت دختر منہ خندہ کردار عسکریان را بدرا فرد کا ہمش شب آوینہ ہر شتم از حجب بود ز دھرم بخش از رفت خوش رفت خند از دہر جان خبشتہ بجلدش چو پر سیم نہاتف سال خوشش بر آمد از لبش تاریخ بے باک</p>	<p>عقیقہ شادی آمد غم ہویدا مست شد نہان رخ آسٹکار بر آمد از دہان حسن غوم کہ در مندرین شد منزل آرا بگلزار جان ہمیت افرا کنیز و نزل دگلزار و کالا کہ ماند یادگار پر سپر و برنا حمیر گشت ہم بزم حمیرا</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

قطعہ تاریخ ہائے انتقال دو صبیات صاحبات جناب صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب بہادر جناب صاحبزادہ محمد عبدالحق خان صاحب
برادران حضور پرنور دام قابلمن تاریخ مگر صاحبزادہ سید عید احمد صاحب التخصیص بہ اسعد سلمہ احمد احمد

<p>چون دو عقیقات پاک شقیہ محصنہ</p>	<p>محدثات الشرف متفقات العدا</p>
-------------------------------------	----------------------------------



خستہ برج عفات گوہر درج حیا
 باور و سایہ و دقت و احسان را
 گشتہ زہر دمی و ہر جن عمدہ برآ
 یا بسند از باغ جنان یا بسند از نواہ جا
 بنست کبیرہ بد و تفتیت پارسا
 دخت کلان تر بد و محضہ باجیا
 خویش ز نگاہ جان و از اوین استبا
 اسعد منوم بود در سر تانخیا
 حادثہ ۱۳۱۰ ہجری - واقع غم نوا
 بادبشت برین موطن یک دعا

ہر گم در دم جد و ہم سن و ہم نہرین
 متبع یک اصل صیل ہمسرہ یزد
 تازہ جوان نو نورس پیر خورشید نفع
 ہفت سہ دوم جب جانب جنت شدند
 آن یک از اسحق خان سردار المہم
 دوم ز عبد الحمید خان کریم الشیم
 ہست عمر ہم غم کس نتواند نہشت
 و اب و قاتل کلا مضطرب چنین باہر است
 گفت یک ہمدرد با تفت و غمیش دو سال
 سال و عمارت جنت آہ کشید و بخواند

تاریخ دوازہم ماہ حب المذنب سہ صد و دہشت ہجری وقت صاف جناب صاحبزادہ خان صاحب خلف
 اصغر حضرت نواب امیر الدولہ جاوید شہر جنگ نے اس جہان فانی سے ہلک جاوہانی حلت فانی چنانچہ
 یہ قطعہ تاریخ و قاتل ہے

باغ در چشم جہان چون راغ شد
 ملم غیبی بگفتا - داغ شد

از سہ در اکرم خان رفت
 از سہ آہ آبر و تاریخ او

تاریخ سیر زہم ماہ مذکور سہ صد صاحبزادہ محمد الدخان خلف جناب صاحبزادہ محمد الدخان صاحب نے اس سہ فانی
 سے کوچ کیا - اسی یامین دختر صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب بہادر طوت جنگ
 نے بعد یک سال اس جہان فانی سے ہلک جاوہانی حلت کی چنانچہ قطعہ تاریخ انتقال حضرت اسعد سے یاد لکھا ہے

یک سالہ گئی جہان سے رنجور
 پر صبر کیا ہوں تاکہ ماجور
 سب ہیں مگر خدا سے مجبور

بنت الیاس خان بہادر
 سب کو ہوا سندان میں تاریخ
 بحق ہے قصا سے ککو چارہ

یارب نعم البذل بت دے
تاریخ و دس کی سنکر ہے گر
دشمن ٹھگین ہوں دوست مسرور
اسعد کو - پور ضعیف مسرور

اسی ایام میں جب حکم سر کا غلط مدارام اقبالہ مطیع محمدی کے لئے جو ایک نہایت عمدہ مکان تعمیر ہوا ہے اور
فی الحال مطیع اوی میں قائم ہے شہنشاہ محمد عبداللہ خان کاتب مینجر مطیع مذکور نے مکان مسبق الذکر کی تاریخ میں یہ
قطعہ کیا ہے

حب الایسے بندگان حضور
کلب کاتب نگاشت تاریخ
گشتہ تعمیر این بنا لئے سرگ
مطیع دلپسند خرد و بزرگ

جو کہ سبجری - سی - پیرس صاحب بہادر پرنٹ مکملہ بندوبست دربار ٹونک عمدہ اجنبی ریاست اور پامور وائے گئے
بنائے علیہ حضور اللہ و ام اقبالہ نے براہ پیدا مغربی و مصروفیت بکار و بار ریاست مکملہ بندوبست کا تعلق خاص اپنے
ہی ذمہ فرمایا۔ اور اسی ایام میں صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان صاحب غلط اکبر العیاض وزارت آب بالقاہ جو ایک لائق
اور تجربہ کار اور علم انگریزی سے واقف کار اور زبان فارسی وغیرہ سے بخوبی ماہر ہیں اپنے والد بزرگوار کے پرائیویٹ سیکرٹری اور
اسٹنٹ مینجنگ مال کے عہدہ پر چکا لالہ کلیان رائے کے مامور فرمائے گئے۔ تاریخ دواہم ۱۰ شوال المکرم ۱۳۱۳ ہجری مطابق بہت
وہم ۱۰ اپریل ۱۹۹۳ء کو جناب چاروہ محمد عبدالکریم خان صاحب ساہیوڑ حضرت وزیر اعظم بالقاہ کو جناب حضور پرنور و ام اقبالہ پر وائے منتظرین
عطائے خطاب و خوشنودی مزاج اقدس حضور انور مرحمت ہوا۔ چنانچہ پروانہ مذکور کی بحسنہ یہ نقل ہے۔

عمو لیساب مجمع الطائف تراوان صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان سلامت - بعد سلام سنون و امنیہ باور و الابرہ عنایت
و تفضلات و مزینہ قدردانی و توجہات پیشکش حضور بادولت و اقبال سے بکرمختاب (امیر الامراء امین الملک صاحب زاوہ
محمد عبدالرحمن خان بہادر غالب جنگ - مخاطب فرمایا گیا بناز علیہ قلمی ہوتا ہے کہ قدردانی و عنایات حضور فیض گنجور سے
مطہن ہو کر مامور ہوا سے رضامندی حضور ہو اور حضور یقین فرماتے ہیں کہ اگر کوئی کام ریاست تم سے لیا جائے گا تو تم
اوس کام کو بھی خوب ترین و چوبہب فتنائے حضور ہی انجام دے سکو گے طبیعت حضور تو جو کمال عقیدت اشتغال و
تصور کرد اور پروانہ ہذا کو سند خوشنودی مزاج مرا کا فیض تصور کر کے سند اپنے پاس رکھو فقط المزمع تاریخ ۱۰ شوال ۱۳۱۳
مطابق ۱۰ - اپریل ۱۹۹۳ء کو جب حکم حضور فیض گنجور و ام اقبالہ شائستہ بقلم محمد عبدالصمد خوشنوی خانہ۔

بتیاریست دہم ہاشمیان معظم ۱۳ ہجری شادی کھدائی صاحبزادہ محمد الیاس خان خلت مہر خباب صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب
باد و خمر خندہ انتر صاحبزادہ محمد یعقوب خان بعد توڑک عمل میں آئی سولت نے حسب فرمائش پھر ایک باکبا داس تقریب فرحت قریب میں کے

سہرا

اہل محفل ہوئے یہوش جو دیکھا سہرا	شعلہ طور رک ہے برق تجلہ سہرا	حسن ترکیب عجب تاب و تجلہ سی
مسطح نور کہ ہے نور کا ترکا سہرا	خیرگی ویدہ مینا کو ہے اندر کفر و غ	برق چسکی کہ ترے چہرہ سے سر کا سہرا
واہ رے طرزا دواہ رے آؤ زرش ناز	کیا دیکھا ہے لٹک کر مجھے لٹکا سہرا	ہرین رباعی عناصر کے یہ چار دن صرے
برہی لالہ عجب طرف ہے لنگن سہرا	پہول سکتے ہیں آئینہ رخ سے تیرے	لب شیرین سے ہے طوطی شکر فاسہرا
تہا عجب کیسے خریدے گادل عالم کو	گھل گیا عقدہ کہ ہو گا عقدہ کا پورا سہرا	شکل مرد مری آنکھوں میں کبھی وہ صورت
روح بکرمے نقاب میں سما یا سہرا	تا رہیں تار شاعی تو گل مہرین پہول	لنگنا مستاب تو ہے عقد ثریا سہرا
خفگی سے الیاس کی ہو عمر سوا	یونہیں سر سبز ہے باری تعالیٰ سہرا	ابرو میسر بننے کی ہے بلائیں سیستا
بے سبب جہا کے منن پائون تک یا سہرا	سہرا دگر مینا بر تحفظ اریا نشاط	عقد ہر دین بنی ہر ایک لڑی سہریکی
سکر ہرے کے یہ توفیر بڑی سہریکی	سرفرازی ہوئی کلفی کو ہر نوشتہ سے	منہ سے دو عالم کے ہے بات بڑی سہریکی
غیر ملک گھر ہے ترے سر کا سر بیچ	رٹک سیارہ ہے ہر ایک لڑی سہریکی	تجہ انضال اتی رہے واعلم الیاس
ہو نہرا درو مبارک یہ گہری سہریکی	ابرو آ کے سر بزم جو گایا رسکو	سب محل میں کچھ عجب ہو مری سہریکی

مبارکباد

شادی الیاس کی مبارک ہو	عیش نازنگی مبارک ہو	لطف ٹونون کا بزم کا چہ چان
دہوم ہے اک طرف ملائت کی	کدہ رہا ہے کوئی مبارک ہو	یہ دیکھا یا اثر د عاؤن نے
کدہ ہے بین دل و دیگر با ہم	سب کو یہ دل لگی مبارک ہو	ایک سے اک محل میں کتنی ہے
فضل خالق سے تنکوی صابر	عمر بہرہ خوشی مبارک ہو	خوش بیزین دست ہوئے پلا
آبرو و محی شوق سے کدہ	یہ ہنسی یہ خوشی مبارک ہو	بہ گہری یہ اچی مبارک ہو

بتیاریست خوش شام ۱۴ اپریل ۱۳۹۳ م صاحب اجنٹ بہادر ہائوتی و ٹونک بتقریب تعزیت جناب صاحبزادہ محمد علی خان صاحب ہوم

خلف حضرت نواب امیرالدولہ بہادر رحمت آراگاہا جزاؤہ علی احمد خان صاحب خلیفہ اکبر صاحب چوہنہو کے کچھ تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور سنہ ۱۲۹۵ء صاحب اجنب بہادر مصروف مصمت فرمائے چھاؤنی دیو لی ہوئے۔

اسی ماہ سال میں مرزا محمد مظہر علی خان خلیفہ مرزا محمد اکبر علی خان صاحب ناظم گرگہ سرویج براہ و نور قدر دانی و فرید مہربانی و عمدہ نظارت سائزات صدر ٹونک پر مامور فرمائے گئے۔ بتاریخ سوم ماہ می ۱۲۹۵ء جناب صاحب جزاؤہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر صفدر جنگ و جناب صاحب جزاؤہ حافظ محمد صدیق خان صاحب بہادر دیہ جنگ جناب قریبوسی والد ماجد خود راہی بلدہ ٹنارس ہوئے بتیج ششم ماہ مذکور سنہ صدر پونے دس بجے دن کے ہنگام حضور والا نے بغیر اصلاح و انتظام ریاست گرگہ سرویج علاقہ ریاست ٹونک سے چنایا ہلکاران و مختصر سامان نقد دورہ فرمایا ہنگام روانگی اکتاب سلامی سرہوین حضرت وزیر اعظم و نیر اعظم کا علیہ سب ناسازی مزاج کے پہلے حضور بنو اللہ سرہو سے مقصر رہے حضور والا نے جیپور سے ریل گاڑی پر سوار ہو کر اسٹیشن پاسون پر نزول اہلال و جلول اقبال فرمایا۔ ناظم صاحب سرویج و دیگر اہلکاران و معززان و جاگیرداران گرگہ مذکور نے تائیش و مہربانی بعد ازاں حضور والا نے فازہ سرویج ہو کر دیہات گرگہ کا دورہ فرمایا و فرزند غنیمت قوم سالرہوئے سچہ تحقیقات انفصال کو پوچھا۔

ہفتم دورہ گرگہ سرویج حضور صلیت نشور گرگہ چہرہ علاقہ ریاست ٹونک کو تشریف لے گئے و ہاں کچھ انتظام قرار و اقامی فرمایا۔ زمان بعد حضور والا پر گرگہ چہرہ سے گرگہ سرویج میں تشریف فرما ہوئے۔ اور کچھ مقام گرگہ میں فرمائی حاکمانہ کی ایک اصلاح فرمائی۔ بتاریخ ہفتم ماہ می ۱۲۹۵ء سلسلہ تار برقی از چھاؤنی دیو لی تا ریاست ٹونک قائم ہوا اور یہاں تا کی آمد و رفت آفاقیہ و ریل کا تسبیح خاص و اکھاڑ سے رکھا گیا۔

بتاریخ نسبت ششم ماہ می ۱۲۹۵ء صاحب کہ حضور پرورد ام اقبال محمد بن مرزا خان صاحب پرنسپل مشین تعلیم ہی نہایت مہر و کثرت ریح بست و ہفتم ماہ مذکور رگہ شام فازہ گرگہ، کور ہوئے اور اصلاح و مشورہ ناظم صاحب گرگہ مسطور مدرس انگریزی و عربی و ہندی وغیرہ تجویز کے بتاریخ نسبت و ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر روز و شنبہ بوقت سات بجے دن کے سیٹھ پتھر ہوج سالرہو کے کان چلے افتتاح مدرسہ منعقد ہوا جس میں ناظم صاحب گرگہ و عملہ اہل کاران و ملازمان سرکاری و روسائیا نہایت ہوشیار و مہربان و غیرہ حسب درخواست پرنسپل صاحب شامل تھے۔ پرنسپل صاحب نے ایک مختصر اسپچ پڑھ کر حاضرین جماعت کے رد و پڑہی۔ چنانچہ اوس اسپچ کو درج ذیل کیا جاتا ہے۔

آج بڑی خوشی کی بات ہے اے حاضرین ہلکہ کہ میں جب اہلکاران و ملازمان سرکار بد قرار حضور بنو رگہ جناب مستطاب

حضور میں زمان قبلہ عالم عالیان جناب امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر جو تنگ - جی سی
 اتنی ہی وام اقبالہ ایملاہ کر کے افتتاح کیواسطے اس پگڑی میں آیا ہوں اس پگڑی میں کوئی مدرسہ نہیں ہے جس میں فارسی یا
 اردو یا ہندی وغیرہ کی تعلیم دی جائے اسی سبب سے اکثر بچے جنگی مدرسہ حاصل کرنے کی ہے آوارہ ہوتے ہیں یہاں تک کہ
 قرآن شریف بھی بہت کم پڑھ کر یا جاتا ہے چونکہ ہماری سرکار دولتہما حضور نواب صاحب بہادر ام اقبال کی توجہ کا اعلیٰ نظام
 مالی و ملکی کی طرف اعلیٰ العزم اور جانب تعلیم و شائستگی رعایا اعلیٰ مخصوص مہدول و مصروف ہے - باین دلیل کہ صیغہ نعم بیاست
 ٹوٹک میں بعد ہا یوں مدد حضور فیض گنجو رعاری ہو کر ترقی پذیر ہوا ہے اور بزر ترقی پر ہوتا جاتا ہے اور بہت کچھ شفاعت مسلم
 و ہنر عمدہ صنوبر نور میں ہو چکی ہے اور روز بروز ترقی جاتی ہے پس بندگان عالی متعالی حضور نور و ام اقبال نے ہنگام
 دورہ اس پگڑی کی رعایا کو جاہل و محروم از علم پاکر براہ دریا دلی و علم ستری و ہنر پروری نظر بہ ہودی و شائستگی رعایا اس پگڑی
 کی طرف خاص توجہ و عنایت کو بندول فرما کر حکم حکم بابت اجرا سے مدرسہ نافذ فرمایا ہے چنانچہ آج اوس مدرسہ کے افتتاح کا
 یہ جلسہ جوچین آپ سب صاحب براہ عنایت تشریف لائے ہیں اس مدرسہ میں بالفعل حسب تجویز ناظم صاحب آپ صاحب کو
 خواہش کے موافق ایک مدرس انگریزی بنا کر تعلیم انگریزی و فارسی و یک حافظ قرآن شریف برائے تعلیم قرآن حمید و اردو و یک
 مدرس ہندی تعلیم ہندی و حساب و دکانداری مقرر کئے گئے ہیں اور چند رکھ آپ صاحب کا شوق تعلیم پڑھتا جائیگا اوسی قدر
 اس مدرسہ کے علم میں سرکار سے ترقی ہوتی رہے گی اب اس مدرسہ کی ترقی آپ سب صاحب جنوں کی دلی کوشش و شوق پر منحصر ہے
 یعنی آپ سب صاحب اپنے اپنے فرزندوں اور اپنے عزیز واقارب کی اولاد کو اس مدرسہ میں پڑھنے کیواسطے بھیجے گی پوری
 کوشش کریں اگر آپ سب صاحب سامعی ہوئیں گے تو امید واقعی ہے کہ یہ مدرسہ بہت جلد ترقی پکڑ جائیگا اور جصلح کچھ ہے لکھ
 اس شہر میں مسدوم ہیں اوسی طرح ان پڑہ اور جاہل نہایت کم بلکہ بالکل ناپید ہو جائیں گے اب آپ سب صاحب و تمام
 رعایا سے پگڑی ناہیہ پر فرض اور واجب ہے کہ حضور فیض گنجو خداوند متعال کے اس مرحمت خسروانہ و رعایا پروری کا دل سے
 شکریہ ادا کر کے علم و ہنر سے تنفیض ہوں اور دعای دولت حضور میں رات دن مصروف رہیں آمی ہمارے آقا نے انداز سرکار
 دولتہما کو باین رعایا پروری و علم ستری و ایدالہ و اسلامت باکراست رکھا اور تمام قلم و سرکار میں اس قدر اشاعت علم فرما کر رعایا کی
 حضور میں کوئی تنغص جاہل و محروم نہ ہے اور دامن ریاست کو نیر و برکت سے بہرہ ورے آئیں ثم آمین - اتھرن جناب
 ناظم صاحب کے اس امداد و فرامی کا جو کہ تجویز مکان مدرسہ و دیگر تمامی امور قائمی مدرسہ میں محکومدی ہے تو دل سے

شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جناب ناظم صاحب کی توجہ سے یہ مدرسہ روز بروز ترقی پزیر ہوگا۔ حضور انور پر گزرتے ہوئے
 تاریخ نجوم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۸۵ ہجری مطابق پھر عرم ماہ جون سنہ ۱۳۰۵ ہجری کے نصف فرما دارالرحمت ہوئے
 اس دورہ انتظامی پرگنت میں حضور والا نے انھوں کی وجوہ بنفیان ملاحظہ فرمائیں انکا انتظام و انصرام پورا پورا فرمایا۔ اور انکا
 خاضع صاحب ناظم پر گزرتے ہوئے سونچ بوجہات چند در چند کی تفصیل کسری بھی لکھنا در دوسری سے غالی نہیں صرف یہی غرض توکل
 ہشی پوری دلیل کا پتہ دے رہا ہے مزاح صاحب کا دربارے استغفار منظور فرمایا مزاح صاحب ہٹے ہٹے سے دلی تشریف
 لے گئے اور حضور والا نے اپنے شکاران و تحصیلداران پر گزرتے ہوئے سونچ کو کو توقف فرمایا یہ کاروائی پولیس کل بجی ریاست و رعایا کے پر گزرتے
 سونچ باحسن وجہ عمل میں آئی اور جناب حضور والا افضل الامم ناظم الملک جناب صاحب جازوہ حافظ محمد عبدالرحیم خان جہانگیر خاں
 براہِ ترقی حقو نور دام قائلہ پر گزرتے ہوئے سونچ کے ناظم فرمائے گئے چنانچہ پروانہ حضوری بجنہ درج ذیل ہے۔

برادر بھائی برادر عزیز القدر سعادت شان بدل عزیز واقفین افضل الامم ناظم الملک صاحب جازوہ محمد عبدالرحیم خان بعد ملاحظہ کیا گیا
 بعد دعوات و افاضات ملاحظہ نمایند۔ درینو لا جوا انتظام پر گزرتے ہوئے سونچ رو باخطاط لایا گیا کو ناظم سونچ مقرر فرمایا گیا مکتوب چاہئے کہ
 سونچ پہونچ کر کام نظامت کا اشراف الامر اعمدۃ الملک صاحب جازوہ احمد یا رضا صاحب بہادر فتح جنگ کے سنبھال لو اور کار نظامت
 اس طرح انجام کو پہونچو کہ جو امور انتظامی میں خدشہ و غما ہوئے ہیں ان میں سبکی و دستی بوجہ احسن میں آئے اور کار و بار
 متعلقہ نظامت کو روز بروز شایستگی حاصل ہو اور انکاروں میں جب گزارش تمہارے حسام الدین پیشکار فوجداری مقرر کیا گیا اور
 محمد فاروق کو تین برس سے کار و کاری انجام دیتے ہیں پیشکار رال مقرر کیا گیا ان دونوں سے اس خدمت کو لینے نہ اور
 درمور و یہ ماہانہ تمہارا اعمدۃ نظامت فوجداری مقرر ہے یہ عمدہ تمہارے نام بہت سورتخاہ مستقل ہے اور اب جو تم سونچ
 نیچے جاتے ہو بابت انجام رسائی خدمت نظامت میں تمہارے نام مقرر کر کے گئے تاریخ پہونچنے سونچ رہا یا نہ مکتوب
 وضاحت و کثرت انجام رسائی خدمت نظامت ملتا رہیگا پیشکاران تحصیلداران و گردواران و عمدہ ماتحت سے جس کی کاروائی
 مکتوب پسند معلوم ہو مست اکیل گزرتی کہ حسب گزارش تمہارے کماظمناسب صادر ہوگا اور جو تم مقام سونچ پہونچ کر دعوت
 مزید ضابطگی ارسال کرو گے اور یہ بھی توجہ فرمائی جائیگی اور جو چوری و دیکتی و قصور و بے لوثی و رنہ زنی اور دیگر امور ناچار کا پر گزرتے
 میں ایسا ہی انتظام کیا جائے۔ و دراز گو کہ خبر جان و بدباشان میں کامل سرگرمی رہے اور جس کسی پر جو تصور ثابت ہو مقرر
 قانونی سے وہ شخص ہرگز غور نظر ہے تمہاری سعادت اور لیاقت سے پوری امید ہے کہ تم و کمہ در دم ایک کاغذ بنو گے

تم سب کام ایسے کرو گے کہ قصبہ دیہات میں آبادی کو ترقی ہو۔ اور دست بردوزنات سے رعایا کو پوری اہلیت حاصل رہے جو کوئی
 پسنے و گمراہی و غریبی پیش کرے اس کا تصفیہ نظر برحقان حق میں آئے اور جو حکام نامہ مغفوت پرانہ ذابہ اس کو معلوم الاعلان بخش کر
 رعایا کو برا کیا جائے بلکہ ایک مجمع معززان اہل شہر و عہدہ داران نقض ہو سکے و درمغضون اس کا آواز بلند نہ ہو ایسا جائے اور
 ملک و اس بات کی اجازت دیکھائی ہے کہ اپنے امتحان سے جس کی کو مسئل کرنا ہو یا تبدیل کرنا چاہا ہو اس کی ملک و اجازت ہے جس پر
 اس کی اطلاع کرتے رہو فقط المرقوم ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۰ ہجری زبانی نائب صاحب بہادر تباریح ششم ماہ ذی الحجہ مطابق
 بست دیکھ جاوے سنین محمد شریح محمد زور الدین صاحب ناظم پریکچرہ نے بعداً حضور درگاہ انتقال کیا۔ تباریح ثلث و دوم ماہ
 ذی الحجہ مطابق ہفتم جولان سنین صدر جشن سالگرہ حضور پر نور دام اقبالہ نہایت دہم و دہم سے بعض ظہور آجنا چھپو موصوفے
 اس تقریب راحت قریب میں یہ قصبہ کما

نہیہ باہر دوام تو عالمی نامور	دست بخت ز فخر تو قیصر و فقور	ایں دل کہ تجھ لایسادی قسط	نہیہ چن تو امیر مظفر و منصور
ز تاک رفتہ جاہ و از نیم صبا	قن بطاحم افلاک نشہ انگور	حساب عمر تو از سال مرتلون کن	اکثر خود ز دور آسمان محصور
بیمین برج تو جانیکہ شکار شود	تا تر یکا ست از نواہی مہرور	ہی رود و کسو تو حالت زلال	کہ روز خشنو با و افروغ مہرور
نہیہ نام تو در گمراہ ز لندازد	تیر لیکہ بگین در آید و دم صور	اگر زیم تو ز لہر برد خیر و اند	کیسکین بخت از روی عو قصور
خیال مہر رائے تو در دل خوشید	چنانہ ششہ برن ششہ پیکور	حساب بذل و عطائے تو بیکو بیکور	مگر کیسکیند حصر و جہاں محور
مگر شمس سیما تو جسم عقل	کہ عطالہ صفحہ سنین مشهور	اگر حجاب غیر تو مر تفع گردد	محال عقل تو ز قحط سایہ دنور
چنان خود تو در پنج و مگر گرفت	کہ طبع عافیت نسبتش خود بخور	ز سکندر آو حسن قمع تجرکہ کرد	کہ فلک بصلح تو انتظام امور
بفکر و جہم غیرت شود بقل سلیم	تیرہ پیکوئی شد از تجلی طور	قتضای قباب کند بر آفر افلاک	اگر شود بغیر تو آہشی مخطور
با خصال خنانت بردن کند دلخ	صبا بطحہ عو غبر نشان بخور	شود ز مجھ قعر تو بردل اعدا	ہمان لائکہ کون بکان ز غصہ صور
خیال شمس است مگر آرد و بیضیر	ز پشت آئندہ مر کشند عجب طور	اگر تیب تو دور و ہر شہہ خام	بنو زار شود و صل مہر مخطور
ز سکندر عدل تو در دہم و مہر	بوز جنگ عتاب شہیادہ مصفور	در ای رادہ شہد ہزار دیدہ شد	اگر قیصر و فغان تو ستم کن مشور
تو مہر غریب طریق کن کاز خونیہ طبع	غلامی ح نو کرد و مال مشور	سوا لطف چنان از لولاس معنی	کہ از مدارش فز شہہ کافور
بدون قنم من کہرا شکار کرد	چکند ہر پیش تر آید منصور	چو طبع من بطریق طبع تو نبرد	شود چہ چہاں علی مقول کل ستور

نہ بکری شکر لارود اوسلم	دو تکیہ طویلا ریاض بن سطور	درخشاہی پسر زبور او	نرسک از نظر کن ترادش کلور
ہزار غوطہ بیریائی سکر تازم	نیادہ کھیلن گونہ لوی ہرور	اگر کجا نرہ این جوامہ شہوار	کئی بہ بندگی خوشتر از شہوار
از ان خوش مست کی بختی ہر دور	کینیت در غزل شرف عطیہ بشور	ہمین نہ کہہ دارم بعض تقریر	بمان قد کھراشتوق بزم حضور
ولے طعنے ارباب ذوق بیکس	کہ در قفا بقیت زندلاوت شور	ولے عجب کہ چرخم کو تخی تقیر	ہو بکسرت شداد جادوان سور
ہیچکم کہ چہ سر زور انگہ غلیس	کہ شذر صورت جابجا طوفانور	اگر تو فرق کنی در بانجی دست	شود نہات تو معصونان غلاب ہر
از ان سبب کہ گزردہ خطا تو گزرن	نغم کن بدعا تو غم برد ستور	ہمیشہ تاکہ زرد زہیب باطل سپد	سوم غم بریاض دل نسیم سرور
ریاض عمر تو باد زہیم غزل غلط	چنانکہ خاطر ارباب معرفت از نور	بنیش تیر غنک عطر شاہ فاک	دل معشوقہ بادشاہ شیدا زہور
بنابر بخت و جہام زہی کجہ طابق ہشتم ماہ جولائی سنید صدر میجر تہا نین صاحب بہادر پوکیکل اجنت ہاروتی و لونک رونی افزہ لونک ہوئے حسب محول مشایعت و سلامی اتواب عمل میں آئی۔ اسی سال جہری میں بشکوی جناب صاحبزادہ حامد خان صاحب خلع صغر جناب صاحبزادہ محمد عبدالکیم خان صاحب مرحوم فرزند از چند تولد ہوا صاحبزادہ محمد حیات خان نام رکھا گیا چنانچہ قطعہ تاریخ ولادت جناب نواب محمد سلیمان بہادر اسدکنوی سے یادگار ہے			
چو حامد خان بہادریات فرزند * بانضال خدای پاک و مکتا * اسد از بہ تاریخ ولادت * دلم گفتا۔ مکرم بخت یاد ا اسی ایام میں محمد خان داروغہ سائر امیر گنچہ نیوٹو اکثر نے اس جہان فانی سے بلک جادوانی کوچ کیا چنانچہ قطعہ تاریخ وفات ہے			
محمد خان چو رفت زار و دنیا	خوش آمدن جہان نین افانی	بسا رفتہ و غولہ رفت عالم	کہ دنیا نیست ملک جادوانی
چو فکر سال تاریخ آبرور کند	خرد گفتا بطر زوہ خوا فی	سر بزم جہان گرفت دروشت	محمد خان کتاب زندگانی
اسی ایام میں مولوی حکیم سعید احمد صاحب اسد خلع جناب مولوی سعید احمد علی صاحب حبیبیہ نے فرہ عمادی نصین غزل حافظ شیرازی متضمن حالات نادر شاہ بادشاہ ایران و محمد شاہ بادشاہ ہندوستان کیا خوب فرمائے ہیں شرفارسی شہر عمائے اُردو کیا دست و گریبان ہیں۔ یہاں حال حسب حال زماہ حال بطور عبرت لکھا جاتا ہے۔			
محمد شاہ نے باجیچہ عشرت میں جی ہارا	نوال آنے لگا دولت پہ گزرا کیل جبارا	ہوئے زہن جو ادھر کس ساقیان دست ہارا	
بنابر مہائی نے مسبب و عقل کا یارا	ہوا پالائی تہی جیب عروج سخت کا تارا	عنائی ایک کی گونا گویا صحت لاکہ سارا	



<p>نہا باب کوئی اقبال نہ بحث جاوے ہمارا</p> <p>ہوا آگاہ جب اس حال سے سلطان نصیر قند</p> <p>تاعف سے رہا یہ سکے نادر شغلین کیچند</p> <p>کئی بیچہ سفیران سخن پر دازد انشہ</p> <p>سفیروں نے پایا جب حضور یکا کوئی اسلوب</p> <p>کیا آگاہ حال ہند سے آقا کو اپنے خوب</p> <p>نصیحت کرنی والا جب ہوا کرتا کوئی محبوب</p> <p>سفیروں کی زبانی جب ہر حال کی تجویز</p> <p>ہوئے حاضر حلین بخت و فتح نصرت تائید</p> <p>اودھ پٹنار پر تھی افسران بھی تہ دید</p> <p>فرز پیر لیا جب جلوس سے سٹا تو رخو</p> <p>لیا کابل کو اور فرمایا اب لاہور کو بھی لو</p> <p>سنا یا حال سے عین روز جمن میں شکو</p> <p>معرض دین زر لکھنؤ غرض ہوئے بے غم</p> <p>ہوئے آراستہ ہو ہو لکھنؤ پیش پیش و کم</p> <p>خلکو و حکمران شہر سے باہر تہ و تسم</p>	<p>طلبین شام ایران کی ہو کھنک مسود آرا</p> <p>بخل ہند و شش ششم ترند و مخارار</p> <p>شہ نادر لقب گوہر ہزار دوشمن ہند</p> <p>لکھا آکر کوک مکتوب باغظار میری قند</p> <p>زبانی بھی کہا اونسے نایا سو یہ ہند</p> <p>جوانان ہمارے قند پر پیر و انار</p> <p>مہینوں تک نہ آیا ہاتھوں کے راج طلبو</p> <p>یہاں تہا بادشاہ ہوا نفس کا مغلوب</p> <p>امیروں کی زبان پر تہ یا تہ غیر مغلوب</p> <p>ہر دہ ہزار دل کر کا خان بھلنا ر</p> <p>تو کی فرماندہ ایران سے غم جنگ کی تشمید</p> <p>وہاں فکر آبل کار سے کچھ کیاس کچھ امید</p> <p>اودھ غلوت ملین ساقی ہوش کیہ تالیک</p> <p>کنا رپ کرنا باد گلگشت حصلا ر</p> <p>وہاں اگلہ و خط لکھا الگ ہشیار ہو جاو</p> <p>امیروں کو لکھا جب اہل سرحد الگ ہشیار</p> <p>کہا یوں بخود میز شاہ نے سُن لکھتے گو</p> <p>کہ کس کسود و شہادہ حکمت لین ہمارا</p> <p>کہا کل ہو کی لکھنؤ کو دینے حکم نصرت ہم</p> <p>سور قلع سے آیا تو کہ پرنشہ و رشک جرم</p> <p>عزیز ہر عزت نے کہا انکو نہیں لکھنؤ</p>	<p>اگر آن ترک شیلازی بہت آدول مارا</p> <p>زہیں تہا ہند و ایرانین پیشہ سخی ہو ہند</p> <p>بنام بادشاہ ہند شہرت کیش جہ نہ ہند</p> <p>نصیحت کن جانان کہ ایران دست در اند</p> <p>گئے وہی سے واپس کچھ صفہ جنگ کو کتب</p> <p>کہ جزو کر می و ساغرتا کچھ بھی کادو محبوب</p> <p>فغان کہن لولیان غرض شیر کا شہرت خوب</p> <p>سے ہمارا ہوا کہ لکھنؤ کی کوچ کی تہمید</p> <p>یہاں شہر شب قطرب ہر روز روز عید</p> <p>برہ ساقی توانی کہ دیرت نخواستہ یافت</p> <p>نہا باب جواب ہو کا بھی تہ تخت برہم ہو</p> <p>کہا سنئے سنا تہا نے تم عرض خبر کر دو</p> <p>مدینہ از مطرب وہی گوی وازید دہم کہ تہر جو</p> <p>سے سلطان بگن نہ ہزار دین پیر لار و دم</p> <p>چنے سب تہیں لکھا تہی سواران تضا تو ام</p> <p>من از آن جس و از قرون کیوڑ ادا ستم</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>سنا بچے نلو شاہانی پت پر آہو بچی زمین پر تین تک برق تیز کی جھلکی ریشم تھامتا مسن یار سمنغی</p>	<p>کہ عشق ان پروردہ عصمت بران کو لیا اوہم راہو کی خبر دیر اسج سبقت کی مقابل جب ہو شاہ قویہ جنگ کی ٹھہری زبان غلام سے تعریف ہرگز ہو نہیں سکتی باب رنگ نال مخط چہ عادت کو زبانا</p>	<p>لوہر غفلت اور کانتہ کو خوابین گدی محمد شاہ نے بھی پھر توڑ ہنے کی اجازت دی ابہر غلام بران غلام کی بہت اور شجاعت کی</p>
<p>خیر دلان رنگ نامہ بیچ و شرایون کی ملتانہ لیر اس عاکر شہر ہندی برگشتی خرم دم عفا کہ مدد کو گوسفندی</p>	<p>جو تھے ہلال ذوق کی چوہا آہو بچی گریز قبول لشکر سے شکست ناش چپانی محمد شاہ نے ہنسر کہا اے مایہ خوبی جواب تلخ مے زبیر لب لعل شکر خارا</p>	<p>ہوئی جب گرہی باز بر مرض جہر ذوق عوض میں مایہ مانک متاع نیک نامی کی جو کی نادر نے گستاخوں سے مخدرت غلابی</p>
<p>ہوئی شکل جانی قتل عالم سے نہان حافظ ہو گیا ایک لاکھ کو اپنے روان حافظ غزل گشتی بدستہی بہاؤ خوش جوان حافظ</p>	<p>ہوا اہل عین پر واقف آسمان حافظ ہو جو جیسے کر کے دو بواہم شاہوان حافظ کہ بکسرید احمد سید نکلت وراں حافظ کہ بظلم تو فاش اند فلک عقدر زبیرا</p>	<p>ہوا سعدین پرچ جاہ و شہرت کا قراں حافظ عیان جو بہر چہان میں ہو تو اسماں حافظ مساہو بیٹے اسعد کی زبانی یہ بیان حافظ</p>
<p>دو آغوش راہی ناظرین یا نگین ہو کہ محمد شاہ بادشاہ کا نام ایام شانہ زوگی میں روشن اختر نہاؤ کا مختص عال بدین نوال ہو کہ بہادر شاہ عالمگیر اور رنگ زیب کے بیٹے نے باپ کے بعد سوا پانچ برس بادشاہت کی لیکن اسکے بعد لیرون میں باہم اختلاف واقع ہوا اور تخت کے وارثوں میں ایسی جنگ و جدال ہوئی کہ ایک سال میں کئی شاہنشاہ مارے گئے آخر فرخ سیرت نشین ہوا مگر وہ پیش و عشرت کا قاتل شاہی کو سر پر نہمال نہ سکا بلکہ وزیر اور سپہ سالار جو اسکے معاون تھے ان کے مارنے کے درپے ہوا۔ جب وزیر اور سپہ سالار نے بادشاہ کا یہ رنگ ڈھنگ دیکھا تو چہ میبشہ پے درپے دو اور شاہنشاہ ہوئے ہمالے و موہڑے کر تخت پر بٹھائے۔ یونہی شاہنشاہ سے بہت سے نظر بند پڑے تھے مگر ان میں ایسا عقل کا پورا نہ نظر نہ آتا تھا کی طرح انکے اشارے پر چلے۔ آخر روشن اختر شاہنشاہ بہا اور شاہ کا پوتا سلیم گڑھ میں قید تاجدار امرا کی دولت نے ان کو لا کر تخت پر بٹھایا اور تاج سر پر رکھ کر محمد شاہ بادشاہ غازیاد باہاؤ شاہنشاہ تخت واقع ہوا وزیر اور سپہ سالار مار گئے</p>		

اور انکی قوم کا نام دوشن دربار سے بالکل مٹ گیا تو بادشاہ کی رنگین طبیعت نے اپنا اصلی رنگ دکھانا شروع کیا چنانچہ منتظم ملکی رنالی کو امر اور زر کی راہ پر چھوڑا اور خود ناچ رنگ کے دریا میں غوطے لگانے لگا اور جب کبھی موج میں آتا اور طبیعت لعلی تو شرب و کباب کی زمینیں گر کے خود ہو کر ہاتھ پاؤں مات اور یستنا دکھانا مہربانہ لانا

مارا بھان خوشتر ازین یک منہ نیست
کز یک بداندیشہ و از کس غم نیست
اسکے عہد میں گھر گھر عیش و عشرت سے
دن عید اور رات شب برات ہو گئی اہل دربار بادشاہ کی طبیعت کو رنگینی پر مائل دیکھ کر سب رنگین طبع ہو گئے جو امر علاقہ تو بہترین
دربار کی بہار دیکھنے کو اپنی جگہ اپنے اپنے نائب مقرر کر کے حاضر دربار ہوئے۔ ظاہر ہے کہ جہاں اہل دربار ایسے خیالات
میں مبتلا ہوں وہاں انتظام ملکی کا کیا ٹھکانا اور اسپرٹہ یہ ہوا کہ وزیر اور سپہ سالار کے توڑنے کے لئے نظام الملک آصف جاہ کو نکلن
سے بلوایا اور کل کار و بار سلطنت اس کے تفویض کیا گیا یہ دیرینہ سال گرگ باران دیدہ عالمگیر اور گریب کے عالم دیکھے ہوئے
تھا اور سچے دربار کے رنگ کو دیکھ کر بہت کچھ گرگ کی طرح رنگ بدلا اور بادشاہ کو صلاحیت پر لانا جاہا اہل دربار آصف جاہ کا یہ
بیچ دیکھ کر تو مڑ پڑھنے لگے مگر اسکے مقابلہ کے قابل نہ تھے آخر ایک دن بادشاہ نے خوش ہو کر نظام الملک آصف جاہ کو بیوس
خاص کا خلعت اور وزارت کا عمدہ عطا فرمایا اہل دربار کو اور بھی ناگوار معلوم ہوا چنانچہ اہل دربار نے اسکا یہ توڑ کیا کسی رنگ کو
جلسہ خاص میں بیوس خاص کا خلعت بادشاہ سے ایک ہمانڈ کو دلوادیا۔ آخر الامر آصف جاہ تنگ ہو کر کسی بہانے سے درکن کو
چلا گیا کہ ایسی وزارت سے حیدر آباد کی صوبہ داری بہتر ہے اتفاقاً اسی ایام میں نادر شاہ بادشاہ افغانوں کو ایران سے نکالتا ہوا
قندہار تک آیا اور او دہر سے افغان جنگجو تمام کو ہستان کاہل میں منتقل ہو گئے چونکہ خاص کاہل میں دہلی کے دربار کا طریقہ سے
صوبہ برہان تھا اسلئے نادر شاہ بادشاہ ایران سے محمشاہ بادشاہ ہندوستان کے پاس اپنا بی بی بھیجا کہ تم ہی اپنے صوبے کے جو قوم مجھ
ناگہ دونوں طرف سے افغانوں کو دہلی پر گرفتار و اقصی گوشتالی ہو جائے یہاں ان دنوں میں عیش و عشرت کے یہ رنگ دھنگ تھے کہ
کوئی کسی نہیں ستا تھا چنانچہ کئی اچھی راہ میں گھر کی موت مارے گئے کہتے ہیں کہ آصف جاہ ہر وقت رنالی دن نادر شاہ کو
نفی اچھی بھیج کر سنا گیا تاکہ آپ ہندوستان میں بے تکلف چلے آئیں یہاں دلی تک میدان صاف ہے چنانچہ بعد چند روز کے
نادر شاہ نے اپنے بی بیوں کی تباہی کا حال سسکر نظر لکھا اور آخر میں خطوں کی بیخوابی نے کہ نہ بکرا سے خود ہندوستان کی
طرف کھینچا حالانکہ حاکم کاہل نے عرضداشت اندر یناب دربار میں بھی مگر جواب نہ مارا۔ بلکہ جو لوگ نادر شاہ کے آنے کی
خبر سنا تھے تو امر اور دربار اور پڑھا ہو کر یہ کہتے کہ مہنوز دلی دور ہے۔ علاوہ اسکے دلی کے مکانات بہت اونچے اونچے ہیں

نادارشاہ کا لشکر آتا ہوا نظر آیا۔ الغرض نادرشاہ نے مجبور ہو کر ادل کاہل کو فتح کیا پہلا مور کو لینا چاہا کہ کاہل نے عرضی و بارمین بھی ادا کیا اور شاہ مستاب باغ میں عالم آب کا تاشہ دیکھ رہے تھے اور سائے تلخ ہو رہا تھا تو یابین سرور کا عالم تھا کہ کاہل کی عرضی کو لیکر اور کاگو شہر تلب میں ڈکوبیا اور یہ مصرع پڑھا۔ این دفتر بے سمنی غرق می تاب اولے زہر چونکہ امرائی و بار سے کو نصف چاہ کی دانائی اور تجربہ کاری کو مانے ہوئے تھے نادرشاہ کی آمد آدکی جو سرنگر اسے بھی دکن سے بلوایا اور نادرشاہ نے کاہل کو فتح کر کے پہلے ایک نامہ منظوم بصحابت مرزا حمزہ بیگ مستد خود محمد شاہ بادشاہ کو بھیجا پناہ بخشہ اس میں نامہ منظوم کی نقل باہر اور استبداد بعض صوبان صادق الودادینا بر توضیح حال بختہ درج ذیل ہے۔

نامہ بادشاہ نادرشاہ بہ نام محمد شاہ بادشاہ در سلی بصحابت حمزہ بیگ

بادشاہی آنکہ بر سر سایہ ام	کرد و لاتر ز شاہان پلایام	از مہلت تیر و دستم چو موم	ہر نفس ازین ملک شاہ و روم
از نیب تنہا من خاقان ہین	سب باہل گرد و دمان پذیرین	از نیب خنجر گردان من	و ترزل شاہین ہم غمتن
شاہ رنگ و سوزنک ہم حبش	از خرد نگہ گیر و زل و دوش	گر شود آہنگ من سوجواق	شہ عراق کونک پینلند و راق
جو تیر ہم چو مسکرو و فرد ز	تیرہ گرد چشمش شاہ نیم و ز	گر بند آوازہ گردہ کو س من	شاہ روم آہ پٹے پالوس من
ملک ترستان ایران بوسم	نیر حکم من در آدیک تسل	سو کہ کشورستان کریم روان	از ہر اسان جانب ہمدستان
خار و قنداری کرد راہ و شتم	خار را کندیدم و گل کا شتم	قوم افغان را سپردم نیر خاک	کردم آگشای افغان خاک پاک
فتح کاہل کردم اندیک مان	قید کردم نقش مہوار خان	تج چون بر خنجر ہی با شتم	کوہ غیر غرق در خون حشتم
بلدہ لاہور و ملتان بید رنگ	از بہادر خان ستان غیر جنگ	گر بہادر خان شود جو باو کین	نقش ابد و روم ز روخیزین
گر طیم گرد و از سخت بلند	نقش آن بندم چو نمقش بند	قتیلا بے التفات قادم	از عہہ شاہان عالم نادر م
خو بہ ستار انم در خاک پست	ذوالفقار حیدری دارم بہت	تج تیرم بر عدوان ذوالفقار	سرخ و بادشہ روزگار زار
چون کشمش شیر ز روی غاب	کوہ آہن را کنم دریا کو آب	عکس تیرم گرفتہ بر روی نیم	از خرد و پریم مذہب سچ نم
گر لہر جنگ بر وارم عنان	لر زار و میت زمیں آسمان	دارم از جنگی ہزاران صد ہزار	ہر کی تیرم دل اندک کار زار
ہر کی چون بہمن و اسفندیار	شیر شیر من پیش شاہنماہ وار	با سنان پیلوئی شیران میکند	باترین فرق پیلان بشکنند
دارم امید آنکہ با نیروی بخت	گیرم از شاہان عالم تاج و تخت	ہر کار از شاہان شود فرمان پذیر	تاج و رستم در اصحاب سرور

هر که آید سوزی من با خنجر چنگ	خروش سوزانم زود و تو فنگ	قول صدی را گوش دل شنو	پنجهن گفت دست مرد راه رو
هر که با فواید باز و خنجر کرد	ساختن سیم خود را خنجر کرد	آنجانبان را به حق را گم کند	گفهر را بر سیمین تیر و دهم
جز نیست نه چو شمشیر شکر کین	باشد آن از نیل کفار لعین	به تنهش که به چمن رداست	زانکه آن گمراه را خطاست
شده چو باشد قافل و میدانگر	بهر گیش فرغ شد بستن کمر	روز و شب از غم غمی خواهم دم	تا بطلو مانم بر دی برسد
چون نشان عدلت کردم میان	از زبانت شد همان تو شمع میان	چون تمام از مخاوان کرم	تا تمام خست شد رود و دم
تا درم در تاج بختی چون شما	کیت از شما ان چرخ صاعقه	در مایون نام از احوال جد	خوانده باشی ای شیده والا خرد
آنچه چو دم با مایون بادشاه	کرد انعامات با گنج و سپاه	باز نه تنه میسرندستان نکرد	ای شیده والا خرد بجهیده مرد
برایم اینک داری اعمت بار	نی اکیقت حمده را دشمن شمار	این امیران سپاهت دشمن اند	را گمان بید ز درت ضلالت کنند
لشکر به پیش تو مثل زن	زن ناشد و رو غاشم شین	چون نان با یزید نیکو نشان	همچو فطرت جانم دوستارشان
باسی ندانم هر دو ک سیاه	در جنابت بر خود کرد خنجر	گر قصه لاف مردی نمیزند	لیک سوزنی ز نما کمتر اند
پیش بر رخ زینت فرمان بدو	پیش رو کن کن نامردان بود	چیزیش که تو سیدری امید	جان شان با و سیدر و چو سید
هست قدر الدین بر زینت خنجر	در خنوش آوردم همچو قنجر	گر نظام الملک کن رسید	پیرم سالور و خواهم درید
از فدا خواهم که بر بالاکو دار	آورم قصور را قصور و دار	همه ظفر خان را کلمه طلب باز	طرحه بر با هم فرق طرحه باز
خان و دران را زنده بر کار	بازترین از شمشیر بر مویار	خون بخورم بخت اضطرر میان	از حاکم خان ششم شمشیر خان
چیت کافر و گمنی ز نادر	سوی من آید قصد کتار زار	بر گام لشکر خو غور را	بکسم زار آن مردار را
تیر را بارم بد کن چرخ گرگ	ملک کن کن را کنم بسیار برگ	گر ششم شمشیر را با هنگ جنگ	بهر خون کلمه در کن تا فزنگ
گرد و دیار با هم از دپال فداست	معبدا سلام سازم سوناست	ازیم کنگار انگیزم غضب را	معبدا کفار را سوزم بنهار
در عهده سجدات آتش زخم	چون غلیل آید تبار با شکر	می پرستان را کنم مگر ملک	هند سازم ملان همه ناپاک
نامد سابق بر ما بخی برده است	پایع آن شیر نادر است	همه بیگس این بار دیگر میرود	پایع آن تابرودی آورد
ورنیا بدین دلا کم نمود تر	ملک هندوستان که نمیزد زبر	گوش کن این نکته عطار را	دل جان افق اسرار را
بالو الاغرم آنکه شکر کینه خواه	روز و چون تیر و شمشیر دیاه	باید تا و عمر و هندوستان	گر با و خود تمهیدی میان

ناک صاحب حسرت مانتہ ہر روز در کئی تاخیر تا روز سچ سود از رسم کفر باشی بر کران تا بقدر ازیدی با بی امان
محق حق سنت بی آری بجا آتشوی مقبول در گاہ خدا باصل کما ی شہر ذوالاخرام انتم کردم این سخن را بکلام

الحاکم نادر شاہ نے دریای ہنگ اور کر دہلی پر قبضہ کر لیا اور وہ کیا بیان قبول آصف جاہ کے میدان صاف تھا کرنا ل پر ہنگامہ آرائی ہوئی ہنگامہ آرائی برہان الملک نے تنگ اگر حسب آئین ملک ایران کمان اپنے ہاتھ سے رکھ دی گویا خولان امن ہوا پھر نادر شاہ کا دہلی پر قبضہ ہوا اس کرنا ل کی لڑائی میں سپاہ نادری سے کل تین دلائی اور بیس آدمی زخمی ہوئے البتہ جب نادر شاہ داخل شہر ہوا تو اہل شہر کے ہاتھ سے صدمہ سپاہی نادر شاہ کے مارے گئے پھر نادر شاہ روشن الدولہ کی سبجین جیسو منہری مسجد کہتے ہیں تلوار کھینچ کر آئیٹھا اور دہلی کے قتل عام کا حکم دیا قتبیل عام انتہا کو پہونچا تو محمد شاہ نے حسرت سے یہ شعر پڑھا دیدہ عبرت کاف قدرت حق را بہین پوشاست اعمال باصوت نا و گرفت۔ پھر آصف جاہ گلے میں تلوار ڈال کر سر برہنہ خاموش نادر شاہ کے سامنے آگھڑا ہوا اور زار قطار روئے لگا نادر شاہ کے دل میں بھی خدا نے رحم ڈالا پوچھا۔ چہ بخوابی۔ او سنے یہ شعر پڑھا کسی زمانہ نہ دیکھ رہے تیغ ناکرشی پڑ لکھ کر زندہ کسی خلق را بوا بگشتی بوا نادر شاہ نے شہر باکر سر جھکا لیا اور تلوار کو میان میں کیا اور کہا۔ بریش سفیدت بخشیدم۔ اوس وقت شہر میں امن ہو گئی۔ پھر نادر شاہ نے اپنے شاہزادہ میرزا نصر اللہ کی شادی ایک شاہزادی سے کی اور دو مہینے دہلی میں رہا اور خاطر خواہ عقد و جنس جواہر پیش ہما و تخت طاووسی وغیرہ کل تیس کروڑ روپیہ کا اثاثہ لیکر جانب ملک ایران روانہ ہوا نادر خان دوران خان کے دور دورے نے کام دیا نہ برہان الملک کی برہان نے کام کیا امیر الامرا کی رائے خلاف پٹری سادہ خان حاکم کابل نے بھغور نادر شاہ سے تندی ظاہر کی۔ سردار خاکی سرداری منصور و اسر و اکہنچی منصور خان نے اس دار الحکومت فتوت سے واجبات افضل جانی بہادر خاکی بہادری ہر میدان گشتی۔ ظفر خان غبل ہو کھڑے تھے ناخن دیکھنے لگے شمشیر خان تیغ رانی سے دم چور کر کرمان راجہ دہ چار سوا ہوئے۔ گو طرہ باز خان نے کبیک لاف بچان کی طرح بیچ و تاب بہت کمائے۔ مگر شاہ جرات نادری نے اس کے سبک کا کٹا

نوٹ

دربار روس اور عالی شان بین رزیون کا جمع ہونا باعش پریشانی شرفا موجب تحریب رعایا و بڑا ہے۔ بلکہ اس کے مدد سے سناہد اسلام سلطنت منصور اور سپولہ جیرانی ملکیت مضمر ہے۔ اس سے جوہر عرض نامرادی عیان اور جوہر آئینہ

نیکنامی پہنایا ہے۔ دربار رؤسائین مشغول کا جمع ہونا سبب ترقی ثروت و دولت۔ اور باعث ارتقائی مدارج شہرت و سلطنت ہے۔ آدم برہنہ مطلب۔ بتوفیق رب تاریخ دوم ماہ نومبر ۱۸۹۳ء بروز شنبہ سوا گیارہ بجے دن کے کرنل۔ آئی۔ پی۔ تھارنٹن صاحب ہماور لیٹل ایجنٹ ہائیتی و ٹونک بطور دورہ فائزدار الپاست ہوئے۔ بسبب بارش علی الاتصال استقبال نہوا القواب سلامی حسب معمول سر ہوئے حضور دلا سے ملاقات بستور قدیم عمل میں آئی۔

بتاریخ دوازدہم ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۴ھ بمطابق رست دوم ماہ دسمبر ۱۸۹۳ء بروز جمعہ حضور پر نور نواب صاحب ہماور دام اقبال ٹونک کے صاحب موضع چوگا میں تشریف لے گئے اول نظر بانغ سے سوار ہو کر دو بناس تک ہماوری کا سک تشریف فرما ہوئے پھر دو بناس سے تا نگ پھر سوار ہو کر موضع ڈھوٹہ میں آکر نماز مغرب و عشاء ادا فرمائی زمینداران موضع مذکور نے ماحضر پیش کیا اس سفر وسیلۃ الطریقین مملات عالیات سے نواب خلیل الزمان بیگم صاحبہ ہرہ تین انکی اردلی میں چالیس سوار تھے دوسرے روز حضور نور لب صدور احکام ضروریہ صبح کو نابیشکار سوار ہوئے ایک مرغابی اور ایک کبوتر موضع چوگا میں کے تالاب سے شکار کیا وہاں سے آگے چل کر دو قفل پاشکار کے موضع چوگا میں سے حضور دلا ایجنٹ کو سامنا کرتے ہوئے ہری پورہ کے تالاب پر رونق افروز ہوئے اس تالاب پر برگد کے درخت کے نیچے تھوڑی دیر قیام فرما کے خاصہ تناؤ لایا صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب ہماور بطوت جنگ ٹونک سے روانہ ہو کر موضع ہری پورہ میں پہلوی رکاب نصرت انشا بشارت ہوئے بعد ازاں حضور انور موضع مخصوصان ہماور بنابر حیدر انگلی آہوان وحشت توانان موضع سندھیرہ کی پیر میں کہن ص رکعت ہی تشریف لے گئے صاحبزادہ صاحب ہماور بطوت جنگ نے حسب حکم حضوری ایک بہت بڑا ہرن کا لاشکار کیا ہر وہاں حضور انور موضع صاحبی پورہ میں تشریف فرما ہوئے پھر وہاں سے آکر نرمن گاہ ہری پورہ میں استراحت فرمائی اور بعد نماز کے سوار ہو کر قبل از نماز مشایخام دولت انضمام پر تشریف لائے اسی تاریخ صاحبزادہ اسفندیار خان صاحب برغل فوج ظفر موج و صاحبزادہ محمد ہدایت اسد بخان صاحب اسٹٹ برغل صاحب ہوصوف و کپتان سید محمد سید زین العابدین بیٹری حضور میں حاضر ہوئے بتاریخ بیست و چہارم ماہ دسمبر ۱۸۹۳ء بمطابق چہار دہم ماہ جمادی الثانی سنہ مذکور چار گھڑی میں دن چڑھے حضور انور دام اقبال بعد اواسے نماز نوافل و وظائف معمولی پھل قدمی فرماتے ہوئے بازاران ہزارشان و ٹونک پہلوی عمائدین ریاست فضل رست موضع چوگا میں کے تالاب پر تشریف لائے وہاں زمینداران موضع کشمانہ بیگم پورہ و رونوئی چوگا میں نے اندرین مرچ بعد آخری پیش کین بعد ازاں حضور دلا مع مخصوصان بارگاہ رفعت پناہ نابیشکار تشریف فرما ہوئے صاحبزادہ

صاحب بہا و سلطنت جنگ و صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب بہار ہی حضور والا تاکہ کی سواری پر شرفیاب تھے اور دوسرے ہانگہ پر صاحبزادہ محمد اغنیہ خان صاحب و صاحبزادہ محمد ہایت اللہ صاحب تھے اور تیسرے ہانگہ پر سید فضل علی صاحب خجستان و شیخ محمد نذیر تعلق تھے موضع ہری پورہ اور چوگانین اور سونڈی پھل کے میدان میں حضور والا نے ہرن کا شکار کیا اور موٹی کے تالاب پر عمر غانی وغیرہ کا شکار ہوا۔ بارہ بجے حضور والا نے اسی تالاب پر خامہ نوش جان فرمایا اور خیام دولت انضمام میں داخل ہوئے رتہ پر کو بعد نماز عصر کے حضور انور ہانگہ پر سوار ہوئے ہمراہ گاہک حضور والا صاحبزادہ صاحب سلطنت جنگ و صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب و کپتان سید محمد تھے اور اسی تاریخ صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب و صاحبزادہ محمد حمید اللہ صاحب ٹونک کے اگر فیضیاب ملازمت ہوئے حضور انور جنگ کی یہ فرماتے ہوئے قریب نزع کے خیام دولت انضمام میں تشریف لائے اسی مقام پر حضور والا نے کپتان سید محمد کو ایک منزل پر عطا فرمایا۔ تاریخ بہت و خیم حضور انور نے موضع چوگانین سے نوٹیل کوچ فرمایا۔ وہاں سے صحرای موضع سندیرہ کا قصد فرمایا ہنگام ہوا لگی زمینداران موضع پیپو نے ندین پیش کین ہر کار و لوٹکار قبول فرمائیں۔ چونکہ موضع نوٹیل جاگہ میں صاحبزادہ محمود خان صاحب بہار و جنگ کے ہے اور یہ موضع ٹونک کے جانب غرب سولہ میل اور مقام چوگانین سے گوبوشتہ جنوب و غرب آٹھ میل ہے وقت را لگی ہنگام حضور والا سیرکنان و شکار انگنان منسرب کے بعد داخل نوٹیل ہوئے زمینداران پیپو نے ہنگام پیش زبردہ رعایتی کے بارہ میں عرض کیا اور کئی نسبت یہ حکم ہوا کہ نوٹیل میں حاضر ہو دو ہاں حکم مناسب دیا جائے گا سندیرہ کی ٹیر میں بان بجے تنگ جانور و کتا شاد کیا گیا کہہ ہرن زخمی ہوئے تھے اور کچھ پتہ نہ ملا اس سبب سے ٹیر میں ہرن کا شکار کیا باہر ٹیر کے دو ہرن شکار کئے گئے وہ بھی زخمی ہو کر ٹیر میں چلے گئے پتہ نہ لگا زمین حضور والا نے کچھ بات نہ تھا دل فرمایا ہر ایک بجے موضع سندیرہ میں فائر ہو کر خاصہ تناول فرمایا اور باقی ہر اہل جان کو تقسیم فرمایا اور دو ہرن استراحت کو کام فرمایا حضور انور تین بجے موضع بیدار ہو کر ظہر و عصر کی نماز سے فارغ ہو کر بجانب نوٹیل روانہ ہوئے اور سواران اردو کی نسبت یہ حکم ہوا کہ براہ راست فرود گاہ پر جائیں ہنگام را لگی جو موضع ہو کر کٹھی اور احمد نگر وغیرہ دیہات جاگہ صاحبزادہ احمد اللہ خان صاحب دریاں میں واقع ہوئے زمینداران موضع مذکور نے ندین پیش کین قبول ہوئیں حضور نے اسی جگہ بندوق خاص سے تین فاختہ اور دو تیر شکار کئے صاحبزادہ محمد بہار سلطنت جنگ موضع ہو کر کٹھی سے موضع مذکور بالا ٹیر کے راستہ سے بعض شکار ہرنوں کے تشریف لائے صاحبزادہ حمید اللہ خان و صاحبزادہ محمد ایوب خان نے حسب احکام ایک ہرن شکار کر کے پیش کیا صاحبزادہ محمد ضیاف خان و صاحبزادہ

محمد علی خان قلعہ صاحبہ اور صاحب بہادر تھوڑے جنگ و زینلڑان موضع ڈوٹیلہ قریب میر کے شرفیاب ہوئے چٹیلین اور بنویوں نے نذرین دین قبول ہوئیں۔ بعد ازاں تھوڑے جنگ بہادر کو شرف حاصل ہوا اور انکی مذبحیت جاگیر داری قبول ہوئی بعد ازاں زینہ سلطان دیات جاگیر موصوف نے نذرین پیش کیں وہ بھی قبول فرمائی گئیں تھوڑے جنگ بہادر نے دعوت کا سامان مہیا کرکے تہادہ قبول ہو کر جسے لشکر کی دعوت ہوئی حامدین ہمای کو طعام دعوت اون کے خدام گاہ پر پہنچا اور اہل لشکر کو اجناس خوردنی تقسیم کئے گئے سید زین العابدین صاحب یرمنشی بیمار ہو گئے تھے جسکے حضور کی پستان سید محمد نے اس کام کو انجام دیا تاریخ بہت و ششم و پیر شہ ۱۱۹۹ چار بجے حضور خواجگاہ سے برآمد ہو کر بعد نماز و وظائف معمولی بنگم طلوع آفتاب بسواری خاص تانگہ پر سہ صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر و صاحبزادہ الیاس خان و کچن سید محمد سوار ہوئے اور دو سکنے تانگہ پر صاحبزادہ محمد اسفندیار صاحب دیات اندخان و حمید احمد خان سوار ہوئے اور تیسرے تانگہ پر صاحبزادہ محمد امان خان، برادر خود فتح جنگ بہادر کہ ٹوکاٹ اگر شرف یاب ملازمت ہوئے تھے سہ صاحبزادہ ایوب خان سوار ہوئے چوتھے تانگہ پر سید فضل علی و شیخ منیر اور بانچین تانگہ پر صاحبزادہ شمس الامام بہادر پشہ تانگہ پر سہران صاحبزادہ شمس الامام بہادر سوار ہو کر ڈوٹیلہ کی پیر کی طرقت شکار کو گئے نواب عالیہ فطیل الزانی بیگم صاحبہ بسواری گئی روانہ ہو کر نانیر میں قدر سے توقف فرمایا۔ بعد ازاں اپنی جاگیر خاص موضع ہنوتیا میں خاصہ نوش جان فرما کر اپنی قیام گاہ پر تشریف لائیں حضور سہ ہر ایمان پیر میں سیر فرماتے رہے حسب حکم سطوت جنگ بہادر نے ایک ہرنی شکار فرمائی اور وقت جو شکم چاک کیا گیا اس کے پیٹ میں بچہ نکلا اس کو بھی ذبح کیا پھر حضور انور پیر سے موضع مواسی پورہ میں تشریف لائے وہاں سے بھولڑہوتے ہوئے موضع نانیر کے باغ میں کہ وہ جاگیر متعلقان سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کا ہے استراحت فرمائی اور وہیں خاصہ پونچ گیا تہادہ بخشی الملک بہادر نے بھی کچول سے موضع مذکور میں آگے تھے کہہ کہنا حضور انور کو واسطہ کھوایا تہا حاضر کیا حضور اللہ انما نوش فرما کر عزت افزائی منسرفائی اوی باغ کی تیاری کی نسبت کہ اب دیرن ہو گیا ہے سید محمد کو حکم دیا اور اسی باغ میں متصل تالاب میں مدید حضور والا نے آرام فرمایا بعد نماز عصر حضور وہاں سے روانہ ہوئے لالک کی پیر میں محمد منیر نے ایک ہارن سیاہ شکار کیا لیکن کوئی سختی تھی ہرن مردہ ہو گیا۔ اور قبل غروب آفتاب جناب نائب الیاست بہادر قیام گاہ پر آکر شرف یاب ملازمت ہوئے اور تادہ حضور میں رہے آسامیان دیات فضلہ ذیل نے نذرین پیش کیں پٹیل پٹاری حضور پورہ پٹیل محمد پورہ

پیش قدم کر پیش عدو پر پیش ہلوسی پورہ پیش موضع نادر پیش ٹواری رحیم پورہ پیش ٹواری ہنوتیا پیش حسین نگر۔
 اور مقام سوانگی کو تائبہ موضع ڈوہڑا کے ٹواری سے بوقت تشریف آوری از مقام ٹونک ڈوہڑا کی نندی پر طعام را دتا
 پیش کیا تھا حضور والا سے غفلت و شالہ ہنر و ستارہ سن سز زبانا گیا۔ بتاریخ بست و مقیم لانک میں مقام ہوا حضور بعد ازاں
 نماز فرض و وظائف معمولی لباس شکاری زیب بدن فرما کر قیام گاہ سے باہر تشریف لائے اور صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب
 بہادر فیروز جنگ کو ایک تلوار نہایت عمدہ قیض لائی و فقرہ عطا فرمائی اور بہادران حضور پر نور تا نگہ پر مع ہمراہیان لانک
 کی پیر میں کسب مرض شکار تشریف لے گئے کہ بغیر بندوق خاص ایک ہرن زخمی ہوا مگر باوجود تلاش نہ ملا اور ایک ہرن صاحبزادہ
 محمد عبداللہ خان سے لے لیا گیا قریب دو پہر حضور والا سے واپس تشریف لاکر بعد تناول طعام آرام فرمایا اور محمد فضل یا خان ناظم
 نیا پیر پٹھان کریم خان ہوئے اور بعد دوپہر کے حضور قریب بیدار ہو کر دربار فرمایا۔ اور نا بلدیاست ہمارے گئی تھی انیوں کے کاغذات
 سننے اور جو کا قندیش ہوئے اور پھر حکم مناسب دیکر حضور نے دستخط ثبت فرمائے و بیوقت ناظم نیا پیر نے حاضر ہو کر کام
 عرض کیا اور حسب شہرہ تدریش کی اور شب کو حضور والا قریب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست صاحبزادہ سطوت جنگ
 بہادر کے ڈیرہ پر تشریف لے گئے اور توڑی دیر قیام فرما کر واپس تشریف لائے اور ایک چوب دستی کہ جسکے اندر ایک ہتھیار تھا دست
 خاص سے عنایت فرمائی اور بختی الملک بہادر صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر کی قیام گاہ پر شہریشی خدنگاران خاص کے ہاتھ
 پہنچی اور ایسی تلبیخ ہرن زخمی مردہ سندیرہ کی پیر میں سے جھکاؤ کر بیٹے ہو چکا ہے زینہ لران دیات حضور میں لائے بتاریخ
 بست و مقیم لانک موضع لانک روانہ ہو کر مقام کٹیہرہ دہرہ جاگیر صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ
 میں پہنچا اور حضور والا لانک کی پیر میں بغرض شکار تشریف لے گئے اور دوپہر کو حضور والا سے صاحبزادہ محمد اسفندیار خان کے
 ڈیرہ میں کراپنے لے گئے تھے آرام فرما کے ایک گھنٹہ دن رہے جانب شکار را دہ فرمایا و ریان میں جعفر کو موضع آئے
 اور کچے پیش اور بیویوں نے ندین دین نماز غزب و شام موضع ارینا میں ادا فرما کے قریب تھبجے شیک کے مقام پر رونق افروز ہوئے
 نائب الریاست بہادر نے تمام لشکر کی وجوہ کی تاظم نیا پیرہ بعد سلام ٹونک کی جانب روانہ ہوئے بتاریخ بست و مقیم
 ماہ و صبر عالی حضرت نائب صاحب بہادر قابل تہارت سے بیدار ہو کر بعد از اغت نماز و وظائف بسواری جاناگہ خانہ مع صاحبزادہ
 سطوت جنگ بہادر صاحبزادہ محمد جنگ بہادر ناظم فوجداری جو ٹونک کے مقام کٹیہرہ شہنشاہ باب سلام ہوئے تھے اور
 کپستان سید محمد صاحبزادہ الیاس خان صاحبزادہ اسفندیار خان صاحبزادہ محمدان خان صاحبزادہ محمد یاروب خان

دو شیخ محمد نذر و سید افضل علی عسکریان جان رسید احمد کو نکس ہمراہ صفدر جنگ بہادر آئے تھے کبیرہ سے روانہ ہوئے اور بوقت طلوع آفتاب نواب غیل الزمانی بیگ صاحب جن لشکر جانب دہوان کو نکس کے جانب جنوب ۱۸ میل ہے اور کبیرہ سے پانچ میل واقع ہے روانہ ہوئے جن حضور انور تھوڑی دیر کی واسطے ردو بناس پر کہ جو قیام گاہ کبیرہ سے بہت ہی قریب ہے بغرض شکار تشریف لے گئے لیکن تھوڑی دیر چھ کر جانب دہوان روانہ ہوئے موضع علی پورہ۔ وہاں استرازا بنا لیا راست بہادر کے تالاب پر نزول اجلال فرمایا اور کمارون کی نسبت حکم ہوا کہ تالاب میں جال ڈالیں پانچ حسب الحکم حضوری کمارون نے پانچ بار جال ڈال کر چھلکیاں شکار کیں اور نواب الریاست بہادر کبیرہ سے آکر تسمیات بجالائے حضور میں نذر پیش کی وہ نذر قبول ہوئی اوی تالاب کی پال پر حضور نے کائنات مال غیرہ کی سماعت فرمائی اور حکم مناسب دیکر دستخط کئے اور باوجود سیر و شکار کے کاروبار ریاست کا ہاتھ سے نہ ڈیا اور جسکے بہ حضور نے خاصۃً تناول فرما کر مع دیگر صاحبان شکار نے پرگولیاں لگائیں بعد نماز ظہر عصر روانہ خیام دولت التیام ہوئے اور نواب صاحب بہادر اور صاحبزادہ بہادر صفدر جنگ و سید احمد کو نکس کی جانب روانہ ہوئے اور حضور اٹھوڑتی کے تالاب پر تشریف لائے وہاں سے شکار کن جانب دہوان قصد فرمایا بعد مغرب نزول اقبال و بلول اجلال سر اپرودہ عالی میں ہوا اس تاریخ میں جو شکار کیا وہ یہ ہے

تفصیل

نام جان شکار ہوا	نام شخص کا	نام جانور کا	تعداد
تالاب علی پورہ	صاحبزادہ حمید الرحمن	بھٹی تیر	یک
کبیرہ دربان	صاحبزادہ صفدر جنگ	کبوتر	یک
چھان علی پورہ	سید محمد	کبوتر	یک
ایضاً	صاحبزادہ مسطوت جنگ	کبوتر	یک
ایضاً	سید افضل علی	ایضاً	ایضاً
تالاب علی پورہ	صاحبزادہ اسفندیار خان	مرغانی کلان	یک
ایضاً	صاحبزادہ مسطوت جنگ	ایضاً	یک
موضع علی پورہ	بغرض خاص	کبوتر	دو

موضوع علی پورہ	بہرِ خاص	فاختہ	ایک
سلاطین اندودہ	صاحبزادہ طوط جنگ بہادر	مرغابی	ایک

اور مفصل ذیل ندرین پیش ہوئیں۔ پیش چنانچہ پیش علی پورہ نائب صاحب بہادر پیش گنہ ہاتھوتی
 اقبال گنج شاکر ان اندودہ۔ بعد ازاں لالہ سیو کرم شہرہ دار کونسل درج فرماں شہرہ دار مال و قائم حسین
 سحر مندیت و شاکر ان سیر واس نے جو چہرہ صاحبزادہ طوط جنگ کا کر گیا تالائے تھے ندرین دین تین یوم سے
 طبیعت بندگان عالی تنہا بدفراتھی مگر سب پر شکا رفتہ رہے صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان جو بدوہا اسی مقام سے
 ٹونک کوروانہ ہوئے۔ بتاریخ سی ام و سہر اگرچہ مقام دہوان میں قرار پایا تھا مگر حضور والا نے یہ فرمایا کہ سب لشکر والے
 کمانا کما کر سوز کوروانہ ہو جائیں اور حضور کو اندودہ کا شکار کرنا کر شام کو خیام گاہ پر پہنچ جائیں گے بندگان عالی
 نے چار بجے خواب استراحت سے بیدار ہو کر بعد اسے نماز و راد و وظافت لشکاری لباس زیب بدن فرمایا
 اور قریب آٹھ بجے حضور والا بحالہ اراکین و معزین و ملازمین ہمراہی بیٹکے نام پہلے آچکے تین روانہ ہوئے
 اور جناب نواب خلیل الزماقی بیگم صاحبہ بھی غیبت سے روئے ہو کر بارغ دہوان میں تشریف لائیں یہ بارغ
 نہایت عمدہ تفریح گاہ ہے محمد امین مجددار سہیلی بارغ دلویر چترتہ حضور خور تہ فضلات جمعہ کی بارغ کو انعام دیا اور
 چودہری اور دارودہ کو علاوہ انعام کے ایک ایک سوار بھی عنایت فرمائی۔ پھر صبح کو ڈالنی بارغ کی پیش ہوئی
 حضور نے اس ڈالنی میں سے چند نازکیاں کپتان سید محمد کو دین حضور انور بارغ کی سیر و آگاہی کے نواب خلیل الزماقی بیگم
 و دیگر صاحبزادوں کو بھی گئے۔ چوتنی بیگم صاحبہ کی شرکت تشریف لائی تھیں بارغ میں آئین توڑی و قیام فرما کر یواری گئی و ترس
 تشریف فرما ہوئیں اور اس وقت حضور کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ ٹونک کو تشریف لے گئیں بعد روانگی بیگم صاحبہ و صوفین
 حضور والا جناب اندودہ تشریف فرما ہوئے حضور والا نے متصل موضع دہوان بارغ سے آمد ہوئے ہی اور تے ہوئے
 کبوتروں کا شکار فرمایا کہ تفصیل شکار ذیل میں ظاہر ہوگی چونکہ موضع اندودہ وید جاگیر طوط جنگ بہادر ہے وہاں ایک
 سلاطین جدید کدہ ہوا ہے وہیں حضور والا نے قیام فرما کر خاصہ تمول فرمایا اور بعد تمول و طعام حضور والا پڑا کی جانب
 تشریف لے گئے صاحبزادہ محمد الیاس خان نے ہانکہ کا سامان کر کے تالما پایا وہ پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ اول ہی
 ہانکہ والے اپنی اپنی جگہ ہمارے گئے تھے خاص حضور کے پاس صاحبزادہ محمد لغزدار و صاحب و کپتان سید محمد

وہ خان و سید سعید الدین احمد تھے اور ایک خدمت گار بنا بر خیزت حاضر تھا انوس بر وقت ہانکے ہونے کے اوس
گنجان جہاز کی پہاڑی میں کوئی شکار نمودار نہیں ہوا۔ البتہ چند میل گامی دوسرے راستہ سے کٹ کر نکل گئیں قریب دو
بجے کے حضور والے اس پہاڑ سے اوتر کے ایک المیون کے بانچہ میں قیام فرمایا اور اسی جگہ نماز پڑھ کر ادا
فرمائی اس بانچہ کے قریب ایک گنڈ ہے اوسکا پانی بہت عمدہ ہے اوجگہ مہر کار والے چائے ہر امیان خود کو پلائی
سند چاہ و بانچہ ایک گوشائیں جو اندودہ میں رہتا ہے ابو ظفر جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی کے عہد سے
اوسکے نام وہ آراضی معاف ہے اوجگہ ایک فقیر مند و ٹھہرا ہوا تھا اوس نے کچھ بھجن گائے مہکار نے دو
روپیہ انعام دئے اوس نے دعائیں دین اب پھر اوس پہاڑی پر کچھ فاصلہ سے ہانکے ہوا ایک گنڈہ دن
باقی تھا کچھ شکار نمودار ہو جانے رات کے حضور والے مع ہر امیان خود موضع اندودہ میں تشریف لائے
اوس مکان میں جو صاحبزادہ سطوط جنگ بہادر نے جدید بنوایا ہے حضور والے نماز مغرب و عشاء ادا فرمائی
صاحبزادہ سطوط جنگ بہادر نے بحیثیت جاگیر داری نذر پیش کی اور پھر وہیں فرزند اجندا اور سعد خان خود
سے کچھ تفصیل ذیل میں ہر تدین دلوائیں۔ بعد عشاء حضور بربوری تا نگہ مع ہر امیان تشریف فرمائے موضع ہنکو کوچہ
بعد ازاں حضور انور وہاں سے ہی روانہ ہوئے انشاء راہ میں موضع کنور پورج کے ٹپیل نے نذر پیش کی اور
عورت نے جمع ہو کر کس پیش کیا اوس کس میں روپیہ ڈالا گیا تفصیل آسامیان ہر تبا جنوٹن زمین پیش کیا
محمود علی گرو اور مبارک علی خان تعلقدار پیش اندودہ تلند پورہ صاحبزادہ سطوط جنگ بہادر بحیثیت جاگیر داری
صاحبزادہ الیاس خان سید علی عرف بیان جان مولوی محمد یحییٰ محمد یار خان پیش پٹواری کنور پورہ
پیشیل کنور پورہ

تفصیل شکار

بغرب بندوق خاص کبوتر بغرب بندوق خاص فاخستہ بغرب بندوق سید محمد کپتان کبوتر بغرب بندوق سلطان جنگ کبوتر
یک یک یک سے عدد
بغرب بندوق صاحبزادہ جیلہ خان کبوتر بغرب بندوق صاحبزادہ محمد ایوب خان کبوتر بغرب بندوق سعد احمد خان کبوتر
یک یک یک

بغرب بندوق سید فضل علی عون میان جان کیوڑ۔ ملکہ جان خان سید شدہ و مدد۔

بتاریخ سی ام دسمبر حضور والا لئے بعد اواسے نماز و وظائف صاحبزادہ حفیظ احمد خان سے سات مغرب بندوق اور تین تپنے قیمت بیکہنر اسدوہیہ خرید فرمائے ازاں بعد ایک صاحبزادہ محمد اسفندیار خان کو اور ایک بندوق اور ایک تپنہ سطوت جنگ ہماور کو اور ایک تپنہ شیخ محمد نذیر کو تقسیم فرما کے باقی سلعہ خاندین و غل کئے پر ہسپاری تاکنگہ ہمسراہی صاحبزادہ اعظم الامر و صاحبزادہ محمد اسفندیار خان و صاحبزادہ الیاس خان و کپتان سید محمد بن عرض شکار کو ہمنور کر مویہ رکعت سہرکاری ہے تشریف لے گئے تاکہ کا انتظام پہلے سے ہو چکا تھا پناچہ الحکم حضور کی ہانکہ ہوا ایک مورخہ صاحبزادہ الیاس خان نے اوسکو مارا اوس عرصہ میں بھلی نے اپنی تلوار جنگائی بادل نے کالی دروی دکھائی حضور والا عجمہ آسمان آسما میں تشریف لائے تمام شب پانی کا چتر ابرسا اولون کی گولیاں پڑیں صبح کو میدان خیمہ کے ہاتھ رہا حضور انور نے کیمجوری ۱۹۹۸ء کو یہیں قیام فرمایا بعد فراغت نماز و وظائف حضور پر نور خیر بخش الملک ہماور میں تشریف لائے اور پاسے نوش فرمائی اور شکار کا قصد کیا تاکہ یک بادلون کے دل کے دل نمودار ہوئے اور بان سقمائے آب پاش زمین پر چڑھا کر کینے لگے حضور اندرون غیرہ تشریف لے گئے بعد چار بجے مطلع صاف ہو گیا پھر تاکہ مشرورع ہوا کو فی جانور زمین نکلا حضور قریب مغرب واپس تشریف لائے بعد اواسے نماز مغرب و عشا خاصہ تناول فرما کے استراحت کو کام فرمایا اور اسی مقام سے سید زین العابدین صاحب بیہر منشی بوجہ نامرازی فرج ٹوک پھلائے۔ بتاریخ دوم ماہ جنوری صبح ہر حضور والا لئے ہمنور کو سے ہسپاری گہلی بہت موضع اوم کوچ فرمایا ہوائی میں صاحبزادہ صاحب ہماور سطوت جنگ و کپتان سید محمد تھے حضور سیر فرماتے ہوئے خیام گاہ ہر درین پوچھ موضع ناکوبی علاقہ بوندی کہ جو دریاں میں ہے وہاں کے وفد دار اور پیشل نے نذر پیش کی قبول ہوئی مقام اوم صاحبزادہ صاحب ہماور نائب لاریاست و صاحبزادہ صاحب ہماور اشرف الامر ایک روز پہلے حاضر ہوئے تھے شہنشاہ ملازمت ہوئے حضور نے فیجہ تاب صاحب ہماور پر خاصہ تناول فرمایا پھر شکار کے لئے ہسپاری تاکنگہ تشریف لے گئے ہر اہی میں سطوت جنگ ہماور نائب لاریاست ہماور تھے او تاکنگہ ہای دیگر صاحبزادہ اشرف الامر ہماور صاحبزادہ اسفندیار خان و صاحبزادہ الیاس خان و صاحبزادہ حمید احمد خان و صاحبزادہ محمد ایوب خان و کپتان سید محمد شیخ محمد نذیر و میان جان تھے ایک نیل بغرب بندوق خاص زخمی ہوا باوجود تلاش ذملا حضور شام کو خیام گاہ پرتشریف

لائے اور بعد تناول خاصہ استراحت کو کام فرمایا بتاریخ سوم جنوری ہنگان حضور بعد فراغت نماز و غسل
لباس شکاری زیب تن فرما کر خیمہ سے باہر تشریف لائے اور بھاری تاگتہ شکار گاہ کو تشریف لے گئے ہمراہی
میں نائب التیاس ہمارو سطوت جنگ بہادر اور تاگتہ ہای دیگر پر صاحبزادگان و معززین دیگر تھے خاص اہم کے
جنگل میں ایک ہرن ضرب بدوق خاص سے شکار ہوا بعد ازاں ایک ہرن اور ایک بیل ضرب بدوق سطوت جنگ بہادر سے
شکار ہوا اسی تاریخ حکیم عبدالصمد خان ناظم پٹواہ حضور میں حاضر ہوئے اور سوس روپیہ نذر کچہ اور اسی تاریخ حضور والا
ایک بدوق صاحبزادہ عبدالرحمان خان غلط اشرف الام بہادر کو عنایت فرمائی۔ اور اسی تاریخ اہم کا بیروہ دلاوار
کے زمینداروں نے نذرین پیش کیں وہ قبول ہوئیں بتاریخ چارم ماہ جنوری حضور نے کاغذات کو نسل
و نیابت و منشی خانہ سماعت فرمائے اور حکم مناسب دیکر دستخط ثبت فرمائے گیارہ بجے دربار برخواست ہوا حضور
انور خاصہ تناول فرما کر بھاری تاگتہ ہمراہی سطوت جنگ بہادر کو پکتان سید محمد اہم کے جنگل کی طرف بفرست کار
تشریف لے گئے اور صاحبزادہ الیاس خان و صاحبزادہ اسفندیار خان و اشرف الام بہادر و صاحبزادہ حمید احمد خان
و صاحبزادہ ایوب خان و شیخ محمد نذیر وغیرہ دوسرے تاگتہ گون پر تھے افشار و امین ایک سو مارا زان بعد حضور
شکار کیلئے ہوئے قریب آٹھ بجے کے محمد گڑھ میں تشریف لائے حمد قدم و چشمہ محمد گڑھ میں اول سے آگیا تھا
سترہ ضرب اتواپ سلامی قلعہ محمد گڑھ سے سر ہوئیں۔ اسی تاریخ صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر و بابو نالیک او
ٹونک سے اگر شرفیاب ملازمت ہوئے۔ اسی تاریخ بابو نالیک راؤ و نائب صاحب بہادر حسب حکم ضروری بجانب
ٹونک روانہ ہوئے اور صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر و جنگ بہادر لشکر رہے اور اسی مقام پر ایک سوار نے رئیس
اونیارہ کی جانب سے آکر یہ عرض کیا کہ رئیس اونیارہ سلام کے لئے حاضر ہونا چاہتے ہیں حضور والا نے جواب دیا
کہ ہم چمچہ نہیں سکتے بتا۔ پنج چمچہ نذری پٹیلان محمد نگر و محمد گچ و زمینداران ہیمیم گچ و پٹیلان رگناند پورہ
کلان و خورو و یعقوب پورہ نے محمد گڑھ کے تالاب پر نذرین پیش کیں بعد ازاں حضور انور خیر سطوت جنگ بہادر
پر تشریف لائے اور خاصہ تناول فرما کر بھاری کا لکہ ہمراہی سطوت جنگ بہادر و صاحبزادہ و دیگر جنگلدار
جانب علی گڑھ تشریف لے گئے۔ اور خاص تاگتہ پر شیخ محمد نذیر و سید محمد پکتان ہمراہ تھے درمیانین علاقہ
اونیارہ کے دو گاؤں دالون نے نذرین پیش کیں وہ قبول ہوئیں اور اسی گاؤں میں عورتوں نے

کلس پیش کیا اس میں روپیہ ڈالا گیا قریب دس بجے کے حضور علیگندہ میں پہنچے اور نواب خلیل الرحمن گیم صاحب پیشتر سے داخل علیگندہ ہو چکے تھے انہیں ناظم و پیشکار و جملہ اہل کار حضور علیگندہ پر نہایت استقبال حاضر ہوئے سب کا سلام ہوا اور متر و ضرب توپ سلاخی سر ہوئے میں حضور نے کچھ مہینے آرام فرمایا اور بعد استراحت نماز جمعہ جامع مسجد میں ادا فرمائی بعد نماز ہر ایہی دینک بنگ بہادر و دکنان سید محمد خیام گاہ پر تشریف لائے بعد ازاں حضور نانگہ پر مع سطوت جنگ بہادر دکنان سید محمد اکملانہ و چور و علی پورہ کے جنگل میں بغرض شکار تشریف لے گئے چونکہ وقت تنگ ہو گیا تھا اس لئے واپس تشریف لائے۔ اور بعد اواسے نماز مغرب و عشاء تناول فرما کر شکر گو کام فرمایا بتاریخ ششم جنوری حضور دلائے بعد اواسے نماز صبح و وظائف معمولیہ سے برآمد ہو کر ناظم و پیشکار و دیگر اہل کاران نظامت علی گندہ کی تدریس قبول فرمائیں سات بجے لشکر کا کوچ بجانب دیولی ہوا اور نواب خلیل الرحمن گیم صاحب بھاری کا کہ تشریف فرمائے دیولی ہوئیں اور حضور دلائے مہل میان بجانب موضع دیولی روانہ ہو کر موضع پاٹوئی رہید جاگیر صاحبزادہ عبدالوہاب خان بہادر میں کہ بٹنارہ واقع ہے قدرے قیام فرمایا بلقادر ویشیل نے تدریس پیش کیں قبول ہوئیں نالاب پر حسب فیصل ذیل شکار ہوا۔ مرغابی بغرب بند و قحط ص مرغابی بغرب بند و قحط صاحبزادہ الیاس خان مرغابی بغرب بند و قحط صاحبزادہ الیوب خان مرغابی بغرب بند و قحط صاحبزادہ حمید اللہ خان بعد ازاں حضور دلائے سے روانہ ہو کر ایک بجے کے قریب خیام دولت الفصام میں تشریف لائے موضع دیولی کے پیشل وغیرہ نے تدریس پیش کیں قبول ہوئیں بعد مغرب خیر عشرت شمیمہ خود میں تشریف لائے اور تناول خاصہ کے بعد استراحت کو کام فرمایا۔ بتاریخ ہفتم ماہ جنوری کوچ لشکر کا چھان کی جانب ہوا۔ اور بیگم صاحبہ چھان کی طرف روانہ ہوئیں۔ اور حضور دلائے بعد فراغت نماز باہر تشریف لائے حکیم عبدالحی۔ ناظم چٹہرہ گوگور نے حضور میں حاضر ہو کر پانچ روپیہ نذر کئے و قبول ہوئے۔ بعد وہو بخان و دیگر افغانان موضع کھاتولی نے تدریس پیش کیں نہ قبول ہوئیں پہر موضع زمینداران نے تدریس دیکر عرض کی کہ جس دن حضور تشریف لائیں اس روز تمام لشکر کی دعوت ذمہ بندگان اطاعت تو امان ہے۔ چنانچہ یہ اوکی درخواست قبول ہوئی پہر حضور دلائے مع ہر امیان خود موضع مٹوہ کے باغ میں تشریف لائے یہ موضع بخشی الملک بہادر کی جاگیر میں ہے حضور انور نے نانگلیان و امرود باغ مذکور کے ہر امیان خود کو تقسیم کر کے خاصہ تناول فرمایا بعد بخشی الملک بہادر پیشل پٹواری

مہوہ نے نذرین پیش کیں وہ قبول ہوئیں اور اسی بلکہ مفتی عبداللہ تعلقدار موضع شوب لازم نائب صاحب بہادر
 نے منصفین داران کے نذرین پیش کیں وہ قبول ہوئیں وہاں سے حضور انور تانگہ پر جان پہچان تشریف لائے
 اور اسی وقت ہاکم ہوا مگر چنڈیل گائے ٹھکڑا ہنگ لکین کوئی ہندوئی سرمنوئی پرمیٹداروں نے نذرین پیش کیں
 موقوف ہوئیں۔ بعد میں حضور نے خیام گاہ پر تشریف لاکر بعد نماز عشا خاصہ تناول فرما کے استراحت کو کام فرمایا اسی
 تاریخ بروز پارسنبہ سات بجے شب کے فضل اللہ انتظم الملک صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر صاحب
 خانم گریسہ درج وصول نخصت پندرہ روزہ فائز ریاست نہا ہوئے اسی روز کپتان۔ بی۔ سی۔ پیر صاحب بہادر
 سپرنٹنڈنٹ محکمہ بندرست بجائے کپتان۔ آئی۔ ایچ۔ پرجاڑ صاحب بہادر مستم محکمہ بندرست امور نوکر تشریف لائے
 اور جنگ واقع کو چھ پرزور کش ہوئے۔ جارج پچھتم ماہنوری بعد نماز صبح حضور نے پوشاک شکاری کو زیب بدن فرمایا پانچ
 بجے شکار کا تاج زیب ہو گیا صاحب کے روانہ ہوا اسی تاریخ گوردہن ٹیل سابق چھان کہ جو موقوف ہو چکا تھا بحال فرمایا
 اور دستار سرخ چٹیلانی کی اس کو بند ہوا گئی سفر بہ آئہ بجے کے حضور پر نور جان خیام و دولت انعام
 تشریف فرما ہوئے۔ خاص تانگہ پر صاحبزادہ ولیہ جنگ و کپتان سید محمد تھے اور صاحبزادہ سطوت جنگ بہادر بغض الفرام
 بمقام کراچی پہلے سے چلے گئے تھے دوسرے تانگوں پر ہمراہیان حضور تھے بعد فائزی موضع کراچی ہاکم کا انتظام
 ہوا مگر چونکہ وقت غروب آفتاب تھا اس لئے شکاری تو ہی رہا صرف حرب خاص سے ایک تیر شکار ہوا بعد ازاں حضور سوار
 فیل مادہ مع ہمراہیان خیام عشرت انعام میں تشریف لائے اور دیات حسب تفصیل ذیل کے مصیفین داروں نے نذرین
 پیش کیں وہ قبول ہوئیں۔ شیل لطیف پورہ و سیر جاگیر نائب صاحب بہادر پٹیل پانچا پٹیل سیدی مالیان
 شیخ امیر تانہ دار پٹیل محمد پورہ۔ پٹیل پٹواریان کھلقدار کراچی۔ اسی تاریخ ایک سپاہی اندر گدہ کی رانی
 کی طرف سے آیا کہ حضور بنا بر شکار تشریف لائیں۔ مگر حضور نے فرمایا کہ ہم جلد جانے والے ہیں اس سبب سے
 آگے نہیں جاسکتے صرف سلام کہلا ہیجا۔ جناح سہ ماہ جنوری حضور انور تانگہ پر بنا بر شکار و جان پہچان تشریف لیگئے
 تھوڑی دیر میں ایک فیہرین ولیہ جنگ گئے دو تین شکار کئے ہندوئی خاص سے ایک تیر شکار ہو کر گم ہوا
 پھر حضور و الابد تناول خاصہ سوار فیل مادہ مع ہمراہیان خود اسی مقام پر جہان طوط جنگ بہادر نے
 شکار کے لئے نالی کھدوائی تھی پہونچے شکاریان جہاڑی موقع ہوق بٹھائے گئے اور حضور انور ایک چوٹی سی

پہاڑی ہر فوق افروز ہوئے اسی جگہ آواز توپ کی آئی گھڑی ملائی گئی تو سات منٹ زیادہ تھی معلوم ہوا کہ سات منٹ
 میں آواز توپ کی گوش زد ہوئی اور یہ آواز ٹونک کی توپ کی تھی۔ اوسوقت حضور کے پاس صاحبزادہ محمد یوسف
 صاحب و کپتان سید محمد و محمد حسن و سید سید الدین احمد و غیرہ علیخان افغان و عبداللہ صاحب تھے عین ہانکہ
 میں یہ سب معلوم ہوئی کہ چور کو مین بیرے گا رکھا ہوا ہے اور وہیں موجود ہے حضور والا کوئی مقام پر نظر نہ فرما دیا اور
 بسواری نیل جانب چور کو تشریف لے گئے شام ہو گئی تھی شکار نہوا حضور والا نے غم واپسی کا فرمایا جب ندی پر تشریف
 لائے مہاراجہ آملی نے نذر پیش کی وہ قبول ہوئی تاربخ دہم اجپوری شکار کو بیچ موضع کوڑا یہ سے آملی کو ہوا بعد
 طلوع آفتاب حضور خیمہ سے برآمد ہو کر ممتاز الامراء معظم الملک صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیہ جنگ کے خیمہ پر تشریف
 فرما ہوئے وہاں سے تانگہ پر سوار ہو کر دلیہ جنگ رسید محمد کپتان آملی کو تشریف لے گئے دوسرے تانگوں پر اشرف
 الامراء محمد الملک صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ و صاحبزادہ محمد یوسف یار خان صاحب بہادر صاحبزادہ محمد
 ایوب خان صاحب و صاحبزادہ حمید اللہ خان صاحب و صاحبزادہ الیاس خان صاحب بر شیخ محمد نیر سید افضل علی
 وغیرہ سوار تھے اور نواب غلیل الزماں بیگ صاحب پہلے سے موضع آملی فائر ہو چکی تھیں۔ واضح ہو کہ کوہ آملی فاعل کارگاہ
 دربار عالی اقتدار ہے اور یہاں سے وہ پہاڑ اڑا بلجکا سلسلہ کیلے باز رفت کی طرح پشت زمین پر لی کھتا ہوا در شہر و
 قصبات کو اپنے حصار میں آباد کرتا ہوا اکنات عالم تک پہنچا گیا ہے اس پہاڑ پر بہت بڑی جمادی اور ہر قسم کا شکار ہے
 الغرض حضور والا نے آملی میں تشریف فرما ہو کر خاصہ تناول فرمایا بعد انفرار خاصہ مع ہر ایساں مخصوص دامن کوہ میں
 تالاب پر زیر و رخت بگردہ توڑی دیر قیام فرمایا شکار کئی سنگد جاگیر دار موضع کو بیلا پر گئے ٹونک کو ایک تلوار اور دو تالی
 بندوق عنایت فرمائی اسنے نذر پیش کی وہ قبول ہوئی ایک بچے حضور انور جانب کوہ آملی مع ہر ایساں تشریف
 لینگے شکاریوں کو مایا بجا بجا دیا ہر حضور والا نے ناز عھر کی ہمن ادا کی اور ایک حرب رنل کنور مہاراجہ آملی کو دیا اسنے
 آداب بجالا کے شکر ادا کیا بعد از ان تین بچے ہانکہ شروع ہوا کوئی جانور برآمد نہوا بعد غروب آفتاب ہمراہ خیمہ پر تشریف
 لائے بعد ازاں سے ناز مغرب و عشا خاصہ تناول فرما کر استراحت کو کام فرمایا تاربخ یاز دہم اجپوری رسید ہر کار والا نے
 بستر استراحت سے اٹھ کر بعد ازاں سے ناز و ظائف شکار کا قصد کیا خیمہ میں نشست نیمہ سے پایادہ تالاب پر تشریف لائے وہیں
 خاصہ کھایا اور صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیہ جنگ و صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سلطنت جنگ و صاحبزادہ

احمداور خافصاحب ہمارے فرخ جنگ وصاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب وصاحبزادہ محمد الیاس خافصاحب وصاحبزادہ محمد ارخان
 صاحب کو پٹان سید محمد کو بھی ساتھ ہی لے کر نکلا یا بعد تئیں مل خاصہ سواری یا تو شریف لے گئے اسی اثنا میں ہمارے مولا صاحب
 استرا دراجی پور نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور چار روپیہ نذر کر کے عرض کیا کہ بھگاد میں بت شکار ہے رہا تو شریف چلے
 جوا بگایا کہ اس قدر خدمت نغین ہے پر چند ہی کا حکم نسبت شکار فرمایا گیا بارہ بجے تک سب شکاریوں کو اپنی اپنی جگہ پہنچا گیا
 پھر ہانگہ شروع ہوا کوئی جانور نہ نکلا۔ دوبارہ ہانگہ ہوا تین سائبر نہ نکلا وہی کھنکھل گئے قریب مغرب حضور خیاں گاہ پڑا
 تشریف لائے۔ اور بعد اواسے نماز مغرب وعشا خاصہ تناول فرما کر استراحت کو کام فرمایا۔ بتاریخ روز دہم ماہ جنوری
 روز جمعہ شکار کو چبجان چور ہو اجاب بیگم صاحبہ اول سے چلی گئیں سرکار پایادہ قریب ڈیڑھ میل کے موضع آملی
 سے بجان کر ڈیڑھ تشریف لے گئے ہمارا آملی ہر کاب تھے ایک کوچہ صید گاہ کہ جو دریاں آملی و چور کو کے واقع ہے
 ہانگہ شروع ہوا ایک جرن امین سے نکلا سرکار نے اوپر گولی لگائی وہاں سے آگے چلے حضور زوالانے نالہ کے متصل زیر
 درخت پہل خاصہ تناول فرمایا تین غور دار نے خبر دی کہ چور کو میں شیر آگیا ہے چونکہ اول ارادہ حضور والا کا تھا پورہ کے ہانگہ
 کا تھا ولسکوئی فرما کر چور کو پر حضور والا تشریف لائے اور دو جاکن پر غماز نظر ادا کی پھر ہانگہ شروع ہوا کوئی جانور نہ نکلا
 قدام والائے عرض کیا کہ وقت ننگ ہے سرکار خیاں گاہ پر تشریف لے گئیں حضور نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہانگہ اور مونا جا ہے
 چنانچہ ہانگہ شروع ہوا ایک تیندو اسید فضل علی عرف میا خان کے مول پر نکلا اونہوں نے اوپر گولی لگائی زخمی ہو گیا اور
 ایک مالی اور ایک چار کو زخمی کر کے ایک نالہ میں گھسا سرکار نے محمد عرفان خان کو بھیجا کہ وہاں سے تیندو کے کو باہر نکالو۔
 حضور انور مہ صاحبزادہ محمد احمداور خافصاحب ہمارے فرخ جنگ وصاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر و فرخ جنگ جہاں وہ جانور
 چھپاتا ہے سرسبحان ملازم راوی خاص نے تیرا کر ڈیڑھ سید متاع علی ملازم سہ بندی قلعہ علیگوہر کے جو شہر ہانگہ متاع
 جست کر کے لپٹ گیا متاع علی کے سر میں زخم آیا اس نے تلوار لگائی مگر تلوار اچھی نہ تھی نفیض زخمی ہوا پھر ہمارا آملی کے
 بسائی نے تلوار کا ہاتھ مارا مگر کای نہ لگا۔ پھر حضور والا نے چنگو گویان مابین اور حکم سرکار شیر علیخان و دو موہو خان نے چند
 گویان کو لگن گویوں سے بالکل مراد ہو گیا احمد مند حسب خاطر نیدگان عالی قویم شکار ہوا حضور نے براہ قدر دانی سے
 کو ایک قبضہ شیشہ لوریا پانچ روپیہ اور مالی مجروح کو دس روپیہ اور چار کو ایک روپیہ عطا فرمایا اور اسی جگہ نماز مغرب وعشا اذما کے
 براہ کردار یہ دشب و مندو اور خیمہ عالی پر بمقام چور و میلاری فیصل گیارہ بجے شب کے صبح صاحبزادہ محمد صدیق خافصاحب ہمارے

اولیٰ جنگ و صاحبزادہ محمد اسحاق خاں صاحب بہادر سلطنت جگ تشریف لائے انتشار راہ میں شوپ اور مند اور ویر و پورہ و
شاہ پورہ کلان کے زمینداروں نے نیرین پیش کین و متسبول ہوئیں اس جگہ زمینداران چور کی جانب سے سب
شکر کی دعوت ہوئی بتاریخ سیدویم ماہ جنوری حضور انور نے بعد اواسے غازی و ظائف معمولی دربار فرمایا اور عرض
سنتینان سنکر حکمرانوں کو کہ اس وقت حضور نے فرمایا تھا کہ بقیہ چور و حاضر ہونا چاہئے ایکو حضور نے خلعت شش باریج قیمتی و مشہ
عطا فرمایا صبح کے سات بجے شکر کا کوچ بجانب علیگڑھ ہوا اور دیگر حکمران بھی تشریف لے گئیں۔ اور حضور قریب دس بجے کے
خیہ عشرت خمیہ سے برآہ ہو کر تانکر پہنچا نائب علی گڑھ روانہ ہوئے قریب بارہ بجے کے داخل علیگڑھ ہوئے اور پھر اسرار
پرآرام فرمایا بعد اواسے نماز عصر حضور انور نے ارادہ ٹونک کا کیا اور بقیہ نماز مغرب و انفراس کے قاعدہ ناول فرمایا اور اس
روانہ ہو کر دس بجے فائز ٹونک ہوئے اور شکر شہاب شب و اذل ٹونک ہوا بتاریخ ہستم جنوری سنہ ۱۰۶۵ بمطابق الملک سید محمد
عثمان خان بہادر شہنشاہ جنگ حسب در خواست سیٹھ چاندل مع خلعت تعدوی ایک ہزار روپیہ ہمالی الہی بخش
جمعہ اور ایک چراسی اور ایک ہزار روپیہ پر ارادہ حضور فی موسومہ سیٹھ مذکور بتقریب اواسے مراسم تعزیت بجانب
تلام گئے اور بتاریخ بست پونجمہ مذکور داخل تلام ہوئے اور بتاریخ بست و نهم تلام سے روانہ ہو کر حاضر درویش
ہوئے اور کبھی کمانا سیٹھ ہی کے یہاں سے آتا تھا اور کبھی چندی اور وقت رواگلی خلعت تختانہ تفصیل ذیل پایا
بخش الملک بہادر شہنشاہ جنگ
الہی بخش جمہادر سجدہ داران

کھڑا ایک تھانہ دروازہ ایک سیلا ایک جامانی دھڑا
سیلا ایک منڈیل ایک تھانہ جامانی ایک
دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا دھڑا

ہر کارو

چیرسی

دو پیڑ زرین یک دستار یک دو پیڑ زرین یک دستار یک

ضم

۱۷

۴۴

۴۴

بتاریخ بہشت و شہد جنوری عباس علیخان ممتاز راہپور مسیح حافظ عبدالقادر خان و فہد اردبیل بہادر خان چوہدری غلام محمد
و امیر خان چراسی بقرب شادی نواب حامد علیخان بہادر رئیس راہپور علیہ حاجی کرنیل ایچ ائی نٹ صاحب بہادر

پریزیڈنٹ رام پور ائے اور مکان نائب صاحب بہادر واقع علی گنج پر ٹھہرائے گئے۔ فرس اور پلنگ اور دیگر سامان کا بندوبست ریاست سے کیا گیا اور عبدالرحمن جھدار و دود فرس و دودہ کارہ اور ایک باورچی اور ایک پہلا پوس کا اور ایک گھئی اور ایک تانگہ بغرض ہوا خوری مقرر کئے گئے۔ بتاریخ سی و یکم جنوری مستند مذکور مع حافظ علی قاضی بنابر سلام حضور میں تشریف لائے اور ایک اشرفی گلدار مستند نے نذر کی وہ قبول ہوئی۔ پھر مستند مذکور نے خرطیم پیش کیا پھر سرکار کی طرف سے چندی مستند مذکور کی سہ ہاں بیان سولہ روز تک ملتی رہی۔ بتاریخ چہارم فروری کپتان سی ایچ پریچا راج صاحب بہادر سسٹ صاحب کلان بہادر سپرنٹنڈنٹ بندوبست ریاست مقرر کر کے اختیارات مندرجہ ذیل دے دیے اور جو پہرہ اور سوار ہمراہ صاحب بہادر بندوبست مقرر تھے امور کئے گئے۔ بتاریخ دہم ماہ فروری ۱۹۹۳ء حضرت وزیر اعظم ایف ایم باقاجو باو اے شہادت ایفون مقام دارالخیرہ امیر میں تشریف فرما ہوئے تھے نصرت فرماے ریاست نڈا ہوئے بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور نویکے دن کے افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبدالنیر خان صاحب بہادر فیروزنگ۔ سی ایس آئی نائب ریاست وائس پریزیڈنٹ محکمہ مختصہ کونسل۔ وادو بہادر بابو نایک وادو ممبر کونسل حیدر خیزہ وغیرہ بنا بر ملاقات صاحب ریزیڈنٹ بہادر راجستان بجانب جیپور تشریف لے گئے اور اسی تاریخ عباسی بن مستند ریاست راہپور کو مع حافظ علی قاضی و فدا روغیرہ حضور والا سے سبب تفصیل ذیل خلعت عطا ہوا۔

تفصیل خلعت مستند اراۓہ		تفصیل خلعت و فدا اراۓہ	
پارچہ	نقد	پارچہ	نقد
مامہ	مامہ	مامہ	مامہ
دو شالہ ستارہ زرین یک	سیلک یک	دو شالہ یک	سیلک یک
کھواب یک تمان	بادانی یک تمان	کھواب یک تمان	بادانی یک تمان
چو بدار لامہ		چو بدار لامہ	
پارچہ	نقد	پارچہ	نقد
مامہ	مامہ	مامہ	مامہ
سیلہ	دستار	سیلہ	دستار
مامہ	مامہ	مامہ	مامہ

اور ہنگامِ سلامت سمندر کے ایک اشرافی اور وفادار نے پانچ سو بیس ہزار روپے کے وہ قبول ہوئے اور وقتِ روانگی سے روپے سمندر کے کسانِ مفصلہ ذیل کو تقسیم کئے۔

علاء زمان کو پختہ چو بداران سپاسیان پر و ظرباغ پرو پولیس میرا سی سقد و خاکوب فراش درسم
ع ع ل ل ل ل ل ل

عمادہ نائب صاحب بہادر کوچان کمار باورچی
سے لکھ عمر عمر

بناسرخ بست و سوم ماه فروری سنہ صد رجبہ فرمودں اعلیٰ زمانی یکم صاحب محل سوم حضور پر نور دام قبالہ و جناب
افغانستانی یکم صاحب محل و دوم حضرت وزیر اعظم القابہ بخشش صاحب لوگان سعادت تو امان مفصل ذیل بنامی جمعیت دانش
تشریف تشریف فرما ہوئیں۔ تفصیل اسامی بخشش صاحب لوگان سعادت تو امان۔ صاحبانہ محمد علی رشید خان صاحب

وصاحبزادہ محمد عبدالغنی صاحب وصاحبزادہ محمد عبدالواحد خان صاحب فرزند ان حضور اور داماد اقبال الم وصاحبزادہ محمد احسان امین صاحب مشیرہ زادہ و داماد حضور انور وصاحبزادہ حافظ محمد عبداللطیف خان صاحب خف حضرت زبیر اعظم باللقابہ و جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب بھادر جرنیل فوج مظفر موچ حضور ہی اس سے پیشتر حسب المحکم

حضوری بنابر اقسام بہانہ و مکان وغیرہ مستحق محفلند بخش جمہار چہ داران و چہ دسا میان ملیش روانہ ہو چکے تھے جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب ہادر جرینل و محمد عبدالرزاق خان کرنیل و حافظ محمد نائب بخشی الملک و شیخ محمد زبیر التائیدی صاحبزادگان حضوری و منشی عبداللہ خان منبر مطیع محمدی ٹونک و احمد یار خان سحر پوچانہ نبر اول اور مفت پھرہ

پچھان پچھان بہت سحر کر مابین فائدہ مانور سے۔۔۔ جبار سببست و چارم ماہ رمضان المبارک میں مسکندہ جہری قافلہ
 حجاج ٹونک جکی مجموعی تعداد کم صد عظمت و یک اسم تعالیٰ از بھلہ (میر) مع الخیر والعافیت داخل حرم محترم
 یوں اشتاقان زیارت کی آکھیں اپنے پیار سے خدا کے گھر کے دیکھنے سے نور ہوئیں جناب یکم صاحبہ ازراہ دریا ولی
 یوں بظہر حصول ثواب بہت سے زوار اشتاق و مدار غائبان و غفار کو اسنے آواز دے سوا کہ گھر گھر سے سوا

بقیہ برٹش کانس نے اعزاز و کرام کے ساتھ استقبال کیا۔ مراتب و درجات و تواضع رئیسہ اشراف کے لائق عمل میں لائی گئی صاحبزادگان والا اشراف و معززان ہر اہی جناب بیگم صاحبہ نے سفیر صاحبہ موصوف کا شکریہ ادا کیا

اور بنگام قانری کہ منسلک شریف صاحب کہ نے مہرہم استقبال خاص طور پر ادا کئے اور ہر گونہ اتہام و سرائجام میں کافی معذوری اور خواندہائی شہرینی و فواکھہ و انزل و الطعمہ و نقدیہ عرب پیش کئے جو اگر کم اور وقت کی نگاہ سے دیکھئے گئے بقیہ ماہ صیام اور پورے مہینہ ذیقعدہ کا حصول انوار و تجلیات بیت اللہ و عبادت مہجودیتا میں صرف ہوا۔ بتاریخ سوم ماہ شوال لکھنؤ میں صدر قافلہ حجاج برہنہ کوئی طالع ہیومن و بخت ہمایون روضہ پاک صاحب لولاک کی زیارت فیض اشاعت کا فیضان حاصل کرنے کو بجانب مدینہ طیبہ روانہ ہوا۔ اسی ایام میں حضرت وزیر اعظم امیر کرم بالقاب کی طبیعت قی طوبیت جاوہ اعتدال سے منحرف ہوئی ابتداء میں شکایت درد شکم تھی بعد ازاں تہنگاہ راست سے نصف حصہ شکم جانب راست میں درد کا دورہ رونقین گھنٹہ کے فاصلہ سے پونا شروع ہوا اولاً علاج ڈاکٹری ہوا پھر حسب رائے بزرگان حضور والا دام قبول علاج ڈاکٹری موقوف ہو کر یونانی علاج شروع ہوا پھر مقام دہلی سے حکیم محمد عبد المجید خان صاحب خلف الکبر حکیم محمود خان صاحب مرحوم کو بنا بر محالہ ٹونک میں طلب کیا گیا۔ بارے فضل و فضیل حقیقی سے مرض مذکور رونق ہوا بتاریخ پنجم ماہ رجب ۱۲۹۸ صاحب اجنت بہادر ہاڑوئی و ٹونک قریب آٹھ بجے دن کے داخل ٹونک پہنچے شوالی سبب مخالفت صاحب بوصوف کے نہ ہوئی۔ حضرت گیارہ فیہ سلامی کے سر ہوئے۔ قریب پانچ بجے دن کے حضور انور مع نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ عبدالرحیم خان بہادر مظہر ملک و اشرف الامراۃ الملک صاحبزادہ احمدیہ نشان صاحب بہادر فتح جنگ و بابو و نایک راؤ مہر خیزیندومز محمد علی خان ممبر کونسل بزم ملاقات جگہ پر گئے صاحب اجنت بہادر نے صدر قریبک بسوا ہی ہوا اور پشٹوانی کی اور بعد عطر و پان جگہ سے واپس شریف لائے۔

کیفیت مد سیٹھ چاندل از رتکلام و سمیر مل از کوٹہ تقریب شادی کیسری سنگپہر سمیر مل
وراج مل

حسب درخواست منتہل فیب چاندل پانچ پہرہ بنا بر مخالفت سامان سیٹھ چاندل بوندی بھیج گئے اور بعد ازاں سیٹھان مذکور کے استقبال کو بخشی الملک بہادر کرنل غوث محمد خان نمبر کرنل متاب خان ح دو چہ دار و چہرہ و سبکی کے کنوین تک گئے وہاں سے ارکو لاکر فروگاہ پہنچا یا تاریخ دوم ماہ ہی ۱۲۹۸ شام کو پانچ بجے چاندل و سمیر مل وراج مل منتہل و نزاری مل گماشتگان سیٹھان مذکور حضور کے سلام کو آئے سرکار والا نے سمیر مل و چاندل کو سر و قد تعلیم دی پھر سیٹھان مذکور و گماشتگان بطور سے نذرین پیش کیں جسکے کل دوا شرفی

دوسرے ہوئے تفصیل نذر کنندگان یہ ہے۔

چاندل سیٹھ رتلام دہمیرل سیٹھ کوٹہ دواشرنی میں
چاندل یک اشرفی گمشدگان چاندل بہیرل یک اشرفی راجل پیر بہیرل نذر یک اشرفی پنجاور
تسل غیب ہزاری مل غیب نذر ایک اشرفی پنجاور نذر پنجاور
آسمی نذر کنندگان سیٹھان اجمیر

ایک اشرفی میں ہے۔

سیٹھ راجل یک اشرفی سیٹھ کلینل اماوا سیدل کیسری مل پیر بہیرل گسان مل پیر راج مل

ہاگل خزانچی۔ جب یہ اشخاص نذر کو آئے، تعظیم نہیں دی گئی اور ان سب صاحبوں کو سامان چندی
یک روزہ سرکار سے دیا گیا اور تاقیام سیٹھان نذر کو ایک چوبدار بنا بر فراج پرسی سیٹھان رتلام کوٹہ و اجمیر
نامور فرمایا گیا۔ اور حسب احکام حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہاتھی مع مودج نقرہ اور ایک چوبدار چاندل جی کے ساتھ جیسپور تک
بھیجا گیا۔ سیٹھان نذر کرنے ملازمان سرکاری کو انعام بدین تفصیل دیا۔ تفصیل انعام

سواران رسالہ کو چبان چوبدار سائیس
سے غلام

بتاریخ سوم ماہ مئی ۱۹۹۵ء یوم پنجشنبہ فوجی رات کے راؤ بہادر بابو نایک راؤ مہر کوٹہ کے جنگل میں چوآبادی شہر کے
شرقی جانب بہیر کے راستہ پر شاہراہ واقع ہے یکایک واقعہ سخت آتش زدگی کا وقوع پذیر ہوا جنگل
کے متصل ہی زندان مکان تمامہ ہی آتش زدہ ہو گیا اشتعال آتش کی کیفیت تھی کہ دود و دھواں اپنے شعلے
اٹھاتے تھے۔ کپتان پری چارٹو صاحب بہادر ریویو فیسر ریاست موقع آتش زدگی پر پہنچ کر ضروری انتظام میں
مہم ہوئے کمیٹی اور پولیس کے لوگ اور بہت سے سٹے فوراً موقع پر پہنچ کر اپنے کام میں مشغول ہوئے

مکرمات استعمال آتش کے سبب قریب موقع کے یکساں گزر نہیں ہوتا تھا تمام بجلہ اور زنا نہ مکان بلکہ خاکستر ہو گیا۔ عمدہ عمدہ سامان و لمبوسات فاخرہ و زیور ہائے نفیس بیش قیمت کتب آتش برد ہو گئیں محبت آگ لگی باوجود نایک راؤ اندرون بجلہ کا سرکار میں مصروف تھے آگ کے شعلوں کو دیکھتے ہی ہتکا جگا ہو کر سہا ہوا بجلہ سے باہر نکل آئے مگر جب فروری کا غداں سرکاری کا خیال آیا آتش زدہ بجلہ میں اوس دروازہ سے کہ ہونوڑاگ کی آنچ سے محفوظ تھا نہایت تیزی کے ساتھ جیسے شمع پر پروانہ کرتا ہے اپنی جان کو پروانہ کر کے پروانچا سرکار کے لائے کو چلے گئے باوصاحب کا اندر جانا تھا کہ وہ محفوظ دروازہ ہی آتش زدہ ہو گیا۔ باوصاحب نہایت مضطربانہ حالت سے باہر نکلے جو کچھ پنے ہوئے تھے اونہیں آگ لگ گئی لازماً ان وغیرہ نے کپڑے کو ہوا کر دو کر کیا دونوں پاؤں اور دابہ تہا اور سینہ پر آگ کا سخت صدمہ پہنچا۔ جا بجا آبلے پڑ گئے جناب حضرت وزیر عظم باقاربہ طور اطلاع و اتمہ موقع پر پہنچے باوصاحب اور انکے تعلقین کے ساتھ بہت ہمدردی کے الفاظ ظاہر فرمائے ضروری موقع پر پولیس کے ہرے مامور کئے اور ستورات کو باوجود امو و داس صاحب کے بجلہ پر پہنچا ڈاکٹر پر ہولال صاحب و لیڈی ڈاکٹر صاحبہ کا علاج ہوا چونکہ باوصاحب کو صدمہ زیادہ ہو چکا تھا ہر چند علاج ہوا مگر کچھ افادہ بعض وقوع نہ آیا۔ بتاریخ پنجمہ مذکور بخشی الملک بہادر و صاحبزادہ بدایت اللہ خان بمقام سپہر و تقریب ادائی مراسم نیو تہ شادی کیسری مل سپہر میرل سیٹھ سح پانصد روپیہ بھیجے گئے منہل میرل کے باغبین امر گئے تین روز چار رات وہاں قیام رہا سپہمان مذکور کی طرف سے چندی کی مجلس آتی تھی۔ بتاریخ ہاشم ماہی سہ صدر یوم پختہ بارہ بجے رات کے باوصاحب کے طائر روح نے نفس غصہ سے پرواز کیا۔ بتاریخ دہم ماہی صدر یوم پنج بجے دن کے کپتان پیر کھاڑو صاحب بہادر ریونیو انیس ریاست و صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان صاحب ریونیو ہشت بجم دربار عالمی اقتدار بنا بر انتظام شہنشاہی زمینداران پر سہ روئے منج سمنزل انڈیا کے روانہ ہوئے۔ بتاریخ نواد و دہم ماہ مذکور سہ صدر یوم یکشنبہ زہر شادی کھدائی صاحبزادہ حاسم الدین خان خلف صاحب منان محمد عبدالعلیم خان صاحب منہل کی صاحبہ لکھاویگم دختر حضور والا سے بعض غلو کر آئی۔ بارہ بجے رات کے برات نہایت شوکت و مہلوس کے ساتھ مکان نوشہ سے قلعہ سینے کو روانہ ہوئی۔ اہل برات فیضان قوت توامان و اسباب خوش عنان و کالہ کو تا لگہ وغیرہ پر سوار تھے۔ روشنی کا انتظام جدا کھنی جوانان ملٹری عابد کیا

انصرام الگ۔ بین باجہ کے ترانوں کا آواز سب سے علیحدہ۔ آفتاباری کا رنگ ڈھنگ سب سے اعلیٰ تھا
 غرض ہزار تہل برات قلعہ معلیٰ میں پہنچی ایوان خاص میں برات کا قیام ہوا دیکھے کچل خوانی حسب دستور
 شاہی محل میں آئی۔ صبح کو دعوت و لمیہ میں انواع انواع واقسام اقسام کے اطعمہ لذیذہ تیار ہو کر اہل
 برات کو کھلائے گئے۔ ایک بجے سے سامان جہیز عروس باہر نکالا گیا۔ اور ترتیب وار موقع موقع
 جمایا گیا۔ رسم رخصت عروس میمنت مانوس محل میں آکر برات واپس روانہ ہوئی سامان جہیز کی تفصیل
 باعث طوالت ہے ناظرین باتمکین خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایک رئیس اعظم صاحب حکم و وسیم کی صاحبزادی
 محترمہ کے سامان جہیز میں جقدر تہل ہو سکتا ہے وہ سب کچھ تھا دینی یہ ہے کہ علاوہ زیورات
 وغیرہ وغیرہ کے پندرہ ہزار روپیہ کے توڑے نقد ہنگام و دواغ خیمہ عامرہ سے منگو کر لے گئے
 بتا رہے ہفتدہم ماہ مذکور سنہ صدر صاحبزادہ والا جاہ محمد عبدالحمید خان صاحب کی شادی تختدانی کے مستحق
 رسم مائیان عروس بکمال احتشام و جلوس شاہی کچھ پیشتر شادی سابقہ سے محل میں آئی۔ بتاریخ ستم ام
 ماہ مذکور نہایت شان و شوکت کے ساتھ تقریب شادی بمعرض ظہور آئی اسکی تفصیل لکھنے کو ایک تو چاہئے
 صرف فقرہ پر اس جلسہ کی کیفیت اختتام کیجائی ہے کہ بڑے صاحبزادے کی شادی بڑے کروڑ سے رنق پذیر
 ہوئی، بتاریخ سی و یکم عروس و دواغ ہوئی یکم ماہ جون کو طعام ڈھسے لیا گیا سوم ماہ جون صبح رسم چوتھی
 بمعرض وقوع آئی۔ اللہ تعالیٰ یہ شادی خانہ آبادی مبارک کرے۔ چنانچہ قلعہ تاریخ شادی کھنڈانی
 جناب نوشتہ ذیجاہ حضرت اسد لکنوی سلمہ اللہ القوی سے یادگار ہے۔

دل نواب و ائم شادمان باد * نشاط عیش حاصل جاودان باد * مبارک و اسد شادی مسرزند

شگفتہ روء ز سادہ جہان باد

مولت نے بھی پوچھ لکھ

جو سر سے باندھے ہیں علیہ حمید خان سہرا	دیا ہے ماہ باری نے ارمغان سہرا	نور شوخ سے نوشتہ کی رونمائی میں	چمک کمانا ہی ہنسک کمان سہرا
نزار جان صدقے ہوئی عروس حرم	جولایا گوند کھ نوشہ کا باغبان سہرا	ستارے پہول بنے عکس سوتا بان	ہر اک زمین گندے ہیں ہزار ہا موتی



نیکون ہو پھر محض گزشتہ ان سہرا	خدا کے فضل سے کسے تہن کیا ہو نشہ پر	شہلا گڑھ یہ ہولوں کی بدہیان سہرا
ہے اس کے ہولو کو کونو شو بین اس کی نسبت	کمان مہنگل عارض کی اور کمان سہرا	یونین جی رہین قلعہ میں شادی ارب
پڑے حضور میں ہر ایک مع خوان سہرا	برنگے نہ نہ توڑے آبرو جابر سے	سکین گئے آج جو نواب تدر دان سہرا
سہرا دیگر بنا پختہ باب لٹا		
ہو نہ کس طرح چمک اور دیک کا سہرا	رنگ دولہا کا سنہری ہو سنہرا سہرا	سبہ گڑھی دیک کے کیا خوب جی و شادی
ساعت نیک میں نوشہ نے ہی باندہ سہرا	گوری رنگت ہو تری اور پھیاری موت	کیون تر چھند ہو قربان ترے سر کا سہرا
گل عارض کی مہنگ پیلٹ پھلوں کی	روپ نوشاہ کا رکنا ہو دو بلا سہرا	رخ پہرا ہی تو سہرے پہ نگاہوں کا جھوم
بنگیا و سٹہ تر گس گل تر کا سہرا	رخ پہر دو لہا کے یہ جو جنین ہلتا ہے	کر تہ نمک نمک کے سر زخم ہو مجھرا سہرا
شادی ان روز چیں جلد بیدیں اور پلوین	دین غمچہ گل سے ہے یہ گویا سہرا	نازیچ لیکے غصہ جاتی ہیں کیا تو دنیاں
سکے خوش کیوں نہو پرا پنا پرا یا سہرا	خاندان کا امین سبج براتی ہیں کٹری	تک ہے ہیں بکرو نشہ کا انوکھا سہرا
کو را پٹا ہے بنے کا تو جانا و لہن	نئے پھلوں کا طرصارا چوتھا سہرا	ایک تہ خیل ضلے ہے دیکھا یہ دن
ہو منہ دار و مبارک ترے سر کا سہرا	تان سے دو منو کی وہ سٹھانے ٹوٹے	چھوٹی پھلوں کا وہ رخ پھلانا سہرا
بینی بینی نہو کیوں پھولیں اٹھاس کی	مل کے بنو بنو محبت ہے باندہ سہرا	شادی نہ نہت ہو بارک رہا جھم جھم
دیکھا سر کار نے آنکھوں پسر کا سہرا	دیکھا سر کار کو کتی جیہ ساری خلقت	دیکھا دیکھا دو دھوم سے آیا سہرا
قطعہ نایب شادی از محمد ابراہیم علی خان مز		
مبارک ہو سر کار و الا کو شادی	خوشی جبکی ہواک جہان نے نانی	زر روی طرب رفعتا رہ کمد و
	ہمایون دیہد کی کھدانی	
بنارنج یاد ہم ماہ جون سنہ صدر تقریب شادی شہزادہ محمد رات سراقی عفت و غنمت یعنی صاحبزادی		
صاحبہ دوم و دختر فرخندہ اثر حضور پر نور دام اقبالہ صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب خلع جناب اشرف الامرا		
عمدۃ الملک صاحبزادہ احمد یار خاں صاحب بہادر فتح جنگ مہر کونسل سے بعد زریب و تزئین مالا کلام عمل میں آئی		
صاحبزادہ صاحب بہادر فتح جنگ اپنے اکلوتے فرزند بکر پیوند کی شادی میں نہایت کشادہ دلی اور فرخ حوصلگی کو		

کام فرمایا۔ بتاریخ دراز دہم ماہ مذکور سنہ صدر دعوت ولیمین محمد افواج ریاست کو کمانا کھلایا گیا۔ بتاریخ سیزدہم
جسدا اہل قلم حکمہ جات و اہل اہل عدالتہائی ریاست کو کمانا دیا گیا۔ اور اسی تاریخ اہل خاندان و ممبران کونسل و دیگر
ممبران ریاست کو کمانا کھلایا گیا۔ محفل دعوت امیرانہ و رسوم مالیان ہندی وغیرہ قبل از شادی جانبین سے پُسامانہ
تحفیات کے ساتھ عمل میں لائی گئی۔ اور نوبت خانہ کی محراب پر پنجاب والدہ ماجدہ نوشہہ بجا یہ اشعار ثبت کئے گئے تھے
یارب این محفل شادی طرب افزا بادا * برعہ خرم و فرزندہ و زبیا بادا * برکت تقدم نواب مسئلہ العقاب
عزت افزا و فرخ بخش نزل ما بادا * کہکاز آید ز رطوف درین عشرت گاہ * عشرتش مہم و شادی بہہ جا بادا
مخلص حضرت نواب جہان لعل چھار * خدمتش در نظر خاص پذیرا بادا

بتاریخ بخت و حکیم ماہ جون جسدہ ریوم پچھنہ دس بجے شب کے برات نہایت شان و شوکت سے قلعہ معلیٰ میں داخل
ہوئی۔ برات کی کیفیت قابل دیدنی جسکے اجمال میں تفصیل لکھنے کی واسطے ایک دفتر طویل درکار ہے ان البتہ یہ
قابل اظہار ہے کہ علاوہ سامان جیز کے ستر ہزار روپیہ کے توڑے نقد سرکار والا سے ہنگام و دل ع برات رحمت
ہوئے اس تقریب ہیمنت قریب میں اکثر شعرائے شہر نے قطعات تاریخی شادی و سہرے کے ہیں اس موقع پر مولف
بنابر مائتہ ظہرین باتکین چندا و ستاد و کلام نصاحت انصاف درج کرتا ہے۔

قطعہ تاریخ حضرت اسد کنوی سلمہ اللہ تعالیٰ

بنامہ درجن خان چچو دہما * دل فتح جنگ آج خوش بند * پہ سال فرزندہ فال ہایون * اسدیکہ کوشتی و قمر ہے

قطعہ تاریخ نجاتیج افکار محمد ابراہیم خان در صنعت توشیح و معنوی

شادی فرزند فتح جنگ سے مخلوق کو * بچکل سچ پوچھتے تو بے بہت عیباب * خوشے اور مکر مند و نوبی توشیح سال
پہلے کیا خوب اگر آفتاب و ماہتاب

سہرامی شعرائے باغت انتما بطرز جد ابدا تقریب شادی تختدانی صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحمن خان
صاحب غلط الصدق اشرف الامراء امدة الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ ممبر
کونسل صیخہ فوج

سہراں نجاتیج افکار گمراہ شاعر مستند حضرت نواب سلیمان بہادر اسد کنوی سلمہ اللہ تعالیٰ۔

بنا شکر گل خوشید سہرا ہو تو ایسا ہو	تو یا منفصل جس سے طرا ہو تو ایسا ہو	سرنوشہ پشملہ دیکھ کر یہ لوگ کہتے ہیں
اگر ہو چاند تو ایسا جو بالا ہو تو ایسا ہو	دوسرے پہنچ کی زینت اور دھڑکائی بانٹ	مہ نو ہو تو ایسا ہو ستارا ہو تو ایسا ہو
وہ سر و قامت نوشہ وہ بدہی کی پہل بگین	سرو ہی ہو تو ایسی ہو جو بالا ہو تو ایسا ہو	وہاں ہو خوشہ عصمت یہاں ہو خلعت عزت
جو بزم می ہو تو ایسی ہو جو بزم ہو تو ایسا ہو	پدری شوکت و محبت پسہ غرض مقصود بیت	اگر ہو باپ تو ایسا جو بیٹا ہو تو ایسا ہو
نہ تہمت کہ سر سے نہ سرنوشہ پہ جا پائی	بلندی پر نصیبیوں کا ستارا ہو تو ایسا ہو	بنا تو شاہ جہد پہنچ چٹان ابد شاد می
کہا بیساختہ سب سے کہ دولہا ہو تو ایسا ہو	اسد ہون شاہ جیکو سنے اعد یا خائفان	نیا ہو رنگ سب ہو وجہ سہرا ہو تو ایسا ہو
سہرا من تراج افکار گہرا براجباب حافظ سید محمد حسین صاحب بعل خیر آباد میٹل سٹائل ٹیٹونک مسجد چاؤنی دیو لی -		
فلک سے عقد ثریا کا شتری سہرا	بنلکے لائی ہو کیا حسن میں پری سہرا	بند ہا ہر ایک کی تاریخ فرق نوشہ پر
جو رخ بزم مصحف ناطق تو بہتری سہرا	ڈھلاؤ نور کے سانسے میں تار تار اسکا	شعلہ مہر سے کرتا ہے بھری سہرا
ہوا خلوص کا رشتہ زیادہ تر مضبوط	جوائے باندھنے اہل برا دری سہرا	پڑھے درود بہرین جو ہو نگہ لے خوشبو
کر سے ہدایت دین پیسہ بری سہرا	ٹری ہوئی میں نگاہیں ہزار باغ پر	سکھارا ہے ہم جنگ زرگری سہرا
یہ ترک شتم سے نوشاہ کے مقابل ہے	بڑا دلیر ہے بے تامل بڑا جسری سہرا	
سہرا انگریز طبع سخن ستر جناب سلیقہ خاں حسین صاحب ضطر خیر آباد میٹل سٹائل ہر کا حاضر باش محکمہ رزیڈنسی کوہ آبو		
نموشہ و سبڑہ خطر ہے کیا پری سہرا	لگا کے لایا ہے ڈالی ہری ہری سہرا	یکمکشان تری کس دن کام آئیگی
بنائے لاسے اسے چرخ اختری سہرا	اڑھما کے دیدہ حاسد میں خاک جو بنے گا	جھکا زمین پہ چمچے کو کستری سہرا
سمجھ گئے سرنوشہ پہ مانگ نیکہ کے ہم	بنائے قاف سے لائی ہو کیا پری سہرا	تو ہو گویا تو پہلو میں غار بہن لب لب
بے کے سر پہ ہے ہر عیب بری سہرا	جھپکا پانوں نہ حاسد کا وقت نظارہ	عد کی چشم میں ڈالے گا تھرری سہرا
یقین ہو گا کہ بدلی سے چاند نکلا ہے	کھلے گا جب سہر نوشاہ سے زری سہرا	نگاہ کی نہ چڑ جائی ردی نوشہ پر
بنائے اس لئے سہر سکندری سہرا	گو کا رنگ ہوا ہو کے اڑ گیا مضطر	ذکر کا رخ گلگون کی ہری سہرا
سہرا انگریز طبع خدا و جناب مرزا محمد علی خان صاحب ممبر کونسل صیغہ حقا و جنگلات وغیرہ مخلص عملی		
عبدالرحمن ہو مبارک فتح پور زر سہرا	کیا ہی زیبا ہے تری ردی نکلو سہرا	کیا ضیاء رخ پر نور ہے باشار اشد

کہ ترے روی کین ہے منور سہرا	جلوہ روی کین ترے ایوانہ حسن	بگیا جو ہم تن فوری چادر سہرا
آج جامہ سے ہو باہر جھنڈا نہیں بھار	کہ ترے حسن دل آرا کا ہر زیور سہرا	کیا ہی بالیدگی نازیرو اللہ اللہ
ہو گیا ہے قد موزون کے برابر سہرا	ایک کو ایک پزیرت ہی دیر آتش	خوشاظر اسے اور طرہ سے خوشتر سہرا
<p>آج کیوں غیسے خاطر شکستہ ہو علی</p> <p>کہ گوند ہا ہو گل عشرت سے سر سہرا</p>		
<p>سہرا طبر از جناب جبرائیل روشن صاحب خلص آرزو خلف مرغ جابجا جبرائیل محمد سفید ارباب صلیب بیل فوج ظفر مرج شاکر و لطف</p>		
کیا ترے رچو دکھائے ہیں ہمیں ستر پہول	بن گئے شادی ہیں گویا چہن ستر پہول	پنکھڑی کیل ایک کئی ہی جدا گانہ کجی
واہ کیا دکھلا رہے ہیں یا کین ستر پہول	گندہ کچھ ستر ہیں کرانہ بیکر حسن خان	فطر شادی ہوے ہیں خندان ستر پہول
رشتہ الفت رہے دو لہا دونوں میں بخشش	یہ دعا میں دے رہے ہیں ستر پہول	آرزو ہو رہی نین ارمیان جبکین
<p>بنکے ہیں سرگون ہر دو میں ستر پہول</p>		
<p>سہرا من نتائج مضامین نظام جناب صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب صابر سلمہ امجد القاد خلف اکبر جناب صاحبزادہ محمد امان خان صاحب برادر نرود جناب صاحبزادہ ہما در فتح جنگ شاکر و لطف</p>		
جگہ کہ سر پہ تو اسد سے توقیر سہری	خوشا قسمت خوشا طریقت شاعر سہری	کبھی غافل ہو کر ہیں کسی موتی دکتے ہیں
ادھر تاب رخ روشن اور دہر تنویر سہری	فردن تر تابش رخ آفتاب عالم آرس	شعاع امانور سے سوا تنویر سہری
ہو امیں باندہ کئی ہیں خوشی کی غنچہ بگل نے	چمن میں کر رہی ہیں بلبلین آفر سہری	صدائیں آرہی ہیں مریم کلیان چختی ہیں
جسے سننا ہو وہ اگر کئے تقریر سہری	کچھ ایوں گفتہ بولتا ہو منہ سے کی مانی	بنی ہے عیسیٰ معجزہ تصویر سہری
مجال اسکی نہیں کھجوتیری زیر عنبر سے	خوشی کا پاؤں دے تھامے ہوئے زنجیر سہری	ان باغ زندہ ہی کیل ایک غنچہ خود بخود چکا
کبھی اکتے ہی گویا ہوئی تصویر سہری	تری شادی کچھ چا چا جانب ہر بانو نیر	کدیں کھڑے کھڑے کدیں تقریر سہری
کبھی سہ نظر ہی نظر ہے گاہ سہرے پر	برابر آج چوین چل ہی میں تیر سہری	کیر گل ہزاروں کی زبان چکائے محفل میں
نہوگی چھت کھد شمع سے ٹکلی سہری	فرخ حسن خود پردہ چہرہ در روشن کا	ظفر کی خطا امیں کچھ تقصیر سہری
جمال ابرو نوشاہ ہے ناوک گلن کیسا	شعائیں جاری ہیں آج سو تیر سہری	رخ انور کا نقشہ دیکھ سکتے کا عالم ہے
ترے آگے ہی ہر گل تصویر سہری	بالا لبہ ترے بیکر حسن شاہ کی صورت	خوشی کیونکر نہ عالم میں ہو عالمگیر سہری

سباکباد

یہ شادی چشمن سرت مبارک
فلک کہہ رہا ہے کہ رفت مبارک
تتنا یہ ہے صبح روز ازل کی
ترے دوستوں کو موحت مبارک
زمانہ میں چاروں طرف ہی غل
مبارک ہوں حضرت سلامت مبارک
خدا خوشی کا ترے ہاتھ آیا
تجھے دومی دوہری سرت مبارک
ترے دل کو آرام و تسکین میسر
تجھے ہر گزری عیش و عشرت مبارک
دعا گو زمین فرش راحت کا تیرے
مبارک سلامت سلامت مبارک
ترے دشمنوں کو نصیب آفتین ہوں
کہ مہلت نہراوار غلوت مبارک
یہ لگنا یہ سہا یہ شادی کے جلے
ہوا اوج پر تجسیم قسمت مبارک
خوشی خوش ہوا شادی ہی میں شادی
رہے رات دن عیش و عشرت مبارک
رہے تجھ پر خلیل خدا عبید الرحمن
خدا نے و کما فی وہ ساعت مبارک

سہرا طعرا جناب صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان صاحب خلیفہ جناب بزرگوار محمد عبدالحمید خان صاحب خلیفہ تمام عوم
ابن جناب بزرگوار محمد بخت بلند خان صاحب مغفور ابن خضر فواب امیر الدولہ بہادر جنت آرام گاہ

سہرا پونشاہ نے صوبت کہ باندہا سہرا
ایسا دیکھا ہی نہیں ہے کیا سہرا
کیون تم میرے عہدہ دو گے خوشی ہو کر
ایسا دلچسپ دل آرام ہے کیا سہرا
تیرے دشمن ہین بال ابا ہوں شاد
لا لگا لنگ میں اب دیکھ کیا کیا سہرا
تیرے سہری کی خوشی کین دیکھی ہو سنی
ہو گیا حسن بین کچھ اور دوبا لا سہرا
بعد مدت کے گلوں کا بھی نصیبہ چکا
قلعہ سے آیا ہے دلوں کے گم کا سہرا
ہو نہا نہ ہو ہر گز شخص کی عبدالرحمن
الارض ایسا ہمایون ہو یہ تیرا سہرا
ایک مخلوق پر شوق نظر کا ڈر ہے
اک زمانے کا تو ہے ہی یہ دیکھا سہرا

ایو حمید بننے کے عشق کو کھلا سہرا

سہرا طبع از جناب مولوی مفتی نور الحق صاحب تخلص خستہ خلع جناب مولوی خیر الدین صاحب مغفور

آج ہے زیب رخ غیرت گلشن سہرا	بھر لے اپنا گل امید سے دامن سہرا	کیون نمون اونکلی گل محل شمس قمر
ہر توری منور سے ہر روشن سہرا	دیگا عارض پہلکہ تجھ کویت غیرت حور	روضہ خلدین ہوگا ترا سکن سہرا
کم نہیں سیر بد نشان سے تماشا اسکا	گوہر دلعلم دزم دکا تو محزن سہرا	کیون شرف نمون دیدار کوئی کی طرح
آج ہے متعلق وادی امین سہرا	اہل محض جو سب اٹھائے تہم لینے ہیں	لائی ہر کسکے لئے گوند کے مالن سہرا
لعل و گوہر سے جو مالن نے کیا ہر تیار	عبد رحمن کے لئے ہے مژدن سہرا	مختصر مدح کمون طول سے محفل خستہ
میرے نوشاہ کے عارض کا جو جن سہرا		

سہرا از مولف

واو کیا آج ہے زیب رخ زیبا سہرا	قدرت حق کا دکھاتا ہر تماشا سہرا	چرخہ کیون نہ مٹے کا کشتن کا سہرا
رکتا ہی مہر جانا تاب کا نقش سہرا	طرز مہر فلک ہے کہ جڑاؤ کلنی	جلوے نور سحر ہے کہ بنے کا سہرا
دوبم اونی ہستی ہے جو مروج لطافت است	بجوانوار ہے یاسن کا دیا سہرا	صاف متاب سمجھتا ہے ہر اک گلشن کو
دیتا ہے مہر جانا تاب کا دبو کا سہرا	سیک لیں گری زسار سے بنے آکھیز	شعلہ رخ سے جو نوشاہ کے سر کا سہرا
دن پر سے اون ملازم سے ترے بات بڑی	کرتا سوچ سے ہنک جھک کتہہ ہر چور سہرا	ہر تہم رنگ غضب و پرافت ہو مک
گلبن شادی کہ ہر عیش کا گچہ سہرا	قوت ہم کہ ہر قوت دل - نور ظفر	راحت جان چو کہ ہر آنکھ کا تار سہرا
شکل پروانہ بگاہ ہو نکا ہر گردا اسکے جھوم	شعلہ نور ہے یا شمع تجبلی سہرا	زیر گل سے بہت دن دیکھو ہر مالا مال
پاس کیا بگہ نہیں رکتا ہے خزانہ سہرا	دیدہ اہل نظر کو نہ تجھ کو کیون ہو	کہ دکھاتا ہے رخ یار کا جھکا سہرا
دیکھتا غنچہ - دہن کو ہے ترے ابو ترے	کھتا ہے نہ صفت نر گس شملہ سہرا	سرفرازی ہو کیون بزم میں اسکو حاصل
کرتے وصل کا پیغام ہے لایا سہرا	فطرت شادی سے نہ ستو بل کیون ہو	چشم سگوندہ تری ہو گیا شیدا سہرا
اہل محض کا کیون دیکھ کئے دل پوٹا ش	دلکش ہر ترا دچپ دل آر سہرا	آبرو نوشہ ذیجاہ کی خاطر میں نے

رشتہ ذوق و گل شوق سے گوند سہرا

سہرا میرا از مولف بنا بر تحفظ ارباب نشاط حسب فرمائش نوشہ زیبجاہ لکھا گیا

آبرورکتناہی کیا اور چیہ طراسہا

[illegible]

پیشوائی کی۔ بتاریخ بہت خوشامد مذکور صاحب اجنٹ ہمارے ملاقات سرکار ولا نظر بان میں آئے اور صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب و صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان صاحب کپتان تو چنانچہ صاحب اجنٹ ہمارے کے لینے کو گئے بعد ملاقات و رسم عطر دیاں و برابر برخواست ہوا بتاریخ بہت دیرمقام مذکور سہ صد جشن سالگرہ حضور انور بصرہ شہان و شوکت بعض نظور آیا میسر زین داخل خاندان و برابر میں حاضر ہوئے صاحب اجنٹ ہمارے تشریف لائے اور کامدار ایسہ وہ بھی حاضر دربار ہوا۔ یہ دربار بوجہ خاطر صاحب اجنٹ ہمارے کے کہ سیونہ ہوا اسی اثناء میں مثلور کی بھی گفتگو آئی بعد ازاں دربار برخواست ہوا مولف نے اس تقریب راحت و قرب میں یہ قصیدہ پیش کیا ہے

ای از رشت شجاعت و بہت نشان ہمہ	آستانہ فرخی ز جہت عیان ہمہ	انصاف نعت منصف آبادی انام
مشغول درد عای تو اہل جان ہمہ	بر آستان جہاد و جلال تو عاجب اند	اسفندیار و رستم و سہراب خان ہمہ
آنانکہ پوسا بر کاپ تو سے ز نسند	عمود و شیر شاہ و بدیع الزمان ہمہ	در ہنگام بدہر صابا می کشند
از طوق بندگی تو گردن کشان ہمہ	نگذاشت بوی خلق تو محروم خلق را	چون گل شکفتہ اند درین بوستان ہمہ
کن پرورش رعیت خود اگر خرم اند	گلہا ز فیض تربیت باغبان ہمہ	گرد و چود دست و تیغ تو در مکرہ سلم
جویند و رنبر و زیمش امان ہمہ	از بال شاہ باز و رایا ہم عدل تو	بستند طائران جہان آشیان ہمہ
غرافی ز خط ناصیب احوال خلق را	باشد نہان جملہ برایت عیان ہمہ	از پافادہ را بجانے تو دستگیر
یا چند از تو قوت و تاب و توان ہمہ	شعور و روح پرور و کلک تو جانم از	حکم تو بادرتن عالم روان ہمہ
نظم و نسق جسد از بود گمزد دست تو	واری کلید من قضا و جہان ہمہ	از حق تعالی آبرو خواہد و عادم
و رفعت تو خلق بود شاہان ہمہ	تا در جہان نشان بود از ماہ و آفتاب	تیر تراہون خود این خاکدان ہمہ

بتاریخ پنجائز ہم ماہ جولائی سنہ صد صاحب اجنٹ ہمارے رسواری پالکی جانب دیوبند گئے بوجہ شام ہو جانے کے و دیگر روز اتوار سلامی سر ہوئیں۔ بتاریخ بہت دیرمقام مذکور سہ ند بور بساطت جناب نائب صاحب ہمارے سر کس سرور ان قریب ایک ہٹاکر و دو کونو منصلہ ذیل بنا پر پرورش حضور میں حاضر ہوئے چندی سرکار سے مقرر ہو گئی تفصیل ہر ہر مقرران قریب یہ ہے۔ گنیت سنگہ شاکر۔ لائق سنگہ کنور۔ موہن سنگہ کنور۔ بتاریخ سوم اگست صاحبہ بیوم جمعہ وقت صبح سات بیچہ ہنگام حضور نواب صاحب ہمارے دام اقبالہ تقریب تعزیت اہلخانہ صاحبزادہ امیر علیخان ہمارے مرحوم مدنی انور

مکان صاحبزادہ علی احمد خان و صاحبزادہ علی محمد خان صاحب ہوئے تھوینا نصف کمنہ قیام فرمایا ہر کاب حضور نور و امام قبالہ صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تیرہ جنگ و صاحبزادہ حافظ محمد عبداللطیف خان صاحب خلعت مہر نائب صاحب بہادر تھے۔ حضور والا نے صاحبزادگان بیہوش سے بعد ادائی تفریت کلمات تسبیح و تثنیٰ آمیز فرمائے اور باہر انصاف و مصالحت رکھنے کی بابت ارشاد کیا۔ بعد ادائی مراسم تعزیت و بان سے سوار ہو کر جوہلی صاحبزادہ احمد امجد خان صاحب پر بغرض ماتم پرسی والد صاحبزادہ صاحب بیہوش جکا انتقال کچھ دنوں پہلے ہو چکا تھا تشریف فرما ہوئے بعد ادائی مراسم عزادائی تشریف لے گئے۔ صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق صاحب بہادر دلچنگ و صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان صاحب بہادر ان حضور کہ جو صاحب احکم حضور ری بنارس تشریف لیکے تھے بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور داخل ریاست نہا ہوئے بتاریخ بست و یغتم ماہ مذکور حضور سے روس بجے دن کے کرنیل آئی۔ پی۔ تھارنٹن صاحب اجنٹ ہائیڈری و ٹونک فائز ریاست نہا ہو کر کوٹھی بالائی کو بھیجے پر قیام پذیر ہوئے بروز واسند تین بجے و نکلے جناب جلالت آپ حضرت وزیر اعظم بالقابہ واسطے ملاقات صاحب بہادر کے کوٹھی فرود گاہ پر تشریف لے گئے بروز دوم ملاقات با ندید حضور نور و امام قبالہ عمل میں آئی۔ انتظام ریاست و پیش ہو کر میرضی علی در آمد بابت تاریخ سی و یکم ماہ مذکور سیٹھ امید دل نے حضور میں حاضر ہو کر ایک اشرفی نذر کی۔ اور پانچ روپیہ بجاوار کے اور گشتہائے سیٹھ مذکور نے دو دو روپیہ نذر کئے بتاریخ نہم ماہ ستمبر ۱۹۹۲ء کرنیل آئی۔ بی۔ تھارنٹن صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ میپٹان پریچارڈ صاحب بہادر ریونیو افسر ریاست مراجعت فرمائے چھاؤنی دیوبلی ہوئے۔ پاکی کی ڈاک منجانب سرکار دولت دار بنابر صاحبان بیہوش بٹائی گئی۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور سید صاحب اجنٹ بہادر محمود بھجول خست ایک ماہ تشریف فرمایا کہ شملہ ہوئے۔ اوکلی جگہ کہ پتان پریچارڈ صاحب بہادر پانچاچ ہوئے بتاریخ چار دہم ماہ مذکور سید صاحب۔ لینے پانچ ہمدہ اجٹھی کے شب جمعہ کو چار بجے رات کے صاحب بہادر بیہوش فائز ریاست ہوئے حسب دستور اتوار کو سلامی ہنگام صبح سر ہوئیں۔ تمام دن قیام فرما کر شب شنبہ کو بارہ بجے بغرض ملاقات کرنل ٹریو صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ روانہ ہوئے صبح کو فرائیو سلامی کے سر ہوئے۔ صیور ملک گبی کا انتظام منجانب ریاست کیا گیا۔ صاحب اجنٹ بہادر بیہوش بعد ملاقات کرنل ٹریو صاحب مسدود سادات فرمائے دارالریاست ہوئے۔ بتاریخ پانچ دہم ماہ مذکور سید صاحب شکار گنبت سنگھ موہن سنگھ و لائی سنگھ

بسمِ جن سلام حضور میں حاضر ہوئے سرکار سے خلعت حنفیہ ذیل عطا ہوا تفصیل خلعت یہ ہے۔

بھاکا گنت سنگہ

موبہن سنگہ

لائق سنگہ

یکہ یکہ

یکہ یکہ

یکہ یکہ

تھان جامدانی

تھان جامدانی

تھان جامدانی

یک

یک

یک

یک

ہنگامِ خلعت گنت سنگہ نے دور پہ نہ رکھے ایک روپیہ پھاڑ کر لائق سنگہ اور موبہن سنگہ نے ایک ایک روپیہ
نذر کیا گنت سنگہ کو دو شالہ اوڑھا گیا۔ بتاریخ بخت و نعم ماہ مذکور بندہ گان اشرف واعلیٰ حضور جلالتِ غلور نواب
صاحب بہادر دامِ اقبال مع مختصر عہد اردنی وغیرہ مسلمان ضروری موضع نواذہ علاقہ ریاست ہذا بفرض شکار
تشریف فرما ہوئے اور بعد چار روز واپس تشریف لائے۔ اسی تاریخ علیحباب رفت آب نائب الریاست بالقبابہ
کہ کو شکہ تشریف لے گئے تھے فائز دارالریاست ہوئے۔ بتاریخ بخت و نعم ماہ اکتوبر ۱۱۷۳ ہجری کو کئی پی تھان میں صاحب
بہادر پرنسپل اجنٹ ہائوتی و ٹونک اپنی خلعت کا زمانہ کو شکہ کے مرفضا مقام میں گزار کر چھوٹی دہلی میں داخل
ہوئے اور عہدہ اجنٹ کا چارج لیا کپتان پرچہ صاحب بہادر نے اسی تاریخ عہدہ اجنٹ کا چارج کر لیا صاحب
موصوف کو تفویض کیا اسی تاریخ عہدہ دفتر اجنٹ دارالریاست سے چھوٹی دہلی کو روانہ ہوا۔ اسی ایام میں مہوجب
حکم حضور پر نور سید حیدر حسین پیشکار مال پرگنہ علی گڑھ کا تبادلہ عہدہ پیشکاری مال پرگنہ پٹاواہ وسید محمد علی پیشکار مال پٹاواہ
کا تبادلی بجای پیشکار مال پرگنہ علی گڑھ عمل میں آیا بتاریخ سی ام ماہ اکتوبر ۱۱۷۳ ہجری کپتان پرچہ صاحب اجنٹ دہلی
سے فائز ٹونک ہوئے سلامی سر ہوئی پیشوائی نہیں ہوئی بتاریخ سی ویکم ماہ مذکور مذکورہ سرکار والا بنابر ملاقات
صاحب اجنٹ بہادر شکہ پر تشریف لے گئے ہم اسی میں نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمود خالص صاحب تور جنگ و
صاحبزادہ اسحاق خالص صاحب طوط جنگ و صاحبزادہ محمد خالص صاحب پرٹنڈ پلین و مرزا محمد علیخان ممبر کونسل و
خالص صاحب محمد نعت خالص صاحب ممبر کونسل و شیر قانونی جوڈیشل تھے صاحب بہادر نے حد قریہ تک پیشوائی کی۔
بتاریخ یکم نومبر ۱۱۷۳ ہجری صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات باز دید حضور عدالت غلور کو ٹی واقع نظر بل میں تشریف لائے
صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و دیگر سردارانِ خاندان و علما دین ریاست شریک جلسہ ملاقات ہوئے

کر سونپ نہشت درباری ہوئی۔ بتاریخ دوم ماہ مذکور حسد رضا صاحب بہادر موصوف چار بجے دن کے برابر ملاقات
حضرت وزیر اعظم بالقاب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے اور تین گھنٹہ تک قیام فرمایا۔ بتاریخ سوم ماہ مذکور رضا صاحب بہادر
موصوف نے بیست حضرت وزیر اعظم بالقاب و قریب ستر ریاست کو معائنہ فرمایا بتاریخ پنجم ماہ مذکور حسد رضا صاحب بہادر
شب کپتان پر پیکار رضا صاحب بہادر ریاست ہذا سے بریاست چھوڑ تشریف لے گئے جیو تک ڈاک کا انتظام
منجانب ریاست عمل میں آیا۔ بتاریخ سیزدہم ماہ مذکور حسد رضا صاحب بہادر وزیر اعظم بالقاب ہتھکانہ صدر میں تشریف
لے گئے کتب روزنامہ و دیگر امور انتظامی ملاحظہ فرمائے بعدہ ہدایات مناسب تحریر فرما کر واپس تشریف لائے بتاریخ
ہفتم ماہ مذکور حسد رضا صاحب بہادر شب منشی سیوک رام شستہ دار کونسل نے بامرض چند در چند انتقال کیا۔ اور بجائے
منشی توفی شیخ عبدالرحیم غلف حافظ محمد نعیم کی تقرری عمل میں آئی۔ بتاریخ پچھدہم ماہ مذکور محمد رضا صاحب اجنٹ
بہادر موصوف مقام چھپور سے فائز دار ریاست ہوئے بتاریخ پنجم ماہ جمادی الاول ۱۳۳۵ ہجری مطابق نو ذی قعدہ
ماہ نو ۱۹۱۵ء ہسپیدان طر حسین شاگرد رشیدیوں نے بعدہ جیلری جیل ریاست مامور کئے گئے۔ اسی ایام میں جب حکم
محضور پر نور دام قبائلہ دروازہ نظر باغ پر بجانب جنوب محاذی قلعہ علی کوٹھی منایہ دھچپ و طر عدالت تیرہ مونی مولف
نے یہ قطعہ تاریخ کہا ہے

بنار کو نواب والہ تبار مکان طبع خیر و راحت فرا چکر آبرو کس تاریخ او بگشتنا خرد۔ عای خلعت سرا
حسب ارشاد قطعہ کوٹھی نو تعمیر پر بہت شوق کیا گیا اور معاذہ محمد علی بدلیہ خان صاحب تیسو نے یہ قطعہ کہا پتہ پتہ
چو شد احکم نواب ملک شیر فلک رقت * اسیر منزل عالی بلڈ زرقہ اخضر * شمیم از میر سال اعتقاد صغالی شان
بگفتا ہاتھ غیبی کہ۔ دولت خاں اطہر

اسی سال میں حضرت اسد لکنوی سلمہ امیر القوی کا دیوان طبع ہوا چنانچہ مولف نے یہ قطعہ تاریخ طبع دیوان کہا ہے
چہ گشت مطلق طرف دیوان کہ بہت ہوش بوزار مکان * بشوخی حرف و لفظ و مضمون دل زمانہ شدت مفتون
چو آبرو کس سال کدم سروش گفتا ہمیں بگو ششم * بغور از کلک خود نوشتم۔ کلام ہم نظر ہموزون
اسی سال میں سید بسین احمد لکنوی شاگرد مولف نے غناء طلسم بے نظیر تالیف کیا کہ اس نے یہ قطعہ تاریخ کہا ہے
طلسم بنظیر حسن مصنی * بیڑی چو در و تھہ کوتاہ * رقم کرد آبرو تاریخ طبعش * گاشا روو عالم با شاعر

ایضا

گل معنوں نیم طبع گل کرو چنان بخت دامن بخت نوشته آبرو از شاخ نرس طرب افزا گلستان بخت
 اسی سالین مولف نے ایک سالہ موسوم باسم تاریخی و محابہ امراض ایمام تالیف کیا۔ بتاریخ دوم ماہ شوال ۱۱۱۱
 بتقریب عید الفطر مولف نے یہ قصیدہ پیش کیا ہے

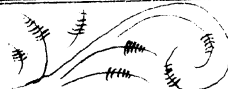

عید آمد و آرائش نودا و جہان را	آئین در گیت زمین را و زمان را	بشیر حسر شد قبح چسب رخ لبالب
خورشید بحر مای تر از آستہ خوان را	از بار باران شدہ ریایں چرخ ہر	محل گل شکفا نیدل پیرو جوان را
امرو ز عجب روز سعادت کہ ہر سو	آما و طر گشتہ تماشا ی جہان را	بخواندہ عشرت دہل شادی جاوید
انداختہ تفریح بدل تاب و توان را	کردست لعل برہ شوال شارت	ازا بروی خود سوئی قبح باو کشتن را
مطر بسل بیدن قول و غزل آمد	باز اطر ب گرم شدہ غلیہ گران را	اکنون خوشی و زخمی دولت و اقبال
در مدت قواب کشف و نذران را	خوش گشتہ در بانی او دولت جاوید	اقبال بخت گرفتیش بستہ میان را
بیشکر کہ ہماش کشودست جہان لب	از شکوہ افلاک فرو بست دہان را	ہر گاہ کہ برسند زین بنشیند
خورشید تو گوئی بہ کہ دوسران را	ہر جا کہ نشاند کف ہمت بنساید	سرمایہ محصول ہم و حاصل کان را
طبعش چون کند جانب انصاف اگر میل	یک مور بہ ہمت و رشید شیر بان را	از بخل عدلش چو پردیشہ ناپسند
نمود وصف مغرور و پسیل مان را	مدح چنین ممدوح نہایت نپذیرد	سطوت کند سوی دعا غارہ عنان را
تا از شب نوز و بگرد و بجمان مان	تا عید بود باعث تفسیح جہان را	ہر شب شب عیدش بود روز و چو نوروز

تاہست ہم کار زمین را و زمان را

اسی ایام میں ہمشکوئی جناب صاحبزادہ محمد احسان امد خان صاحب فرزند ارجمند تولد ہوا اسم تاریخی مستفید ایمان رکھا گیا
 بتاریخ جلالت دوم ماہ ذی الحجہ بتقریب جشن سالگرہ حضور پر نور و اقبال مولف نے یہ قصیدہ پیش کیا ہے

چون غمچہ عقدہ ہم بدل از نظر ہر دست	رنگ شکستہ بر رخ من کیا گریست	آورد و چرخ بل صد پارہ برگ و بار
گوئی کہ خصل غامد نہال صنوبر است	در باغتم ز پہلوی نرم و زمزم گم	چون شمع قسمتیم بہ کمانک پ و آذر است
بہر گم شدت چو بجای باعث خروش	ہر ناکہ کہ یکشم از دل موثر است	نقشم کہ بستہ است صنوبر بجاک صغ



گوئی کہ گوش فلک از شوین کرست شکار کردہ طوطی نظم تمام سرخ صدیف قدر دان نہ کدای تو گزرت چون شانیں بشوین پیچیدہ ام عبث موج شراب ناب مرا خط سناوست من مغل دوغاب ندیدم چو گل بباغ آئینہ مضیبر تو رشک مکن درست نسبت کند یکیک سہا تم ترا خطاست پروانہ را بدل چہ کز زمر مرست گر بر سر مر جواہر بفتاشاں آستین خواہد دل تو چہ روز دنیا بمرست ہر کس شنیع و نکوشید در سخا سہ ماہی قبول زائندہ اکبرست	ہرگز بس کس ز سانید نالہ ام چون مہدین رسید فلک غلبہ پرورست شد قدر گوہر خرم و جہان حسراب از آب و جہان سخن بن روان جہت ستائہست با ہمہ کس گفت گوئی من سہ ماہی ہرگز نہ شد در آفاق مضطربست پوشید غمت صورت حال خراب من در سیزہ ام کہ آئندہ دل مکن درست و محفلیکہ حفظ تو فانوس شمع شد وقت بہر کہ ہجو ہما سایہ گزرت گرچہ چشم روانی می سزد ترا تین زبان دلا ز کہ کلک سخنورست آوردہ ام ز مدح تو سوی دعا بر جوع	لبہ زنگہ بخون چو صدف دیدہ ترست بودند کہ میاب ز دوران گذشتگان خون بگریمیشہ غذای سخنورست در یاد آن کی یکہ ذہین و فہیم هست از تار زلف یار مرا خط سطرست آوردہ است سوی تو اکنون کشان امید مجرع پہلوی من ازین غاہ ترست آئی کنی بعقل ہست تو خبلس خاتم کجا بیش سخاوت برابرست اقبالش از حیف رساند بسوی امج دوان و جبہ من چو صدف پر ز گوہرست از بیت ہمتی صفت او آبرو مکن آن مدح در حقیقتش از ہجو بدترست
	باتی ہمیشہ کام روا بر مراد خویش تا بر فلک نشان زمرہ و مہر و اخترست	

بتاریخ سوم ماہ جمادی الثانی ۱۲۸۶ ہجری مطابق دوم ماہ دسمبر ۱۸۶۹ء کچنان سید محمد پرگنہ سرور نج علامتہ ریاست ٹونک کے ناظم فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضور موسومہ سید صاحب موصوف یہ ہے۔

غلامہ خانان مہطفوی سلالہ دوہان مرتضوی کچنان سید محمد سلاست۔ بعد سلام سنون واضح باد۔ تلوکبراہ پرورش و پرداخت او پر عمدہ نظامت پرگنہ سرور نج کے مامور فرمایا کیا۔ بعد پونچے سرور نج کے کام عمدہ نظامت کا صاحبزادہ محمد عبدالہم خان بہادر مظفر خٹک سے سمجھ کر نظامت کے کام کو دیانت و امانت و سرگرمی سے انجام دوا و ر ایسی کارروائی چاہے کہ تم سے جلد رعایا خوش رہے اور حالات انصافی میں خوب عور سے کارروائی کرنا اور گرائی مال

واجب سرکاری سائبرخبرہ سے عمل میں لائے رہنا اس میں اور معاملات انصافی میں سبکی رعایت مت کرنا سال گذشتہ میں حالت رعایا کی اور کاشتکاران کی سبب نقصان فصل ربیع کے خراب ہو گئی تھی ایمن رعیت کی اچھی تلی کرنا اور ترتیب کاغذات خمرہ وغیرہ متعلقہ بندوبست میں سبب انتشار دینو فیاض صاحب بہادر کو شش کرنا اور پٹواریوں سے اونکی خدمت کو پورے طور سے انجام دینا اگر داوران تحصیل داران کے کام کی کامل نگرانی رکھنا اور جو احکام وقتاً فوقتاً پیش کاغذ سے تمہارے نام نازد ہون اونکی تعمیل میں توقف نہ کرنا اور زربال واجب سرکار کا قسطا حصہ پر دام و درم سے وصول کیا جائے اب نوک و ذمہ کسی آسامی کے کچھ باقی رہ جائے۔ ہاں کسی آسامی میں تعذرت منواریہ بہت نادار ہوتا اونکی کیفیت حضور میں عرض کرو اور جیسا حکم ہوا اسکے موافق عمل میں لاؤ اور جب قدر کاغذ معمولی جمع و خرچ ماہوار کاغذات شش ماہی رپورٹ و کاغذات متعلقہ بحث ہوا کریں سب اپنے اپنے وقت پر پہنچا کریں ان امور کا پورا انتظام عمل میں لاؤ گے تو خاطر حضور انور عظمیٰ راضی اور خوشنود ہوگی فقط المقیم سوم ماہ جمادی الثانی مطابق دوم ماہ دسمبر ۱۹۹۲ء۔


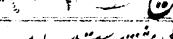

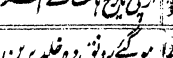
بتاریخ سوم ماہ جنوری ۱۹۹۲ء یوم پنجشنبہ سرکار والا تبار رسواری کا لکھ ٹونک سے روانہ ہو کر سات بجے علی گڑھ علاقہ ٹونک میں فائر ہوئے سامی کی توپیں سر ہوئیں عامل اور پیشکار نے جہت قرہ تک پیشوائی کی نو بختیل انانیکیم صاحب ہرکاب تہیں اور صاحبزادگان مفضلہ ذیل ہرکاب تہے۔ صاحبزادہ محمد اسحق خان بہادر طوت جنگ۔ صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ۔ صاحبزادہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ۔ صاحبزادہ محمد خاں صاحب سپر شٹل پولیس۔ صاحبزادہ بلال اقبال محمد عبدالغنی خان صاحب۔ صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب۔ صاحبزادہ محمد حلیف خان صاحب۔ صاحبزادہ محمد احسان خان صاحب۔ شہید احمد نائیک بخشی الملک۔ بتاریخ چارم ماہ مذکور ۱۹۹۲ء حضور والا نے تبار آرام ہر اربان خود قیام فرمایا اور نماز جمیعہ وہیں ادا کی بعد ازاں حسب استجازت حضور صلی صاحبزادہ محمد حمید احمد خان صاحب واسطے شکار کے گئے اور ایک ہرن شکار کر کے لائے۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکور سرکار والا تبار نے وہاں سے کوچ فرما کر بمقام چمان قیام فرمایا حسب احکم حضور صلی ہانکہ شروع ہوا و ذیل گائیں شکار ہوئیں۔ بتاریخ ششم ماہ جنوری حضور انور دام اقبال نے زمین مقام کیا بتاریخ ہفتم ماہ مذکور حسب احکم حضور لاس النور شکار کفر موضع آملی میں داخل ہوا۔ سرکار والا اقتدار شام تک موضع کرواڑ میں رونق افروز رہے پھر ہانکہ ہوا مگر کوئی جانور نہ نکلا سرکار آئمہ بجے آملی میں پہنچے اور بعد تناول خاصہ آرام فرمایا۔ رات کو صاحبزادہ عبدالغنی خان و صاحبزادہ محمد اسحق خان صاحب بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ محمد احسان احمد خان صاحب

بغرض شکار بول بیٹھے دو ماہر ہاتھ آئے تباریخ ہشتم جنوری مسیح پر ہانکے ہو ایک تھکا ہوا کوئی اور جانور نہ نکلا
تباریخ نهم ماہ مذکور پر ہانکے ہو اکھڑ ملا اسی تاریخ محمد خان جاگیر دار و راؤ سیدن مستدان ٹھکانہ اندر گئے ڈالی لکیر آئے
کوئی خریطہ نہ لگا کر مار کی تعمیر نائب صاحب ہمار کے نام تھی مستدان مذکور کو کون کسان پہاڑی ہندی سب معمول ملتی رہی
بتاریخ دهم ماہ مذکور مسیحہ رعل الصبح مستدان مذکور نے ڈالی پیش کی۔ دو دو روپیہ نذر کے وہ بول ہوئے اور سخت
دربار میں ہما جزوہ احمد یا رضا صاحب ہمار فرخ جنگ بخشی الملک سید محمد عثمان و محمد آصف خان ناظم گڑھ علی گڑھ تھے مستدان
مذکور کی نظم نہیں ہوئی۔ اسکے بعد سرکار شکار کو تشریف لے گئے ایک ماہ بھی شکار ہوئی اور اسی تاریخ نائب صاحب ہمار ٹھکانے اگر شکار میں
داخل ہوئے تباریخ یازدہ ماہ مذکور شکار علی گڑھ کو روانہ ہوا نائب صاحب ہمار ٹھکانے میں واپس تشریف لائے سرکار
موضع کرواڑیہ میں بغرض شکار رونق افروز ہوئے اور مستدان مذکور کو اسی تاریخ خلعت مفسدہ ذیل دیکر نصرت کیا تفصیل
خلعت یہ ہے۔

خلعت محمد خان جاگیر دار۔ خلعت راؤ سیدن جی
دو شالہ ایک جامدانی بکستان ^{میں} دو شالہ ایک جامدانی بکستان ^{میں} دستار ایک ^{میں}
دستار ایک ^{میں} سید یک کھواب ^{میں} سید یک کھواب ^{میں} نصف تھان ^{میں} نصف تھان ^{میں}
جمعدار مکارہ ^{میں} دستار ایک ^{میں} مل نصف تھان ^{میں} دستار ایک ^{میں}
دستار ایک ^{میں} مل نصف تھان ^{میں} دستار ایک ^{میں} مل نصف تھان ^{میں}

اور خریطہ کا جواب نائب صاحب ہمار کی طرف سے راجہ صاحب کو لکھا گیا حسب حکم ہندگان حضور انور دام اقبالہ
کرواڑیہ میں ہانکے ہو ایک تین دو اٹھل بندوبست سر ہوئیں زخمی ہو گیا مگر سبب رات ہو جانے کے تلاش نہیں کیا گیا
وہ ہو موغان و سکندر خان افغان کہما تو لی کہ تلاش کیو اسطے چوڑا آئے اور سرکار موضع بخشی الملک میں تشریف لے گئے
چونکہ دعوت تھی بعد تناول خاصہ قریب گیا رہ چھ کے رونق افروز علی گڑھ ہوئے تباریخ دوازدهم ماہ مذکور
مسحور حسب حکم سرکار کرواڑیہ میں پسر ہانکے ہو اوہی تیسند و اٹھل سکندر خان نے بندوق ماری وہ آکر
لیٹ گیا کسی قدر زخمی ہوا مگر سکندر خان نے ایک ایسی تلوار ماری کہ وہ مزار ہو گیا۔ سرکار نے دس روپیہ انعام
سکندر خان کو دئے اور ایک گھوڑی شیخ امیر تھانہ دار کرواڑیہ کو دی کہ ہانکے کا انضمام اچا کیا تھا بتاریخ نهم دهم

قطرہ تاریخ اشغال و ارتحال میرمنشی صاحب موصوف از حضرت اسد لکنوی سلمہ اسد القوی ۵

	<p>تاریخ</p>	
<p>میر منشی رئیس باوقار دار دنیا سے کئے عقلمانی کی ہمت</p>	<p>سید فیروز تہذیبی العابدین روز کی کشمکش جب کی سولہویں</p>	<p>حق بخوش حق بہت حق گزین یوں کہا کہ اسکو تھوڑا پاکیزہ</p>
	<p>چو کر اس در پر بنیاد کو قطعہ تاریخ میر منشی صاحب معفو راز مولف</p>	
<p>میر منشی بود زین العابدین گشت بزم آبرو جام حیات</p>	<p>کاتب قدرت درائز خوش گزاند از ہر گ اور اہل نرم رحم چشاند</p>	<p>مکاشفہ انزل چون حکم راند آفتاب شکستہ آن قاتی ماند</p>

بتاریخ پندرہ ماہ مذکور سے مذکور تقریب جلسہ و اس عہد برات سعید رضیہ عاجزادہ محمد خاں صاحب بہادر شہید جنگ بابوسف علیخان صاحب بہادر وزیر مدیر اقتصاد معل خاں صاحب بہادر وزیر و حسن زبانی کے ساتھ عمل میں آئی۔ بتاریخ بست و دوم ماہ رجب المرجب مطابق نوزدہم ماہ جنوری سن ۱۲۸۵ صدر مرزا محمد نواب علیخان صاحب بہمدہ استثنیٰ اول حکمہ حساب و جانچ باقی حضرت وزیر اعظم امیر غفر مقرر کئے گئے۔ چنانچہ نقل پر دہانہ حضور می موبہ مرزا صاحب موصوف درج ذیل ہے۔

فضیلت و شرافت عنوان نجابت و دیانت نشان مرزا محمد نواب علیخان بمانیت باشند۔ بعد سلام سنون واضح باد اس سے پہلے پیشکا حضور انور سے خدمت نظامت سائرات تمہارے نامزد تھی اب بوقت تدانی و غامدی بہمدہ استثنیٰ اول حکمہ حساب و جانچ باقی نائب الریاست بہادر مقرر کیا گیا۔ چاہئے کہ عمل امورات متعلقہ خود کا انعام و اہتمام بخیر خواہی و مستندی کرتے رہو اور پہلے تمہاری تخواہ عمدہ نظامت سائرات اکس سو بیس روپیہ تمہیں بقول فیض خدمت محکمہ حساب و جانچ اسی روپیہ اضافہ کیا جا کر دو سو روپیہ سکچہ چور شاہی ماہوار تمہاری تخواہ مقرر کی گئی چاہئے کہ اپنے فرائض کو نہایت سرگرمی اور مستندی سے انجام دیتے رہو کہ وجوب خوشنودی مزاج با بدولت تھی تمہارے تصور ہو فقط ۱۹ جنوری ۱۲۸۵ء مطابق ۲۲ رجب ۱۲۸۵ ہجری۔

بوجب حکم حضور انور دام اقبالہ زبانی افتخار الامر اغفر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خاں صاحب بہادر وزیر جنگ می ایس آئی نائب الریاست و انس پریزیڈنٹ محکمہ کنسل ریریا ٹونک بقلم محمد فیض اللہ اہل مدوار الانشا۔

اور اسی تاریخ مولوی عبدالرحمن صاحب عمدہ نظامت سائرات پر ماہور کئے گئے چنانچہ نقل پر دہانہ حضور می درج ذیل ہے۔

سیادت آب شرافت انتساب سید عبدالرحمن بمانیت باشند۔ بعد سلام سنون واضح باد۔ جو کہ تمہیں ابتداء ملازمت سے اب تک جو خدمت کہ حق کو پہنچ گئی اس کو با حسن الوجہ انجام دیا خاطر شرف حضور بادولت ہمیشہ تم سے نہایت خوشنود اور رضامند رہی۔ لہذا اب اس انتظام میں نظر پر پوش و پروخت تمکو بعدہ نظامت سائرات صدر و پرکانت مامور مقرر کیا گیا۔

اور جو کہ تخواہ تمہاری خدمت سپرنٹنڈنٹ جیل صدر کی پچاس روپیہ ماہوار تھی اب پچاس روپیہ کا اور اضافہ کیا جا کر کل تخواہ تمہاری سو روپیہ سکچہ چور شاہی مقرر کی گئی۔ چاہئے کہ کا متعلقہ خود کو ادانت و دیانت و سرگرمی سے انجام دو کہ جس سے خاطر شرف حضور بادولت تم سے خوشنود و رضامند رہی اور آئندہ کو بہبودی اور ترقی کا باعث ہو القوم ۱۹ جنوری ۱۲۸۵ء

مطابق ۲۲ رجب ۱۲۸۵ ہجری بوجب حکم حضور انور دام اقبالہ زبانی افتخار الامر اغفر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خاں صاحب بہادر

فیروز جنگ نائب الریاست وائس پریزیڈنٹ محکمہ کونسل بقلم محمد رفیع خان اہل مدد و فزداران لاٹ دربار ٹونک ۔

بتاریخ بست دوم ماہ جنوری ۱۹۹۸ء خیر تشریف آوری صاحب کلان بہادر گوش زد و مہکار والا ہونی حب احکم
حضور سیّد محمد انصاری کس نے ہماری صاحبزادہ محمد خالصا صاحبہ و صاحبزادہ احمدہ خالصا صاحبہ و بخشی الملک بہادر کوپتان
عبدالصلی خان سسٹنٹ جباہت ضلع خیر حسد ریاست تنک جا کر استقبال کیا۔ اور وہاں سے ہماری صاحب کلان بہادر
راہستان دریا ہی بناس کے اوس کنارہ صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خالصا صاحب
بہادر و لیجنگ ملے اور اس کنارہ تک نائب صاحب بہادر نے استقبال کیا۔ اور مہکار سے اثنای راہ میں ملاقات ہونی
اور کاکٹر سرداران ریاست دربار سے لیکر یہ تنک ملتے گئے و بار نے صاحب کلان بہادر کو دامن کوہ تک پہنچایا ۔

بتاریخ بست پنجم ماہ مذکور تین بجے وقت ملاقات مقرر کیا گیا سیّد محمد انصاری حسین و صاحبزادہ محمد صدیق خالصا صاحب بہادر
و لیجنگ و صاحبزادہ محمد ہدایت احمد خالصا صاحب نظر باغ سے کوٹھی صاحب کلان بہادر پر گئے اور صاحب بہادر کے ہمراہ
ہو کر واپس نظر باغ آئے تو بین سلامی کی سر ہوئیں نائب صاحب بہادر نے کوٹھی کے باہر تک صاحبہ و صوفی کا استقبال
کیا۔ اور مہکار نے تالیف فرشت پوشینی کی دربار میں سرداران و اہل کاران مفصلہ ذیل موجود تھے سیّد محمد انصاری حسین کس
حسین احمد نائب کس موجود تھے ہمراہ صاحب کلان بہادر کے کوپتان پر پچاڑو اجنٹ بہادر پچاڑو سسٹنٹ صاحب کلان
بہادر و کاکٹر ایڈس صاحب بہادر شریک دربار تھے بعدہ عطر و پان ہو کر دربار برخواست ہوا بعدہ مہکار والا بازید کی ملاقات
کے واسطے گئے ہر دو پچاڑو پوشینی کو آئے اور صاحب کلان بہادر نے تالیف فرشت استقبال کیا۔ اسرار حاضرین دربار

یہ ہیں۔ نائب صاحب بہادر۔ صاحبزادہ احمد یار خالصا صاحب بہادر۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر۔ صاحبزادہ
محمد عبدالرحیم خالصا صاحب بہادر صاحبزادہ عبدالوہاب خالصا صاحب بہادر صاحبزادہ ہدایت اللہ خالصا صاحب صاحبزادہ محمد رفیع
خالصا صاحبزادہ محمد خالصا صاحب سپرنٹنڈ صاحبزادہ احمدہ خالصا صاحب مرزا محمد علی انصا صاحب محمد نجف خالصا صاحب
مولوی ارشد حسین خالصا صاحب مولوی عبدالرحمن سکریٹری سیّد محمد انصاری حسین سیّد حسن احمد نائب کس۔ بتاریخ
بست و ششم ماہ مذکور صاحب کلان بہادر نے سح ہر ایمان خود جیل و شفا خانہ معائنہ فرمایا سیّد محمد انصاری حسین و حسین احمد
ہمراہ تھے مدرسہ کے طالب علم کو کما امتحان لیکر انعام دیا ہر دربار سے کشتہائی میوہ پیش ہوئیں اور دعوت طعام و دربار
سے بعض غرض خور آئی دعوت میں صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و صاحبزادہ محمد اسحق خالصا صاحب بہادر بطوت جنگ

وصاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب بہادر دلیہ جنگ وصاحبزادہ عبدالحمید خان وصاحبزادہ محمد خان شریک تھے بعینہ ناول
طعام پنجاب دربار صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان صاحب نے اسپرچ پڑھ کر سنائی۔

اسی تاریخ جناب بیگم صاحبہ محل سوم حضور انور دام قبالہ واسطے زیارت حرمین شریفین تشریف فرما ہوئیں صاحبزادہ عبدالحمید خان
صاحب خلع اصدق حضور انور دام قبالہ وسید احمد نائب بخشی الملک شہج کریم بخش میر سامان و حافظ قلندر بخش جمعدار
ہمراہ بھیجے گئے اور بوجہ مشورہ صاحب پولیسکل اجنٹ بہادر منظورئی دربار فیض مدار مستر جان موہو صاحب بہادر واسطے
نگرانی کاسٹٹ افسر ریاست کے ایک خاص مدت کے لئے مقرر کئے گئے ڈہائی ہزار روپہ شاہرہ صاحبہ بھوسف کا
قرار پایا گیا۔ بتاریخ ششم ہشتمان مطابق دوم ماہ ذوری سیندر قریب دو بجے شب شنبہ کے صاحبزادہ حافظ
محمد عبداللطیف خان صاحب خلع اصغر حضرت وزیر عظم صاحب بہادر بالقابہ نے اس جان فانی سے انتقال کیا قطعہ
تاریخ صاحبزادہ صاحب مرحوم از سید محمد حسین صاحب کمال وکیل دربار ٹونک ہے

غفران باب حضرت عبداللطیف خان ﴿ چون زیحمان بسوی جہان فریختند ﴾ گردن بچرخ آمد و جہاں یہ نیل زرد
دلن الم بدل ہمہ اہل زمین شدند ﴿ بر سر زوند دست تلمیگیا گنگان ﴾ غمگین شد زوالہ والدہ حزین شدند

باقث اشارہ از پے سال فات کرد ﴿ اسماعیل گوہ بجانب خلد برین شدند ﴾
ایضا

خلع نائب و سجاہ عید انشد خان ﴿ رفت و نوزن طرہ ختم پر یکسر رفت ﴾ بود چون عاشق محبوب خدا و ندر کریم
سوی خلد زنی پاہوسی بیغیر رفت ﴿ گفت اسماعیل زنی سال فات مرحوم ﴾ کہ دل و جان و جگر از بدن مادر رفت

اور ابو سید خان کفیل کے ان مرحوموں سے ہی تاریخ وفات صاحبزادہ صاحب مرحوم برآمد ہوتی ہے

عبداللطیف خان ابھی فرودیں کو گیا ﴿ اچھی جوان مرے عبداللطیف خان قاتل ﴾ داخل ہوئے امین درہ عبداللطیف خان

قطعہ تاریخ صاحبزادہ صاحب مرحوم از شہج انکا حضرت اسماعیل بنوی

جو مزار مرحوم پر کند ہے

رجع عظیم بردل فیر ز جنگ رفت ﴿ صدحیت نوجوان پیرش زیر خاک شد ﴾ مشہور خلق بود بعب عبداللطیف خان
گشت آن چنان علیل کہ آخر ملا کشد ﴿ جان گشت بقرار ازین صدمہ و الم ﴾ از مرگ آن جل مہر کس در دنیا کشد

جیب قرار دوا من مبرو شکیب ہم	پنچہ لال غمش چاک پاک شہ	ہاتف گو شمش اپنی تاریخ ای
گفتا بلوگر۔ داخل فریوی پاست		
قطعہ تاریخ از حافظ محمد سلیمان خاں صاحب سکین		
قلم دل شکاف انوسکین	نمین قائل عدد و غیرہ کا	ہندہ لکھنا۔ بارہ تیرہ کا
شب شنبہ تہی او پچھلا پر اور نور کا ترکا	ایضا	
یکہ تاریخ انوسکین چٹی تہی ہاشمباکی	سریر گلکے آئی نڈاسر کا کھر میرا	
ایضا از مولف		
میر نوکیون دیدہ دید طلب	اچھل نکھوسک ہوا پائنترب کا	چپ گیا یزین نو بلور نرب کا
شپر زین ہی تیا میں پستی	ہفت نغمہ ہو گیدہ تر نارب کا	سارک عالم سچ غلامی جون کی کا
برو کو جو بلو لیل سال فات	دل نے سرست کمان چار بیک	حال دغیر کا تر بلو دغیر کا
<p>تاریخ بچہ میر ہم ہاشمباں مطابق چہار دم ماہ مذکور سنیں صدر سید حافظ محمد حسین صاحب لعل عمدہ میر منشی گری ریاست پر اور فرمائے گئے چنانچہ نقل پر واء حضور می سومہ میر منشی صاحب موصوف درج ذیل ہے۔ سیادت و شرافت انتساب فغانل و شرافت آب سید محمد حسین بنا یافت باشند۔ بعد سلام سنون واضح باد۔ جو کہ اس سے پہلے تہادی ماموری بعمدہ و کالت اجنبی ہا ثوقی حضور سے فرمائی گئی تھی اب بوا دید جس کارگزاری ہائی سابقہ ولایت تمہاری کے تسکو او پر عمدہ میر منشی ریاست کے مقرر فرمایا گیا چاہئے کہ کار مفضوہ بوجہ احسن بہت استعدادی و سرگرمی سے انجام دیتے رہو کہ جس سے باعث خوشنودی مزاج حضور مابدولت ہو فقط ۱۸ شعبان ۱۳۳۵ ہجری ۱۴۴۱ فروری ۱۹۲۳ء حسب احکم حضور پر نور دام اقبالہ زبانی افتخار الام فی الملک صاحبزادہ محمد علی احمد خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس۔ آئی۔ نائب الریاست و دوائس پریزیڈنٹ محکمہ کنس دربار ٹونک قلعہ محمد فصیح اللہ و قزوالاتش اور دربار ٹونک۔</p>		
<p>تاریخ نو ذہم ماہ فروری سنہ صدر منشی نل کشور۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ مالک اودہ اخبار صفحہ صفحہ عالم سے اوٹھ گیا بتاریخ بہت و دوام ماہ مذکور ہسٹریٹھ فیصل حق صاحب کیل و ربار متینہ ایکٹھی ہا ثوقی و ٹونک مع فرایط حضور می</p>		

روانہ کالت گاہ ہوئے۔ بتاریخ بہت آٹوم ماہ مذکور صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان صاحب غلغ اکر حضور انور دام تقابلہ
مع صاحبزادہ محمد عبدالرشید خان صاحب بمقام بنارس بنا بہت مسوئی جدا مجد حضور روانہ ہوئے۔ اسی تاریخ خواب
شمس الدین خان صاحب جاگیر دار دارالخیر اجمیر جو تقریب تعزیت صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان صاحب مرحوم آئے تھے مسابقت
فرسے دارالخیر اجمیر ہوئے۔ اور اسی تاریخ میں چار بجے دن کے کپتان سی ایچ پیکارو صاحب بہادر پرنسپل اجنٹ
ہائونی وٹوٹنگ تقریب تعزیت صاحبزادہ صاحب مرحوم جناب نائب صاحب بہادر کی کوٹی پر تشریف لے گئے علاوہ نائب
بہادر کے صاحبزادہ عبدالرحمن خان صاحب بہادر غالب جنگ برادر نائب صاحب و صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ
و صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تمور جنگ و صاحبزادہ عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ و صاحبزادہ عبدالعلیم خان صاحب
ریشی الملک سید عثمان خان بہادر شہادت جنگ موجود تھے صاحب بہادر نے بعد شہادت مجلس نہایت ہمدردی الفاظ میں
تعرین فرمائی نائب صاحب بہادر آبدیدہ تھے اور فرط لال سے بات تک منہ سے نہیں نکلتی تھی جناب صاحبزادہ احمد یار خان صاحب
بہادر فتح جنگ جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست کی طرف سے حسرت آمیز الفاظ میں اظہار رنج کرتے جاتے
تھے ہاؤگنڈ کے بعد صاحب بہادر موصوف واپس تشریف لے گئے بتاریخ بہت و چار ماہ مذکور رتن لال خلیب شیٹمان
مترالطریق دور وٹوٹنگ میں آئے سرکار میں سلام کو حاضر ہوئے ایک اشرفی پانچویں نمبر کئے اور جن لال نے پانچ روپیہ
مذکر کئے بتاریخ بہت و ششم ماہ فروری واسطے رخصت کے حضور میں حاضر ہوئے سرکار سے خلعت بدین تفصیل دیا گیا۔

تفصیل خلعت رتن لال صاحب پارچہ	خلعت جمن لال چار پارچہ
دو شالہ ایک منڈیل ایک سید ایک	دو شالہ ایک دستار ایک سید ایک
صلعہ	صلعہ
تھان کوٹ ایک چکن یک تھان	تھان یکین یک

کیفیت تشریف بری حضور پر نور دام اقبالہ بنا بر ملاقات صاحب گلان بہادر اجستان بمقام دارالخیر اجمیر
بتاریخ بہت و ششم ماہ فروری ششم ماہ جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست و جناب صاحبزادہ محمود خان صاحب
بہادر تمور جنگ محکم سرکار برہمچور روانہ ہو کر بتاریخ یکم مارچ سند صدر داخل دارالخیر اجمیر ہوئے۔ اور حضور انور

دام اقبالہ بتاریخ چارم ماہ رمضان المبارک مطابق یکم مارچ سنین صدر چہ بجے صبح کے بسواری بالکل روناہ ہوئے
 گیارہ بجے شب کے سری نگر ہوئے صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ ہرکاب تھے حضور والا نے شب کو
 آرام فرمایا اسی شب کو صاحب کلان بہادر قانزدار اخیر امیر ہوئے۔ نائب صاحب بہادر نے عاملہ پیشوائی سرکار کو طوطی
 فرمایا۔ بتاریخ دوم مارچ صبح سرکار والا چہ بجے شام کے داخل دارالخیر امیر ہوئے مسٹر مارٹنڈیل صاحب
 کشنر امیر و مسٹر گلگسٹون صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس مع دو سوار بنارہ پیشوائی سرکار سیو کالج امیر تک آئے سرکار
 والا نے نگہی سے اور کرکرو دونوں صاحبان موصوف سے مصافحہ کیا صاحبان مدح بھی گئی سے اور آئے جسوقت حضور
 انور سیٹھ سیریل کے بل پر ہوئے پانچ سپاہیان انگریزی نے سلامی ادا کی اور توپخانہ امیر میں نہ تھام لے سلامی
 سرمنوی۔ بتاریخ سوم ماہ مارچ سنہ صدر ساڑھے آٹھ بجے دن کے حضور انور صاحب کلان بہادر کی ملاقات کو گئے
 پٹنن نے سلامی ادا کی اور صاحب کلان بہادر نے نائب فریش سرکار والا کی مشابہت کی اسمی سرداران ہر اسی حضور انور
 دام اقبالہ۔ اشتر الامراء الملک صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ شمس الامرانظام الملک صاحبزادہ
 محمود خان صاحب بہادر تنور جنگ۔ صاحبزادہ علی احمد خان صاحب۔ صاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب۔ سرکار والا بعد ملاقات
 واپس تشریف لائے عطر پان معمولی ہوا قریب ۹ بجے کے صاحب کلان بہادر بطور ملاقات بازوید حضور انور تشریف لائے
 صاحب کشنر بہادر و صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے برآمدہ تک سرکار والا کا استقبال کیا چند منٹ کے بعد عطر پان ہوا
 پھر رخصت ہوئے سرکار چار بجے شام کے مع نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ علی احمد خان صاحب و سیٹھ ہیر مل بسواری کا سک
 پوکھ کو تشریف لے گئے اول گھاٹ کا ملاحظہ فرمایا اور سو روپیہ بہمنوں کو انعام دئے اور مسجد پوکھ میں عصر کی نماز پڑھی اور
 پچیس روپیہ پیر غلام سائین کو عطا فرمائے اور قریب مغرب واپس تشریف لائے۔ بعد تناول خاصہ جانب امیر درگاہ پر گئے اور
 حسب گزارش متولی مکان متولی پرتشریف لے گئے چند منٹ قیام فرما کر واپس تشریف لائے اسمی ہر ایمان حضور انور یہ ہے
 جناب نائب الیاست بہادر۔ صاحبزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ۔ بخشی الملک بہادر۔ سید محمد حسین میر ششی
 سیٹھ ہیر مل۔ بتاریخ چارم ماہ مذکور سرکار والا مع صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تنور جنگ کے تالاب ساگر
 پرتشریف لے گئے ساڑھے دس بجے واپس آئے سبھ لاک صاحب بہادر پرنسپل سیو کالج سرکار والا کی ملاقات کو
 آئے چند منٹ ٹھہر کر واپس گئے پونے بارہ بجے دن کے انیشن کی کوئی پرتشریف لے گئے خاص گاڑی میں تفصیل ذیل

آدمی تھے۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خاں صاحب بہادر سلطنت جنگ۔ صاحبزادہ محمود خاں صاحب بہادر تہر جنگ۔ صاحبزادہ
 محمد صغیر خاں صاحب۔ محمود و محمدار عبدالحی خدیو جنگار۔ بتار پنج خیمہ ماہ مارچ سے کارواں ٹوٹا مین اٹل ہو اسلامی
 سر ہوئی۔ اسی تاریخ اعتشام اللہ ولوناب محمد اسماعیل خان بہادر ٹوٹا جنگ والی ریاست جاوہر نے اس جہان کافی
 سے ہنگام جاوہانی انتقال کیا۔ بتاریخ ہشتم ماہ رمضان المبارک مطابق ششم ماہ مارچ سنین صدر یوم چار شنبہ نواب
 والی جاوہر کے خلف الصدوق نواب محمد افتخار علی خان بہادر حسب قاعدہ ریاست سند نشین ہوئے سلامی کی
 توجین سر ہوئی اراکین دولت نے نذرین پیش کیں۔ اسی تاریخ حضرت وزیر اعظم القابغور والیخیر امیر سے
 واپس تشریف لائے۔ بتاریخ سیزدہم ماہ رمضان المبارک مطابق دہم مارچ سنین صدر کپستان سی۔ ایچ
 پر پجارد صاحب ہندو پولیسکی اجنٹ دورہ دیہات سے فائز ریاست ہذا ہوئے اور اسی تاریخ مسٹر جان پور صاحب
 بہادر نگران کار محکمہ بندوبست پرگنہ چاوہر ریاست ٹوٹا کے واپس تشریف لائے اور صاحبزادہ محمد حبیب العظیم خان
 صاحب اسٹنٹ ریونیو افسر صاحب دورہ دیہات علاقہ صدر سے انفران حاصل کر کے داخل ریاست ہوئے۔ اسی
 ایام میں صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خاں صاحب مرحوم عہدہ نظامت پرگنہ
 چاوہر علاقہ ریاست ٹوٹا پر راجہ فرمائے گئے۔ انہیں دنوں میں صاحبزادہ محمد ایوب خاں صاحب عہدہ پیر مٹھی صدر جیل
 پیر سر فرمائے گئے۔ بتاریخ خوردہم ماہ رمضان المبارک مطابق شانزدہم ماہ مارچ سنین صدر روز شنبہ صاحبزادہ
 محمد خاں صاحب ناظم پرگنہ پٹاؤہ جناب نظام راجی پرگنہ موضع نہ ہوئے۔ بتاریخ بست و خیمہ ماہ رمضان المبارک
 مطابق بست و دوم ماہ مارچ سنین صدر سید امید اللہ و انعام والیخیر امیر سے فائز دار ریاست ہوئے شنبہ عہدہ
 قدیم اہم پیشوائی ریاست سے عمل میں آئے۔ بتاریخ سی آرم ماہ رمضان المبارک مطابق بست و ہفتم ماہ مارچ سنین صدر
 مسٹر جان پور صاحب کمری بورڈ مالک شمالی و مغربی نگران کار محکمہ بندوبست ریاست چار بجے دن کے باہر
 ملاقات حضرت وزیر اعظم القابغور کے کوٹھی پر تشریف لائے قریب نصف گھنٹہ کے قیام رہا بعد عطر و پان کے
 رخصت ہوئے۔ بتاریخ دوم ماہ شوال المکرم مطابق بست و نهم ماہ مارچ سنین صدر آٹھ بجے صبح کے حضور پرنور
 جناب نواب صاحب بہادر غلام اللہ ملکہ و دولہا حضرت وزیر اعظم القابغور کے برسم ملاقات قیام گاہ مسر جان پور
 صاحب بہادر پولیسکی اجنٹ دورہ دیہات ریاست سے معاودت فرامی دار ریاست ہوئے بتاریخ بیجم ماہ

شوال المکرم مطابق یکم ماہ اپریل سنین صدر سمرجان ہو پر صاحب سکرٹری بورڈ مالک مسٹر بی ڈی شمائی بندھن
 کارروائی نگرانی مسکے بند دست ریاست رخصت ہو کر آہ آہ کوکوتشریف لے گئے ٹوکانے جیسو تک پنجاب
 ریاست گہی کی ڈاک بھائی گئی تھی بتاریخ ہفتم ماہ شوال المکرم مطابق سوم ماہ اپریل سنین صدر صاحبزاد
 محمد عبداللطیف خان صاحب اکر حضور انور بھقام بنارس بنا پر قدیم بوسی جہاں خود تشریف لے گئے تھے نہفت فرماے
 دارالریاست ہوئے۔ اسی تاریخ ہٹا کر گننا تہہ سنگہ ٹکانہ دار جیسو نے حضور میں حاضر ہو کر ایک اشتر فی نذر کی اور
 پانچ روپیہ بھادو کے تعظیم میں دی گئی۔ اسی تاریخ امید مل و سہری مل بغرض سلام ہو کر میں حاضر ہوئے
 بہاگل خزانچی صدر بھی ساتھ تھا۔ ایک اشتر فی نذر کی اور پانچ روپیہ بھادو کے اور سہری مل اور بہاگل مل خزانچی
 نے پانچ پانچ روپیہ نذر کئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ اپریل ۱۹۹۵ء ہٹا کر گننا تہہ سنگہ واسطہ رخصت کے حضور
 میں حاضر ہوئے دربار نے ضلعت حسب ذیل عطا فرمایا۔ دوشالہ یک مندریل یک سیدیک
 کتواب چکن بوقت رخصت ہٹا کرنے چار روپیہ نذر کئے وہ قبول ہوئے علاوہ ضلعت کے سرکار کو لانے
 ایک تانگہ اور ایک تتوار سچ بیٹی کے عطا فرمائی۔ اسی ایام میں کپتان سی۔ ایچ پرچیاڑ صاحب بہادر پولیسنگل
 فائز ریاست ہوا ہوئے اور بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور بھادو فی دیولی کو واپس تشریف لے گئے اسی ایام میں فائز
 وزیر دہند دولت انگلشیہ نواب محمد حامد علی خان صاحب بہادر والی ریاست راجپور کو پنجاب گورنمنٹ (انٹری کپتان)
 کا درجہ عطا ہوا۔ بتاریخ ہیچدہم ماہ شوال المکرم مطابق پانزدہم ماہ اپریل سنین صدر کپتان سی ایچ پرچیاڑ صاحب
 بہادر پولیسنگل اجٹ ہاروتی و ٹونک چماونی دیولی سے فائز ریاست ہوئے شاییت و اتواب سلامی بہتور
 عمل میں آئی۔ بتاریخ بست و یکم ماہ شوال مطابق ہیچدہم ماہ اپریل سنین صدر صاحب بہادر موصوف تشریف
 فرماے کوہ آہ ہوئے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ شوال المکرم مطابق بست و دوم ماہ اپریل سنین صدر یوم
 دوشنبہ پانچ بجے دکنے حضرت وزیر اعظم بالقابہ مع بابو دامو درواس اسٹنٹ خزانہ و منشی جی الال اسٹنٹ
 نیابت حیثیت مال براہ سوانی جیسو کوہ آہ کوکوتشریف لے گئے۔ بتاریخ سوم ماہ ذیقعدہ مطابق بست و سوم ماہ اپریل
 سنین صدر منشی محمد فصیح اللہ صاحب عمدہ نائب میر منشی گری ریاست پرماور ہوئے چنانچہ نقل پروانہ حضور
 موسومہ منشی صاحب درج ذیل ہے۔ شرافت پناہ شہادت کنگا منشی محمد فصیح اللہ بے نیت باشند۔ بعد

سلام سنون واضح باد پیرنوا بودید اوقات و ہوشمندی جن کار کردگی تمہاری کے ازراہ مرحمت غفلت و غیظ پرورش و پرواغت تنگ کو آپ بعدہ نائب میرنشی دسترالاٹ ابقر کیا گیا لازم ہے کہ کا متعلق اپنے کو کمال دیانت و ہوشیاری و کمری انجام دیکر سرمایہ ضامنہ و خوشنودی عزاج سعلائی حضور بادولت حاصل کرتے رہو الموقوم ۳۰ ذیقعدہ ۱۱۹۹ مطابق ۲۶ اپریل ۱۸۹۹ء کو جب حکم حضور انور اہم اقبالہ شہید ناصرہ عینی حافظ محمد حسین میرنشی دارالانشا دربار ٹونک بے تلمیذ خان اہلہ بتاریخ چرمہ ماہی ۱۱۹۹ء حضرت وزیر اعظم اقبالہ کو آہوستہ فائز ریاست ہذا ہوئے۔ بار دوم حضرت فرمایا کہ وہ آہو ہوئے۔

بتاریخ نو ذہم ماہی ۱۱۹۹ء صاحبزادہ نصیر الدین حیدر خان غلط نواب ذین العابدین خان حضور کے سلام کو حاضر ہوئے سرکار والے تفصیل ذیل غلت عطا ہوا۔ دوشالہ یک سید غید یک سیدیل یک کھال یک تنان دوشالہ سفید یک تنان یکین دو مالایہ واریدہ شفیقہ میر۔ بتاریخ لیست و یکم ماہی ۱۱۹۹ء صدر حضرت وزارت ماب برسم شایعت لہتان سی ایچ پیچا و صاحب ہمار سابق اجٹ ریاست ٹونک کو آہوستہ میری کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ لیست و یکم ماہی ۱۱۹۹ء تقریب سالگرہ ملکہ معظمہ بمعرض وقوع آئی قریب پانچ بجے شام کے دربار میں تفصیل ذیل سردار و اہل کا حاضر تھے صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خاٹا صاحب برادر نائب صاحب ہمار صاحبزادہ محمد اسحاق خاٹا صاحب سطوت جنگ صاحبزادہ محمود خاٹا صاحب ہمار تہور جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خاٹا صاحب ہمار و ظفر جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خاٹا صاحب ہمار و صفدر جنگ۔ صاحبزادہ احمد یار خاٹا صاحب ہمار فتح جنگ۔ صاحبزادہ علی محمد خاٹا صاحب۔ صاحبزادہ ہارین اللہ خاٹا صاحب۔ صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان غلط صاحبزادہ صاحب ہمار فتح جنگ۔ صاحبزادہ عبدالغنی خان۔ صاحبزادہ محمد خان۔ صاحبزادہ عبدالغفور خان۔ صاحبزادہ غیظ اللہ خان۔ صاحبزادہ نور الدین خان۔ صاحبزادہ محمد ایوب خان۔ صاحبزادہ غلام غوث خان۔ بخش الملک ہمار۔ سید محمد حسین میرنشی دربار۔ مولوی ارشد حسین خان۔ شیخ فیض احمد شیکا نظامت جنگ سرکوش شہیدہ داریا بت۔ لالہ ہومان پرخاں سید ریاض الحسن ناظم عدالت دیوانی۔ عبدالعلی خان سہٹ۔ متل تہیب تہان زکام حسین احمد کیل۔ زہرچندین۔ جاگل خزانچی۔ منشی سید عبدالرحیم پراوٹ سکرٹری دربار کرنیل عبدالرزاق خان مولوی عبدالرحمن۔ سید ظہیر الدین۔ حکیم برکات احمد حکیم ابراہیم احمد۔ رحیم اللہ خان۔ شیخ محمد نذیر منشی عبداللہ خان۔ بتاریخ ششم ماہ جون سنہ صد یکستان پیل صاحب ہمار انچارج پولٹیکل اجٹ آٹھ بجے دن کے جہاؤنی دیولی سے ریاست ہذا میں تشریف لاکر بتاریخ ششم ماہ مذکور سنہ مذکور واپس تشریف لے گئے وقت فائزی و واپسی معمولی سلامی سر ہوئی

بتاریخ وہم و ہون سہ صد رسات بجے شب کے حضرت وزیر اعظم القابہ سفر سے واپس تشریف لائے اس سفر میں جناب
موصوف کا مقامات مختلف آویجی پڑا۔ وغیرہ جائے کا اتفاق ہوا اسی سلسلہ میں بہت مہابورہ بتقریب ادوی رسم
تقریب محترم الدولہ نواب محمد اسماعیل خان بہادر مرحوم دلی با دورہ تشریف فرما ہوئے ریاست جاوہر میں پونچھے ہی
دوسرے روز یک ایک لغوہ کا اثر جہڑ سبارک پرجانب راست عارض ہوا بحالت سفر میں درباروی کے موقع پر جو یہ مرض
پیدا ہوا تو فوراً ڈاکٹر صاحب جاوہرہ معالج مقرر کیا گیا اور اسی حالت غیر میں مع ڈاکٹر صاحب روانہ ہو کر دارالخیر
ابھیر میں تشریف لائے دارالخیر اجمیر میں مولیٰ محترمہ ڈاکٹر صاحب سے رجوع بھلا کر کیا گیا اور چار روز تک قیام رہا
اس علاج سے کچھ کچھ فائدہ معلوم ہوا بعد ازاں حضرت وزیر اعظم القابہ دارالخیر اجمیر سے مع ڈاکٹر مسلمان شیخ آتی بخش
صاحب کے خانہ ریاست ہوئے اسی مہینہ حضور پر نور دام اقبالہ نے بنا براختلاف ملکی دہلی پر گنت کا دورہ فرمایا
اتلا پر گنت پہنچے گوگور میں تشریف لے گئے بعد ازاں پر گنت معروج میں رونق افروز ہوئے۔ یہ وہاں سے ہفتہ عشرہ
قیام فرما کر رونق افروز دارالریاست ہوئے اس دورہ میں حضور والا نے دو کل اہستہ ریان جو کہ پر گنت تبرکہ میں
واقع تھیں یکستلم وضع کر دیں اور رعایا و برائیاں پر گنت کو حضور والا کے عدل و شیر دانی سے بہت بڑا فائدہ ہوا اور صورت
تحقیقات غبن وغیرہ باحسن وجود مل میں آئی اسی ایام میں جشن سالگرہ حضور پر نور کے داخلہ تمام اور شان و شوکت
مالاکلام بہر معرض ظہور آیا مولف نے اس تقریب رات قریب میں یہ قصیدہ کہا

قصیدہ

ای انحال روشن تو نور آفتاب	پیش رخت ز دژہ بود کتر آفتاب	یہ صفیہ کہ وصف جمالت رقم کنند
صبح از خاشاع کند سطر آفتاب	اقبال تو کشادہ جبین چو صبح عیش	یک نیزہ دار جاہ و تدرش کر آفتاب
در محمد تو بجاست بناد اگر جهان	طالع شدت جو تو دور یک کشور آفتاب	بر آسمان قدر تو در عالم وجود
ہرگز نہ یافت رتیک اختر آفتاب	گشودہ تو خان کرم بہن آن چنان	کز صبح لطف تست نمک پر در آفتاب
خند اگر سر گل نور شید بلوغ تو	نماند این منسوخ قہجی در آفتاب	شان عمارت تو اگر سنگ و در چشم
انجار سدر تہ نیست ز آفتاب	تا صبح خواند خطبہ میری بمقام تو	ہنس و ہر جا فلک منہ آفتاب
در لہرونی تو چو سیماں بود جهان	بشد تر انگینہ انگشت آفتاب	در محض توازی بے چشم بد حسود

ہرزہ چون سپند شود محبس آفتاب در گشتن تو معج ہماری مشکوٰۃ الیست آز بجای ٹسره ہند بر سر آفتاب گلگون کند بخون جگر پھرہ چون شفق نامی دید گلشن نیو فر آفتاب	ایں چراغ دولت تست از ہوائی دہر بر شاخ اوست بلبل زین پر آفتاب طبع تو گر باد کند سیل قوت صبح بر شمت عسر چو شد خیر آفتاب ماند بر آستان توشب ماہ پاسبان	اندیشہ کند بدل از صحر آفتاب و نقش پای تو شکستہ گریب غ کھل معج ہوا شراب شود ساغر آفتاب ہرزہ درد دعای تو ذکر بود مدام باشد طبع تو فلک و چاکر آفتاب
<p>مہر پسر برتری و ذرہ آبرو ست لازم شدست ذرہ نوازی بر آفتاب</p> <p>اسی سال میں جناب صاحب حضور را نور کے مامون کے کوٹھی مکدہ در در سے مکان خود تیسرے والی چنانچہ اپنی کوٹھی کی تاریخ حضرت استاد لکھنوی سے یاوگار ہے</p>		
فرمود بنا خان فلک تریب و یجہ از نشان کین ست با فاق نشانے	کو نام محمد شدہ مشہور ہ جانے ہاتف فی تاریخ اسد از سر اسلاک	تقریر پر خوش سلو پ زہریت و شکوت برفت کہ خوش قطع و بچہ پکا نے
<p>اسی سال میں بشکوی صاحب مزادہ صاحب موصوف فرزند ارجمند تولد ہوا اوسامہ سیان نام رکھا گیا۔ اسی سال میں بلشکوی صاحب مزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب فرزند سجادہت تولد ہوا اسم تاریخ محمد انقار اللہ خان رکھا گیا۔ بتاریخ چارم مایون سہ صدر صاحب مزادہ محمد عبد العظیم خان صاحب اسٹنٹ ریونیو فیصلہ صاحب بہادر بنابر ورہ دیات ریاست ہذا تشریف فرما ہوئے اسی ایام میں لالہ کلیان رائے سابق منصف پٹاؤہ پیشکاری مال پرگنہ موصوف پر تبدیل ہوئے اور حافظ عبد القادر سابق نائب ظلم عدالت دیوانی صدر رہبدہ منصفی پٹاؤہ مامور ہوئے اور مفتی حسام الدین سابق پیشکاری فوجی پٹنہ سونچ پیشکاری فوجی پٹنہ پٹاؤہ پر مقرر ہوئے اور مرزا داہلی بیگ سابق وکیل اگر وکالت زریڈنی میواڑ میں تین فرمائے گئے بتاریخ ششم ماہ جون مسٹر کپتان جی۔ ای۔ بیل صاحب قاعلم مقام اجنٹ دیوبلی ساٹھ آٹھ بجے دنکے ٹونک میں داخل ہوئے صاحب حکم حضوری اشرف الامراء علیہ الملک صاحب مزادہ احمد یار خان صاحب بہادر فتح جنگ و صاحب مزادہ محمد عبد العظیم خان صاحب پیشوائی کو موضع باڑہ تک تشریف لے گئے پھر صاحب اجنٹ بہادر ساٹھ پانچ بجے مہارک کی ملاقات کو نظر باغ میں تشریف لائے صاحب مزادہ حافظ محمد عبد الرؤف خان صاحب کپتان تو پٹنہ و صاحب مزادہ محمد عبد الغفور خان صاحب لینے کو گئے بعدہ صاحب اجنٹ بہادر نے وارث شفا خانہ کو ہسپتال و جیل کو ملاحظہ کیا حضور والا کی طبیعت فیض طوبی ناما زاتی</p>		

اس لئے پیشوائی اور بازو دیکر ملاقات نمودی حضرت تنجلی کی ملاقات بعض غمور آئی در میان کوئی سروا را و اهلکار و تنصاف
بتاریخ مشهور ما چون صاحب اجنت بهادر دیوبلی گئے سلامی سر ہوئی بتاریخ چہارم ماہ جون قصور صاحبزادہ غازی خان
خان خلعت نواب زین العابدین خان صاحب حضورین سلام کو آئے خلعت تفصیل سرکار سے عطا ہوا۔ دو شالہ سرخ پاک
سیاہ سفید یک سفید یک کھڑکھان دو شالہ سیاہ یک چکن دو تمان مالای مراد یک سپر شمشیر
بتاریخ شانزدہم ماہ جون ۹۹۰ء قریب جن سالگرہ حضور انور بصد توڑک و اعتشام بہتمام اہل خاندان و اہل کاران ریاست
بعض غمور آیا سلامی توہین سر ہوئیں کہنا کہ کیا گیا۔ اس تقریب فست قرب میں دولت نے قصیدہ پیش کیا

خرم اسامی باروز باہم آسان	پر چنین آثار ہر یک فتح و اردو جہان	ہنس و گرفت آمد شاہد اروری بہشت
ہر چو گل بیاضندان و گفت کامران	غنی خاطر شکفت و خاتم شد بر طائر	لشکر باد بہار آورد نصرت بر خزان
صد کلا و قائم برف از سر کسار برد	چون بک شد تابش خورشید و یفلوون	آواز سبز و سبزیان گشت باریخ روزگار
رنگ شتر می چکاند ز نغمہ ای بی لیلان	ابر آسائش هجوم آورد بر صحن چین	از ترغیب گشت ہر نقش مثل سائبان
صغیر گلزار را نشو و نمائی تازه داد	در خیابانہا کشید جدول آب روان	نونا لان چین از بگ و بر پوشیدہ اند
پیر بہر برتن از استبرق قبای پرزبان	بزرگ شانہ دار و آن پر پوش ساقی	دفعہ از شیشہ می ریزد ز نایب خوان
دور و در امت و بزم بزم خوشدلی	عیش گرید کشکار آمد و دوشمنہا	چون شوم سن نما کردہ چشم زرد و سر
صحرہ شومدلی رنگے دو چارم ناگمان	از بہر لطاف باسن گفت کے شوریدہ حال	ناہنجار فانی خفت و خواب گران
ایں خبر حال در گوش تو شاید نہ یافت	یافہ نظم و کرسختن کان جہان	در سخن بسیا نکور سافناہ است
زین کند سعی توانی کر قصہ آسمان	چون تو سعی آفرین در دہر کے پیدا شود	باز بان توئی ماند زبان شاعران
گرتو نموا ہی شوی بقصد خود کامیاب	گوہر نطفہ نشان در مدح آفاہی جہان	انکہ براہیم خان اسس شخص ان خلیل
بر و رولای او دارا باسان و اربابان	ہر تلاش شہر و شہر و حجاب جری	ہر یک پیل و دان و ہر یکہ غیر ثریان
پیش جودا بود خاتم یکہ دیو زہر گر	سعدن اخلاقی و خالی بہت کردن کا	منج احسان در بای کر م و در حنا
شیر میدان شیا و شہر بہت و منصور زبان	چون شہریم من ادوین خردہ با چندی	مصلح روشن مراد بعضش بر زبان

مطلع ثانی

انکوت کو ہر فشت آبروی بگردگان
 از صاحب فضل تو سر نیز شد ہندوستان
 بچو سایہ در قفاست تو بود دولت و دان
 نیز تو بر دار تو کسری باہر از ان کہ ترس
 حکم تو جادیت بچو باد بر ہر محسوس و بر
 نہ تو نہانت بچو روح در ہر جم بہان
 بت در جا یک باز بہمت تو آتش بیان
 از تو آید شسوی و جان داری بسے
 مثل تو در پروردگار نہ کان و بیج قرن
 ملکہ از تو حمایت حق از تو در امان
 دولت از تو پایہ دار و جز از تو سایہ وار
 در عدالت از تو گرد و فضل نوشید دان
 قحہ جوہر دار تو بران چنان افتادہ است
 زبید از تو بس طرح در قہقہہ بست کسان
 رشتہ الطاف تو کہ نیست از آب حیات
 ہر طرف رفت ست در پردگان این دانستن
 ہر سپاہی تو از ہر عدو گردن شکن
 چون فراموش دلا از نقش پایش بگیان
 با شمشوہل تو کے آسمان گرد و عدیل
 وقت رفتن از نسیم صبح چاہک تر و ان
 تقویت سلام را وادی شکستی پشت کفر
 بشکنم ز رخ طہر در درسیان مصریان
 از صاحب فضل تو سر نیز شد ہندوستان
 نیز تو بر دار تو کسری باہر از ان کہ ترس
 حکم تو جادیت بچو باد بر ہر محسوس و بر
 نہ تو نہانت بچو روح در ہر جم بہان
 بت در جا یک باز بہمت تو آتش بیان
 از تو آید شسوی و جان داری بسے
 مثل تو در پروردگار نہ کان و بیج قرن
 ملکہ از تو حمایت حق از تو در امان
 دولت از تو پایہ دار و جز از تو سایہ وار
 در عدالت از تو گرد و فضل نوشید دان
 قحہ جوہر دار تو بران چنان افتادہ است
 زبید از تو بس طرح در قہقہہ بست کسان
 رشتہ الطاف تو کہ نیست از آب حیات
 ہر طرف رفت ست در پردگان این دانستن
 ہر سپاہی تو از ہر عدو گردن شکن
 چون فراموش دلا از نقش پایش بگیان
 با شمشوہل تو کے آسمان گرد و عدیل
 وقت رفتن از نسیم صبح چاہک تر و ان
 تقویت سلام را وادی شکستی پشت کفر
 بشکنم ز رخ طہر در درسیان مصریان

نامین و آسمان نامد تو مانی بر ترازو
 مالک جان باشد تو بائی کار فرمای جهان

بتار بیج نیست و افتخار و چون شمشاد
 ہر درخت ہند بہ شکوی ہما جزا و محمد عبد الحفیظ خاں صاحب خلع اکبر حضور پر نور دام القاب از ہزار حسد

تولد ہوا۔ بتاریخ نسبت و ہشتم ماہ مذکور پانچ بجے صاحبزادی صاحبہ حضور انور نے بعد وہ سالہ بامرض چند و چند انتقال کیا۔
 بتاریخ ششم ماہ جولائی سنہ ۱۱۸۵ھ میں دلدار الخیر امیر سے فائز ٹونک ہوئے۔ کپتان عبدالعلیخان مع پنج سواران سالہ
 ویکس چوہدار صاحبزادہ محمد اسحاق خان بہادر سطوت جنگ کے بلغ تک گئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور سنہ صدر کپتان بیل صاحب
 بہادر اجنٹ ہاروتی و ٹونک فائز دارالریاست ہوئے۔ میثرائی نہیں ہوئی۔ صفت سید احمد کبیل موضع باڑہ تک گئے۔ سلامی
 کی توہین سر ہوئیں۔ پانچ بجے دکن کے واکا و التبدل بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر تشریف لے گئے کوئی سرداران اہل کلان
 ریاست سے موجود نہ تھا بطور پنج کے ملاقات ہوئی۔ بتاریخ ششم ماہ جولائی سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات
 حضور والا نظر بلغ میں تشریف لائے کوئی سرداران و اہلکاران ریاست سے نہ تھا تخلیک کی ملاقات ہوئی۔ بتاریخ
 نهم ماہ جولائی سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر ٹونک سے دیوبلی گئے سلامی کی توہین سر ہوئیں۔ اسی تاریخ میں
 امید دل حضور میں سلام کو حاضر ہوئے۔ پانچ روپیہ نذر اور دو روپیہ بھار کئے اور دیوبلی پر شاد ملازم انگریزی علاقہ
 پولیس ہزاری سید صاحب نے دو روپیہ نذر کئے کچھ تعلیم وغیرہ ہوئی۔ بتاریخ نسبت و نهم ماہ جولائی سنہ صدر
 محمد افتخار علیخان ولیہ مد رئیس جاوہر بجائے والد مرحوم مسند نشین ریاست جاوہر ہوئے۔
 واقعہ عظیم و حادثہ جیسیم انتقال پر ملال و ارتحال متناہا کمال حضرت عین الدولہ وزیر الملک نواب
 محمد علیخان بہادر صولت جنگ فرمانروای دارالاسلام محمود آباد عرف ٹونک۔
 حضور مغفور کی ہیڈ انٹرنزی۔ اولوالعزمی۔ دیناری۔ پرہیزگاری۔ سخاوت۔ شجاعت وغیرہ ہم ایسے معروف و
 مشہور صفات ہیں جن سے عموماً اہل ملک اور خصوصاً اہل ٹونک زیادہ تر واقف ہیں۔ اور کیونکہ ہم کہ حضور جنیت
 آرا نگاہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شیشہ جنگ کے پوتے جنگی تہور و شجاعت کے واقعات اور حضور فردوس
 منزلیت حضرت وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ کے برگزیدہ صفات زبان زد کلمات
 ہیں اگر حضرات مرحومین کے ذات ستودہ صفات کو جامع حسنات و اہلین کہا جائے تو کوئی بیجا مبالغہ یا ناجائز
 تعلق پر محمول نہیں ہو سکتا۔ حضور مغفور حضرت نواب عین الدولہ بہادر کی تاریخ ولادت پانزدہم ماہ جب
 المرجب ۱۲۱۸ھ ہجری ہے چنانچہ اس سبب تاریخ سے سال ولادت ظاہر ہوتا ہے۔ خبر دار حال محمد علی
 حضور مغفور بتاریخ چہارم ماہ محرم الحرام ۱۲۳۸ھ ہجری میں جبکہ سن مبارک ۱۲۳۸ھ سال کا تھا مسند نشین ہوا۔

اور تین سال آٹھ ایک مسند ریاست پر بیٹھ گئے۔ بعد ازاں حسب تجویز گورنمنٹ آف انڈیا مسکن پدیشہ بنارس
 ہوئے اسکے جملہ اہل کی کیفیت بدین منوال ہے کہ بتیار بیچ بست و موسم ایشیائے اقصیٰ مطابق ستمبر ماہ
 اگست ۱۸۷۷ء خریطہ صاحب اجنٹ بہار ہارڈوقی ڈوٹک حسب تجویز صاحب کلان بہار دربارہ معزولی حضرت نواب غفران باب
 جگر کش تھاکران لاوہ واجازت مسند نشینی خلف اکبر بنی حضرت نواب امین الدولہ وزیر الملک حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر
 صولت جنگ عداور ہوا۔ حضرت نواب امین الدولہ بہادر نے بجز واطلاع حکم گورنمنٹ عالیہ قیصر ہند حسب تجویز صاحبان انگریز
 اپنے خلف اکبر اقبال مظہر کو مسند نشین فرمایا۔ جاری بیچ بست و موسم ایشیائے اقصیٰ مطابق ستمبر ماہ اگست ۱۸۷۷ء
 حضرت امین الدولہ بہادر تجویز صاحبان انگریز راہی بلدہ بنارس ہوئے چنانچہ کوٹھنے قلعہ تاریخی معزولی نواب غفران باب
 یون موزون کیا۔ امین الدولہ اہل لاوہ۔ لاکھتہ۔ سترالین ہووہر شان مرزاوارہ۔ باتراہل لاوہ صورت گوی
 نگندہ فرق خود پرانی نند۔ مگر حسب رضای قیصر ہند۔ رئیس ٹونک شد از کار بیکار۔ بنارس راگزیدہ بہر مسکن
 بجای خود پیرا کر مختار۔ اگر پرسد کے سچ بخون۔ بگواؤ آبرو۔ خون تیر کار۔ حضور مغفور کا تیس سال تک بنارس میں
 قیام رہا اس قیام کی مدت تین برس بڑے کام رفاه عام و انتقل عوام جاری فرمائے۔ ایک عالیشان مسجد چھ سو ساٹھ ہزار
 روپیہ کی اگت سے بنوائی مدرسہ علوم اسلامیہ کی بنیاد اہل مدرسین لائق و فائق معقول تنخواہ کے ملازم رکھے طلبہ کے وظیفے مقرر
 فرمائے سبب روزعلما کی صحبت اہل علم سے رغبت کتب دینیہ کا شوق قال اللہ قال الرسول کا ذوق پیرامون خاطر عاطر تھا
 اکثر عمدہ کتب دینیہ مفید عام تصنیف فرمائی اور ہزار ہا روپیہ کے صرفہ سے چھوٹا میں ادب و نبض حصول نواب بھٹی خواہ طلبہ
 اور ہر ایک اہل طلب کو مفت جلدیں تقسیم کیں۔ ترجمہ صحیح بخاری شریف۔ قرۃ العینون۔ علیہ شرف وغیرہ شعور تالیفات حضور
 مغفور کی دریافت و دریافت دکریم النفسی سے شہر بنارس کے تجارت۔ ساہوکار۔ دوکاندار قہر کم کے اہل حرفہ و کافیا پاتے تھے وہ آپ کے
 وجود باوجود کو اپنے کارخانوں کی رونق کا ذریعہ سمجھتے تھے آپ ہی کی ذات فیض آیات کی برکات کا وسیلہ تاکہ شہر سے فاصلہ عبیدہ
 ہر کوئی اقامت گاہ کے گرد و پیش ایک وسیع آبادی ہوئی تو تین سو آدمی کی جہان پہلے سوا چیل میدان کے کچھ بستی نظر آتا تھا
 ہو گئی تھی اور یہ جگہ حضور مغفور کے قدم نیست ازوم کی برکات سے ایک اسلامی شہر کا و غریب منظر بنی ہوئی تھی۔ اللہ اللہ
 حضور مغفور کو ایک عرصہ سے بچکی کا دورہ ہو کر آتا تھا کہ دم ترک جاتا تھا بیہوشی طاری ہو جاتی تھی غذا مطلقاً چھوٹ جاتی تھی
 مرض الموت میں ایک ہفتہ پہلے سے بچکی کا دورہ شروع ہوا اس دورہ سے ہنوز فرصت نہ تھی کہ غمخوار عارضہ عارض

ہوا اس مرض سخت کی اطلاع پر صاحب کشتربا ورنارس برسہم میاوت کو شہی پر تشریف لائے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ صفر المظفر
 ۱۲۹۵ھ مطابق چہارم ماہ اگست ۱۸۹۵ء کو بنارس سے تار اطلاعی بنام حضور پر نور دام اقبالہ دارالریاست میں آیا
 اسی روز حسب حکم حضوری صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر صفدر جنگ و صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان صاحب برادران
 حضور پر نور بجانب بنارس روانہ ہوئے صاحبزادگان ہوصوف کے پہنچنے کے بعد بتاریخ شانزدہم ماہ صفر المظفر سنہ صدر
 مطابق نہم ماہ اگست سنہ مذکور شب جمعہ کو تین بجے حضرت عین الدولہ بہادر نے بعد از مذکور داعی اجل کو لبیک کہا۔ اناشدوا
 انا لکیرا جھون۔ اس تاریخ تک بموجب صحیح حساب کے عمر تشریف شصت و چار سال و نہت ماہ و دو روز کی ہوئی۔ یوم جمعہ کو کرم
 تجہیز تکفین عمل میں آئے صاحب کشتربا ورنارس کے امروڑسار و ساہوکاران و تجار وغیرہ شریک تعزیت جو کجگوشت
 مزار مبارک مسجد حضوری میں تیار ہوا۔ اوریت کو دفن کیا گیا۔ بتاریخ ہفتہ ہم ماہ صفر المظفر مطابق دہم ماہ اگست بن صدر
 تار اطلاعی دارالریاست میں آیا ماتم عظیم حملات میں برپا ہوا۔ تین روز تک بازار میں ہڑتال رہی وفات سرکاری میں تعطیل
 نوبت نوازی و قوا عذوبی موقوف ہوئی اعمال پرگنات کے نام ہی بھی حکم بذریعہ تار نافذ ہوئے محکمہ اجنبی و وزینٹی
 میں تار اطلاعی بھیجے گئے خیرات و صدقات وغیرہ حسب آئین اہل اسلام عمل میں آئے۔ اور ختم قرآن شریف کا پورا
 اہتمام کیا گیا۔ محکمہ اجنبی و وزینٹی و حکام یورپین و روسا و مالیان ملک کی طرف سے تار و چٹیا و خراطع تعزیت آئے حضور
 والا کو اپنے قید گاہ غفران پناہ کے انتقال کا ایب صدر عظیم ہوا کہ اس کی تفصیل احاطہ تحریر و تقریر سے منہ و بتر ہے۔
 اللہ تعالیٰ حضور منفقور کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور بندگان حضور لایع النور کو صبر و شکیبائی بخاطر فرمائے۔

تاریخ وفات حضور منفقور من نتائج افکار جناب مولوی مفتی محمد نور الحق صاحب خستہ یہ ہے

مکہ یمیم شگ نورین مہدم	سینا کا دم سخن دام چہنم	رسل نواب زین محنت سرا	آن یکتا ملک فراہی ہم
ازاریہ الدولہ در گیتی سسر	از وزیر الدولہ در عالم سلم	صورتش آئینہ حسن ازل	سیرتشن گنجیہ لطف قدم
مغزین اسرار دانش سر کرد	نطق و عقل ابواب حکم	عالم عامل اسیر داوگر	اہل ایمان امام محترم
سرفراز دین و ہر دیندار نیز	قدر دان علم و اہل علم ہم	سائلان افتخ باب شکلات	طالبان را گنج دینار و دم
آن عین الدولہ کثر ولت کینہ	آن وزیر الملک ملکش از خدم	برترین نواب فرخندہ خطاب	یادگار سر فرزان عجم
آن محمد نام و بہت نام علی	خان و الا نشان باقبال شوم	آن ہمار و مریدان عجم	نژہ شیرش بود از رو باہ کم

صلوات بخش باند یک بود	و شمش از زخم ناخوره دزم	رفت و ملازمت غیرت دگا	در جهان هرگونه احسان کرم
سجد و ماسر ای و در سر	نامہا کو دین دانش پیش و کم	چا و سجد نیز چا و الدین	کریم خوش بود یک قطره و غم
و انکہ رفت و خبر جاری ملازمت	نیست ہرگز ہستی اول عدم	کر بی او تا گرد و آسمان	نامش کنش زندہ سازد و بیم
اہل لونک از ماتم و دلکار	سیدیش اہل بنارسین الم	خستہ فکریال نقش بینود	گفت ہاتف - حاکم بلغام
قطعه تاریخ حضور مغفور از نتائج افکار نواب محمد سلیمان خاں صاحب ہوا رسد لکنوی سمد اللہ القوسی			
بین الدولہ نواب ملک جاہ	ہوے رفیق و ملک عدم	اسد ہاتف بولا از پی سال	علی خلید برین جاگیرین اب
قطعه تاریخ حضور مغفور از نتائج افکار حافظ محمد سلیمان خاں صاحب کین خلف محمد انان خان رسالہ دارم حوم ساکن عسکر فیروز			
گشتیر عادیہ در توکس چنان	کس نہ نشیدہ در خواب	یعنی نواب بدین الدولہ	عالم ملک بقاشت شتاب
مردوزن نالہ و فریاد کنند	چہ ملازم چہ قارب احباب	افکر کر دم چہ سال رحلت	لم غیب بن کر خطاب
از رہا گوہ از سر کین		داخل خلید برین شد نواب	
<p>نتایج بست پنجم ماہ اگست ۱۲۹۸ ہجری قمری - بر کل صاحب اجنت ہائوتی و لونک نوبہ جون کے فائز و ال ریاست ہوئے پیشوا ان نوئی صرف سید حسن احمد کلیل لینے کو گئے۔ ہنگام فائزی صاحب بمعیت سلامی کی توہین سر ہوئے بتاریخ بست ششم ماہ اگست ۱۲۹۸ ہجری قمری صاحب اجنت بہادر بنابر ملاقات حضور انور نظر لیں آئے۔ حضرت وزیر اعظم بالقابہ و صاحبزادہ محمود خان بہادر توہنجک و صاحبزادہ امجدیہا رخاں بہادر فتح جنگ موجود تھے۔ بتاریخ بست و فتم ماہ مذکور سہ صدر صاحب اجنت بہادر بنابر ملاحظہ میل خانہ و مسل خانہ تشریف لے گئے نائب صاحب بہادر ہمراہ تھے۔ بتاریخ بست و فتم ماہ مذکور سہ صدر صاحب اجنت بہادر نے اسکول ریاست کو معائنہ فرمایا۔ مرزا محمد علی خاں صاحب ممبر کونسل جون مرزا خاں صاحب پرنسپل موجود تھے بعد از ان عدالت دیوانی و قوجدار سی کا سائنہ کیا۔ بتاریخ بست و فتم ماہ مذکور سہ صاحب بہادر موجود حضور والا ملاقات کو آئے یہ ملاقات تخلیک تھی کوئی سرداران و اہل کار ان ریاست سے موجود نہ تھا بعد عطر بیان کے صاحب اجنت بہادر رخصت ہوئے۔ بتاریخ سی ام ماہ اگست ۱۲۹۸ ہجری قمری صاحبزادہ محمد اسحاق خان بہادر سطوت جنگ و صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ و صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان بہادر مظفر جنگ و صاحبزادہ امجدیہا رخاں بہادر فتح جنگ و خاں صاحب</p>			

محمد نجیب خان میر کوئٹہ صاحب موصوف بنگلہ پتر شریف لے گئے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ حضرت وزیر اعظم القاب نے جو قریب سہ ماہ سے مرض لقوہ میں مبتلا تھے جسکا موزون اثر چہرہ مبارک پر بجا نہایت نمایاں تھا بتاریخ بیست و دوم ماہ اگست سنہ صدر یوم جمعہ وقت عصر غسل صحت فرمایا۔ اول سے آخر تک علاج خانہ بہادر ڈاکٹر شیخ الفی بخش امیری کا رہا حضرت وزیر اعظم القاب نے بعد احسن علاج دیگر صاحب موصوف کو نفلت فائزہ سات پارچہ کا رخ زر نقد کثیر التعداد کے عطا فرمایا۔ اسی روز مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ اور زر نقد فقرہ انفقہ کیا گیا۔ حضرت اسد لکنوی نے کیا خوب قلم تار بیخ غسل صحت فرمایا ہے۔ غسل صحت نمود و غسر الملک۔ گشت ازین خروہ عالمی شاد و این آسگیت از پی تاریخی۔ حق تعالیٰ نگاہ دار تو باد۔ بتاریخ بیست و پنجم ماہ اگست سنہ صدر آئمہ بچہ دکنہ کپتان آر۔ سی۔ برکلی صاحب بہادر انچارج پولیس کل ایجنٹ فائز دارالریاست ہوئے تو پین مسلمان کی سر موہین۔

بتاریخ بیست و ششم ماہ مرقوم الصدر صاحب بہادر بقرب تعزیت حضور رفیع رنواب محمد عیاض بہادر صولت جنگ نظر باغ کی کوئی مین تشریف لائے بتاریخ بیست و دوم ماہ ربیع الاول ۱۳۸۲ ہجری در شبہ بیخ غسل میلاد و شریف کا آغاز ہوا

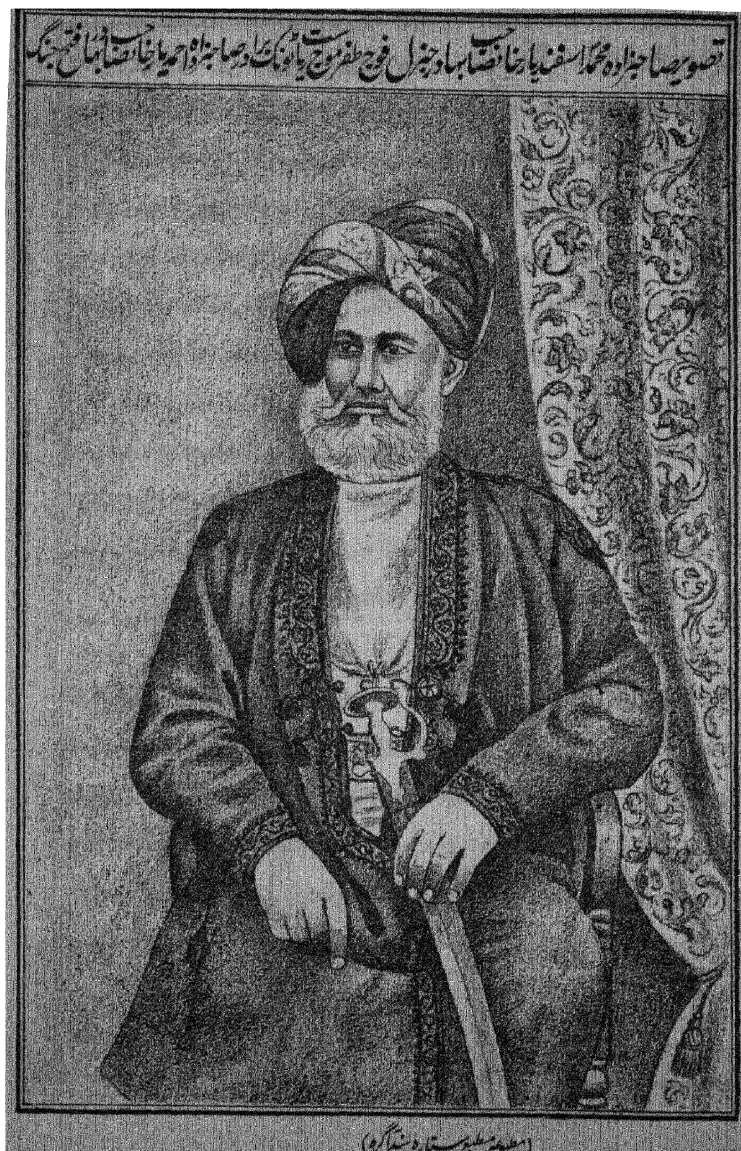
تفصیل اس اجمال کی اس طرح ہے کہ میدان قلندہ معلیٰ مین پیش دروازہ کوئی نظر باغ قریب دوسو فٹ مربع زمین مین ایک احاطہ قائم کیا گیا۔ اول مین چارست آہنی ستونوں کی بڑی بڑی لال ٹینین قطار دو قطر نصب کی گئیں۔ لال ٹینون کے ستون مین تین قطر روشنی کی باندی ٹینین جہر کنول روشنی کی سچ رنگے برابر بجائے گئے چاروں بہت چار بلند دروازے آمد و رفت کی واسطے ترتیب کئے گئے چہ چند شاخا ہوا تھا۔ اور رنگارنگ کپڑے کی چوٹی جرمی بیرقین قائم کی گئی ٹینین اسکے بعد چوبیسا چھ سات گز کے فاصلہ سے دوسرا احاطہ اسقدر فاصلہ چوڑ کر تیسرا احاطہ قائم کیا گیا تھا۔ ان دونوں محیطوں مین علاوہ لال ٹینون کی قطار کے روشنی کے گلاس اور ہانڈیاں وغیرہ اور ٹینین شیشہ کی سلسلہ دار قطار دو قطر قائم کی گئیں ٹینین۔ ان دونوں احاطوں مین چاندنی کا فرش کیا ہوا تھا کہ سامعین تماشا دہی جوق جوق آئیں اور صفت بصفٹ بیٹھیں وسط مین ایک وسیع اور بلند چوڑا بنا گیا مٹا جسکو صمد مقام کہنا چاہئے اس پر شامیا ہانگایا تھا۔ نیچے محکمہ فرش بچا ہوا تھا۔ اس خاص حصہ مین گذشتہ نو حقون سے بہت زائد فرشی جہاز سبز و سرخ رنگ بزرگ فرش ہای موی اور شیشہ شیشہ آلات کی نہایت دلفریب بجاوٹ تھی۔ اس موقع پر حضور انور دام تقابلہ بنفس نفیس اور سرداران خاندان و محترمان و اہل کاران و جاگیرداران کی نشست تھی اس چوڑے کے وسط مین بلند جگہ پر قاریبان

میلاد شریف کی نشست تھی۔ ایسے بگڑیہ میلاد شریف کے پڑھنے کو درخص منتخب تعلیم یافتہ حضوری مامور فرمائے گئے۔ یسینی
 سید حبیب الدین احمد غلبہ کبر فیض الملک پکستان سید لاہ الدین احمد خزان اور محمد شیر علی خان ملازم ارولی خاص حضوری فی نظم
 چڑھتے تھے۔ ان دونوں صاحبوں نے اپنے فرائض منصبی کو یائیں بین و طرز خوشترن انجام دیا۔ انکے سامنے ہزاروں شمع ہا
 کا فوری روشن تھیں۔ لوہان کا بخور ہوتا جاتا تھا۔ اگر کی بقیان روشن تھیں اور دوسرے عطریات کا اعلیٰ اہتمام تھا۔ بالائی ہر
 خوشبودار ہلو کوئی چادر عمدہ منت کے ساتھ آویزان کی جاتی تھی۔ گرد و پیش ہار پھول اور انواع اقسام روح پرور خوشبوؤں کا کام
 میں لائی جاتی تھیں اور روشنی کی نظار کے متصل جابجا ہلوں کے ہار آویزان کئے گئے تھے۔ سبکی خوشبو سے دماغ تمام اہل محفل کے
 مسخر ہوتے تھے۔ اہل محفل کے واسطے عطر اور ہار کا خاص جدا اہتمام تھا۔ ہر مقام پر چوبداران ہیشیا اور انچیس کی صفوں میں
 جابجا پولیس کے آدمی مستعد کار انتظام کیا واسطے مامور تھے۔ غرض ایک عجیب بابرکت و پر رونق محفل منعقد ہوتی تھی۔ جسکی خوبی
 و زیبائی کا اندازہ کچھ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ کیفیت و لطف خاص وہ دلچسپی وہ محویت عام کا عالم بھر چشم دید طریقہ
 کے کی طرح سے لکھنے میں نہیں آسکتا۔ شب تار میں اوس مجموعی روشنی چراغاں کا عالم۔ لال شمعوں گلاسوں جھاڑوؤں کی پاکیزہ
 اور رنگ رنگ کی روشنی وہ دلچسپ شان و کمال ہی تھی کہ بحان اللہ۔ محفل مبارک رات کے آٹھ بجے سے دو بج تک ہوتی
 تھی۔ بعد ختم جلسہ حاضرین جلسہ کو شیشی تقسیم کی جاتی تھی۔ گلاس تقسیم کیا واسطے ذی عزت اور باسلطیہ متمم مقرر کئے گئے تھے لیکن
 بغیر سرت و اراوت بعض موقع پر حضور انور بنفس نفیس ہی اس برکت خاص سے حصہ لیتے تھے۔ شیرینی کے اہتمام اور کیفیت
 تقسیم کے لئے ایک بیان طویل درکار ہے۔ ادنیٰ یہ ہے کہ ایک ایک روز میں سو سو شیرینی پر نوبت پہنچتی تھی۔ شکر کائے
 محفل کے واسطے صلائی عام تھا۔ بلا قید و رک ٹوک جب کاہی چاہے آئے اور سب کو نام بنام پوری کوشش اور تلاش سے شیرینی
 دی جاتی تھی۔ عجم غلام شائقین و سامعین و تماشائی مرد و عورت طفل و پیر و مسلمان و ہندو کی کثرت ہوتی تھی کہ بازار کا تو ذکر
 ہی کیا ہے۔ سڑکوں اور گزرگاہوں پر تل رکنے کو جگہ نہیں ملتی تھی۔ کاندے سے کاندہ پہنچتا تھا۔ غرض اسی شان و شوکت و شہرت و عزت
 سے پانچ روزنہ تواتر دماغ خاں شہید رہیں۔ بعد اختتام میلاد شریف ہشت کسان منصفہ ذیل کو سات سات بارہ کا غلعت مع زر نقد
 علی نقد مراتب سرکار والے عطا ہوا اور چھ روزنہ میلاد شریف منعقد ہوئی جس میں کل شہر کی مسلمان عورت ادنیٰ و
 اعلیٰ کو شریک ہونے کی اجازت دی گئی تھی۔ کوئی مردانہ نہیں جانے پاتا تھا۔ عورتیں ہی متمم تھیں۔ تفصیل اس بارہ کی پیٹنگا
 حضور والے غلعت و زر نقد عطا ہوا۔ مولانا امام الدین صاحب۔ مولوی عبدالغنی خان صاحب غلعت خان صاحب محمد عبدالغنی خان

مولوی فضل حق صاحب - فصیح الملک کچنای سید نور الدین احمد صاحب - سید یحییٰ بن احمد صاحب - محمد شیر علی خان غلام علی خاص
 مولوی عبدالغفار صاحب لیم - سید مرصع علی آبادی مولوی تاج علی - تاج علی محمد صاحب - صدر صاحب - بابت ہماور چاوانی
 دیوانی کوثر شریف لے گئے سلامی کی توہین حسب معمول سر ہوئیں۔ تاج علی محمد باہر مذکور صاحبان اور محمد سعادت علی خان غلام محمود
 پرنور دام اقبال و صاحبزادہ محمد رضا الدین خان غلام صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم صاحب ہماور مظفر جنگ جواکیم مدت سے
 بخدمت حضرت جد امجد مرحوم بنغور قیام گزین بنارس تھے مولانا محمد عبدالمند صاحب جانی ساکن ٹونک جو صاحبزادگان بوصوف کے
 دوستاویں خانزادہ رالیاست ہوئے۔ اسی ایام میں سب اکٹھے حضور عدالت شہور دام اقبال جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب صاحب
 ہماور مظفر جنگ و غلام صاحب محمد سید احمد خان امیر کارغاٹات بنابر حقیقتہ ہماور شل قرض تھو لا ملازمین حضرت نواب مغفرت مات بمقام بنارس
 روانہ ہوئے۔ جامع داؤد ہم باہر کتبہ رماراچہ بن سنگ ہماور والی جو دہ پور ککشیہ باشی ہوئے چونکہ فیملین ہر دو ریاست قدیم
 اتحاد ملا آتاسے بار علیہ سب جو رستمہ جلد داتا رکھو بات میں تطیل یک روزہ و تختہ بندی و کاغذیں و متوفی نوبت نوازی و قواعد فوجی عمل
 میں لائی گئی۔ تاج علی محمد شازدہ ہماور مذکور در پختہ دس بجے دن کے جناب صاحبزادہ محمد عباسی صاحبزادہ ہماور صاحب ہماور جرنل فوج
 نے جو ایک مور سے ہمارے مہنگی جہان سے اس بہانہ نانی سے بلکہ ہماورانی علت نہائی چنانچہ قطع تاریخ نواب محمد علی خان ہماور
 اسد لکنوی سے یادگار ہے

دین شاد اگر دشمن روزگار	بزیار زمین خان اسفندیار	شجاع و غور و نمیس و حسیق
تواضع بشمار روز کی و لسیق	جو انور و مجتہد و جرنیس فوج	روان دل میں دریا و جزات کی موج
دیسر و جہری رستم شیر دل	مدا فسوس یون خاکین جاہل	عزیزون کواد و دوستون کوالم
ہوا جقدر - ہو وہ کیونکر قسم	روان چشمہ چشم سے جوئی خون	ہر اک شخص کے تکی کمانک لکھون
ہر و سائین زندگی کا ذرا	وہے گا نہ کوئی نہ کوئی رما	بعت دار فانی میں ہر گز مدام
کسی کو نہیں جز خدا کا کلام	مرا دل ہی تار بج سے نوہر گر	نہ کہے یہاں اس بات کا تہا مگر
بایا دعا علی ہر قسم فتح جنگ	ہوئی شکر تاریخ کی ہریدنگ	پے سال اسد ہا لقب و درناک
یہ بولا -	ہوئے داخل عہد پاک	

تاریخ بہت دور ہماور کتبہ رستمہ دس بجے دن کے محمد یحییٰ بن احمد صاحب ہماور کو رستمہ آتاسے خطاب در سالدار ہماور کا



مائل ہو سیاست وارد دارالریاست ہوئے۔ حضرت وزیر اعظم بالقاب کی کوئی بین قیام پذیر ہوئے۔ ریاست کی طرف سے ہمانڈیکا
 عہدہ تمام میں مل آیا۔ بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور تاریخ بجے دکنے رالدار رنکو لویت حضرت وزیر اعظم بالقاب بنابرہام و پیشانی نذر جنوین
 حاضر ہوئے۔ بتاریخ چہارم ماہ جمادی الاول ۱۳۳۲ ہجری مطابق بست و چہارم ماہ مذکور مخائب دربار خلعت و خشتانہ و شیشہ زرین
 سیدر تبدیل تعلق جامدانی چکن یک تہان کھواب یک تہان شیشہ زرین قطار نقد و زینامی۔ رالدار بطور کو عطا ہوا۔ اسی تاریخ
 بوقت شب صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب ہمار و سطوت جنگ کے دولت خانہ پر رالدار فریو کی دعوت ہوئی بعد انفرار دعوت رالدار
 مرحوم الصدور و پیور رہا قیام نمود ہوئے۔ اسی تاریخ بوقت شام تفریق حضرت وزیر اعظم بالقاب بین سیلا و شریف کی محفل کا طرہاں
 جلسہ ہوا۔ ایوان عالی شان میں شیشہ آلات ہمار فانوس لپ ہانڈی پوری دیوار گیری انواع انواع و اقسام اقسام کے کلمات
 آرائشی عمل میں آئی۔ اور شوقی سخن سلو کی گئی بعد شریف آوری حضور نواب صاحب ہمار و اقبال سیلا و شریف کا آغاز
 نوبت سے ہو کر گیارہ بجے اختتام ہوا۔ بعد اختتام سیلا و شریف غلامی نقیہ پڑی گئیں بعد ازاں قاریان سیلا و شریف وقت شریف
 کو خلعت پارچہ و زلفہ مخائب حضرت وزیر اعظم بالقاب عطا فرمایا گیا۔ اور شریف تقسیم ہوئی دوسرے روز اسی خلعت سے زنا محفل
 منعقد ہوئی جنہیں ہنگامت و غیر مستورات شریک تھیں۔ بتاریخ ششم جمادی الاول مطابق بست و ششم ماہ اکتوبر سنہ صدر
 محل تو قیام میں جب انکم حضرت وزارت آب بالقاب شہر کے جہاز فرما سکیں و مسافرت کو کما ناپہ خلعت کسلا گیا۔ بوقت نصف
 تاریخ تفریق حضرت وزارت آب یون موزون کیا۔

فیروز جنگ طفسر کا نے بنانود	مما صنع کرو ترو و بکار آن	شفیق نقش بست رشتوش لیں استوار
دیوار و در رنگ گلستان و بدستان	زمین گود لاجورد و طلائے بقعہ بست	گو با ستارہ و ذبتہ در سقف آسمان
گلدستہ اش بزرگ چمن رشک ہدیہ ہزار	ہر طاق او دہن بدیندہ ابرو انشان	صحن صبح از بطن جہور و دلکش
بام رفیع او ہمہ خستہ فزائے جان	ہر گل نمودہ تازہ و دافش بزرگ ربو	ہر گل دوست رشک فرای سعی قدان
از آستان او شود آفتاب کا سیاب	آغوش را کشودہ در شش بربانیان	کرد آبر و چون کہ پے سال آن مخلم
گشتہ بحسب خاطر خود زود و کامران	از روی انشراح۔ مکان بی نظیر پاک	کردہ نسیم کہ دیر ماندین جہان
قطبہ تاریخ از تعمیر طبع محمد ابراہیم خان رزم بصنعت توشیح و صورتی و منوی		
نائب نواب کوٹک ساخت چرخ منزل	طرف دل و جان بشد پیر ہند خوشی	خوشگشت سنین رزم نمود و نوشت

شیخ نوید ک ہزار شہت صدی بیوی

تاریخ حکم ماہ نومبر ۱۳۱۷ء صاحب اجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور پور واصل قاناکوئی واقع نظر بلخین تشریف لائے حضرت وزیر عظمیٰ بالقباب
و دیگر سرداران خانان و عاملین ریاست شریک جلسہ ملاقات تھے کہ سینوں پر شہت ہوئی۔ تاریخ دوم ماہ مذکور صدر صاحب بہادر
موصوف برہم ملاقات کوئی حضرت وزراء آب پیر چار بجے دن کے رونق افروز ہوئے تین گھنٹہ قیام فرمایا۔ تاریخ سوم ماہ مذکور
صدر صاحب بہادر موصوف نے بحیثیت حضرت وزیر عظمیٰ بالقباب دفتر خزانہ ریاست کو ملاخط فرمایا۔ اور اسی تاریخ موضع سوترہ باڑی
دیہ جاگیر خباب صاحب زادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر و محمد جنگ بھگت صاحب ایک مہینہ آواز نہایت درویشی سے پیدا
ہوئی بعد کوئی دیر کے زلزلہ آیتیں شہت تک آیا اور اسی طرح رہی پھر بند ہو گئی یہ مہینہ جلوم ہوا کہ آیا و اگر کمان سے آئی و کس
طرح پیدا ہوئی قانعہ و آیا اولیٰ لاکھ صاحب خباب صاحب زادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر و محمد جنگ تاریخ چار ماہ نومبر خباب
صاحب زادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر و محمد جنگ تاریخ ششم ماہ مذکور جو بنا بر انتظام و انصرام تمام معاملات بنارس متعلقہ حضرت
نواب محمد علی خان صاحب بہادر جنٹ آرا نگاہ مقام مرقوم الصد زعفرین لے گئے تھے و انہیں تشریف لائے۔ اسی ماہ وصال میں معلومی
محمد خان صاحب برادر کلان مولوی عبدالکریم خان صاحب خوشنویس نے کہ ایک مدت سے پرگنہ پڑا و علاقہ ریاست ٹوٹا کہ میں بحق تو
اس جہان فانی سے بلک جاؤ وافی انتقال کیا۔ بجائے معافی مرحوم مولوی عبداللہ خان پشترتی مغفور رحمہ ہفتی گری پیر خزانہ لگے
تاریخ ہفتم ماہ جمادی الثانی مطابق ہشتم ماہ دسمبر سنین صدر حضرت وزیر عظمیٰ بالقباب بکار سرکار چماونی دیولی کو نجدت پٹیکل اجنٹ بہادر
تشریف لے گئے تاریخ ہشت و دوم ماہ جمادی الثانی مطابق دہم ماہ دسمبر سنین صدر دیولی سے واپس تشریف لائے۔ تاریخ ہست
ہفتم ماہ جمادی الثانی مطابق پندرہم ماہ دسمبر سنین صدر پانچ بجے دن کے ستر ملک صاحب بہادر پٹیکل اجنٹ ہاڑوئی
و ٹوٹا چماونی دیولی سے فائز ریاست ہذا ہوئے شاید سلامی اتواب وغیرہ عمل میں آئی تاریخ ہست و نهم ماہ جمادی الثانی
مطابق ہفتم ماہ دسمبر سنین صدر چار بجے دن کے دربار کی ملاقات بمیں ظہور آئی۔ تاریخ حکم ماہ جب المرجط مطابق نو ذی
ماہ دسمبر سنین صدر سرداران خانان و ممبران کونسل و اہل کاران و عززان ریاست بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر موصوف
کوٹی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔ تاریخ نہت و ششم ماہ دسمبر ۱۳۱۷ء ریاست ایک بجے دن کے صاحب اجنٹ بہادر اسکول
دارالریاست کا سامنے فرمایا عمر زائدہ علیین صاحب ممبر کونسل حسینہ تعلیم وغیرہ دیگر افسران مدرسہ و مدرسین موجود تھے صاحب
بہادر نے مہتمماں مدلل وغیرہ کا امتحان لیا اور مختلف سوالات متعلقہ تعلیم طلباء مدرسہ سے فرمائے۔ تاریخ سی ام ماہ مذکور

روز و شب بندہ کے تین بیٹے سے پانچ بیٹے تک صاحب بہادر موصوفے بیعت حضرت وزیر عظم بالقاب حکمہ جات میں جتا
بیرونی و شفا خانہ مردانہ زنانہ کا لحاظ فرمایا بعد ازاں بنا برعادت حکمت اندرونی قلعہ معلیٰ و دفاتر کے تشریف لے گئے حکمہ
عالیہ کنسل حکمہ محتمہ نیابت اضلاع غیر محکمہ نیابت حیدرآل۔ دفتر بخشگیہ کی محکمہ حساب و جانچ۔ دفتر خزانہ کو کچھ کچھ وقفہ
کے ساتھ دیکھا۔ ہر صبح کے الٹا بجای خود موجود تھے حضرت وزیر عظم بالقاب ہم ایک کور و شناس فرماتے جاتے تھے۔

بعد ازاں جیل صدر و عائدہ فرما کر کاغذ پانچ باقی وغیرہ دیکھا۔ وہاں سے سواری ہو کر حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ
کی ملاقات بازو دیکھو واسطے نظر باش میں تشریف لائے۔ بتاریخ سنی و کیم ماہ و سہ ہجری ۱۲۹۷ بروز دینہ پانچ بجے دن حضور دالا
بنا بر ملاقات بازو دید صاحب اجٹ بہادر تشریف لے گئے اسی تاریخ صاحب بہادر موصوف تشریف فرما بیچوانی دیوبلی ہوئے
حسب معمول سلامی اتواپ عمل میں آئی۔ اسی ایام میں پیشگاہ حضور پر نور دام اقبالہ سے حسب درخواست حضرت وزیر عظم بالقاب
محمد حسین حسین شاہکار پٹاؤں بجائی مٹی لالہ راج زین شہزادہ حکمہ مال صدر مقرر ہوئے اور لالہ نذکرہ عمدہ تحصیل داری قصبہ ونگلہ
علاقہ نیما پیرہ پراور ہوئے۔ اور مٹی خادم حسین خان راہپوری گروا و نظامت صدر عمدہ پیشکاری پرگنہ علیگندہ علاقہ ریاست
ٹونک پر سفر از فرمائے گئے۔ اسی ایام میں حافظہ محمد حسین صاحب تہل میر مٹی دربارے کیمن خدمات نائب و کالت و قاص
وکالت حکمہ اجٹ راجپوتانہ واقع آج پورہ ۱۹۹۷ میں عمدہ میر مٹی گری ہر ترقی حاصل کی تھی اپنی ذاتی خواہش اور اسرار سے ملازمت ریاست
سے سکدوش ہوئے انکے سرکار والا سے غفلت و غیر خواہی بچاس روپیہ ماہانہ بلا قید خدمت بطور و دام مقرر ہوئے۔ بتاریخ پانچ و دوم
ماہ جب المرجب ۱۲۹۷ ہجری مطابق یکم ماہ جنوری ۱۹۹۷ میں میر یوسف علیخان برادر فرزند میر احتشام علیخان سردار بڑوہ گجرات جو صاحبزادہ
محمد خان بہادر شہزادہ جنگ کے خوش امین بوقت واپسی بڑوہ حسب تصواب حضرت وزیر عظم بالقاب پیشگاہ حضور دالا میں بنا براداک
سلام حضرت تشریف لائے و دربار سے خدمت ہفت پارچہ میر صاحب موصوف کو عطا ہوا۔ بتاریخ یکم ماہ جب المرجب مطابق
پہارم ماہ جنوری سنین صدر روز شنبہ میر صاحب موصوف بڑوہ کوروانہ ہوئے۔ اسی تاریخ پانچ بجے دن تقریب مائیدان
صیہ ریشہ شمس الام نظام الملک صاحبزادہ محمود خان بہادر تنور جنگ بانو شہزادہ صاحبزادہ محمد علی صاحبزادہ
محمد عبدالرحیم خان بہادر مظہر جنگ بھد ترمین علی میں آئی۔ بتاریخ ستم ماہ جب المرجب ۱۲۹۷ ہجری مطابق ششم ماہ جنوری ۱۹۹۷ میں
بندگان حضور پر نور دام اقبالہ بنا بر سرکار شاہکار پٹاؤں پرگنہ علیگندہ علاقہ ریاست ٹونک تشریف لے گئے۔ اسی تاریخ فیض حق صاحب
دکلیں سرکار حاضر باش حکمہ اجٹ باوقی و ٹونک عمدہ میر مٹی گری ریاست پراور فرمائے گئے چنانچہ نقل پر وادہ حضور میسور میر صاحب

موقوف یہ ہے۔ سیادت آب شرف انتساب فضیل حق کبیل مہر کار بانیات باشند۔ بعد سلام سنون واضح باد۔
 دیونا نظر پرورش و پروا دیشن خدات تمارے کے ٹکڑے عہدہ و کالت اجنبی بازوئی کو ٹوکے تبدیل کیا جا کر عہدہ
 میرٹھی ریاست پر مامور کیا جاتا ہے۔ چاہئے کہ شہزادہ کالت کا چار ج مولوی سخاوت حسین کبیل کو دیکر حاضر آستانہ دولت عہد ریاست
 تقرری تعلقہ خواہ متناقب حکم صادر ہوگا فقط المرقوم ستم ماہ رجب المرجب ۱۲۸۵ ہجری مطابق ششم ماہ جنوری ۱۲۸۵ء کو بموجب حکم
 حضور پور دام اقبال زبانی اتالیق لالہ امیر المملکت اجزاء محمد علی بدایہ خان صاحب بہادر و فرزند گسی امیں آئی نائب ریاست و اس
 پریزیڈنٹ محکمہ کونسل دربار ٹونک، قلم فروعی اتالیق میرٹھی دربار ٹونک۔ بتاریخ سی ماہ رجب المرجب مطابق یازدہم ماہ جنوری
 سنین ۱۲۸۵ھ و زچہ شنبہ نو بجے دن کے برات راجہ اجڑی سنگھ جی برادر مہاراجہ رئیس بوندی کے سپہ سالار کے دفتر مبارک میں حضور
 تشریف آوی ہوئی تھی کہ دوفر کے ساتھ وارور ریاست ہذا ہوئی اولاً قیام اس برات کا تیار پنج نیز دہم ماہ جنوری سولہ اولیٰ و اکر شنبہ
 ہوا۔ چونکہ فیما بین ریاست بوندی و ریاست ٹونک قدیم سے حکم تھا چلی آئی یہ چند علیحدہ گاہ برات پر سامان بندش گاہ و پیر بنو غنی
 خوشنودگی وغیرہ جناب ریاست دیالیا۔ اور شنبہ فیض احمد شکار صدر نظامت و عبدالرحمن محمود و اکر حضرت وزیر اعظم امیر کرم القاب
 سچ چار سواران رسالہ۔ سہراہی کیواسطے موقع پر پہنچ گئے اور سچ پانی شیرینی اہل بات کو واسطے پہونچائے گئے۔ اور جناب حضرت
 وزیر اعظم القاب سبب لادیا و اتحاد و داد و دعات غنویت و رحمت کی فیما بین مہاراجہ اجڑی سنگھ کی قدیم دشمنی کے
 طور پر برہم مہانداری عنوامی شیرینی سہراہی رنگتہرہ بھیجے گئے۔ بعد ازاں یہ برات جس طرح منزل بمنزل ریاست بوندی آ رہی تھی
 اسی طرح ریاست ٹونک کے جناب ریاست بھوپور روانہ ہوئی۔ بتاریخ شانزدہم ماہ جنوری سنہ ۱۲۸۵ھ کو ٹونک کے گورنر عالیہ ہند
 اجنبی ریاست ٹونک۔ اجنبی بازوئی کے شامل ہوئی۔ بتاریخ دوم ماہ شعبان المعظم مطابق چھ ماہ جنوری سنین ۱۲۸۵ھ کو
 عالی ستالی جہانغیر امیر ٹونک علیگڑہ سے حضرت فرمائے دارالریاست ہوئے۔ بتاریخ بدست و یکم بدست و دوم بدست و سوم
 ماہ جنوری سنہ ۱۲۸۵ھ میں ان عروس و نوشہرہ داران مصلحت ذیل کے وقت انہیں ہانگھوہ ریسانہ و اعتشام سہرا لاندہ برضی ٹونک کی وجہ
 صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر نظر جنگ کے دوفر زندان کا گناہی رضی صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم
 صاحب و بی بیان نوشہ بنے۔ جناب علیہ الامیر علی علی صاحب کے فرزند اجڑی یعنی صاحبزادہ نصیر الدین خان نوشہ بنے۔ الغرض بتاریخ
 بدست و یکم ماہ جنوری سنہ ۱۲۸۵ھ میں نوشہرہ ہای موہین کی شادی کھڈائی برے کر دوفر کے ساتھ عمل میں آئی۔ اس تقریب میں جناب صاحبزادہ
 امیر عبدالرحیم صاحب عاشق نے برے نوشہ ہای موہین کے یہ سہرے کئے

سہر بقریب شادی تختہ فی صاحب زادہ محمد عبدالسمیع خان صاحب		
یوں نکلنے والے ترسہ ہر یکے لئے	چاہئے اور زور دیکھ کر ترسہ ہر یکے لئے	تو جو نوشاہہ بادشاہین ایدہ عبدالسمیع
پول خود لائی ہو بل ترسہ ہر یکے لئے	دیکھتے ہی ترسہ ہر یکے یہ ذیبا کھلا	نہیں حق ہوئے کل ترسہ ہر یکے لئے
تہہ سے دامن ملی نوشہ ترسہ ہر یکے لئے	اور دامن کو تھامل ترسہ ہر یکے لئے	آگے جھانکنے کا جب تجھے لپکا ہی نہیں
پہر تو لازم تھا ناغافل ترسہ ہر یکے لئے	میں تماشائی جو سر کے او نہیں لازم	مول لین صبر کھل ترسہ ہر یکے لئے
بن مبارک یہ جان ہوں وہ کان فریج عاشق زار نے یوں گل ترسہ ہر یکے لئے		
سہر بقریب شادی تختہ فی صاحب زادہ رضا الدین خان صاحب عرف مجربا		
مشک و مہر سے ہی افزون ہے خوشبو سہرا	بگلیا آج ہمکین ترا گیسو سہرا	آن نوشاہہ بنا شکر رضا الدین خان
گایا جاتا ہے یوں شہر میں ہر سو سہرا	یوں ہی اولاد کا سہرا ترے کہیں بان پاتا	آج جس طور سے باندھے ہوئے ہے تو سہرا
ہو پارک تری شادی تو پہلے اور ہولے	اور کر جائے جہان میں تجھے خوشبو سہرا	جس تکلف سے ہو نوشہ ترسہ ہر یکے لئے
کس تناسل ہے تجھ پر رخ نیکو سہرا	سہر تو باندھ لیا گانے سہر ہیز خوش	فرق اوس سے نہیں کستا ہے سہر سہرا
سے پیامی ہو لڑن کا تو چڑیا سہر پر	اسقدر ہو گیا پیا را تمہیں جو سہرا	پہلے تو عرب نہیں دیکھنے دیتا تھا جمال
بگلیا آج نقاب رخ نیکو سہرا	دولہا نہیں کوئی ہوگا کہ سہرا نکلا	آپہ پائے رہے لوگوں وہ بدو سہرا
تو حسین خود ہی ہے سہر ہے کوئی شرط نکاح	رسم تہی ہوگی اب کولہ سے خوشبو سہرا	یار و اغیار ہر اک کو یہ پسند آتا ہے
نہیں گھما ہے عاشق کوئی جاوہر سہرا		
سہر بقریب شادی تختہ فی صاحب زادہ محمد نصیر الدین خان صاحب		
بندہ ہے اور بندہ تیرے نصیر الدین خان سہرا	نہو کر نکلنے کا ہلا پر جان سہرا	زمانہ کو نظر آج گیا جان سہرا
اوٹھا گر بزم شادی میں کسی کا گمان سہرا	گلے میں تیرے سہر میں جواہر و گل تنے	کہہ گستا نہیں معدن باجہ گلستان سہرا
فتکاک رسم تہی ہے تاکہ نادان غمزدہ توجہ	دگر نہ تھا حسین دلہہ کمان دلہہ کمان سہرا	دیکھو ہر بزم رنگین غمزدہ مان سہرا
جوان قسمت جوان دلست جوان نوشہ جوان سہرا	رہیں یارب پیشہ یہ دولہا دولہا خوش ترسم	دعا کرتا ہے دلین لکھ ہوگو بنے جان سہرا
نقاب شاد ہون با مال ہون دلچسپان سہرا	کچھ ایسا چوہاں سہرا کچھ ایسا چوہاں سہرا	نہیں مگر کی ہوا میں آئے دعویٰ تھا

ہئے کیا لکھا شوق جادو میان بسرا

چنانچہ قیصر تاریخ شادی کھنلی فرزند ان جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب بدو متقی حضور پور دوام اقبال حضرت اسکندر کو بیادگار ہو۔
ہوئی شادی جو اصناف رئیس نہیں گسرتی کہیہ دوستوں نے شادیاں ہوئیں مہاک ہ پئے اپنے سال کھنلی ای اسکندر بھی
قران آفتاب واپس تاب اپسا ہوا کہدو

تین بجست و خیمہ ماہ مذکور مولوی سخاوت حسین خان سابق پیکار فوجداری سرحد ہمد و کلاں ابھنی ہاڑوٹی و ٹونک پر مامور فرما گئے
اسی تاریخ مہاراجا جرنی سنگری برادر رئیس بوندی کے سپہ سالار تھے جس پر بستی جیو گئی تھی بستی و سابق واپس آتی ہوئی صدر ریاست میں
ہو کر گندمی اور موضع سونوا میں مقیم کیا تین بجے دیکھے مہاراجا جرنی سنگری مع دو موز جالگہ داران راج بوندی کے حضرت وزیر اعظم بہادر القاب کے
دو خانہ پر بنا ملاقات تشریف لائے حضرت وزارت پناہ نے مامواری گاڑی استقبال کیا بعد انفرار کلمات شوقیہ رسم عطر و لالچی وغیرہ بعد
گشتہ کے مہاراجہ صاحب موصوف بہ حضرت وزارت آب کی جانب سے مامواری گاڑی مشاییت فرمائی اور سبچہ ہائی شیرینی و سبچہ
خوارک و سامان سب و ستور سابق قیام گاہ پر پہنچائے گئے۔ تین بجے نور دیم شاہنشاہ المظہر علیہ السلام جہری مطابق چارم ماہ و فرستہ
رویشتر جلد و فائر تو کھجرات مکاری میں کھجور و بار و قدر تہ تبریم شام زادہ ہنری ماس آف میں بگ واما واصر حضرت بلکہ خدمتہ طین گئی
اور نزلت طہریت منجانب دربار کھجرات عالیہ گورنری و وزیر پٹنسی راجستان و کھجرات ہنری ہاڑوٹی و ٹونک میں بھیجے گئے اسی تاریخ سید
محمد سعید الدین احمد صاحب قلعہ اکبر بنام فیض الملک کپتان سید نور الدین احمد صاحب بیگناہ مہکار و لالہ عہدہ تحصیلداری لیڈی پر گئے
سروج علاقہ ٹونک پر مامور فرمائے گئے۔ تین بجے بستی و کیم شاہنشاہ مطابق ششم ماہ و فروری سنین صدر یوم پنجشنبہ ماسے آٹھ بجے دکن
ای آکر لاسوٹ صاحب بہادر رزیدنٹ راجستان اور سسر کلر صاحب بہادر پولیسکل اجنٹ ہاڑوٹی و ٹونک تقریب دور و فائر الزاریاست
ہوئے۔ وکھای ریاستہما راجستان انگریزی فوج پٹن و سواران رسالہ ہر کاہ تہہ ٹکڑوٹن کو چہر قیام فرمایا لشکر کامیدان پائین کو چہر
میں قیام ہوا وقت تشریف آوری حضور لالہ نے حضرت وزیر اعظم القابہ و دیگر سرداران خاندان نے استقبال کیا اور اسی روز کو ٹی نظریل فرار
میں دربار سندھ جو اس میں سرداران خاندان و خزانہ و اہلکاران ریاست مع تھے و بچے دیکھے صاحب کلان بہادر مع فرستہ استست
صاحب بہادر پولیسکل اجنٹ بہادر بنابر ملاقات حضور انور تشریف فرما ہوئے ہنگام ملاقات تو چنانہ معلیٰ سے سلامی اتواپ میں مل آئی بعد انفرار
کلمات شوقیہ و کھجرات مہاراجا صاحبان بہادر و خدمتہ فرمائے قیام گاہ ہوئے اور سلامی حسب دستور سر ہوئی۔ بعد اؤ گشتہ کے حضور نور السور و سر
حضرت وزیر اعظم القابہ و دیگر سرداران اہل خاندان بنابر ملاقات بازوید صاحب کلان بہادر کے قیام گاہ پر تشریف لے گئے اور مولوی شوقیہ

گفتگو کے بعد واپس تشریف لائے شیکوہ بچے بجانب دربار دولت مارحسہ دعوت صاحبان والا شان محل میں آئی۔ اس جلسہ خاص میں حضور
 والا نے ایک مختصر کچھ زبان فیض ترجمان سے دوبارہ انشراح شرکت جلسہ دعوت ہضون مشکوہ اور فرما کر چنانچہ نقل اسکی مجلس روح فیض
 آج میرے دستے نہایت سہرت افزا موقع ہو کہ میں اپنے سہرزما کو اس جلسہ میں شریک دیکھتا ہوں اور سہرزما راہنڈیل صاحب بہادر
 اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانا بدلسلا اپنے دورہ کے میری ریاست میں اول مرتبہ تشریف لائے ہیں۔ سہرزما راہنڈیل صاحب ولسٹی
 باڑنڈیل صاحب نے اچکی رات جلسہ دعوت میں شریک ہو کر مجھے سہرت بخشی ہے۔ اوکا میں مدول سے شکوہ ہوں۔ میرے واسطے
 یہ تازہ خوشی کی بات ہے کہ کپتان بروس صاحب بہادر جو پہلے میرے رانا ڈابالہ میں میری ریاست کے پولیسک اجنٹ تھے اور نیکو پہرہ قوت
 میرے سہرزما کی جماعت میں شامل ہیں۔ میں نہایت خوشی سے اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ آپ کے اسلام نے میری ریاست کی سہرت
 و خوشحالی کی بڑی سے اپنے شہر و گاہکوں کو ہموں منت بنایا ہے۔ تمہارا عرصہ گزرتا ہے کہ خاص آپ کی جانب سے بھی ایسی ہی مفید
 صلاحیں اور لطف آئیں شہر سے سہرت کپتان ہنک سنیڈ صاحب بہادری ای اسے پولیسک اجنٹ ہارڈوقی وٹونک کے مجھے
 دے گئے ہیں جنکی میں نہایت قدر کرتا ہوں اور میں انکی تکمیل کرو گا جانتک کہ وہ آسانی کے ساتھ عمل میں آسکیں۔ میری الی ارنڈ
 ہے کہ وقتاً فوقتاً اسی قسم کی امداد آپ سے حاصل کرتا ہوں۔ میرے سہرزما دوست سہرزما رٹ کراسٹویت صاحب بہادر سابق اجنٹ
 گورنر جنرل راجپوتانا نے میری ریاست کی منفعت کی غرض سے گڈیہ چٹوہ میں ریلوے جاری کرنے اور اس ضرورت سے فیصلہ چارڈ
 سو پور دربار گواہا سے فرض لیے کی بابت جو مفید تجاویز گورنمنٹ انڈیا کی خدمت میں بھیجی تھیں اور گورنمنٹ نے انکی منظوری فرمائی
 اس امر میں کو میں کبھی فراموش نہیں کروں گا میری ریاست کے صدر مقام کو ریلوے کے سلسلہ سے ملائے جانے کی بابت جو تجویز ہو اسکی
 نسبت میں امید کرتا ہوں کہ برٹش گورنمنٹ کی بابرکت حکومت میں جرح اکثر دیس ریاستیں ریلوے کے پرفائد نتائج سے حفا وضا
 رہی ہیں اب میری ریاست بھی اس سے محروم نہ رہے گی۔ میں اس موقع پر یہ غلام کرنا بھی ضروری خیال کرتا ہوں کہ اس ریاست
 کے باقی بندوبست کا ابراہامیری حکومت کی تواریخ میں کچھ کم وقعت معاملہ نہیں ہے۔ میرے بزرگوں کے عہد حکومت میں لاضی
 اور قبر ریاست کے متعلق کوئی امر واضح طور پر معلوم نہ تھا۔ اس بندوبست نے ہر بات کو اس تاریکی سے نکال کر صاف و روشن کر دیا
 میں اپنے تمام یوہین احباب کا مشکور ہوں جنہوں نے اس انتظام کی تکمیل میں مجھے پوری مدد دی ہے۔ گو بندوبست حال کی صحیح
 سابق کی نسبت دہری کے درجہ پر ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ اس بندوبست کی موجودہ تجویزین آخر کار ریاست کے حق میں نہایت
 مفید ثابت ہوگی۔ میں اپنی حق تعالیٰ پر کواہ اس و عا پر تم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ حضرت ملکہ مسطیہ قیہ و ہند کی شفیق حکومت کا

سایہ و صحرانیک ہر مقام کے اور اونکی بھرتیں کر کے اور کھوانکی اطاعت اور فرمانبرداری اور غلامندی کے ہمائل
مائل کرنے میں ہمیشہ سرگرم و متحرک رہے۔ آخر میں میری آرزو یہ کہ میرے عزیز مرزا شکیل صاحب ہمدردی و مروتی صاحب کا ہم
صحت نوش کر کے اس جلسہ کی مسرت کو دو بالا کیا جائے۔ بعد انفرار طعام آتش بازی چوٹی گئی اور میں باسے بے سلامی اور اکی
وس بجے پر جلسہ بغاست ہوا۔ بتایا جاتا ہے کہ دو مہاشان بطریق نظم مطابق ہفت ماہ فروری سنین صدر اسکول صدر و شفاخانہ و دارال
شفاخانہ و جیل خانہ و سب خانہ و بیت حضرت وزارت آب و انقارہ ملاخوفا یا ایک بجے جناب نائب صاحب سے سادہ
او بجے حضور انور دام اقبال سے تحفہ کی ملاقات ہوئی چار بجے مہمان کو نسل و بعض سرداران ریاست ملاقی ہوئے۔ بتایا ج
بست و سوم ماہ شہان بطریق نظم مطابق ہفت ماہ فروری سنین صدر و مروتی صاحب کا ہم
ذیبرا عظم القابہ نے رسم شایستہ اور فرامانی۔ اور شکیل اتاب سلاطین سے مل کر مل جل کر رہا۔ جناب و بان و حرم و اتاب و حرم کا
برسم شایستہ کیجے گئے۔ بتایا جاتا ہے کہ ہفت ماہ فروری سنین صدر و مروتی صاحب کا ہم
ریاست ٹونک میں تشریف لائے۔ اسی تاریخ کو تھانہ اجا پھن سنگھ میں کھڑی کو غفلت بدین تفصیل دیا گیا۔ تفصیل غفلت یہ ہے۔

۱۵

چوہدر

مست

مست

دو شالہ یک سید یک سید تاریک سید تاریک سید تاریک

بتایا جاتا ہے کہ ہفت ماہ فروری سنین صدر و مروتی صاحب کا ہم حضور انور دام اقبالہ حج بیت المقدس سے
فانزدارالریاست ہوئیں۔ اسی تاریخ بروز چار شنبہ عقد کل محمد گوہر ملخان غلام محمد بن ملخان مرحوم کا گھر
پڑا و علاقہ ریاست ٹونک باذخر نیک اختر جناب صاحب زادہ محمد عبدالحمید خان صاحب بمرض و قلع آیا۔ اسی تاریخ ۱۵ فروری سنین صدر
صاحب زادہ احمد خان بہادر ٹونک کی والدہ صاحبہ نے اس دارنا پا ہمارے انتقال کیا۔ بتایا جاتا ہے کہ ہفت ماہ فروری سنین صدر
مطابق ہفت ماہ فروری سنین صدر و مروتی صاحب کا ہم حضور انور دام اقبالہ حج بیت المقدس سے
سونا علاقہ ٹونک سے فرات حاصل کر کے فانزدارالریاست ہو گیا۔ صاحب صاحب ہمدردی و مروتی صاحب کا ہم
میں شادی کھائی یا رب فرزند کس فیض بنیاد
اندر صاحب زادہ محمد صدیق خاں صاحب ہمدردی و مروتی صاحب کا ہم حضور انور دام اقبالہ حج بیت المقدس سے
میں شادی کھائی یا رب فرزند کس فیض بنیاد

فخرتم سدا زبانی تارسی
خفته و شاد و افسا باد
چونکہ صاحبزادہ صاحب موصوفے حسب آئین اہل ہند سرائیں باندہا تہا پنج صاحبزادہ افسانہ صاحب عاشق نے یہ
سرائی بطور نوکماں

رسم عمارتی آغا نے نہ باندہا سہرا	ایک بچہ بچہ ہی فاسد نوکماں کا سہرا	ہو ہونچند سب سہری کی ایجاد کے ہون
ور نہ بیکار تہا بے لطف تہا بجا سہرا	یہ ہو گا کوئی بد شکل سا دلیہ ہو گا	اوسکی بد روئی چپاٹے کو ہو باندہا سہرا
یہ ہو گا کفر و لہد کی موگی جربانک	نیر کو دیکھنے لے اس لئے نکلا سہرا	نخ جو دیکھنے ساد کے آئے موجد
ایسین و وہید بین دونو کو ہیرا سہرا	یا تو دیکھ لے جسے اوس کو نہو سچ کین	یا دولہن سے کوئی اچھا نہو تو کا سہرا
یہی باعث ہون تو دلیہ جان بچوں پاک	پہر پڑا کیا جو اوس نے نہیں باندہا سہرا	عورتیں اس لئے سہری کی ہین کرتی تاکید
نوشہ کو تکی تہن اوکا ہیرا سہرا	وہ تجھے نام دہرین گیتو تہا ت کیا ہیرا	ہم میں تو پہلا جس نے نہیں باندہا سہرا
نام کہتی ہین کہ نہان ہر تری ناموری	یا گلور رہین جسے کہتے ہین سہرا سہرا	غیر حق جو ہو بھی اوس سے مر کا نہ کہہ
ہے مبارک تری شادی کر دیا با سہرا	حق نہ رو جائے دین کا کوئی نہ کہہ نہ نظر	تا وہ تہا قہر سے عاشق نے یہ لکھا سہرا

بات۔ بی بیست و چہ ماہ فروری سنہ صاحب اجٹ بہادر نے سلع خانہ نہ کا۔ بی کو محلہ لکھنیا اور نظر باغ میں اگر حضو را نور سے ملاقات کی
نائب صاحب بہادر تھے۔ بتایا کہ بیست و چہ ماہ فروری سنہ صدر صاحب اجٹ بہادر علی گڑھ عاثر زیارت ٹوبک کو کثرتین لے گئے وہاں سے
بنا برکار بھون کر واریس گئے مگر کچھ نکار ہوا اسی تاریخ سرکار والا علی گڑھ تشریف لے گئے سلامی اتواپ سر موئی بہر حضو را ولا رہا بان سے۔ بی بیست و
کر واریس ہوئے نواب خلیل الزمانی نیکم صاحب بہادر تھیں اور صاحبزادہ محمد احق خان صاحب بہادر بطور جنگ نونہا جہاد و محمد مدین خان
صاحب بہادر و دیگر جنگ و صاحبزادہ محمود و صاحب بہادر تھو رنگ و صاحبزادہ محمد علی علیہم السلام صاحب و صاحبزادہ محمد الیاس صاحب و صاحبزادہ صاحبزادہ
محمد عین خان صاحب بہادر کا تھے بعد فراغت نماز ظہر کا شکار کو تشریف لے گئے کہ شکار نہواپہر صاحب اجٹ بہادر کو ایک حضو را والا
کر واریس کے ہوا پڑ گئے ہاگہ شروع ہوا ایک نیل نکلا وہ شکار ہوا اور کچھ نہ ملا قریب مغرب و رہا مع صاحب اجٹ بہادر واپس تشریف
لے گئے بتایا کہ بیست و چہ ماہ فروری سنہ حضو را نور مع صاحب اجٹ بہادر شکار کو گئے اور جو کمال کا ہاگہ ہوا ایک شیر فی بھی مار دی گئی
شام کو صاحب اجٹ بہادر و حضو را نور شام گاہ پر تشریف لائے اور اسی تاریخ بخشی الملک بہادر روٹک سے اکثر تہر کب لشکر ہوئے
بتایا کہ بیست و چہ ماہ فروری سنہ صدر صاحب بہادر مع صاحب دیگر صاحبوں الام و رہا کی ملاقات کو آئے و حضرت بان و بہادر ہوئے

موصوف بجانب اند گنبد روانہ ہوئے اور اسی تاریخ دربار دولتمدار کو روایہ سے علی گندہ واپس تشریف لائے شام کو کرام نیا علی الصباح سوانہ ہو کر تین گنبد میں داخل ہوئے۔ اسی تاریخ بیخ مستقیمہ شیلہ مع چار کس مفسد ذیل نابہ عزیت نواب علی خان صاحب بہادر آئے بجانب حضور ایک چوہدار مع کاکہ بناس پر لپکے کو گیارہ دن سے انکر نکا بجگہ پھسل گئے حسب تفصیل ذیل آدمی ہمارہ محمد تھے۔ محمد صیف خان عزیز محمد۔ طالب حسین عزیز۔ بلایت حسین عزیز بہتر ہوج چوہدار۔ پیمیش ملازم مستند۔

سمت کیوں سے سب سامان ضروری کا انتظام ہوا کہ تانا باورچی خانہ سے بھیجا گیا چندی حسب کشتہ جاری ہوئی اور چونکہ چوہدار ہندو تھا ایک ہیشہ شی مقرر کی گئی بعد ازاں ہر ایمان محمد سے دو عزیز واپس گئے محمد نے سرکار والین حاضر ہو کر خط پیش کیا محمد نے کو خلعت رخصتانہ نہیں دیا کیا صرت کر یہ از نو تک تاجپور دیا گیا۔ بتاریخ یک مارچ ۱۸۹۵ء حافظ حسین صاحب عوب بغدادی کہ خاندان حضرت رفعت صدیقی قطب بانی مشیخ علی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہیں اور حضرت جلال الدین صاحب مزار رحمت با حضرت فخر ابراہیم کے حقیقی مانوں ہیں فائز دارالریاست ہوئے۔ بجانب ریاست انکی فرو گاہ اور طحان اور دیگر تواضع کا انتظام پورا کیا گیا اور بتاریخ ۱۸ مارچ تاجدار یک صاحب ہمیشہ نواب خاتون زانیہ یک صاحبہ جن سرکار والاریاست اپور سے داخل ہوئے تو یک ہوئے اور اپنی بہن کے پاس ٹھہریں اور چندی سرکار سے حسب معمول مقرر ہوئی۔ بتاریخ بہت دیکھ ماہ مذکورہ صدر کہ پتان حافظ سید محمد صاحب ناظم گنبد مردخ بجانب ملازمت گاہ روانہ ہوئے۔ بتاریخ بہت وچار ماہ مذکور حافظ سید حسین بغدادی سرکار سے رخصت ہوئے جاندا واپس سے چار سو روپیہ رخصتانہ دیا گیا۔ بتاریخ بہت وچار ماہ مذکور بات بچے دکنے بندگان حضور پر نور دام اقبالہ بنا برسیہ و شکار موضع سندبڑہ کی پیر میں مع حضرت وزیر اعظم امیر کرم القابہ و جناب جلاؤ احمد با رفا صاحب بہادر فتح جنگ مع جوانان اردلی خاص تشریف فرما ہوئے۔ موضع ریاست سے چہ کوس کے فاصلہ پر۔

بتاریخ سی ام ماہ مذکور سندبڑہ حضور رفو و السور و رخصت فرمائے ریاست ہذا ہوئے۔ بتاریخ سوم ماہ اپریل ۱۸۹۶ء تقریب شادی کھدائی صاحبہ و محمد عبدالنواب خان خلعت صاحبہ و حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر و صفہ جنگ کی۔ و قریب اکثر صاحبہ و محمد عبدالرؤف خان صاحب و آتی مانوں نوشہ سے بعد کین احتشام بہرمن خورانی اس مجلس میں حضور انور علی بن افریق تھے۔ بتاریخ چار ماہ مذکور سرکار صاحب بہادر پوٹیکل اجنٹ لاٹوئی و نوک فائز دارالریاست ہوئے سب مستند اسلامی سرہوئی پیشوائی نہیں ہوئی۔ بتاریخ یک ماہ مذکور حضور انور مع نائب صاحب بہادر بالقابہ و صاحبہ و محمد و خا صاحب بہادر و جنگ و صاحبہ و محمد اسحاق خان صاحب بہادر و طوط جنگ صاحب اجنٹ بہادر کی ملاقات کو بجگہ پشہر لے گئے

بتار بیخ ششم ماہ مذکور سید میرعلی صاحب امیر وار دونوں کے ہوئے سید احمد نائب بخشی الملک مع دس سوار صاحبزادہ محمد علی خان صاحب بہادر کے بلنگ گئے۔ بتار بیخ ہفتم ماہ مذکور سید محمد تقرب شادی تختانی صاحبزادہ محمد یوسف علیخان غلٹ صاحبزادہ محمد یعقوب علی خان ابن قلعہ دارم حرم کی دختر خندہ پیکر صاحبزادہ عبدالعلیخان عمر نوشہ سے بعد زینب و زینت مرض غلور آئی بتار بیخ یازدہم ماہ مذکور سید محمد شادی تختانی صاحبزادہ محمد الیاس خان غلٹ صاحبزادہ محمد عبدالعلیخان با دختر نیک اختر جناب صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان صاحب بہادر صفدر جنگ ہزار توڑک و اعتشام منعقد ہوئی اس تقریب فرحت قریب بین حضور و عدلت شور و دق و افروز ہوئے۔ اسی تاریخ سید میرعلی سرکار بن سدا کو آئے ایک اشرفی اور پانچ روپہ بند رکے اور ہاگ ملے یکہ بند زمین کیا۔ بتار بیخ سیزدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو نظر باغ میں آئے اور رنگین کوسمی میں حسب دستور ملاقات ہوئی۔ بتار بیخ پچھدہم ماہ مذکور تاجدار کیم صاحبہ زینت ہوئیں سرکار سے مفصل ذیل غلٹ دیا گیا۔ پارچہ نقد۔ اسی ایام میں جنگاہ دربار و دتدار سے جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب بہادر غلٹ جناب صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحبہ مرحوم ناظم گزینہ پڑا و علاقہ ریاست ٹونک۔ خطاب دفعہ الاقر انتظام الملک صاحبزادہ محمد خان بہادر حضور جنگ سے سمرقند و غزنی گئے بتار بیخ بست و چارم ماہ مذکور سید سید میرعلی روانہ ہوئے۔ بتار بیخ بست و ششم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر میرعلی و شفا خانہ کو معائنہ فرمایا اور حضور والا سے صاحب اجنٹ بہادر نے پانچ بجے دیکھ گیا گاہ باغ میں ملاقات کی۔ اور بتار بیخ بست و ہفتم صاحب اجنٹ بہادر ہاروتی و ٹونک دارالریاست سے صاحب چماونی دیولی روانہ ہوئے۔ انواب سلامی سر ہوئیں۔ اسی تاریخ مولوی سخاوت حسین خان کیل حاضر باش اضنی ہاروتی و ٹونک بجانب چماونی دیولی روانہ ہوئے۔ بتار بیخ یکم ماہ مئی ۱۹۹۹ء ستر کرم صاحب بہادر پوٹیکل اجنٹ ہاروتی و ٹونک چماونی دیولی سے بھول خست شہاد و بجانب ولایت خود تشریف فرما ہوئے صاحب بہادر مصوف کی انجارجی میرعلی صاحب بہادر کسانڈنگ اور ریگوتورس کرچنگ۔ بتار بیخ بست و ششم ماہ ذیقعد ۱۳۹۹ء بھری مطابق دہم ماہ مئی ۱۹۹۹ء سید محمد حسین صاحب بک کو میر کار والا سے خطاب مفصل ذیل عطا ہوا اور شرفین میں حضور انور نے سید صاحب مصوف سے مشورہ لیا چنانچہ نقل پروانہ حضور کی بجھنے درج ذیل ہے۔

سیادت و شرافت انتساب فضائل و ثمرات آب سید محمد حسین بعاثیت باشند۔ بدسلام سنون واضح باد۔ چککہ باد بد حسن لیاقت و حسن گوئی تماری کے حضور باد دولت شہر و سخن میں تم سے مشورہ فرماتے ہیں لہذا ازراہ مزید اتم غفلت و بغیر قدر افزائی و توجہات بختاب دکنک الشرف الملک، تنکو سوز و متاثر فرمایا جاتا ہے۔ چاہئے کہ پروانہ مذکور کونڈا چنے پاس کو فقط

مردم، اسکی شکر مطابق ۲۶ ذیقعدہ ۸۳۵ ہجری بوجہ حکم حضور دام اقبالہ زبانی انخارا لا مارا فخر الملک صاحبزادہ محمد صیدائے خفاص
بساویر و جنگ سی ایس آئی نائب الریاست وائس پریزیڈنٹ محکمہ کونسل دربار ٹونک۔ بقلم کہ پانزین روز ناچو نوین فخر والا شہاب
بتاریخ یازدہم ماہ می سنہ صدر صاحبزادہ محمد دریس خان صاحب غلف اکبر صاحبزادہ محمد یوسف خان صاحب سپہنژت جیل کی شادی کھڑی
باو شہر صاحبزادہ یعقوب علیخان صاحب نعلدار عمدہ اہتمام اور امیر اندیشکوہ سے مل میں آئی جانین سے تمام مراسم متعلق تقریبات
پوری شد وہ دل اور فراخ حوصلگی سے مل میں آئی۔ بندگان حضور اور دام اقبالہ ہی رونق افروز تھے تقریب مذکورہ عمدہ و کچھ اور کین
خوبی کے ساتھ افتخار کو پہنچی اس تقریب فرحت قریب میں ہوائے حب فراش بنا برخفا رباب نشانیہ سہرا کما

ایسا دیکھا ہے کسی نے کہیں اچھا سہرا	رنگ خوشید ہی بنے کاسر پاسہرا	جس طرف آنکھ اوٹھائی نظر آیا سہرا
میری نظروں میں بنے کا یہ سما سہرا	رنگ محفل کو دکھا کر نہ بھانکے کیونکر	ہے رنگیلا ماہر اتور رنگیلا سہرا
دیکھنے والے بھی کہتے ہیں کہ ماشا اللہ	دولہہ ایسا نہیں دیکھا ہے ذایا سہرا	بانگین کیوں نہ دکھائے یہ جہان کو اپن
بانگی مال نے عجب گوند ہاڑ بانکا سہرا	دل ہی نہسہر باد مرا حن اگر ہے شیرین	قیس مجنوں ہر گز دل تو پہیلی سہرا
کیوں کھلے فخر خفا طرہ ہوا ہوا ہو کھا	خندہ پیشانی ہے خوشہ نوشگفا سہرا	اپنے جامے میں نہیں بھولا سنا ہے آج
اہل محفل کی نظر میں یہ سما سہرا	دیکھ کر سپہ دروین بہترین کیوں نہ	جلوہ حسن خدا داد ہے تیرا سہرا
بہرے ہو گئے ہیں جسے نل ضرور ہیں بہت	زر و دیا قوت و گرسے ہی بنایا سہرا	دیکھنا دولہہ ہے کس شان سے دیکھیں بنا
کیسا بیا ر امر بتر ہے پیارا سہرا	دیکھ کر او کو نہ حیران ہوں کیونکر آنکھیں	صورت آنکھ ہی صاف مریا سہرا

ابرو خوش نیزخ نیانیں بون اور دولہہ کا ناخ و نور پہ ہے ہالا سہرا

ظرافت بہ کمین		
جب ساوگی پر بھولی مری آئی ہمدہن	اوس بات میں نہدی ہے ہی شہرانی ہمدہن	ہم پان گلیوں کر سے نفعہ سے ٹنہ لال
لوا اور نو فیر دن سے گواقی یہ ہمدہن	ٹھری کوئی آواز رسیلی سے سناوے	سدمی سے ہلاک بشت لاتی ہمدہن
نئے ترے لے ڈالے گا سدی ہی مہم میں	کیوں کہڑے یہ فیروتن تو پڑوانی ہمدہن	منت سے نہیں آئی منانے سے نہیں آئی
یہ جذبہ دل پر کھل آتی ہے سمدہن	سدی کو نہیں دیکھتی ہے آنکھ اوٹا کر	چیر اور دوں بیوا اسطرح دانی ہمدہن
رکھ دیکھ کوئی ہمیں کہ ہمیں نام کے مستاد	کیوں نام میں اور دن رکھوانی ہمدہن	

ایضاً		
<p>دیکھو پاس آکے مرے ہار گئے ڈلو او تم بہر جاؤ تو تمہی سے بہاؤ تمہی جو بار کار ہو دشوار بقول دوستاد</p>	<p>اپنے سمہی کو ذرا روپ دیکھاؤ تمہی چوٹی کروا کے ذرا انگ میں مندل ہی ہر ناچ اور گاکے ذرا ہاؤ تاؤ سمہی</p>	<p>تم تو ساقون ہی سنگار آج کرناؤ تمہی شمر کی بات ہو کیا آنکھ ملاؤ تمہی تک تم نہ دنگا یا ہے تو اب لگوا لو</p>
<p>ان وہ باپ کے دو لہکے کرناؤ تمہی</p>		
<p>اور انہیں دونوں میں صاحبزادہ احمد انتہا غنا صاحب کی ہوا صاحب چنگ شہر پہنے پہلے ہی دار فانی سے رحلت فرمائی تھی انتقال کیا دم تقریب خاص طور پر مل میں لائے گئے۔ بتار بیخ بستم باسی مسجد چار بجے دسکے تقریب جشن جو بل ایک عالی شان دربار حضور کرنا نظر دام اقبالہ مرتبہ دیا گیا۔ اس دربار میں سرداران خاندان اور بزرگ اہلکاران ریاست شریک تھے ننگانہ حضورانور دام اقبالہ کے روح افزا فرزند ہونے پر صاحبان دربار تنظیم کو کٹرے ہو گئے۔ مفتی فصیل حق صاحب یہ نشی ریاست نے ایک طویل الیچ پر حاضر ہوئے دام اقبالہ آواز بلند پڑھی جن میں عاتباس و شکر گزاری و انقاد و دربارش گونٹ و طمانہ فریخ شہودی بانقاد و دربارش موصوفہ بیان کئے گئے غم پیچ پر تو آپیشن ہر گئی نین با وجہ بار ماطر بان اہل دربار کو ہوا دفاتر ریاست میں تعطیل دی گئی چو قیدی رہائے گئے سکین اور محتاج کو کما اکملایا گیا۔ پھر دربار برافست ہوا۔ بتار بیخ بست و خیم ہاؤ مذکور سے صدر خراب نائب الی ریاست صاحب ہاؤ بوتخ تعطیل میدا یعنی برای شکار بموضع آملی علائقہ ٹلیگندہ برگزیدہ ریاست کو تک تشریف فرما ہوئے۔ بتار بیخ بست و خیم ہاؤ مذکور سے صدر باو دامودر اس مہتمم خزینہ و پرڈنٹ محکمہ تعمیرات بمصوبہ شخصت اپنے وطن مالوڈ کو گئے۔ بتار بیخ بست و خیم ہاؤ مذکور نواب محمد علی خان صاحب ہماور دالی ایہو رکور ریاست کے اختیارات پورے پورے بنجاب گونٹ ملک عظیم ہند دئے گئے بتار بیخ دوم ہاؤ مذکور سے صدر ایک بڑا دربار با اجتماع جمیع اراکین ریاست منعقد ہوا ہنگام دربار قبل ازین کا حاضرین دربار نذرین پیش کرین نواب صاحب ہماور ہوموٹے ایچ کٹرے ہو کر لارشا و فرمائی۔ اہل حاضرین دربار بجے سات برس سے جموت کا انتظار تھا امحور کہ وہ وقت آپہونچا گونٹ نے مجھے کامل اختیارات عطا فرمائے کونسل ٹوٹ گئی میں جانتا ہوں کہ شکست کونسل سے بیری رعایا محمد سے بھی زیادہ خوش زمین ہوشہ رعایا کی ترقی اور بہبودی تو نظر رکھو گا۔ نواب اسحاق خان صاحب ہماور کو جو ایک شانہ انی معزز پیش گونٹ کے اعلیٰ درجہ کے عہدہ دار ہیں اور میرے بزرگوں کے دوستانہ تعلقات انکے بزرگوں سے چچاس برس کے عہد سے میں ان پادار المہم مقرر کرتا ہوں اسوقت جتنے بڑے عہدے ہیں وہ بیٹا اہل شہر کو دئے اور آئندہ بھی مجھے ہر طرح سے</p>		

انکا خیال رہا۔ اسکے بعد مسجد حاضرین دربار نے پیشگاہ عیسوی عورتوں میں نذرین پیش کیں۔ اتواب سلامی سر ہوئیں۔ غرض جمہور مانا جس کا چاہئے وہ سب میا اور موجود تھا یہ جلسہ ساڑھے سات بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک رہا بعد ازاں دوبارہ فراغت ہوا۔

بتاریخ چہارم ماہ جون صدر حضرت نائب الریاست صاحب بعدد القابہ موقع آملی سے داخل ریاست ہوا جسے صاحبزادہ موداحق خان صاحب بعدد سلوت جنگ و صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان صاحب خلعت اکبر حضور انور دام اقبال و مرزا محمد علی خان صاحب ممبر کونسل ہی اس موقع پر شریک تھے ایک تیندو اور سانہر اور ہرن جناب نائب الریاست صاحب بعدد جٹے خاص اپنی ہندو ق سے شکار لے کر اور دو سکر صاحبوں نے بھی جانور شکار کئے۔ بتاریخ پنجم ماہ مذکورہ صدر پریم محمد پانچ بجے دکن میں سالگرہ ہنگام فوج منزلت حضور لالہ انور دام اقبال غایت خلعت اور زیبائی سے ترتیب دیا گیا اس جشن عالی میں سرداران خاندان و مہتران و اہل کاران و جاگیرداران دعوتے لباس زعفرانی و گلہائی وغیرہ حضور مبارکی جلسہ کے زیب تن تھا و یاد اٹھا خاص میں یہ دربار ترتیب دیا گیا۔

نقص دسرو دین باجر کین پٹن کے آرائشی موقع موقع تہذیبین حضور اہل دربار کی جانب سے پیش ہوئیں تو فوجی شہ کی بیرون دروازہ قلعہ معلیٰ سر ہوئیں طعام پر تکلف کھلایا گیا آتش بازی چوڑی گئی شب کے ایک بجے تک یہ جلسہ نہایت فرحت و انبساط کے ساتھ ایک روز کی تعطیل اہل دفتر کو دی گئی ہجوم تماشا یان بہشت تما لوٹ نے اس تقریب میں تعظیم پیش کیا

درباران زمین خندہ گل نور فرست	بہلان راہچمن مخبہ نکلن نوہست	کافہ فاختہ یافت ہساران ہچمن
کرد از سر و قسم صحر موندن چہرست	باں باغ و بہارست کہ امی ساقی	زگس از دوقتن چشم بچاش شہلاست
آب بر کاغذ ابری خط گلزار نوشت	شوق سوسنی و با سنی ارض و کاست	فرق در عاشق و مشتوق بود مکرنگی
سرخ و زرد آنکہ یہ بیما نہ نایب فرماست	خواب راحت لبش زلف نگہ کریم	کہ سحر کاہ باہنگ چمن کھلے ساست
خواستہ نقش امید یچمن بشت افم	ناکہ از راہ ہوس ہوی بہاران بر فاست	فردہ بندگی کرد سخن را سسر سہتر
گویم از نکست پیراہن یوسف بر فاست	دل ٹونک کہ بود دست رعیت پرور	از ان نزارا ربا و افسر و اورنگ و لوہست
ہم انوش دگین نہ و غور شید بود	گر نشو و حلہ اگشتہ تر افلاک مہراست	بہر و کان چشم بدر پیوزہ او دوختہ اند
سایہ رحمت او بجان ظل ہماست	دل صافش کند از آئینہ زائل حسیست	بچومن طوطی تصویر ز عکسش گویاست
ہست در شہر خالص جو فیلش آرے	فیضش از دیدہ و صاحب نظران پرورہ کشتا	زندگی بخش سخن آب حیات مسنی
خضر پیوزہ کند از شہر کلک بجاست	نیست در فن سخن بچکس ارستاد چو او	گر گشت جز کوئی نااطفہ پیشش بر جاست

زیر یک پیران عجا از لب او چو سیح
 بیت ابرویش بفرمان آئی طراست
 بسکه چو گداز زلف سخن میراند
 زین سبب تو قلش صورتش بدین غناست
 اگر گریبان او گریه دمسر بوسے برد
 ابرو بسبب کلکم شمر نمید عاست

میتواند که ز نقش نشست و ریاست
 سنی نیست که پا بوسی شورش یکسند
 ناخن سایه نظرش بیقین غنمہ کشاست
 چو عجب طبع خوششیدن از نظرش
 دامن یا سمن دل شده از خیر باست
 موجب روشنی مردم احباب بود

موبتوسنی باریک بود چو پوسته
 میتوان گفت که سر کوب خیال شراست
 فکر میرشد تا که سخن داو بدست
 طبع البیکه در اندیشه طرازی بالاست
 سایه اش بر سر اقبال سلامت باشد
 آنچه در دین نظر کور می چشم اعداست

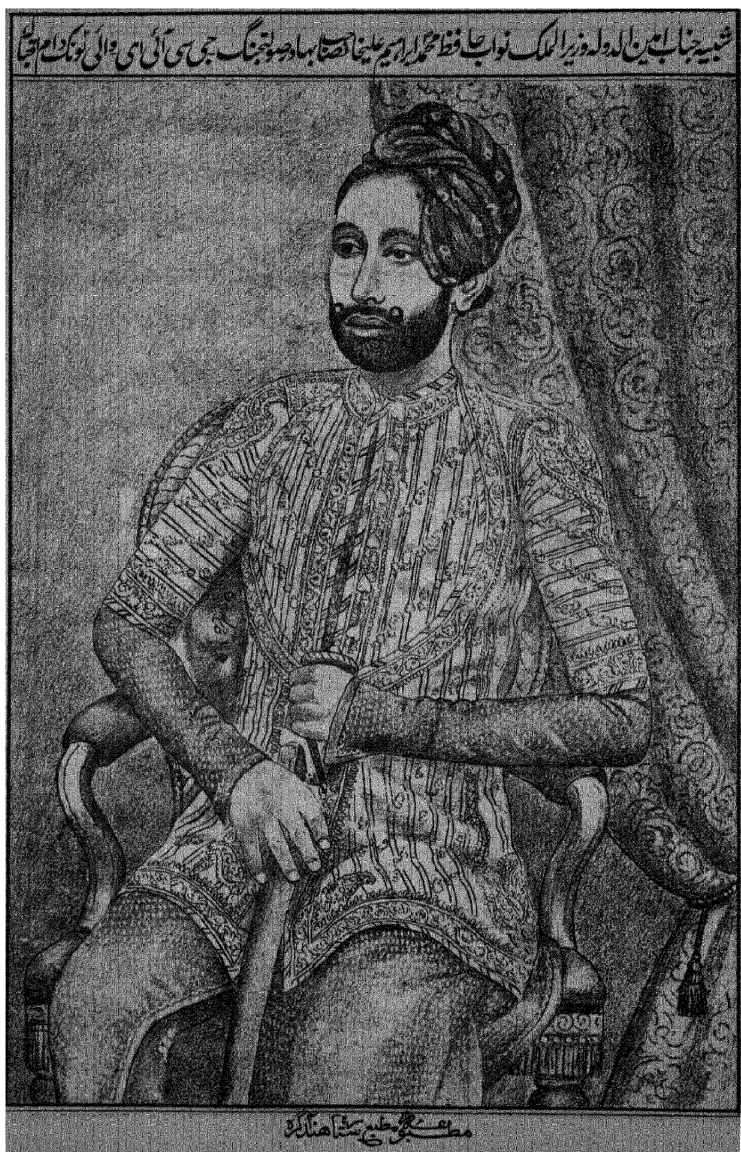
بتاریخ دوم ما جولانی ۱۲۹۱ لیلہ صاحبزادہ محمد رضا الدین خان ضلع جناب صاحبزادہ حافظ محمد بولال رحیم خان بہادر مظفر جنگسے
 کہ ایک صدمہ سے بعد از ضعف سعد و غیرہ تحلیل تحسے اب تھوڑی مدت سے بنا بر تبدیل آب و ہوا علاج بمقام کابو رکھے تھے ہیں
 انتقال کیا۔ بتاریخ بہت دیکھ ماہ محرم الحرام ۱۲۹۲ کہ جبری مطابق سوم ماہ جولانی ۱۲۹۱ لیلہ فرمان عالی نشان حضور ملکہ مظفریہ وند پورست
 طریقہ حکمہ جضی باہوتی و ٹوک باطلہا خوشنودی شکر گزاری محمول دربار دلقمارہوا کوئی قلعہ کنجہ بسانہ ناظرین بنگلہ کنجہ کی جاتی ہے۔
 انوس ہزار انوس کہ ایک ایسی نوبت بارو گیکہ پیش آئی کہ جسکے باعث ہم اپنے غیر خواہ صدقات شمار رہا کہ کسے بھی جگہ ہی انگریز
 خواہوں نے ایسی دنگلدار مصیبت کی تقریب پر جو ہم اور ہماری دختر عزیزہ حضرت شازادی مظفر شاہزادی پرنس ایڈمی آف مارگ پٹاری
 ہوئی چٹاہر کی ایک شکر گزاری کر تے ہیں فی الحقیقت ہم اس نے بھر مصیبت میں گویا غرق ہو گئے ہیں ایسکے ہمارے لئے یہ بلا و گنا
 ہوا لایکہ داماد عزیز و محبوب توفہ الاعضاء و راحت القلوب فوت ہو گیا ہے جسکے برتنورخ سفید کی تھلی ہمارے گھر کے لئے نقاب کی
 کزنو کا کام دیتی تھی و دم یہ کہ ہماری سخت سخت شازادی مومی الیہا اپنے شریف و معزز جان نثار و محبت و شازمہ سے مفارقت
 نصیب ہوئی کہ اون دونوں میں اتفاق یا گنگی در رابطہ محبت و کجبتی اسقدر مضبوط و مستحکم تھا کہ ایک جان و دو قالب کا معاملے جب ہم
 اس قصہ پر درو کو دیکھتے ہیں اور اوس دختر عزیزہ کے خچر کو کو با د خزان تفرقہ سے سوختہ و پیر مردہ پاتے ہیں حالانکہ وہ دختر عزیزہ
 ہماری نظروں سے کسی جدا نہیں ہوئی سچ تو یہ ہے کہ یہ بیلای بیدرمان بلکہ حادثہ الا لایطاق نظر آتا ہے لیکن وہ ہمدردی عامہ غمخوار
 خواص عوام جو کافر عاید طاعنہ برآپہ وضع چہ شریف ایسی رقت قلبی خلوص دلی کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں۔ ہمارے اور ہماری
 دختر عزیزہ کے دل میں اسقدر موثر ہوئی ہے کہ ہم دونوں کے لئے تائید و تقویت بلکہ تسلی و تسخنی کا باعث ٹھکھ ہوتی ہے
 ہم یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ہم ان ساری خوش خدمتون کے عوض میں اپنی بوری رفاہ مندی و خوشنودی کا اظہار کریں جسکے علاوہ

یہی خواہش ہو کہ اس عزیز و شجاع شاہزادہ کے حق میں جو ہماری رعایا نے تعریف و تحسین کی ہزارین روکر اولین مردانہ وار اپنے وطن میں پر جان شہر کی اوکاشا شکر یہ تدوین سے ادا کریں۔ اسی کے ہماری دختر عزیزہ ازبوی و خنوا و تحمل و عظیم و توکل ایسی نظیر ہے کہ جسکی تقلید کرنی سب پر فرض ہے فقط و کثور یا۔ بفضل خدا الملکہ معظمہ قیصر ہند۔

بتاریخ پنج ماہ جولائی ۱۲۹۸ء جناب فضل الامیر نظام الملک صاحبزادہ حافظ عبدالرحیم خان بہادر مطلق جنگ نامہ حکم لکھائی و خود باری کا پور سے بعد تھیرہ و تھیرن اپنے تخت بگڑ صاحبزادہ رضا الدین خان کے فائزوار الریاست ہوئے مہلا عزہ و اقربا و ماہرمان اہل خاندان و معززان ریاست برسم تعزیت صاحبزادہ صاحب موصوف کی کوٹھی پر جمع ہوئے اور بعد سرگرمی و بھر دوی مراسم عزاداری اعلیٰ میں آئی۔ اسی تاریخ غلام علی بہوان ہٹ غلام مع شاگردان خود داخل دارالریاست ہوا۔ چند روز قیام پذیر ہو کر واپس گیا۔ دربار سے خلعت یار سے و زلفہ عطا ہوا۔



بتاریخ دو زوہم ماہ صفر المظفر ۱۲۹۸ء جری مطابق بہت و پیر ماہ جولائی ۱۲۹۸ء روز و شنبہ جب کم حضور پر نور سعادت نشور رونق بخش نزدیک و دور زندگان عالی مقامی سجادہ معظمہ شہم انجم شہم قدم خدیم اریکا آرا سے دولت و اقبال مہر سپہر اجاہ و اجمال کا دس کوس فریدون فرسکندر و درمنوچہر سپہر سیاوش و شہر سویدہ شمعن تن سردار زمین آفتاب آسمان امارت و سروری اختر برج جلالت و برتری ابو النعم المومنین عند اللہ نواب خاک بارگاہ سہمی خلیل اللہ حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ قرآن محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ادام اللہ اقبال و اجمالہ و نوال۔ یہ صرح طرح دیگاہ۔ (نہیں منظور یار کو صحت میری) بزم مشاعرہ بیکان جناب صاحبزادہ محمد شیر علیخان بہادر شہر ر بوقت نوبت شب کے منعقد ہوئی فی الحقیقت اس ریاست میں محفل مشاعرہ اسقدر دہوم و دہام سے آج تک نہیں ہوئی۔ مہلہ شہر سے نامی گرامی شہر یک جلسہ صحبت بین اپنا اپنا رنگ سخن بکمار ہے بہن



اول ہر ایک شاعر کے حال کی کیفیت زبان بعد صورت کی وجہ سے بہت سے بعد تہجہ طبع کی حالت درج ہے۔ ابتدائیں کلام طبع غیر طبع
اہل غافلان و غلامی غیر طبع شہر ایں بحر بیان علی قدر تاجلس غرض سے درج تذکرہ ہیں کہ غلامی مطروحہ کا سلسلہ علاوہ اہل
غافلان کے جو کہ غرض اہل معرفت تہجہ قرار دیا گیا ہے قطع ہو بعد اقل ہوا اول ہوا آخر کو فی صاحب تقدیم و تاخیر کا خیال نہ فرمیں
اور حسن و نامور کی تصویر دستیاب ہوئی اور اسکے حال اور کلام پر اکتفا کی گئی۔

تحلیل۔ ناشر و ناظم بعدیل حضور لایع النور رونق بخش نزدیک و دور قدر قدرت فلک صنعت فریبون فر
سکندر و دریکہ کاؤس کوں غلیل کعبہ دل بریں منزل جناب خطاب سنی القاب علی حضرت امین لدولہ وزیر ملک
نواب حافظ قرآن محمد ابراہیم علی خان صاحب بہادر صولت جنگ۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ فرمانروا سے والاسلام
محمد آباد عرف ٹونک غلامدہ ملکہ و دولہ حضور پر نور کا سال میلاد ۱۲۶۶ھ ہجری ماہ ذی الحجہ ۲۲ تاریخ روز
چغٹہ نہ وقت عصر ہے چنانچہ تاریخ ولادت۔ چہا تیریں۔ سے برآمد ہوتی ہے ۱۲۶۶ھ ہجری میں جبکہ سن شریف
اشارہ سال کا تہہ کین حیات والد خود سند نشین ریاست ہوئے چنانچہ یہ قطب تاریخ سند نشینی ہے۔

شہد امین الدین علی الدین سند نشین
تاجدار قلم پادشاه سندش رب العباد
ابرو تاریخ شالش ابن دعا یہ بکفت

صاحب شاد ابراہیم عادل شاہ بادشاہ
اور صدر نشین دولت و اقبال
سے ہی تاریخ سند نشینی برآمد ہوتی ہے۔ حضور والا نے روز سند نشینی سے آج تک وہ وہ کار

نمایان بنا بر فراہ عام و انفعال عوام جاری فرمائے کہ زبان زد ہر دیار و مہاجرین آپ کے اوصاف حمیدہ و صفات پسندیدہ
میں ہوتے تھے زبان تقریباً کثیر حضور صریح المدح کی طبیعت حق طہوت ضامین اعلیٰ کے لئے حاضر و احوال سخن پرداز کر زبان میں
کلام فرماتے ہر حضور والا کے تین دیوان ہیں ایک میں غلامی حمد باری تعالیٰ علامہ درج ہیں و دیگر میں انکسائت سول تغبول علی مقیم
و سلمین۔ یہ ہیں غلاما شافقہ نظم میں ہونے کے حسب حضور پورہ ایک دیوان کو روئے ضابطہ لکھ کر تہ کیا یہ انشائے علامہ حضور صریح
خاص مدح انصاف مہربان کوثر اعلیٰ عام ہو گیا ہیں زبان کا یہ کلام شے نو ذرا تہجہ ذکر ہے علاوہ کلام کوں کلام کے کلام میں فصیح فرما
حضور والا کی کا حدیث حضور و کلام نذر اہل بصیرت ہے اور حسن خدا و کی یہ صورت ہے۔ غزل حمد باری۔

یا مکن بعدی لک لا تحلف
تو کہ کیم وشت ممنون کرم
مشتا ہر تو ہی بندہ کی دعا۔ رکتا ہے تو ہی ہم سب کا ہرم
جزیرے کسی میں نہی طاعت۔ جو گشتائے سخن جو شائے الم
اور یہ ہے شاعر کی ہمت ہے

پڑی ہے گناہوں کی مسجد ہا رہیں سوا تیرے کس سے کرینیں ہواں کئی کچھ نہیں تیسری سرکار میں شرف تو نے بخشا علی الاقتصال بنائے ہیں مٹی سے کیا کیا بشر نہیں کام دیتی یہاں دیکھ ہمال تو چاہے تو سب نج و حست ہوں دور اوی کا ہے دنیا میں پہرہ جمال بہت ناتوان ہیں حسد امی کریم تو ہی سب کے سے ملاؤں کو ٹال	اے تو ہی ناویسیری نکال بڑا دینے والا ہے تو اے کریم تری دین مشہور ہے ذوالجلال بڑا تباہی تو ہے گھٹا تا بھی تو اوگا لئے ہیں مٹی سے کیا کیا نال سہارا ہے سب ڈوبتوں کو ترا تو چاہے تو مخائیں رنج و ملال اوی کے لئے عیش و راحت ہیں سب تو جہد و نیزا ہے نصیحت نہ ڈال تو ہی سب کی سستا ہی یا بچار	مصیبت میں چاک تو ہی دستگیر دیا تو نے سب کچھ مجھے بے ہواں دیا چاند کو ہر مہینے عروج ہے بغضہ میں تیرے کمال نزول سمجھتا نہیں کوئی قدرت کے بید بچاتا ہے سب کو تو ہی بال بال تری یاد ہے جسکے دل میں نمان ہے تیری محبت جسے ذوالجلال ترے ظل رحمت کے محتاج ہیں تو ہی سب کے کرتا ہر پورے ہواں
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

گنگا رہندہ ہے تیرا خلیل | اکرم کر کرم خالق ذوالجلال

نعت شریف

یا د خالق میں ختم احمد مقارب ہی ہے عامی دین ہی ہو دنیا کا مددگار ہی ہے قافلہ امت عاصی کا پریشان نہو کہ رضا مندر کئے جانے کا اقرار ہی ہے سچ ہے خاک قدم حضرت والای عرب کہ خدائی تمکل ہی نہیں زار ہی ہے مشرق و امت عامی کہ رسول اکرم دی رسوا ہی ہے بدنام ہی ہے غوار ہی ہے آپ کے پای سہا کر خدا ہوئے کو	دل میں اندھی اندکا دلدار ہی ہے جلوہ نور بارک تو عیان ہے ہر سو یاد رکھئے کہ کوئی قافلہ سالار ہی ہے دل دہی دل ہے جسے قوت اظہار ہی ہے سرمد چشم و دوا ہی دل بیمار ہی ہے ذات پاک نبوی کو یہ شرف جسنے یا شافع حشر ہیں ہزار قدر ہی ہے عصہ حشر میں کیونکر نور حمت کا درود سر شوریدہ ہی ہزار دل زار ہی ہے	دو دنوں عالم میں محمد کا سہارا ہی مجھے چشم باطن سے کوئی طالب یدار ہی ہے ایک رمضی سے ہو گی دم خشر بخشش انگہ دو آنکھ جسے حسرت دیدار ہی ہے نار و زرخ سے بچا نالے محبوب خدا واقف حال ہی ہے محرم سار ہی ہے آپ پر جو کوئی ایسا نہ دلا یا ہی دل کہ وہ ان آپ ہی ہیں داوڑ داوڑ ہی روز و شب یاد محمد میں بسر کرتا ہوں
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شوق گویا ہی ہے اور الفت زخا رہی ہے	غیر عصیان مجھے کیوں کو نکلیات چھیل	رست حق ہی بدلت خوار رہی ہے
صاحب حسن ہی دل کا خیر داری ہے	یار طلب ہی ہوا و طلبگار رہی ہے	چشم کیوں کے قریب بروی غم داری ہے
ست کے بغض میں جلتی ہوئی تلواری ہے	بیخبر ہی ہومر سے دل سے خبر داری ہے	چشم محمودی مست ہی ہشیار رہی ہے
اوسک عادت سے دل ان خبر داری ہے	بسکو تو یار بھتا ہے وہ میا رہی ہے	اسمین کچھ بید ہو رنہ تغافل کیسا
کو تعلق ہی نہیں اور سرو کار رہی ہے	خوشحال گل ہو تو ہوا دے بھلا کیا نسبت	گل کے پلہ میں چھینا ہوا اک خار رہی ہے
اوسکے عارض سے ہونے لگی گلشن پیا	شیقتہ گل ہی نہیں بلبل گلزار رہی ہے	طرز کیا اہوت کا فرہنگی تونے
کیوں یہ پیشانی پر نقشہ ہی چرنا رہی ہے	نر سے کہتے تودہ سب کچھ میں غامی نوکریں	یہ تو چمن ہی ہے جہدہ ہی ہوا قرار رہی ہے
بہ طرح باقی ہو دل پیکہ جلی آتی ہے	گلیاں زمین کیا شوخی رفتار رہی ہے	پوچھتے کیا ہو کسی دل دہشتی کا پستا
اپنے گم رہن ہی ہوا و جانب کسار رہی ہے	نہیں ممکن کہ جان میں دل بے رخ نو	بہمن دہر میں کوئی گل بے خار رہی ہے
دل کو گیمو سے مجب واسطہ الفت ہے	کہ یہ آزاد رہی ہوا اور گرفتار رہی ہے	عزمین کون برستا جو صفت بل کیسین
دیدہ تری ہی ہوا و رابر گہر بار رہی ہے	سنگدہ حال دل لاریہ کہتے چھیل	بکھرنادٹ ہی ہے کچھ شوق کا اٹھا رہی ہے
ای شوق مستجو ہی کچھ نہ کچھ تو ہو	اوسکا طاعت کو ہی کسی کچھ نہ کچھ تو ہو	کاغذ اور مٹاکے کتنی ہو گلشن میں غلب
گر گل نہیں تو تو ہی کسی کچھ نہ کچھ تو ہو	بیدار گر ہو تم تو سینگے جنائین اس	صبر و رضا کی خوبی کسی کچھ نہ کچھ تو ہو
راحت ملی نہ عشق میں اوسکے تو تم نہیں	ای یاس پاس تو ہی کسی کچھ نہ کچھ تو ہو	ناگدا اپنے پاس وہ دلبر نہیں شو
ملنے کی آرزو ہی کسی کچھ نہ کچھ تو ہو	گر ہم کلام مجھ سے وہ غیچہ چن نہیں	قاصد سے گفتگو ہی کسی کچھ نہ کچھ تو ہو
کل تک جو غلبہ تھے و مترس نہیں	گلشن میں اوسکی بو ہی کسی کچھ نہ کچھ تو ہو	منا کہیں ہے اوسکا یہین جانتا ہوں خوب
خیر و کل مستجو ہی کسی کچھ نہ کچھ تو ہو	لطف و کرم کی او کو جو عادت میں چھیل	جو سوہنم کی خوبی کسی کچھ نہ کچھ تو ہو
الفت نہیں چن ہی کسی کچھ نہ کچھ تو ہو	اچھا وہ بے وفا ہی کسی کچھ نہ کچھ تو ہو	آپس میں میل جول کی باتیں نہیں ہوں

رکین ریالمن بھٹے



ہنگ میں آج بسنت جملے رہے

م نوم نوم تاور دانی تاور دانی او دانا تانا نوم او دانی
او دانا تانا نوم تانا ریدانی غنی لانا تانا ورنان نوم تانا نوم

س خود رفته کوافت مین سنبهالان

کی تقدیر میں کامل ہی کا رہنا

سادس شوع کو اقرار یہ ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



روز - خلافت مہر عالم فروز - جناب وزارت مآب امیر حکرم میں کلمہ فتح والا مقرر الملک - صاحبزادہ محمد عبدالرشید خان
جب ہمارے درجہ جنگ سی ایس آئی - نائب لکریا و الیس پر یڈنٹ حکمہ ختم شدہ کونسل دربار ٹونک او اہل متہ اقبال و اجالہ



اعلیٰ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرا مگہ و ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس مورث اعلیٰ ریاست تھانہ
شاگرد مراد شہزادہ مستند حضرت اسد لکھنوی سلطانہ القوی۔ آپ کا سال میلاد ۱۲۶۲ھ ہجری ماہ شوال ۲۳ تاریخ پنجشنبہ -
زیب افزا امیر انجمن فخر الملک - سے تاریخ ولادت برآمد ہوتی ہے آپ کی علمی و وسیلہ مغربی و ملکیتی و روئے و عدل و
وکالت و انضباط بدعت و فساد و تاریخ ہذا سے ظاہر ہے۔ جو کہ ملک خدا و زمین برہ و داد انظام ملک و مالی فرمایا جو اس سے
ہر ایک آدمی و اعلیٰ ماہر پہنچول شخص عیان را چہ بیان۔ آپ حسب الحکم شعوری یا بتفریح خاطر قدسی بشرط انقراض امور و مر جو عہد
سرکاری گا ہے ماہے غزل فرمائیے ہیں۔ یہ آپ کا کلام پر تنویر ہے۔ ماٹار اٹلیہ تصویر ہے۔

غزل غیر طرح

ہوئی جسے نصیب بدلتی تری مرا چین گیا میری زندگی
تین ہوں طالبہ یزدت را بجا ہوں اگر نہیں آتا تو نواب میں آ
یہ اندکے غم سے نہ لے کہیں کی کہیں نہ ہالے خدا کی قسم
رخ یا پر جسے نظر ہے ہڈی وہی شکل چہ پیش نگاہ کسری
کبھی جمل سے دل مرا اٹھا کر کبھی آکے یہ پوری مرا کر د
کسی دم سے دل کو قرار تو ہو کبھی نہ یہ دیدہ و زار تو ہو
تھیں یا دورہ دن تو ہونگے صبح کجور تو کو سوئے تھے بلکہ ہم
بت پرور ہنشین سے جوا کہہ لڑی دل و دیون کی خبر کچھ نہ پڑی

نہ جگر کو تو سرار نہ میں ہوجی مرا چین گیا میری زندگی
مرا مان کامری جان کبھی مرا چین گیا میری زندگی
تھیں یا دورہ دن تو ہونگے صبح کجور تو کو سوئے تھے بلکہ ہم
کبھی آکھ لگی نہیں ایک گھڑی مرا چین گیا میری زندگی
کبھی غم کے عوص میں تو یا و ن خوشی مرا چین گیا میری زندگی
کبھی آکھ دو چار ہو یوں ہی سہی مرا چین گیا میری زندگی
نہیں اب وہ گاہ و کرم کی رہی مرا چین گیا میری زندگی
رہی رنج و قہر میں یہ جان پسندی مرا چین گیا میری زندگی

ہوا سستی آگ وہ رشک بری یہ تو غصے کی بات ہی کوئی شقی
ابھی قیہ و زاتی زبان تنی ملی مرا چین گیا مرا چین گئی

رسا۔ کلاش چون درجے بہا۔ امیر الامرا امین الملک جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خاں صاحب بہادر غالب جنگ
ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر بنو مغور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرا مگہ۔ براہ حق جناب وزارت آب
القاب۔ شاگرد مراد شہزادہ مستند حضرت اسد لکھنوی سلطانہ القوی ہم ۴۴ سالہ۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف کبھی کبھی
بہر تمام داستانہ و مال کلام شعر فرمائیے ہیں واقعی آپ کی طبیعت رسا سے نتیجہ طبع کا یہ نمونہ ہے۔ غزل طرح

ہے ترے فضل سے چہرہ پر پتھر میری
وے نہ دشمن کو ہی اندھ مصیبت میری
بے مروت ہیں یہ سب جان حینہ فہر
ہوگی اندھ محراب شبِ فرقت میری
بھرتن ہو گئے اپنے ہی پرانے دیکھو
میں انہیں دیکھتا ہوں دیرِ مقرر میری
مور نہ جفاک نہیں کہہ بھی حقیقت میری
ہاں جاتی ہو جو الفتِ سطلیت میری
ماں لے ایدل ناکام نصیحت میری
عکسِ صبل اور کبھی خواب میں بجاتی
ہے کہیں جان کہیں لکھن حسرت میری
آرزو وصل کی رکھتا ہوں دینس کہیں
صبح ہوتی نہیں شام شبِ فرقت میری
شوقِ دل اور بڑا دیا ہوا ہست میری
روزِ مشرے ہی افزون چورازی کی
میری بشاری سے بہتر ہے غفلت میری
فرطِ شادی سے شبِ صبل ہیں دونوں جہلن
روزِ شوق سے جو کرتے ہیں نکایت میری

فدا - ناظم بے بتنا۔ جناب صاحبزادہ محمد ناصح صاحب بہادر رانوں حضور پیر نور دام اقبال غفلت الہ جناب صاحبزادہ حافظ
محمد عبدالکریم خان صاحب بہادر شریق ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ بخت القروں مورث اعلیٰ ریاست ٹوکیک
عمر ۵۵ سالہ شاگردِ سرآمدِ شہر استند حضرت استاذِ لکھنوی سید امجد القوی۔ صاحبزادہ صاحب جو موصوف گاہے ماسے فرما کرتے
فرق سپاہ گری میں یکتائی روزگار میں آپ کے طعنازدیہ اشعار ہیں اور سپہ سالارِ غازی خونی صورت - غزلِ غلیظ

نفضل تیرا میرا ہر حال میں شامل میرا
کسی دشمن کو ہی اندھ دے دل میرا
نہ کسی دوست کا شکوہ نہ گلا دشمن سے
سر جھکائے ہوئے روتار ہا قائل میرا
تم شبِ صبل دعا میں یہو کی مانگو
قافلہ ش گیا آکر سر منزل میرا
اپنی شکل آئینہ میں دیکھ کے وہ کہتے ہیں
سینہ یار کے سینہ ہی گیا بل میرا
ہو کے یوں بی جان بنگیا قائل میرا
شوقِ نظارہ ہوا جاتے سے عامل میرا
جرم میرا جو تیرے دل کسی نے پوچھا
تم سلامت ہو تو ڈوب کے گا کسی دل میرا
کو گئے وصل کی شبِ مہرِ فرخ و خوش داس
آپ شمشیر میں اب خون ہو شامل میرا
دلنے آغوشِ قصو میں یہاں تک کہینچا
آئیے جلد کے پہلو سے چلا دل میرا
کلام آسان ہر شکل سے بھی مشکل میرا
کس طرح مہرِ جلال رخ جانان دیکھو
جان آفت میں پھنسا تا میری دل میرا
اپنی آنکھوں سے دم گریہ یہ کہتا ہوں
وصلِ فرقت میں ہوا جانا ہو شامل میرا
قتل کے بعد ہی جو شوقِ شہادت باقی
وہو مڑلاتا ہے کمان سے یہ قائل میرا
اور دن سے یہ شبِ وعدہ زیادہ قیاب

سیرِ شمعِ جوش میں آ کے کہتا ہوں فدا
تھا ہر طبعی ہے شمار کو نہ ساحل میرا

وافی - بہ کلامِ مطروفاں جناب صاحبزادہ محمد عبدالرؤف خان صاحب بہادر رشتہ جناب صاحبزادہ کا محمد یا خان صاحب
بہادر آرمی مرحوم ابنِ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلد کمان مورث اعلیٰ ریاست ٹوکیک عمر ۴۲ سالہ - صاحبِ دیوان شاعر



سر آمد شمع مستند حضرت اسد کلمنوی سلمہ اللہ القوی۔ یہ طرہ سخن ہے شعر شریفین بالکل نہیں ہے۔ خزل طرح

اوس یں یہ مہر و موت نہ محبت میری	غیرت رکشتی بڑا عیار سے غیرت میری	پہرے پلٹے ہیں وہ نہ دیکھ کے موت میری
بہشت لغت و اعجاز ہے جاہت میری	مرے پر بھی یہ شان بیٹوکت میری	کہ زارت کہ عشاق ہے تروت میری
چھائی دل پہ تھامے یکدورت میری	کہ ملی جاتی جو سب خاکیں حسرت میری	دیکھتا آنکھ سے ہوں روز سیک لیا کیا کچھ
دیکھ دل کیسوی شہر نک کو شامت میری	کمون کس طرح کہ بڑا بہ شہیت مان	ورنہ میں جاتا ہوں جو حقیقت میری
دیکھ نہ راہ کہ قیامت میں گناہوں کے سبب	لب اعجاز۔ کس کے جو شفاعت میری	جائے غمناش نا صبح سے یہ ممکن نہیں
کہ شہت ازلی ہو گئی الفت میری	زندہ درگوئی و شہت ہے جو حالت میں	رو نہ تے میں جو کبھی آگ و دہرت میری
آج قتل میں وہ شمشیر لٹکتے ہیں	المدد الدوا و جرأت و بہت میری	ایک جا بیٹھتے دیتی نہیں دم بہر جھکو
دروہ کیا ہے اللہ صیت میری	وہ ہی مجبور ہیں شمع ہی و شاک میں ہی	اب کہیں ایک حرکت کہ موت میری

دیکھتا تفرقہ پروازی گردن وافی	میں تر چتا ہوں کہیں کہیں حسرت میری
تقصیر بنو زل والد و حضرت آئی مرحوم	
ایک کدھر ہر فلک ای سرقد و غنائی تو	طلوبای گلزار بنان بیت ستار بالای تو
ای عیسیٰ سوجہ نفس شہر نہ لہما تو	بلکہ کہ چون میدان مید و لڑخ زیبای تو
ایمان بے دردہ دلان و شادی رنج و الم	ای نکر عمد و فاسد بانی بیدا و موسم
ایرہم ندرای ایضہم باس مہر و کرم	شبہای من در کج غم یاد میرہ سیما تو
ایجان و مجاہد یا مکیو میت و در نہان	کا ہے گاہ نہر کن بر حال زار بیکان
ایضحت و درد نہان بار بار پیا در زبان	چون غنجد در بیان حال غم شیدا تو
خوی تو از لطف و غضب گلشن ہم فزائن	ہر دم نگاہے ہر گون ہم عیش ہم آزار میں
ای دلربا عیار میں و سر و خوش طعنان	کرو آئے دکان میں قد قیامت اسی تو
ای دل لب جان پر دت خود و عالم افسر	از بندگان کن کثرت پندار کتر جا کرت
لفتی کلام دہرت ازین چو بردارم سرت	ایجان قدای غنجد ایک دم در پای تو

گر ہونا گوید مر آن قند و آشوب جان / اندر رشہ و لہر و آبی نایاب و میان / در دل چنگارین و آن ہشت چہین قطع چرخان

آنی کہ دریم جهان گردند و از چنگار / آماجان بود و جان جان ارید بر فغانی تو

سعدیہ کلاش قابل دید۔ جناب صاحبزادہ محمد سعید خاں صاحب بہادر ابن جناب صاحبزادہ محمد عبدالکریم خاں صاحب بہادر شہر قفقاز ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنٹ آرا نگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک بمقام ۵ سالہ۔ جناب صاحبزادہ صاحب شاکر گوئی کے عین بین۔ علم موسیقی میں مہارت کافی و مداخلت وافی سے طبیعت کی یہ جودت صورت کی یہ کیفیت ہے۔ غزل طرح

شربت میش نہیں چاہتی غیرت میری / یا تو اغیار کی ہو یا شب و صلت میری / غیر کی ہر شب و صلت میری

غیر کی ہر شب و صلت میری / نہیں معلوم اسے کتنی ہر الفت میری / اپنے دل میں جو وہ کہتا ہے کدورت میری

ہمیں میں غیر کے ملتے ہیں وہ مجھے یارب / میری ہر غیر کی اور غیر کی صورت میری / جب بھی بھٹکے پہلے ران مے دل کا اگر

شب و صلت میری / مان و صل خیالی تو نہیں ہے کوئی / دشمن جان ہونی پر ادنیٰ نزاکت میری

رنگ آتا ہے بہت اپنی محبت سے بھی تو / دل میں اپنے جو وہ رکھتے ہیں محبت میری / اب خدا چاہے بہت کونین جو مانگا کہی

مڑے دیکھے کو کو گناہ ہے نیت میری / شب و صلت میری بہت کتنی ہر مجھے الفت / شب و صلت میری

کیا کون حال میں اپنا کیمیاں راہ بیان / بے مکے خود ہی مکے دیتی ہر صورت میری / غیر کو نہ تو لگا ہے میں لگاؤں سچے مڑے

نہ تو غیرت میری ایسی نہ طبیعت میری / تم سے الفت ہی نہیں جب تو ہلا تم پہر / غیر کیوں کرتے ہیں ہر شکایت میری

میں سید لورہ کا فریاد مومن منہ / کوئی شکل سے ہو مل کی صورت میری

شیشہ چنگ۔ تیغ نیام کلام رنگارنگ۔ فاصل الامرا و اعمام الملک جناب صاحبزادہ محمد خاں صاحب بہادر شہر قفقاز جناب صاحبزادہ مہین محمد خاں صاحب بہادر ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنٹ آرا نگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک بمقام ۵ سالہ۔ جناب صاحبزادہ صاحب شاکر گوئی کے عین بین۔ علم موسیقی میں مہارت کافی و مداخلت وافی سے طبیعت کی یہ جودت صورت کی یہ کیفیت ہے۔ غزل طرح

موجم۔ جناب صاحبزادہ صاحب شاکر گوئی کے عین بین۔ علم موسیقی میں مہارت کافی و مداخلت وافی سے طبیعت کی یہ جودت صورت کی یہ کیفیت ہے۔ غزل طرح

غزل طرح

ترے عشاق میں ہو تو کہ بہت دیکھنے والے / وہی ہیں کہ حقیقت میں حقیت دیکھنے والے / زمانہ میں بہت ہی اپنی حالت دیکھنے والے

بہت کم ہیں مگر حقیقت کی محنت دیکھنے والے / نگاہ ناز سے اپنا مہلت ہو کہ جان و دل / سہا یا منتظر ہیں تیری جرات دیکھنے والے

نہیں یا وہ بخت گزشتہ رسائی اندھنوں کیوں / کہی ہم ہی تنہا کوئی بزم خلوت دیکھنے والے / الہی کیا تعجب ہے خبر زبان ابرو کو







محمی پر آزار تھیں یہ طاقت دیکھنے والے
چہاڑ لاکھ درود نہیں جیتا نہیں جیتا
تعب میں کٹرے میں مہری صورت دیکھنے والے

مرد دل ہی کسی آئینہ رخسارِ جامان تنہا
میرِ جان نامہ جاتے ہیں یہ حالتِ یکینہ واک
بہلا موقعِ توراوشتمشیرِ جنگِ دوسرے بگوشہ کا

بہت سہ زین اہم اہل بقیہ دیکھنے والے
 کوئی اجنبی کیسا بنا مہین بزم جانان میں
 کہ سارے ست بیٹھے ہیں غمخوار دیکھنے والے

محمود۔ مامی کلان طرود۔ شمس الامان نظام الملک جناب صاحبزادہ محمود و خاندان صاحب بہادر توہج جنگ شمس اکبر جناب صاحبزادہ
 فقیر محمد خاندان صاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر متوفی ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر حجت آرا سنگا عمر ۵۵ سالہ
 جناب صاحبزادہ صاحب موصوف نہایت پابند شریعہ ہیں جب کہیں غزلی کہنے کا اتفاق ہوتا ہے مہندت میں فرماتے ہیں۔ یہ کلان غزلی
 ہے۔ یہ تصویر ہے۔ غزلی غیر طرح۔

کبای و محمود و محمد قی و اد ا ہو
وہی جو پیش عاقل و مر کا مل
بقا بائد کتے ہین ادسی کو
نہوتیرے کرم کا اگر اشا۔

انہی نے جبکہ لامحاصل کہ ہو
 جو ہر دم شغل ذکر و عرفان ہو
 تری جو ذات مطلق میں فنا ہو
 کسی کا ہی نہ حاصل و عا ہوا ہو
 یہ سب کچھ کے وہی لائق ہو
 جو ہر دم شغل ذکر و عرفان ہو

وہاں کیا مثلِ شکرِ مثلِ شبنم
کرے ذکرِ اقی کا جو شبنم
نورِ گرجا وہ انسِ نورِ تیرا
نظرِ تیری عنایت کی جو پس
ہر جہانِ زندگی با درِ جلو

عجوزات پاک بے چون و چرا ہو
تو اور کاٹا رُست ہما ہو
تجلی مد و خورشید کیا ہو
اگر زورہ ہو خورشید سما ہو

صفی۔ واقعات کی بنی ہوئی۔ جناب صاحبزادہ محمد صفی اللہ خان صاحب بہادر الملقب بے بی بی تقیوم بن حضرت نواب میرزا لعل بہادر و حوتم بن حضرت نواب میرزا لعل بہادر مغفور بن حضرت نواب میرزا لعل بہادر و مرور ۳۳ سالہ صاحب دیوان شاگرد مہر شہزادہ مستند حضرت اس کے کنویں سلطنت التوحید بنایا جائادہ صاحب عفو حضرت مولانا افضل الرحمن صاحب مراد آبادی کے مرید ہیں شہر خوبہ واقع ہیں انکی شاعری کا رنگ نہ ہلکے سبب جدا ہے مصرع و مثنوی اس ہے۔ حسن بہت کا کیا کہنا صورت شباب فوغو گواہ ہو۔ غزل غیر طرح

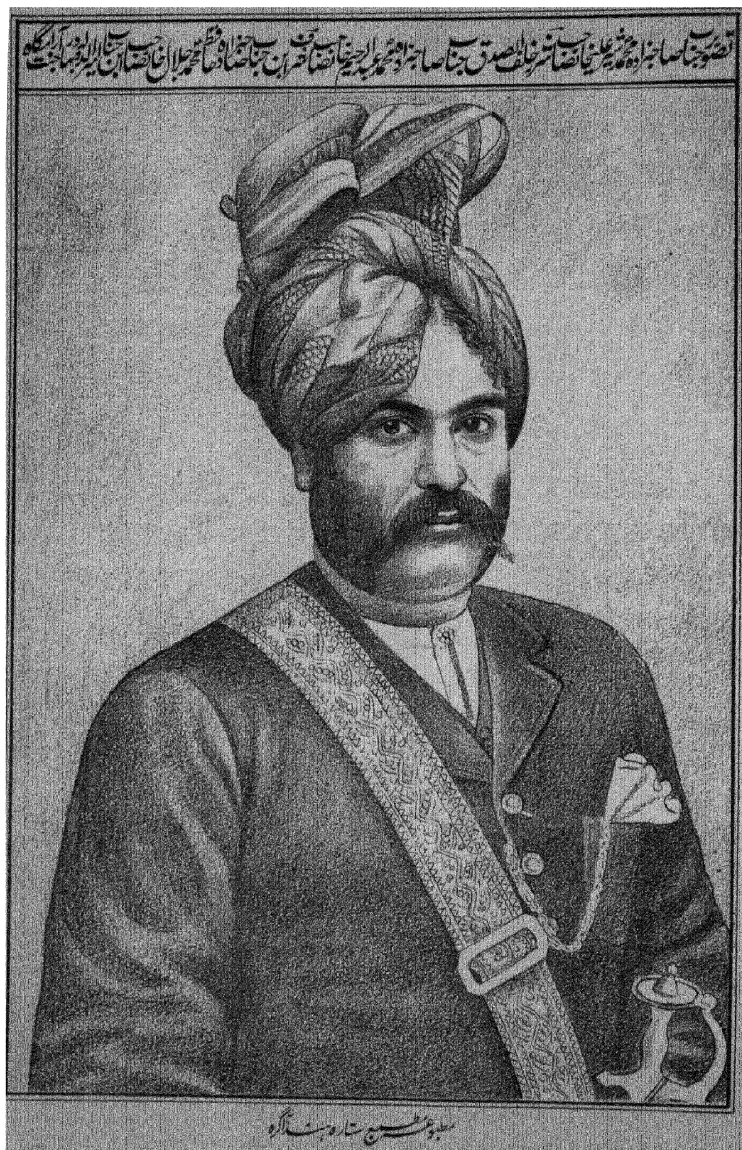
شمر عصفیان سے یہی جاتا جو دلیرا
کام آسان تمہارا ہے تو شکل میرا
شوکر و نین ہی یہ پالماں رہا کرتا ہے
نوٹ جاتا ہے تجھے دیکھتے ہی دل میرا
زنگ لڑا دیتی جو گوش گل ترین کسر

عکس بھی آئندہ میں ہو یہ مقابلاً میرا
تیرگی بخت کی رونے سے کہیں جاتی کہ
ہاتھ میں اپنے رکھنا کہیں دل میرا
کو گویا ہاتھ سے مٹ کر کہ جو کچھ تیری
حال بانگ پر پروازِ حسن دل میرا

کے بغیر نہ دوجی کئی عوض تمنا کا جواب
یہ پیدا نگد میں تل بہر ہی ہوا نعل میرا
پوٹ ہوتا ہے وہیں آنکھ اساسے پاس
بگیا اور کام کا ہر نقش قسم دل نیر
ہے زمین کو چھ بانان کی ہر زلف غیبت
غیبت

اور کسے جو دانا پڑا حسین بن جواد میرا	دیکھ اوبت نہ گزرا نا کسین نظر تو کسے سے	حال عوش ارٹھالے نہ کوئی دل میرا
دلبری کا دوسے دعوئی سے جانا نیکا	دلربا دل پہ فدا دوسے پہ فدا دل میرا	تو بلا لپی رہا گرد کدورت کے سبب
صورت شینہ ساعت ہی صفی دل میرا		
<p>رفیق۔ کشتن مہمانین و رفیق جناب صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب بہادر غلط اصغر حضرت نواب یمن الدولہ بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر میرور۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوفہ شہ ۱۲۸۵ ہجری میں تولد ہوئے ہیں کتب توارخ وغیرہ سے نہایت شوق و اور علم یہ کا شوق اس سے ہی مافوق ہے کہ کسی غزل فرماتے ہیں اس پر ستم ڈھاتے ہیں کیا کما کیا طبیعت ہے ترہ بران یہ صورت ہے۔ غزل غیر طرح</p>		
ذرا ترقی اور مہارن اپنی صورت دیکھنے والے	کر گئے کس کی سبب کچھ شہرت دیکھنے والے	حسین دیکھے بہت پہننے دیکھا آپ کا کوئی
ہمیشہ سے ہیں ہم ہی اچھی صورت دیکھنے والے	برہمن دیکھ لیں تصویر تیری گرت کا فر	تو صورت تو کر مہون تیری صورت دیکھنے والے
سناٹے کے وہ اپنا قصہ غم صول کی شب من	لینے آپ سے جہنم وقت دیکھنے والے	پہا لے لاکھ لاکھ من چھپا کے نہیں جہنم
از این تا میر جاتے ہیں محبت دیکھنے والے	ہیں قاعہ میں اپنے ٹوٹا کتا حشر	یہی ہیں صورت انسان من میں ت دیکھنے والے
<p>شہر۔ شاعر نامور جناب صاحبزادہ محمد شہ علی خان صاحب بہادر غلط الرشید جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب شہر مرحوم ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد بلال خان صاحب بہادر مغفور ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر میرور۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوفہ شہ ۱۲۸۵ ہجری میں تولد ہوئے ہیں چنانچہ مولف نے حسب ایما سے پدربزرگوار مولود مسعود اسم تاریخی۔ عبد الشکور خان تھوڑ کیا اور یہ قطعہ تاریخ ولادت کما ہے</p>		
یافت عبدالرحیم خان شہر	یور خوش روبان بدر مجب	منکر تاریخ آبر و چو منو
گفت ہا گفت۔ عظم الاما		
<p>پہر جناب صاحبزادہ صاحب موصوف نے ابتدا سے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑھ کر تعلیق و تحقیق کی شوق ہم پونچائی خطوبان شہر کے خط کے رو برد گرد ہے خطاطان مشتاق کا دم اس کے سامنے سر دہے فی الواقع اہل خاندان میں ایسا خوشنویس خوش قسم کوئی نہیں ہوا ہے علی ہذا القیاس رنگ سخن کا بھی ہی ڈھنگ ہے جسکے طرز کلام سے فکر شہزاد گہ سجھان انڈیا کی طبیعت ہے ماٹھا رائے کیا صورت ہے۔ مصرع۔ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے۔ غزل طرح</p>		



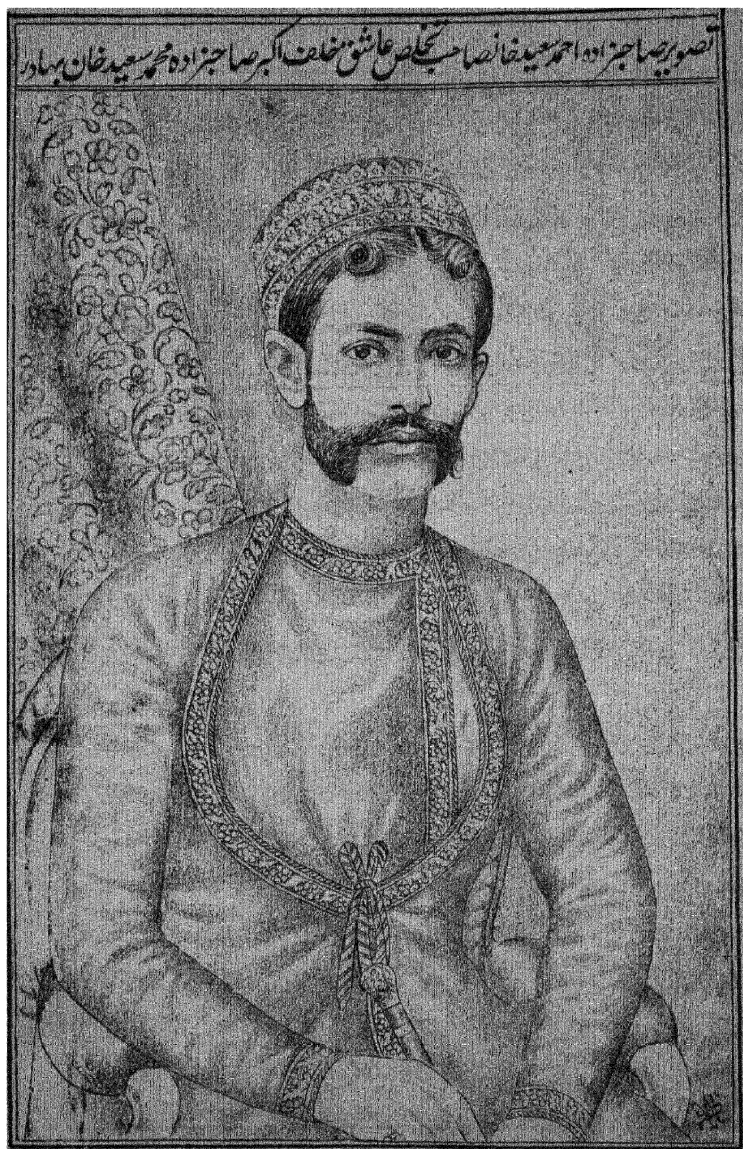


اب حجاب نگہ شوق ہے غفلت میری آس ٹوٹی ہے بند باجلیئے ہمت میری عشق سے نفرت و دلا سے ہم فرقت میں ابھی چپ جامیں جو آجائے طبیعت میری ان وفاؤں پر مجھے دہم و گمان ہوتے ہیں یہی ارمان ہی جاہت ہی حسرت میری ہر جگہ ایک ہی صورت کہیں سو سو پردے	ترم ہو بسے پردہ تو پردہ میں چہ حسرت میری کہیں بڑھ کر چوڑا کتکھاہت میری کہیں جن ہوں کہیں لیڈ کہیں حسرت میری میری بگڑی ہوئی صورت پر خرابی کا بناؤ نکو حسرت بناؤ کہیں الفت میری دل میں اگر بھی نایا نہیں انداز و نسا سو طرح ایک ہی پردے میں چہ حسرت میری	دل میں کیجئے کچھ تو دم خست میری نجی نظر نہ میری چرتی نہیں صورت میری کو تقویٰ میں وہ ہے پردہ میں سے آگے عمر کی تصویر پر چوڑی ہوئی صورت میری تر کر چا ہو تو بکچہ ہی نہیں کچہ ہی نہیں رہ کے آنکھ میں ہی سیکھی نہ وقت میری وہی حال میں ہیں کسی نقشہ دورا کی شہر تر
اہل محشر پہ ہی ہماری جو قیامت میری		
غزل فیض		
ہے برق طور یا دل شوریدہ سر میں ہے انبو دلاشک حلقہ پیشان تر میں ہے یہاں سے حسرتوں نے دل پا پال کو بائت ہو کر ریگ روان تک نہیں ہے میں جانتا ہوں لاکھ چہاں میں دل و جگر کیا برقی کی چمک مرے ہم جگہ میں ہے کتنی چہ شہ پارک عباد و ہوں مگر لغزش مچی ہوئی قدم راہ میں ہے پونچے کا غلط شوق سے پہلے پیام و مسل	شونخ تری نگاہ کی میری نظر میں ہے شامل یہ جسے فیض دعاؤں میں ہے مٹی خراب اسکی تری رگد میں ہے دوہڑے ارٹا ہا ہے جاکھ دل میں ہے نماؤں گاہ ناز کا میری نظر میں ہے لا انتہا ہے نش جام موس شباب ترم کا ہی چمکا مرے پاؤں نظر میں ہے دیتا ہے کچھ شتاب روی کا سری ہوش جویتی ہوئی زبان میں نامہ بر میں ہے	فرقت میں جوش مجلس ناظم نظر میں ہے میل فغان کو ہی یہ بیضا اثر میں ہے فائل میں قیام کیلیدل سر اسے دہر ماخوسم ہی پہلوی زخم جگہ میں ہے مدے گزرتی ہیں جویاں بقیر ایران مید ہب سر و خیم تنافل اثر میں ہے یہ رعب و داب کو چاہت تل کا دیکھتا پس ماندہ جو نشان قدم رگد میں ہے ہوئے میں آب بتان جہان کسل
چہاں خا رہتا راز نہان کا دل بھما کر کسی سے راز نہان کا	بیکڑنگ چن گیا چوڑا دان کا مذا خا نغمہ سے راز نہان کا	شب فرقت خیال میں جا رہا جان کا بھٹا دل بھہنا تو ان کا

سلام بریں کو پناؤ دے ہے	بہمن مویا خاطر با سبان کا	اوسے کیونق قی تو اہل وفا پر	کہ شمع بستی تو ایسا کمان کا
انہیں تیا دہ کو باہون قتل	کہ بکھو غرق ہو خود بہمان کا	جرا تو تم کے اور ہر پہ اوٹا	خزانہ دہ تو ہماہو ناتوان کا
اے کتے ہیں کہ دل پر کیسے جبر	نیا سو جا ہے پہلو استخوان کا	میں نکل کو روکتا ہوں ہر نظر کو	جراں ان دونوں جانب اہل تھان کا
تمہ پر پردہ ڈائے خوش نازوں	بخت ہند چڑ با نام آسمان کا	عیان ہر گفتگو سے بدگمانی	کہ دل لیتے ہو کیر راز دان کا
وہ چنی نیم گویا پرین نازان	نگاہیں کا مدیتی ہیں بان کا	ستم ایجادیان تو کس ستم	گمان ہر جہ صعد بگمان کا
مستہ ہوا گر انکار سے وصل	تو ہم چوچہ لہریں ہوئی زبان کا	مقرر کا نین اوسکے پر ہے	قمر قمر تو کی زبان کا

عاشق - لائق وفاق جناب صاحبزادہ احمد سیاح صاحب بہادر ضلع اکبر جناب صاحبزادہ محمد سیاح صاحب بہادر رامون جمہور پر نور دام اقبالہ ان جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم سیاح صاحب بہادر شریق مرحوم صاحب حضرت ذیاب اید اللہ ولہ ہا بنزغور صاحب دیوان شکر حضرت حالی و داغ وغیرہ دہوی - جناب صاحبزادہ صاحب موصوف شمسہ اجری میں تولد ہوئے ہیں بہت خیر خواہ تاج ولادت پر یہ صحیح ہو - احمد علی بن محمد سیاح صاحبزادہ صاحب جو موصوف نے بتدا کتب برہہ پڑنے سے بہرہ فرما کر فن شاعری کو فنی نیا سیاح صاحب سے حاصل کیا بعد ازاں حضرت حالی و داغ وغیرہ دہوی سے وقتا فوقتاً غزلیات پر اصلاح لیکر فن شاعری میں استعداد میں پہنچا - اشعار اشد غزل میں چچا بالکنا اسکا حصہ چہ بنا بناظرین اکی غزل سے شبہیہ درج مذکور ہے - شبہ کیش میں اوستا و میں تصویر کی رنگ آمیہ نہیں رشک ہزارو میں - غزل طرح

اوسے کس طور سے ہو جائے محبت میری	یہ قنای جو سمجھو تو ہے وحشت میری	اسی صحبت میری کہین ہی غیرت میری
یوں جو دشمن سے گریز از شب زنت میری	وکیلہ بات میں لک عشق کا پہلو میری	تو کرا کہیں اعدا سے شکایت میری
نہو قسمت ہی میں ملنا تو کچھ کوشش بیکار	نہ تمہاری کوئی عظمت ہے نہ غفلت میری	اللہ اللہ سے عشق و دوس کا شہرہ
اُنکے اختیار ہی کرتے ہیں بارت میری	غیر یا مال کریں بس لے لطف میں یہ	اپنے کو چہ میں بناتے ہیں جو تربت میری
ہے دے دعوی الفت یہ سوائی دس	کچھ نہیں ہوں تو یوں ہو گئی شہرت میری	میری تصویر کا دھوکا ہے جاکو مجھ پر
سرخ وقت نے بدل دی ہے صورت میری	سخت جان رہ ہوں کی شکل نہیں لگی توتو	ہے تری تیغ کے قبضہ میں شہادت میری
تھے چمان دغا پر سے جو باز رہا ہے	اوس سے کمزور نہیں عشق میں بہت میری	کیا کوئی تازہ ستم بددعا یا د ۲ یا
آن وہ پوچھتے پرتے ہیں جو تربت میری	یہ بُری شکل ہی کام آئی کراچ آئین	نہں پر سے دیکھ کے بیساختہ صورت میری





لیکے ٹخن کو وہ آجائیں وہین تو کیا ہو	نہ جانا نہ جانا کہین تروت سیری	یہی کہہ ساغودیا و سب سے ساقی
پیش ہر جا لگا ہر قی نہیں نیت میری	اولے دل میں بہا طبع دہانہ سنگیری	پہر نہو جمل یہ تقدیر یہ قسمت میری
وصل کیا خاک ہونہ میر جب اونچی چھوٹا	لو بند آئی تو کیا کچھ نہت میری	میں نہ چاہوں کہیں بیدا کا بد لاہر گز
بات رکھ لے وہ اگر روز قیامت میری	لیکے ٹخن سے اسے جلد کہیں چاک کڑ	انگی اپکی تصویر میں حیرت میری
اب نہ پتھر وہ کہے سچ میں کچھ ہوش نہیں	بس مے دل ہی میں ہنسنے دیکھا تھی	ننگے دل تو مراک کام مگر مجا تا ہے
خاک غول ہو پہر سچ تو چھوٹا میری	نہیں لٹا ہر میری حوض تنہا کا جواب	چپ شب بھل میں تکتے ہیں چھوٹا میری
غیر و حیرت خون فانیشت فی تو بہ	کیا ہوں میں ہی تو تاثیر محبت میری	جس سے کہتا ہوں وہی بات بھٹا چہ بیان
اس بہری بزم میں دیکھے کوئی خلوت یگانہ	نہ پڑھو فاقہ یہ سب میں شہیدانِ وفا	آپ ہر قہری کو جانے نہ تربت میری
تم مجھے پیا کر دو اور محبت سے مٹو	ابھی آجائیں گی مجھ پر طبیعت میری	ہو کے عاشق نہ کہیں بد را جاکاہ سہون
	ایچھا مجھ پر ہی آجائے طبیعت میری	

احسان - سحر بیان - جناب صاحبزادہ محمد احسان اندر خان صاحب بہادر بشیرہ زارہ وغیرہ حضور انور اہم قبائل
خلف الرشید مغول الامار ممتاز الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عنایت اندر خان صاحب بہادر صفد جنگ مغولین جناب حاجزادہ
حافظ محمد جمال خان صاحب بہادر مرحوم امین حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و زہر و نور علی ریاست ٹونک - شاگرد رشید
جناب صاحبزادہ احمد سعید خان صاحب عاشق - مولف نے تاریخ دلاوت صاحبزادہ صاحب موصوف یہ کمی ہے

بشکوی سر دار و لا نژاد	شہرستان اندک پورے بڑا	چو کہ پادشہ کس تاریخ سال	کہ نامہ جالہ بطور مثال
بلک سر و گشت تاریخ آن	بلند پتھر و اینت تاریخ آن		
اسکے کلام کا یہ رنگ ہے تصویر کا یہ رنگ ہے - غزل میں			
تو زمانے کو خدا بابت و محبت میری	دیکھتا ہوں کہ جان کو بڑھکایت میری	نہیں کیا کون کچھ جو حالت میری	
بس ہی بھوکہ تپہ ہے طبیعت میری	کچھ ترسے مٹنے نہ ملنے کی نہیں ہر پروا	لطف دیتی ہے مجھ کو محبت میری	
دل مضطر کو ہوسکین یہ ممکن ہی نہیں	تم سے چھین پے آئے وہ طبیعت میری	خواب میں مایا جتنا وہ محبت میری	
میں سے چونکے وہ دھوئی بہت میری	رہنچ سے میرے بہت رخ اوٹھائے ہو گئے	نہ کہہ کر کے اور نہ کو کہہ رت میری	

یورسانی ہی جہاں شکیں حصول طلب یون نہیں کھنڈیں لیکن وہ محبت میری یوتوہر حال میں سے خاطر دشمن یہ نظر	آئی اور آئی کمان ہادی طبیعت میری اسی بنالے سے تباہی ہی بنیہلیں گے کبھی اتحان کے لئے موفی جو موت میری کام آجائیگی اک روز یہ شہرت میری	بیوفانی کہیں بجائے نہ کہیں ہے یہ دور اپنے وعدہ پہ وہ پھٹے ہیں ضمانت میری مفت بمنہ نہیں بوئیں جہاں میں احسان
حقیقت - مخزن عصا میں لطیف جناب صاحبزادہ محمد حنیف خاں صاحب بہادر ضلع شمس الامہ نظام الملک جناب صاحبزادہ محمد حفیظ بہادر بنو جنگ ابن جناب صاحبزادہ نصیر محمد خاں صاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر بنو حفیظ ابن حضرت نواب پیر اللہ بہادر برہم پور سالہ شاہی حضرت بسمل و قسطہ شیر آبادی - اچھی طبیعت ہے اس پر یہ صورت ہے غزال غیر طرح	تھیں میں انہوں عشق صورت دیکھنے والے قیامت میں تو انہوں ہونگے صورت کی جوڑا سہارا دل دیکھیں اسکا ایسا مولیٰ کی بات بیرا شکل اپنی دیکھیں میری منظور دیکھنے والے ذرا شیار ایدل آج تیرا امتحان لین گے کے ہیں نہ انکھیں تیری صورت دیکھنے والے میری سحر وفا کا نام کیا دہرے کو آئے ہیں	وفا کو وعدہ دیدار کا وہ موقع ہی ہمارا حال دیکھیں اپنی صورت دیکھنے والے وہ بولے نام پرست آئے دیکر کہ یہ لہجہ یہ دونوں تان میری تانیں تو انہوں محبت میں تاشاکی محبت دیکھنے والے تاشاکی یہ چہرے نہ دیکھا آئے نہ بکرا ذرا عادت تو دیکھیں اپنی عادت دیکھنے والے حقیقت ایسے کما کی آپ صورت دیکھنے والے
وفا نصحت اتنا جناب صاحبزادہ محمد حسن خاں صاحب بہادر ضلع مہر خاں الامہ نظام الملک جناب صاحبزادہ محمد خاں صاحب بہادر شمش چنگل ابن جناب صاحبزادہ فیض محمد خاں صاحب بہادر مرحوم ابن حضرت نواب بہادر بنو حفیظ ابن حضرت نواب پیر اللہ بہادر خاندان شاہرہ جناب سید محمد ناظر حسین صاحب ناظر سکندر آبادی جیل صدر ریاست ٹوکی تہذیب مولف - صاحبزادہ صاحب موصوف ۱۲ ہجری میں تولد ہوئے ہیں انکی تصنیف سے دو دیوان ہیں ایک زبان فارسی دوم زبان اردو شعر گوئی میں چنگار ہیں یا انکے اشعار میں تصویر سے ظاہر فرات ہے دیکھئے یہ صورت ہے - غزال غیر طرح	انہاں دیکر رہا ہے اچھوتا نہیں ہون میں انہاں دیکر رہا ہے اچھوتا نہیں ہون میں	انہاں ہاں فرہ تو پاک ہی الفت میں ہے مگر



ایمن وہ غیر سے جائے مصیبت میری
راہنمائی کا رہتا ہے تصور ان میں
آپ ہی حضرت ملین کوئی طرفہ سمجھوں
آجکی ہر سہی بر طبیعت میری
پاس نصیحت رہی وہ میں عزت میری
چال کیوں جو نہ کو جو چیلے جس کی چال
عاشقین کا دوا تہنیں اسوجہ سے تین
قد آدم ہے جسم یہ کدورت سیری
کیوں لگا کر میں ہو جائے شہید نہیں ملوں
تینج قاتل کی زبان پر ہے شہادت میری
وصف جس مڑے وہ کرتے تھے راہ ہمارے
اباوی مڑے وہ کرتے ہیں شکایت میری

افسر مترنم فوق اقبال برتر جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب کبیر خلعت شرف الام احمدیہ الملک جناب صاحبزادہ احمدیہ
صاحب بہادر فتح جنگ داماد حضرت امین الدولہ وزیر الملک جناب نواب حافظ محمد راجہ ایم بیخان صاحب علی قیولت جنگ ادقناہ
۲۱ سالہ شاگرد مولف۔ کبھی کبھی حسب استدعا سے بعض بہن اباب شکر کئے کا اتفاق ہوتا ہے ورنہ مدون شو بہن کی طرف ملقت
ہی نہیں ہوتے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کا یہ کلام یہ تصویر ہے یہ شباب کی تصویر ہے۔ غزل طرح

تم جو بے تو بدل جا بیگی حالت میری
غم سے کھمبہ دوری ہو جا بیگی صورت میری
شرم تیری تجھے اور مجھ کو روت میری
زلزل کی یا کسی کی نہیں آتی ہے اگر
کیوں شب وصل پیش ہونے کو تو
میں وہی ہوں وہی صورتی یہ تیری
اے تو جا بیگی ترم سے یہ مصیبت میری
نامہ برجید سے جو خلیک کیا پاک و سن
دیکھ کر دیگی یہ جنام بمان دونوں کو
و شمی تیری تجھے مجھ کو روت میری
آپ کو ہراسی مڑے ہے محبت میری
دیکھ کر مجھ کو دہیران ہوا اسر

رکھیں۔ معنائیں آفرین جناب صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان صاحب خلعت جناب صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان بہادر
مغفور ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان بہادر مرحوم ابن حضرت نواب لیا لہ و لہ بہادر خلید بکان صاحبزادہ صاحب
موصوف کا سال ولادت ۱۲۸۱ ہجری ہے اولاد صاحبزادہ صاحب کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پیرا کرتا بن شاعری کا
شوق کیا چند روز کی شوق میں اس فن کو ہی حضرت اسد الحسنوی سلمہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کر لیا یہ تمہیل میں صورت کی یہ فہم ہے

قائم اک شکل کیو کہ جو طبیعت میری
شان مفاد و دولت ہے محبت میری
سوئے کے کی شب غم کے عیادت میری
دلین دیجے محفل میں نہ دیکر ہوش نام
دوسر دیکھی نہ گئی جبکہ اذیت میری
پاس الفت ہے تو کہ کج عزت میری





عشق کیا شمع تو ہمیں نہیں تاکا کچھ بھی
 سن کیا جیسے چہرہ طبیعت میری
 درختوں کی ہونے کی صورت میری
 عہد غلی میں کی تھی ہوس کی شوخی
 و لکشی ان میں خلا تھا ایسی کیوں ہے
 شعلہ بن جا لگی اک درخشاں شہر میری

تم عیسیٰ کا اثر کتنے بنائے رنگین
 عشق سے دہریں قائم ہو کر ملت میری

شہیدا۔ مذاق انما جناب صاحبزادہ محمد حمید اللہ خاں صاحب خلع جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان بہادر جنرل
 لشکر فوج بکر حضور پر نور دام القبالہ۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف کا سال ولادت ۱۲۸۷ھ ہجری ہے۔ صاحبزادہ صاحب
 و سرسید کا بن مولف سے بڑا کچھ خط مستعین کی شش کی اور خط عربی کی اصلاح جناب مولوی احمد نور خاں صاحب خوشنویس خط
 عربی شاگرد شہید حضرت میاں جی عبداللہ صاحب رانی پوری سے لی۔ حسب فرمائش بعض اجابی صادق الوداد کو بھی شہر میری
 فرماتے ہیں ابھی طبیعت ہے یہ نتیجہ طبع کی صورت ہے۔ یہ صورت تصویر برتر نور ہے۔

نقشِ سخنِ حسان ہونی تربت میری
 بعد مرنے کے گلی سب پر محبت میری
 لی خبر کس نے بناؤ شبِ فراق میری
 ناؤ کا قند کی ہمیشہ سے ممکن نہیں
 ایسے ویسے کی سنوں کس لئے ایسی بوی
 ایں کیا اور گئی دنیا سے ہی غیرت میری
 پونچھی کس شان پہ ہے شانِ محبت میری
 پونچھی انون تک ہے ہر اتز کرہ زمین رسا
 پس گئی چال رسائی کی بلاغت میری

و لکشی انما جناب صاحبزادہ محمد حمید اللہ خاں صاحب خلع جناب صاحبزادہ محمد اسفندیار خان بہادر جنرل
 لشکر فوج بکر حضور پر نور دام القبالہ۔ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف کا سال ولادت ۱۲۸۷ھ ہجری ہے۔ صاحبزادہ صاحب
 و سرسید کا بن مولف سے بڑا کچھ خط مستعین کی شش کی اور خط عربی کی اصلاح جناب مولوی احمد نور خاں صاحب خوشنویس خط
 عربی شاگرد شہید حضرت میاں جی عبداللہ صاحب رانی پوری سے لی۔ حسب فرمائش بعض اجابی صادق الوداد کو بھی شہر میری
 فرماتے ہیں ابھی طبیعت ہے یہ نتیجہ طبع کی صورت ہے۔ یہ صورت تصویر برتر نور ہے۔

سحر۔ سحر جناب صاحبزادہ محمد شفیع خاں صاحب خلع جناب صاحبزادہ محمد عبدالحکیم خان بہادر مولانا جناب صاحبزادہ
 حافظ محمد جمال خان بہادر موصوف ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنت آرمگا۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کا سال ولادت
 ۱۲۸۷ھ ہجری ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے دریا کے میں مولف سے بڑا کچھ دیگر فنون مثل شناخت و ساخت کبوتران پری پرواز
 و مرغان رنگ باز و غیرہ کا حقد حاصل کئے۔ شہزادہ کم کتنے ہیں ہما کا زبان میں ابھی مداخلت رکھتے ہیں چنانچہ یہ رنگ طبیعت سے

شہر میری رگنی تلک کا مود
 آستانی شروع تالِ قیمری سے

پیا بن تربت ہون دن رتیاں
 انترہ خالی تال سے

اودن بن جیا گہراوسہ چین نہیں آوے - کاے کمون مین سکھری اپنے من کی بقیان

اترہ خالی تال سے

نس اندھیری کاری جیارا دراوے - تھر پیا پر پس سدہاے - جامی کمو کوئی اتھی عرجوا -

دھرت مین موری چمت میان

سہری

آستانی شروع خالی تال سے

جاو جی سیان تم نہٹ اناری سے

باتین نہ بناو ہولی ہولی پیاری پیاری

اترہ خالی تال سے

پیت کی ریت تھے سمجھتا نا ہیں

سگر و جتن کر مین ہاری ہاری

اترہ خالی تال سے

تھر پیا تم کا ہو کی نہ مانو

سب سکھیاں سمجھائیں نیاری نیاری

اترہ خالی تال سے

آستانی شروع خالی تال سے

موری رنگ سے بھوے ڈاری کڑی تپدا

شرع تال سم سے

لیو چل تھے کیوا ایسا نا تھی جانت - تم کو شیا م سندر

اترہ خالی تال سے

سحر پیا تم سے ہو ری نہ کیوں - جات رہے اچھ دیکھو کو گمندر

ملار

آستانی شروع خالی تال سے

آئی کشا جوم ات پیاری پیاری

کارو کاری بادل چائے کچھ دہنی نیاری نیاری



انترہ خالی تال سے	
ہا اہکات واسکے چنان پرت مہون - بار بار او کی مثنی کرت مہون	
انترہ خالی تال سے	
سحر پیاموری بانت ناہین - تہری کسی سمجھاری جباری -	
آرزو - خوش گفت گویا صاحب مزاجہ محمد یونس خان صاحب عفت چمن صاحب خلف اصغر خانبابہ مزاجہ محمد اسفندیار خان صاحب بہار مرحوم جنرل فوج مظفر موچ حضور نور دام قبائل - صاحبزادہ صاحب ممدون شہ جہری مین تولد ہوئے ہیں - صاحبزادہ صاحب موصوف نے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑھ کر شہر سخن کی طرف توجہ کی چند روز مین کیا سے کیا ہو گئے انکا ایک دیوان مکمل موجود ہے مگر ابھی مکمل انطباع معقولہ کلام کا ایک نگہ نہ ہو سکا یہ رنگ و	
انترہ خالی تال سے	
برو باری نے بگاری چوپہ عادت میری تیرے قدموں سے کہی سر ادا ملنا نہیں پل لگی چال کن جوقناہست میری گوشہ دل مین جو بیٹھا تو نہ کھلا باہر آقیامت جو نہ برائے دے ہر میری مراد مشترک ہو کہ نہ نکلے وہ ہر حسرت میری خود بونی ہر عزیزو سچے جاہست میری ہون وہ غم دور باو مل کئے ہی خیل قابل داد ہے مانی یہ نقاہست میری اور گستا ہے تو بڑھتی یہ نقاہست میری درز ستے ہیں کمر میری تقریر کو وہ نقشِ شیر ہے ای آرزو و کنت میری	
اشرف برادر زادہ حضرت شرف جناب صاحبزادہ اشرف احمد خان صاحب خلف جناب صاحبزادہ محمد عبدالکیم خان صاحب ہمارو مرحوم خلف ابراہیم جناب صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان صاحب ہمارو رفیعورابن حضرت نواب امیر الدولہ بہارو خلدکان صاحبزادہ صاحب موصوف آخر شہلا جہری مین تولد ہوئے ہیں چنانچہ مولف نے حسب ایما سے پد پز گوارو کو مسعود - انترہ خالی تال سے اسم تاریخی تجویز کیا انھوں نے درسی کتاب مین مولف سے پڑھ کر چند روز شہر سخن کی پیچھے مطبع کی صورت ہے - غزل طرح	
ایک دم وہ جو خبر لیکن شبِ فرقت میری منفعل ہو جوں ہونہ نہ دست میری اتور حسرت سے بدل جا لگی رحمت میری اندام آسودن کیوں کر یہ حسرت میری بڑی گیند خج ترا گٹ لگی الفت میری دل سے جو دل کو جاک اہی ہے صاحب	

باتہ وہ کہے کر نہیں کرتے بن فرام
 رعب بد کے ہو چکی ہے نقاہت میری
 صبح غرت سے ہے پر کثرت بصلت میری
 ایک مدت سے میں زندانِ المین ہوں میری
 اخیر بخت چمک پر ہے رنگِ غورِ شید
 خیرت کے کج ہر ماہ کوئی منت میری

آئی اشرفِ رخ فلک کی جو بین یاد
 ایل کی صورتِ گل اور طبیعت میری

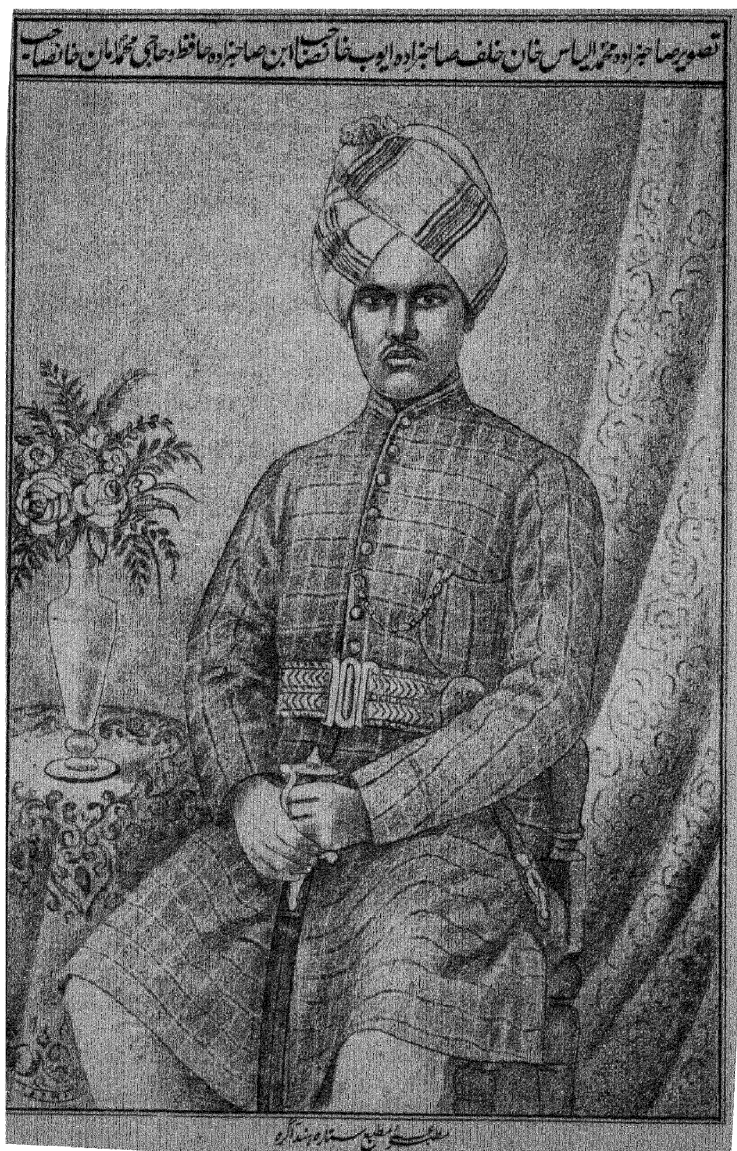
ظہورِ کلامش نور علی نور جناب صاحبزادہ ظہور احمد خاں صاحبِ نعلت جناب صاحبزادہ محمد عبد الحکیم خاں صاحبِ بہادر مرحوم بن جناب
 صاحبزادہ حافظ محمد جمال خاں صاحبِ بہادر مفتو رابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلدیکان۔ صاحبزادہ صاحبِ موصوفین ۱۲۹۱ ہجری
 میں تولد ہوئے ہیں انہوں نے ابتدائی کتب میں تولد سے پر کثرت گوئی کی طرف توجہ کی مگر گاہے ماہے شعر کہنے کا اتفاق ہوتا ہے یہ
 احکا کلام فصاحت و انضمام ہے۔ غزل طرح

کستہ ہیں ضعف میں وہ کیمہ کے قاتل میری
 اپنے خوب ڈرائی ہے نہ راکت میری
 خیر خواہوں پر مصیبت ہے مصیبت میری
 جیسے کوئی سازا نے نہیں ہر مشہور مثل
 توبہ تو یہ کوئی خفیہ حاجات ہیں بت
 بندر کی گادہ اللہ نہ حاجت میری
 کس قیامت کی بلا غیر ہے شامت میری
 بولے شوخی سے پریش جو کھائے انہیں
 اوندہ ہے کیا یہ کمان میں شارت میری

لوں کے گناہِ غناش دل پر شستہ ظہور
 مدنی دیتا ہے خود اس کے ضمانت میری

عیش۔ کلامش چون نیش جناب صاحبزادہ محمد عبدالرشید کور خاں صاحبِ نعلت الرثیہ جناب صاحبزادہ محمد عبدالغفور خاں
 بہادر بن جناب صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خاں صاحبِ بہادر مرحوم بن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر خلدیکان۔ صاحبزادہ صاحب
 موصوفین ۱۲۹۱ ہجری میں تولد ہوئے ہیں شاعری میں حافظہ عالیہ خاں کیت کے شاگرد ہیں۔ غزل طرح

روزِ بخت بدل رفتی ہے حالت میری
 یہ فلک ہے کہ زمانہ جو کہ قسمت میری
 اوسکے جاتے ہیں زنجانی ہو کھوت میری
 میری الفت سے تر ظلم کا جی ہڑتا میری
 اک تر می لف کے نہ میرے دور ترین کیز
 ہر شب بول عدو کی شبِ فقت میری
 میں بشر وہ کہ نکمٹی ہے محبت میری
 سولہ و نکاح نزل ایک دلِ ناریہ میری
 بنگے آنسو شبِ غم دل سے لہو بھی نکلا
 کس شبے وقت میں تمہاری حسرت میری
 کتنے کی کون ہو وہ کی ہو شکایت میری
 سو بولے تو سحر مہر نے جی رشتے میں عیش
 تم نے کیوں بان لیا کیوں نہیں باور آیا
 حشر کی نیند مگر سونی ہے قسمت میری





یاس۔ براعت اساس جناب صاحبزادہ محمد الیاس غاٹ صاحب خلع مہر جناب صاحبزادہ محمد ایوب غاٹ صاحب صابر ابن جناب صاحبزادہ محمد انخان صاحب ابن غاٹ صاحب بخش محمد زانخان شاگرد مولف پرتھویا ہفتہ سالہ۔ کتب درسیہ مولف سے پڑھ کر ابھل حکمہ فوجداری کی کارروائی کیسے ہیں۔ شہر گاہے ماہے کتے ہیں یہ طرز نظر برادریہ تصویر ہے۔ غزل طرح

عشق میں ناصح نادان شیکایت میری	تری عادت ہو تری میری طبیعت میری	آج جھل جھل میں کتابوں کی صورت
وہ ہی دیکھ لے کبھی یارب بوجھ صورت میری	دین کہ کا نہ بامری بیت کو یہ ابرین میں	جیسے تھی جب نہ نکالی کوئی حسرت میری
میں ہی تو جاننا ہوں اغیار سے طے شہب	تم ہی تو کرتے ہو ہر روز نکایت میری	دل ٹھہرتا نہیں اس در کے والو کلین
اپنے طلب کی ہو شیار یہ وحشت میری	بعد مر دن ہی رہا ساتھ مر سے تبت میں	کی تم پارے اس در جبر فاقہ میری
آپ رو پوش ہو گیا کہ جہان ہی نہ پیمان	میری انگوں سے ہی معدم ہو تیر میری	ہستی تازہ نظر سے ہی ہوں پیمان زار
یہ سر فاک ہو گیا خاک یہ تربت میری	و طشادی سے کین جان نکلتے شعل	اک ترقی پہی یاس یہ حسرت میری

تمیہ۔ کلام قابل دید جناب صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان خلع جناب صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان صاحب مرحوم قصص رسا ابن جناب صاحبزادہ حافظ محمد بخت بلند غاٹ صاحب مخفوار ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر آسودہ جنت القرووس۔ عمر ۱۱ سالہ افسوس صاحبزادہ صاحب موصوف کے والد ماجد نے عیدین شب بایاب میں سفر آخرت اختیار کیا۔ بنابر ناظرین قیافہ شناس او کی تصویر ذیل میں درج ہے اور ان کا کلام بسبب نایابی کے نایاب ہو گیا ہے۔ غزل امتیہ غیر طرح

مومن کو فنا کر لو قہا سے پہلے	ہوئی زمرہ میں کرمان جو قہا سے پہلے	عاشق شہنشاہ ہوا شمع و لا کا ہوا
عشق احمد میں عجب کیا ہو جو پناہ	کہ پونچھ جان میں عین قہا سے پہلے	اب یہ حالت ہو کہ کتاب ہوا ہونا
مہر نہیں جینا نہیں لایا کا کل	چاہے جتنی عشق قہا سے پہلے	کیسے پیرائے کی گری ہو خوشنہ
نہ تیرے جھل میں جی لگا تمیہ	نہ تیرے جھل میں جی لگا تمیہ	کوئی آہی تھا جو کہ پناہ سے پہلے

نار فصاحت شعار صاحبزادہ احمد نور خان خلع کبر جناب صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب اسٹ جنرل افواج ریاست تونک شاگرد مولف۔ عمر ۱۱ سالہ۔ زبان انگریزی میں اچھی مداخلت ہے ان کے کلام کا یہ رنگ و انصویر کا یہ ڈھنگ ہے۔ غزل امتیہ غیر طرح

رسول پاک کی جو یاد میں آنسو بہاتا ہے	وہی تو شعلہ نار جہنم کو بجھاتا ہے	خیال روی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ ہر دم
سویلین کے صورت مہر کی جلوہ گاہا ہے	بلا شک وہی قہرون حاجت ہوا مال ہے	روپا کے جو ساتھ تھا پناہ دھاتا ہے

اوسے ازراہ حاصل شدہ دیدار معنی ہے

دل کو خیالِ روی شہدہ دوسرا ہوا
محبوبِ ذوالجلالِ لقبِ آپ کا ہوا
احکامِ دینِ پاک سے تنہی کچھ نہ آگئی

محمود مہر و غیرتِ پیرا لکڑی بچہ ہوا
عشقِ شبابِ سیدِ عالم ہوا ہے
دینِ کی طرف وہ قبلہ دینِ رہا ہوا

روزِ نازل سے آپ ہیں مختارِ دو جان
خاطر سے اس کی دُورِ چشمِ اسوا ہوا
اُتو رہِ جبرِ دینی پاکِ نبی رہِ مواہدا

شک ہو جس سے آنکھ دل صفا ہوا

حافظ - بکلام ربانی محافظ - صاحبزادہ حافظ محمد رضا نور خان غلغلی اکبر جناب صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحبزادہ شاد گزہ مولف - ۱۲ سالہ - احکام کلام اور تصویر ہے - غزل غیر طرح

تراکیو جو غم در غم نہوتا
ہمارا اعلیٰ یون بر ہم نہوتا
جو ملین دل پر غم نہوتا
تو دل اپنا نہیں نہوتا
گذری زندگی تیش طریین
ہو ملین دل پر غم نہوتا
تو دل اپنا نہیں نہوتا
جو ملتی دوا می مل جان

اگر خوانمان نهوتا، و کاش خط
توشیدا و نپه یون عالم نهوتا

نور۔ برائے شوہر ماجن اور محمد حبیب نور خان ضلع جناب ماجن اور محمد حمید اللہ خان صاحب شیدا شاگرد یوسف عمر سالہ
یہ انکا کلام ہے یہ تصویر ہے۔ غزل غیر طرح

<p>تو سچ لیتے ہا لوں نہ تو تار مقدد کوئی بیش و کم نہ تو تار اگر وقت کا درد غم نہ تو تار</p>	<p>نہ توئی آئی کو پیش کی قدر بھونپتا یہاں عرش و شہر مذہب حق جان نہیں بیش بہر</p>	<p>تھمارو بیان مجھ دم نہ تو تار نہ تو ایک پر گریب کو فضل مزا کبھی صل کا جزاء نہ تو تار</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------

ہوتا رانڈل او نور آف

عین گراشکدہ چشم غم نہ ہوتا

صاحب زادہ کلاش نور جناب صاحب زادہ محمد صاحب علی خان صاحب وکیل ریاست ہندوستان رزیدنٹی جیو رفلت جناب صاحب زادہ محمد قمر نظام خان صاحب مرحوم رامپوری خضر جناب صاحب زادہ حافظ محمد صدیق خان صاحب بہادر ولی جنگ ۳۳ سالہ شاگرد برادر ملوہ سردار خدای مستند حضرت اسد لکنوی سلمہ اللہ القوی - صاحب دیوان - اشارات عجب رنگ و سخن کا نظارہ ہے ہر رنگ و سخن کا

اون پر ہی پرہیز عشق میں کفایت میری	دیکھیں رنگ شفق سے ہر شہادت میری	پونجی جی فیض تصور سے یہ حالت میری
ہو بہ صورت دلدار ہے صورت میری	بجز قماربنا یا کرم ساقی نے	مور نہ ہر قطرہ ناچیز حقیقت میری
صورت مگر ہر کلمہ سے دل میں بیٹھے	رو بہرہ واد کے بی آنحضرت میری	بے خبر ہے ہر وہ اپنے سے سین بیگانہ
نئی نئی ہے مے یار سے عادت میری	بے رخی اوکی ہے جب ہر نقص الفت	شکوہ یار ہے ہر پیرن شکایت میری
بے قرار آپ کی صورت نے کیا ہے ہمسکو	آپ کو رکھتی ہے بے چین نجات میری	اندر آپ کا مضر نے بنایا گستاخ
ور نہ کب تھی یہ مجال اور یہ قدرت میری	عینیت غیر میں پیدا ہوئی آخر صابر	دشمن غیر بیا تنگ ہوئی غیرت میری

خاور سخن پرورد جناب صاحب زادہ محمد مجید اللہ خان صاحب خلف الرشید جناب صاحب زادہ بختی صالح محمد خان صاحب مرحوم ۹۹ سالہ - صاحب دیوان - صاحب زادہ صاحب موصوف نے ابتدائ میں حضرت تہذیب الدولہ مدبر الملک کشی سیف خضر علی خان بہادر بہادر جنگ اسیر مرحوم لکنوی کی شاگردی اختیار کی بعد انتقال ان کے سر آمد شدہ استند حضرت اسد لکنوی سلمہ اللہ القوی کی شاگرد ہوئے - اشارات لطیفیت کا مضمون نیز ہے دیکھئے یہ کلام کیا فصاحت انگیز ہے - غیر طرچ

دیر تک میرے سہانے رہا قافل میرا	کہ کرے کوئی محبت مجھے بسل میرا	ایک شب پاس ہمارے تم ہی تو سنو
کہ ہر آنہ غم سننے کے قابل میرا	تشر غم تھے کیوں اسے غلش ہر دم	تو نہ ہوڑا کوئی آبلہ ہے دل میرا
ایک کو دوست اور دو کے لیے چاہت	سو داؤ میں ہوں اور ہر طرف کدل میرا	آئینہ تھوڑا دکھ میں کروں گانا و دم
تم سمجھتے ہو میں کوئی معاف میرا	صید خائف ہوں کہ رہا کی گمان میا و	اول اور ادنیٰ ہے ہر دوزخ عادل میرا

حضرت نضر کا لون کس لئے سلاخاؤں

ضبط - مدد کلام باریب جناب صاحب زادہ محمد حبیب اللہ خان صاحب صنعت دیوان خوانہ خیال خلف ہند صاحب صاحب زادہ محمد عظیم اللہ خان صاحب عرف بنی میان - ۴۴ سالہ - انہوں نے ابتدا سے کتب و رسم و غیر مولف سے پڑھ کر فن شاعری میں خاص صاحب محمد سیف الدین خان صاحب سیف کی شاگردی اختیار کی اور اپنا قصص حیف بردن سیف رکھ کر غزلیات پر

اصلاح لی۔ بعد ازاں حضرت سیت نے اپنے اسناد و سرآمد شہر از سند حضرت اسد لکنوی سلمہ اللہ القوی کی خدمت میں آنکھوں پر لیں کر دیا ہر انہوں نے اپنا تخلص تبدیل کر کے فقط تخلص رکھا کیا کہنا اچھی طبیعت ہے۔ یہ رنگ سخن کی صورت ہے۔

دور ہوش دل سے جو کہ ورت میری	بجاء کس تر ہو پری بن کے طبیعت میری	پشیم جانان ہے ہوا خواہ محبت میری
میں وہ مجنون ہوں کہ لیلیٰ کو چاہت میری	میری دہلیز پہ مجھ سے قناعت میری	پاؤں اس حرص کے ٹوٹن جو بدلت میری
بزم دشمن میں بلایا پے تعزیر و نسا	آخر کار پڑی او کو ضرورت میری	ہاتھ رکھنے دواؤں میں سر پہ برائی ہو گند
ابھی بن جائیگی گزری ہوئی قسمت میری	تنگ تاناکہ اسے کشمکش غم جھک کو	دل سے گہرا کے کھجائے نہ محبت میری
م تانکوں سے ملن دیدرغ قاتل میں	یکسی دیکھتے تھی وہ حسرت میری	ناز نے نہ کہ کو در پردہ کیا ہے بدنام
لُٹ گئی تیری آنکھوں میں دت میری	دل مرا چشم نلساز سے کہنا ہے ربط	لکڑی شوق سے ملتی ہے طبیعت میری
آکے دو پوئل پڑا جاکو کسی دن تم میری	کرم اور کا محل آج ہی تربت میری	کی موٹے پر ہی مری خاک صبا نے برباد
بیکسی ڈھونڈتی بہتی رہی تربت میری	درد الفت سے ہوا یہ مری مضیق فریق	رنگ کے ساتھ بدلتی جاتی ہے صورت میری
ناتوانی سے میں ہوں عاشق مشتوق راج	غش نہ آجائے تیرے دیکھ کے صورت میری	خوگر وعدہ غفلانی تو نہیں آپ کی خود
جھوٹی قسموں کی حیشہ سے ہوا دت میری	عاشقوں سے کہ یار کا ایما ہے یہی	بھٹی جاتی ہے تو رگ جان نرات میری
غیر بغیر میں بدنام کیسے گئے تم کو	یاد آئیگی پس مرگ محنت میری	بزم ندان میں کرین دست سب پڑ حیت
دیکھیں محبت واعظ جو کہ است میری	آتے ہی فصل بہاری گل تازہ یکسلا	لے اوڑی جھک پری بے طبیعت میری
واہن واہید جہان گذران میں آنکھیں	کیون تماشا گاہ عالم نہ ہو حیت میری	دیکھنا اوس بت کا کفر کے جگر کو دانش
داور شرک آگے ہے نکایت میری	برخ عالم میں اوڑنی ہو دم نالہ کشی	بلبل رزم میرا نے نصاحت میری

محبوب ضبطہ کنے لے رسوا جھک کو رفته رفته یہ ہوئی عشق میں شہرت میری

شائق۔ مطبوع خلافت جناب صاحبزادہ محمد یوسف علیہ الصاحب صلف جناب صاحبزادہ محمد یعقوب علیہ الصاف طبع دار قلعہ امیر گڑھ ریاست ٹونک نومبر ۲۵ سالہ۔ صاحب دیوان۔ شاگرد حضرت عاشق۔ بیکل نام خود طبیعت ہی حسین جو دیکھنے کا کلام کیا ستین ہے۔ غزل طرح

نیر کوئیں کے بتاے میں محبت میری کقدر پیار سے کر تے میں نکایت میری مجھے کہتے ہیں کوئی شہر سنا و اپنا

دیکھتے ہیں اسی پہلو سے طبیعت میری	تا امید ہی نہ سی رنگ و عداوت نہ سی	سو بلاؤں سے سوا ہی شب و فرت میری
دیکھا دل سے نہ جیسا گارمان تیسرا	کبھی نکلی ہے نہ نکلی جیت میری	آپ میں شوق ہوا رمان ہو تمنا ہے
انجمن ہی کے برابر ہے خلوت میری	دل گیا جان گئی شوق گیا رنج گسا	دیکھتے جالے کر جالے محبت میری
نگشتاے سے گئے گا کوئی ارمان میرا	دستاے سے گئے گی کون محبت میری	کچھ ہو کمانی پڑیگا مجھ کو کبھی وہاں
بات گزرتے روز قیامت میری	میں نوشاقت ہوں فقط آپ سے کہنا	تو بہ تو بہ جو ذرا ہی ہو طبیعت میری

واقف۔ روضہ نوا کا شرف صاحبزادہ عبدالغفار رضا صاحب خلیفہ صاحبزادہ عبدالعزیز رضا صاحب مرحوم خلیفہ صاحبزادہ بخت مندقا رضا صاحب منفور خلیفہ حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنٹ آراگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک ۲۲ سال شاگرد حضرت خلیفہ ملوی۔ یہ طرز سخن ہے۔ تصویق کیا یہ رنگ و روغن ہے۔ غزل طرح

کیا بڑے طور سے آئی طبیعت میری	دن بدن ہاں دے لگی حالت میری	تم ہرگز چھپے گی کبھی الفت میری
کہ جاتی ہو گا ہوں سے محبت میری	بیروفا کون ہے رنگ عدد سے مر کر	کاش ہوا آپ کے ہاتھوں شہادت میری
یہ قیامت کی اداس ہے غضب کی شومی	پہلے پہر تہ وہ ملا دیتے ہیں تبت میری	گہرین شبن کے ذرا سچ سمجھ کے جانا
آؤے آئیگی کبھی سے محبت میری	غیر کے ایک ہی فقر ہیں مجھے کوشش	سہراں انتہی ہی قتل ہیں محبت میری
ایسی کجنت ملی کر مر گھر سے کہ کبھی	غیر کے پاس نہ پہنچی شب و فرت میری	ہاں اظہار محبت کا برا ہو یا رب
راز دان کرنے لگا دینے شکایت میری	دیکھنا جرم ہی آیا ہے تو کب آیا ہے	نزع میں کرنے کوئے میں عبادت میری
تم ہو برنگ گلہ فہر میں رنگ سے پُرب	یہ مروت ہے تمہاری کہ مروت میری	خود پریشان ہو وہ واقف مجھ کو کیا دل

مخبرون۔ بلاغت سخون جناب صاحبزادہ محمد حسن رضا خاں صاحب عرف نواب دولہ صاحب۔ عمر ۱۵ سال جنرل افواج ریاست راجپوت خلیفہ جناب صاحبزادہ احمد رضا خاں صاحب عرف پیرا صاحب بہادر رئیس حضرت نواب امین الدولہ بہادر مورث ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر بنفوز ابن حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جنٹ آراگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک۔ جناب صاحبزادہ نوصوف پہلے ایک عرصہ تک قیصر ریاست ہزارہاں رہا۔ رفاقت جناب فشی مہاراجا ایم خان صاحب مرحوم مذاق شعر سخن اختیار کر کے سرآمد شعر استاد حضرت استاد لکنوی کے شاگرد ہو گئے تھے اتفاق سے مشاعرہ دیا میں ہی شریک جلسہ ہوئے۔ اگرچہ کہ

اور سی گشت نام میں گفتگو میری
کہ روح حق سے پہنچ آئی سو گلو میری
وہوں سیب خوش امان ہوں بڑ بختی میں
اوستہ ہی بوقلم عیسیٰ ہے گفتگو میری
کہایا قالب خاک کے لئے روح سے ہزار
جہان ہر کے دل و نہیں ہے آرزو میری
میں سے تالفلد یک ہو کا عالم ہو
زبان پر قاصد ہے گفتگو میری
تو نہ جان نہ را کی حافظ ایمان سے
ترے لئے آج اتنی ہے آرزو میری
توں کے سامنے کعبہ بات بن نہیں پرتی
عشرت ہو تو کوئی بن جستجو میری



رُکے نہ دستِ کرم و دوجہ سے پریشان جو قوتِ نزعِ بی‌نیت سپے وضو میری کسی کے قابضِ توروں پہ جانِ تیا مومن چشمِ نئی گو یا حجابِ جو میری	شکست پائے نہ یہ بیعتِ جو میری بغِ فلکِ شفق کیوں خوشی سے پہوئی تاج پاکِ رنگی قیامت یہ آرزو میری کمان لایگا وہ یہ زبانِ کام و دہن	دبے برانِ شکِ ناست ہی نیکے آنکھ سے نہیں کسین شیدہ یونی ہو نہ آرزو میری شکِ اس سے قبول ہوئے ہی بستہ بین دور ایگاہی اگر کوئی نغٹو میری
آہد سوس مار کوئی عوفانِ افیست دردِ دمِ صد گونہ دردِ بزرگِ آہ نیست پاسِ ایمانِ نیرِ مخطوست دیا و بتان خضرِ ہا و غولِ صحرائی کے گم نیست	خود نمائی میکند و از خدا آگاہ نیست نورِ وحدتِ سائے زسید زایدِ نافت ورہی بیاہرِ کلامی وقتِ الا اللہ نیست بندہ محتاجِ تو ہستند و روشنِ خوشی	اسد ہے جو کہ خدا وادِ برو میری جانِ بلبِ آمد دے باسِ کیمومِ لایعشق سالمائیکہ شدہ و برآ ساش ماہ نیست ہادی و مفضلِ بکارِ نویش از حکمِ قضا جمدہ بستند از گدایت کلامِ نو نیست
از کہ خواہم وادِ بیا و بتان سنگدل بکمل - ہم خیالِ بیدل - ملکِ اشعرالانِ انماکِ بناب عومہ سالارِ شاکرِ حضرتِ مولوی شفیقِ سیدِ امیرِ احمد صاحبِ امیرِ مینائی گاموئی سہمہ اللہ الفتوی - ماشا اللہ سخن کا عجب رنگ ہے سبحان اللہ کلام کا طرزِ ڈینگے - آنکے دودویان کیے زبانِ فاسی دوم زبانِ اردو یاد گاہین - آنکے بادشاہین - غزلِ فیضِ طرح	کرے نام و نشانِ حاصلِ چو پناہِ نشتان نہیر اساتذہ بعد از مرگ ہی چو روٹکا و قاتل رگین تہیں جو کئی تیکے میں چکیان ہو کر نہیں گرا سناںِ تربت پہ بھیس کی کیا غم رہا مہربانِ خاکِ روپسِ رخسان ہو کر نہیں کر وٹ تک ہی تیسے بھائی ہوا و کل	دکھایا جو وہ وٹ کو کشت میں عیان ہو کر تیسے دامن سے پٹو کا غبارِ ناتوان ہو کر تماشا کا طفلانِ نہ میں کیونکر بن جائے مرا دو و جگر سایہ کے ہے آسمان ہو کر جفا و جو کر نے سے کبھی الفت نہ جائے گی ضعیف اور بلا قوی - ایسے جوان ہو کر
مضطرب - مرآۃ شاعرِ ابھرنے - افتخارِ اشعرا اعتبارِ الملکِ مولوی سید محمد تقی حسین خان بہادر راقعہ از جنگ - ارشادِ حضورِ نواب صاحب بہادر والی ریاست ٹونک دارم و تبارک و تعالیٰ حکمرانِ مجسمہ شہنشاہِ پیر و ملا و ٹونک - برادرِ محمد حضرت بس خیر آبادی عمر ۳۲ سالہ صاحبِ دیوان		

شاہِ حضرت امیرِ ایمانی لکھنوی سلام اللہ القوی۔ اس کے کلام میں عجب روزمرہ و طرفہ چوچلا سے طبیعت اصنافِ سخن پر حاضر۔ تناسب
انفاطوخ میں معنائیں برافرا۔ درستی ترکیب سنگی لفظ پر قادر۔ بندش و ترکیب لسان لازم و لازم دست و گریبان۔ درستی چستی اشعار
بزرگ عاشق و معشوق باہم آویزان۔ اس کے کلام کا یہ رنگ ہی۔ تصویر کا یہ ڈھنگ ہے۔ غزل فیہ طرح

بہرِ وفا جبین کے دل جان ہی ہو کر سو	زندگی تو نے مری موت سے بدتر کر دی	کر لیا مجھے انہیں رنجِ محبت میں شرمگ
غم کی قتل دہی لے دیکے برابر کر دی	بیٹھے ہی جانِ نشین دن کھڑا تا م تو ہو	ورنہ یہ ہو گا کہ یوں نہ سکے مگر وی
باہی کچھیں کشب جس کا خود حلال کما	صبح ہوتے ہی شکایت مری گھر گھر کر دی	زندگی لگا کے لائے خدا کے گھر سے
موت نے اسکی ہی میعاد مقرر کر دی	بگمہ تو تھا واکر خفہ ہم خواہش وصل	او کا یہ پہل ہی کہ جوبات کہی کر کر دی
کشتہ ناز کا کچھ تو ہر سائتا ناظر	آئے دردِ دیکے مٹی ہی برابر کر دی	پہلے آنکھ میں تھی ابلین ہی تصویر تری
جب سب نکلے گئے جان کے اندر کر دی	تو ہر دنیا میں تو سنا کہ خدا نے اکرن	سب فدائی ترساو پر سے پھاو کر کر دی
وہ حفا پر کیوں کی کوہ و کون حفا	وہ حفا و۔ جو حفا اپنے پھر کر دی	صدقہ اوں انہوں الے کہ رنجِ حفا
موتے موتے مری تریت کی بن کر دی		

فصیح۔ مخزن کلام بلخ فصیح۔ فصیح الملک بربا بکپتان سید محمد نور الدین احمد صاحب خلیفہ اصغر سید محمد سعید الدین احمد صاحب
مرحوم اہل کار علی حضرت نواب وزیر الدولہ بہاؤ چشت آرا نگاہ۔ عہد ہم سالہ۔ جناب رجوع اکثر غزل کہ فرماتے ہیں حسب انکم
مضوی گا ہے ماسے غزل کہنے کا اتفاق ہو جاتا ہے چنانچہ یہ غزل حمدیہ کی طبعاً دوست با دو کا رخصت کیا جا رہا ہے غزل فیہ طرح

لیکھنے کے لئے کافی ہے نام اللہ کا	اور پڑھنے کے لئے بہتر کلام اللہ کا	جس قدر مخلوق ہوا سو ہی سب کرتی تہاد
پڑھتی ہو ساری وظیفہ فصیح و شام اللہ کا	ٹوٹ جاتا ہی ہوا انی الوکاب نظم و نسق	ہاں وہی رہتا ہے جو ہر نظام اللہ کا
کوئی سمجھا ہے نہ سمجھے گا کچھ کہتا ہو وہ	سبک فہم و دہم سے باہر ہی کام اللہ کا	ہے و نعمت کشادہ کا فرد سب دار پر
رات دن جاری ہے یہ کیا انعام اللہ کا	عوش سے تا فرخ سب کچھ دیکھ کر پذیر	شرق سے تا مغرب قبضہ ہے تمام اللہ کا
ہے وہی شکل کشاسب کا وہی عادت وا	ذکر یوں کرتے ہیں ہم خاص نام اللہ کا	احمد مسل کو بیچارہ نمائی کے لئے
اوپر ہو رحمت درامد و رہو سلام اللہ کا	یا داو کی ساری ایدوں ہی بہتر از فصیح	کیون نہ لیں بہ نام ہر مل سے سلام اللہ کا

گرامی۔ بہرمان نظامی۔ مسیح الدولہ اعجاز الملک سلطان الشہر امولوی حکیم محمد سلطان محمود خان بہادر ظفر جنگ۔ جناب ہوسو

نظم و شرفاسی میں دستگاہ کافی اور علم طبابت و دیوہ میں ہرہ وانی ہے۔ ترجمہ نظم صلیت فاروقی اور ایک کتاب حضرت خواجہ
سعید الدین حشتی بھری رحمتہ اللہ علیہ کی غنیمت میں لکھی ہے۔ آپ کا سلب شہور عام ہے بطور کلام ہے۔

دوزخ شرارہ الیست زدو ہر جہار	بخت نظارہ ایست و گلشت بار	کس بے بینی ازہ مقصد زان بسرد
تاگزشت زردادی صورت سُرار	نازقہ چو برق درخشید بر سر	از چرخند و در شیش و اریخ
قرآءت فلک نشود چون تہی زے	ہل من مزید جو خوش ز نماز اریخ	کے کہ نہ تیز تر سر نقشہ و زرم
آتش کم افسرد زہر چوب تاریخ	در کام اثر و بیم و ہم از خویش فارغیم	در کو چہ کما نچہ بود جائے زار
مگر جنبش ازلی نہ رنشین سفر بود	کے میتوان رسید منزل اریخ	ہر چند زوشب ہی سہی کو کشیشم
صورت بند و از نسیم دیا فرار	باد ویش گرامی اگر بے اثر بود	چون لالہ بشگفت ز دروشت در اریخ

رشتی۔ جو عرض نازک خیالی۔ مولوی محمد عبدالصمد خاں صاحب غلط کبیر مولوی فقیر اللہ خاں صاحب قوم از بک ہیشہ فراوہ
حقیق مولوی عبدالملک خاں صاحب ملک مرحوم و بنفقہ راہ کار اعلیٰ حضرت عین الدولہ بہادر آسودہ جنت الفردوس آپ
حضرت غوث علی شاہ صاحب کے میدان خاص ارادت اختصاص سے ہیں پابندی امور دیوبند سے آزاد اہل اللہ سے
کمال افتخار و تہنوت کا شوق لغو طوالت کا ذوق۔ گاہے ماہے حسب استرغنائے اسباب شعر ہی فرماتے ہیں مگر فارسی میں
اکثر۔ اردو میں کمتر۔ آپ کا یہ کلام تصوف انضمام ہے۔

عاشقان را شغل خود دیدن بود	بہ خودش از خویش بالیدن بود	سنگمای تفرقہ چیدن ز راہ
در رہ توحید لمن زیدن بود	دید با چون آئینہ وداشتن	دیدہ و رراحیہ رت دیدن بود
اندر ان دیدن فرہ بزم زدوں	کیف و وجہ و قص غلطیدن بود	آرزوئے جلوہ ہائے بیجا ب
خود حجاب خویش گرویدن بود	رشتی کیا این تیرگی در تیرگی	آفتاب نفیر رخشدین بود

در عالم تنائی سدا بجن آرائی	یلتانی و بہ جانی ہر بانی و یلتانی	از غم خود آرائی در شوخی زربانی
بیدانی و نہانی پنهانی و پیدانی	یضما	

عفتاب ہستم چون بر زنبال	پر و عفتائے وحدت را بچنگال
ایضا	ایضا
دو طریق عشق رسم کافری در کافیت	جوش ہوشم کفر و دوشمنہ ز ناز نیست
ایضا	ایضا
عشق را میرم کہ با این یکسی فرما در	بہرین جوی شیر از تیغ کسار آورد
ایضا	ایضا
از زبان زلف میریزد و دام بار بار	قند و شکر تنگ تنگ و مشک و منبر بار بار
اشعار اردو	اشعار اردو
وہ رشک حور لعین آج اک ہنر تازی	امد و کیوں کو کچھ عتیق ہوئی صورت تہاری ہو
ولہ	ولہ
آپکے انداز سرتا سر سے دیکھئے ہوگا	پیکلی عادت مری دیکھی مری جانی ہوئی
باوجود شوق اپنی آپ اتنی احتیاط	یہ تو خود داری نہ تھری اک نگہبانی ہوئی
<p>سیماب - موجد کلام نایاب جناب مولوی حکیم سید محمد علی صاحب مولف گلہ دستہ شہر دہلی تہجم نوک جہانگیری وفات ۱۰ شام حضرت امام و اقدی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ ۵۹ سالہ - جناب مولوی صاحب موصوف قسما و غزل وغیرہ زبانی ایک مین فراتے ہیں - بنایا و کاریہ غزل درج تذکرہ ہے گو یا طبع صافی کا نتیجہ ہے - غزل غریح</p>	
نظر و زویدہ از شوق تو ایجانانہ قصد	بسودای سبز زلف دل دیوانہ قصد
توہ از گردش چشمت بہ کاشانہ قصد	بہ گلشن شید نغمہ خاک کشیدہ بارش
بہر با شمع رخسار تو بزم افروز کرد	گلدان و شمع برگرد و سرت پرزادہ قصد
مگر زلف برین شادی نہیں بشارتہ قصد	تو پاکوبان و دست نشان خرامی گرتخانہ
کدامی شاعر و کتاب کرد آہنگ قصیدن	کہ برق از طریش و خیمہ شامش بیتا بانہ میرقصہ
<p>اسعد - ناظم و ناشر مجلہ و عد - جناب سید سعید احمد صاحب ترجمہ امیر نامہ فارسی خلف اکبر جناب حکیم مولوی سید محمد علی صاحب سیماب</p>	

معرہ سالہ - زبان فارسی را در دو مین شعر خوب فرماتے ہیں انکا کلام سکر اچھے اچھے شعر ادا دیتے ہیں۔ قدسے کلام فارسی وار در دوج تذکرہ ہے بلاغت و فصاحت انکا حصہ ہے۔

یہ تو فرمائیے اغیار میں کیا کرکما ہے	غیر کے امکو کو دان بار بنار کما ہے
اب ترے واسطے کیا دست دعا کرکما ہے	ایک صدمہ مجھے کب سے جلا کرکما ہے
غیر کے ہاتھ نہ لگوائے یہ اندیشہ ہے	من اندازا و اچال سے بیکچہ ہویا ہے
تنے کس چیز کو برق میں چہار کما ہے	نامہ بر تہیہ اور امید یہ رحم آتا ہے
شعر گوئی کے وہ سامان کہاں الیستعد	وقت بیعت کو کچھ درد لگا کرکما ہے

بیش شہر نمائی اگرین رو سے زیارا	بصد رحمت کن ثابت ہشتائیں اردینارا
باب بخشی حیات تازہ اعجاز مسیچارا	جہان چہرے عشق سے یک بل چہرہ نیست
بایستی محشرے پرست در کویت	سرت گردم قیامت کردہ قصہ عاشارا
بے ہوش چو داند لذت خواب نہ بخارا	چو از سخن کلام دست نبودہو عاشق را
پیمبر زوہ را در غور نباشد تعبہ و دان	بہ ناز و نیر نذیر لم استعزال دنیا را

معجزہ - اعجازنا کلام موزن جناب حافظ قاضی مولوی حکیم عبدالحکیم خان صاحب خلیف جناب حافظ قاضی مولوی عبدالحکیم خان صاحب مرحوم مہر وہ سالہ - قاضی صاحب موصوفہ ابتدا میں شعر زبان اردو کہتے تھے پھر شعرا اردو یک سخت ترک کر کے ایک موصہ تک اشعار زبان فارسی کہتے رہے پھر چند روز سے شعر گوئی بالکل ترک کر کے علم حکمت و ترکیب مطلب جناب حکیم سیّد علی حسن صاحب خلیفہ جناب حکیم سید شہنا علی صاحب مرحوم ساکن امر وہ سے حاصل کیا۔ اب بالکلیت مریضان شہر کا علاج کرتے ہیں ان کا یہ کلام بطور یادگار درج تذکرہ ہوا ہے۔

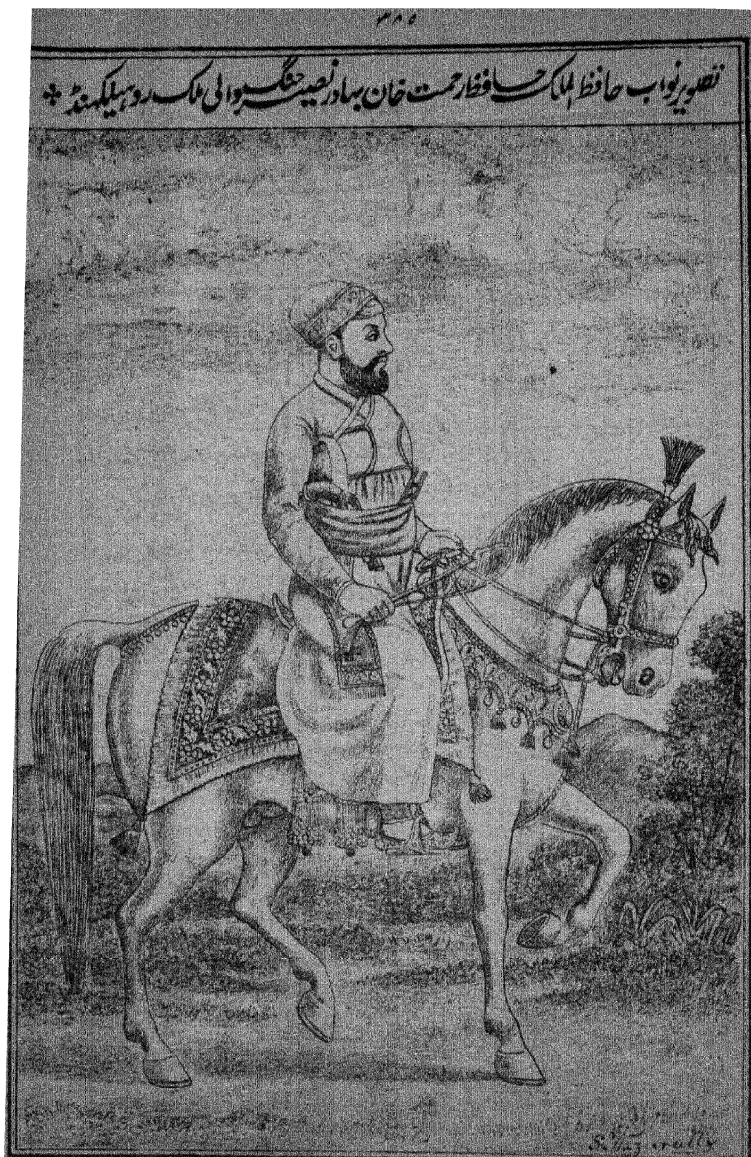
شب بے نزدیکہ آن باتو جزا غیار نبود	گر کنم نالہ مفر ما کہ سزاوار نبود
کہے را فلک اندر پے آزار نبود	طاقت مانود کہ ز بتمش منکسیم
عشق در جرم پستاری بہت آوردش	بر زمین در کہ آویختہ زنا رنبود
در نہم دن غم عشق تو دشوار نبود	ذکر من آتد و نہا بقیت نگداشت
	من ازان روز نبوی سمت خود سزد
	این قدر بہت کہ گویم سزاوار نبود
	کے پسند کہ گنی جو بر پس من بر قیب
	گر چہ شب بر سر نہم تو مارا رنبود

بجواب غزل خواب نظیری محسن
صدق گفت کرشائستہ اعمار نبود
جبری - کلاش از قمری - نواب سلطان احمد خان غفر نواب بہاد و غلب اکبر مراد شہر است حضرت اس مکتوبی
سہ ماہ القوی عمر ۲۰ سالہ - غزل غیر طرح -

ہماری فکر سے مضمون ہونے لگے تھے کہ پڑے جوین اس کمرے کو کھینچتے ہیں ہمسایہ اور برائی کام سے ملوث ہوتی ہے کہ اشک لگانوں کو آزار پہنچاتے ہیں بیاد میں تھی ہل خرم مارے جھکے کہ نہ ہی گلے سے تو نگہ نہ نکلتے ہیں غصے کے تیرن لنگ لنگ سے سوی نہ نکلتے ہیں شجر ایسے ہیں کہ اکثر جو جھکے ہیں جیلو ویکٹن عشق قوت ناؤ نوش آیا تضاد آتی ہے جیسی کی توار کے پھٹتے ہیں	کہ جیسے جو قیل تنی کے جوہر نکلتے ہیں کیونکہ جیلو این آسمان پر رشک سے ہمار پڑے جو کیت تو شہر کے جوہر نکلتے ہیں راہ پھینچتے پاتے جو خوشی تو مغل میں قیامت اور کیو وہ مہر شہر نکلتے ہیں کیونکہ غافل میں ہمار ہو قیام اور کا کہ سینے کو جگر کو دل کو برا کر نکلتے ہیں نظارہ نہیں شہر شہر میں ایک ہی جھکا کہ بیلن جہاں میں ساقی کو شہر نکلتے ہیں جبری ہو چھ تو کوئی حال کوئی تغیر کا	ہمارے ہی دورہ اس جنو کا گشتہر پہلا کہ وہ اتنے یافشان لگو چکر نکلتے ہیں روایہ تون ایسا جہ قاتل کی وقت نے تو بانہ صدر از خیر سے باہر نکلتے ہیں گلو گلو تقدیری کند زلف جانان ہے کین اہل حیا کے ہی قلم باہر نکلتے ہیں عجب کیا ہوا دل غزلان نخل آہ ہونا توقید از غر سے ہی باہر نکلتے ہیں ہوئے سہ استادیوں کو فخر تھے میں اکثر ایں قفس کے قفس میں رہتے ہیں
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ممتاز کلاش اچاز منشی محمد متا الدین خلیف بیہر محمد امین الدین صاحب میر منشی ریاست - عمر ۳۰ سالہ دیوان
شاگرد دولت - اکوہ کار والا سے چند عہد سے مرثیہ بعد از منشی بقیہ فیض ذیل ملاحظا ہوئے - بتاریخ پانزدہم ماہ ذی قعدہ ۱۲۸۹ھ
نائب منشی خاص کے عہد سے پرماور ہوئے بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الاول ۱۲۸۹ھ جبری اہلکاری مراغہ پر مقرر ہوئے
بتاریخ بست و ششم ماہ جمادی الاول ۱۲۸۹ھ جبری مطابق جماد دوم ماہ ۱۲۸۹ھ عیسوی مطبع محمدی ٹونا کے اوپر قرار دیے گئے
بتاریخ دہم ماہ جولائی ۱۲۸۹ھ عہدہ نائب ناظمی عدالت دیوانی صدر پرماور ہوئے - اکیسواں نام ہے دیباہی کلام غزل غزل

اندازہ زمین کوٹا کو دلربا نہیں کیا زیتے جڑ میں ہنسنے سہا نہیں اک بوہر چم گل بکولہ ہوئے عجب	شوقی نہیں کہ ناز نہیں باوا نہیں اندھ سے تجا ہل شوق جفا شمار اسے جان یہ دلم برگی ہوا نہیں	گردون کے کلم جیلو نمائے ہے کے جوہر قصہ کو میرے سکے کہا کچھ سن نہیں بجا گلے ہیں آپ کے جیبا شکا نہیں
--------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------



وہ کو نسا ستم ہو کہ مجھ پر ہوا نہیں جنس وصال کا میں خیر بیکرک نہیں وہ کو نسا ہی دل کر جو اس میں ہینا نہیں	پیر مردہ اپنا نچہ خاطر نہ کیوں رہے کس دن خیال تیرا مجھے رہے لقا نہیں اور شاہ دو سر کی ہو ممتا کی ناست	خوشبوئی زلف یا ربی لالی صبا نہیں زلف سیاہ یا میں لٹکا بلا کہ ہے عالم میں جیسا کافی کوئی دوسرا نہیں
اثر فصاحت نظر۔ خدا احمد خان صاحب خلف الرشید جناب حکیم احمد حسین خان صاحب مرحوم ابن حکیم محمد خضر حسین خان صاحب منصور دہلوی عمر ۳۲ سالہ۔ انہوں نے درسیہ کتابین مولف سے پڑھ کر فن شاعری کو آراستہ حضرت اسد لکنوی سلمہ اللہ العالی سے حاصل کیا۔ برسوں شعر نہیں کہتے گا ہے اسباب کی خاطر سے غزل کہہ سکتے ہیں انکا یہ کلام مذہب انصاف میں		
غزل نظر		
غیر سے تھکوا اے مہتابان کیا ہی اے خوشا روز ہوا سے چمنستان کیا ہی دل اغیار ہے یا ہے دل مخزون میرا	تو اور دوس کے مقابل ہو لیگان کیا ہر کسی بل کی جو لیتی ہو توجہ حوشی ہے سچ بتا دے تری مٹی میں میرا کیا	باغ بہر نیر جو بن یہ ہے پتہ پتہ کچھ تو کہہ دل میں ترے زلف پشان کیا بجلا اور لب ہا کش پداو حضرت دل
جان عیسیٰ ہی تصدیق تو میرا کیا ہی جان کو ہو کجا بگر قلب بے لالت تو نے	ایا تو کیا کہیں دل کو پینسا بیٹھے ہیں کچھ تو کہیں بے سبب لڑا افغان کیا ہے	اب ارادہ تو لایا موزن نہ نہ کیا ہے
غزل نامی طبع نقید حروف تہجی		
محم طبع		
انہیں منظور یا کو صحت میری		
اسد۔ سر حلقہ اہل خرد۔ شیر پیشہ خنوری سر آد شراے مستند حضرت استاد مکریمی جناب نواب محمد علی خان صاحب لکنوی سلمہ اللہ العالی جناب حکرم الدولہ حافظ الملک نواب حافظ رحمت خان صاحب بہادر نصیر جنگ والی سابق ملک رومی لکھنؤ نواز شہزادہ کے پوتے ہیں جب نواب حافظ الملک بہادر تارین باغ دہم باہر المظفر شہزادہ جہری مطابق ۲۸ اپریل ۱۳۸۵ء روز شنبہ پنجگ نواب بھال الدولہ بھگت گولہ فوج سرکار انگریزی مقام فتح گنج میں کہ شہر بریلی سے بجانب شرق پندہ کو کس کے قافلہ پر واقع ہے شہید ہوئے چنانچہ کسی شاعر نے صنعت میں یہ تاریخ کہی ہے۔		
شہادت یافت نواب فلک قار	بھڑ بھڑ توپ علی الصند	زیر و جنگ آن شیر زربینہ

دلاور پسر بنحو سینه خطایش حافظ الملک بہ شہور
دو ملکیت از چہار اہشت ختم کن
دو ملکیت از چہار اہشت ختم کن

تب نواب محبت خان بہادر کو جبب لہجہ دی ریاست قانون نے گرفتار کر کے بطور حراست لکھنؤ میں رکھا اور اجازت قیام
ملک روہیلکند کی نہ دی بناء علیہ قطعہ الاراس و قیام گاہ جناب موصوف زائدہ عرصہ سال سے شہر لکھنؤ سے ششہ ابھی میں
نواب سراج الدولہ نے جاہ و شوال بمقام فیض آباد انتقال کیا اور نواب آصف الدولہ سندھ نشین ریاست ہوئے۔ بعد ازاں
بقاضی مرکار انگریزی بتاریخ ہفتہ ماہ شعبان ۱۱۹۹ ہجری مطابق نیم ماہ اکتوبر ۱۷۸۶ء لکھنؤ نواب محبت خان بہادر نے
حراست سے رہائی پائی اور مرکار نواب آصف الدولہ سے قریب ایک لاکھ روپیہ کے سالانہ بیضمانت مرکار انگریزی
پر قرضی نواب صاحب مدد ورج بنابر جملہ خاندان حافظ الملک بہادر مقرر کیا گیا۔ بتاریخ چہار ماہ شعبان ۱۲۰۰ ہجری
مطابق بسنت وکیم ماہ جنوری ۱۷۸۷ء عیسوی ہنگام حسنہ نشینی نواب سعادت علی خان بہادر ملک روہیلکند وغیرہ مرکار نواب
اودہ سے ٹکل کر مرکار انگریزی کے قبضہ میں آیا جب سے مشاہیر وند کو تازیانہ خد رینی ۱۲۰۰ ہجری مطابق ششہ ۱۷۸۶ء
نواب صاحب موصوف کو نالہ بد نسل و نطاب بد بطن مرکار انگریزی سے ملتا رہا بعد ایام غدر و بوجہ بد نشینی نواب
خان بہادر خان شہر بیل مرکار انگریزی نے مشاہیر و مرقوم الصداستہ اذات بلو و جیضہ فرمایا بعد ازاں ۱۲۰۱ ہجری
میں بعد حضرت بین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خاں صاحب بہادر صولت جنگ جناب موصوف بطور سرہنوک میں تشریف
لائے اور صانزادہ محمد خاں صاحب بہادر شیر خگ کے مکان پر قیام فرمایا اور نواب صاحب بہادر والی ٹوکا سے ملازمت حاصل
کر کے واپس لکھنؤ تشریف لے گئے اسی اثنا میں جناب موصوف حضرت وزیر اعظم میر فتح علی خان بہادر و دیگر حضرات اہل خاندان
و شرفا ٹوکا سے ملاقی ہو چکے تھے۔ حسب الطلب جناب صاحبزادہ صاحب بہادر نائب الریاست بعد عقد ثانی جناب
صداور السجہ پھر ٹوکا میں تشریف لائے اور ایک عرصہ تک قیام پذیر رہے اس دربان میں جناب صاحبزادہ صاحب بہادر
اب الریاست و بعض حضرات اہل خاندان و شرفا شہر ٹوکا میں ساعی میں جناب موصوف کے شاگرد ہو گئے ازان بعد
ششہ ۱۲۰۱ ہجری میں تشریف لائے اور بنیادیں جنو فیض نگر جناب نواب صاحب بہادر دام قبالہ لازم ہوئے پھر بعدہ اجنبی
جناب میو صاحب بہادر کا اسم تخفیف میں آگیا ازان بعد بتاریخ چہار ویم ماہ جنوری ۱۷۹۶ء بغیر غایت حضور ہی پھر تیر سخن
لازم ہوئے بعدہ بتاریخ ہفتہ ماہ صفر ۱۲۰۱ ہجری مطابق یکم ماہ اگست ۱۷۹۶ء بعدہ وکالت اجنبی ہو یاں مامور



فرمائے گئے جناب موصوفے بعد حصول پرواۓ اموری خود بقیہ کام یہ مور پونچھ کر کچال ہوشیاری و خیر خواہی و دیانت و امانت کا روکالت کو انجام دیا اور نیکنامی کی چٹیان وقتاً فوقتاً صاحبانِ اجنت بہادر سے حاصل کیں چنانچہ اودن جہت کی تفکین جو قابلِ لغت گور صاحب بہادر زریٹ اندور و میجر ایم جی سیٹھ صاحب بہادر پولیٹیکل اجنت بہوپال کپتان سی۔ آئی کیمال صاحب بہادر پولیٹیکل اجنت بہوپال و ایل ایس کپتان نیواس صاحب بہادر پولیٹیکل اجنت بہوپال کی جانب سے عطا ہوئے مع وجہ بر فاسنگی عہد و وکالت جناب موصوفہ ۱۳۱۱ھ ہجری میں درج ہوئی طرز کلام بے نظیر ہے طرح میں آپ کی یہ غزل اور یہ قصو ہے۔

ہیں اس شکل سے برکتی ہوتی میری	کس سینون سے ہو کچھ کھینچو میری	ظلم و ستم کرتے دونی ہوئی چاہت میری
دل مرادوں پر محبت پر محبت میری	ہنکورو اسے جہان کرتی خوشتر میری	ذلتیں دیتی دیکھ کیا مجھے عزت میری
بکھرے تھے نہیں یہ بت ہی حقیقت میری	اب یہ صورت ہوئی آمد کی قدر میری	طرفین تک دکھائی دے یہ حیرت میری
کتری شکل کا آئینہ ہی صورت میری	یہ تری طرح سے ہر جانی نہیں اذیت میری	غیر سے ہے متغیر شب و وقت میری
شکر و شکر کہ ہو چکی تلوون تک تیرے	میری تعریف سے بڑھ کر شکایت میری	دم بدم پوسے زبان ہندی آئین بے نور
پوچھئے آئے وہ کس وقت طبیعت میری	شوخیوں نے کہا در پردہ کہ باہر میری	کبھی اون گنگوئیں آئی جو تیرے میری
بشت میں خاک بھرہ پرتے ہیں چاکرائے ہوئے	کچھ گبولوں نے ڈاڑھی پر جو بشت میری	بار و انجنش لب جان بیان ہو تون پر
ہے خزون و کی زکات سے نقابت میری	آئندہ دیکھ کے حیرت سے یہ کہتے ہیں ہ	اسمین کس طرح اور آئی یہ صورت میری
وہ شب صیل ہر اک بات پاؤں کا انکار	اور وہ منت وہ بجا جت نہ بجا میری	نہیں آغوش تصور میں ہی وہ آسکتے
ناز کی اونکی اونکی ہر زور پر نقابت میری	یہ چکارہ مجھے کہتے ہیں جو لائق ہیں	جاننے اہل لیاقت میں لیاقت میری

دین و ایمان کا خدرا حافظ و نام ہی استاد آگئی اک بت کا فر طبیعت میری

احسن۔ مخزن مصفا میں نو کون جناب حافظ آغا جان صاحب دہلوی عمر تخمیناً ۵۵ سال خلف میرزا نور الدین بیگ صاحب مرحوم کا بی عمر زنگوار جنابین مرزا خاں صاحب دہلوی پرنسپل اسکول صدر دربار ٹونک۔ یہ صاحب ہی سن اتفاق سے فائز ریاست ہزارہو کہ جلسہ زیرم شاہوہ میں شریک ہوئے اشعار کی اچھی بندش ہے کلام کی یہ روش پر غزل طرح رشک سے غیر مین دیکھ کہ عزت میری

زیر بار کے آجائے جو عزت میری

اوسکو وہ لوگ ساتھ ہیں شکایت میری

جسکی اک بات میں سوط شکیات میری سننے آتا ہی نصیحت کے بہانے اکثر مل چکی دوزخ و نیت و تربت میری بے شکہ بیمار بار وں شکہ بھاسی ملوں روح نکلی گری جان مر رخصت میری ایک کیا لاکھ بھی جگہ سے ہوں بختی پر پا	کیا تو مجھ پر خدا جانے کہ اس کا فرنے کچھ تو مرغوب ہی ناصح کو حکایت میری خواب میں ہاتھ مارا پائے صدمہ تک پونچا کیا ہی اچھا ہو جو میری صحت میری صحت قلب چجان ہوں اگر یہ لیکن نہیں داو چٹے نہ ذرا شور قیامت میری	دیکھ کر شکل عدو دیکھی ہر صورت میری بے نشان عشق سیان دھن میں ہیں ہوں بخت یاوری مددگار قسمت میری کیوں فریاد کرو کر دیکھتے ہو میں جاؤں گا کوی جانا کہ لئے جانی ہی ہمت میری ہے جو محبوب خدا نہ دعو عالم حسن
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

آرامان - خوش میان جناب سید عبدالرحمن صاحب خلیفہ اکبر سید محمد الدین صاحب رعنا ملازم نظامت مال صدر ریاست ٹونک عمر ۲۲ سالہ نوخیز جوان خوش خط شیریں زبان شاعری میں صاحبزادہ احمد سید خاں صاحب عاشق کے شاگرد ہیں۔ ان کے یہ اشعار ہیں۔

جوئے غم و غل سے وہ ہر شہر میری محم کے غم آج پلاسے بھلائی پریشان سہری سہری نہ تیری جی مجھے غفلت میری ترک ہو خاک کرا سکی ہی مڑو ہو مجھے پہر زمانے سے بٹھ کیوں شکیات میری آپ سے ایک ہی آرام بخلا میرا	جو قاقا بون میں نہوی و طبیعت میری وہ میرے پیار سے کہتے شکیات میری ناگوانی کو تو تھی مجھ سے عداوت لیکن دیکھنے کو نہ نہ دی غور سے حالت میری میں وفادار نہیں غیب فریاد وارسہی استحسان لینے میں تکتے ہیں غم و غل میری	اونکے شکوہ سے بہی نلا محبت پریشان ایک چلو سے تو بہر قی نہیں نیت میری ہا کی بیتابی دل تیرا میرا ہو تو نے کہ مرے ساتھ ہی بدنام محبت میری مدد و اعوان جو محبت کہ تیرا وقت آیا کام لگی کیوں وز محبت میری
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

افغان - سخن تو امان محمد خان خلیفہ حافظ محمد اکبر خاں صاحب خلیفہ اکبر کپتان محمد اختر بلند خاں صاحب مرحوم مطلق آبادی جاگیر دار موضع پاڑی عمر ۲۰ سالہ شاگرد دولت - یہ کتب درسیہ مولف سے پڑھتے ہیں اور ابتدائی شوق شہر و سخن ہے۔

کتنے ہیں ناز سے دیکھو تو مروت میری آپ آسان سمجھتے تھے محبت میری	نکلی ہی جو وہی عین غایت میری چین پانا میں ایک جگہ بھی ابھر	دیکھ کر محکوم پریشان وہ فرستہ میں درد و محکوم پرانی ہر مصیبت میری
--------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------

دہی ہوتا ہی جو قسمت کا لکھا ہوتا ہی کیون پریشان ہوئی باقی چھیت میری	دیکھا تو ترک گل خفا کی بہت میری زلزل کی یاد کسی کی نہیں آتی ہوا گر	داغِ فرقت سے ترے شک پہ کچھ سینہ لاکھ اغیار کرین خلق میں غیبت میری
پہرے اوں بت کا فرسے طبیعت میری	رات دن خالق کرے دعا ہوا فغان	
تکلیں - فصاحت آئین محمد عبدالرحیم خان خلیفہ جناب احمد فاضل صاحب ابن جناب زردار خاں صاحب مرحوم ہر دو حکم زاد و شاگرد منشی محمد ابراہیم خان - رفر - ان کا سال پیدائش ۱۲۹۳ ہجری ماہ شوال المکرم چارم تاریخ روز شنبہ بیہ نصف شب ہے - ان کا یہ طرز کلام یادگار عام ہے - غزل طرح		
رحم کر تو بخدا راست کم رسن مجھ پر مہربان آہو کیونکر ہی شکایت میری سچ اگر پوچھو تو میں کیا ہوں کہ شرم کی کیا فیض استاد سے نکلیں چہ شہرت میری	دیکھتا نہ بین آئینہ ہی صورت میری میرے منہ سے تو کوئی بات نکلتی نہیں پوچھنے آئیں کہ کسوقت طبیعت میری فیض استاد سے نکلیں چہ شہرت میری	تیری الفت میں یا تبر ہوئی حالت میری تیری چاہت میں جوانی ہوئی عجز میری صحبت غیر سے مجہر نہیں فرصت اونکو
شاقب - شہاب ثاقب آسان منکر صائب جناب مولوی نجم الدین احمد صاحب بایونی ساکن بڑودہ عمر ۳۳ سالہ شاگرد حضرت داغ و ظہیر دہلوی - یہ صاحب ہی حسن اتفاق سے فائز دارالریاست ہو کر جلسہ بزم مشاہدین شریک ہوئے منکر ہو کہ خیال کا مرقع ہو یہ نتیجہ طبع ہے - غزل طرح		
روشن قلم تصویر ہی صورت میری بوتری چشم چھا چشم مرث میری اوس جفا جو سے پر امید وفا ہو کیونکر کہ نزاکت سے لڑ جائے فغاہت میری جز بے عشق نہ کچھ فرق نہ رکھا باہم زلزل ہرچہ پریشان قسمت میری صورت دیدہ بخواب ہی بخت بیدار سر و ہاتھ نے نہیں جتی مجھے غیرت میری	دل نشین ترے سینہ میں کہ بتر میری کیون زمانے کی طرح رنگ بدلتی ہی ہیز حجت وعدہ دیدار پہ کلفت میری جھیلتا ہوں ستم بارگراں الفت ہو کہیں خانہ برباد از نہ غمت میری حسن اور عشق میں اوجھاؤ ہو بزمین پیدا ہو شب وصل نہ فدا و قیامت میری رکھ دیا کس نے قیونہ و فاکا الزام	رشتے خوب نیست ہی عداوت میری آئینہ بزم حیرت کا ہے حیرت میری لن تزلزلی کے عوض خود بخود جنتی ہی جواب عہد شکستہ ہی ہوئی ہوئی قسمت میری جا بگڑا ہونہ غم دوری یا دارن وطن آئینہ تیرے تغافل کا ہے حیرت میری پوچھتے ہیں وہ حساب غم روز فرقت ہی شب وصل ہی گویا شب فرقت میری

جوہر - سن پرورشنی محمد عبدالعظیم خان سیاہنگ رنظاست سائرات غلغلاب سعادت خان صاحب جماعہ دارطالیم سرکار ٹونک متینہ یعنی ہارونی ابن جناب بیکن خان صاحب بیہر مہرم - عمر ۲۱ سال - آباواجداد اسکے ملک اودو کے رہنے والے ہیں بعد حضرت یواب وزیر الدولہ بہادر ولد رکان بھٹائی سید احمد صاحب غازی ٹونک بین آئے انھوں نے بعد مہر کتب و درسیہ برفات منشی محمد ابراہیم خان رحمہ شہر کوئی اختیار کی اور جناب صاحبزادہ محمد ضیف خان ملو حقیقت کے شاگرد ہوئے اسکے کلام کا یہ رنگ ہی غزل طرح کا یہ ڈھنگ ہے۔

حسن۔ میں کلام حسن جناب نشی علی حسین خان صاحب غلیف الدیار خان صاحب مرحوم ابن ملک الرحمن خان صاحب مغول الخاطب
برجس الدولہ بہادر ساکن مہضفی آباد عنبر راجپور عمر ۵۵ سال۔ یہ صاحب عرصہ چالیس سال سے بعد ہمارے مختلف
ملازم ہر کار کا نوک ہیں۔ اول چھ سال تک ہشتم ذخیرہ رہے بعدہ نو برس تک عدالت فوجداری میں رہا جو کار نویس
رہے زمان بعد پانچ سال تک محکمہ بلک ورکس میں تھوکیدار رہے اب عرصہ گیارہ سال سے محکمہ پینڈو پولیس پگنات
میں عہدہ شیرتواری مامور ہیں فن شاعری میں سرائے شعرائی مستند حضرت استاد لکنوی سلمہ اللہ العالی سے تلمذ
حاصل و اچھی طبیعت ہے کلام کی یہ صورت ہے۔ غزل طرح

ایک دونوں میں رہی چوٹی پتھری
مین رہوں نل مین تری کا رنگ پتھری
پہنسی گیا کوچہ کا کل مین یثامت پتھری
کجہ نکلتی ہی نہیں وصل کی صورت پتھری

<p>میکشی میں جو کبھی گر کے مراعی ٹوٹی بہر کی قبر کے پہلو میں جو ترست میسری بے سبب بارگ کے غجون کا چمکنا یہ نہیں میں نصیبت کو حسن محکوم نصیبت میری</p>	<p>کیجئے ساتھ عدو کے نہ عیادت میری فاتحہ کو کبھی دیکھی سے وہ ہاتھ دھڑلایا ہتی جو حضرت یوسف بن شہادت میری دم دلا سے شب فرقت رہی دونوں پرستے</p>	<p>ملک الموت و سیمین ہونے باہم میں یہ محاکمہ ہے پہوٹی ہوئی قسمت میری دیکھو آئے وہ شمع حسین کتا ہے ہر گل گل میں تپ نغم کی حرارت میری</p>
<p>حضرت - مرج نصاحت جناب مولوی محمد عبدالوہید خاں صاحب خلیفہ اصغر جناب مولوی عبدالغنی خاں صاحب مرحوم سابق سیٹ مشہور ٹیٹ فوڈاری حیدر آباد ملک دکن و غیرہ جناب مولوی حکیم عبدالعلی خاں صاحب مخدوم مصطفیٰ آبادی شاگرد رشد حضرت زبدۃ الفضلہ قدوۃ الحکما جناب مولوی حکیم سید محمد انور علی صاحب مرحوم والد ماجد مولف تاریخ ہند مرحوم سالہ اکو اچکل پسند ملک دکن ہے یہ رنگ سخن ہے - غزل طرح</p>	<p>تلقی جو غیر کے لئے کو شب فرقت میری کیا کمون کس سے کمون حالت در فرقت خود زمان تنگ کی دینی و شہادت میری آپ شہیر سے کرتے ہیں عدو کو یہ اب</p>	<p>نقد محمد موبیٰ نعل کی صورت میری قطع ہونے کی نہیں زینتیں حجت میری خون ناخن چوہا تاج و عیش ای قاتل مردم دیدہ عالم میں جو صورت میری</p>
<p>ذبح کر دے مجھے قاتل کی جگہ اچکل جائے ہوش بچے بچہ بجا میں طبیعت میری میں وہ ہوش خاک کا پتلا کھنڈ اور دیکھیں میں نقل ہی ڈوبتے ہیں وہ موت میری</p>	<p>حضرت افروز کھلی کوئی حضرت میری</p>	<p>جان دی مفت غم عشق پر یہ رویاں ہیں</p>
<p>خرو - بہر کہ شعر اسرار آمد - سید نیاز احمد خلیفہ جناب سیدین احمد صاحب مرحوم عمر ۳۶ سالہ - انہوں نے ابتدا سے کتب کوسہ و غیرہ مولف ہے پڑ پڑن شاعری کو سر آمد شعر از دست حضرت است لکن نوی سہل اند القوی سے حاصل کیا واہ کیا کتنا کیا طبیعت پائی ہے عربیانی انکی ادنیٰ طبع آزمائی ہے - ایک دیوان ان سے یاد گار ہے یہ رنگ اشعار ہے ملتی جلتی رنگ طبیعت سے صورت سنی ہے طبع روان کی یہ روانی ہے -</p>	<p>ضعف بڑھتا ہو گئی جانی جو طاقت میری جان ہی ساتھ وہ لہجے مخلصت میری میرا دل جوڑ کے جا لگی حضرت میری داغ و دودل کے مٹاتے ہیں غضب نے میری</p>	<p>مرض عشق میں اچھی نہیں حالت میری وہ اگر اکلی خودی تو یہ عادت میسری غیر کے پاس ٹھہر گئی کہی قسم نہ ڈرو بوی گل جھکا جری خلق میں نہ شہر میری</p>
<p>اشکوہ جو رکھ کر کمون چہ نکایت میری دیکھتے جانتے ہیں دھڑکے جھوٹ میری بسکہ عاشق تھنازل میں گل اندامو نکا انہیں ہو سوتا ہستی تھی طبیعت میری</p>	<p>انہیں ہو سوتا ہستی تھی طبیعت میری</p>	<p>انہیں ہو سوتا ہستی تھی طبیعت میری</p>

نقد لیان دل و جان جو سینو نہی شار تجھ کو روانہ کرے خلق پرینشت میری بین جانوں ہی تو کج اور بگڑ جاتی جو ہریان ہو تک و سوز پر حق میری ان نگاہوں کو کمیز ستم اور سی او کی ضد ہے آفت و طبیعت میری تم نہیں ہوش نہیں بر نہیں بنو نہیں	لٹ رہی ہو میرا زاریہ دولت میری جسے چاہا اوسے چاہا جدہ آئی آئی تم بگاڑو ہی تو بن جاتی قسمت میری لاکھ دامن کو مے عقل نے تنہا لیکن ان سحر موقیڑا اور ہی ہمت میری خوشامد میری بقول نہ طاقت منظور آج کس طرح لگے کی شب فرقت میری	بھوش عشق یہ ترغیب جنوں خوب نہیں تم ہی موت ہو آفت و طبیعت میری دل جلائے تو بے باکل ہوا کام تمام لے اوڑھی سوی یا بان مجھے حشت میری یہ بٹائے نہ بٹے اور وہ گٹائے نہ گٹے واہ ری قدر تری واہ رقی قسمت میری سینے میں سیوے کس لگے فز پر پستہ نہیں
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

انگلیبا نہ صدای شب فرقت میری

اراقم - بے بدل نثار و ناطق جناب خواجہ بیروز قمر الدین خان صاحب عوف خواجہ مرزا خان دہلوی مترجم ہونستان خیال نیرہ حضرت
انجم الدولہ مدرس الملک نواب مرزا سادات خان غالب دہلوی مرحوم صاحب دیوان - عمر ۵۰ سال یہ صاحب ہی حسن اتفاق سے صاحب برہم
مشاعرہ میں شریک ہوئے - اچھی طبیعت و طبیعت کے رنگ کی یہ صورت ہے غزل طرح

ثرواد و عشق تنہا ہوئی چھت میری غیر نے جا کے سینہا لی نہ قسمت میری ایکدن رحم و دروغ نہیں جائیگی ضرور خاک میں پہر نہ ملاؤ مجھے حسرت میری نازا اور ناجو جفا و زوا و مٹا نا سیرا حسرتیں دل کی سوزیگی شہادت میری او کا وعدہ نہیں پیمان نہیں اقرار نہیں یاں تو بن کے بگڑ جاتی و صفت میری	اب کوئی دن کی یہ مہمان شب فرقت میری شادمان غیر ہو کس لگی قسمت میری آبرو غیر کی نذر آہ کی غیرت میری سایہ قامت کا سہی ساتھ نہما کیونچ واہ رے عشق گر اناری ہمت میری صبر و نالہ شکیں دہائی نو قوت شہنظر ہونے کی کچھ ہوگی عادت میری وصل کی رات مجھ حال رہا وقت دارع	او بچی او بچی کئی دن ہے طبیعت میری دیکھ رکے وہ بلائی شب فرقت میری پہلی پیرا ہی کو چین یا سید وصال شکر ت غیر سے آزد وہ ہو غیرت میری ایکلی روز جزا غصہ گواہی دینگے وان پشیمانی خاطر نوشہرت میری ایسی ہوگی کوئی صورت بگڑ کر بن جا مین او نہیں کہتا نہاتا اور در صورت میری
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دوست کے پاس لے جاتے ہو تجھ کو اراقم - ساتھ اپنے زوہد و ناکیں حرمت میری

رحم - رموز و ان غواصن غرضی محمد ابراہیم خان غلات ششی ڈائریکٹر محمد خان مرحوم سابق داروغہ سارینڈی صاحب مرحوم

تاریخ نیز دہ ماہ ذی الحجہ ۱۰۳۷ ہجری مطابق ستمبر ۱۶۲۸ء اور در شنبہ بتوسل حضرت وزیر اعظم بالقابہ سائر میر گنج کے داروغہ قرار دئے گئے اور تاحیات اوسی عہدہ پر برقرار رہے تاریخ ششم اوجاودی الثانی ۱۰۳۸ ہجری بدخشنہ اس جہان فانی سے بلکہ جاودانی رحلت گزین ہوئے۔ ابراہیم خان رتر کا سال پیدائش ۱۰۲۹ ہجری بت دوم ماہ شوال المکرم پر اور انکا اسم تاریخی انشرف جہانخان ہے انہوں نے تاحیات والد خود و بعد انتقال کن ابتدا سے کتب فارسی و طب وغیرہ مولف سے پڑھ کر فن شاعری کو سید نیاز احمد خروشاگر مولف سے حاصل کیا جب سید موصوف کو یہ روایات میں رہنے کا اتفاق ہوا تو انہوں نے اپنے استاد حضرت آید گلکنوی کی خدمت میں تنویض کیا ان کا نام تائین دم جناب موصوف کی خاتون فیضیاب ہوتے ہیں۔ ماشار اللہ فریق تاریخ گوئی میں خوب استناد و بہرہ منجائی ہے خوش بیانی انکی طبع آزمائی ہے انکی تصنیفات سے دو دیوان یکے زبان فارسی و دوم زبان اردو مکمل و مرتب ہیں نشست کرسی الفاظ بنظیر سے طرح میں انکی یہ غزل پر تنویر ہے۔

نہ لب بن گئی فریقین نقاہت میری	دل ہی میں رہ گئی گنگٹ کے نکایت میری	گل نئے اور کھلائی محبت میری
رنگ لائی جو کسی روز طبیعت میری	صورت تا نظر ضعف نقاہت ہوں	میری آنکھوں سے نہان آپ ہو صورت میری
یہ انداز ترانہ زاد امین تیسری	بقدری مری حسرت مری جوش میری	سچ تو یہ ہے کہ محبت میں فراہی ہے
یونگی لاگ تری بنو طبیعت میری	آمد و رفت زمانے کی ہواں محض میں	ہاں نہیں ہو تو غلط ایک اجازت میری
آئندہ دیکھے بولے وہ دم آرایش	دل میں تیرے ہی گھر لگی صورت میری	داسن زلف نظر اور بڑھسا ورت
تک رہی ہونیں کس یاس حسرت میری	ہوں فنا ہو کی طرح الفت گلروان میں	رنگ گل کتے ہیں جسکو وہ ہزرت میری
قاصد اس طرح سے کنا کردہ پوری سن	قصہ غیر کے دوہو کے میں نکایت میری	ولین اوس ساقی میمنوش کے ہنسی ہی نام
مجھ سا بھی یہ کیف کدورت میری	اونکے دھند تو بہت کہیں بائے لیل	یہ نقدیر یہ تقسیم قسمت میری
صبر سخت و لبیکن پر شیریں ارد	جاکو دیگی تیرے نیک قناعت میری	داراد میری کوئی شمشیر نظر کا قاتل
مرنے تر یا یاس سے تنگی ہوشمات میری	دونوں اک جان و غالب ہیں فریقین	چوڑے تیرا کچھ کس طرح مصیبت میری
گریہی دل کی صفائی ہو تو انشا اللہ	شکل آئینہ کوئی نہیں ہو صورت میری	عشق میں جاکا آئے تیرے کیا اوصاف
میرا ایمان میری جان طبیعت میری	رو بہن شوق تو یوں عاشق مشغول راج	مل گئی وکی نہا کر کے نقاہت میری

جسکو کہتے ہیں فلک پر پہ غبارِ خاطر
جسکو سمجھتے ہیں مین پڑے کدورت میری
ایک غنہ ہوا تو جانی ہو مشور میری
روز افزون ہو خیال بت کہ کن دہن
رعنا - فی الواقع جوان عظامِ ہاسمی - جناب سید حمید الدین صاحب مرشد تہذیب و انفاست مال صدر شوکِ خلعت
جناب سید محمد حمید صاحب اہلکار ریاست - عمر ۲۹ سالہ صاحب دیوان برادرِ خود شاگرد حضرت کلامی - انکی طبیعت
مذاق کا مغز ہے یہ طرز سخن ہے -

کام آجائے اتنی کبیر لغت میری
کاش کہ جگہ آؤسی کو چہ میں ترستی
سیر ہوئی ہی نہیں اس طبیعت میری
حال لعل سے نہ پوچھو میری مشور دیکو
غرض خارا الم صدر درو پیسم
یہ دل زار مر اور یہ ہمت میری
ضبط ضبط محبت یہ محبت میری
کے کیوہ لئے کیا ہے متیرا
واغلا شورش مشور ہو تسلیم مگر
کونی بات میں کم ہو شبِ وقت میری
کون کتا ہو کہ کھجے گی نہ حسرت میری
ضعت سے گھٹ کے بنا مشورِ خیال
میرا شمری اک ساغرِ بخارہ عشق
مست ہو بادۃ الفت سے طبیعت میری
کیا فرہ ہے غم لغت میں اتنی تو یہ
میری صورت ہی کہے دیتی ہر حالت میری
آہ نخل دلیوں سے ادھاروں سے دہلون
رنگ تصویر بتی جاتی ہر صورت میری
جان کے ساتھ یہ جہان کا کھنکھو ضرور
تیری رفت میں ہوئی اتنی ہی حالت میری
الفت یار نے مجبور کیا ہے رعنا
میر سے نابینا میں ہاؤ طبیعت میری

راعنب - بلوم ہر با طالب - محمد حیدر خان خلعت جناب محمد شریف خان صاحب رسالہ دارم و عوام انہوں نے کم نہی ہیں
کچھ کتابیں مولف سے بڑی تین اب بعد مرد و عرصہ سی سال علم کا شوق ہوا عربی کی زبان کی صرف نحو حاصل کر کے عالمِ فلسفہ
و منطق و معانی و دیان و فقہ حاصل کر رہے ہیں - گاہے اچھے شعر کہتے ہیں وہ بھی بہت کم - شروین میں کسی کے شاگرد نہیں
صاحبزادہ احمد سعید خان صاحب عاشق کی رفاقت میں مجبور ہو کر یہ مذاق اختیار کیا - عاشق کا بے لطف کرنا گوارا نہ جانا
یہ رنگ طبیعت ہے - غزل طرح

اونہیں اپنی ہی نہیں خاک ہوئے ہیں
کیا گمان ہے گلاب ہو شکایت میری
بیشک اتنی تو مجھے ہی ہو شکایت میری
سب تر حسن کو میرے گھر کو کہتے ہیں
کیا کردن میری تو مٹی میں فنا کا ہو میری
تم بدل جاؤ نہ بدلے گی یہ عادت میری
ہاں شوخی کہ وہ کتنی ہیں میرے شکوہ پر
کون فریاد سے روز قیامت میری
اوسکی پرش پیہ یہ رعب کئے ہا حسرت

	حال کیا ہو جتے ہو دیکھو حالت میری	
سیف - شاعر و ماہر کثیف - جناب خانصاحب محمد سیف الدین خانصاحب غلط خانصاحب محمد ثانی صاحب موصوف حضرت نواب امیر الدولہ بہادر جناب آرا نگاہ مورث اعلیٰ ریاست ٹونک عمر ۵۵ سالہ صاحب دیوان ساگر دیر آمد شہر استند حضرت استاد دکنوی سید احمد القوی		
پتھر پیشہ پر آئی ہے طبیعت میری غیر کے من سے وہ سننا ہو حکایت میری جسے مخلوق نے جانا ہوتا عاشق وہ جو صحت ہو تمہاری تو یہ عادت میری دست رنگین کی محبت میں اگر دم نکلا اپنی صورت سے ملا تہیٰ ہو صورت میری نگہ کی طاعت ہو تو میں اچھا ہو جاؤں اوپر چلے نہ اس کی ہے طبیعت میری آبلہ بانی نے عالم میں کیا ہے شعور	پیر صحبت کی طلب گاری راحت میری اور گئی رشت سے اکدم میں چو کاںڈ کو نسا دل ہو کہ حسین بنی الفت میری مگر ہو گیسو پر بیچ کی پیری پسلی خون رولا نیکی ہزار ہو کوشاوت میری وہ نظر باز ہوں دنیا میں کہ جدم دن جشم مبارک سے بغیر میں ہر صحت میری لاکہ چویر واؤ نہیں پر نہ سے نکلی نہیں میرے قدموں کی رہتی ہو تہ میری	ابو کچھ رنگ کمانے لگی الفت میری دیکھ بانی جو کلوں کو کدورت میری تم بغاوت ہو و ہوں موافق ہاں موسے کے کبر بانی ہو پست میری مرض عشق بیان ان علم کو نہیں نہیں اکے جو میں گے حسین انکھوں سے تبت میری دل جگر دشمن جانی عیا و ابا مند بے دانی ہو پستی نہر محبت میری جبے رکھا قدم کو چو کچھ سیف
برل ہوں م سے ہوا خواہ ہو جت میری		
سرخ - خوش دماغ - جناب محمد حضرت نور خانصاحب غلط اصغر حافظ محمد جمال خانصاحب رسالہ دار موصوف ہمت خانصاحب رسالہ دار موصوف عمر ۳۳ سالہ گاہے ماہے کسی مشاعرہ میں مجبوراً احباب کی خاطر سے غزل کہہ لیتے ہیں انکو پہلے تلذذہ جوادہ محمد رفیع الدین خانصاحب دانش سے تھا بعد انتقال اس کے غزل حضرت داغ دہلوی کو دکھاتے ہیں - مولف کے غزل اس کے رشتہ سے پہونچے زاد بانی ہوتے ہیں - ورزش کا شوق کثرت ہے یہ رنگ طبیعت ہے - غزل طرح		
کچھ زمانے سے زلالی ہو صحبت میری اوسکی تقدیر ہو اسکی امری قسمت میری	نہیں سننے نہیں سننے وہ حقیقت میری روز ہو کہ بد بجا تے ہیں عداوت	کیوں کروں غم کے گرجانے کا شکوہ او روز بن کے بگر بانی قسمت میری

او کی تصویر ہی لاد کو مجھے ادا قاصد
 اور دواغیر سے ہونو غیبت قسمت میری
 آپ یوں مدد کریں تو یہ قسم ہی کہائیں
 گدگداتی ہر مٹل غاب ہی طبیعت میری
 سہما - اختر برج سخن بیہ با جناب مولوی امیر حسن خان صاحب مدرس اسکول صدر ٹونک غلط جناب مولوی حفیظ علی
 خان صاحب مرحوم ابن جناب مولوی نجف علی خان صاحب مغفور عمر ۳۶ سالہ فارسی شعر کثر اُردو و کثر کہتے ہیں۔ انکی اشعار کی
 کیا بندش جیت ترکیب درست ہے -

مجموع الفت ہر تری جمکو محبت میری
 آپ کس بات پر کہتے ہیں شکایت میری
 میں اور اس شوخ کا عشق میں ہونا کئی
 نظر آتی نہیں مٹھی میں امانت میری
 یا آئی میں تری شان کرب کی کے ثار
 اسکے بننے سے بگڑتے ہی طبیعت میری
 لطف ہے بندہ بیدار نہاتے ہیں مجھے
 اور اگر اب ہی نہ وصل تو قسمت میری
 میں وہ ناکام ہوں مہجوں جن ناکامی
 کہیں وہ ہی کرے جا کے شکایت میری
 بعد مرنے کے وہ میت پر تو کیا آئے گا
 وہ قیجون آئے لڑکی قسمت میری
 دیکھیں شرم چامڑی نہ پناہ چل ڈالو
 مول لیکری وہ دیتے ہیں قسمت میری
 جس جگہ میں مہجوں تھما سانا قسمت میری
 میں تو یوں کرتا ہوں شکوہ کہ نہ بولے ہر یوں
 ساسے ناکام کریں آکے زیارت میری
 طائر نگہنا اور گیا لیکر دل زار
 زندگی میں ہی نہ کی جسے عیادت میری
 میں مقامت سے ہی مٹوں وہ فرماتے ہیں
 صاف کمد و بڑی لگتی ہی ہوتو میری
 یہیں مچا لگا جو کہ مجھے ملے ہوگا
 جس جگہ میں مہجوں تھما سانا قسمت میری

ستور - کلاش تیر جگر دوز - منشی کچھی سہمی ولد منشی راج کھنوار صاحب شیردار فصیح بلیغ صانع کول علی گڑھ ۱۲ سال
 شاعر و مراد شاعر است حضرت اسد لکنوی سلمہ اللہ العالی -

جان لے لی کسی شب فرت میری
 مجکو غیر کہیکتا ہے طبیعت میری
 شکوہ کرتا ہوں تو شوخی سے کہتے ہیں
 او کی آنکھوں میں کرے گھر جوتو میری
 کشش دل میں کہاؤں وہ جگہ تاروں میں
 ہر گز ہی دیکھ کے رو بہن تربت میری
 رانگان جاگیں کرو زبیر دولت میری
 چکی صورت پہ پستی جو نید و کی طرح
 واہ واواہ مجھ سے ہر شکایت میری
 غیر کے ساتھ ان نکھوس میں دیکھو انکو
 رانگان جائے اسی نہ یہ محنت میری
 اہل مجلس کے آجائیں کلچے نہ کو
 او کو نہ تار کہ بے شل ہی صورت میری
 کچھ لاکھی ہے زرا لی طبیعت میری
 ہو لکر جانب اغیار نہ دیکھیں وہ کہی
 واہ رنجت مراواہ رے قسمت میری
 آبر بختے ہیں بعد فرت ہی مجھ کو
 محفل عیش میں پوچھو مصیبت میری

سوزناں دیکھ کر اس کا نام آدر کس لئے اہل سخن میں شہرت میری
 شکر۔ ناظم و ناشر۔ احمد علی خان غیرہ جناب غلام اکبر انصاری صاحب مرحوم ساکن قدیم سہیل ڈچی ملک مہلازم ریاست جتپو۔
 ۴۰ سال۔ شکرگرمولف۔ انہوں نے ابتدا سے کتب و رسمیت سے پڑھ کر انشا پر داری کے شوق کو بڑھایا پھر
 تحریرات کا روانی حکمت و بات کا کام سیکھا آخر بدولت استحصال کا روانی ذریعہ و کتاب امور لادری و تحقیقات
 مقدمات سخت و دشوار و انعام معاملات ہر کار بند راج محمدہ ڈچی ملک میری ریاست جتپو پر فائز ہوئے۔ کبھی کبھی اصحاب
 کی خاطر سے شہر ہی کہہ لیتے ہیں یہ اشاران کے طبع و ذہن۔

آئندہ دیکھیں تو کس لئے نقابت میری	ہو کا تو رامو الفتنہ ہو کہ صورت میری	ہاں بجزش سے گئی لذت و مہلت میری
دای کاوش سے ہی صورت راحت میری	یہ ہوئی طاق تری جہرین طاقت میری	ضعف سے نقش پڑیواری صورت میری
ہر وہی دل کہ چرخ لیل غم عشق ترا	ہر وہی آنکھ کہ حسین جرم و موت میری	ایک مہین کہ یکا مہینا غفلت کا فرہ
ایک مہین ہوں کہ بہر غم سے نہایت میری	میں ہی تو جو رخصتا کرتا ہوں کہ عالم پر	اگر نہ اے کہ زبان پر ہے شکایت میری
غلم نے چلو کھوٹا یا تو مجھے الفت نے	رنگ تیرا ہی زاب وہ نہ صورت میری	گرمین سنتے ہی شہری۔ چار سنو
کرین دیکھتے دیکھتو طبیعت میری	دو خوشی سے مجھے تین لاریں خاکر	ایہ راحت صد جان ہے مصیبت میری

شاہ و فصاحت و بیاد و شہرت و نامت پر شاہ و اہل نظامت مال صد ٹونک ضلع منشی الارشک بہاری لعل صاحب سہ ۳۰
 سال۔ آبا و اجداد کے تھانہ سورون ضلع ایہ میں منجانب سہ کارگورنٹ سات گاؤں شل شام سہ رنگری سٹور و زم سہ
 وغیرہ کے نمبر وار تھے انکے والد تارنج ہیز دہم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲۰۰ ہجری مطابق نو ذی الحجہ ماہ ۱۲۰۰ ہجری
 ٹونک ہوئے اور توسل جناب صاحبزادہ محمد صدیق فاضل صاحب بہادر دلیہ جنگ بنارنج بہترم جبل لرجب سنہ ۱۲۰۰ ہجری
 مطابق ۱۲ مارچ سنہ ۱۲۰۰ ہجری ہوئے۔ یہ سیامہ نویسی نظامت مال صد رگنہ ٹونک پر مقرر ہو کر بعد چھ جہن کا گزاری
 عمدہ جمع خرچ نویسی نظامت خصوصاً پرامور ہوئے اور تاحال کا موقوفہ خود کو بھائی انجام دیتے ہیں۔ انہوں نے
 بعد حصول علم فارسی و انگریزی و ناگری فن ساوی میں منشی محمد راہیم خان رحیم کی شاگردی اختیار کی اور تاحال اصلاح لیتے ہیں

آپ کرنے کے فیروزج شکایت میری
 ابی ایسی تو نہ بھلی طبیعت میری
 نہ بھنی مانی و بڑا سے صورت میری

کسیل لڑکوں کا جو کیا کوئی شہت میری واسطہ شیخ سے محکم ہو بہرے عرض آئیں کہل جانگزی کیو گے جو صورت میری آئندہ دیکھنے پک کیوں ہوئے شکل تصویر کیا محبت میں محبت یہ محبت میری تجربہ بدوشی جو غضب مجھ میں بلا دلسوزی تو نہیں تو زانو بڑی الفت میری استقرار بیکہ تلون ہو ترقی پہ ترا بت پستی ہی جو اللہ عبادت میری مرتبہ پستی ہی نازل ہو ہوا دور غبار	آپ کیوں آئے ہیں کیا تیری عبادت میری دیر و کعبہ سے میرا عبادت میری مجھے دیکھتے ہیں ان سب کی حفاظت رکھنا تنتو کہتے تھے کہ بے شکل ہو صورت میری ارش ثمن کی ہی توڑی نہیں جاتی صاحب فقدہ جو حال تری آہ قیامت میری چاک اس سب سے بری ہو گئی پھل ہی قبا ایک صورت رہے مگر نہیں بیت میری دسیان قاتل کا ہی تو شوق شادت ہی جو جو عیان شیشہ ساعت سے کہ دوت میری	ہائے جابجا بے خبری حالت میری تفہ دیکھا جو کہاں چاہئے والا کوئی برمن لال میں چوڑا جل میں ہر الفت میری کیا عبادت میں عبادت و عبادت او کی یہ نزاکت ہی تمہاری یہ قیامت میری دل کو بلانا ہوں کسی میں تنہائی میں بندوبست اپنا عبث کرتی جو شہت میری دیکھ کر شکل صم منہ سے کہا لا اللہ یہ محبت میری اور وہ ہمت میری صدا و حضرت اُستاد سے دیکھا تو شاد
ہند کیا شہرہ آفاق و شہرت میری	ہند کیا شہرہ آفاق و شہرت میری	ہند کیا شہرہ آفاق و شہرت میری

طیش - مذاق مزہ - مثنی لالہ امر اولال جمع خرچ نویں محکمہ لطافت سائرات دربار کوک شاکر دولت عمر تحفینا ہمارا
اچھی طبیعت ہے کلام کی یہ صورت ہے۔

رفتہ رفتہ ہوئی جہر میں حالت میری خود بخود او کو گوارا ہوئی صحبت میری جھکو کیا سمع خراشی سے جو صا مطلب آپا دوست کرے جبکہ حمایت میری	کہ یہ بچانی اُبتا نے ہی صورت میری آپتو جو رستم کچہ نہیں کرتے مجھ پر کسین اسطرح ہاتھی جو طبیعت میری بے بلائے مرے گھر آپ چلے آئیں گے	یک بیک آگئی زور و نہ چو قسمت میری مفت بدنام کیا کرتی جو رشت میری شکلین سخت پڑیں کیوں نمود کو بہم آگئی جذبہ بین جس روز طبیعت میری
طیش سوز محبت کی طیش جو آفت	طیش ہر سے ہی بڑھ چلی حات میری	طیش ہر سے ہی بڑھ چلی حات میری

ظہیر - فصاحت و بلاغت تحفہ - جناب سید ظہیر الدین حسین صاحب صفت قصہ ممتاز سابق داروغہ باہمی مراتب شاہ دہلی
حال ملازم سرکار کوک - عمر تحفینا ۵۶ سال - صاحب دو دیوان شاکر حضرت ابراہیم ذوق دہلی - خلدن اکبر صلی اللہ علیہ
مرصہ رقم خان سید بلال الدین حیدر خان مرحوم بختون اُستاد بادشاہ دہلی - ماشاء اللہ اچھا رنگ طبیعت ہے صفحہ تاریخ پیر

جناب راوگا ریمورت ہے۔

دل میں کس پیار سے رکھتے ہو عداوت میری	مجھے بہتر یہ حال کدورت میری	آپ اور غیر سے کرتے ہیں شکایت میری
چنگی پڑتی ہو عداوت سے محبت میری	نا توانی سے وہ نازک جو طبیعت میری	تم سے پہلے ہی بدلتے لگی حالت میری
ہوں ہی دنیا میں نہیں ہی ہوں بدگفتا	لے ڈری ہو مجھے آفاق بین شہرت میری	یہ تو کھنڈ ہی کی باتیں ہیں بہت بین تم سے
دل میں تم خوب بچتے ہو محبت میری	خواب میں ہی تو پس مرگ نظر آتا ہوں	روز ہوتی ہو رقیبوں کو زیارت میری
حشر یا غضب یا بعد ہر آنی ظلم	ملتی غلطی ہو تری عقد طبیعت میری	آپ دشمن کے طرندار ہوئی تو ہو جانیں
بند ہو رہو ہر مے ساتھ ہی قسمت میری	عرض طلب کہیں منہ سے نکلتی ہی نہیں	آپ کی ہان جو یہ کہنت کہ محنت میری
نوٹنے ہی کے لئے ہے مری تو بہ زرا ہر	باندھنے ہی کے لئے روزی جہنت میری	آنند دیکھ کے اک اک درد فراتے ہیں
گل میں گہمت ہو غنچ میں نزاکت میری	داور و شہر سے کہنے کی تو گنجائش ہو	فیک کے ہاتھ سے ہو کاش شہادت میری
میگسار و مری تو بہ کا ہر دوس کیا ہے	دیر لگتی نہیں ہوتے ہوئے نیت میری	جو کہے جچ ہو وہ جو مار کرے ہو وہ بجا
چچین لی روز نازل غیر نے قسمت میری	وہ نمون پاس نمون شک تو چوڑی طرح	دول اغیار سے غالی نہیں غلوت میری

عنایت - مرکز دارا درایت جناب مولوی عثمانیت حسین خاں صاحب نصف مولوی سیف اللہ صاحب اخوند باشندہ راپور
افغانان تہم حال نوٹک۔ یہ تہمتا ہم سال۔ آبا و اجداد کے عیشہ سے، لازم ہر کار نوٹک رہے اور دیہات گزند ٹوٹک سے بھوکا گریہ پاتے
ہیں۔ انہوں نے بڑا سابق فن شاعری کو جانب شیخ امداد علی خاں شہر کنہوی راپور میں محال کیا بعد انتقال دکنے نوا لڑا کر آیا ہو کر آمد شعور
سمت حضرت اسد کنہوی لکھنؤ القوی کی شاگردی اختیار کی اور کتب متداولہ و تحائف و سیرہ مولف سے دیکھیں۔ بنظر توجہ اسرار
شہر اسند حضرت اسد کنہوی سلمہ اللہ القوی چند روز میں صاحب دو دیوان ہو گئے دیوان اول بطور مرزا پانی نافر تو باقیم
دو دیوان دوم مانند داوین شہر اکمل و مرتب بین انکا یہ کلام یادگار عام ہے۔

بکھرے بعد فنا پر گئی قسمت میری	خاک و زراہی مری قبر یہ حسرت میری	نہیں نہانہ سے کوئی حقیقت میری
حاصل اوصاف کے دیتی ہو صورت میری	زاہد شک کا دل کیوں نہ ہو بلکہ باب	آتش تر سے جو ساقی ہو ضیافت میری
مر کے ہیں ازل سے دیا سے لئے جا ہوں	دفن ہوتی ہو مری ساتھ ہی حسرت میری	آج مشتاق شہادت کی پر نے صدمہ شکر
بھوکو قتل میں لئے باقی جو بہت میری	اپنی آنکھوں میں نہیں لکھتا ہوں تہی کی طرح	کرتے ہیں طغی ہر شک اسے شکایت میری

جان ماسی واسطے اٹکی ہو بون پر آکر شوخیان آپکی مین یہ کثرات میری کیا پئے فاتحہ وہ مستندہ محشر آیا پاؤں چڑھاتی عداوت جسکے طبیعت میری	کہ دم مرگ ہی سن لیں وہ وحیت میری دہیان و من لعل مسلسل کلاہت رہتا ہوں زلزلہ زمین دس مرگ جو تربت میری کیوں براہ جانے مجھ کو چسپان جہان	بزم میں بخل یا غیب کو کئے کئے کین باہنجنون ہونہ طبیعت میری ہاتھ ایمان سے اور تھاکر خجالت میں ابھی تقدیر اگر ہوئی عنایت میری
عشق - سر اسہ رفت - منشی سید برکت علی خلیفہ سید علی محمد صاحب ساکن قدیم ہوپال حال خوشباش ریاست ٹونک عمر ۱۸ سالہ ملازم نظام ساز مدر - انوشک کتب دسیہ وغیرہ وافر کٹر نظم خلیق و مستطیع کی مشق اسد جہم پنجابی کہ بڑے بڑے خطاطان خوشنویس کی مشرقی بے شق ملاوی مولف کے کئے سے کہی کہی شعر ہی کہہ لیتے ہیں یہ انکے اشعار ہیں -	خوب ہوان سے جو ہر جا و طبیعت میری کیا بناؤں میں تہین کیا جو صورت میری لب پہ آتے ہی دو عالم کو جدا ڈالے گی مانے حضرت ناصح جو نصیحت میری مجھ کو تو آپ کی جانب سے نہیں کچھ شکوہ کوئی آفت ہی سی آفت شب فرقت میری	کہ سینہ کو ذرا ہی نہیں الفت میری تیار چا جو مو ابھی تو مرے صدقے میں تہر ہے آتش آہ شب فرقت میری یوں نہو اگر کہ ناقد وہ چپکا آستے آپ سوچو کرتے ہیں شکایت میری بعد مراد ہی نالے وہ کہی تربت پر -
عشق گیتیں - مضامین شمع محمد خلیفہ شیخ نور محمد تاجر - عمر پچھننا ۲۰ سال انہوں نے بعد مطالعہ کتب ربیعہ وغیرہ شعر گوئی کا شوق کیا اور فن شاعری میں منشی محمد ابراہیم خان روضہ کے شاگرد ہوئے۔	عشق گیتوں پریشان و طبیعت میری بعد مراد ہی منظور لائیں دل میری لاہران دل محبت جو تر اس دل میں دیکھ لے اگے کسی نون جفاہت میری میرے دل سے نہیں جاتا ہر تصور تیرا مجھ کو چلنے نہیں ہی و نقاہت میری	کیا و کما لگی اتنی مجھے قسمت میری کتے ہیں دیدہ آہو میں جو میری شوقی دیکھ و زک کل افشانی ہمت میری اس سے نکلے گی تو یہ کہ یہاں جا لگی تیرے دل میں نہیں آتی جو محبت میری اے دل میں ہی کہ تو زہا و سب کتب کچھ
عروض فاتحہ چمکارتے ہیں تربت میری اور دل سنگین درپردہ شرارت میری ہو بجائے بجا سدا وہ نزاکت اپنی میرے دل ہی میں چسپان حسرت میری کالے کہ بون ہر ایسی کو چھ قاتل و جہت مجھے خاک کے دیتی جو تربت میری	عروض فاتحہ چمکارتے ہیں تربت میری اور دل سنگین درپردہ شرارت میری ہو بجائے بجا سدا وہ نزاکت اپنی میرے دل ہی میں چسپان حسرت میری کالے کہ بون ہر ایسی کو چھ قاتل و جہت مجھے خاک کے دیتی جو تربت میری	عروض فاتحہ چمکارتے ہیں تربت میری اور دل سنگین درپردہ شرارت میری ہو بجائے بجا سدا وہ نزاکت اپنی میرے دل ہی میں چسپان حسرت میری کالے کہ بون ہر ایسی کو چھ قاتل و جہت مجھے خاک کے دیتی جو تربت میری

<p>گوشت ل سے کبھی سنے نہیں لک بائی ہ جیسے کتنی ہی محبت میں یہ بہت میری</p>	<p>اے رقت ریزی راہ رے قسمت میری صورت پر روان زمین سارے گلین</p>	<p>وچکےں جا کا کیورگ لگا کما ہے کیون ہو خوش یہ وقت طبیعت میری</p>
<p>مضم - سراپا خیال و دم - امین الدین خان مونس پڑ کر فریاد ہی کو میری نظر میں -</p>	<p>عوف بقا ضلعت محی الدین خان موم لہن سورج الدین خان ناتر تیر چیل صرٹوٹا گارڈولکے حاصل کیا -</p>	<p>۵۴ سالہ انھوں نے کتاب سیر فیہ بنار باو گاریا شعار درج ہیں -</p>
<p>نم کو غم ہی - محبت کو محبت میری دل سے کجنت نکلتی نہیں حسرت میری خود غرض کو کما اہل ریا کو کما لاکھ ہو گئے طرفدار قیامت میری</p>	<p>اے منظور کسی کو نہیں شرکت میری یار کی چشم عنایت کا جو ایدامو جائے یہ گلہ غیر کا یہ لاکھ نکایت میری اضطراری وہی تیور میں ہی طرز میری</p>	<p>ایک دم کو ہی گوارا نہیں وقت میری چنگا کی دل دشمن میں محبت میری اون کی جان کو کچھ حضور کی ہی جگر نہیں نگاہ شوخ نے نہ پانی کی طبیعت میری</p>
<p>میر میری تصویر دکا نے یہ جڑ نہیں کو اور اوس سے یہ زیادہ شب فرقت میری</p>	<p>فرط غیبت سے بدل جاتی ہو صورت میری وصل کے باب میں کیا ہون کر نہیں ہو</p>	<p>خوف کا کار سے بڑی نہیں بہت میری</p>
<p>آزما تے ہیں وہ غفلت میں طبیعت میری دیکھو دیکھو نہ چل جائے طبیعت میری غیر کے اتے ہی جاتی ہی تیری دل سے منہ چپا لیتے ہیں وہ دیکھ کے صورت میری</p>	<p>غواہ میں دیکھتے ہیں آگے محبت میری لگنے چنے میں فداک میں ہل چل میں وہ تواضع وہ مدارات وہ عزت میری خاطر میں دشمن بخت کی میرے ہوتے</p>	<p>استے بیاباں نویسنے پہ آنکھیں ڈالو کانپ وٹما سارا جہاں دیکھ کر محبت میری دل بایکجا یہ انداز نیا سیکھا ہے بکھڑا تو لازم ہی میری جان مروت میری</p>
<p>دیکھتا ہوں یہ گریہ کی نظر وں انہیں شکر کرتا ہوں کہ اوہ میری طبیعت میری</p>	<p>وہ ہی الفت سے نگاہ تے ہیں صورت میری کتنے ہیں تم جو قمر ہو تو مقابل آؤ</p>	<p>ہوش اڑا سنے کو کہاتے تو وہ سیکھا ہوا دیکھو نہ شکل ہی تمہاری ہو صورت میری</p>
<p>کلامی - ہم بلا خواہ نامی - جناب سید محمد عبدالرزاق صاحب سنی سید میلاد صاحب حضور خاص حمیدی رہنمائی یاست صاحب دیوان شاگرد جناب مولوی آئی بخش صاحب تائش مرحوم اختر دین - سے دیوان کی</p>	<p>۱۲۹۵ھ</p>	<p></p>

تاریخ ولادت برآمد ہوتی جو سید صاحب موصوف ساو قلمی سے ہیں۔ اور سادہ قلمی قطب الاقطاب سید قطب الدین نازری رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہے۔ مولف نے ان کے حالات و تہذیب و اخلاق و غیرہ میں کچھ نہیں لکھیں مثنوی مصداق اسلام ترجمہ فتح الشام اس کا دیوار عام ہے۔ یہ طرز کلام ہے۔

فرقت باہیں بگڑی ہے یہ حالت میری	آشنائی نہیں بچا سکتے صورت میری	کچھ نہیں دیکھی نزاکت سے نقاہت میری
خاک مٹنے کی شب وصال میں حسرت میری	حسرت دید بخنے پہ بڑی جاتی ہے	جان لیکر بھی نہ جا سکی یہ حسرت میری
میں ہوں اور کوئی تان حضرت داؤد حضرت	آجکا باغ ارم تو بیت میری	یار کے پاؤں نگارین ہیں غمبار آلودہ
یہی آئے ہیں شاکر اہی تربت میری	وہ دعا باز کا فہم سلیمان سید با	داؤد قسمت کڑی کس سے تہہ ست میری
کتنے ہیں دیکھ کے لچا پی ہوئی آنکھ مری	یہ سا جانا ہو کیونکے صورت میری	تسا مشوق جہان میں نہ عاشق محمد سا
شکل شیکل جو حسرت پر حسرت میری	میں نہ کہتا تاغم ہجر میں مر جاؤں گا	اویس مگر تری غفلت ہے کہ غفلت میری
وصال چاہوں تو یہ کتنے ہیں کہ مرنا ہی نہیں	روز گفت کیا کرتا ہے منت میری	تم مری شکل سے نیرا میں قربان تم پر
وہ لیاقت جو تمہاری بدلیاقت میری	آئندہ دیکھ کتنے ہیں کہ آفت ہوں میں	کس طرح جیتے ہو تم دیکھ کہ صورت میری
ذکر جانان سے جو کثرت میں ہی قصد حاصل	کیا تصور ہے کہ صوفیوں کی خلوت میری	وہ سنو رہے ہیں اور آئندہ دکھا ہوں میں
بڑے کے بخت سکندر سے ہی قسمت میری	یکش ٹھکڑہ حضرت نائش ہوں میں	کیونکے کلامی نمونہ ستاد طبعیت میری

کیف - زبانش چو سہیت - حافظ عالمگیر خان خلعت جہانگیر خان بکر فتح پور ۲۰ سال صاحب دود دیوان کیلئے عاشقانہ دود و موعظیہ شاکر و مراد شاہ مستند حضرت سادہ لکھنوی - سلیمان اللہ نقوی - انہوں نے اگرچہ بلیغ کلمہ برای نام پڑ پایا ہے مگر شعر گوئی میں استاد ملک پڑا ہوا ہے کہ انکی طبیعت خدا داد و خدا کے نزدیک قابل تمجید و ادبی منزل انکی طبع و لہجہ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص صاحب استعداد ہے۔

غیر کی شکل رسبہا ہے صورت میری	نود مٹے ورنہ شاہ سے بچے حسرت میری	پڑ گئی اور خرابی میں مصیبت میری
تیری خوبن گئی بگڑی ہوئی قسمت میری	خاک اور انگلی مرے بعد کہ دورت میری	پہرے گھر گھر مجھے ڈھونڈ رہے گی مصیبت میری
مرے چہاتے ہو بحث دیکھ کہ صورت میری	غیر میں تو نہیں اگر غیر یہ حالت میری	میری ناکامی کا پتلا ہو کہ میں ہوں یار رب
نامہ میری کی ہر تصویر کہ صورت میری	کہ نہ آیا مجھے لیکن تری الفت آئی	سب کچھ آیا تجھے آئی نہ محبت میری
دکھاؤ ٹھنڈے نہ دیا اشک کو گرنے نہ دیا	وہ کہ ضعف مراد و رکھناقت میری	عقوبت میں جس میں نہیں فہم کے سبب
ردی ہی جو کہ کلے کو یہ قسمت میری	ساتے غیر کہ کب پر وہ شیر آتے ہیں	دل میں چپ جاؤ گے اتے ہی طبیعت میری

راہ پر وہ بہت کم سن جو آئے شب وصل
کوئی حصہ ہو تو تب جائے طبیعت میری
تجسس سے جو نہ تزلزلنگ قبا جوین سے
تھوکرین کہ نیکی آ کے قیامت میری
یاس و اندوہ کا میلا سا ہر سیلا دل میں
صل کے دن کی رو دکالی ہوئی حسرت میری
گور سے شتر کے دن خاک آٹھو گایا رب
پاؤں تک ہمسکو پہنچوے دور قیامت میری
صبح کو ہوسے جدا ساتہ لگی رہتی ہے
میں کہیں ہوں بس مرد کہیں تربت میری
اسکے آئینہ میں بال آئینہ قلم خط شکست
ناز کرتی ہے کمالی ہوئی حسرت میری
یا تصور تصور ہی تصور تصور
پاؤں پر پلا کے پھل جائے طبیعت میری
مژدہ بنائے ہوسے رہتا ہوا بیٹھا کوئی
دل سے میں تنگ ہوں درجہ کلیب میری
دل سے نکلے گی یہ تو کمان جا نیگی
کیونکہ کس بیٹھن نکلے کوئی حسرت میری
بات اتنی ہو کہ موت کی نہیں کل آئے
داگر بیٹھ گئی ہے مجھ تربت میری
کہ نہو گے وہ اگر تو نہ گئے کی نہ سہی
بگنے پر چھائیں شبہ شبہ وقت میری
چوس لیتا زبان یار کی شکو میری
دل ہے تو ہوا ہوا ہوئی ہوئی قسمت میری
دل دیا بیٹھتے تھیں تم نے زبانی کہی دی
سکتہ تیرے میں ہے سکتے تین ہے تیرے میری
ننگ تو کمان ہی زبانی طبیعت میری

گوہر - سچ گستر بنی شیخ احمد فاضل دفتر محکمہ انعامات سائرات خلف اگر جناب بنی شیخ محمد یونس صاحب بن شیخ قلم صاحبہ کا پرہیز
جناب صاحبہ کا ہوا احمد علی صاحبہ ہمارے تخلص بر وفق مغفور عمر پختہ ۲۸ سال - بزرگ اسکے ہن کے رہنے والے ہیں بعد حضرت نواب علی اللہ
ہمارے جنت اگر اسکا دعوت اعلیٰ ریاست مذاہلی سے ایمان آ کر قیام پذیر ہوئے - انہوں نے کتب درسیہ وغیرہ علی رضا عینیہ زادہ مولف
چیز برفن شاعری کو مولف سے حاصل کیا انتہی نزل اکثر عاشقانہ کتب کہتے ہیں مجبور ہو کر باعث رفاقت منشی محمد ابراہیم خان رتھر
یہ خدایا اختیار کیا ہوا اسکے مزاج میں دو رنگدیشی و سہولیت بدرجہ اتہما ہے انکی یہ نثرل طرح ہے

تیرے افضل سے ہوا چہ قسمت میری
خلف شتر کرین جبکہ شفاعت میری
تیرے اکرام سے جاگیر جنت میری
جسکی میدان قیامت میں دہائی ہوگی
کیونکہ مائتہ نیکے خلق خدا محشر میں
میرا قاپہن و اندر قسمت میری

تیز ہوتا ہے اگر خیر عصیان مجھ پر
بہال بخاتی ہا کرتی رحمت میری
کرم بہر خدا شافع امت میری
کہ کونہ ہستی تھی مری ہاں گراں کجیہ ہوں
مشرک دلوں پر یا و عافہ کیس ہوں
ہر ازل ہی سے مدد پرتی رحمت میری

ہر چو مطلوب خداوند جان او گوہر
او کا طالب ہوں اندر رحمت میری

ماہل - جو دستاقل حافظ حمید اللہ خان صاحب صوبہ دار ملتان خاص حضور محمدیؐ ۲۵ سال - انہو کے ابتدائیں
جناب منشی نیاز علی خان صاحب غزل پر اصلاح لی بعد ازاں حضرت عاشق کو غزل و کما فی انکاء یہ کلام ہے -

غیر سے او کو سوا ہے مگر الفت میری کیجئے کچھ اللہ سے شکایت میری ہوں وہ مظلوم گواہوں کی ضرورت نہیں رنگ پر رنگ لب لعلی صورت میری اچھی صورت نظر آتی ہے تو کیسا کیسا کہ خدا بند کو کما فی اللہ صورت میری ایکو غیر او سے آپ مبارک ہیں کون	دس دم مرتجی ہو لب پر چو شکایت میری تو فدا و اسی میں ہوں وفا سے عاری بیگن ہی مری دانگی شہادت میری غیر سے ملکہ ملین مجھ سے وہ توبہ توبہ گدگداتی ہوں نے لکھو طبیعت میری جان نے نہ جھکوی کہے گی صد اہل کرمین مہربان پاکو کیوں ہوگی محبت میری	سہر سجدہ وہ مجھ و دیکھ کے فراتے ہیں رحم کی خوشتری ظلم کی عادت میری ہائی جب صبر کی فب کچھ لکھی آخرا ہے میں ہی چاہوں نہ چاہی نہایت میری نکستہ جفہ میں تیرے جھکر بوئے ایلی میں نہیں ہی چرخ نصیبت میری ماہل کیڈر خسار ہوا ہوں جب سے
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

آئندہ سے ہی مکرری کدورت میری

مشتاق - بکلام اردو و شائق - مشتاق احمد عطار خدنگار حضوری قلم محمد بلقادر چو بدارہ کاری شاکر دہانہ علی گڑھ
کیف تمیزہ سر آمد شعر اسند حضرت اسد لکنوی سلمہ اللہ القوی - عمر چھوٹا ۲۵ سال انکاء یہ کلام ہے -

غیر اس رنج سے کیوں کونہو حالت میری سب پہ کمل جا بگلی کر روز حقیقت میری نام لیلیٰ نہ رہا ہے ترا چر جا گھر گھر آئی اور آئی ہی کیسے طبیعت میری تارے گستاہوں نہ کھنکھنی لغو کی قسم جان نکلی ہوگی طرح نہ حسرت میری	کہ وہ اغیار سے کرتے ہیں شکایت میری محبوب کج نہت کہیں غیر کو اچھا سمجھیں دہم مجھ کو کئی تھی ہوگی شہرت میری جیتے جی دل سے یہ ملکہ مجھے نہیں آئندہ جو بہر نہیں لگتی شہرت میری یوں نہ دیکھتا تو انہیں غیب میں دیکھا جا کر	شکل آئینہ بنے گی ہی صورت میری بوالہوس کا وہ قدر ہے قیمت میری بچپن باقی پیدا دجفا جو بد کیمش جان کے ساتھ کھلی انگی حسرت میری یا سحر اوت میں ہنسنا کرما ہے ہوشیار سے تو جی ہی غفلت میری
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دل ہی نادان ہے ایسی خام خدا کس نے ہے	اب سے نبی تو سنے کون نصیحت میری	ماہر سے مرے وہ شوق یہ ہنکر بولا
کیا بہت شاق و مشتاق کو فرت میری		
ماہر خوش فکر شاعر۔ غلام قادر خان فصیح مہر حافظہ جود خان ملازمہ کا ٹونک عمر تین ۲۲ سال شاکر نوشی مولیٰ باہر خان و مقرر		
بکھر زلی جڑیہ تاثیر محبت میری	ورنہ وہ کرتے قیہ کو شکایت میری	ظلم ہر ایک کی خوبصورت نصیحت میری
وہ جو ہر ایک کی عادت تو یہ عادت میری	دل کو تھامے ہوئے تم پر آپ بیا آؤ گے	راستی پر جو کبھی آئیگی قسمت میری
دیکھ کر لوگو جو جانا نہیں سکتے مین	وہ ہی تجھے تین بت دیکھ کے شور میری	ہنر جو کچھ تو ہے ماہر کج جان ملے تین
رخ چڑا جاتے مرنے دیکھ کے صورت میری		
ناظر نے جو بکلام نادر سید محمد ناظر حسین خلف جناب سید برکت علی صاحب مرحوم سکندر آبادی جیل جیل صدر دربار ٹونک۔ صاحب		
دو دیوان یکے عاشقانہ دوم نعتیہ۔ عمر تین ۲۵ سال۔ انہوں نے کتب کو ریغیرہ مولف سے پیکر فن شاعری کے اکتسا کا شوق کیا چنانچہ		
بعد اکتساب نکات شاعری و اتصال علم عروض و قوافی و تحفظ نوزدہ بحر بحر فارغان و اوزان و اوتاد و اسباب و غیرہ سے بخوبی		
واقع ہو کر ایک طرز رنگ مین قصائد و غزل و قطعات و رباعیات وغیرہ لکے۔ اماں اللہ اچھی طبیعت و نتیجہ طبع کی یہ جودت ہے		
رہا کہ ڈھنگ پر طرح محبت میری	ونین سو رنگ بدلتی تو طبیعت میری	ظلم سے ہر کج خواجہ جوئی نصیحت میری
تم ستم پر جوئے بڑے گئی بہت میری	بہیس لیے ہوئے کس کا ہر نقابت میری	جنہی ہر کج فطرتی صورت میری
کیسی افتاد ہوا زور نقابت میری	کہ نظر مین ہی توہر کی نہیں صورت میری	شوق چشم کوں رہی گرم جہت میری
چلبلی ہو گئی دیر پر طبیعت میری	غیر سے کرتے ہو کس سے شکایت میری	آج اثبات دہن مین ہی بہت میری
جھل کی رات تو کج تھی ہم شام جو سر	آج ہی چھین حاصل شب فرقت میری	مین لا لہ لا کر براتے نہیں دل کے ارمان
تو وہ نازک کہ نکلی نہیں حسرت میری	نامرادی کے گلے پر جو بہت چھین	تم سے نکلتے کجا کو کوئی حسرت میری
اب ہی ہو جائے صفائی تو بہت بہتر ہے	دکو دہنا دلا دیکھین کلفت میری	دو قدم آپ سو گور غریبان تو چلبلیں
شوکر مین کمانے کو خود آئیگی تربت میری	منزل عشق کس مین اہ کر مے کالے کوس	نالو مین کا یہ زور واد سپہ غریب میری
ہر کوئی ڈر مین رہن جان و ایمان	میرے اللہ ترے ہاتھ ہی عزت میری	جنگجو مین ہر مگر صلے کے خواہان ہوتے
اس مجبور مین لڑتی نہیں قسمت میری	اسکے پہلو کو پچائے ہوئے اونا کر یاس	دل مین کچھ تجھے لنگ جائے حسرت میری

کثرت یاس سے مطلق نہیں ہو یا یصال
لاکھ کی ایک گواہی ہے شہادت میری
رض کی بات اشار نہیں ہے کھدیے ہیں
دل جو دیدون تھیں کیا آبی خوشامیری
دونوں جان سے جو لطف ہوا الفت کا
لڑکی ننگ دیر سے قسمت میری
کتبہ دل کو جا رہا تو جسم کچھ نہ یک
میں ہوا دفن تو شوق ہو گئی تربت میری

کسی ٹوٹی ہوئی امید پر بہت میری
آپکے عشق میں رنگ ہر خون ہی نہیں
عین محبت ہی میں ہو جاتی ہے غفلت میری
جو نہ نکھڑا یوں نہ سے وہ ہوا قرار جمال
چاہئے آپ تو ہر دیکھے چاہت میری
وادی قسمت کہ مجھ سے مراد شمن جان
یہ نہ سمجھے کہ کمان جا لگی الفت میری
اوتکے پکا گونہ سینے سے نکال دی چراغ

خون ناقص ملاقات ہو مرے قاتل پر
میری آنکھوں کو ڈرا دیکھئے صورت میری
تھر تھرتھرت ہوا دفن ہو غضب ہوا صاحب
جو نہ نکھڑا یوں نہ سے وہ ہوا حشرت میری
سجدہ سکرانہ کے کوہ میں ہوئے مجھ پر فرض
نہیں منظور پاک کو محبت میری
چاکل کی نگہی بعدفت بھی تاثیر
وہ کبھی یہ دیکھیں لاوا مانٹ میری

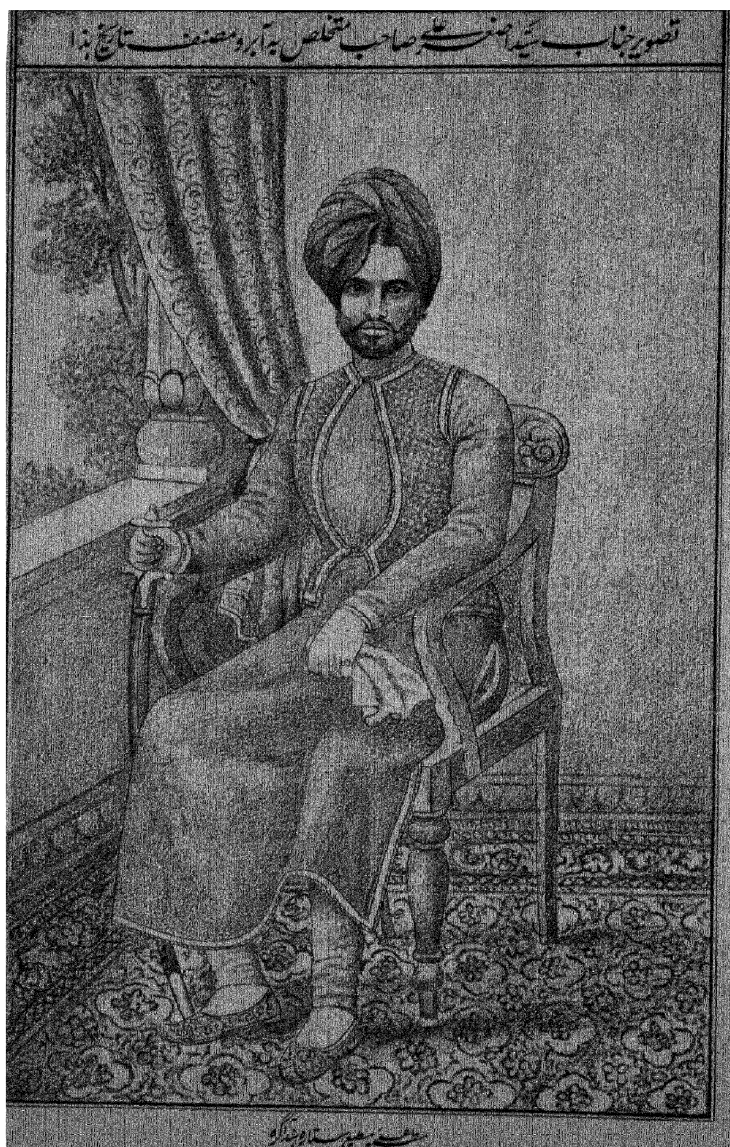
تورنا دم کا دم مرگ پر مشکل ناظر
کثرت ضعف سے نازک یہ حالت میری

یاس - بلاغت اساس - سید شرف الدین احمد خلیفہ سید نظام الدین ابن سید محمد اسحق صاحب ساکن قدیم طغی آباد
صوف راہپور حال خوشہاں ریاست محمد آباد عون ٹونک شاگرد رشید ولوی حکیم سید احمد صاحب اسعد عمر ۲۷ سال پٹنہ
علی گڑھ علاقہ ریاست ٹونک کے سات برس مدرس ہاں پندرہ روزہ نثار علیہ اسلام کے مدرسین طبیعت کا عجیب نگ پیکلام کا طرہ رنگ ہے۔

چارہ گری کی نفرت سی غیرت میری
او کچھ حد سے سوا بڑھ گئی بہت میری
درد و رمان پر مارا رنج ہوا راحت میری
ور نہ سوا بالکل آئی ہوا صورت میری
اب کچھ مہل کی لذت ہوا آزار فراق
ہمنہ شب بخوشی ہر وقت شکایت میری
خود ہون گم گشتہ گرو ہوندا ہوا ہونگ
ہو تری بزم سے بہتر کہیں غلوت میری
ہم سمجھتے ہیں ناہیکے دم آخر وہ

غیر ہوئی نہیں حالت شب فرقت میری
نحت حیرت ہوا وہ نہیں دیکھئے حیرت میری
غم سے خوش رہتی ہوں وقت طبیعت میری
جان نہیں غور نہیں اے نہیں
دل پر وہ داغ طبیعت و طبیعت میری
جان نکلی تو مرے دل نے کہا ملکہ ہاتھ
ہیں کچھ ہوش کہ حیرت میں ہوا حیرت میری
میں تو لے کیسی عشق تھے مان گیا
اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں یہ حالت میری

کسی نے جو الفت میں فاقہ میری
آئینہ بن گئی بگڑی ہوئی صورت میری
ہاں غیرت نے مجھے حال بدلنے نہ دیا
دل سے کھل نکلی کتنی ہو حشرت میری
میں غما ہوتے ہو گھر میں ہو سکتا
تو میل و در رہی جاتی ہو حشرت میری
تو ہی تو یوں ہوا فقط غیر کیا میں ہی نہیں
کیا کون تو نے بڑائی ہو بہت میری
یاس سورنگ زانے کو بدلنے دیکھا



ان بدلی توبہ کی بخت طبعیت میری

آبرو۔ خاکسار زلی کے گنگو۔ سید محمد اصغر علی۔ بعد محمد پروردگار عالم نسبت جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم اپنا کچھ حال بطور اجمال نوک ریخت قلم زحمت رقم کرتا ہے کہ والد ماجد خاکسار عمدۃ العلماء زیدۃ الفضل اقدسہ اسکا
حضرت مولانا حکیم سید محمد نوری صاحب مرحوم دہشورہ مصطفیٰ آبادی نے سلسلہ ۱۲ ہجری میں راہپور اکبر حضرت نواب امیر الدولہ
بہادر شہید جنگ آسودہ جنت الفردوس سے ملازمت حاصل کی۔ اور اسی سال میں مہاراجہ جیوت راؤ کو ملکر حضرت نواب
امیر الدولہ بہادر کی ملاقات بمعرض وقوع آئی۔ چنانچہ تاریخ ملاقات اس قطعہ سے ظاہر ہے۔

چو بخور وند امیر دولہ ہو ملکر + مہاراجہ مروری راہبہال + زبان قلمست نیا بخش گرفت + قرآن بزرگ بندہ جل اقبال
بعد ازان والد ماجد کو اہم کامی حضور نواب امیر الدولہ بہادر اکثر ہمال و قتال میں شریک حال رہے۔ سلسلہ ۱۲ ہجری میں حضرت
نواب امیر الدولہ بہادر برفاقت مہاراجہ جیوت راؤ کو ملکر گرگنہ ٹونک وغیرہ برقاہض ہوئے۔ چونکہ اس وقت اندا و فوج حضرت نواب
امیر الدولہ بہادر کا نمبر ۳۵۰۰ ہزار پر پہنچ چکا تھا یہ جایدا و قبضہ اس فوج کثیر لشکر کے لئے کافی و اضافی نہ ہو سکی آخر یہاں نواب
امیر الدولہ بہادر نے مجبور ہو کر راجپوتانہ و مالوہ وندلیکٹ کے راج کو تاراج کیا۔ سلسلہ ۱۲ ہجری میں نواب وزیر الدولہ بہادر عالم
ارواح سے عالم اجسام میں غور پذیر ہوئے بعد مروری و ریت چہار سال و چہار ماہ جب آئین اہل اسلام بموجب کلمہ فقہ شیعہ حضرت
نواب امیر الدولہ بہادر والد ماجد کو اہم کامی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر کو سیم اللہ پڑھائی ازان بعد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے
والد ماجد کا کسر سے متبع علوم دینی و دنیوی و قتا و قتا حاصل کئے۔ سلسلہ ۱۳ ہجری میں مہاراجہ جلگ سنگھ والی جیسور۔ حضرت نواب امیر الدولہ
بہادر سے دوبارہ تمیز نہیں جو یہ کہ سبب نسبت و خرم مہاراجہ جلگ سنگھ منسوبہ مہاراجہ بہیم سنگھ متوفی والی جو دہپور باجم نا چاقی
سخت و تازہ شدید ہو گیا تھا استدعا ہوا چونکہ پیش ازیں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر و مہاراجہ سنگھ میں جو دہپور میں
پذیر میز رسل و رسائل اندین باب محمد و پیمان ہو چکے تھے حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے عہد شکنی کو کہ عین دل شکنی تھی نا جائز
تصور کر کے والی جیسور کی فوج کا سخت قافیہ جنگ کیا۔ چنانچہ ان واقعات سے ایک جہان واقف کار ہے۔ ہولناکیوں سے
خلاصہ سے مراد کا ہے۔ خلاصہ یہ کہ جب حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے ملک راجپوتانہ و مالوہ وغیرہ کو سخت عاجز کر کے اجستان
قابض ہونا چاہا تو مخافت بڑی گونہت سلسلہ ۱۴ میں حضرت نواب امیر الدولہ بہادر کو بذریعہ صلح نامہ شہر ش پر گناہ قبضہ سلسلہ ۱۵ میں ٹونک
علیکٹہ۔ سرحد۔ پنجاب۔ پٹنہ۔ گورنر۔ نیماہرہ۔ سند و بارہ عطا ہوئی حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نے وہ ملک گیری کے خیالات کہ

جیش ازین برادرش میں سودا بکریاے ہوئے تھے سراسر نکال ڈالے اور اپنے اسی ملک خداواد پر قانع رہے۔ ۱۲۰۰ھ ہجری میں جب حضرت نواب امیر الدولہ ہمایوں نے ہماض ہند و چند لاس دارنا پایدار سے رحلت فرمائی حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے سندھیاست کو اپنے قدم ہیست لازم سے زینت بخشی اور نہایت بیدار مغزی سے امور ریاست کا انتظام شروع کیا اور والد ماجد مولف کو خطاب عمدۃ العبادۃ الفضلۃ سمر زعفرانیہ فرمایا اور اپنا علاج خاص مقرر کر کے بہت کچھ عزانجیستاجی کہ جو والد ماجد کے محلات زادہ حضور میں بنایا علاج اندر جائے گا کسی حکیم کو کمر نہ تھا۔ بعد وفات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر والد ماجد مولف نے تیس سال تک اپنا کراڑو کراہیہ کابینہ میں وطن زعفرانیہ میں انجام دیا اور بیکر و خوش خدات شائستہ دیباستہ غلتمای گران بہا و انعامات مشکافہ تاجین حیات خود مہر کاروالا تبار سے پاتے رہے اور بڑے بڑے سخت متوطن پر ایسا ایسے علاج کئے کہ مورخ و محققین و آفرین سچو ۱۲۶۹ھ ہجری میں جیسا کہ عالم جیسے عالم خود میں آیا۔ چنانچہ قطعہ تالیف رلاوت مولف یہ ہے مشفق بن حکیم دہم سید۔ ذیافت عزیز دیش ویر نجف ہاتھ گفت از پنے تاریخ۔ ذی کہ بگو۔ آفتاب برج شرف۔ ابتدائی ۱۲۰۰ھ ہجری میں کہ یہی سال غدر پندی ہے خاکسار کو جناب صاحبزادہ حافظ محمد علی والدہ خانہ صاحب غلت حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مولف کی والدہ صاحبہ نے کہ والد ماجد مولف کو ولایت خواندگی سے سزا فرمایا تا ما عزت والدہ ماجد تھی کر لیا۔ اسی سال کے آخر میں حضرت والد ماجد مولف نے بھارت ذات الصدرا و ذات الجنب اس جہان فانی سے ملک جاودانی رحلت فرمائی۔ اوسوقت مولف کم سن تناسل بلوغ کو نہیں پہنچا تھا بقدر زلف والدہ خاکسار نے نظر اکل اندیش مردانے مکان میں مدفون کیا تھا کا مداران نا عاقبت اندیش تخی فراموش نے براہ ملک کی کوہ و کمال لیا۔ زان بعد جناب صاحبزادہ حافظ محمد علی والدہ خانہ صاحب کی والدہ ماجدہ نے اس سہری فانی سے کوچ کیا جناب مبارک بیکر صاحبہ امیرہ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف نے سب وصیت خوشنلسن صاحبہ موصوفہ و غاکسار کی تعلیم کیواسطے ایک معلم اور ایک الباقی مقرر کیا۔ خاکسار نے تھوڑی مدت میں درس قرآن شریف و کتب تدریسیہ سے انفعالی حاصل کیا ۱۲۰۰ھ ہجری میں مولف نے ریاست لاپور کو وطن مالوہ خاکسار پر فائز ہو کر کتاب علوم و استعداد فنون میں سعی کیا اور حضرت سیدنا و علی تندی تندی الخاطب بہادر رقم خان شاگرد رشید مجتہد رقم خان تندی نے سب خط تعلیق و تسلیم کی مشق ہم پہنچائی آخر حضرت اوسنام و موصوف نے باجماع جمیع شاگردان عقیدت نش و خطاطان خوش دوش خاکسار بقدر کو خطاب جوار رقم خان عنایت فرمایا۔ زان بعد کچھ کشتی کے چوون کی مہارت حسب ترتیب و ترکیب حضرت بیلا م علیہا حسب بریلوی پید کی جب خاکسار نے بعد مہارت کھلی چند اشخاص نمونہ نامی گرامی کے پیٹھ پیر سے اور ایک آدمہ کی اور کھلی کابل

صبا کوه لعل آن یار جانی
که با کوهستان چمنی سرگرافی
ز اخلاص نازد آن قد لسانی
در گرفت آن ارتباط و محبت
که بر طاق غم شیدند از خوشانی
بر روی تو باز است باب ممانی
تو آتی که دور کار کس در نمائی
نقد و نقد و سکوت و دود
نکر دست عشق سخن بچون تو دیگر

صلوات زلف تو خوش می تراود شود مرد و در طرہ العین زندہ زین ششم طبع موندن ازان بن ہر کس کہ بر یکا خود کردہ باشد غزا ہم زین مغلکان غراب نیست می دیشتم با کس جز تو ربطے زید ایا فغانیا بن سستگر	بکلب تو خست شیرین ربانی بکاش ازان قطره گر چکانی چونیا ششم مالک رشتانی بآین خوش دتے زندگانی ہما لیمو قانہ یک استخوانی ازان آدم بر سر نکتہ رانی منز و گر تخلص نایم فغانی ماہست دودل کم ترک دنیا	بغیر تو حسنی چنانست نہمان ماہست از شاعوی یزج فرسے من مالک فراخ سرودن چکانی کجا منور آرد و میشش و نوان لیکن فرور خدا آزا نشش چو گویم کہ آمد چہا بر سرین بطول کلام آبر تو نیست طابت کہ باقی جهان و ہمہ بہت فغانی	کہ دتیرگی مایہ زندگانی کہ نیک نیست از خین نکتہ رانی سہ کائن نیست باجم خوانی نرزد و جاک آبر و یک زمانی کہ تا گیم از دودستان استخوانی دین دور از گریش آسمانی یک نکتہ کوتاہ کن و دستانی کہ باقی جهان و ہمہ بہت فغانی
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سلسلہ ہجری میں خاکسار کو خداوند کریم نے فرزند عطا فرمایا اسکا اسم تاریخی اطفی علی عرفا اشرف علی نام رکھا مگر والدین نے سید جان کے نام سے مشہور کیا اوس فرزند کے اسم تاریخی کا نقطہ تاریخ ہے

چون تولد گشت پورنیک فال رد نمودہ رات و سوردلی اسی ایام میں مغز الام امتنا الملک صاحبزادہ محمد بنایت اللہ خان بہادر صفدر جنگ نے بذریعہ جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان شرف فرمائش دینا قطع تاریخ ہر دو فرزند ان خود خاکسار سے کی مولف نے بدیہ اوی وقت یہ ہر دو قطع تاریخ کیا صاحب موصوف کے حوالے کئے وہ ہر دو قطعہ یہ ہیں قطعہ تاریخ دلاوت صاحبزادہ محمد الانعام اللہ خان	در خیال اسم و بودم کہ طبع بسنال گفت لو۔ اطفی علی ۱۲۹۱ھ
یافت از انعام اللہ پورنیک گرم غیبی براہ فہم گرفت بفضل خالق بخون عنایت سلطان بنار بجست و نہتر ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۱ھ ہجری مطابق بہت چھ ماہ جنوری ۱۲۹۱ھ حضور بندگان عالی مقامی نے شہزادہ پرنس آف پرنس صاحبزادہ ولید ملکہ مغربیہ سے مقام اکبر آباد ملاقات فرمائی۔ اسی تاریخ اللہ تعالیٰ نے مولف کو فرزند عنایت فرمایا مگر اسکا کم سن میں انتقال ہو گیا۔ بنار بجست و نہتر ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۱ھ ہجری مطابق بہت چھ ماہ جنوری ۱۲۹۱ھ حضور والا نے جناب و میرا سے بہادر کشور ہند سے بمقام مدنی ملاقات فرمائی۔ اسی ایام میں خالق الایزال نے خاکسار کو فرزند عطا فرمایا اسکا اسم تاریخی مظاہر الدین احمد عرفا خضر علی نام رکھا مگر والدین نے	سرور والا کمر علی مکان انجیا برید۔ گہو تاریخ آن چو پورنیک شد جان بپاد دل شاد آبر و چون کردنک سال اور قطو تاریخ ولادت صاحبزادہ محمد اکرام اللہ خان نور آبر و چون کردنک سال تاریخ ۱۲۹۲ھ

میان جان کے نام سے مشہور کیا بتاریخ بست ویکم ماہ نو مبلکہ ام حضور والا نے بقام دارالخیر جمیہ نواب لارڈ پرینس صاحب
 بہادر نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر کشور ہند سے ملاقات فرمائی۔ اسی سال میں مولف نے کتاب قراہین آبرو
 تالیف کی ۱۲۹۶ ہجری میں میرے استاد و مکرم حضرت میر نواب صاحب نے باہر ارض چند و چند انتقال فرمایا چنانچہ مولف نے
 یہ قطعہ تاریخ کہ اس حامی شرع و ہادی ملت و قیدہ دین و کعبہ اعظم و عالم عصر و ماحی بدعت
 فاضل دہر و اکمل و اکرم و بودا و بودا و وجود کمال و رفت از رفت او کمال بدہم و زردن آفتاب از مسرت
 بارغم کردشت چہ بچشم و ماہ را گشت از نو نور غمش و حلقہ ہا لہ صفت ماتم و چون زخم ہر زانیم ہمیش
 سپہ نواب رفت زمین عالم — چونکہ عالم اسباب میں والدین و استاد سے کوئی شفیق را نہیں ہوتا ہے خاکسار اکثر معزوں
 و مستعمل ہوتا تھا اور یہاں اوقات سب سے تنہا ہو کر شعر و سخن کی طرف راغب ہوتا تھا آخر دل میں یہ خیال آیا کہ کوئی ایسی تاریخ
 لکھنا چاہئے کہ یا گوارا ہے معاً اس خیال کے آتے ہی یہ خیال ہی آیا کہ سہ حریفان باد باغورند و فتنہ و تہمتی نمانہ
 گردند و فتنہ۔ اسی کشمکش و زد و کد و کشاکش فکر میں تھا کہ عقل دل سے یوں گویا مونی کہ خیال کا یہ مضمون خیال خام ہے
 تصنیف و تالیف سے تو مصنف و مولف کا جہان میں نام ہو خاکسار نے بتائیت قول و انش اسوی روز سے تاریخ کو ملک کو
 زبان فارسی لکھنا شروع کیا چنانچہ ایک ہفتہ میں چار ہجرتیں کر کے بطور نمونہ حضرت وزیر اعظم بالقابہ کے ملاحظہ میں پیش
 کئے حضرت مدوح المدرح نے ملاحظہ فرما کر یہ افشاء فرمایا کہ اس تاریخ کو نہایت عرق ریزی و سرگرمی کے ساتھ تہذیب و دانشاوند
 اعلیٰ اسکے صلیب میں ریاست سے تمہاری پرورش کافی عمل میں آئیگی بہرہی چار ہجرتیں شدہ پلگا حضور والا میں پیش ہو
 حضور انور نے خوشنودی مزاج کا اظہار فرما کر بہ قدر دانی و قدر افزائی یہ پروانہ جسکی نقل درج دیل ہو خاکسار کو عطا
 فرمایا — سیادت اب شرافت انتساب یہ محمد اصغر علی بیاضیت پابند اسلام سنون واضح باد آغا کتاب یعنی تاریخ اعلیٰ خاندان
 ریاست ملاحظہ حضور انور میں گدرا استعداد و لیاقت علمی تمہاری بطور تہذیب کتاب سطورہ نسبت تمہاری منصور مونی چاہی کہ
 با تمام تاریخ ناکوئی تحقیق پرورش و عنایات حضور رموا انشاء اللہ تعالیٰ پیشگاہ بادولت و اقبال سے پرورش کافی تمہاری
 عمل میں آویکی — چونکہ والد تمہارے عمدۃ العلماء و بدۃ الفضلاء حکیم سید نور علی مرحوم ہیں نواب لیلہ ولد بہادر و نواب لیلہ ولد بہادر
 مرحوم و حضور سے ممتاز ہیں با ستین شمار کے جاتے تھے خیال پاس و کماط والد مرحوم تمہارے کے حضور کو پورا پورا خیال نسبت
 تمہارے بچے مطلع و ملکہ رہا و پر پروانہ ہذا کو سن خوشنودی مزاج تصور کر کے اپنے پاس رکھو فقط مرحوم اشعنان
 ۱۲۹۶

موجب حکم حضور انور ذاب صاحب بهادر دام اقباله - تعلیم حافظ محمد ممتاز الدین - ۱۲۹۹ هجری مین مولف محنت بیار ہوا
کہ جینا ہوا ہوا جب حاضری حضور سے مقصر رہا تب یہ قصیدہ بحالت بیماری لکھ کر حضور میں بھجوا دیا

دستان زندیدہ سوی من نظری افگند	قرہ باد ایل کہ خوش طرح و گرمی افگند	حسن گیم او دیر افزند اگر محصل شے
شع گردشے شود پروانہ پری افگند	یشو پین وطن قربان بہر یکہ کواو	بمختصکین را چو آن مہر بکرمی افگند
گر گم یار شرج سوز ناک دل تیسم	تا مہم آتش بجان نامہ برمی افگند	می دہ جانان چوای نامہ سارین چنین
پارہ اش میسازد و در زگرہ گرمی افگند	گر زور قطع تا روان کمان ابرو جاست	بر نشان تیرے بانو از گرمی افگند
نالباس تازہ دیوانہ را بخشہ بسیار	کشمیر پیر بہر جا کر برمی افگند	یار بلین پنجہ چکان خوردہ از تیرہ کیست
کشمیر دیریا بان شور و شرمی افگند	کرد کام کو بہن گر تلخ شیرین کردہ است	زہر و پیمانہ اش جایی شکرمی افگند
من کجاوہیہ جوش گل کجاوہیہ لیب	نخل من پیش از بہاران برگ برمی افگند	آرزوی پوسہ لبہای رنگینش مرا
ہر زمان در و طرہ خون بگرمی افگند	بینا یہ طرہ آشفستہ ایل خیال	قیس کے پیوہ بہر سبیل نظری افگند
نہت سودا طیبہ بیروت بستہ است	کار نبض جان من بر بیشتر می افگند	دستان کویدہ بہر سبیل مہر بہا کہ عشق
زور قم در و طرہ چندین خطری افگند	باجرای نوح از غویش از کشتی خویش	طرح طوفان بہر جان چشم ترمی افگند
این قدر غافل نہ فرما بد دل سوزن مہاش	آتش دہر و دہر عالم یک شرمی افگند	ناتوان ہر آسمان عیس جہ افتادہ است
سنگ بینائی ارباب ہنرمی افگند	بر سکو کہ مہاش المین کہ چرخ سفدہ خو	ہر کارا بر باکند زووش بہر می افگند
کاشکہ بر آستان او دہ جاہم دہام	آسمان گر این پنہم در بندرمی افگند	والی ٹیک آفتاب آسمان ہر تری
آنگہ ذرات از محنت نظری افگند	ای مہر گردون وقت تیر چرخ کرم	بردت خوشیدہ خود را ہر سحر می افگند
روی دل افزو تو چشکہ کینہ صبح و شام	کے نظریہ چاہش شمس قمر می افگند	ہر سبیل صد توفیر ہر خاک درت
آبوی خویش باہد کرد فرمی افگند	درہمان گردیدہ دست نالوت مہر بند	کیسا اگر فخر ماسے سیم وزرمی افگند
ہمت تو دہرمان ہچون گلین ہنشاہ نقش	مہر پائی چو تو مہر نامور می افگند	آر و طبع تو مہر گاہنباہ انصاف بیل
خج و نمیا و شکر زرد ترمی افگند	گر برآید گلین مہر باہ تو از نیستہ	برزین خون دل ہر شیر نرمی افگند
گر مقابل با سبک کوئی تو گورد رستے	از نیب از کف تیغ و سپہ می افگند	گر شود عیدہ علم تو بہر زبان دو کون

<p>کوہ گہ پانگ گردوا کر می افگند نیت انیما یحکم طاقت کہ خیر سیرم زجا طائر دل از جیدین بال و پری افگند دور و رستان را بخشش یاد کردن است</p>	<p>آبر و امکان تو صفش ندارد اندکے آر سے بریتر مابین در و سحر افگند یاد بیت میرزا صاحب مرا آدکے او ورنہ ہر شعلہ پای خود تری افگند</p>	<p>آبر و امکان تو صفش ندارد اندکے آر سے بریتر مابین در و سحر افگند یاد بیت میرزا صاحب مرا آدکے او ورنہ ہر شعلہ پای خود تری افگند</p>
<p>زین سبب طرح کلام مخفی افگند زان سبب اندم مقعر آستان بوسی تو از سحاب کلک گوہر از گہری افگند یاد کر سنی تو با دافعت آسمان</p>	<p>آبر و امکان تو صفش ندارد اندکے آر سے بریتر مابین در و سحر افگند یاد بیت میرزا صاحب مرا آدکے او ورنہ ہر شعلہ پای خود تری افگند</p>	<p>آبر و امکان تو صفش ندارد اندکے آر سے بریتر مابین در و سحر افگند یاد بیت میرزا صاحب مرا آدکے او ورنہ ہر شعلہ پای خود تری افگند</p>
<p>۱۹۸۶ء میں مسیح پوچھو صاحبان انگریزوں کے حکم دار الیست میں قائم ہوا اسی سال کے آخر میں خاکسار کو سرکار ولایت خواراٹھکائی و قافلہ نگاری کے عہدے مرحمت ہوئے۔ ۱۹۸۸ء کے شروع میں ہر دو فرزند ان خاکسار نے جنکو۔ سید جان۔ میان جان کہتے تھے اس جہان فانی سے ہلک جاوادی انتقال کیا مولف کو جو مریخ والہ نے اپنا لیا۔ ایک تیز خاکسار قید علاقے سے آزاد رہا۔ ایک زمانہ شعر و سخن سے نا آشنا رہا۔ اسی اثنا میں خبر وراثت اثر انتقال و انتقال تبدیلہ دولہ مدد لیا مفتی سید ظفر علی خان ہمدانی و بہادر جنگ اسیر لکھنوی گوش بد ہوئی مولف نے یہ ترکیب بند تہذیب میں لکھ لکھ مشہور کیا۔ ترکیب بند</p>	<p>آبر و امکان تو صفش ندارد اندکے آر سے بریتر مابین در و سحر افگند یاد بیت میرزا صاحب مرا آدکے او ورنہ ہر شعلہ پای خود تری افگند</p>	<p>آبر و امکان تو صفش ندارد اندکے آر سے بریتر مابین در و سحر افگند یاد بیت میرزا صاحب مرا آدکے او ورنہ ہر شعلہ پای خود تری افگند</p>
<p>دل و لہجہ شعر محزون شد بر زمین آسمان نظم آفت و گفت سہ و در را چہ ام روز را نہ جاوہر لیلی معنی چشم از گریہ کرد طوفانی سنگ پریشہ سخن افاد مرد و لکھنؤ مدد بزرگ</p>	<p>مہر افتاد و روان دوات نفس شیرین و گر نہ نشانند دو دو دل خامہ بزرگ بارو گریہ کن کہ چشم غم ناکان نظم من نو چکان مردن است</p>	<p>سہو چندین ہزار محزون شد گرش اندو وطنی روز و شد مصطفی سخن گہر و شد گلبن خامہ بید مجنون شد کاس انش حیات بیخون شد بادہ کم شد غم افزون شد تو تک درویدہ نام گہر و شد</p>
<p>خامہ وراثت سخن گریہ یتیمہ و مرگ کو بہن گریہ شع سان تا و زخمین گریہ پیشتر بر گریستن گریہ بش نمود ہر شعر من گریہ</p>	<p>خاک از ماتش بر درارم پای در گل چشم تر دارم</p>	<p>خاک از ماتش بر درارم پای در گل چشم تر دارم</p>
<p>نغمہ گلشن چو بار بکشاید رخسار بیون ز دیدہ بلبل چشم تر بر رخ ز گریہ دسی بہنای کسی محال بود</p>	<p>گل بداس ز چشم تر گریہ از دل خوفشان خبر گریہ بلبل اموز و در چین گریہ خاک بر سر نسیم افشانند</p>	<p>گل بداس ز چشم تر گریہ از دل خوفشان خبر گریہ بلبل اموز و در چین گریہ خاک بر سر نسیم افشانند</p>

چرخ کاروان یار انهم ناله در آید و سندر انهم		لب هر سو گوار یکشاید کیست تا شانید یکشاید	دین خنده را فرودستد عقده از طره عروس سخن
آتش بلای خوش شده	آتش با عشق ترش شده	طره تا بداید یکشاید	گوی سبسن کنایه ام کل
صبح معنی سیاه پوش شده	آفتاب بن عسروب نمود	چون شکر تهر بهار آخر شد	عمر در انتظار آخر شد
شمع نیم بیان نموش شده	نوحه پرواز دکان بلند کشید		
خوابش امروز باروش شده	سبک آینه تکریم حیات	گوهر اشک در کن گداز شد	کارم آخر بگریه یار گذشت
هر که از دو سخن نموش شده	چون گهر دارد آبرو و جبهان	و کند بر روزگار گذشت	رد چو طوطی آتشی چه کنم
رفت و غلده و باره نموش شده	ساعه مغفرت با و دادند	داشت رخ و جبهه بگذشت	مرغ خوش بیکه پیداز تن
غافل از کارنا و نوش شده	نم بر قاتل اجل بجا نشیخت	دوستان را در انتظار گذشت	مغفرت و عده و دیدار
از خام خم خبر نبرد	صندل در درویش برد	ظلم تر شمر آید اگر گذشت	از پله امتحان نکت و ران
		در به خلق یادگار گذشت	سخن خوب و معنی روشن
تیره از طره الم سحرست	آتش تفتنی دل گدازست	دل غمت نو بهار گذشت	بیخبران گلشن دلائل او
بر فرقه پاره پاره مگرست	دیکر ریزه ریزه الماسست	لیل باغ نغمه ای مژد	مهر چون آهنگ برای مژد
خامه در آتش که نو گدازست	شعله در کاغذ افکند ز صریر		
عزایس خن شکست پرست	سوی منی نمی کشاید بال	لعل معنی زرق شر افتاد	خسرو ظلم مرد و افریاد
خالی این انجمن نیکوترست	می کن خامه همچو نعل فریاد	این ظلم و کینه میکند آباد	گشت بلبه و خواب ملک سخن
گوشه خن خنیه و کاکرست	ناله خشکان نمی شنود	چرا او که بهر سودا داد	ماندیمه عروس اندیشه
در پی دفع صاحب ترست	آسمان از بهوش دارد رشک	رفت بگسسته دام اعتیاد	مرغ معنی که بدست آید
خاشی و نعل دل تنگ	نیست بر لب گفتگو رنگ	که بنایش نماده اند بباد	بر نفس اعتبار نتوان کرد
شیشه و ساغ و سبوحه کنم	بله پری سوی داده رده کنم	غافل از گدازت بے بنیاد	گر بماند زار سال آخر
		قفسش گریه باشد ز نو لاد	طایر روح چون پلش کند

چو کہ تھامے والد محمد العلماء زبدۃ الفضلا علیکم سیدانو علی بہم رضو جنس آراگاہ و عارفین میں سے تھے اور ہم ہی ایک عرصہ سے
 دارالسیکان و ملک خواران دیاست سے حضور قہامی کا نگہداری سے خوش ہیں قیدی پیش کردہ تبار حضور نے سماعت فرمایا طبیعت
 مابدولت و اقبال خوشنود ہوئی لہذا بصلح سرانی پہلکا حضور سے بحسب روانی خطاب (فخر الشہر امجد الملک) سے شکوہ مرز
 فرمایا گیا لائزہ غیر محال و غیر خواہی یہ چو کہ عزت خجرائی و قدر دانی مابدولت سے ہر ایہ عہد ملن ہو کر مدام مشغول بہ عالم کوئی از دیاد دولت و
 اقبال رہو نقطہ اصل بعضی دفتر میں رہے اور نقل حکم عارض کو دیکھا و فقط مدرجہ شہسوار اجمری مطابق ۲۱ مارچ ۱۳۳۸ عیسوی۔
 ۱۳۳۸ ہجری میں حضرت وزیر اعظم القاب نے خاکسار کو دفتر دارالانشاء سے حکمہ عالیہ کونسل میں تینین فرمایا اور وزیر ملک خاکسار نے
 کامفرغ خود کو حکمہ بعضی میں انجام دیا قہر سے روز حضور روانے خاکسار کو طلب فرما کر مشافعت فرمایا کہ تبار مابدولت و اقبال نے
 دفتر خاص دارالانشاء میں ملاوچین کا نگہداری و امانت داری مامور فرمایا یہ دستور اپنے کامفرغ کو انجام دیتے رہو۔ حسب حکم
 حضور پر نور دام اقبال خاکسار ذرہ بقدر ارضیت سرکاری کو بدستور سابق انجام دیتا رہا بدین چند سے حسب الارشاد فیض نیاو
 تینین جدیدین قانون کی بعضیت ہائی مختلف قریب فرمایا۔ بعد از ان ترجمہ توڑک باری و امین اللغات مصنفہ حضور کی کو لکھا
 آخر سند مذکور الصدور میں حسب حکم حضوری خاکسار نے یک جلد سیلا و شریف کہ بقدر دس جز کے ہے اور ہر ماہ میں اسکی مجلس
 ہوتی ہوگی۔ ابتدا ۱۳۳۸ ہجری میں باصرار و استبداد بعض مجاہد و صادق الوداد و دوستان و اثنی الاتحاد و خصوصاً جناب
 سید محمد سعید صاحب الہکار ریاست دوسری شادی خاکسار کی خانہ صاحب نیاز محمد خان نبیرہ خانہ صاحب عبد القدیر
 قیدی کی دفتر سے کہ جناب صاحبزادہ محمد شیعہ علیخان صاحب ہادو شمر کے صغیق ناما ہوتے تین بعض حضور آئی چنانچہ اس تعریف میں
 جناب صاحبزادہ احمد سعید خانہ صاحب ہادو رعاشق یہ شہر اور مبارکباد اور رنگ اور تاریخ شادی مکمل لائے اور شریک جلد شادی

ہوئے۔ سہرا۔	مرنوشہ پر بندہ سہرا	مبارکزی سے کیا گلا سہرا	سب کچھ تین سید اصغر علی
ہو مبارک تجھے تیرا سہرا	پلا سہر بندہ ہتا اچی گٹری	کو بندہ آج دوسرا سہرا	کہہ رہے ہیں یہ تماشائی
رخ نوشہ سے اب اوٹا سہرا	رہے آپس میں الفت و اخاص	کہتا جبک جھکے ہو دغا سہرا	آہلما جہ سے ایک مدت میں
تیرا سہرا ہے باوفا سہرا	یہ خدا سے دعا ہو عاشق کی	کہ مکتار ہے سدا سہرا	مبارکباد
بیامہ یہ دوسرا مبارک ہو	اک نیا دلر مبارک ہو	ہم نہیں کہہ رہے ہیں بس سے	بچے یہ ملقا مبارک ہو
تم ہی تارو سید مصغر علی	پس تو یہ چو کہ کیا مبارک ہو	تھے دہن کی کھول دتی قیمت	جب یہ سب نے کہا مبارک ہو

یارشاد ہون عدو یا مال	یہی عاشق عاں مبارک ہو	۴۱۸
دیکھئے رنگ کا کچھ عجب رنگ ہی		
اے راج کیا یہ چا گیا رنگ	ہر شایہ شادی اور شا کا رنگ	کوئی افشان گلانی ہو کوئی پنا
بے شوق بن ہی یا بنین ہے	تری شایہ میں کچھ تانا اور رنگ	نڈا کتے میں نوشہ سے ہمد
کرنیم عاشق تم سے استاد	یہ کتنے کر چھا تو کما رنگ	
قطعہ تاریخ		
بنے دولہا جو سید صغر علی	دوم شادی کی ہوئی گدہ	کوئی سہرا کوئی مبارک باد
میں لکاک خوشی میں ادنیٰ تنہا	بھین کچھ ہی نہ تھا کوئی جوہر	اتر الاہر شکر سال ہوئی
جیسی کچھ ہو سکے ابھی کہنے	یہ بڑی ہوا اگر تو میں ہون بٹہ	شعر کا مصرع ثانی
سن کوئی پوچھے تو ابھی کہو	اہل اخلاص شادی دیگر	
<p>اسی سال میں حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ نے اپنے والد بزرگوار حضرت عین الدولہ بہادر باقلا بے بیہ تمام نواب ملاقات فرمائی۔ اسی سال کے آخر میں خاں صاحب نیاز محمد خان کی دختر سے امدت خانی نے غاکسار کو نور زہرینہ عطا فرمایا۔</p> <p>۱۳۰۳ ہجری کے آغاز میں حسب محکم حضور نواب صاحب بہادر دام اقبالہ غاکسار نے علاوہ اپنے وطن منصبی کے ہر ایک کام کو جوئے سرکاری کو باحسن جوہ انجام دیا۔ غاکسار برفیق پرور فیض کا شاہ حضور پر نور مورخ ہفتہ ہم ماہ شعبان المظہم ۱۳۰۳ ہجری مطابق یکم ماہ جوان ۱۳۰۳ ہجری کا ہنگامہ عالی شان سے غاکسار کو عطا ہوا تھا چنانچہ اس کی نقل بحسنہ دیا چنانچہ تاریخ ہر امن درج کر کار بند ہو کر مورخ تفضلات حضوری ہوا یعنی حضور پر نور دام اقبالہ نے کارروائی احقر العباد اصغر الافوا سے خوش ہو کر خاص اپنے بیچ کے کام سے اعزاز بخشا۔ ماہ اکتوبر ۱۳۰۳ ہجری حضور والا نے نواب ولید اسے کشور ہند سے بدرا لیا ہر ملاقات فرمائی۔ اسی سال کے آخر میں مولف تاریخ نے حسب محکم حضور فیض خانجہ ردام دولہا کتاب میلاد شریف حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو جسے حضور والا نے بنفس نفیس بہت کچھ شرح و بسط کے ساتھ تصنیف فرمایا ہے از ابتدا تا انتہا لکھی یہ کتاب فیہ اہم ساٹھ جزے کچھ زائد تر ہے اور اس کی سات جلدیں میں ہر روز متواتر ترقیب شب ایک جلد پڑھی جاتی ہے اس کتاب میلاد شریف کی کیا تعریف کی جائے کہ قلم اسکے اوصاف سے عاجز اور زبان اسکے بیان سے قاصر ہے</p>		

خدا انکشت بدندان کہا سے کیا لکھے؟ ناظر مگر بیان کہا سے کیا کہے؟ و آج ہو کہ حضور پر نور دام قبالہ نے
چند سال سے مراہ ریح الاول میں اس محفل عظیم مجلس فقیر سلما و تہذیب کا انترام لازمی طور سے مقرر فرمایا ہے۔ ناظرین کو مفروضہ
یہ خیال ہو گا کہ ہر جگہ موصوفہ اس محفل کی سیاد ایک ہی وقت اور ایک ہی جلسہ پر محدود ہو کر قیام نہیں کر سکتیں۔ یہ محفل ایک
متواتر سات روزہ تک بوقت شب حسن انعقاد باقی ہوا اس میں روایات عجیب و حکایات غریب و مستند طور پر علمی کرام کے
مشور سے بیچ کی گئی ہیں اور بدلائل قاطعہ و براہین ساطرہ ثبوت ہر ایک روایت کا درگیا ہے حق تو یہ ہے کہ علم سیر میں یہ
کتب لا جواب ہے اور روایات محمد و سنت موقع موقع حضور الہی کی تصنیف سے چہان کی گئی ہیں جب نولف تاریخ نے
بروق حکم حضوری کتاب میلاد شریف کو تمام و کمال لکھ کر حضور میں پیش کی بیش کا حضور والا سے نظر عنایت و مہر بقدر دان
خلعت ہفت پارچہ و صد و پندرہ مرت ہوا چنانچہ ابیم خان رحمہ خلف منشی محمد خان فرخو اکبر داروغہ ساز امیر گنج نے عطائی
خلعت خاکسار کی یہ تاریخ کمی سے جو خلعت دیا اپنے قلاب نے نہ فزون کرنے کو عزت آبرو نہ کہا باتیں غیبیے آخر سے
پچاس سال کہہ۔ خلعت کی پرو۔ آج تک نولف خاص حضور پر نور دام قبالہ کے گنج کے کام پر ما موریہ۔ سلسلہ جہی میں خاکسار
چند رسالے جلائے علوم فزون میں تالیف تصنیف کئے اور کئے نام طلا و شکستہ دارک۔ و باغ انکار کے ہیں۔ بحر الفیض
تشریح المصادر۔ تہذیب القواعد۔ واحد نامہ۔ تفسیر النصیحت۔ کارا مطلب۔ منتخب التواریخ۔ گلزار آبرو۔ جوہر آبرو۔ گوہر آبرو۔
قزلباز آبرو۔ دستور المطلب۔ خلاصۃ الاخبار۔ فی ذکر الاخبار۔ علاج ہندی۔ انکے سوا اور چوتھے چوتھے چند رسالے ہیں۔ اسی
سال میں بنارس مسجد ہم اہ ذی الحجہ افسوس صد افسوس میلا وہ فرزند دلبند کہ خالص صاحب موصوف کی دختر کے شکم سے تولد
ہوا تھا اوس میر سے دل کو سرد میری آنکھوں کو کور میر سے جسم کو طاقت میری جان کو قوت حاصل تھی رگڑائی منزل ناگزیر ہوا۔
و چون عشرت فرط عسرت سے بدل گیا۔ درین حدیقہ بہار و خزان ہم آغوش است نہ زمانہ جام بدست و فغانہ بدوش است
زان پس بعد از خراج حافظہ کو یوسف یہ منشی ریاست حسب کلمہ بندگان عالی متعالی چند سے مولف نے کا یہ منشی گری
کو انجام لوچنچایا۔ تبارخ سوم ماہ جمادی الثانی ۱۲۰۳ھ ہجری شجاع کتہ بن طراعت گزین و دختر خندہ اثر تولد ہوئی او کا نام
سمیہ خاتون رکھا۔ تبارخ شانزدہ ماہ صفر المظفر ۱۲۰۳ھ ہجری مطابق نوم ماہ اگست ۱۸۹۵ء حضرت بین الدولہ بزرگ
نواب محمد علی خان بہادر صوبہ تھانہ کے بمقام نارس انتقال فرمایا۔ اسی ماہ و سال میں خاکسار نے تاریخ ٹونک کو کہ چہلہ زبان
فارسی میں لکھی تھی حسب تبدل و فضل حبابی صادق لود و زبان اُردو کہ فی زمانہ رائج ہے اور زبان فارسی ناغصون کے

داروہ ولایت سے خارج ہے عبارت سلیس عام فہم میں لکھا۔ اسی سال میں تباریخ غم ماہ ریح الاول بجائے فلک سراسر ابا
انکسار و تفریک ختم تولد ہوئی لہذا کلام زبیدہ خاتون رکمل۔ اسی ایام میں تقریباً مغل سلاطین حضور سرور کائنات
علیہ افضل التحیات فلک رکوع صفت فخرہ وزیر نقد سرکار والا سے رحمت ہوا اور یہ عطای خلعت کاشیہ و بطور علی الدوام
مقرر کیا گیا اللہ تعالیٰ اس رئیس دریا دل کی ان منزل آبرو بخش فلک خورش کو تاحدوی سال سلامت باکرامت رکھے۔
مصرع۔ این دعا میں وازہر و جملن آمین باد۔ تباریخ دوازہ ماہ صفر المظفر ۱۳۱۳ھ ہجری مطابق بیت و چہار ماہ
جولائی ۱۸۹۶ء حسب ارشاد فیض بنیاد و نگارن والا نشان بزم مشاعرہ جو کجاں جناب صاحبزادہ محمد شریف علیہ انصا صاحب
شتر مسخوف ہوئی تھی اودن شہزادی نامی گرامی کا کلام مطروحہ پیش ازین فلک سرتربیب وار ورج تکرر کر کے اندراج
کلام خود میں بمصدق غفر ذرا حریفان باد خورد زنده رفتند تھی مخمانگر و زنده رفتند۔ مقصر تھا مگر حسب ارشاد
جناب صاحبزادہ صاحب ہوا و موصوت بانی مشاعرہ اپنا کلام خرافات انضمام سبک آخرین درج تذکرہ کرتا ہوں۔

نوٹ

یونٹو سوانح عمری کے لئے ایک مضمون دیکر اسے علاوہ ازین طوالت کلام باعث مسخ خوشی صفا و کیا ہو بنا ظہیر
غزل مطروحہ درج ذیل ہے۔ طفیل طبع روان کشت زار مضامین میں آبیاری ترکیبات کی ریل پیل ہے۔ تصویر کی یہ صورت
ہے۔ یہ صورت طبعیت ہے۔

راجگان جائے ممکن نہیں محبت میری	یہ خدا دوست محبت و محبت میری	پوچھنے اپنی زبان سے میں کشت میری
بلے تقدیر بر مری و اچھے قسمت میری	کر گئی دلیں جگہ ہونہو الفت میری	رنگ گئے غیر سے سکرو و شکایت میری
صورت آئینہ تکتے ہیں چہورت میری	اپنے طلب کی ہی ہمشیار یہ حیرت میری	گوشہ دل سے زمین کیوں نکالت میری
قعدہ دلچسپ ہے پہاڑ پہ فصاحت میری	آپ آئینہ میں یکبہیں جو چہورت میری	کہولہ حسن کی قلعی ایسی حیرت میری
دل میں بے شک ہے گہر گرگی الفت میری	نقش تہہ کا بنی صاف محبت میری	یہ میلانگ ہو ترے جو میں صورت میری
غیر حالت ہو جو دیکھ کوئی حالت میری	صاف کلفت کا نو نہ ہوئی الفت میری	صاف محبت کی ہی شکل محبت میری
کیا کہوں کیا ہو ترے جو میں حالت میری	نالہ آفت ہے تو فریاد قیامت میری	شکل گل ہستے ہیں وہ کیسے کہ شہوت میری
رنگ طلی ہے شوخی طبعیت میری	شاق ہے خاطر دشمن پہ رفاقت میری	کہہ نہیں یونٹو بقول دیکھ حقیقت میری

تو دہ رنج و الم کہ جزیت میری	پانی بن بکے برس جاتی ہے صرت میری	صرت و یاس کا خاکہ ہے نصبت میری
گمرو دامن مصیبت کہ دورت میری	اگلی اہل بیت کم سن طبیعت میری	آبرو باتہ ہوا شکست میری
جو ترسے دل بین رہے وہ کہد تیر میری	جو مرے دل سے نکلے وہ خوشتر میری	جو زمانے کی طرح بے وقوفت میری
آئے آندہ ہی کی طرح وہ طبیعت میری	جس سے نفقت ہو بچھے وہ ہوتی غم و حیا	غیر کہ جس سے محنت وہ ہر غفلت میری
جو زمانے میں ہوا وہ جو حسن ترا	جو ہوا فناء الفت وہ ہر شہرت میری	جو مجھے راتوں تک لگائے وہ ہر وقت او کی
جس سے نیند آئے انہیں وہ ہر کلست میری	جو مانے نہ شے وہ ہر ماحولت میری	جو ہٹانے نہ تھے وہ ہر طبیعت میری
جو نہ آئے تری خاطر میں وہ ہر میل خیال	جو نہ جانے مرے دل کو وہ ہر کلفت میری	جو نہ آئے مرے لب تک وہ ہر تیرا شکوہ
کان تک تیرے ہونچے وہ ہر حالت میری	جو ہر بڑے نہ بڑھے وہ ہر ترا وصف دہن	جو نہ گائے نہ تھے وہ ہر طبیعت میری
جو نہ نکلے مرے نہ رہے وہ ہر حق مطلب	لب تک آئے نہ ترے وہ ہر کلایت میری	گدھے جو وقت کے ماند وہ ہر تیرا طالب
دل ہوا الفت میں بڑا نہ وہ ہر جزالت میری	نہ نہ دل اول غیر کا ہو وہ ہر شرارت میری	جو ہر بے بائین وہ ہر چہرہ وقت میری
اون پر جو رہے ہر دم وہ ہر تیری تقدیر	بسکویت ہی ہو تیرے وہ ہر قسمت میری	ہر اٹک کو تیرے وہ ہر چہرہ طر تیرے
بہر چہرہ ہر دلی چہانے وہ ہر صورت میری	صدا آکھو کہ کرے تو وہ ہیں ہر فقرے	نقش ہو دل پہ ترے وہ ہر عبارت میری
میری عادت کو پسند آئی اُن کی عادت	اگلی جس طبیعت پہ طبیعت میری	ایک وہ میں ہوں کلا آئینے کی یاد
ایک وہ تم کو کرتے ہوں شکایت میری	کر دیا عشق نے دو کو جو جانی نہ سوا	آج کی اب وہ حیا ہے نہ وہ غیرت میری

آبرو آپ گمرو برو میرے دُور میری عشق و زمان سے بڑا پانی ہے ہر تیر میری

غیرت غیر سے کہہ غیر تو غیرت میری	غیر حالت ہو عیش کیوں شب وقت میری	غیر سے بڑے کہہ جو پانی ہے غیرت میری
سوز لیتی ہے بلایں شبِ فرقت میری	یاس نہ کرانگی ہر ہوڑگی صرت میری	نکل نہ ہوا رنجی میں کہ دورت میری
وہ رہے بخت رسا وہ رسی قسمت میری	یہ کو خود وہ جانتے ہیں محبت میری	جسم گم گشت کے بڑا نہ تھا بہت میری
ایک تصویر خیالی ہوئی صورت میری	بہر پر ہی ہے صدا و کئے کسی صورت میری	رنگ لانی ہوا کو کما شکیات میری
میرے شوق ہی عاشق ہیں ہر لاش زار	اپنی تاثیر میں کامل ہے محبت میری	یہ وفا کی کو تری دیکھ کے ای بانی جو ر
بھہرے خود آکھو چراتی ہے مروت میری	آگے وہ گمان لین تری یاد کے تیرے	یہ کہ بھولت سے ہی اب ہو گئی صورت میری

غای طبع عدو کار ہو گو اوں پہ اثر صورت حرف غلط سن گئی کلفت میری بول جانے لہی سب لکھہ ڈانا و شوخ نخلی کچھ خواب میں ہو وصل کی صورت میری کشتہ ناک و شرکان سنگار مہون میں کام آئی یہی ہوئی ہوئی قسمت میری ایدل زار بنے کام تو کس طرح بنے گلشن جن زابو سے محبت میری وہ نہیں آتے تو آجائے قصور و ن کا یاس سٹ مٹ گئی پس گئی حسرت میری جو تیرے ختم ہو کر تغافل ادا کا	گو لیان کچی نہ کیسے لگی مروت میری ہو گیا مقدم دلدار سے میں شادی مرگ او سکا آنکھوں میں جوا جائے مروت میری میری الفت سے ہوا حسن کی کلی و چند تو وہ بشتی تم کوں تو تربت میری ماہ کا مل کی طرح بڑے گئے میں و دنوں ٹوٹی ہمت ہو تری ہوئی پر قسمت میری کینچ لانی بت عیار کو بے منت غیر دل ہل جائیگا ٹھہری طبیعت میری ہاں میں ہاں نہ ملا گیا تو لطف آئے گا تو میں جو بکلفت ہے کہ الفت میری	خط کب آنے سے ترے آگئی راحت لمین غاک میں مل گئی جو حریف مسرت میری ای خوش طالع بیمار زہے بخت رسا غازہ روئی مصفا ہوئی حیرت میری اوس تقدیر سے لکھا ہے مجھے خط شکست نہ وہ صورت ہوتھاری شوہ الفت میری دو بہار نہ ہو یہ دوش صبا پر ہے سوار کشش دل کا مڑو د گئی الفت میری آیا جب مل میں حرمی حنائی کا خیال اور بھی تکو فرہ د گئی شکایت میری دیتے ہیں بت میری مجھے واد سخن خوش کر
وہ ہو مٹتی جسکو نظر کو وہ ہو صورت تیری لب تک آتی ہی نہیں وہ ہو شکایت تیری جس سے آرزو ہو نہیں وہ ہو لطف و کرم جس کا سر پہ نہیں وہ ہو شکایت تیری کرتی ہو حشر پناہ وہ ہو میری آو رسا جس سے زندہ ہو مراد وہ ہو الفت تیری ایک دم ایک جگہ کب ہے ٹھہرنے دیتی اوسپہ آئی دل نادان ہو طبیعت تیری نیچا ہو بچ د کما یا جو وہ کہتے ہیں	جسکی جو یا ہو طبیعت وہ ہو حیرت تیری بیٹتی ہے حسرت وہ ہو میری قسمت جس سے اغیار میں خوش ہو غایت تیری نیکسی ہے پسرتی ہو وہ ہو یاس مری ڈو ماتی ہو میں قیامت وہ ہو تائیدی ہو گیا میں ترا سمان تو اب مانع مان بھگو مینا بی دل بھگو نذر تیری لب پہ لانا نہیں ای دور و تجھے شکل گنہ اوپر ہی دل سے بن کر تار ہو شکایت تیری	دل سے جاتی ہی نہیں وہ ہو محبت تیری جس سے بخود ہزارا نہ وہ ہو غفلت تیری جو مر لیا ہو دلیل وہ ہو میرا شکوہ شونیاں جس عیان میں ہو صورت تیری مردنی چوائی ہو چہرہ ہو میری صورت ای غم مشق صنم وہ ہو حقیقت تیری وہ جو عالم میں ہو شنوہ سنگار عیار دل میں کتا ہوں نہان ہو حفاظت تیری داغ دل سے مرنو شہد فلک مٹ جائے

چاندنا را ہوا ہی دیکھ کے صورت تیری
تو بنا آنے ایدل تو مرا کام بہت
لائی کیا کیا چور سے تپ زلفت تیری
آنکھ دیکھ لیا سو نگہ لیا پہولون کو
ای کیوتر گئی بیکار سفاقت تیری
ہینگے دم کو چور دلدارین ہم ہر سہ فدا
دیکھی جاتی نہیں بخت مصیبت تیری

اپنی تقدیر کے لکھ کے سوا کیا بھولن
چھا گئی اوس بت خود کام بہت تیری
لشکوہ جو رہ وہ ناز سے فراتے ہیں
اوس میں صورت ہو تری انہیں بہت تیری
میں نہیں قبل دہن کو ترسے ہو ٹانگتا
جھکوں رضوان یہ مبارک رہے بہت تیری
تیری توبہ دل بخوار ہو کیا عہد او کا

لشکوہ خط پہ وہ کہتے ہیں کہ قیمت تیری
دل الگ بستا ہوتا ہی طبعیہ جدا
نہیں جاتی اسے کجبت شکایت تیری
دور تی پڑیا کا ہی دان تک ہو گذرنا کن
اگل گئی آپ تر سے سب حقیقت تیری
باز آ کر دل غم دست وفا سے باز آ
بدلی آتے ہی بدل جاتی بہت تیری

آبرو کہتے ہیں وہ ڈوب نہ جاسکے لیکر
جھکو غیرت یہ مری جھکو یہ عزت تیری

جس رات کو یہ مشاعرہ ہوا اس شب کی صبح کو یعنی بتا سچ نیز ہم ماہ مفر المظفر علیہ السلام جاری مطابق بہت پانچ ماہ جولائی ۱۹۳۷ء
جناب صاحبزادہ محمد رفیع صاحب ہمارے پیداؤ کا تذکرہ شعر اولف سے یہ ارشاد فرمایا کہ بیش ازین تم نے شغل شعر میں ایک سخت
تذکرہ کیا تھا اب جو حسب الحکم تذکرگان عالی مقام حضور پر نور دام اقبالہ چند مشاعرہ میں تمہارا غزلین کہنے کا اتفاق ہوا ہے اور انہیں
مشاعرہ کو کچھ پتے اس تذکرہ شعر کے آخر میں لگا دینا مناسب ہے۔ خاکسار حسب ایما جناب صاحبزادہ صاحب ہمارے معصوم
اور انہیں مشاعرہ کے پتے سے غزلماہی مشاعرہ درج تذکرہ شعر کرتا ہے۔ غزلماہی بزم مشاعرہ حضرت وزیر اعظم امیر مہتمم
افغانی الامیر الملک جناب صاحبزادہ محمد عبدالستخان رحمہ اللہ میں ساون بہادون میں منعقد ہوئی تھی یہ ہیں۔

مانع آمد دلدار ہیں ساون بہادون
سبب درد و دل زار ہیں ساون بہادون
صورت دیدہ عشاق جو ہیں یہ گریان
نہیں آنکھوں سے گریان ہیں دن بہادون
ساتر دقے میں مژدہ بھی تو صبح شب چل
آج کل آنکھ طرندار ہیں دن بہادون
میری آنکھوں کو جس شمعین کا پیکا

باحت فرحت انعام ہیں ساون بہادون
فرقت یار میں بیکار ہیں ساون بہادون
کس تنگش کے غم دار ہیں دن بہادون
آؤ ہی ابر مباری کا تماشا کیسا
دیکھو دیکھو بھوئے چار ہیں ساون بہادون
ابو باران کہیں دیدہ گریان ہیں سوا
خوگر لذت دیدار ہیں دن بہادون

محبت غریبہ نگاہ میں ساون بہادون
خود مرے دیدہ غمناک ہیں دن بہادون
پہنچے بے نظر آتے ہیں یہ ایک تھیل کے
دیکھو یہ دیدہ غمناک ہیں دن بہادون
غدا بارش ہو دیا تھیں دنا ہے یہی
آنسو کی مری ہو چار ہیں دن بہادون
ہجر چل کی لگی اسے ہرک جاتی ہے

برق بوند و کنش شر بار پرسان بھادون اکھین تھی میں خیال رخ گلگون سر بستہ رشتہ زنا رہیں سادون بھادون زلزلے شگون تری ایو یار ہوا دل جواب میری آنکھوں گلوسا رہیں سادون بھادون برق نوا رہی ہر بوندی بوندی کی کنار	برق کچھ مال نہیں نالہ سوزن کے حضور جوش زن کیا سر گلزار میں سادون بھادون کشتی ابر میں کس بحر کے موتی لائے اور دے دیدہ خوبا رہیں سادون بھادون پشیم گریان کا انڑاوت بہ کافر ہوا مجھ پر باندھے ہو تھیا رہیں سادون بھادون	چشم کے سامنے نادار ہیں سادون بھادون الفبت موی کوشن ہیں گرفتار آنکھیں کہ لگتا ناگہ بار میں سادون بھادون ساؤنی پر پوٹھی اوس دوپٹے سے ترے کیا ہی سیر کسار رہیں سادون بھادون ابر ورہتے ہیں یہ ایک برس تک چھر
خط شکوے ہر شکل زفر ہو تو بچا ہو قیامت تیر قامت کی برابر ہو تو بچا ہو محبت دلیں کہ نیک سولہ لایو نہ بیان تمہاری شکایت میر پر ہو تو بچا ہو زمین و آسمان کا زرہ و خوشی میں مل ہو تمہارے دلیں باب بھی غیر کا ہو تو بچا ہو لپٹ گئیں جان کا گمان ہو اصل کو نسبت جو آئینہ شکل دیدہ تر ہو تو بچا ہو الایا ایسا ات فی اور کسا و نا و لکھا	مقابل کیسوی بچان کے ہو تو بچا ہو دم قتل عدد و بارشہ چپکے آنکھ قاتل کی جو چرچا یا رکی الفت کا کلمہ ہو تو بچا ہو پیسیر نامہ پر آنکھیں اتھی و کیکرا و کسو تمہارے خال ہمسرہ جواشر ہو تو بچا ہو تصویر چشم گیو کا رہے دلیں مگر دم جو ہنسنگ جواہر کوئی تپہ ہو تو بچا ہو لگا کر کہا ہے تھے اوسکی خاطر آنکھ دل کا الم کشتی ہو کا ہو لنگر ہو تو بچا ہو	لب شیرین تیرے بڑے شکر ہو تو بچا ہے شکستہ فوج شر کا کا جو لنگر ہو تو بچا ہو گلہ شکوہ تمہارا سب بچا ہو جو کماو بچان جو طوطا دان ہو بچکر یہ کتور ہو تو بچا ہو تمہارے عشق میں ہر جفا دیوان ہو گئے اچان مرا الفت گرا خیالی یہ ساغر ہو تو بچا ہے وہ آبِ منجمد اور یہ بحر روان ای دل خیال یا را سپر ہی کتہ ہو تو بچا ہو بجایا ہو بروخاوش جو ہشیار رہتے ہیں
کلاس عبد عوض بن عوض جبر ہو تو بچا ہو	کلاس عبد عوض بن عوض جبر ہو تو بچا ہو	کلاس عبد عوض بن عوض جبر ہو تو بچا ہو
غزل کی طرح نہیں دی گئی تھی صفت فرائض پر لکھی گئی ہے لہذا ان ہر دو غزل کا رنگ جدا جدا ہے۔	غزل کی طرح نہیں دی گئی تھی صفت فرائض پر لکھی گئی ہے لہذا ان ہر دو غزل کا رنگ جدا جدا ہے۔	غزل کی طرح نہیں دی گئی تھی صفت فرائض پر لکھی گئی ہے لہذا ان ہر دو غزل کا رنگ جدا جدا ہے۔
غیر تیری طرح ایدل ناشاد رہے زخم ہستے ہیں رونا ہوا جلاور رہے یسی لطف محبت ستم طعنے سہی	آہ بڑی ہوئی پڑتی ہوئی فریاد رہے دل نکش کی رعایت تم اجداد رہے یسی داد و وفا کا درش میداد رہے	مجھ کش پتہ و ستم وہ ستم اجداد رہے لطف گشتا ہوا بڑی ہوئی میداد رہے حزین دل کی شہید اپنے ہو جائیں گی

دل یہ جا کر ہی رہا گو کہ تھا آنے والا سر دہری سے تری زندگی تالے کی ہوا ہاں آتے ہی یہ ہاتھوں کی جانے والا کبھی ہوتی کسی ظالم کی نہیں عمر دراز ایسا دیا نہیں سید پر گہرانے والا	مشت از بام ہوئی بات وہ ہوئی والی کٹ گیا دل ہی میں خود میرا ستانے والا دل دارفتہ رخسار کا حال ابتر ہے موت کی نیند پر عاشق کو ملنا ہوا آبرو کی تہیں عزت کا دارمیان رہا	انہری جانے بلکوں پر آنے والا چل گئی کج زبان ابھی ہی غریب طرح شکستہ حسن یہ ہنسا جو بھسا نے والا انوسیم سحری جس میں جو کھاتیرا شکستہ دھما تاجی نہیں بل کا دکھائیوا
اُس طبیعت مری قابو سے ہو جانیوالی تیرا کوئی نہ ہوا درد جانے والا چشم بد دور ہزاروں میں تیرا کج ہوا منہ کی خود کما بیگیا جھوٹ جانے والا اوس کے قدم سے نہ کیوں غم ناش ہو گیا اک تیاست پر وہ قد فتنے کا اٹھانے والا گر پڑا چاہو رخسار میں دل دارفتہ لوگ ناحق مجھے کتے میں ستانے والا کچھ اوس کی لگا رہتا ہے گیسو غیب روز ڈھونڈو عشق کوئی اچھے گہرانے والا	بھینسا رنج بھی ہو پیش رہتا ہوا تیرا کوئی نہ بنایا ردل مہر طلب پینے والا ہے کوئی کوئی پلائیوا میں سنوں کوئی نکایت اجمی تو یہ توبہ مل گیا غیر سے وہ انکھ ملائے والا ایک آفت ہو ملا ہے وہ نگہ متوالی پر کیا تنے گلا گئے زمانے والا شکوہ ہو رہا ہے یہ اوس بت کا فرنے کما کیا کمون بیٹہ گیا بوجہ ہوا ستانے والا آبرو چاہئے عزت تو نہ اوچھوٹا ملو	دیکھتا ہجر ہی جو وصل کا جانے والا ہاں یہ دل جو کسی شوخ پر آنے والا نشہ بادہ الفت ہو گیا کھرد و نا پر وہ جو رہی ہی نہیں اگلے زمانے والا نہ رہی ہاں ہی مجھے آنکھ ملانے کی جگہ آئیوا لہجہ کوئی کوئی ہوجانے والا شکوہ ہو رہا ہے یہ فرما تے ہیں سرنگوں آپ ہوا مہر کا اٹھانے والا وہ سکت اگلی نئی لہجہ نہ وہ ثابت نواں پیشیاں یہ ہی سید ہو ہی رہا نے والا
وہ بیٹ جاتے ہیں تقدیر کی گردش کسی یہ تو اک رام کہانی ہے فنا کیسا نہیں جانا نہیں جانا مری تقدیر کا بیج یہ شتر جھنے کما آپ کا مانا کیسا گر بوختی حسیناں جہان کیا کسے ایسی حالت میں محبت کا جتنا کیسا	ہم کو دشوار ہوا دل کا لگانا کیسا سنکے اوس بت نے نہ غم نہ الفت کو کما آج کس کیسے منہ کا یہ چسپا نا کیسا شکوہ ہو رہا ہے وہ ناز سے فرما تے ہیں جب ملائے نہیں دل آنکھ ملنا کیسا حال زار دل بیمار کو سسک رہا کما	موتے جاتے ہیں بلا وجہ وہ آنا کیسا وہ بدل جاتے ہیں نیز گہر مانا کیسا وصل میں رخ پرچین یہ دھری نقابین کسی اوس کی زلفوں میں پر اور بھما ہوا شام کیسا جب وہ ملتی ہی نہیں پر یہ جیسا ہے کسی پونکتی جان پر لگی کئی بھما نا کیسا

نام مکہ لکھ کر آپ مٹاتے ہیں عیث ورزاؤں شوخ کا گھر پر سے آنا کیسا میرے گھر کھین نہ وہ خا دل میں آئیں پر سمجھ لیجئے ہے دل کا ستا نا کیسا قول تو دے دیجئے ان آج سے کل یزید جان کا جانا ہے کیا دل کا ہر آنا کیسا ڈالی ڈالی ہیں اگر وہ تو ہیں سچے چپے کیا غرض اس سے کہ ہر رنگ زمانا کیسا	خود ملا ہو جو کوئی اوس کا مٹا نا کیسا روٹھکر وہ جو پھلین ہوا کٹا کٹا دیکھ تو لین کہ ہے ہنسنے کا ٹھکانا کیسا ہم بھلا پنا بھلا گھر یہ کتنا ناسک یہ تو ہم جانتے ہیں آپ کا آنا کیسا یادو جانا کو کین رہنے کی تکلیف نہو کچھ تو ہوا ون کا لگا تار یہ آنا کیسا آپ جیتی ہر کسائی یہ نہیں بگ بیتی	اگے ہمت وہ گنا تے میں ہر نا کیسا ورنہ قہر پر سے پول چرنا نا کیسا نازار اڑھتا تے میں ہر کتنے میں بدت کیا ز مثل سر پہ گیا اڑاے زمانا کیسا اک نظر دیکھو کٹ جائیگے لاکھون عاشق سو سنا جاتے ہیں وہ حال مسنا نا کیسا اگنی گندا و نہیں وصل کی شب و آنصیب مل گیا بیٹھے بٹھائے یہ بہا نا کیسا آپ تو بڑے تے ساتھ اپنے مجھے لے دو
ہمت مکہ لکھ کر آپ مٹاتے ہیں عیث ورزاؤں شوخ کا گھر پر سے آنا کیسا میرے گھر کھین نہ وہ خا دل میں آئیں پر سمجھ لیجئے ہے دل کا ستا نا کیسا قول تو دے دیجئے ان آج سے کل یزید جان کا جانا ہے کیا دل کا ہر آنا کیسا ڈالی ڈالی ہیں اگر وہ تو ہیں سچے چپے کیا غرض اس سے کہ ہر رنگ زمانا کیسا	خود ملا ہو جو کوئی اوس کا مٹا نا کیسا روٹھکر وہ جو پھلین ہوا کٹا کٹا دیکھ تو لین کہ ہے ہنسنے کا ٹھکانا کیسا ہم بھلا پنا بھلا گھر یہ کتنا ناسک یہ تو ہم جانتے ہیں آپ کا آنا کیسا یادو جانا کو کین رہنے کی تکلیف نہو کچھ تو ہوا ون کا لگا تار یہ آنا کیسا آپ جیتی ہر کسائی یہ نہیں بگ بیتی	اگے ہمت وہ گنا تے میں ہر نا کیسا ورنہ قہر پر سے پول چرنا نا کیسا نازار اڑھتا تے میں ہر کتنے میں بدت کیا ز مثل سر پہ گیا اڑاے زمانا کیسا اک نظر دیکھو کٹ جائیگے لاکھون عاشق سو سنا جاتے ہیں وہ حال مسنا نا کیسا اگنی گندا و نہیں وصل کی شب و آنصیب مل گیا بیٹھے بٹھائے یہ بہا نا کیسا آپ تو بڑے تے ساتھ اپنے مجھے لے دو
ہمت مکہ لکھ کر آپ مٹاتے ہیں عیث ورزاؤں شوخ کا گھر پر سے آنا کیسا میرے گھر کھین نہ وہ خا دل میں آئیں پر سمجھ لیجئے ہے دل کا ستا نا کیسا قول تو دے دیجئے ان آج سے کل یزید جان کا جانا ہے کیا دل کا ہر آنا کیسا ڈالی ڈالی ہیں اگر وہ تو ہیں سچے چپے کیا غرض اس سے کہ ہر رنگ زمانا کیسا	خود ملا ہو جو کوئی اوس کا مٹا نا کیسا روٹھکر وہ جو پھلین ہوا کٹا کٹا دیکھ تو لین کہ ہے ہنسنے کا ٹھکانا کیسا ہم بھلا پنا بھلا گھر یہ کتنا ناسک یہ تو ہم جانتے ہیں آپ کا آنا کیسا یادو جانا کو کین رہنے کی تکلیف نہو کچھ تو ہوا ون کا لگا تار یہ آنا کیسا آپ جیتی ہر کسائی یہ نہیں بگ بیتی	اگے ہمت وہ گنا تے میں ہر نا کیسا ورنہ قہر پر سے پول چرنا نا کیسا نازار اڑھتا تے میں ہر کتنے میں بدت کیا ز مثل سر پہ گیا اڑاے زمانا کیسا اک نظر دیکھو کٹ جائیگے لاکھون عاشق سو سنا جاتے ہیں وہ حال مسنا نا کیسا اگنی گندا و نہیں وصل کی شب و آنصیب مل گیا بیٹھے بٹھائے یہ بہا نا کیسا آپ تو بڑے تے ساتھ اپنے مجھے لے دو
ہمت مکہ لکھ کر آپ مٹاتے ہیں عیث ورزاؤں شوخ کا گھر پر سے آنا کیسا میرے گھر کھین نہ وہ خا دل میں آئیں پر سمجھ لیجئے ہے دل کا ستا نا کیسا قول تو دے دیجئے ان آج سے کل یزید جان کا جانا ہے کیا دل کا ہر آنا کیسا ڈالی ڈالی ہیں اگر وہ تو ہیں سچے چپے کیا غرض اس سے کہ ہر رنگ زمانا کیسا	خود ملا ہو جو کوئی اوس کا مٹا نا کیسا روٹھکر وہ جو پھلین ہوا کٹا کٹا دیکھ تو لین کہ ہے ہنسنے کا ٹھکانا کیسا ہم بھلا پنا بھلا گھر یہ کتنا ناسک یہ تو ہم جانتے ہیں آپ کا آنا کیسا یادو جانا کو کین رہنے کی تکلیف نہو کچھ تو ہوا ون کا لگا تار یہ آنا کیسا آپ جیتی ہر کسائی یہ نہیں بگ بیتی	اگے ہمت وہ گنا تے میں ہر نا کیسا ورنہ قہر پر سے پول چرنا نا کیسا نازار اڑھتا تے میں ہر کتنے میں بدت کیا ز مثل سر پہ گیا اڑاے زمانا کیسا اک نظر دیکھو کٹ جائیگے لاکھون عاشق سو سنا جاتے ہیں وہ حال مسنا نا کیسا اگنی گندا و نہیں وصل کی شب و آنصیب مل گیا بیٹھے بٹھائے یہ بہا نا کیسا آپ تو بڑے تے ساتھ اپنے مجھے لے دو

<p>ہر آنف دیکھنے کو تشریت دیکھنے والے زمین پر آ رہیگا آسمان اول دیکھنے والے اشارہ اسکو بھیج اشارت دیکھنے والے برائی ہی تمہاری جو بدلائی انکی نظر و نہیں سزاوارنا ہیں کیون عبادت دیکھنے والے شیریں کا بڑھو جو حال پرانہ گرو دی ہے لگا کر پرستہ میں غلوں پرست دیکھنے والے</p>	<p>ترے قیامت کے نیلے تری لنگو کی توترا کین اسکو نہ پہنچو نکر کر امت دیکھنے والے چڑا تو تمہارے دیر ہی جہاں زم زمین لکین تین ہی بیخطل عبادت دیکھنے والے ہوئے زحمت کی لائق کسے ہم قیامت زحمت دیکھنے میں اب رفاقت دیکھنے والے نہوای آبرو دایوں کی کنگا ہی سے</p>	<p>تین جات تانازک و زکات دیکھنے والے سرخ چکر چکر چکر یاروت کا دانہ قیامت تو ہذاک عالم قیامت دیکھنے والے خدا شکر کی اہل برو و نہر کون دین جانین تمہیں اچھا ہی کہتے ہیں قیامت دیکھنے والے تمہاری سو فی من ہو گئے ہیں تونگ دشمن شراف سے جو ہیں یہ شرافت دیکھنے والے</p>
<p>کیا کہ دل اپنا ہی گرفتار بلا ہو دل دیکھ سکتے سے دیکھا ہی تو آئے مرکز سے لٹوڑا جا و مرانگ کی صورت یانی میں انہیں آگ لگا نا ہی تو آئے سودا ہیں زوادی تین کیون بندہ ہاری پر آب مرے زمین چو نا ہی تو آئے متوالی نگاہوں سے مجھے دیکھتے جاؤ بے لاگ نہیں مرکا اور نا ہی تو آئے پہننے کے لئے طار دل اپنا ہے وجود ہاتھ اپنے کبھی ایسا نا ہی تو آئے</p>	<p>طوطے مرے ہاتھوں میں لٹا نا ہی آئے یہ پنج ہی راحت ہو نو کوئی شکایت لیکن صفت بل انہیں آنا ہی تو آئے رونے پر مرے کیون نہوں فرخ خاطر خواہید نصیبو کا جگنا نا ہی تو آئے گو قتل میں مشاق تری تفتہ و قاتل ایجان جان دل کا ملا نا ہی تو آئے کیا حاجت شمشیر موجب تیغ ادا سے حاشق سے ذرا لکھ چڑنا ہی تو آئے چکے ہر دشمن پر وہ شمشیر و دوستی</p>	<p>سہو تین عارض کا دیکھا نا ہی تو آئے یہ چون کہی زلف کے شاہی تو آئے آجائیں لہو شوق و پہلو میں ہارے مقتل میں تین رنگ جانا ہی تو آئے مانا تری فضل میں ہر شور قیامت ان ہندی ہوا کو کھلا نا ہی تو آئے آتا ہے تمہیں آنکھ ملا نا ہی ادا سے اس باوہ الفت سے چکا نا ہی تو آئے وزوید و مگا ہون دیکھو مجھے دیکھیں زلفو کو تری دام جہا نا ہی تو آئے</p>
<p>ملایا خاک و لکھو شکل خاک نقش پا بنکر شریک بیخ میں اعتبار ہی اہل عبادت وہ آئی بات میری اونکے ہونہر کلا بنکر</p>	<p>خیال بار آتا ہی رحمت تیغ قضا بنکر ہر بندہ فیاض کل نقش و فابنکر لگا دو گھاٹ پر شیر خدا رانا خدا بنکر</p>	<p>مرا جو دم ہی لینا ہی تو آجائے ادا بنکر اڑیا ادا کی خاطر کی کدو نے ہوا بنکر نہو مج سے جوتا آفاتر آشنا بنکر</p>

دو بیابانی گنبد میں آگئی غلام حیا بنکر مدد ای عزت غوثیہ مدد ای عصمت و شفقت خیال یار یا جا بھاتا ہے مدعا بنکر نارٹھے لوگئی گنگوئی طرح یہ در بدل ہلا یا کیا آپ نے کئے تو مجھ سے بیوقوف بنکر بٹھالیا ہی ہاتھوں ہاتھ پر کھڑے الفت بگھو جائے کہیں بارب نہ اپنی ہو اس بنکر یہ کسے ظلم ڈبا یا کس کو آتش کا بیان آیا وہ آئے جان کی صورت گئے شکل تھانکر ہوئے جاتے ہیں بہرہ ہو کر کئے پستہ آزار بسان نفع محض میں کچھ نہ جڑ و زار بنکر مثل مشورہ جیسے کوڑیا کاں دھڑکے سُن	پہرا حیات ہو وعدہ سے زمانے کی طرح کوئی سماتے ہیں نگاہ غیر میں اب وہ حیا بنکر تھم چھ لہر وہ اچھے حسین ہوئی محبت ہو مر سے پہلو میں آئینہ میں جو وہ درویشا بنکر مرا چھ جائے فقر و آج رو سے ہی لگائے وہ جب پہلو سے آئینے میں مگر حشر بنکر نہ آئے وہ گناہ میں لگاؤ دروغم حرم سے یہ کسے غم دیا چھو کر کس دل لیا بنکر وفا دار کو کیا مطلب غرض ہو یوں آؤں سے ہوئے جاتے ہیں بہرہ ہو کر لہو و فابا بنکر ساتے ہیں جواب نغمہ فرین بیانی پر اوی لک کی طرح تو ہی تو آؤ گشت نقاب کر	بزرگ لاف بگوشی ہاؤ شکل مدعا بنکر مرا دین سب تری بڑی شکل ایدل ہو مضطر چلو چھینے دو میری جان ہوئی تھوڑا بنکر یوں تو مال ہی کیا ہیں تین نقابان بھی تینا بگھو جائے آتی مدعی کا مدعا بنکر صبا کی قاصد ہی پر روت بدغیر ہوا ماضی اگر تے ہو تو آؤ کسی کا مدعا بنکر وہ آئے ہی تو کیا آئے گئے ہی گئے وہ کیا جو آتے ہیں تو وہ آئین مگر میں فابا بنکر حسینا جہان کشک کشک گزرتے ملک و لہین بگھو جائے میری بات کا کیسا فزا بنکر جو بنکر لہا میں ہاؤ درویشا گشت لک آئے
دو بیابانی گنبد میں آگئی غلام حیا بنکر مدد ای عزت غوثیہ مدد ای عصمت و شفقت خیال یار یا جا بھاتا ہے مدعا بنکر نارٹھے لوگئی گنگوئی طرح یہ در بدل ہلا یا کیا آپ نے کئے تو مجھ سے بیوقوف بنکر بٹھالیا ہی ہاتھوں ہاتھ پر کھڑے الفت بگھو جائے کہیں بارب نہ اپنی ہو اس بنکر یہ کسے ظلم ڈبا یا کس کو آتش کا بیان آیا وہ آئے جان کی صورت گئے شکل تھانکر ہوئے جاتے ہیں بہرہ ہو کر کئے پستہ آزار بسان نفع محض میں کچھ نہ جڑ و زار بنکر مثل مشورہ جیسے کوڑیا کاں دھڑکے سُن	بزرگ لاف بگوشی ہاؤ شکل مدعا بنکر مرا دین سب تری بڑی شکل ایدل ہو مضطر چلو چھینے دو میری جان ہوئی تھوڑا بنکر یوں تو مال ہی کیا ہیں تین نقابان بھی تینا بگھو جائے آتی مدعی کا مدعا بنکر صبا کی قاصد ہی پر روت بدغیر ہوا ماضی اگر تے ہو تو آؤ کسی کا مدعا بنکر وہ آئے ہی تو کیا آئے گئے ہی گئے وہ کیا جو آتے ہیں تو وہ آئین مگر میں فابا بنکر حسینا جہان کشک کشک گزرتے ملک و لہین بگھو جائے میری بات کا کیسا فزا بنکر جو بنکر لہا میں ہاؤ درویشا گشت لک آئے	بزرگ لاف بگوشی ہاؤ شکل مدعا بنکر مرا دین سب تری بڑی شکل ایدل ہو مضطر چلو چھینے دو میری جان ہوئی تھوڑا بنکر یوں تو مال ہی کیا ہیں تین نقابان بھی تینا بگھو جائے آتی مدعی کا مدعا بنکر صبا کی قاصد ہی پر روت بدغیر ہوا ماضی اگر تے ہو تو آؤ کسی کا مدعا بنکر وہ آئے ہی تو کیا آئے گئے ہی گئے وہ کیا جو آتے ہیں تو وہ آئین مگر میں فابا بنکر حسینا جہان کشک کشک گزرتے ملک و لہین بگھو جائے میری بات کا کیسا فزا بنکر جو بنکر لہا میں ہاؤ درویشا گشت لک آئے
دو بیابانی گنبد میں آگئی غلام حیا بنکر مدد ای عزت غوثیہ مدد ای عصمت و شفقت خیال یار یا جا بھاتا ہے مدعا بنکر نارٹھے لوگئی گنگوئی طرح یہ در بدل ہلا یا کیا آپ نے کئے تو مجھ سے بیوقوف بنکر بٹھالیا ہی ہاتھوں ہاتھ پر کھڑے الفت بگھو جائے کہیں بارب نہ اپنی ہو اس بنکر یہ کسے ظلم ڈبا یا کس کو آتش کا بیان آیا وہ آئے جان کی صورت گئے شکل تھانکر ہوئے جاتے ہیں بہرہ ہو کر کئے پستہ آزار بسان نفع محض میں کچھ نہ جڑ و زار بنکر مثل مشورہ جیسے کوڑیا کاں دھڑکے سُن	بزرگ لاف بگوشی ہاؤ شکل مدعا بنکر مرا دین سب تری بڑی شکل ایدل ہو مضطر چلو چھینے دو میری جان ہوئی تھوڑا بنکر یوں تو مال ہی کیا ہیں تین نقابان بھی تینا بگھو جائے آتی مدعی کا مدعا بنکر صبا کی قاصد ہی پر روت بدغیر ہوا ماضی اگر تے ہو تو آؤ کسی کا مدعا بنکر وہ آئے ہی تو کیا آئے گئے ہی گئے وہ کیا جو آتے ہیں تو وہ آئین مگر میں فابا بنکر حسینا جہان کشک کشک گزرتے ملک و لہین بگھو جائے میری بات کا کیسا فزا بنکر جو بنکر لہا میں ہاؤ درویشا گشت لک آئے	بزرگ لاف بگوشی ہاؤ شکل مدعا بنکر مرا دین سب تری بڑی شکل ایدل ہو مضطر چلو چھینے دو میری جان ہوئی تھوڑا بنکر یوں تو مال ہی کیا ہیں تین نقابان بھی تینا بگھو جائے آتی مدعی کا مدعا بنکر صبا کی قاصد ہی پر روت بدغیر ہوا ماضی اگر تے ہو تو آؤ کسی کا مدعا بنکر وہ آئے ہی تو کیا آئے گئے ہی گئے وہ کیا جو آتے ہیں تو وہ آئین مگر میں فابا بنکر حسینا جہان کشک کشک گزرتے ملک و لہین بگھو جائے میری بات کا کیسا فزا بنکر جو بنکر لہا میں ہاؤ درویشا گشت لک آئے

غلامی کی مڑم شالوہ جو صاب زادہ محمد رفیق خان صاحب بہادر راجہ حضور پر نور دہلی والہ قبائل کے مکان پر منعقد ہوئی تھی۔

دو بیابانی گنبد میں آگئی غلام حیا بنکر مدد ای عزت غوثیہ مدد ای عصمت و شفقت خیال یار یا جا بھاتا ہے مدعا بنکر نارٹھے لوگئی گنگوئی طرح یہ در بدل ہلا یا کیا آپ نے کئے تو مجھ سے بیوقوف بنکر بٹھالیا ہی ہاتھوں ہاتھ پر کھڑے الفت بگھو جائے کہیں بارب نہ اپنی ہو اس بنکر یہ کسے ظلم ڈبا یا کس کو آتش کا بیان آیا وہ آئے جان کی صورت گئے شکل تھانکر ہوئے جاتے ہیں بہرہ ہو کر کئے پستہ آزار بسان نفع محض میں کچھ نہ جڑ و زار بنکر مثل مشورہ جیسے کوڑیا کاں دھڑکے سُن	تاریکھا و شوح کرتا رفتاب سے ہے کیونہی کسی بہرہ کماتا تو اب ہے مدت سے جام پیش کی طش خراب ہے ہاں ان تھوڑے بطنو کا یقین ہوا ہے میرا خیال دین تری خطیر آب سے ہے قدس کو کاہی جو تر تو گل کا جواب رُخ ہے اک تو کہیری شکل سے بھل عتاب ہے	کیونہی سبب یہ مجھ کی کا کتاب ہے کیونہی کسی غریب سے ملنا غدا ہے دامن میں ہو کسی کا بچا ہے ہوئے ہوا ہے ہاں میں قسم نہ کہاؤ فعل خراب ہے اچھو چشم باریکہ نہ ٹیڑھی چھا ہے ہو فعل انتخاب تو وقت لا جواب ہے میرا جو ہر کاہی نہ مدت سے سہر سہر
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>دل کا درق نہیں ہے یہ فرد صاحب ہے سورج کو کیوں نہاتے تو ہم چاند عید کا وہ او ر میلا ذکر لای می ذکر خواب ہے ہر آبرو کہ جو ہر اوصاف عروشاں</p>	<p>اک ایک غلام سپ لکھا ہے جدا جدا بیشک بجا درست تمہارا جواب ہے وہ او ر مرا خیال سر اسر خیال خام کچھ شان سچی اوج پشان خیاں ہی</p>	<p>میری ہی آنکھ غیر سے بان حجاب ہو بیشک غلط و دروغ ہمارا سوال ہے بہر جوہر نہ پہ رشک فقر کیون نقاب ہے شیرن کلامی ہوتی پر دشمن کی ہی ہیز</p>
<p>سوز دل سے اگر آجائیں لٹکانا نہیں در دل پر ہر کم کیون رہ گئی رشک ہو کر تیرے بارے لفتو تر سے شرکان خیال کرد باطن خط زخاں نے بیجا ہو کر برو دینے اشارے ہون پر جان ہر دم پروے آنکھ کو کچھ مرے گئے تو شک ہو کر جھمکے وہ رو دکھائے میں کی نشانی نہیں رہ گئے شکسے مرا حال وہ ہو چک ہو کر</p>	<p>آب کمر کہ گوہر کمر دستیاب ہے رہ گیا دل مرے سینے میں رشک ہو کر میں نے پہانے لگے وہ کیون ایک صدمے نیت دامن لدا رہی بیک ہو کر قیمت ہوسہ رخ دل کے ہوا اور نہیں کیون نہ کہیں نہ ہر شکل بیک ہو کر باز زینا میں ہوئی ان کے نہ صورت تیری میرے کو چہ سے جو نکلے وہ ایک ہو کر نگ لایا یہ غم جو بقول سرکار</p>	<p>آئے تیرے رخ و یا ر جو ناوک ہو کر روشنی جو گئی ہو جاگی چوک ہو کر درو کی ہو کے چک لک جو کلا بیاں آئے ہیں لک میں تر خمر و ناوک ہو کر کی تپ جو رہے تبدیل یہ صورت میری یہ اضافہ رہاں بیت سے منف ہو کر بن گئے نقش قدم رشک گل تر فورا نہارک باطل یہ مبارک ہو کر</p>
<p>تسوا نادان بنے جلتے ہو زیر ہو کر</p>	<p>آبرو ہوش سنبھالو نواتے قیاب</p>	<p>آبرو ہوش سنبھالو نواتے قیاب</p>
<p>سحر کامل شمن سالم - وزن - متفعیل متفعیل متفعیل متفعیل</p>		
<p>بود ہن سے کرتا ہے ہمسری توینا کے غنچہ دہن ذرا لکھا اوکے کفن سے مدعا ملا اس سے راز دہن ذرا ہن نہال باغ ہی ڈھب ہے ایندین یکہ رشک چمن ذرا وہ چلی سیم لے تو ہی چل مری جان سوئے چمن ذرا جو بڑی ہنسی آس وہ گھٹ گئی تو دکھا دے وہی چمن ذرا مری جان روگ یہ نہا کتا نہ جبین پہ ڈالو شکن ذرا</p>	<p>ترے قد سے رکنا برابر ہی نہیں ہے یہ سر و چین ذرا یہ وہ کہتے جھم سے ہن بر ملا نہیں تھیں نعم سخن ذرا ہیں تم کو لک کے قصے میں غصہ بہرے کے لسلے لگے شاخ شاخ ہن ہیول مل پلے بار لوں کہ وہ دل کدل تری تیغ نازا دیت گئی مری کاش عمر نہ کٹ گئی جو بڑے پیر گیا کر دیا اپنی خو کو نہ تھم بُرا</p>	<p>ترے قد سے رکنا برابر ہی نہیں ہے یہ سر و چین ذرا یہ وہ کہتے جھم سے ہن بر ملا نہیں تھیں نعم سخن ذرا ہیں تم کو لک کے قصے میں غصہ بہرے کے لسلے لگے شاخ شاخ ہن ہیول مل پلے بار لوں کہ وہ دل کدل تری تیغ نازا دیت گئی مری کاش عمر نہ کٹ گئی جو بڑے پیر گیا کر دیا اپنی خو کو نہ تھم بُرا</p>

بھجھ لطف دید کا کیا ہے جو چشم زیر مرہ رہے
نہیں لیتا دم ہے پُجری تلک ہی تک سے ہی یہ ہرن ذرا
کمون کس سے قصہ جانگزا وہی گھٹنے والا ہے جانتا
مری قدر اوسکو پہرائے کیا نہیں جسکو سنج و مچن ذرا
ہے خیال رعن میں یا خط بین تسلیان مجھے ہر خط
جو ہے وہ میان ہی تو ہے یہ فقط کہ مقام ہے یہ کس ذرا
پڑا نام اوس نے ہنسی خوشی ہوئی کونسی گھیرے خوش خطی
گئی ہو جی بات نہ ملے کی کوئی کام آیا نہ فن ذرا

لیکھ مجھ امون سے یہ آبرو کس پہ گئے آکے جو دودھ
میرکان پرتے ہو کو کونہیں میک جال چلن ذرا
لیکھ مجھ امون سے یہ آبرو کس پہ گئے آکے جو دودھ
میرکان پرتے ہو کو کونہیں میک جال چلن ذرا

غصبت اگر غصبت بکھو جو چرخ کن در آ
زور چکا گزرو یا برہ و فابن در آ
تو قلب غریزون را برانستہ بدن در آ
بخیال رعن تیرہ سہرتن چووی کمرنگر
چو سوخت دین دل خیزن چو سوخت یاغ دل
چو سوخت دین دل خیزن چو سوخت یاغ دل
منگودہ را کہ گم شوی خطا کہ بخت در آ
بگلن مر دلس پیش ہم ہر فصل بہترین
بجو خدای قدر ذوق نیک کج غرضوں در آ

ایں کشکش مشوا بر گری فدا چو بوموا
از خیال رعن و قیادیا بہرتن بکمر دین در آ

نزل محض مشاعرہ جناب غازی الامام از الملک جناب صاحبزادہ احمد شافعی صاحب باور شوکت جنگ -

دو قح و دو دم گردن سہل کے لئے ہے
وہ پر تو رخ چاندنی گماں کے لئے ہے
چرت نگہ دیدہ سہل کے لئے ہے
بیدر تو زار و دوسے دل کے لئے ہے
کئے کا تو خط گردن باہل کے لئے ہے
چلنے کا مہرہ خیر فانی کے لئے ہے
بچین لڑکھائی سحر دل کے لئے ہے
میرے دل پر رنج کا ہر ذکر ہر اک جا
یکہو ایسے ہنستے ہیں کہ رویتے ہیں عاشق
لیلیٰ کی حیا پر وہ عمل کے لئے ہے
آہنکی ہوا بانہ نہ انہ قیس ادب کر
پابندی اوقات تو شافل کے لئے ہے
آئے دل پر داغ غم اوس رخ کا تصور
عالم میں جو حشرت ہر سہل کے لئے ہے
ازاد ہر اک قید تعلیق سے ہر آزاد
دنیا میں جو آفت ہے ہر دل کے لئے ہے
مجنو کا بلا وجہ نہیں پاک گریبان
دو قح و دو دم گردن سہل کے لئے ہے
وہ پر تو رخ چاندنی گماں کے لئے ہے
چرت نگہ دیدہ سہل کے لئے ہے
بیدر تو زار و دوسے دل کے لئے ہے
کئے کا تو خط گردن باہل کے لئے ہے
چلنے کا مہرہ خیر فانی کے لئے ہے
بچین لڑکھائی سحر دل کے لئے ہے
میرے دل پر رنج کا ہر ذکر ہر اک جا
یکہو ایسے ہنستے ہیں کہ رویتے ہیں عاشق
لیلیٰ کی حیا پر وہ عمل کے لئے ہے
آہنکی ہوا بانہ نہ انہ قیس ادب کر
پابندی اوقات تو شافل کے لئے ہے
آئے دل پر داغ غم اوس رخ کا تصور

یہ پردہ درسی صاحب محل کے لئے ہے
وہ کیسے کشمیر دوم تازے بولے
بیچارہ فقط بحث مسائل کے لئے ہے
دیوانہ تراشید نکلت سے ہے آزاد
ہر کارہ گویا جبر دل کے لئے ہے
اچھی ہے کہیں بخودی ای یا خودی سے
کب عقدہ کث عقدہ نائل کے لئے ہے

ہر تادم خیمہ کا جرم کیا ورم بسمل
دو چلو یہ پانی مرے بسمل کے لئے ہے
بے یار و رخ یار ہوا دل مرا ویران
مخصوص یہ رسم ادب عاقل کے لئے ہے
اوس زلف گر گہ میرن لکھن نونا لان
ہشامی یہ دیوانگی عاقل کے لئے ہے
ہزارہ فیرون کے بیان لائے تشریف
کیا صلہ ناتم یہ محفل کے لئے ہے

مفسر و مخبر کرم بسمل کے لئے ہے
کیا جانے بلا سلا مشق کو د اعظ
او بڑا یہ علائقہ اسی عامل کے لئے ہے
جی پر جو گندنی ہی زبان کتنی ہے اوسکو
آسان یہ عمل عقدہ مشکل کے لئے ہے
ہرین کہ ہو تیز مگر ناخن تدریس
کیا صلہ ناتم یہ محفل کے لئے ہے

ایک آبرو انصاف ہے یا نہ باعث رونق
و ان عرش کا سایہ عادل کے لئے ہے

غزل نامی فرم شاہ و جناب صاحب زادہ محمد احسان اللہ خان صاحب ہماور

خان آئے ترے نائل لیسکر
وان سے نسکین دل عاشق کو
جہر نے تابسم پونچھا یا
حال دل سکے وہ کہتے ہیں
رو رو عارض پرکش کئے ترے
فتح ابرو کے مقابل تو ہوا
گئے دنیا سے عدم کج جانب
پہل لایہ شجرہ الفت کا
کٹھن اس رد و بدل سے محال
دوست ہو کر وہ بنے فقیر جان

اور گئے پہول عناول لیسکر
فاصد یا خط باطل لیسکر
مرکب آیا منزل لیسکر
آج آپ آئے میں دل لیسکر
رہ گیا نہ مرکب کا مل لیسکر
دم مرا خنجر قاتل لیسکر
عشق ابرو ز سے گناہ لیسکر
داغ دیتے ہو چہل لیسکر
پیر تیرے کیون ہو مراد لیسکر
سیکڑوں تیرے میں دل لیسکر

نجد سے ناؤ بلبل الہامیس
خل رخ دل کو مرے لگا ضرور
ہر آرائش رو سے رنگین
کفر تباہ کبھی چوہ کے ساتھ
آئینہ سینے دکھایا تو کس
جان کیوں اس بین کا زنجیر
ناز سے آؤ مرے پہلو میں
میرجہ ہون یا دہری جاک ساتھ
گل ناز وہ یہ محبت سے کلا
جھکوٹو ماہی ہاتھوں ہاتھ

کیا ہوا ہو گیا محفل لیسکر
جان چوڑی گال محفل لیسکر
میری آنکھوں کچ لکھ لیسکر
رہا کیا ہے تو اقل لیسکر
آئے ہو میرا مقابل لیسکر
کیوں میں ہم مرض مل لیسکر
خوش سے عباد مراد لیسکر
تو وہ ہے ہر گام دل لیسکر
ہنس سہیں وہ مراد لیسکر
کیوں کرتے ہو مراد لیسکر

آبرو اب وہ سے پیر تیرے میں
ہر کہیں تیرے دل لیسکر

مرجہ مشکل پر چار زبان

	بوده نگلون یار۔ آنی گمشاقتی	
	زبان فارسی	
مردنشان یا شمع بستان یا	نیرنگستان یا در کفر خیال یا	نکر ایمان یا در درواریان یا
	زبان عربی	
مَنْ لَمْ يَشْكُرْ فَكَيْفَ يَكُونُ عَيْنُهُ	مَنْ لَمْ يَشْكُرْ فَكَيْفَ يَكُونُ عَيْنُهُ	مَنْ لَمْ يَشْكُرْ فَكَيْفَ يَكُونُ عَيْنُهُ
	زبان ترکی	
نشد آنکه این تو که گشت شمع	نشد آنکه این تو که گشت شمع	نشد آنکه این تو که گشت شمع
	زبان بنگالی	
آبروی به کاوی بی در کیسلو مات	آبروی به کاوی بی در کیسلو مات	آبروی به کاوی بی در کیسلو مات
	زبان پشتو	
	زبان سانسکریت	
	فارسی	
اے سجاد دل میا در گریه زبان	اے سجاد دل میا در گریه زبان	اے سجاد دل میا در گریه زبان
	زبان عربی	
جمل انجل من تشبک اکر افرحان	جمل انجل من تشبک اکر افرحان	جمل انجل من تشبک اکر افرحان
	زبان ترکی	
اگر کشتی تو را در کشتی	اگر کشتی تو را در کشتی	اگر کشتی تو را در کشتی
	زبان بنگالی	
اگر کشتی تو را در کشتی	اگر کشتی تو را در کشتی	اگر کشتی تو را در کشتی
	زبان بنگالی	
	زبان بنگالی	

<p>یہ کہ آگ نے ہونگار میں سگرا</p>	<p>کاشہ راکھ صفا اور اگلیول و رکا</p>	<p>فیس فیس ٹکٹوں میں فرشتان ارنکسا</p>
<p>صاف صاف باتو ہوا روی علی قلمی</p>	<p>زبان اردو</p>	<p>ہاے اوس بحر لطافت نے نصیب موٹا</p>
<p>ہاے اوس بحر لطافت نے نصیب موٹا</p>	<p>ہاے غم سے مے سینیں بنا دل پھولا</p>	<p>تو یوں کہ ہوا پانی کا بالکل تو طرا</p>
<p>نہ ہی نام کو آبر و لکھنویں نہی</p>	<p>پہیز ناؤ قنوج تری انگلہ کا</p>	<p>اپنے لئے کر دیش ایام ہے</p>
<p>رخپ ترے زلف میں فام ہے</p>	<p>غیر سے کیا نامہ پون فام ہے</p>	<p>مہر میں تلخی و ششام ہے</p>
<p>پر رے جو کرتے ہوں خط شوق</p>	<p>مفت کا ای یار یا الزام ہے</p>	<p>تیرے سوا اور پر مڑنا جو کون</p>
<p>تیرے سوا اور پر مڑنا جو کون</p>	<p>بال نہ کہو کہ نہ شرم ہے</p>	<p>پر یوں کا سایا ہی ہو جایگا</p>
<p>پر یوں کا سایا ہی ہو جایگا</p>	<p>سو برو جام ہو گلفام ہے</p>	<p>چھانی ہو گنگو رگشتا چار سو</p>
<p>آدم ہر پردہ عا۔ بفضل خدا۔ بتار سچ بست و ہنرمناہ جولانی</p>	<p>۱۹۶۷ء بابو دامودر واس منتم خزند و سپرنٹ محکمہ تعزیرات بھجھول</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>
<p>خصت وطن اللہ کو گئے تھے واپس آئے۔ اسی ایام میں مشکوی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب فزند</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>
<p>اجنہ تولد ہوا اسم تاریخی محمد رشاد اللہ خان رکھا گیا۔ بتار سچ بست ماہ صفر المظفر ۱۲۸۶ھ ہجری مطابق یکم اگست ۱۹۶۷ء</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>
<p>نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکھنوی سرکار سے بعد واکاٹ سیمور منتا فرمائے گئے۔ بتار سچ بست و دوم ماہ ربیع الاول</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>
<p>۱۳۱۱ھ محفل میلاد شریف کا آغاز بعد اختتام ہوا پہلی محفلوں سے کچھ بیشتر انتظام ہوا جو سال گذشتہ میں اس محفل</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>
<p>مبارک کی تعریف و توصیف کو یک ریختہ ہوئی ہے نسبت اوس محفل کے اس محفل میں وہ چند سامان توزک و واقعات منھو کرنا</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>
<p>چاہئے۔ سات روز متواتر میلاد شریف کی محفلیں منعقد ہوں اور ہر روز بعد اختتام ہر جلد شیشی و غیرہ دستور سابق بعد حسن</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>
<p>انتظام تقسیم ہوتی رہی بعد اختتام جلد ہفتم میلاد شریف پیشکا بہ جنور والا سے اشخاص مفصلہ ذیل کو غفلت و زرفند محنت ہوا انہوں میں</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>
<p>روز زمانہ محفل میلاد شریف منعقد ہوئی اس محفل کا بندوبست سرکار والا سے عورت خطہ کے تفویض فرمایا گیا۔ اکثر شہر کی مسلمان</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>
<p>عورت شہر کے جلد محفل میلاد شریف ہوئیں۔ بعد اختتام میلاد شریف شیشی بڑے انتظام کے ساتھ بعض تقسیم آئی۔ تفصیل اسما و حسب کو</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>
<p>پیشکا بہ جنور والا سے غفلت و زرفند عطا ہوا۔ شہید سید الدین احمد صاحب غفلت کو کبر نصیب الملک کپتان سید نور الدین احمد صاحب غفلت و زرفند</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>
<p>۱۹۶۷ء</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>
<p>۱۹۶۷ء</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>	<p>۱۹۶۷ء</p>

محمد شریف خان اصفان ملازم اردلی خاص حضور قاری نظر میلا تشریف۔ مولوی محمد عبدالغفار خان صاحب کاتب سیلا و شریف۔
 سید صفر علی مولف تاجخدا۔ تباریخ ختم ماہگست ۱۸۹۵ء نواب محمد سیدان بہادر اسٹ لکھنوی پیشگاہ حضور پر نور سے ہوگات
 اجنبی بہو پال نامور موکر روانہ ہوئے تباریخ بست و دوم ماہ مذکور سے رصاحبزادہ احمد خان صاحب عت پیارے صاحب
 مقام رامپور سے فائز ریاست ہوا جو کہ صاحبزادہ صاحب سلسلہ دامادی ریاست میں داخل ہیں بنار علی بنجانب ریاست
 رسم استقبال عمل میں آئی۔ سید نظیر الدین نائب ناظم عدالت دیوانی شاگرد مولف حلف اصغر جناب سید زین العابدین صاحب مرحوم
 میرٹھی ریاست مع سواران اردلی وچہار و ہرکارہ بنابر استقبال عند مغرہ تک گئے اور صاحبزادہ صاحب مدوح کو شہر میں لے
 تباریخ بست و سوم ماہ مذکور سے صدرا یک بجے وکے شہر صاحب بہادر پولیٹکل اجنٹ ہاڑوٹی وٹوگ فائز ریاست ہوا جوئے
 بروز فائزی بوجہ یکشنبہ سلامی اتواب مرحوم کی دوستی کے روز علی الصباح سلامی اتواب عمل میں آئی۔ پانچ بجے دن کے
 حضرت وزیر اعظم امیر کرم القاب بنابر ملاقات صاحب بہادر مدوح بنگلہ پتھر تشریف فرما ہوئے تباریخ بست و ششم حضور پر نور دام اقبالہ
 بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پتھر تشریف لے گئے مرداران ریاست سے کوئی ہجر کا بہت تباہ تباریخ بست و ہفتم ماہ مذکور سے
 کنور بجے سنگ پیرا کوکھیری سنگ استرا دار و نمونہ مع برادر ڈرکھیری سنگہ سرکار میں بغرض سلام حاضر ہوئے۔ بجے سنگ نے پانچ پر
 اور او سے سنگ نے دور پیرا یک شیشہ نذر کی۔ اسی تباریخ سری مل غیب سامعوان اجمیر واقع دوکان نیایشہ حضور میں حاضر ہوئے دو
 روپیہ نذر کئے۔ تباریخ ہشتم ماہ تہمہر سے مد حضورانور مع نائب صاحب بہادر بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پتھر تشریف لے گئے
 سوای نائب صاحب بہادر کے اور کوئی سردار ہمراہ نہ تھا۔ اسی تباریخ صاحبزادہ احمد رضا خان عت پیارے صاحب کو چار روپیہ
 بطور رخصتہ نذر کار سے عطا ہوئے۔ صاحبزادہ صاحب رامپور کو روانہ ہوئے۔ تباریخ چار و ہم ماہ مذکور سے مذکور کا دل ریاست
 بوندی بغرض ملاقات صاحب اجنٹ بہادر ریاست ہما میں گئے نائب صاحب کے بلن کی کوٹھی میں ٹھہرائے گئے دربار سے
 جندی مع ہمایون وکیل بڑی مقرر کی گئی اور ایک چوہدار سرکاری معین کیا گیا سرکار سے ملاقات نہیں ہوئی نائب صاحب سے
 ملاقات ہوئی بوقت رخصت ایک بگڑی اور ایک تنان ڈورید اور سات روپیہ نقد چوہدار کو کاہدار بوندی نے۔ تباریخ بست و شہم
 ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر سے فیصلہ رخصتہ خانہ کو معائنہ کیا۔ تباریخ بست و یکم ماہ رجب الثانی سالہ ہجری مطابق سی ام ماہ
 ستمبر ۱۸۹۵ء کو اکثر الکھ بخش خان بہادر امیر کو بیہ۔ و گرداوری شفا خاتہ حاجت پرگنا ت چہرہ و دہاؤہ و دنیا میٹرہ و بشاہ
 مبلغ پانصد روپیہ مالانامہ فرمایا گیا۔ تباریخ چار و ہم ماہ اکتوبر صاحب اجنٹ بہادر ردائیولی ہوئے۔ تباریخ دوم ماہ مذکور

سند صدر حسب درخواست را کبھی سنگو استوار دربار سے نہایت یکے سنگو منظور فرمائی گئی سرکار والا سے خلعت دی گئی۔

یہ استار یک سید دیوالا۔ بچے ملنے پانچویں ہند کے پیشکام سرکار سے پروانہ دیا گیا۔ بتاریخ بست و چارم ماہ اکتوبر سند صدر سرکار والا نے دیوالا خاصا من و برادر نام بفرض انتظام مردان قحط زدہ فرمایا حاضرین و دربار سے شریک ہو کر چندہ دیا بتاریخ سی ام ماہ مذکور صاحب جنٹ بہادر دیولی سے فائز ٹونک ہوئے۔ بتاریخ سی ویکم ماہ مذکور سند صدر روانہ دیولی ہوئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ نومبر حضور انور بفرض ملاقات دیوالا کی کشور ہند امیر کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ مذکور سری نگر علاقہ اجمیر میں ٹھہرے۔ بتاریخ سیم ماہ مذکور فائز دارا امیر جمیر چوہے

ایشیائی معمولی اور سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ وچم ماہ نومبر ۱۸۹۹ء مع سرداران ہزاری مفصلہ ذیل بفرض استقبال فرمائی کشور ہند۔ ایشیائی پرتشرف لے گئے۔ صاحبزادہ محمد بشیر اللہ خان صاحب بہادر فرزند جنگ نائب الریاست۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب سطوت جنگ صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ۔ صاحبزادہ محمود خان صاحب بہادر تور جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبدالغنی خان صاحب ولید۔ صاحبزادہ شہناز علی خان صاحب۔ صاحبزادہ محمد عبدالرشید خان صاحب۔ صاحبزادہ شہزادہ خان صاحب۔ صاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب۔

دس بجے حضور دیوالی کی کشور ہند آئے اور سب رئیسوں کی ملاقات کی پھر سب اپنے اپنے خیموں پر گئے سارے دس بجے دیوالی کی کشور ہند کی ملاقات کو تشریف لے گئے چند منٹ ٹھہر کر ایک سو ایک اشرفی حضور والا نے دیوالی کی کشور ہند کو کھڑے ہو کر نذر کی دیوالی کی کشور ہند تہ پر ہاتھ رکھ دیا صاحب اجنت بہادر کے ایما سے ہر ایک سرداران ہزاری نے ایک ایک اشرفی نذر کی دیوالی کی کشور ہند لئے پھر ہر

ہاتھ رکھ کر حاضری فرمائی اسی دن شام کو پانچ بجے ملاقات بازوید دیوالی کی کشور ہند قرار پائی چنانچہ قریب بشتام ماہ چار سرداران فصیح ذیل جناب استقبال دیوالی کی کشور ہند گئے۔ صاحبزادہ محمد اسحاق خان صاحب بہادر سطوت جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ۔ صاحبزادہ محمد عبدالغنی خان صاحب ولید۔ صاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب۔ پھر سرداران ہزاری نے ایک ایک اشرفی

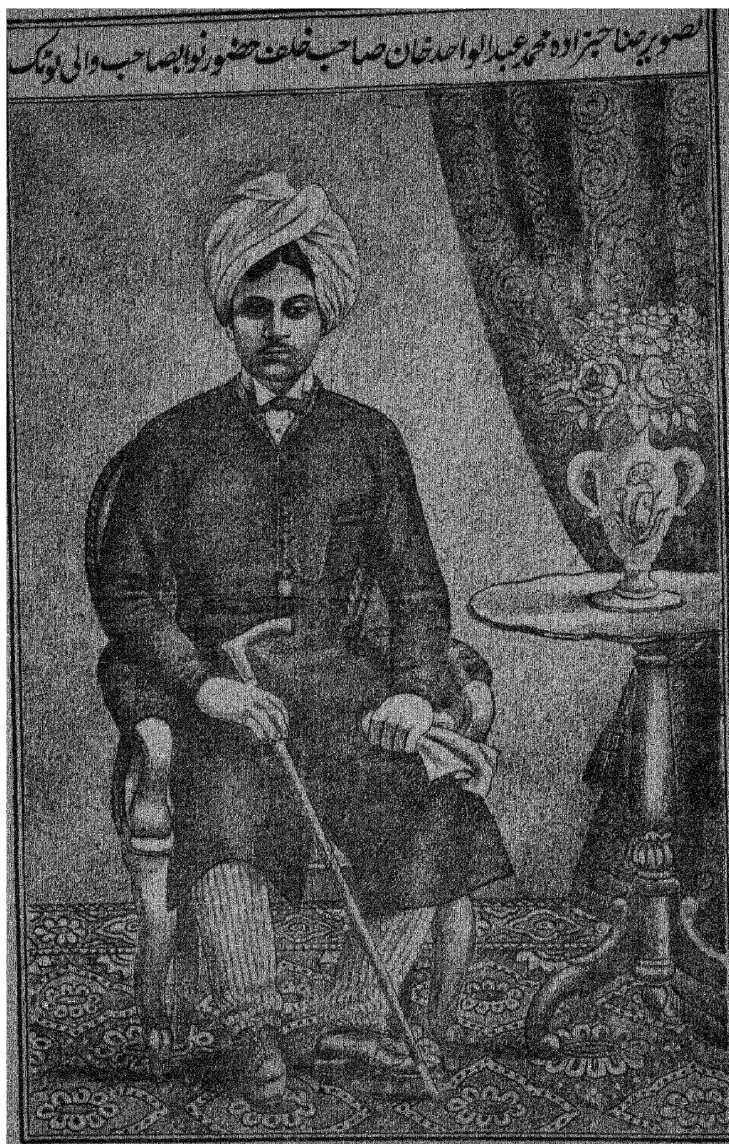
نذر کی وہ نذرین ہاتھ رکھ کر صاف ہوئیں پھر دیوالی کی کشور ہند سے یوکلوج اجمیر وکیل کو انعام دیا سرکار والا بارہ بجے دن کے ملاقات کر کے درگاہ میں گئے انام و فیروز کو مبلغ سہ صد روپے چھتاؤہ وغیرہ انعام دیا۔ بتاریخ چارم ماہ نومبر سند صدر سرکار والا امیر جمیر سے روانہ ہو کر فائز ٹونک ہوئے سلامی توابع محل میں آئی۔ بتاریخ بست و چارم ماہ مذکور سند صدر صاحب اجنت بہادر وار ٹونک

ہوئے۔ چینیوالی نہیں ہوئی گیا وہ فی سلامی کے سر ہوئے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ نومبر سند صدر سرکار والا بارہ ملاقات صاحب جنٹ بہادر مظفر پرتشرف لے گئے۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ نومبر سند صدر صاحب اجنت بہادر عجائب موضع برونی گئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ دسمبر سند مذکور واپس ٹونک آئے۔ بتاریخ وچم ماہ نومبر سند صدر صاحب اجنت بہادر بتاریخ ملاقات سرکار والا مظفر باغ میں تشریف لائے









اسی سہ ماہی کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست چہارم ماہ دسمبر کاروالا تقریب شکار موضع دیوان کو تشریف لے گئے۔
 دیوان سے ہو کر کوٹھکھلہ جوتے ہوئے ملکگڑھ کو تشریف فرما ہوئے۔ بتاریخ یکم ماہ جنوری ۱۹۹۰ء واپس ٹونک
 تشریف لائے۔ بتاریخ سوم ماہ جنوری صاحب اجنت بہادر مع یکسویہ بین کے دیوبلی سے فائز ٹونک ہوئے۔ بتاریخ
 چہارم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنت بہادر مع یورپین سرکار کی ملاقات کو نظر باغ میں تشریف لائے۔ بتاریخ ہفتم ماہ جنوری
 سنہ صدرا آتہ بجے صبح کے تقریب دورہ صاحب اجنت بہادر پٹاواہ ملاقات ریاست ٹونک کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ چہارم ماہ مئی
 ۱۹۹۰ء صاحب اجنت بہادر دیوبلی سے فائز ٹونک ہوئے۔ بتاریخ نہم ماہ مذکور سنہ صدر سرکار والاس نائب صاحب بہادر
 بنگلہ پر بنابر ملاقات صاحب اجنت بہادر تشریف لے گئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور صاحب اجنت بہادر واسطے ملاقات
 دربار کے نظر باغ میں تشریف لائے۔ سوای نائب صاحب بہادر کے اور کوئی سرور نہ تھا۔ بتاریخ بست و سوم ماہ مذکور سنہ صدر
 صاحب اجنت بہادر دیوبلی کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ مذکور جشن سالگرہ ملکہ منظرہ بھرسہ تہنوع آیا دیا معمولی
 ہو کر بخت ہوا۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ مئی سنہ صدر جشن سالگرہ خضرانور دام اقبالہ بعد تو رک و اعتقام بہر غصہ کیا دیا بار
 ہو کر بخت ہوا۔ سوم معمولی ادا ہو میں۔ بتاریخ سی ام ماہ مئی سنہ صدر صاحب اجنت بہادر دیوبلی سے فائز ٹونک ہوئے
 آخر ملکہ اجری میں سیح الدولہ اعظمی الملک سلطان الشہر ابو لوی حکیم محمد سلطان محمود خان بہادر مظفر جنگ نے انتقال کیا۔
 اسی سال میں ملک الشہر انسان الملک سید حافظ محمد حسین صاحب بعل نے اس جہان فانی سے بلک جاوے اپنی انتقال کیا۔
 بتاریخ دوازدہم ماہ جون سنہ صد حضور انور مع نائب صاحب بہادر بنابر ملاقات صاحب اجنت بہادر بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بتاریخ
 یازدہم ماہ مذکور صاحب اجنت بہادر دیوبلی تشریف لے گئے۔ بتاریخ بیچدہم ماہ مذکور سنہ صدرا ٹانگا جاگہ وارہ رنگا ری
 جو بھیر میں تہہ گئے تھے وارہ ٹونک ہوئے۔ باغ راہ اندھال چند میں شجرے حضور میں اطلاع ہوئے۔ ایک بگی بکری کو سٹے
 تعین کی گئی اور چند ہی دی گئی۔ بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور سنہ صدر سید علی الدین احمد صاحب تحصیلدار سی قصبہ ڈوٹھو پر گئے
 نیما تھرو پر مقرر ہوئے۔ بتاریخ بست و دوم ماہ مرقوم صدر سنہ صدر لاہور احمد خان غلط فیض احمد خان ابن عبدالہ خان
 ملازم ہو دے پور دیوبلی سے فائز ٹونک ہوئے۔ فیروز باغ کی کوٹھی میں ٹھہرے گئے جو کہ عبدالہ خان مرحوم عبدالہ خان
 مکان کے فیروز دیوبلی میں برفان ٹھکرو فیروز باغ سے اپنے مکان پر جا کر فرکوش ہوئے۔ ریاست سے ایک بگی بکری کو مقرر
 مقرر ہو گئے اور دو وقتہ کھانا ماہ پر چاند سے مقرر ہو گیا اور سالانہ پلنگ وغیرہ تو خک خانہ سرکاری سے بھیجا گیا۔ اتنی تاریخ

جشن جمعی ملک معظم ہوا حسب معمول دربار وغیرہ ہو کر برفاقت ہوا تا تاریخ بست سوم ماہ طور احمد اشد خان سلام کو بیگاہ حضور میں حاضر ہوئے سات روپیہ نذر کئے اور دربار پیراؤ کے بھائی محمد سعید خان نے نذر کئے جو قبول ہوئے سرکار نے تعظیم دہمی اور دہی تاریخ مہاراجہ اوٹکار سنگھ جاگیر دار و دنگاری سرکار میں انحضرت سلام آئے سرکار نے سرور و تعظیم دی مہاراجہ نے ایک لکھ فرنی نذر کی اور پانچ روپیہ بھجوا کر کئے سرکار والا نے وقت نصرت سرور و تعظیم دی۔ تاریخ بست و چہارم ماہ جون سنہ ۱۲۸۵ء احمد خان بنرضی نصرت حاضر دربار ہوئے سرکار سے ایک ناگہ عنایت فرمایا گیا اور بر وقت روانگی خان نذر کور نے ملازمان سرکاری کو تحفہ فی لکھ انعام دیا فوٹو پیش چہرے بار بہو پریس چپرائی کسار کو بیان فی بیان۔ تاریخ چہارم ماہ جولائی سنہ ۱۲۸۵ء مہاراجہ اوٹکار سنگھ کو سرکار والا سے غلت بدست حافظ محمد بیعت مجدد رسید گیا۔ مہاراجہ ہریان پیراؤم اسپک گردنی اسپ مہاراجہ و دنگاری نے وقت نصرت مہاراجہ کو کسان وغیرہ کو صحت چوڑا ہی انعام دئے۔ تاریخ چہارم ماہ ستمبر سنہ ۱۲۸۵ء صاحب اجنت بہادر دیولی سے نوٹک آئے۔ تاریخ ہشتم ماہ دہبر سنہ ۱۲۸۵ء حضور انور مع نائب صاحب بہادر جنگل پر بنرضی ملاقات صاحب بہادر تشریف لے گئے بعد ملاقات وہاں سے بنرضی تقسیم پارچہ مختاریاں ساہیان تھری کی کوئی پرست صاحب اجنت بہادر تشریف لائے بعد تقسیم پارچہ حضور انور واپس نظر پانچ آئے اور صاحب بہادر جنگل پر گئے۔ تاریخ چہارم ماہ دہبر سنہ ۱۲۸۵ء صاحب اجنت بہادر بنابر ملاقات حضور انور نظر پانچ میں تشریف لائے۔ تاریخ نو روزم تمبر صاحب اجنت بہادر صیدور گئے جلیوین دور در قیام کر کے پیر واپس آئے حضور انور صاحب بہادر مع نائب صاحب بہادر بنابر ملاقات جنگل تشریف لے گئے۔ تاریخ بست و چہارم ماہ ستمبر صاحب اجنت بہادر دیولی گئے۔ تاریخ دو روزم ماہ اکتوبر سنہ ۱۲۸۵ء صاحب اجنت بہادر دیولی سے واپس آئے۔ تاریخ سوم اکتوبر صاحب بہادر بنابر ملاقات حضور انور نظر پانچ میں تشریف لائے تھری رہا۔ تاریخ دو روزم اکتوبر نذر کر صاحب اجنت بہادر دیولی کو روانہ ہوئے۔ تاریخ شانزدهم ماہ دہبر یہ صاحب اجنت بہادر دیولی سے ناظر ٹوک ہوئے تاریخ بیجہم ماہ ناکو حضور انور جنگل پر صاحب اجنت بہادر کی ملاقات کو تشریف لے گئے۔ تاریخ یکم محرم الحرام ۱۲۸۵ء ہجری رنچہ شنبہ دیولی احمد نور خان صاحب خوشنویس عربی ساکن رامپور نے اس جہان بے قیاد سے کوچ کیا غفرلہ مادہ تاریخ وقات بتاریخ ہفت ماہ ۱۲۸۵ء ہجری صاحبزادہ محمد ادریس خان غلف اکبر صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب صاحب نے اس جہان فانی سے رحلت کی۔ ماہ جمادی الثانی ۱۲۸۵ء ہجری صاحبزادہ امیر احمد خان غلف صاحبزادہ محمد خنی صاحب محمد خان نے انتقال کیا۔ اسی ماہ و سال میں صاحبزادہ ادا و احمد خان غلف صاحبزادہ محمد غلام قادر خان مرحوم رگر اے منزل ناگہ برہمہ کے اسی سال میں

صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان غلط صاحبزادہ عبدالرشید خان صاحب نہیں نے اس جہان خانی سے بیکس جاوانی انتقال کیا۔
 تاریخ خانزادہ صاحبان المعظم سید زبولوی محسن خان صاحب غلط الصدق میان خان رسالہ وارہ جوم نے اہم ارض چند
 و چند انتقال کیا۔ اسی سال میں شکوی صاحبزادہ عبدالجید خان غلط صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب فرزند قولہ ہوا قطب تاریخ
 ولادت با سعادت یہ ہے گشت مولود پو فرزند ہمایون اقبال پو ساتھ بود حمید و خوش بزرگ زمان
 فلز تاریخ جو کرد آبر و از چرخ برین پو علم غیب گفت۔ اخت امید جان۔ اسی سال میں صاحبزادہ محمد خان صاحب
 حضور کے مامون نے نو مش کلکار میں بارغ نوا حداث فرمایا چنانچہ محمد ابراہیم خان رحمر نے قطب تاریخ بے نسبت بلج بیکس علوا
 سے سمت کبریٰ ظاہر ہوتے ہیں لکھا ہے

جون محمد خان بہادر امیر اعلیٰ بساخت گلشن نو غیرت بارغ ارم رشک ہمارا باقیہ گفتا میں ای رحمر در مشی بلنج

از پے تاریخ سالش۔ بارغ گفتا دگا

حروف مادہ ب ا خ
 اعداد و اعداد مغلطین دو یکت ہزار
 اعداد بالا کے عدد مغلطون میں۔ چار۔ سٹش۔ دہ۔ بست۔ پنج۔ ہفت۔ یک۔ دو صد
 خرو بالا کے عدد ہندسون میں۔ ۲۰۹۔ ۴۰۰۔ ۹۔ ۲۰۴۲۔ ۵۵۔ ۳۸۵۔ ۲۰۔ ۱۰۴
 کل مسیان۔ سمت ۵۴ ۱۹ کبری۔

۱۳۱۵ ہجری میں جو بہادر کانت نواب محمد سلیمان خان استاد لکھنوی واقع چھاو فی سیہمور خرابی مقدمہ محمود خان زندا
 وقتولی پھنسا باگری ڈاکو ساکن موضع محمود علاقہ گوروا فی۔ نیو مارچ صاحب بہادر راجست ریاست ہوپال کے زمین میں یہ
 بات سامانی کو محمود خان تھانہ وارنہ روبرگب خٹا ہے بعد از ان تحریکات مرثہ بعد آخری کیل صاحب موصوف حسب اجازت
 جناب وزارت آب بہادر با نقابہ خیال دوستی و تدبیر نقد منہ کور بالا صدر عالیہ قدسین تشریف لائے۔ لیکن اتفاقات تقدیر و
 شد فی امر اسکو کہتے ہیں کہ فیما بین اسے حضرت وزیر اعظم بہادر وکیل صاحب کے اختلاف واقع ہوا اور سردار بار
 پکھنگو تیز رخشا امیرا گئی کہ جسکی وجہ سے جناب نواب صاحب بہادر کو بھی ملال گذرا اور وکیل صاحب نے تمام وکالت پر
 جانے سے انکار کیا۔ مگر اسکے دوسرے روز حسب ایما ی حضور نواب صاحب بہادر وکیل صاحب کو بمصدق الام فوق لایا

یسو روپائی پڑا بعد ازاں کلیم سرکار والا اختیار الشہر اعتبار الملک وکیل اپیل مقدمہ نہ کرنا موقوف فرمائے گئے اور نسبت وکیل صاحب
یسو روپے مکمل بنگلانہ عالی یون صاحب دہوا کہ مقدمہ موقوف الصد رشیک سید افتخار حسین رہن چنانچہ وکیل صاحب بوجہ مکمل حقوق اور
وام اقبالہ تباریخ سوم ماہ ربیع الثانی مطابق دہم ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ ہجری بروز عید الفطر فائز اندر ہوئے اور تالا مکان
ہر امر میں سید افتخار حسین کو مدد دی اور ہنگام ملاقات کالون صاحب بہادر کہ حسب منظور ی فواید صاحب بہادر باجرت اپیل
مقدمہ نہ کرنا شاہہ ہزار روپیہ پر مامور ہو کر اندر آئے تھے خداوند کفایت مقدمہ تہا نہ دار نہ کو رہناب کالون صاحب بہادر
فرمانش میں کہ امدت عالی کے بفضل سے فتحیابی و سرسبزی اپیل بمعرفہ غور آئی بعد ازاں وکیل صاحب بعد رہائی محمود و خاتون دار
وغیرہ بخیال وجوہات چند و چند و چند حضرت وزیر اعظم اطلاع دیکر یسو روپے مکمل بین آگئے اور سید جید حسین صاحب وکیل یسور
مقرر ہوئے۔ لیکن حضور انور و ام اقبالہ نے ازراہ قدر وانی و قدیم نوازی وکیل صاحب کو محمد لیا اور یہ وعدہ فرمایا کہ ۱۲۹۹ھ میں
جوانکے بطور شاہرو مبلغ چالیس روپیہ جیب خاص سے مامور ہوئے تھے بدستور سابق مقرر ہو جائیں گے۔ وکیل صاحب خاص مصرعہ
دستور حضور والہین۔ تباریخ ستم ماہ رجب المرجب ۱۲۹۹ھ ہجری مطابق یازدہم ماہ دہر ۱۲۹۹ھ ہجری سید افتخار حسین صاحب بھڑکھڑ کو حضور
انور سے خطاب بخدمت ذیل عطا ہوا اور حضور والا نے ازراہ قدر وانی و قدر وانی حضرت مہظوظ کو اپنا شیر شریعت قرار دیا چنانچہ فضل و ہدایہ
حضور کی بکسبہ درج ذیل ہے۔ سیادت و شرافت انتساب فضائل و ذلالت آب سید افتخار حسین بغایت باشند۔ بعد سلام سنون اشع
یاز۔ چونکہ ہوا و جین لیاقت و سخن گوئی تہا سی کے حضور باد بدوت شہر و سخن میں تم سے مشورہ فرماتے ہیں لہذا ازراہ مزید مہر
تفضلات و نظر قدر وانی و توجہات بظاہر دافتخار الشہر اعتبار الملک) ملکہ مہر زومتاز فرمایا جاتا ہے چاہئے کہ پروا نہ کرنا اپنے
پاس رکھو فقط ستم ماہ رجب المرجب ۱۲۹۹ھ ہجری مطابق یازدہم ماہ دہر ۱۲۹۹ھ ہجری صاحب مکمل حضور و ام اقبالہ زبانی شہر الاموال الملک
صاحب ازراہ محمود خان بہادر تہو بیگ نقیم فیض اللہ ہند و قدر وانی و انشا حضرت دیوبند ٹونک۔ تباریخ نسبت و دہم دہر ۱۲۹۹ھ ہجری
اجت بہادر حضور کی ملاقات کو نظر بارغین آئے اور اسی تاریخ براہ جیو روپے کچھ صاحب اجت بہادر و تہر بارہ بچے کے روانہ
ہوئے۔ اور اسی تاریخ کلوچہ دار و کلیدان بخش سپاہی مع خریطہ رئیس لوہر طلب حضور انور تہر بارہ شادی رئیس فائز ٹونک ہوئے
چندی یو سید یاست سے مقرر ہوئی ہر خریطہ جوائی دیکر رخصت کیا گیا۔ ہنگام رخصت سرکار سے میلعت و آگیا مسہر۔

بنام حکیمان بخش سپاہی سے			بنام کچوہہ دار سے		
دستار یک	سید یک	نقد	دستار یک	سید یک	نقد
۵	۵	۵	۵	۵	۵

لما نلوه
ياييه
يه
يه
يه
يه

مقبضان چو بدار و بکار - بتاریخ بست و دوم اند کو حضور والا علی گڑھ میں تشریف لائے۔ بتاریخ بست و دوم
ماہ مذکور حضور انور فائز ٹونک ہوئے۔ یہی مہم جی پاسان ریاست جو دھپور باطلار و لاوت و فزندئیں جو دھپور ٹونک
میں آیا چندی دی گئی صاحب ایجنٹ ہماور بتاریخ ششم فروری سنہ صدوریوں سے فائز ٹونک ہوئے سب کاستور

سلامی سر جوئی پیشوا کی معمولی عمل میں آئی۔ بتاریخ نهم فروری سنہ ۱۱۹۹ء حضور انور بنگلہ پر صاحب بہادر کی ملاقات کو تشریف لے گئے بتاریخ یازدہم ماہ مذکورہ سنہ صاحب جنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو نظر باغ میں آئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ فروری واپس دیوبلی گئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ مارچ صاحب جنٹ بہادر دیوبلی سے ٹونک میں آئے سلامی جوئی پیشوا کی نین ہوئی۔ بتاریخ یازدہم ماہ مارچ جیل کو دیکھا۔ بتاریخ چہارم ماہ مارچ سنہ مذکورہ حضور بنابر ملاقات بنگلہ تشریف لے گئے بتاریخ بست و نهم ماہ شوال ۱۲۰۵ء پھر مطابق بست و سوم مارچ ۱۱۹۹ء صاحبزادہ محمد شیر علی خان صاحب بہادر تشریف لے گئے حضور انور دام قہال سے بہمد نفیسات علیگندہ علاقہ ریاست ٹونک متناظر مانے گئے چنانچہ نقل پر دہانہ حضوری بجنسہ درج ذیل ہے۔

عزیز القدر رسالت نشان صاحبزادہ محمد شیر علی خان طالعہ و۔ بعد عورات وافیات طالعہ ٹالند۔ ہوا وید ہوشیاری و لیاقت ذاتی و طاعت و فرمانبرداری جینیکا حضور بادولت سے نکو بشاہرہ سورہ و پیمہا ہوا بہمدہ نفیسات بنگلہ علیگندہ سز و دامو زریا گیا چاہئے کہ جلد علیگندہ میں پہونچکر محکمہ خاں ناظم سے حسب شہرہ چارچ نفیسات بگرنہ مذکورہ ویکر کام نفیسات کا پسندی و ہوشیاری انجام دیتے رہو اور اپنی کارروائی سے ہمیشہ حضور بادولت کو رضامند و خوش رکھو۔ اور آبادی پر بگرنہ میں کوشش بلج کر کے افزونی لگان بگرنہ کو ہر وقت پیش نظر رکھو کہ جسکی وجہ سے بگرنہ آباد ہو کر لگان میں ذریعہ افزونی ہوتی رہے اور چوری و دکنیتی و سرقت و توشی و زہر فی اور دیگر امور ناجائز بگرنہ میں ایسا انتظام کیا جائے کہ جس سے رعایا ہر کار کیا امنیت حاصل ہو اور در دیگر بھرجان و بدہما نشان میں کامل سرگرمی رہے کہ جس کسی پر جو قصور ثابت ہو سنہ آقانونی سے وہ شخص محفوظ نہ رہے اور جو کوئی اپنا دکہ درد عرض کرے اسکا تصفیہ بظہر برحقان حق عمل میں آئے اور تاریخ لینے چاہے سے محکمہ خاں تقررہ بیگ نقطہ ۷۲ شوال ۱۲۰۵ء پھر مطابق ۲۳ مارچ ۱۱۹۹ء ابو بوب مکم حضور فیض گنجور دام اقبالہ شافہ بفسلم فیض احمد اہلہد و قدر دارالانشاہر کا ٹونک۔ اور اسی تاریخ اعظم الامرا و قارا الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خان بہادر بطوت جنگ عمدہ نفیسات مال بگرنہ ٹونک پیرامو زریا مانے گئے۔ چنانچہ نقل پر دہانہ حضوری سورہ بنجاب صاحبزادہ صاحب موصوف بجنسہ درج ذیل ہے۔

برادر بجان برابر عزیز القدر رسالت نشان بدل عزیز وافر تہیز اعظم الامرا و قارا الملک صاحبزادہ محمد اسحاق خان بہادر بطوت جنگ حال عمرہ بعد عورات وافیات طالعہ ٹالند۔ تنہ روز دامو زری سے تہا بزم باطاعت و فرمانبرداری حضور بادولت خدمات ریاست منوضہ اپنے کو بستندی و لیاقت ذاتی بحدت تمام انجام دیکر طہیت فیض طہیت مابدولت و اقبال کو کار کردگی مستندہ سے خوش رکھا ائذا ہوا وید ہوشیاری و بستندی و کار کردگی

پوشکا حضور مابدولت سے شکوہ شاہرہ و دستور پیمہا ہوا کہ جو پہلے سے ملے تھے بعدہ نظامت الہ پگزنہ ٹونک ماسور فرمایا گیا اور ٹونک نہ زول ہی دستور تھا۔ یہی پروگنی واتیقی میں رہا۔ چاہے کہ محمد صدیق خان بہادر ولیہ رنگ سے چارچ نظامت کا حسب قاعدہ لیکر کام نظامت کا بستعدی و پوشیاری آبادی کا شککاران و افزونی آمدنی پگزنہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھ کر باحسن وجہ انجام دیتے رہو اور خوشنودی خراج فیض امتزاج مابدولت و اقبال کو سراہا یہودی اپنی کا قصور کرتے رہو اور ایسا بندوبست کرو کہ رعایا پگزنہ کی تم سے خوش و غورم رہے اور عداوت مروجہ نظامت کا بنظر احتیاق حق فیصلہ واجب کرتے رہو کہ حضور مابدولت کو داری خلق اللہ ہر وقت طوعا و طعنا رہے اور زر مال واجبہ ہر کاری دقت مقررہ پر وصول ہوتا رہے اور تحصیلداران اور گرد اور ان و پٹواریان کے کاموں کی پوری نگرانی و سنبھال کچھادے فقط ۲۹ شوال ۱۲۱۵ ہجری مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۹۹ء بموجب حکم حضور انور دام اقبالہ شرفیہ۔ اور اسی تاریخ ممتاز الامراء اعظم الملک جنابا جنزادہ محمد صدیق خان بہادر ولیہ رنگ پیشکا حضور انور سے ہمہ نظامت پگزنہ سرونج علاقہ ریاست ٹونک پر مقرر فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضوری موسومہا جنزادہ صاحب موصوفت بھنستہ درج ذیل ہے۔

برادر بھجان بلبر عزیز اللہ رسالت نشان بدل عزیز و افزونہ ممتاز الامراء اعظم الملک ہا جنزادہ محمد صدیق خان بہادر ولیہ رنگ طالع عمرہ۔ بعد دعوات و انیفات مطالعہ نمایندہ۔ جو کہ تنہا از ابتدا برین شعورنا ایندم با طاعت و فرمانبرداری حضور مابدولت رخصت ہوئے ریاست متعلقہ نظامت ٹونک کو باحسن وجہ بندوبست تمام دیکر یہاں خوشنودی خراج فیض امتزاج حضور مابدولت اقبال حاصل کیا لہذا ہوا بدیانت و پوشیاری و کارکردگی ہناری کے پیشکا ہا مابدولت و اقبال سے شکوہ شاہرہ پانہ پور پٹواریا بعدہ نظامت پگزنہ سرونج ماسور فرمایا گیا۔ چاہے کہ ہلد پگزنہ سرونج میں پہونچکر کا نظامت پگزنہ کو کہ بستعدی و پوشیاری انجام دیتے رہو اور اپنی کارروائی مستندانہ سے ہمیشہ حضور مابدولت کو رضامند و خوش رکھو اور آبادی پگزنہ میں کو بخشش پیش کر کے افزونی پیداوار پگزنہ کو ہر وقت پیش نظر رکھو کہ جسکی وجہ سے پگزنہ آباد ہو کر لگان میں روز بروز افزونی ہوتی رہے اور جو ری و ذمہ داری برست ہویشی و نہر فی و دیگر امور ناجائز کا پگزنہ میں ایسا انتظام کیا جاوے کہ جس سے رعایا میں ہلکا کو اہنیت حاصل ہوا اور دار و گیر مجربان و بدعاشان میں سرگرمی رہے اور جسکی پر جو تصورات ثابت ہو ہناری قانونی سے نہ شخص ہرگز حضور مابدولت سے ہناری سعادت اور دیانت سے پوری امید ہے کہ تم دیکھو درود فرماو اور ہر ایک کا غرضنہ گوارب کام ایسے کرو گے کہ پگزنہ میں آبادی کی ترقی ہو اور دست و پد در ہنران سے رعایا کو پوری اہنیت حاصل رہے اور جو

اچھا لکھ دو عرض کرے اور کا تصفیہ فی حق عمل میں آئے اور واضح رہے کہ سرورج کے برگزین صدر اکما بیٹیت
 ہو گئے اور کاشٹکار فرما ہو گئے ہیں کاشٹکاران قدیم و جدید کو علاقہ غیر سے بلا کر آیا دیا جائے اور پڑتے کاشتے آباد کو جائین
 اس کام کو بہت سرگرمی اور اہتمام سے کیا جائے اور تین سو روپیہ جو اضافہ ہوئے ہیں وہ اس وقت سے ملین گئے کہ جب تم
 سرورج ہو چکے کام نظامت کا انجام دو گئے فقط المرقوم ۲۹ شوال ۱۳۵۶ ہجری مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۳۵ء ہو جو جب حکم
 حضور انور دام اقبالہ شافقتہ۔ اور اسی تاریخ صاحبزادہ محمد حنیف خان ضلع اکبر شریل ام نظام الملک صاحبزادہ محمد جود خان
 بہادر تھوڑے بنگ عمدہ نظامت سائزٹ پر پیش کیا حضور والے سے مقرر فرمائے گئے چنانچہ نقل پروانہ حضور ہی بجنہ بیروچ ذیل ہی
 عزیز القدر سادات اقبال نشان صاحبزادہ محمد حنیف خان طال عمرہ بعد دعوات و انیات مطالعہ نمایند۔ بواوید پوشیاری
 ولایت ذاتی و اطاعت و فرمانبرداری پیش کیا حضور بابدولت سے مکمل و شہرہ سو روپیہ ماہوار بعدہ نظامت سائزٹ مقرر
 مامور فرمایا گیا۔ چاہے کہ سید عبدالرحمن ناظم سائزٹ سے حسب ششہ چار بیج نظامت لیکر خدات معوضہ اپنی کسبتندی
 و پوشیاری و نگرانی انجام دیتے ہو اور چودہریان و قانون گو بیان مامورہ نظامت و نیز دیگر کارکنان منعم مگر و اور وغیرہ کا
 خیال رہے کہ جسکی وجہ سے ان کو گو کو موقع دست اندازی کا نہ ملے اور مفاد سرکاری کو ہمیشہ پیش نظر رکھ کر باخجام ہی
 کا معوضہ بعدیت تمام کارگزاری اپنی سے خوشنودی مزاج اخذ حضور بابدولت حاصل کرتے رہو اور نتائج لینے چارچ
 سے مکمل و خواہ نیکی اور ہر سال دورہ برگزیدہ صدر و دیگر پرگنات کا کیا جائے فقط المرقوم ۲۹ شوال ۱۳۵۶ ہجری مطابق ۲۳ مارچ
 ۱۹۳۵ء ہو جو جب حکم حضور انور شافقتہ۔ بتاریخ بیست و چہارم ماہ مارچ سنہ صدر حضور والایع نائب صاحب بہادر
 و صاحب اجنت بہادر در سبزیاست ہذا میں تشریف لے گئے اور طلباء رہبر سکول انعام دیا۔ بتاریخ بیست و ششم ماہ مارچ
 صاحب اجنت بہادر حضور انور کی ملاقات کو آئے۔ بتاریخ بیست و ششم ماہ مارچ صاحب اجنت بہادر نے مع حضور انور
 و نائب صاحب بہادر بالقابہ و الز شفاخانہ کو محاسبہ فرمایا۔ بتاریخ بیست و نہم ماہ مارچ وکیل جہا لاواڑا پٹن دربار کے سلام
 کو دربار میں حاضر ہوا اور پانچ روپیہ نذر کئے۔ سرکار والا سے بالنوض خلعت یک صدر و یہ نقد وکیل سطور کو عطا ہوا۔
 بتاریخ سی و یکم ماہ مرقوم الصد صاحب اجنت بہادر سرکار انور کی ملاقات کو آئے اور بعد ملاقات راہی چا و فی نیولی
 ہوئے۔ بتاریخ دہم ماہ ممی سنہ صدر صاحب اجنت بہادر فائز ٹوک ہو کر بنگلہ پر فروکش ہوئے مشابعت و مدارات
 و ملاقات حسب معمول عمل میں آئی۔ بتاریخ یازدہم ماہ ممی سنہ صدر صاحب اجنت بہادر نے شفاخانہ چلیانہ

وغیرہ معائنہ کیا۔ اور اسی تاریخ صاحب اجنت ہمارے حضور انور کی ملاقات کو نظر بنائیں کہ تشریف لائے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ
 مئی سید محمد صاحب اجنت ہمارے ہمراہ و فی دیوں کو تشریف لے گئے۔ بتاریخ چھٹے ماہ مئی ۱۱۸۵ھ ہجری مطابق جہانگیر
 ماہ کی جشن سالگرہ حضور انور دام قیالہم بعد نورک و اعتقام بعض خطور آیا۔ اسی ایام میں شکیو صاحب زادہ محمد احسان ارشد اصف
 و تبریک اختر تشریف ہوئی اٹھارہ سال تک تعلیم کر گیا اس فصول اس وقت کا کہ کسی میں انتقال ہو گیا۔ بتاریخ بست و چہارم ماہ مئی جشن
 سالگرہ ملکہ معظمہ نہایت دوم و دہم سے ہوا۔ بتاریخ دوم ماہ جون ۱۱۸۵ھ حضور دام قیالہم نائب صاحب ہمارے رونما جزا
 محمد اسحق خالص صاحب ہمارے سلطنت جنگ بھر بھر شکار تمام آمل تشریف لے گئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ جون ۱۱۸۵ھ اسید محمد علی صاحب
 صاحب غلغلی اکبر ضعیف الملک کچھان سید نور الدین احمد صاحب سرکار والا سے مدد پر ٹنڈی پولس پر گئے تاہم یہ پورے متنبہ ہوئے
 اور پانزدہم ماہ نو بہر ۱۱۸۵ھ تک اپنی فرض منصبی کو بحال دیانت و امانت انجام دیتے رہے بوجہ اتفاقی و اتفاق باطنی غشی
 راجدہ زناظم پر گئے تاہم یہ سبیلایا حضور سید صاحب موصوف حاضر در دولت ہوئے اور اس اتفاقاتی و امانت جانی کی کیفیت
 آمدہ لکھی جائیگی۔ بتاریخ شانزدہم ماہ جون حافظ مختتم الدین شہید دار فیر و زعفران سلام دربار میں حاضر ہوئے پانچ روپیہ
 نذر کے اور چھپیش کے سرکار والا سے خلعت و دو سو روپیہ کا معزی الیہ کو دی گیا۔ بتاریخ سوم ماہ صفر ۱۱۸۵ھ ہجری مطابق ۱۱۸۵ھ
 ماہ جون ۱۱۸۵ھ اپنی کتا سید محمد پٹنہ کا حضور والا سے مدد نہ نظامت پر گئے پٹا وہ علاقہ ریاست ٹونک پر یا سور فرما گئے کہ چنانچہ نفیس
 پروانہ مصفوری بجنسہ درج ذیل ہے۔ خلاصہ خاندان مصطفوی ملالہ و دودمان مرغھوی کچھان سید محمد سلطنت - بعد الممکنون
 واضح باد - پیچھا حضور بادیت و اقبال سے براہ ورش و قدر وانی نیکو بجای صاحب زادہ محمد خان ہمارے حضور جنگ بعدہ و نکات
 پر گئے پٹا وہ یا سور فرمایا گیا چاہے کہ بہت جلد پٹا وہ میں پہنچے اور پھر چارچ نظامت کا سبب شہسختی کے ایک کا شتعلق اپنے کو بحال
 مستندی و عرق ریزی و ہوشیاری و دیانت داری انجام دیتے رہو اور رعایا پر گئے پٹا وہ کو کارروائی منصفانہ اپنی سے
 رضامند و خوش رکھو اور جو کوئی بندگان خدا پر ظلم کرے اس کی داد و رسی بد تحقیقات کامل بلا رعایت احد سے عمل میں لائے جو
 اور خیال آبادی پر گئے و افزونی لگان سرکاری سبب شہسختی و دیانت مختلف نظامت پٹا وہ کا دوج کرتے رہیں متدر
 زمین پربت ہو اس کی آبادی میں کوشش بلین کر کے افزونی لگان سرکاری کا ہر وقت خیال رکھو اور وارگیر سراقان و بدعاشان
 میں پوری پوری کوشش کرتے رہو اور زر بالو واجب سرکار بلا تا مل قسط و دم و دم و رستم داخل خزانہ عامہ ہو تا ہر سال کام ال کا
 بموجب تجویز بندوبست ہوتا رہے اس کے خلاف انہو کو پر گئے پٹا وہ میں پہلے سے انتظام نوئی داران تھا و وزیر داران کا داد و ستد

اوج کو تھامتا ہے اسی طور سے ہوتا رہے کہ منوقی وار کی زمیندار و آسامی پر بے قاعدہ کاروائی نہ کرنے پاسے اور کوئی کام
 پرگتہ کا کسی تحت کی راہ پر چھوڑ کر غافل ہونا چاہئے بلکہ اسکا سنبھال جو عائنہ مستندی و ہوشیاری کے ساتھ اپنی ذات
 خاص سے رکھنا چاہئے اور اگر کاشتکاران کی طرح سے ادائی ز منوقی میں ناؤ ہندی و تھرو دی ہوا ورن لوگ نظامت امداد و جان
 تو ان منوقی دار و ملک و مناسب مدد و بھروسے اور جو کاشتکار بالکل ناچار ہیں اور ان کی کوئی منوقی واری کر سکتا ہے جیسے کاشتکار
 کو کماد و تقادی کے دینے میں نظامت سے مدد و بھروسے۔ اور جو کمات پڑت ہیں ان کی آبادی میں بکوشش لینے ایسا انتظام کیا جائے
 کہ وہ کل کمات آباد و جو جان و اور واضح رہے کہ پڑنے پڑا وہ میں بہت بڑا عدد زیادتی لگان کا تھا و ہندو فرکر دیا گیا ہے اور لوگوں سے
 روپیہ جواب جمع تجویز ہوئی جو حسب دستور بلا عدد وصول کرتے رہے فقط رقم ۲۲ صفر ۱۲۸۶ ہجری ۲۳ جون ۱۹۰۷ء میں بموجب حکم حضور
 پر نور و ام قبالہ مشافعتہ قبل محمد زبان خان محافظ دفتر۔ بتاریخ بست و پنج ماہ ربیع الاول ۱۲۸۶ ہجری مطابق چار و ہم ماہ گشت
 ۱۲۸۶ ہجری کا حضور پر نور سے صاحبزادہ محمد صابر علی خان صاحب کلیل سرکار عمدہ محبت و شرفی درجہ دوم پرگتہ سرورج علاقہ ریاست
 ٹونک پر ممتاز فرمائے گئے ہیں چنانچہ نقل پر واد حضور پر نور سے بھجوا دی گئی ہے۔ خصوصیت نشان شرف عنوان صاحبزادہ
 محمد صابر علی خان کو کلیل سرکار ربانیات باشند۔ بعد سلام سنون واضح باد۔ بوا دیجن کارگلوری و امانت داری خدمات
 ریاست کہ جو آج تک یوم ملازمت سے بعد وہی مختلف تنہا انجام دئے تقرری تمہاری اور پر عمدہ محبت و شرفی درجہ دوم پرگتہ
 سرورج بمانتھی صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر ولی جنگ ناظم پرگتہ سرورج برابرا ملنے ایک سو پانچ روپیہ کی گئی ٹونک پچاس
 کہ کار متعلقہ محبت و شرفی درجہ دوم پرگتہ سرورج کو بہت ہوشیاری و مستندی سے بیانات و امانت انجام دینا کہ ان کے پیش
 بہبودی تمہاری کا تصور ہوا و تاریخ کارکردگی سے تخواؤ نمکود بجا و لگی فقط رقم ۲۵ ربیع الاول ۱۲۸۶ ہجری ۱۳ گشت
 بموجب حکم حضور پر نور و ام قبالہ زبانی انخار الامر انظر الملک صاحبزادہ محمد عید اللہ شافعی صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی
 نائب ریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمہ کنسل۔ بتاریخ بست و پنج ماہ ربیع الثانی ۱۲۸۶ ہجری مطابق سیزدہ ماہ ربیع الثانی
 تقرری منشی احمد ربیعہ نظامت پرگتہ دینا ہیرو علاقہ ریاست ٹونک عمل میں آئی چنانچہ نقل پر واد حضور پر نور سے بھجوا دی گئی
 شرف پناہ و نجات و سنگا و منشی راچندر ربانیات باشند۔ جو کہ تینے مہدی میو کا کج کر و عتیکہ مستندی کے ساتھ انجام دی
 اور صدر میں ہی خزانہ و مال و جانجی کا کام خوش عنوانی کے ساتھ انجام دیا لند انکو بوا دید ہوشیاری و انجام دی
 خدمات سابقہ بجای محمد افضل یار خان ناظم پرگتہ دینا ہیرو و بشا ہر و مالہ بعدہ نظامت امور و مسز فرمایا گیا چنانچہ

بہت جلد یہ نظامت نیما بیروہ ہو چکا اور محمد افضل خان نے حسب سرشتہ چارچ نظامت لیکر کار متعلقہ نظامت کو مستعدی
 پوشیاری و دیانت داری و یگانگی کارروائی ابکاران نظامت اس عمدگی سے انجام دیتے رہے کہ مخرج فیض امتزاج
 حضور بادولت تمہاری کارکردگی سے خوش رہے اور دیانت متعلقہ نظامت نیما بیروہ کا حسب قانون مال و دیانت مجریہ
 سابقہ و ورہ کو کے جو زمین پرت ہے او کی آبادی کی باسلوبی اس غور سے کارروائی کیا جو اسے کہ اراضیات پرت سرکاری
 بہت جلد آباد ہو جائیں اور بابت ادائیگی سرکاری ایسا انتظام کیا جاوے کہ جملہ کاشتکاران سے زر لگان
 مقررہ قسط وار وصول ہوتا ہے۔ کسی کاشتکار کے ذمہ زر مال واجب سرکاری باقی نہ رہے اس کارروائی کو قوت و محکمہ
 آبادی و افزونی مال واجب سرکاری میں وقتاً فوقتاً گوشش کرتے رہو اور اپنے ماتحتوں کی کارروائی جانچ و پرتال
 موقع مناسب کرتے رہو۔ داروگیر ساداتان و بیروہا شان کا ایسا انتظام رکھو کہ اس قسم کے لوگ گرفتاری سے محفوظ
 نہ ہو کہ اپنی کردار کی سزا پاتے رہیں رعایا سرکاری پر مخائبہ ملکاران نظامت و یادگیر اشخاص کو فی قسم کاشتند
 و بیجا زیادتی نہ ہو اور اگر کسی کی جانب سے ایسا وقوع میں آوے تو سنیت کے استغاثہ کرنے پر نظر باحقاق فیصلہ واجب
 بلا رعایت عمل میں لاتے رہو اور اگر کام نظامت کا غرض اسلوبی و مستعدی کے ساتھ انجام نہ دو گے تو تمہارے واسطے
 جہیز چاہا نہوگا۔ و کالت انجام دہی کا متعلقہ خود باسلوبی تمام متوقع بہبودی و ترقی رہو اور اگر فی بیوکلج اجیر کی تہا
 ذمہ کی گئی ہو اسکی ہی سنبھال کرتے رہو بقایا سینین ہاضیہ میں پوری گوشش کیا و اسے اور جو حصہ انضالی میں پر گزین
 رقم باقی رہی ہے وہ بھی وصول کیا و سہ جانتا ممکن ہو پوری گوشش کیا و اسے نقد المرقوم ۲۵ ربیع الثانی
 ۱۲۹۷ ہجری ۱۳ ستمبر ۱۲۹۷ ہجری کو حضور فوری جناب فوہ صاحب ہمارا دام اقبالہ و اجلالہ مشافقتہ بقلم کہ بازران زمانہ
 نویس دفتر دارالاشرا و بار ثوابک۔ اسی ایام میں اشرف الامراء عمدۃ الملک صابزاوہ احمد یارضا صاحب ہمارا و جناب
 مہکونسل و جنرل فوج نے جو بیرونہ سال و عارض ہونے امر اض چند و چند اپنے عمدہ مہمیری و جنسیبی سے دست بردار
 ہو کر حضور پر نور میں استغاثہ کیا پیش کیا پیشگا حضور سے او کی بیرونہ سال پر خیال ہو کر استغاثہ منظور فرمایا گیا اور یہ خاطر قدس است
 صاحبزاوہ صاحب ہمارا کی یکھد روپیہ ہمارا پیش ہر فرمایا گئی۔ اور بتاریخ یکم جمادی الاول ۱۲۹۷ ہجری ۱۴ ستمبر ۱۲۹۷ ہجری
 عمدہ مہمیری و جنسیبی صاحبزاوہ محمد عبد الوہاب خان صاحب ہمارا و کو پیشگا حضور سے عطا فرمایا گیا چنانچہ نقل پروانہ حضور کی خدمت
 ورج ذیل ہے۔ بلا و بجان برابر غلظت سعادت نشان بدل عزیز و افتخار الامراء انتظام الملک صاحبزاوہ محمد عبد الوہاب خان

بہادر صفدر جنگ طالع عمرہ - بعد دعوات و افیات طالعہ نمایند۔ تھے روز تقریری سے بعد ہر نظامت بعد اٹل شہر شریف
 کا متعلقہ اپنے کو نمائند متحدی و ہوشیاری سے نظر باحقاق حق انجام دیکر اپنی کارروائی مستعدانہ و اضافانہ سے ہمیشہ طبیعت
 فیض طوٹ تصور بادولت کو خوش و رضا مند رکھنا لیا وادیکار کردگی و ہوشیاری بجایا شرف الامراۃ الملک صاحبزادہ محمد علی گاہ
 صاحب بہادر فتح جنگ مہر بیضہ فوج بعدہ جزئی و مہری فوج ملکو با مور و موزن فرمایا گیا چاہئے کہ صاحبزادہ احمد یار غاضب
 بہادر فتح جنگ سے چارچ مہری فوج و جزئی حسب شہرہ لیکر کارمکارت متعلقہ اپنے کو بستندی و ہوشیاری انجام دینے رہو
 اور تینادہ شاہرہ خدمت فوجہ عتبہ اطلاع دیجاو گئی نقطہ یکم جمادی الاول ۱۲۱۶ ہجری ۱۹ ستمبر ۱۹۹۵ ہجری بموجب حکم حضور خاندانہ
 والدہ جناب نواب اسماعیل خان بہادر مرحوم رئیس جاوہر تقریب شادی کھدائی صاحبزادہ فیروز محمد خان کجور و صاحبزادہ انور محمد خان
 خلف صاحبزادہ محمد اکرم خان صاحب مرحوم سے قرار یاب ہوئی تھی تاہم نیز دم ماہ اکتوبر ۱۹۹۵ ہجری آگاہ و من جاوہر سے
 سح برات داخل ٹونک ہوئیں اور دو برات صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب کے مکان میں شہرہ لگی ریاست سے
 مدارات ہر عرض طور و آئی پیشکش حضور لایع انور سے نولوی سید عبدالرحمن صاحب مہتمم چیتنچاند بتا رہے و دانہم ہادی فٹانی
 ۱۲۱۶ ہجری مطابق است و نم ماہ اکتوبر ۱۹۹۵ ہجری نظامت پر گئے علی گڑھ علاقہ ریاست ٹونک پر مقرر فرمائے گئے ہیں چچا قتل
 پروانہ حضور کی بجنبہ درج ذیل ہے - سیاہ آب شرف انساب سید عبدالرحمن مہتمم چندی مانہ ہدایت باشند - بعد الام
 مسنون واضح باد - تھے روز ملازمت سے خدمات مختلف ریاست کو ہوشیاری و بستندی و دیانت داری کے ساتھ
 انجام دیکر اپنی کارروائی مستعدانہ و غیر خواہانہ سے مزاج فیض انتزاج حضور بادولت کو خوش رکھا اس لئے ہوا وید
 ہوشیاری و کار کردگی پیشکش حضور سے براہ پرورش و قدر دانی ٹونک و شاہرہ نوٹس روپہ بجائے صاحبزادہ شیرعلخان
 ناظم گڑھ علیگڑھ بہمدہ نظامت مامور فرمایا گیا چاہئے کہ بہت جلد پگڑہ علیگڑھ میں پہنچکر اور چار رج نظامت حسب
 سرشتہ لیکر کارمکارت متعلقہ نظامت کو بستندی و ہوشیاری و عرق ریزی و دیانت داری و دیگر ان اہلکاران نظامت
 بچدہ طور سے انجام دیتے رہو اور دیات متعلقہ نظامت پر گئے علیگڑھ کا حسب قانون مال و دیات بھرے سابقہ دورہ کر کے
 ہر ایک موضع کے متعلق حسب قدر زمین سہا و سکود کیو کوکلا و سہین کس قدر مزارع ان کاشت کرتے ہیں اور کس قدر پڑت ہے
 جو زمین پڑت ہوا و سکی آبادی میں بہ تدبیر مناسب اس طور سے کارروائی کجیا و س کے کہ و آرا فیات مہکاری جلد آباد
 ہو جاوین اور بابت اداسے زر لگان سرکاری کہ جسکے اوکر نے میں قسط پر بعض بعض کاشتکار غدر کر تے ہیں ایسا انتظام



کردیا جادو سے کہ جملہ کاششکاران سے زرگان مقررہ قسط وار وصول ہوتا ہے کسی کاششکار کے ذمہ زر مال واجب ہو کر ہی
 باقی نہ رہے اس کا ردوائی کو لازم و مقدم سمجھ کر آبادی پگینہ و افزونی مال سرکاری میں وقتاً فوقتاً گواہی پیش کرتے رہے۔ دیگر
 سارقان و بد معاشان و رنہ زن، ان کا کہ جتنے ظلم و تعدی سے مشغول تھا کو نقصان پہنچتا رہتا ہوا ایسا انتظام کامل رکھ کر اس قسم کے
 لوگ گرفتار ہو کر اپنی کردار کی سزا پاتے زمین اور ہر ایک معاملات متعلقہ نظامت میں بلحاظ ضابطہ مقررہ ہوشیاری سے کارروائی
 کرتے رہوا و رعایا کی سرکار پر مخائبہ اہل کاران نظامت و یادگیر اشخاص کو فی قسم کا ظلم و بھاریا دتی نہ ہونے پاسے اگر کسی
 کی جانب سے ایسا وقوع میں آئے تو مستغنیث کے استغاثہ پیش کرنے پر تحقیقات کامل تصفیہ و اجماعی مبارکایت میں مل لاتے یہو
 المرقوم ۱۳ جمادی الثانی ۱۲۸۶ھ ۲۶ اکتوبر ۱۸۶۹ء بموجوب حکم حضور پر نور دام اقبالہ شافندہ بقرہ فصیح اللہ نائب ریضی بلا حشر
 و تخطا نائب صاحب ہمارہ نواب اسماعیل خان صاحب مرحوم رئیس جاویدہ تقریب شادی کھدائی صاحبزادہ فیروز محمد خان کے جو دستر
 صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان کے خلعت صاحبزادہ محمد اکرم خان صاحب مرحوم سے قریب ہوئی تہی تباریخ دہم ماہ اکتوبر ۱۸۶۹ء
 گلشن آباد مندرجہ ماورہ سے والدہ نوب مرحوم سب برات داخل ٹونک ہوئیں اور صاحبزادہ ہدایت احمد خان صاحب کے مکان میں
 ٹھہرائی گئی ریاست سے مارات بعض خطوائی تباریخ دہم ماہ نومبر ۱۸۶۹ء والدہ نواب صاحب مرحوم بعد الفراق شادی
 جاویدہ کو روانہ ہوئیں۔ تباریخ بست و سوم ماہ نومبر ۱۸۶۹ء مطابق ۸ رجب ۱۲۸۶ھ صاحبزادہ محمد حنیف خان ناظم سائرات کے
 خطاب عطا ہوا چنانچہ نقل پروانہ حضور کی بیکندہ درج ذیل ہے۔ عزیز القدر سعادت و اقبال نشان صاحبزادہ محمد حنیف خان ناظم سائرات
 طالع عروہ۔ بد دعوات و اقیات مطالعہ نمایندہ بنظوری درخواست تمہاری کے شکوہ و راجحہ شہوانہ بختاب احسن الامرا
 محسن الملک بہادر رفت جنگ پیشگاہ حضور با بدولت سے سز و متاثر نہ فرمایا گیا چاہئے کہ اس قدر دانی و پرویش حضور کو کوز رید
 بہودی خوب سمجھ کر پروانہ ہذا سند اپنے پاس رکھو نقطہ ۸ رجب ۱۲۸۶ھ ۲۳ نومبر ۱۸۶۹ء تہذیبہ ناصیہ بعض عارض۔ تباریخ دہم ماہ
 جمادی الثانی ۱۲۸۶ھ جہری مطابق بست و ششم ماہ نومبر ۱۸۶۹ء حضور پر نور بجانب گریز غیا بیٹہ روانہ ہوئے تو فیصل الزمازی بیگ صاحبہ
 ہمارہ ہمین اور صاحبزادگان فیصلہ ذیل بہرکاب تھے۔ صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب۔ صاحبزادہ عبدالرشید خان صاحب۔ صاحبزادہ
 عبدالواحد خان صاحب۔ صاحبزادہ سعادت علی خان صاحب۔ صاحبزادگان حضور پر نور تائب صاحب بہادر صاحبزادہ محمود خان صاحب
 بہادر و توبہ جنگ و صاحبزادہ محمد حنیف خان صاحب۔ صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرفوف خان صاحب کپتان توپخانہ وغیرہ تباریخ بست و ہفتم نومبر
 ۱۸۶۹ء حضور پر نور بہار ریل پر گئے تہا بیٹہ ہمین رونق افزو رچوئے سلامی کہ دستور مرہوئی۔ تباریخ بست و ہفتم ماہ نومبر ۱۸۶۹ء

جملہ ملازمان و رعایا سرکاری سنے ندین میں کین حضور انور نے راہ ہنوت کو سرور قد تعلیم دی اور دربار میں نائب صاحب محلور کسے برابر بیٹھے۔ بتاریخ یکم ماہ دسمبر صدر حضور انور نے خلیل و شفا خانہ وغیرہ ملاحظہ فرما کر سات قیدی رہا کئے۔ بتاریخ ششم محرم حسب اجنت ہما در نیاز میں داخل ہوئے اور بتاریخ ہفتم ماہ مذکور سنے ندین حضور پر نور مع نائب صاحب ہما در نیاز ملاقات صاحب اجنت ہما در بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بتاریخ ہشتم ماہ دسمبر صاحب اجنت ہما در حضور کی ملاقات کو آئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ دسمبر ہما در ریل صاحب اجنت ہما در بیکانیر کو روانہ ہوئے۔ بتاریخ بست و نهم ماہ دسمبر حضور پر نور بیکانیر ٹونک روانہ ہوئے اور قریب مغرب خانہ دارالخیرہ جہر ہوئے اس پر سیٹھان اجمیر کی کوٹھی پر ٹھہرے اور پانچ بجے صبح کے بنابر زیارت و دعا تشریف لے گئے اور خانہ دار و گاہ کو تعدادی ایسے فقیر کیا اور بتاریخ بست و ششم حضور انور مع نائب صاحب ہما در نیاز ملاقات پیکار رہا۔ اس وقت کشتر امیر تشریف لے گئے وہاں سے حضور والا بنابر تعزیت سیٹھان اجمیر کی کوٹھی تشریف لائے اور اسی روز سنے ندین کشتر امیر حضور والا کی ملاقات کو آئے اور کشتر امیر دورہ پر تشریف لے گئے تھے اس لئے ملاقات نہیں ہوئی۔ بتاریخ ششم محرم ماہ مذکور حضور پر نور ٹونک میں داخل ہوئے سلامی صبر ہوئی۔ بتاریخ دوم ماہ جنوری ۱۹۹۹ء صاحب زادہ محمد خان صاحب ہما در تشریف جنگ کجاگیر حسب تنفیذ فیمل سرکار والا سے عطا ہوئی۔

سونان خاص - مولانا مرزا علی سونان - گوہر پورہ - بیٹھواس - احمد نگر و ت ج پورہ - عثمان پورہ - الس پورہ
بتاریخ یازدہم ماہ جنوری ۱۹۹۹ء صاحب اجنت ہما در دیوبلی سے خانہ ٹونک ہوئے۔ بتاریخ دوازدہم ماہ مذکور سرکار والا بنگلہ پر نیاز ملاقات صاحب اجنت ہما در تشریف لے گئے۔ بتاریخ نیر و نهم ماہ مذکور صاحب اجنت ہما در واسطے ملاقات حضور انور کے نظر بارغ میں آئے۔ بتاریخ یحییٰ ماہ جنوری ۱۹۹۹ء گوہر خیل راجپوتانہ میں صبح صاحب وغیرہ داخل ٹونک ہوئے بتاریخ نور و نهم ماہ جنوری صدر صاحب کلان ہما در نیاز ملاقات حضور پر نور نظر بارغ میں تشریف لائے حسب معمول عطر و بان ہو کر دربار برخواست ہو گیا یہاں سے سرکار والا بنابر ملاقات باز وید صاحب کلان ہما در تشریف لے گئے بعد وہ دربار برخواست ہوا چار بجے صاحب کلان ہما در نے شفا خانہ جیلخانہ و مدرسہ وغیرہ کو ملاحظہ فرمایا طلباء مدرسہ کو انعام دیا نائب صاحب ہما در ہی ہمراہ تھے شب کو پنجاب حضور دعوت ہوئی اس دعوت میں حضور والا نائب صاحب ہما در و صاحب زادہ محمد صدیق خان ہما در و لیکن جنگ ٹونک تھے۔ بتاریخ بست و یکم ماہ جنوری ۱۹۹۹ء مقام مہتمل علاقہ جمیہ تشریف لے گئے۔ بتاریخ دوم ماہ فروری ڈیپٹی پٹنہ سٹر ڈاکخانہ جات خانہ ٹونک ہوئے اور سرکار سے ملاقات کو آئے حسب معمول عطر و بان ہوا پھر رخصت ہوئے بتاریخ ششم فروری

کچنان ہنگ سستہ صاحب اجنٹ ہما در اہلوقی دلوک و دارو ٹونک ہوئے اور اسی تاریخ حضور انور سے ملاقات کی حضور والا بنا بر ملاقات صاحب موصوفت شریف لے گئے۔ بتاریخ نہم ماہ فروری صاحب اجنٹ ہما در ہوئی گئے۔ بتاریخ ست و کیم خواجہ مال

۱۳۲۵ھ مطابق چہارم ماہ رجب ۱۲۹۹ھ میں محمد عبداللہ بن احمد صاحب کو چھٹا حضور انور سے پرواؤ خوشنودی مزاج اقدس خطاب ہوا چنانچہ نقل پرواؤ بکنجہ درج ذیل ہے۔ سیادت آب ثنات انساب سید محمد سید اللہ بن مسلامت۔ بعد المکملہ منون واضح اور اور انجاکہ حضور بادولت نے بدین خیال کرتا رہے آیا و اجدا رہے بدینہ معزز عمدہ ہائے ریاست پر مامور ہر نہایت دیانت و انیت سے کام لے کر مفوضہ انجام دئے ابتداء تک کو خالص اپنی خدمت میں مامور کیا گیا چنانچہ قسم نصب خیال حضور ہی اپنے زمان ماموری کو اویسی دل آویز ثابت قدیمی اور غیر موزع خواہی کے ساتھ جیساکہ حضور بادولت نے خیال فرمایا تھا۔ برکیا۔ اور بعد اسکے بود و نبوش انسانی و نیک خدائی تمکون خدمات تحصیل داری و پیر شہنشاہی پولیس ریاست پر کیے با دیگر سے مامور فرمایا جا کر کاغذ مضامین لکھ کر لکھ کر لکھ کر

قسم نے پوری و کجی اور کامل اطمینان کے لائق انجام دیا اس آخر دورہ ماموری عمدہ پیر شہنشاہی پولیس نظامت بنامیرہ میں جو الزام حصول اجر بنا جو موزع ۱۶۱ مجموعہ تہذیبات ہند بقدر خزانہ موضع آلودہ منجانب راجندر ناظم تہذیب بدیدہ پریشان برقی مرحلہ ۱۵ فروری ۱۲۹۹ھ بمطابق ۱۵ اگست ۱۹۱۷ء کو سبقتیات پیش کیا حضور بادولت سے بقدر کمیشن فرامی گئی تو ثابت ہوا کہ وہ جیسے ہی نیک کردار جیساکہ حضور بادولت نے مکتوفہ فرمایا تھا اور تمام ادا میں عزت الزام تحصیل بابہ الاحتفاظ کے برتنا داغ سے بالکل کورا اور صاف ہے۔ نظر بران چھٹا حضور بادولت سے یہ پرواؤ تضرع خوشنودی مزاج تمکون محنت ہوتا ہے کہ بطور سند برات اپنے پاس رکھو اور ہمیشہ اپنے سزنا کا برکے کو شفا نظر بقون اور واجب الاعزاز صول کی پابندی و نظر رکھ کر اپنی حکمرانانہ امور واجب التفات سے محفوظ رکھو و نقد المرقوم ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵ مارچ ۱۲۹۹ھ بموجب حکم حضور انور دام قابلا مشافقتہ بقلم کار تیز بن روزانچہ نویس دفتر والا نشاء ۱۵ فروری ۱۲۹۹ھ کو خوشی راجندر صاحب ناظم بنامیرہ نے بدینہ تاریخ حضور انور دام قابلا حکم کو باطلع دی کہ تہذیب انور و زمین کی بجائے تہذیب کے مکان میں بڑا خزانہ نکالا اگر سید عبداللہ بن پولیس پیر شہنشاہ و عبداللہ خان کو توال نے فیج جی پیراں رو بہ رشوت کے لیکر تمام دولت کو پوشیدہ کر دیا اور بجائے تہذیب ایک حصہ دولت کے نکلنے اور ماضی رشوت کے دینے کا مقصد اس مقدمہ نے نہایت طول کھینچا اور آپس میں نہایت ناجاتی ہوئی بعد تحقیقات جو نتیجہ برآمد ہوا اور جہد عدالت نے حکم ناکذا کی اور سکی نقل درج ذیل ہے۔ حکم ہوا کہ مزید ہمہ ۲۰ درج عدم اثبات وجود خزانہ وصول اجر بنا جو موزع ۱۶۱ مجموعہ تہذیبات ہند سے بغیر طلب برکت بلا جواب بری کئے جانے اور مال حاصل ناظم بنامیرہ حسب افراؤ شمولہ مثل شفا خزانہ و اثبات ذاتی مصدقہ عدالت کو بعد ازاں

رسیدات ضابطہ واپس دیا جا کر جملہ سامیان موجودہ کو نصرت کیا جائے۔ اور سبھی نگہی ساکن بڑولی گناہ کا کھانچ جو کونانہ نے بلا و مقفل کر رکھا بعد دے جانے اس کے ذاتی مال شناختہ کے کھلوا دیا جائے اور بہتر تہب با وداشت انہارات گواہی بخشو کہ مثل عزیز اللہ خان تہاد و رزیر دفعہ (۱۰۹) مجموعہ غریزات ہند بحیثیت مجربیت طلب کیا جا کر تحقیقات ضابطہ عمل میں آسکے اور تجویز نسبت منشی راچندر ناظم پنہا پیر و زیر دفعہ (۳۲۷) مجموعہ تعزیرات ہند مرضی و منشی اعلیٰ حضرت حضور انور دام اقبالہم پر منحصر رکھی جائے۔ تجویز ہذا مجوزہ عدالت کی کشن مع مثل مقدمہ بنا بر صدور حکم پیشگا حضور انور دام اقبالہم میں پیش ہو جائے پیشگا حضور انور دام اقبالہم۔

حکم ہو اکہ۔

تجویز کی کشن بات برات ہاگیر تہہ و سید سعید الدین و عبداللہ خان در و جہ عدم اثبات جرم متعلق الزات و واپسی مال تصدیق ناظم بہ اشخاص تحقیق منظور ہے۔ نسبت راچندر ناظم کہ اس نے اس عمدہ نظامت کا کام ابتدا کر کیا تھا اور اس سے پہلے کوئی ایسی خدمات مالی و نوحداری انجام نہیں دی تھی و نیز وہ سکلات قانونی سے محض ناواقف ہے پیشگا حضور بادولت سے اسی قدر کافی سمجھا جاتا ہے کہ وہ اپنی خدمت سے غلطی نہ کیا جا کر عمدہ سابقہ مستندی کو کالج اجمیر پر جمع کیا جائے۔ لہذا انقل افراؤ کو ملہ مثل ہذا انقل حکم مقفل تجویز بنا بر تفویض تحقیق مال بعد اذ رسیدات ضابطہ پاس افتخار الامراہ الملک صاحبزادہ محمد سعید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ کونسل کمرل ہو مثل مقدمہ نمبری (۱۰۳) مجموعہ ۴ راہر پریل مرتبہ نظامت واپس کیجاوے اور مثل عدالت کی کشن نمبر باقیات سے خارج ہو کر داخل دفتر ہو۔ فقط المرقوم ۱۶ اشوال ۱۳۵۶ ہجری مطابق ۲۷ فروری ۱۹۹۵ء۔ بن خط نائب صاحب بہادر۔

بتاریخ بست دوم ماہ اشوال المکرم مطابق دوم ماہ مارچ سنین صد ہفتہ یک سمانہ فخر النساب یکم دختر صاحبزادہ محمد سعید الدین خان خلعت جناب صاحبزادہ محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم و منظور با صاحبزادہ محمد عبداللہ خان خلعت حضور انور دام اقبالہم بہر تہاد وای یک لاکھ روپیہ موصول بعض منظور کیا۔ بتاریخ بست ماہ مارچ ۱۹۹۵ء صاحب اجنٹ بہادر دیولی سے ٹونک کے بتاریخ بست ویکم ماہ مارچ حضور پر نور بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر بنگلہ پیر تشریف لے گئے شام کو صاحب اجنٹ بہادر حضور کی ملاقات کو آئے۔ بتاریخ بست دوم ماہ مارچ صاحب اجنٹ بہادر دیولی گئے۔ بتاریخ ہم ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۶ ہجری مطابق بست دوم ماہ مارچ ۱۹۹۵ء پیشگا حضور انور سے افتخار الشراعت بالملک سید محمد افتخار حسین صاحب خطہ عمدہ و نظامت برگواہ پنہا پیر و علاقہ ریاست ٹونک پر امور فرمائے گئے چنانچہ نقل پرواہ حضور دی بجسبہ درج ذیل ہے۔ سیادت و نفرت انتساب

فضائل و در فضیلت آداب اتحاد الشراعت اعتبار الملک سید افتخار حسین بجائیت باشند۔ بعد سلام سنون واضح باد و تحفہ چاہ
حضور بادولت سے ہوا یہ ہوشیاری و کارکردگی و لیاقت ذاتی کہ جو تھے سابق ازین بعدہ و کات در زید نسی میاؤنیز زید نسی
راجستان کا سرکار نہایت ہوشیاری و دیانت داری سے باظہار لیاقت و ذوق و خیر خواہانہ عمدہ طور پر انجام دیکر اپنی
کارکردگی خیر خواہانہ سے پیشہ مزاج فیض المتراج حضور بادولت کو خوش و مضامند رکھا ملک بعدہ نظامت برگزیدہ نایب و شاہ
ایک سو اسی روپیہ محزون و متاثر فرمایا گیا چاہئے کہ بہت جلد یہ نظامت نیمائیز ہو چیکر اور حسب مشرتہ چارچ لیکر کا مستحق
نظامت کو بستندی و ہوشیاری و دیانت داری و نگرانی کارروائی و ملکداران نظامت اسی اسلوبی سے انجام دیتے رہو
کہ مزاج فیض المتراج حضور بادولت تمہاری کارکردگی سے خوش رہے علاوہ ازین دیہات متعلقہ نظامت نیمائیز کئے سب
قانون مال و ہدایات مجیدہ کار بند ہوا و ردورہ کر کے جو زمین پڑت ہے اسکے بادہوئے کی بے اسلوبی اس طور کارروائی
کیجاوے کہ اراضیات پڑت سرکاری جلد آباد ہو جائے اور دیہات وادی لگان سرکاری ایسا انتظام کیا جاوے کہ جملہ
کاشتکاران سے زر لگان تحریرہ قطوار محمول ہو کر داخل خزانہ ہوتا رہے کسی کاشتکار کے ذمہ زراعت واجب سرکاری
باقی نہ رہے اس کارروائی کو وقف ہم چکر آبادی دیہات و افزونی مال واجب سرکاری میں وقتاً فوقتاً کوشش ملج کرتے
رہو اور اپنے ماتحتوں کی کارروائی کو یہ موقع مناسب چاہے جو پرتال کرتے رہو پولیس کی پوری نگرانی رہے کہ کسی
بندگان خدا پر زیادتی نہ کرے دارو گیسہ سارقان و بدعاشان کا ایسا انتظام رکھو کہ اس قسم کے لوگ گرفتاری سے
مخصوصہ نہ ہو کہ اپنی کروا کر کی سزا پاتے ہیں رعایا سرکاری پر متعجب بل کاران نظامت و دیگر شخص کوئی قسم کا تشدد
و تجاوز ذاتی نہ ہو اور اگر کسی کی جانب سے ہو تو تنقیح کے استخاضہ کرنے پر نظر باحقاق حق فیعیہ و اجبی بلارایت عمل میں
لائے ہوا و تنخواہ عمدہ نظامت تاریخ لینے چارچ سے ملگوئی فقط الموعوم ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ بمطابق ۱۹۴۹ء
بموجب حکم حضور پر نور و اوصاحب بہادر و ام اقبالہ۔ زبانی افتخار الامیر افتخار الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر
فیروز جنگ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نایب الریاست و وائس پرنسپلٹ ٹھکانہ کنول قلعہ محمد فصیح اللہ نایب میرمنشی۔ بتاریخ جمعہ
۱۰ مارچ ۱۹۴۹ء صاحب اجنٹ بہادر دیوبلی سے ٹونک آئے۔ بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور حضور انور میں نایب صاحب بہادر
جنگ پر نایب ملاقات تشریف لے گئے۔ بتاریخ یکم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بہادر حضور پر نور کی ملاقات کو طرباغین آئے
اور اسی تاریخ ٹونک سے دیوبلی واپس گئے بتاریخ موعوم مئی ۱۹۴۹ء جشن سالگرہ حضور انور و ام اقبالہ بد توڑک افتخام

سائنسہ کیا۔ بتاریخ بسترم ماہ مرقوم الصدک سید امید مل ہی ساہو جاہرہ ٹونگ آئے سید احمد نائب بخشی الملک مسیح پور حار
اور ایک ہر کارہ ہمداری گئی پیشانی کو گئے اور اونکو کا کر دکن کو ٹھی میں جو ٹونگ میں واقع ہی پانچا بیٹھہ جی کے واسطے ایک
گئی ریاست سے بنا ہمداری مقرر ہوئی۔ بتاریخ بسترم ویکم ۱۱۹۹ھ میں جی بغرض سلام دہا میں حاضر ہوئے ایک لکھنوی
پانچ پورہ نذر کئے اور سری مل نے ایک شہ فی پانچ پورہ نذر کئے اور اسی تاریخ صاحبزادہ احمد رضا خان عن پیار سے صاحب
داخل ٹونگ ہوئے حافظ محمد یوسف میرمنشی کے مکان میں ٹھہرائے گئے چند ہی روز بار سے ایک وقت دی گئی۔ بتاریخ
بسترم و موم ماہ مذکور صاحبزادہ احمد رضا خان بغرض سلام ہر کار میں آئے دس سو پورہ نذر کئے۔ بتاریخ غبر ماہ اگست ۱۱۹۹ھ
صاحب اجٹ بہادر دیوبلی گئے سلامی سر ہوئی۔ بتاریخ مشتم ماہ مذکور صاحبزادہ احمد رضا خان بغرض رخصت ہر کار میں آئے
سرکار سے رخصتہ بغرض غلٹ پہنچ پانچ سو پورہ نقد اور ایک قیل ماہ و عنایت ہوئی بتاریخ دسم ماہ اگست ۱۱۹۹ھ سید
سید الدین احمد صاحب بنید پورکوش و قدروانی افرہ کارخانہ جات شل گئی خانہ ورتہ خانہ و فیضانہ و مطبل خاص وغیرہ
مقرر ہوئے بتاریخ چہارم ماہ اگست سنہ صد صاحب اجٹ بہادر دیوبلی سے خانہ ٹونگ ہوئے۔ بتاریخ پانزویں
ماہ مذکور صاحب اجٹ بہادر بنابر ملاقات نظر باغ میں آئے سرکار والاں سیدہ ناسازی خراج استقبال فرمایا۔ بتاریخ بست
یکم ماہ مذکور صاحب بہادر و موصوفہ براہ و چھوڑ بجانب دارالخیر امیر روانہ ہوئے۔ بتاریخ یکم اکتوبر ۱۱۹۹ھ احمد خان سپر
فیض احمد خان حاضر دربار ہوئے دربار نصیراہ و قدروانی تعظیم دی خان مذکور نے پانچ سو پورہ نذر کئے اور دو سو پورہ چھوڑ
بتاریخ بست و موم ماہ جمادی الاول ۱۲۰۰ھ ہجری مطابق چہارم ماہ اکتوبر ۱۱۹۹ھ میں گنگا جھوڑ سے مولوی سید عبدالرحمن صاحب
ناظم گزٹ علیگڑہ عمدہ نظامت سائرات پرمتناظر فرمائے گئے چنانچہ نقل پر وایہ نصف درج ذیل ہے۔ سیدت تائبہ ثلث تنساب
سید محمد عبدالرحمن ناظم گزٹ علیگڑہ بعائیت باشند۔ بعد سلام سنون واضح باد۔ جو کہ تھے قبل ازین کارہ کرانہ تعلقہ نظامت سائرات
کو نہایت خوشیاری کو سندی و دیانت داری سے انجام دیکر مزاج فیض التزاج حضور باد بدولت کو اپنے حسن تیاری و دیرستہ
چاکری غیر خواہانہ سے خوش رکھا لدا وایدہ خوشیاری و کارکردگی پیشگاہ حضور باد بدولت سے تمہارا تبادلہ انتظامت علیگڑہ
بعدہ نظامت سائرات فرمایا گیا چاہیے کہ بہت جلد حاضر مدرونگ ہو کر اور صاحبزادہ محمد فیض خان بہادر رخصت جنگ ناظم
سائرات سے چارج نظامت حسب شہرہ تلیک کرانہ تعلقہ خود کو کمال خوشیاری و دیانت انجام دیتے رہو اور چودہریان
نظامت و ناک داران وغیرہ کا ایسا انتظام کر کہ کسی کارکن کو کوئی موقع تغلب کرنے رقم سرکاری کا نہ ملے اور کارروائی

عمر نظامت و نیز منعم سالر کی وقتاً فوقتاً باہج و پتال کرتے رہو کہ اسمین بہر نوع اسلوبی کارسہ کا تصور ہے فقط المرقوم
۲۷ جمادی الاول ۱۱۹۹ھ مطابق چہارم اکتوبر ۱۷۹۹ء بموجب حکم حضور شہنشاہ محید فیض اللہ امتحان الامور الملکک
صاحبزادہ محمد عید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ - سی - ایس - آئی نائب الریاست و وائس پرنسپلٹ کونسل مقیم فی محلہ
اہلہ و قرا لا انشاء و دربار ٹولک - اور اسی تاریخ پیشکا حضور سے صاحبزادہ محمد ضیعت خان بہادر کو عمدہ نظامت عدالت
دیوانی عطا فرمایا گیا چنانچہ نقل پروانہ بجنہ درج ذیل ہے۔ - لا نزالہ القد رسالت و اقبال نشان حسن الامور الملکک صاحبزادہ
محمد ضیعت خان بہادر درخت جنگ ناظم سائرات طول عمرہ - بعد دعوات و انیات مطالعہ ثانیہ - تین مدت ایک سال
پانچ ماہ تک خدمات نظامت سائرات ریاست کو لپنیدہ طریق سے انجام دیا و لیکن چونکہ مولوی عبدالرحمن ناظم سابق
سائرات نے قسط سالی ۱۱۹۹ھ عین علاوہ اپنی خدمت مفوضہ کے امور انتظامی قسط سالی میں کافی مدد دی تھی اور پیشیت
ایزدی بہر ہی موقع انتظام ضروریات قسط سالی درمیش ہے اس لئے مولوی عبدالرحمن کا تبادلوہ نظامت سائرات پرکست
مستور ہو کر تدارک تامل ازراہ و فو رعایت و انتسراح خاطر بہمدہ نظامت عدالت دیوانی فرمایا گیا چاہئے کہ مولوی عبدالرحمن
کو کہہ چکی تقرری بہمدہ نظامت سائرات فرمائی گئی ہے چار سچ نظامت کا دیکر اور چار سچ نظامت عدالت دیوانی حسب
شہرہ نائب ناظم عدالت دیوانی سے لیکر کارسہ کا متعلقہ نظامت دیوانی کو بہوشیاری بہستعدی بہباندی مضابطہ
مقررہ انجام دیتے رہو اور جو خدمات کہ پہلے سے زیر تحقیقات ہیں وہ آئندہ دائرہ مومن اوکئی کمیس باضابطہ کیجا کر بتجلیقات
کامل و سماعت عذرات و تحقیق مقدمہ بروندا و محققہ نظر بر احقاق حق تصفیہ مقدمات محل میں لاکر مور و مخمین و آفرین کرتے رہو فقط
۲۸ جمادی الاول ۱۲۰۰ھ ہجری مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۷۹۹ء بموجب حکم حضور شہنشاہ محید و خداشت نائب صاحب بہادر - اور اسی
تاریخ پیشکا حضور سے حکیم عبدالحمید ناظم عدالت دیوانی کو عمدہ نظامت برگزیدہ علیگندہ بہر امور فرمایا گیا چنانچہ نقل پروانہ
بجنہ درج ذیل ہے۔ - شرافت انتساب حکیم عبدالحمید ناظم عدالت دیوانی ببا فیت باشند - بعد سلام منون و راضی باد پیشکا
حضور بادلت سے ہوا و یہ ہوشیاری و کارکردگی و دیرینہ چاکری از نظامت عدالت دیوانی تدارک تبادلوہ بہمدہ نظامت
برگزیدہ علیگندہ فرمایا گیا - چاہیے کہ بہت جلد برگزیدہ علیگندہ میں پہنچکر اور مولوی عبدالرحمن ناظم سے چار سچ نظامت کا حسبہ شہرہ
لیکر کار نظامت متعلقہ خود کو کبکمال ہوشیاری و کسر گری و دیانت داری انجام دیتے رہو اور بموجب ہدایات مجریہ منہ مال کہنے
علی گندہ کا دورہ کر کے حالت کاشتکاران و آراضی ضرر و غیر ضرر و عہد کو دیکھو اور جو کاراضی قابل زراعت پٹ ہو و کس

آبادی کا پتہ میرا مناسب ایسا انتظام کر کہ جسکی وجہ سے اراضی بڑھ آجائے بلکہ ان سرکاری زمینوں کو فروخت کر کے مہاجرین کو متعلقہ مال میں جو جب دستور العمل مال کارروائی کرتے رہو گے۔ روایتی عملہ نظامت کی جانچ و پڑتال وقتاً فوقتاً کرتے رہو اور رعایا پر گزشتہ علیحدہ دواغلی کارروائی انصافانہ سے پیشہ رہنا مندرجہ ذیل کو کہ مخلوق خدا کا خوش و رضا مند رکھنا باعث خوشنودی مزاج منصف امتزاج حضور با بدلت ہو اور اگر کسی اہلکار نظامت وغیرہ کو کچھ خراب کاری ہو جائے تو وزیر اوقاف و زمین آو سے توجہ و نظر لو کہ کی دادخواہ ہونے پر بعد تحقیقات کامل بلحاظ عینہ و فیصلہ و بموجبی کرتے رہو اور جو لوگ ان زمین و بزمائش پر گشت میں موجود ہوں اونکی گرفتاری کا ایسا انتظام کر کہ وہ لوگ گرفتار ہو کر اپنے کاروبار بدکی سزا پاتے ہیں اور جو کچھ یہ وقت قطع سالی کا ہو رعایا میں پکڑنے کے ساتھ ایسا بڑا نوکر کو کہ وہ لوگ پریشان نہ ہو کر باطلینا ناجی بیکرین۔ اور چونکہ کریان دیہات کو بنا بر گشت و گردواری کہ جسکی وجہ سے سارقان باشندگان دیہات کو نقصان پہنچانے سے خلافت زمین بتا کید کید وقتاً فوقتاً ہدایت کرتے رہو فقط ۲۷ جمادی الاول ۱۲۸۱ ہجری مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۸۹۹ء متنبہ تاصیرو مذمت نائب صاحب ہما در۔ بتاریخ پنجو اکتوبر ۱۸۹۹ء زمین داس مالک کا رمانہ بیخ و بنہ و اقدار تیار ہو کہ کو فلتت سرکار والا سے عطا ہوا دو شائع ایک۔ سپیدیک۔ دستار سفیدیک۔ تہاں پیک۔ زمین داس مذکور نے کیا کہ وہ زمین نہ رکھے جو قبول ہوئے۔ اسی تاریخ محمد بیہا خان عرف اچھے صاحب ہوا پال سے بنا پر شادی خود کہ دو تہ شیخ محمد زید الالباق سے قریب مہولی تھی مانت از نو تک ہوئے اور یہ کار میں بغرض سلام مع ہلہ میان خود حاضر ہوئے بعد سلام نذرین پیش کیں۔

محمد سیمان
مولوی عبداللہادی خان قناری
لطیف الدخان
مولوی نذیر علی احمد
ایکاشتر فی نذر پنج روپہ پنچپارہ
صہ صہ صہ

سرکار سے چند دیوی گئی۔ بتاریخ ہشتم ماہ اکتوبر محمد سیوان خان نے سرکار کی دعوت کی حضور نے دعوت کو کہ طریقہ مسترد منظور کیا اور مبلغ چار صد روپیہ نقد بطور حقانہ سرکار سے محمد سیوان خان کو دیا گیا۔ بتاریخ شانزدہم ماہ اکتوبر صاحب اجنٹ بھادر دیولی سے ٹوٹک آئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ اکتوبر نہ صد رضویہ روبر بار ملاقات صاحب اجنٹ بھادر منگل پتر تشریف لے گئے شام کو صاحب اجنٹ بھادر بار ملاقات حضور انور تشریف لائے۔ بتاریخ ہجرت ماہ اکتوبر ۱۹۹۹ء صاحب اجنٹ بھادر دیولی کو واپس گئے۔ بتاریخ دہم ماہ نو بہر نہ مذکور صاحب اجنٹ ولیم جیون کو پ من صاحب بھادر تشریف لائے۔ فائز ٹوٹک جو سرکار والا شام کو تفریق ملاقات منگل پتر تشریف لے گئے۔ بتاریخ یازدہم ماہ مذکور صاحب اجنٹ بھادر سے صاحب

کشتہ قسط سالی بنابر ملاقات حضور انور نظر باغ میں گئے اور اسی تاریخ کشتہ قسط سالی بچید کو روانہ ہوئے اور صاحبان جنت بہادر صاحب دیوبلی گئے۔ بتاریخ بست پنجم ماہ نومبر ۱۹۹۰ء عبدالعزیز خان بابر کی ساکن کوٹ بلوچستان بنابر ملاقات سرکار میں آئے تدریس میں پیش کی نشست معمولی ہوئی سرکار سے چند یومیہ مقرر کی گئی تین سو روپے بطور نفعستانہ سرکار سے دئے گئے پھر خان مرحوم صدر نے صاحب اجنت بہادر سے ملاقات کر کے اپنے وطن کی راہ لی۔ بتاریخ بست و حشم ماہ نومبر ۱۹۹۰ء نصیر محمد چوہدری صاحب رئیس محمد گلدھ مع خلیفہ موسوی حضور انور دام اقبالہم دربارہ شرکت شادی دختر رئیس ہوصوف و دیار میں حاضر ہوئے سرکار سے چند یومیہ مقرر کی گئی اور ہنگام خصت تیس روپیہ اور ایک دستار اور ایک دوپٹہ چوہدری کو دیا گیا اور بجانب ریاست ہند غلام غوث خان جاگیر دار سرحد کوئٹہ چار ہزار روپیہ نقد و خلیفہ نام رئیس محمد گلدھ بھیجا گیا۔ بتاریخ ششم ماہ دسمبر ۱۹۹۰ء ایل ایچ ہوڑو صاحب ایسٹ کشتہ قسط سالی فائز ٹونک ہوکر جنگ پورہ فرسٹ ہوئے۔ بتاریخ سیزدہ ماہ مذکور سنہ صدیہ ۱۳۰۰ء استارہ ایچ راج چھپور بضر ملاقات حضور انور دام اقبالہم نظر باغ میں تشریف لائے نائب صاحب بہادر باغیچہ اوہوت و دیار میں حاضر تھے اسی ایام میں عقد کاح صاحبزادہ محمد ضیا الدین خان نعت صاحبزادہ محمد نور الدین خان کا سماعتہ و حید الزمانی بیکہ بہت صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان مرحوم خلف صاحبزادہ محمد عبدالنصاحب بہر تادی و خیر اور روپیہ نقد ہوا انہیں دونوں میں مشکوی صاحبزادہ محمد خان خلف اکبر صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ ڈیولہ۔ نخست تولد ہوئی۔ اول خربرج عصمت کا نام رضیۃ النساء بیکہ رکھا اسی زمانہ میں خجاء خاکسار و عارف خزندہ تولد ہوا محمد علی نام رکھا۔ بتاریخ دوم ماہ جنوری ۱۹۹۱ء صاحب اجنت بہادر چھاؤنی دیوبلی سے فائز ٹونک ہوئے۔ مشائیت و سلامی حسب معمول عمل پیرائی فی بتاریخ سوم ماہ مذکور سنہ صدر صاحب اجنت بہادر بنابر ملاقات حضور انور دام اقبالہم نظر باغ میں تشریف لائے سرداران و اہلکاران مفصل ذیل موجود تھے۔ افتخار الامیر افتخار الملک جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان بہادر خیر و جنگ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ نائب الیاریاست و دیالیں بریٹنٹ محکمہ عالیہ کونسل۔ امیر الامیر الملک۔ جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان بہادر غالب جنگ۔ جناب صاحبزادہ محمد اسحق خان بہادر سلطنت جنگ۔ جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان بہادر نطفہ جنگ۔ جناب صاحبزادہ محمود خان بہادر توجہ جنگ۔ جناب صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان بہادر محمد جنگ۔ جناب صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دیو جنگ۔ جناب صاحبزادہ عبدالحمید خان۔ صاحبزادہ محمد خان بہادر مشیر جنگ۔ صاحبزادہ محمد خان صاحب مامون حضور انور دام اقبالہ۔ صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحبزادہ محمد علی مسیح خان۔ صاحبزادہ عبدالوہید خان۔ صاحبزادہ عبدالنواب خان۔ صاحبزادہ عبدالحمید خان۔ صاحبزادہ محمد حنیف خان



بہادر فرست جنگ۔ صاحبزادہ محمد ہادی علی خان۔ صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان خلف صاحبزادہ احمد رضا صاحب بہادر فتح جنگ۔ صاحبزادہ
 حافظ محمد عبدالرحمن خان۔ صاحبزادہ محمد امان خان۔ صاحبزادہ نظام علی خان۔ صاحبزادہ محمد یحییٰ خان بہادر کونسل۔ بخشی الملک بہادر۔
 سید محمد نائب بخشی الملک۔ مولوی علی احمد حسن سکری۔ مرزا محمد علی صاحب۔ فخر الدین محمد قاضی سید فاضل صاحب بھٹو جانا باری بھٹو
 انجمن ترقی تعلیم حضور والا نائب صاحبزادہ محمد علی خان بہادر علی خان صاحبزادہ محمد علی خان صاحبزادہ محمد علی خان صاحبزادہ محمد علی خان بہادر
 مظفر جنگ۔ صاحبزادہ محمد یحییٰ خان بہادر علی خان۔ صاحبزادہ علی رضا خان بہادر محمد جنگ۔ صاحبزادہ محمد عثمان بہادر جنگ
 و صاحبزادہ محمد خان مامون حضور بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بھلو بنگلہ پرتشرف لے گئے بعد اختتام کلام اشتیاق و عظم وہیں
 محل میں آکر دربار بر قیامت ہوا۔ تباریخ چارم جنوری سنہ ۱۲۸۰ھ دربار کی جانب سے صاحب اجنٹ بہادر کی دعوت ہوئی
 حضور والا نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد اسحق خان بہادر سطوت جنگ۔ صاحبزادہ محمد یحییٰ خان بہادر ولیہ جنگ
 شریک دعوت تھے التباہی وغیرہ کا تا شمار کیا گیا رہے رات کے جلسہ موقوف ہوا۔ تباریخ پنجم ماہ جنوری سنہ ۱۲۸۰ھ
 صاحب اجنٹ بہادر براہ موقع کوادر بوندی کو روانہ ہوئے۔ تباریخ شانزدہم ماہ مذکور چھوگالال پیر احمد خدیو ریاست
 سے تفریق نہ کرے خلعت ہوا۔ دو شلایک۔ سپدیک۔ دستار یک۔ تھان جامدانی یک۔ اونٹ نائب صاحب بہادر
 امرچند کے مکان پر تشریف لے گئے چھوگالال نے گیارہ روپیہ ہنر کے جوئے پر ہاتھ رکھ کر معاف کئے گئے۔ تباریخ
 بیستم فروری سنہ صدر ہمای تاجدار سیک فائز ٹونک ہوئیں چندی وغیرہ نہیں دی گئی اور پیشوائی میں نہیں ہوئی پنجاب
 نواب خاتون زبانی بیگم صاحبہ کے ان مہمان رہیں۔ تباریخ مشتمل ماہ فروری سنہ صدر کپتان الین ای ہنگ ہسٹ
 صاحب اجنٹ بہادر دیوبلی سے ٹونک میں آئے پیشوائی نہیں ہوئی سلامی سر ہوئی۔ تباریخ ہفتم ماہ مذکور حضور انور
 من نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمود فاضل بہادر و توجہ جنگ بنگلہ بنابر ملاقات صاحب اجنٹ بہادر کے تشریف لے گئے
 تباریخ نهم فروری سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر بنظر ملاقات حضور انور بنظر باغ میں تشریف لائے و تباریخ دهم فروری
 سنہ صدر صاحب اجنٹ بہادر دیوبلی کو واپس گئے سلامی سر ہوئی۔ تباریخ چارم دهم فروری سنہ صدر سردار
 متا تب نگہ عشر شمس الدین خان جاگیر دار علاقہ ریاست ہندی داخل ٹونک ہو کر نائب صاحب بہادر کے مکان پر ٹھہرے
 سرکار سے چندی سر ہوئی۔ تباریخ پانزدہم ماہ مذکور سنہ صدر ریاست سے جاگیر دار مذکور کو سورویہ چھوٹانہ
 و لے گئے حضور سے ملاقات نہیں ہوئی اسی تاریخ حضور والا نے بنظر ملاقات حضور انور بنظر باغ میں تشریف لائے





دوسروں میں چوتھوں کے رونا ہوا کہ یہ قیام کثیرہ قیام فرمایا۔ بتاریخ شانزدہم ماہ ذی کو سنہ ۱۰۸۰ھ کے روز ہوا کہ
 قریب انہ علاقہ میں رہنے والے صاحب اجنٹ ہمارے مع دیگر صاحبان پیشوا کی اور بگھی سے اور کر حضور سے ہاتھ
 ملایا پر بگھی میں سوار ہو گئے ہر قریب ساڑھے دس بجے کے دیوبلی پہنچے۔ اور بنگلہ ٹوک واقع دیوبلی میں قیام کیا
 نائب صاحب ہمارو صاحبزادہ محمد الیاس خان بکھل حضور انور سے دیوبلی کی فوج نے سلامی دی حضور نے پچاس روپے
 انعام فرمایا۔ ساڑھے بارہ بجے حضور انور بنا بر ملاقات صاحب اجنٹ ہمارو بنگلہ پر تشریف لے گئے اور بعد رسم
 عطر و پان واپس تشریف لائے قریب تین بجے کے کرنیل نیروز صاحب کمان افسر واجنٹ ڈوگری صاحب اجیش
 فوج دیوبلی برای ملاقات دربار تشریف لائے بعد رسم عطر و پان رخصت ہوئے قریب ساڑھے چار بجے کے حضور
 انور بنا بر ملاقات کرنیل موصوف تشریف لے گئے قریب پانچ بجے کے واپس تشریف لائے پر حضور بعد اذان
 مغرب شب ہفتہم فروری سنہ ۱۰۸۰ھ کو دیوبلی سے نصیر آباد روانہ ہوئے دو بجے شب کے گوئید پر پہنچے ڈاک بنگلہ میں
 قیام فرمایا گیا صبح کو ہنگام روانگی دس روپیہ تنانہ دار کو انعام دے پیر وں بجے دن کے اسٹیشن نصیر آباد پہنچے
 اسٹیشن پر پہلی حضور کی ماوا ہوئی وہیں حضور انور نے خاصہ تناول فرمایا اسی اسٹیشن پر صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان
 صاحب ہمارو نظیر جنگ و صاحبزادہ محمد ضیف خان ہمارو رفعت جنگ و صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان صاحب کپتان
 تہسجد انبہاول و صاحبزادہ محمد حمید احمد خان صاحب اگر تشریف اب خدمت ہوئے گیارہ بجے دن کے حضور انور ریسواری
 ریل نیامیرہ کو روانہ ہوئے جسوقت ریل اسٹیشن چتوڑ گڑھ پر پہنچی مسٹر مارٹنڈیل صاحب ہمارو اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
 نے قیام گامی ملاقات کی نائب صاحب ہمارو بھی شریک ملاقات تھے پہلی وقت حضور انور ریل پر سوار ہو کر نیامیرہ
 روانہ ہوئے اور بعد مغرب اسٹیشن نیامیرہ پر داخل ہوئے پیشوا کی حسب معمول عمل میں آئی۔ اور اسی سال ۱۲۸۱ھ کے
 میں خان صاحب رحیم احمد خان جاگیر دار نے بعض ذات الصدراں جہان فانی سے بلک جاو ادائی انتقال کیا۔ اور
 ماہ رجب ۱۲۸۲ھ میں جناب صاحبزادہ محمد خان صاحب ماسون حضور کی والدہ ماجدہ نے اس جہان فانی سے بلک جاو ادائی
 کوچ کیا۔ اسی ایام میں مولوی محمد عبدالصمد خان صاحب ریشی ہمیشہ زادہ مولوی محمد عبدالملک خان صاحب
 مرحوم نے با مرض چند روز چند انتقال کیا۔ بتاریخ نوزدہم ماہ فروری سنہ ۱۰۸۰ھ حضور انور نے محتاج قیام کو ملاحظہ
 فرمایا نائب صاحب ہمارو صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب نظیر جنگ و صاحبزادہ محمد ضیف خان صاحب رفعت جنگ








ناظم سائر سدا ناظم ہا پڑھ ہر کا جسے تھوڑا دکان میں سے چار آٹھ کھاندا دی کام کے تعلق کئے گئے اور نسبت تالاب بنایا ہوا
یکم ہفتہ ہوا کہ کام عظام کو پونچا دیا جائے۔ اور قبل شب حضور انور خیاں مگہ و پوایں تشریف لائے۔ بتاریخ ہستون فروری
سے صعد و بارے جنیں کو ملا حظہ فرمایا کسی دیکس قیدی رہا کئے اور بعد ملا حظہ جنیں اس تاریخ و بار ہوا جمع ملازمین و متوسلین
رعایا و بلایں جمع ہو کر ندین پیش کش و قبول ہوئیں۔ بتاریخ ہستون فروری ہستون حضور انور نے، ناگر دل کا علاقہ خانہ
معاذہ فرمایا وہاں سے قریب دس بجے کے واپس تشریف لائے اور اسی تاریخ کپتان ایف ای ہنگ ہستون صاحب بہادر
دیوبلی نیا میٹر میں داخل ہوئے نائب ال ریاست بہادر و ناظم خیاں میرہ ہستون فارم تک منتقلہ لائے سلامی اتوبہ میں بہترین بجایا
ہستون دوم ماہ فروری ہستون صاحب اجنت بہادر و یک صاحب اجنت بہادر و یک صاحب اجنت بہادر و ناظم صاحب بہادر و ناظم
نیا میٹر بعض ملا حظہ محتاجانہ و کارامادی ناگر دل کو تشریف لے گئے اوچہ گیارہ بجے کے واپس تشریف لائے چار بجے
شام کے حضور پر نور مع نائب صاحب بہادر صاحب اجنت بہادر کے فرد گاہ پیر بنا بلاقا ت تشریف فرما ہوئے اور قریب ساڑھے
سات بجے کے صاحب اجنت بہادر مع صاحبان سبوق الوصف و اسطے ملاقات حضور روالہ کے تشریف لائے صاحب اجنت بہادر
ساڑھے گیارہ بجے کی سیل پر سوار ہو کر اودسپور تشریف لے گئے اور وہاں سے دیوبلی گئے توپن سلامی کی معمولی سر موٹو میں
بتاریخ ہستون دوم ماہ فروری ہستون اور بارے شفا خانہ کو ملا حظہ فرمایا۔ بتاریخ ہستون و چار ماہ فروری ہستون صاحب بہادر و ناظم
موضع اوچہ تشریف لے گئے وہاں کام ملا حظہ فرما کر موضع باڑی بعض لشکا تشریف فرما ہوئے۔ نائب صاحب بہادر و ناظم ہا پڑھ
موضع اوچہ تک ہر کا بسے پیر دکان سے دربار کے ہمراہ صاحبان مفصل ذیل ہوئے۔ صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب
منظم جنگ صاحبزادہ محمد ضیف خان صاحب رفت جنگ و صاحبزادہ محمد عبدالغنی خان صاحب و صاحبزادہ محمد سعادت علی خان صاحب
فرزند ان حضور قریب شام سرکار والا واپس تشریف لائے کچھ شکار نہوا۔ بتاریخ ہستون و پنجم ماہ فروری دربار منتقد ہوا کا فدان پیش چوئے
اور محمد حسین خان جو مقام جاوہر سے آئے تھے بعض سلام و دربار میں حاضر ہوئے حضور ان سے بھلیکے ہو کر ملے اور اس کے
بعد سیتارام مندر ہا پر ملکہ اودہ و بہارن سنگ و پرتا سنگ کے مع خیرین رات و آٹھ سیرنگ مکانہ و اراکانو ملاقات میواڑ
حاضر ہوئے ندین پیش کش جو قبول ہوئیں اور اسی تاریخ فیض احمد چوہدری جو جاوہر سے کچھ تھکے لایا تھا حاضر دربار ہوا
سرکار سے چندی بھر ہو گئی اور اسی تاریخ دربار دیوبلی پر سوار ہو کر لطیف سر زلفا تشریف لے گئے اور ہستون کی کوٹھی پر قیام پذیر
ہوئے چونکہ سیٹہ جی از حد بیمار تھے سلام کو حاضر نہ ہو سکے حضور عیادت کو نحو تشریف لے گئے۔ بتاریخ میل ندین پیش کش ہوئیں

سیہر پہ چن ایک اشتر فی پنجویہ۔ ملازمان سیئہ ایک اشتر فی سیہ اور علاوہ اسکے پانچھارویہ سرکار کے پانچوں کے نیچے رکھے گئے جو قبول ہوئے طہام پختہ ساموان و تلام کے ہاں سے آتا تھا۔ تفصیل اسمای ہرامیان حضور یہ ہے۔ جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب نظر جنگ۔ صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب و صاحبزادہ محمد عتیف خان صاحب بہادر رفت جنگ و صاحبزادہ عبدالحمید خان صاحب کچن سید محمد نظم پڑاؤہ و سید احمد نائب تختی الملک و حافظ محمد یعقوب دار و فتح توٹنگ خانہ حضور ی و حافظ صفی اللہ ننگار۔ پیرستیش سے واپس آیا بیڑہ آئے۔ بتاریخ بست و ششم ماہ فروری سیتارا مہتمم بلرام پور کو خلعت تفصیل ذیل دیا گیا۔ دو شالہ ایک۔ پگڑی ایک۔ سیدک۔ نقد



یہ مہر مکہ ماضیہ

بعد عطای خلعت معلوم ہوا کہ یہ سید جمعی ہے چنانچہ اسی وقت گرفتار کیا گیا۔ اوفیض احمد چوہدری جاورہ کو یہ رخصتا دیا گیا۔ چوہدری۔ کچار۔ ہرکارہ۔ بتاریخ بست و ہفتم ماہ فروری حضور نے دربار منقذ فرمایا استمداد داران گیارہ نیمایہ بیڑہ حاضر ہوئے اور دُورین پیش کین اور اسی تاریخ محمد حسین خان ساکن جاورہ کو سورویہ رخصتا عنایت کئے گئے۔ بتاریخ دوم ماہ مارچ سرکار والا موضع اونچکے تالاب پر بنابر ملاحظہ نصب شدہ شریف لے گئے ہر ہی مین ستر کھیلید صاحب بہادر و چکبھابہاد۔ و نائب صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر نظر جنگ و صاحبزادہ محمد عتیف خان صاحب بہادر رفت جنگ و صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب و نائب بیڑہ و سید وحید الدین میشکار راجہ علی بیشکار راجہ زاد احمد علی بیگ کیل۔ و نیز دیگر معزین ریاست تھے اور ستر کھیلید نے پتہ بنیادی بموجب حکم نصب کیا اور تالاب کا نام کھیلید ساگر رکھا اور وقت شام حضور انور نیما بیڑہ میں منتقل لائے اور ناظم نیما بیڑہ کو برقیں خلعت دیا۔ دو شالہ۔ سید۔ تہان کھاب۔ تہان عابدانی کے بعد حضور انور میں شکر بوی ریل چہرہ کوروانہ ہوئے جو وقت ریل جاورہ کے اسٹیشن پر پہنچی صاحبزادہ شیر علیخان و صاحبزادہ امیر علیخان پھرن نواب محمد اسماعیل خان مرحوم رئیس جاورہ بہستان محمد خان سلام کو بسطہ حاضر ہوئے جینک ریل ٹھہری رہی وہ موجود رہے۔ بتاریخ سوم ماہ مارچ سنہ ۱۲۹۷ جو وقت ریل سیہور کے اسٹیشن پر پہنچی تو میر جوئیل صاحب کمان نہ فروغ چھاؤنی سیہور بنابر ملاقات حضور انور اسٹیشن پر آئے جینک ریل ٹھہری رہی صاحب بھوٹو موجود رہے بتاریخ چہارم ماہ مارچ گیارہ بجے دن کے حضور پر نور فائز بیڑہ ہوئے صاحبزادہ محمد شیر علیخان صاحب بہادر شتر ناظم بیڑہ و بیشکار وغیرہ نے پیشوائی ادا کی اور سلامی سر ہوئی حضور پر نور قادری باغ میں فرودش ہوئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ اپریل سنہ ۱۳۰۰

تو بر مہم شش بہ نخت جان یارانی  ہین دغالب دروزا برو سازد  بعیش و عشرت و انکھ جان یارائے
 تو در حفاظت حق باش و در حفاظت خود  صبح خاطر و بستان یارائے
اور اسی سال میں صاحب برصوف کے انتہام سے بڑے پیچہ میں نہری خوش قطعہ تیرہ مونی چنانچہ کونٹے یہ واقعہ
تاریخ کے سے

کردہ بنا لرای محب حضرت شہر  واجب کند جزای ہین محب الوجوب  چون فکر سال آبرو نمود و حاتے
 گرفت - جانفروز لرای محب خوب  شہر نے بنائی یہ طرہ سرا
 مسافر کو راست ہوئی انصیب ایضا  عبت آبرو و فکر تاریخ ہے  یکدہ کھائی محب عزیز

بتاریخ ہفتہ ہماہ مارچ جو اہل کو بوجہ قاضی دکان بقبضہ چہرہ غلت و با گیا - دوشالہ - پسید - و پستار - جامانی دو جہان
اسی تاریخ قریب آٹھ بجے دن کے حضور انور ریل بسوار ہو کر سروج کو روانہ ہوئے اور تین بجے شب کے پیش
باسورہ پرنو پیچے صاحبزادہ محمد صدیق خان صاحب ولیر جنگ ناظم سروج و پیشکار موجود تھے - بتاریخ ہیچہ ہم نو بجے کک
سہ کار و الا و اعل سروج ہوئے - بتاریخ ہشتم ماہ مارچ دربار نے دربار منقہ فرمایا سبزین راہکاران پرگنہ مذکور نے
نہدین پیش کین و متبول ہوئیں - بتاریخ بست و ہفتم مارچ والا نے کافذات مکر حکم مناسب صادر فرمائے - بتاریخ بست
ہشتم ماہ مارچ پیر دربار منقہ ہوا - بتاریخ بست و ہفتم ماہ مارچ حضور پرنو راجا بن ٹونک روانہ ہوئے - بتاریخ سی و
یکم مارچ حضور انور و اعل ٹونک ہوئے اقواب سلامی سر ہوئیں - بتاریخ بست و سوم ماہ اپریل ششہ جشن ساگرہ
حضور پرنور دام اقبالہ بصد توڑک و احتشام بعض ظہور آیا - اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر ٹونک آئے پشوا فی انہین
ہوئی سلامی ہوئی حضور پرنو ربار ملاقات صاحب موصوف بنگلہ پشتریف لے گئے اور اسی تاریخ صاحب اجنٹ بہادر
کی وکالت بجناب دربار مل میں آئی - بتاریخ بست و چارم اپریل صاحب اجنٹ بہادر و ربار کی ملاقات کو نظر بار
میں تشریف لائے - بتاریخ بست و ہشتم اپریل صاحب اجنٹ بہادر نے شفا خانہ کو دیکھا بتاریخ بست و ہشتم ماہ اپریل صاحب
بہادر دیولی کو روانہ ہوئے - اور اسی سال میں شیخ کریم بخش میر سامان نے اس جہان فانی سے بلک جاو رکھی کوچ
کیا مولف نے یہ قطعہ تاریخ وقات کسے .

اتر و ہر برفت میر سامان صدیق  تاریخ وقات او نو ہشتم سر دست  شہر بہر دست و شش پر شوال

از دہرہ بخت بخت بہشت او آبرو بے شک - خدائے قانی سامان حیات میر سامان پرست
تاریخ ہفتم ماہی سنہ ۱۱۸۵ شریفیہ صاحب ہمارہ برمن ملاقات دربار نظر باغ میں آئے۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور صاحبہ از غصہ و غلظت
کہ جو کونکے میں قیام پذیر تھے تا بر ملاقات دربار نظر باغ میں آئے اور دین و دیندہ کے چند ہی مہولی سرکار سے غرض ہوئی بتاریخ ہفتم
ماہی سنہ ۱۱۸۵ شریفیہ صاحب ہمارہ برمن ملاقات دربار نظر باغ میں تشریف لائے اور اسی تاریخ او میو کر کو روانہ ہو کر بجایہ صوف
سٹر میل ایک لفٹ ایٹ صاحب ہمارہ تشریف لائے اور جگہ پر فریض کے۔ بتاریخ ۱۱۸۵ شریفیہ صاحب ہمارہ
برمن ملاقات دربار نظر باغ میں آئے بتاریخ ۱۱۸۵ شریفیہ صاحب ہمارہ تشریف لائے اور جگہ پر فریض کے۔ بتاریخ ۱۱۸۵ شریفیہ صاحب ہمارہ
یازدہم ماہ جن بود اسکے کونوچ بٹس اشیا پر یوٹا میں اصل ہو گئی تھیں ہوئی۔ بتاریخ ہفتم ماہ جولائی لفٹ ایٹ صاحب ہمارہ برمن
ملاقات دربار نظر باغ میں تشریف لائے۔ بتاریخ ہفتم ماہ اگست دربار ملاقات دیوانی میں اجلاس فرمایا۔ بتاریخ ۱۱۸۵ شریفیہ صاحب ہمارہ
روانہ ہو کر قریب چار بجے دس گھنٹہ کے استیشن پر پہنچے اور زمین فروکش ہوئے بسا و نماز عشا بلوری ریل نیامیہ کو روانہ ہوئے
بتاریخ یازدہم ماہ اگست حضور انور دارالخیرہ جیو پیٹھ میں رسید میل ہو جو تھے اسیدل نے ایک شرفی پانچویں ماہ و سری کی پانچویں
تہ کے حافظ محمد حین برادر گلان منشی علی الرحمہ سکرٹری دربار حاضر ہو کر دو عادیہ نذر کے قبول ہوئے حافظ محمد حین پستان امیر کی جانب سے
حضور کی دعوت ہوئی سرکار قریب نو بجے کے خاتمہ تناول فرمایا۔ دس بجے کے ٹرین پر سوار ہو کر نیامیہ کو روانہ ہوئے اور چوبیس
شام کے نیامیہ کے استیشن پر پہنچے بیٹ نامہ پستان ایف ای بیگ ہسٹ صاحب ہمارہ انٹ دیوٹی کے جو ایک روز قبل نیامیہ واک گئے تھے
اور افتخار الشرف اعتبار الملک سید محمد انصار حسین صاحب ناظم نیامیہ و صاحبزادہ محمد صدیق خان ہمارہ دربار جنگ ناظم سوچ کو جب حکم دیا
لیک نیامیہ آئے تھے نیز دیگر عزیزین شہر موجود تھے حضور انور صاحب انٹ ہمارے ملاقات کر کے سواری گئی نیامیہ کو روانہ ہوئے۔
اول صاحب انٹ ہمارہ کو جگہ پر نوٹ کر حضور انور شہر میں تشریف لائے تفصیل ہمارا بیان حضور یہ ہے۔ صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان صاحب
صاحبزادہ محمد سادات علی خان صاحب صاحبزادہ عبدالرشید خان صاحب صاحبزادہ عبدالمنان صاحب فرزند ان حضور پر نور صاحبزادہ
محمد حنیف خان صاحب فرست جنگ صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان صاحب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان صاحب پستان تو چاند نواز
منشی علی الرحمہ پلوت سکرٹری دربار و سید محمد نایب بخشی الملک محمد نصیح اللہ نایب بخشی وغیرہم۔ بتاریخ سیزدہم ماہ اگست
حضور انور جگہ پر صاحب انٹ کی ملاقات کو تشریف لے گئے اور اسی تاریخ صاحب انٹ ہمارہ ٹرین پر سوار ہو کر روانہ دیوٹی ہوئے
بتاریخ چار دہم ماہ اگست سرکار و الامع جیکب صاحب ہمارہ و ناظم صاحب نیامیہ و ناظر محاسب تالاب ناگرو ولی تشریف گئے

اور قریب دس بجے کے واپس تشریف لائے۔ تباریخ نامہ رقم لکھا گشت حضور پر نور نے دربار شہنشاہ کو احکام نافذ فرمائے اسی تاریخ تارکوس کا پونچا ڈھک انت کسی کو برگ ایڈگوتھاپس لکھ مسئلہ انتقال کر گیا، بیگناہ سرکار سے چارہم کی تعطیل قلم ریاست میں ہوئی اور ایک روز مشعل رہی اور اکتیس خرب توپ سنوئین اور صاحب اجنٹ بہادر کے نام تارخیت کا دیگیا اسی تاریخ صاحبزادہ محمد شیرعلی بہادر شہر راظم چہرہ رخ کاغذات وصول باقی حسب لکھم حضوری حضور میں حاضر آئے۔ تباریخ ہفتہ ہم ماہ اگست بعد اٹھ بجے دن کے حضور انور سے اجنٹ جیکب صاحب بہادر و ناظم نیاطیرہ معزز ملاحظہ تالاب موضع اونچہ تشریف لے گئے اسی تاریخ دربارہ انتقال وارتحال قلوبہ نور محل صاحبہ داوی نواب حامد علیا نصاحب رئیس اپوزتار جبار دای کو تشریف دیگیا اسی تاریخ ایک خاص نیاطیرہ میں پریس کہو لگایا اور حضور انور نے اسکا نام اقتدار پریس رکھا۔ تباریخ سید ہم ماہ مذکورہ کو نو سواری ریل ٹونک کور وادہ ہوئے تین بجے رات کے داخل دارالخیر احمدیہ کوکر سیٹمان اجمیہ کی کوٹھی پر فز وکش ہوئے تباریخ نور دم ماہ اگست حضور پر نور صاحب کلان بہادر کی ملاقات کوینو کالج کی کوٹھی پر تشریف لے گئے پیرات کی ٹرین پر سوار ہوکر ٹونک روانہ ہوئے۔ اور تباریخ بہتر ماہ اگست شہر راظم حضور لایع النور مع الخیر و العافیہ ٹونک میں داخل ہوئے۔ الامان الحفیظ کی جاہی۔ واضح ہو کہ سمت ۵۶ بلکری میں ایک مخلوق قحط سالی سے تباہ و خراب ہو گئی۔ یگران سالی راجستان میں ایسی ہوئی کہ شاید کسی انگلے زمانے میں کئی سو برس پہلے معزز وقوع آئی ہوا ورجو قحط سالی ۱۲۵۷ بلکری میں واقع ہوئی تھی اسکو قحط سالی کا ایک ادنیٰ حصہ تصور کرنا چاہئے لکھ اکون آدمی اور جانور ضائع ہو گئے چنانچہ بروی نقشہ نتیجہ مردم شماری حال بمقابلہ ۱۹۵۷ آدمیوں کی دارالریاست میں مع پرگنات استقدر کمی واقع ہوئی ۱۰۶۹ تمام ہندوستان کے کچھوین کی کمی کا تذکرہ ہی کیا ہے۔ ریاست نہا میں پنجاب ہسور انور و دفتر محتاج خانہ جات و شمار نظام قحطزدگان قائم ہوا اسکے افسر جناب صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب کرنیل فوج حضوری مقرر ہوئے اگر اسکے انتظامی کاغذات کی تشریح و تہریج اس موقع پر کیا جائے تو ایک دفتر طول طویل ہو جائے لگاس دفتر بے پایاں کام صرف یہ فقہر و مخضر خبر و تہا کہ ہمارے حضور انور دام قبالہ اور مہاراجہ جیو کل راجستان میں لہر اول رہے۔ چونکہ صاحبزادہ محمد ہدایت اللہ خان صاحب بعدہ اسٹنٹنی خستہ و زوال علم بالقابہ و انیری سکرٹری چیرٹیل رلیف فنڈ پنجاب برٹش گورنٹ حسب احکم حضوری مقرر کئے گئے تھے اسکو مدین حضور سے خطاب اعتبار الامراء و الملک افسر جنگ مسز و ممتاز فرمائے گئے انکی پیدائش کی تاریخ ۱۲۵۷ ہجری میں پاکلی ہے یا ابتدا سے ذہین و فہم تھے چنانچہ ۱۶ برس کی عمر میں انہوں نے بارگاہ حضوری سے شرف حاصل کر کے ترقی



آداب ریاست میں مہارت پیدا کی اور اٹھارہ برس کی عمر میں علوم فارسی و عربی تحصیل کر چکے اور بیٹن کے آئری کپتان مقرر کئے گئے بعد ازاں انہوں نے سرخ کے طور پر انگریزی ہی سکھائی جس کی عمر میں بیسای صاحب بیٹن بہادر چاؤنی دیوانی کار کو نہ مشکل فوج میں قواعد و قوانین وغیرہ کا پاس چل گیا۔ ایک سال کپتان بیٹن رہ کر پھر مجدد رسالہ جات کے کپتان مقرر کئے گئے آٹھ برس رسالہ جات کے کپتان رہے پندرہ سالہ ہجری میں اسٹنٹ جنرل محل فوج مقرر ہوئے پندرہ سالہ ہجری میں انہوں نے مجدد استثنیٰ فوج کرنیل کا کام کرنا شروع کیا پندرہ سالہ ہجری میں متعلقہ خبریں کی کام کرنے لگے مگر بعد ازاں استثنیٰ پر مامور رہا بعد ازاں کرنیل فوج مقرر کئے گئے۔ انہوں نے شاہی برحق پرنسپل و دی مصوری اور عدوی کی ترقی کے پروا خجات ریاست سے حاصل کئے انکو یہ تعلیم علمی و فارسی و انگریزی و خطبہ کاری حضور کے فیضان معنوی سے حاصل ہوئی ہے اور قواعد و قانون و انی فوج کی بابت حضور سے ان پر پوری توجہ رہی جو جبکہ باعث سے ایک بڑے عجب کار اہلکار شاعر کے جاتے ہیں حضور عواطف خانہ رعنا یات حضور ان کے بزرگوں کے ان پادشاہی سن نیز سے سبذول ہوا دیوین حکام نے بھی انکی کارکردگی پر ہمیشہ داد دی ہے۔ آیت اللہ العظمیٰ ہجری میں مرض سیڑ ریاست ہذا میں شروع ہوا۔ ہادی ضائع ہو گیا اگر اسکی اجا کی کیفیت بھی کہیت کے ساتھ درج کیجئے تو خالی طوالت سے نہیں علی الخصوص وقایع ناگہر صاحبزادگان خاندان و علی العموم انتقال و ارتحال سبزیں ریاست ہذا وغیرہ شاید حال و واقف پر ہلال ہے اسکی تشریح و تصریح جو کچھ نظم کی کیا مجال ہے مزید برآں ایک بلا بلا پر غالب ہوئی کہ سبب وقوع امراض تپ لرزہ وغیرہ جو کچھ کائنات باقی رہی تھی اسے بھی رفتگان ملک عدم کی پیروی اختیار کی چنانچہ تباریح ششم ماہ محرم ۱۲۸۶ ہجری روز یکشنبہ بعد ماہ یکشنبہ کے حاصل الاموال و التما وال ملک صاحبزادہ محمد خان بادشاہ شہر جنگ نے بعد از امتلا ہیضہ انتقال کیا مولف نے یہ قطع تاریخ وفات کہا ہے

مقتدیرین فلکدان محمد خان **م** بمحرم بیومی ملک عدم **م** از مہول آبرو برگشت **م** میں شہر جنگ مرد پدرم

تباریح دوازدهم محرم الحرام سنہ ۱۲۸۶ ہجری روز یکشنبہ ماہ یکشنبہ کے صاحبزادہ محمد لیاقت علی خان نے بعد از ہیضہ انتقال کیا صاحبزادہ مرحوم لیاقت کا نام لیاقت علی خان تاریخ تھا۔ بائے لیاقت علی خان۔ ماہ تاریخ وفات ہی مبتداء ماہ بیج الاول سنہ ۱۲۸۶ صاحبزادہ محمد الیاس خان یاس غلت اصغر جناب صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب تھا برے مرض ہیضہ بعد رسالہ عین آغاز جوانی میں انتقال کیا۔ مولف کے شاگردان اہل خاندان میں صاحبزادہ مرحوم فہم لیاقت شخص تھا غفور الرحیم مغفرت فرمائے یہ قطع تاریخ وفات کہا ہے

<p>او درینا زمانه جانشین نو جوان</p>	<p>ابن صاحبزاده ایوب خان</p>	<p>از برافشوس را گفت آبرو</p>	<p>بموت صاحبزاده الیاس خان</p>
<p>اسی بایام ملین بیکموی صاحبزاده محمد احسان اسفغان صاحب فرزند ارجمند تولد هوا اسم تاریخ محمد راحت اسفغان - که گما - جانشین می دیکم که گشت و جشن جوبلی اعلی حضرت سلطان نظام بڑی دہوم دہام سے تظہین میں بعض ظہور آیا بعض نے محض بھدروی اسلام اشعار بطور تاج جشن یون موزون کئے</p>	<p>اور عالے بسایہ فرہاسے تو در عالم ست شہرہ خوف و رعای تو روشن بود جهان ز فروغ و منیبای تو نمود ز شور و مدت تو خالی سہر سپہر ہر ذرہ مستیز ز فیض نقائے تو چون نس نمی برم سوی اکسیر التجا این خالص از برای نوحی آن براسے تو</p>	<p>در روز بان خلق دعا و ثنا سے تو برکن چہ سر کشی کند پیرس و چہ روس فرمان پذیر بہت کشور کشای تو با فرنگ تہر تو چون در فرنگ شد لبیزر خاک لادن جہان از ہوائے تو مذکور کے زعامت و نوشیروان گند اسید دارم از نظر کیبیا کے تو این مال بہت و بیج حدوسی مبارکت</p>	<p>سلطان روم نام تو عبد الحمید اقبال بخت تابع فرمان را سے تو جشن تو آفتاب صفت ذرہ پرورست اندن زہر شد بدوائے نقای تو چشمک بہر می زنداز را و انقار آسودہ است ہر کہ ز عدل و سخائے تو کارم دعا و شہیدہ تو دستگیر بہت جز و سلامت ست بشر طرازے تو</p>
<p>بافر دہرمی ز سر جشن آبرو</p>	<p>تاج بخت گفت - جشن فزای تو</p>	<p>اسی تقریب میں صاحبزادہ محمد عبدالرحمن خان صاحب کرنیل مخلص آقہ خاتون ائمہ الامراء احمدہ الملک جناب صاحبزادہ احمد یا خان بہا فتح جنگ و اما حضور فوایا صاحب بہادر والی ریاست ٹونک شاگرد مولف نے یہ اشعار بطور مبارکباد کئے</p>	<p>شاہ را جشن ملوکا نہ مبارک باشد فرخت و پیش امیرانہ مبارک باشد با در دست تو مردم دل عالم تو زک و مشرت شامہ مبارک باشد شہرہ نشان تو بوبست بروم بفرنگ برکت این چنین پیمانہ مبارک باشد این ارادت چو پیمانہ مبارک باشد</p>
<p>بنا سچ مشہرہ ماہ جمادی الاول ۱۳۱۰ ہجری مطابق دو ماہ ستمبر ۱۹۰۱ء</p>	<p>شاگرد بہنام مولف عمدہ و پیشکاری کردہ علیگڑہ علاقہ ریاست ٹونک پرمقرر فرمائے گئے چنانچہ نقل پر وادہ مضمون سے نقل ہو</p>	<p>این چنین جشن بعد سال ہمایون بادا این ہمہ شکرت مر دانہ مبارک باشد خواہی آقہ سر فرود و تہا سے سلطان</p>	<p>این چنین جشن بعد سال ہمایون بادا این ہمہ شکرت مر دانہ مبارک باشد خواہی آقہ سر فرود و تہا سے سلطان</p>

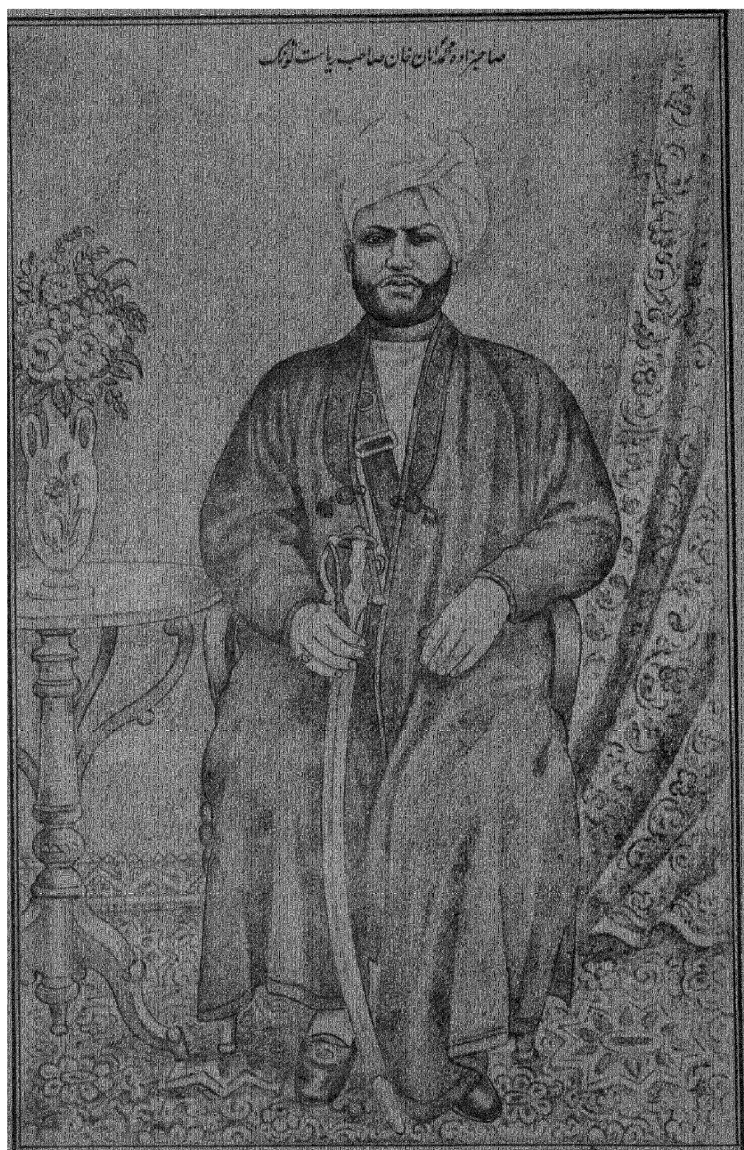
سیادت آب شرف انتساب سید اصغر علی بعافیت باشند۔ بعد سلام سنوں واضح باو۔ دینوالیچکا حضور بادولت
برہم پریش و اعزاز فرائی نظر بہت دست نکو بیدہ پیشکاری نظامت پگنہ علیگندہ ہیشامہ ولفہ روپیہ ہماہوار سبز و زامور فرمایا گیا
چاہئے کہ دست جلد بہ نظامت پگنہ علیگندہ ہو چکے اور کار متعلقہ کا باضابطہ چارچ لیٹر کا تصدیق نامہ پگنہ کار متعلقہ اپنے کو
بمسعدی و ہوشیاری و دیانت داری باظہار لیاقت ذاتی انجام دیتے ہو اور کارروائی چالشی و سیاق سے جلد تر بخوبی تقویت
محل کر کو کہ عرصہ چن ماہ تک اس عہدہ کی تنخواہ تیس سول روپیہ ہماہوار ہیں گے بعد انقضای یہاں ششماہہ بحالت توفیت از کار چالشی
و سیاق چالیس روپیہ ہماہوار ملتے رہینگے فقط مقررہ توشہ ششم ماہہ جمادی الاول ۱۲۸۵ ہجری مطابق دوم ماہ ستمبر ۱۲۸۵ شمسی ۱۹ ستمبر ۱۲۸۵ ہجری
نائب صاحب ہماہور۔ بتاریخ بست و پنجم ماہ جمادی الاول ۱۲۸۵ ہجری مطابق ستم ماہ ستمبر ۱۲۸۵ ہجری و چھٹینہ ترین بجے دن کے
حضرت وزارت آب انخارا الاموال الملک صاحبزادہ محمد عبد اللہ خاں صاحب ہماہور فیروز جنگ۔ سی ایس آئی۔ وائس پریذیڈنٹ
نیکہ عالی کونسل نے بدین اسامی کبھی اس جہان فانی سے ملک جاو وافی انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لیون
نے یہ قطعہ تاریخ وفات کہ اس نائب و نشان علیحدہ خان پورٹ زین مخاندیہ بود و مانہ گنت سال تلاش این آہرو
آن تاریخ ہلکے آں ساتی غائب۔ یہ قطعہ تاریخ وفات آب ریاست مرحوم حضرت اسکندرنوی سے یادگار ہے۔

آب وزیر ملک	نائب ٹولک صاحبزادہ	بست و پنجم جمادی الاول	پنجشنبہ کا پیر سجدہ نہا
چوڑ کر اس جہان فانی کو	ہوئے رونق خیزی ملک بقا	اس قلع میں ہوا و اسد جنگو	بہر تاریخ کچھ خبیال ہوا
	بے کم و کاست کا کتبہ رہنے	داخل شد یہو گئے لکھا	

اور عبارت دفتر الملک بحر افش سے بھی تاریخ وفات برآمد ہوئی ہے۔ چونکہ صاحبزادہ محمد عبد اللہ خاں صاحب خاں کبر حضرت وزیر اعظم
نظران چاہیے بنا اتفاق پر بزرگوار خود چند عرصے سے ہوبال میں قیام پذیر تھے بتاریخ یکم ماہ جمادی الثانی مطابق بست و پنجم
ماہ ستمبر ۱۲۸۵ ہجری و چھٹینہ تاریخ ریاست نہا ہو کر ترقیاب ملازمت حضور و الاموال سے حضور نور نے براہ تفصیلات و خاندانی
پردہ و خوشنودی مزاج بھٹانے خطاب عز و غر فرمایا چنانچہ نقل پر وادہ حضور کی جگہ درج ذیل ہے۔ یاد عزیز القادر عزیز از صاحبزادہ
نشان بدل تہذیب وافر تہذیب صاحبزادہ عبد اللہ خاں طالعہ و۔ بعد دعوات و اقیات طالعہ منامند۔ یہی گاہ حضور بادولت سے براہ پرورش
عہدہ وادہ عنایت شاہانہ منگو بھٹائی الفاظ خطاب یہ دفتر الاموال الملک صاحبزادہ محمد عبد اللہ خاں ہماہور فیروز جنگ سبز و زامور
فرمایا گیا۔ چاہئے کہ اس عنایت و نوازش حضور کے بدل شاکر ہو کہ ہمیشہ باطاعت و فرمانبرداری و رضامندی حضور بادولت

مستعد و گرم بکھیر دیا نہ اس دن اپنے پاس کو قسط موجب کم حضور انور شہنشاہ صیہ مصری عارض - شانزدہم ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۸ھ مطابق یازدہم ماہ اکتوبر ۱۹۱۹ء - واضح ہو کہ حضرت وزارت آب و غفران ایاب نے غم الامراض احتشام الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان بہادر صفہ جنگ کو اپنی بیماری کی حالت میں اپنا انچارج کر دیا تھا چنانچہ صاحبزادہ صاحب موصوف نے حسب ہدایت حضوری اولوالعزمی کے ساتھ کار نبیت کو انجام دیا اور بعد انتقال نائب صاحب بہادر جناب حضور پور دام اقبال احمد خاں نبیت مستقل فرمائے گئے۔ کیونکہ حضور والا بھی خلیفہ ہیں۔ درحق شہ کا ہنظام راہیں نہیں ملے، ہیں اور نائب الیاس ریاست رحاکم بادب صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان بہادر رحاکم دل درویش دوست، ہیں بمصدق شعر نذر اسے وزیر چینی شہر لہران، جہان جون نگہ در قرار چنان۔ پیر نائب الیاس بہادر نے بطریق حکم حضوری عمدہ جرنیلی اپنے براہ منظم صاحبزادہ محمد عبدالرحیم خان اہل داؤد کو مقرر فرمایا۔ بتاریخ سوم ماہ رجب المرجب ۱۳۳۸ھ جہان فانی نے مطابق یہت و نعم ماہ اکتوبر ۱۹۱۹ء جاری ہو جانے کے جناب جہان آرا بیگم صاحبہ والدہ ماجدہ جناب صاحبزادہ محمد عبدالصمد خان بہادر نے مرض لقوہ اس جہان فانی سے بلکہ جاودانی انتقال کیا بعد چند سہ او کی و خیر تخی المیرہ جناب محمد عبدالعلیم خان بہادر و رفیر و جنگ نے اپنی والدہ صاحبہ رحمہ کی رفاقت اختیار کی۔ اور اسی انعامین صاحبزادہ محمد کمال الدین خان صاحب ابن اخوند محمد ابراہیم خان بہادر ثابت جنگ شہر حضرت نواب امیر الدولہ بہادر شہید جنگ اور او کے فرزند و دختر یعنی صاحبزادہ محمد عبدالوہاب و علیہ جناب صاحبزادہ احمد خان بہادر شہرت جنگ سے انتقال کیا۔ اسی ایام میں خلف صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب ابن عظیم الامرا وقار الملک جناب صاحبزادہ محمد اسحق خان بہادر طوط جنگ و خلف و دختر صاحبزادہ عائذہ خاتون ابن جناب صاحبزادہ احمد خان بہادر شہرت جنگ و خلف صاحبزادہ امین الدین خان صاحب جناب ابن جناب صاحبزادہ محمد سعید خان صاحب مرحوم و خلف صاحبزادہ محمد عبدالحمید خان ابن جناب صاحبزادہ عبدالحمید خان بہادر و لا و جنگ نے سفر آخرت اختیار کیا۔ بتاریخ ہجری ۱۳۱۸ھ مطابق سی ام ماہ اکتوبر ۱۹۱۹ء سی فیض الدین احمد نعیم سائرم صد و خلف نصیب الملک کپتان سید محمد نور الدین احمد صاحب جناب سرکار و ملحد اید۔ نائب ناظم سائرت مقرر فرمائے گئے چنانچہ پور وائے حضوری بخندہ درج ذیل ہے۔ سیادت آب شرف انساب سی فیض الدین احمد نعیم سائرم صد رعایت باشند۔ بعد سلام سنون واضح باد۔ جو کہ تم کا سر کا متعلقہ صد نعیمی نظامت سائرت کو از یوم ماہوری عہد طور سے انجام دے رہے ہو اس لئے ہوا یہ ہوشیاری و کار کردگی بیگناہ حضور باد روت سے منگو بعدہ نائب ناظم سائرت معزز و ماہور کیا مگر کار سر کا متعلقہ صد نعیمی نظامت سائرت بدستور تم سے لیا جائیگا و و سر انعم نہ ہو گا چاہے کہ کا متعلقہ اپنے کو جسکا انجام دینے کے تم ہر طور زہد و ایہ ہمیشہ بخندہ سی و ہوشیاری و دیانت داری انجام دیکر خوشنودی و مزاج فیض امتزاج

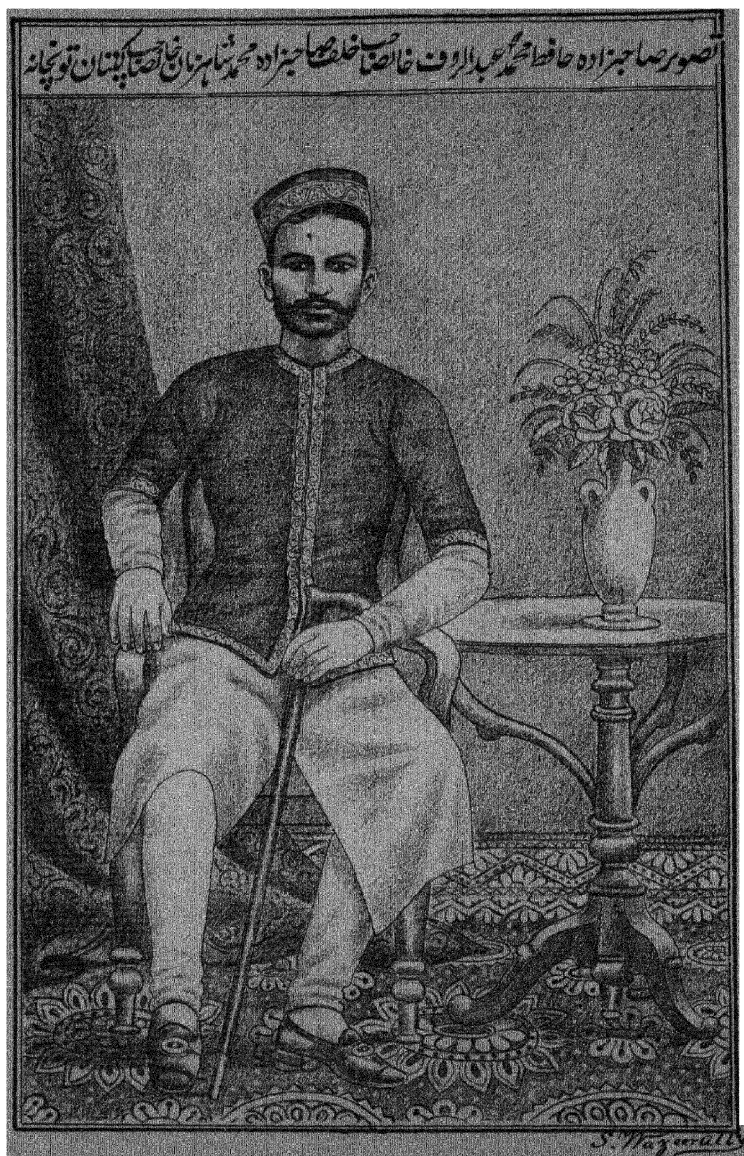




حضور بادشاہت حاصل کرتے ہو اور یہ روانہ ہو چکے ہو عاقلانہ یا گیا سزا پہنچا پاس رکھو قطعہ المرقوم ۳۰۰ کو منسوب ہے مطابق ہر چہ
 ولسلہ انگریزوں جو جب ہم حضور نور دام اقبالہ شہیدہ اسی عرصہ میں فوت ہوئے۔ مقتدا المملک صاحبزادہ محمد عبدالوہاب خان بہادر
 صدر جنگ۔ بقول کم پانزین روز نامہ چوبیس دھڑا لالہ شاد اور بار ٹونک۔ بتایا کہ مشتمل ماہ شعبان المعظم ۱۱۸۷ھ میں محمد علی سید محمد
 مولف نے انتقال کیا۔ جدی صغیر ماہ دہ تا بیخ وفات ہے۔ اسی ایام عہد انصاف میں مقتدا خاص فخر الزمان جناب
 حاجی مولوی محمد رشاد حسین فاضل صاحب ویکم مولوی سید احمد علی صاحب سیماب و جناب مولوی سید علی احمد صاحب
 مراد آبادی و فنی محمد شجاع الدین صاحب وغیرہ و غیرہ فرقہ بعد از خرابی رہگرای منزل ناگر برہم ہوئے۔ علاوہ اسکے ادبیت سے
 اشخاص نو عمر۔ نوجوان پیران دیرین سال بدانش جوان و فنگان ملک عدم کیے پیچے ہوئے۔ المحمل ایک عرصہ تک بازار
 محلات گرم رہا اس قافلہ مستحق کا تاقا بندہ ہر با سلسلہ فوطا لتفہیل کو ایک دفتر درکار ہے اور یہاں نظر باختصار ہے۔ اس حدیث
 درینو الفضل فضل حقیقی قسط سالی ارزانی سے بدل گئی اور شب مکالیف خلق اس قدر بدل بصر نورانی راحت تازہ ہوئی۔
 اب چند قسطو تاریخ وفات مرحومین نامی و گرامی اس موقع پر درج کئے جاتے ہیں ۵

ان سید و مولوی و حاجی	ارشاد حسین خان مکرم	شادی مولیٰ زوار فانی	محمود و بدوستان ہمد
چون کر نو دم از پند سال	ہاتف گفت ای اسد گو شمر	حرف از معرفت مصرعہ بر گیر	تاریخ فہرست کن فرما ہمس
دریغا صرتانین ہر گز نہشت	شعل الدین کنشی بو شہور	چو این داشت آن پابند ملت	چو غلطہ داشت آن مردم مغفور
بیکر سالی آبرو گر	غنی خندان شوش ثوبہ مجبور	چو انا زلب انوسو تاریخ	بگو۔ غشی شعل الدین ہرور
اسی ایام میں جناب صاحبزادہ حافظ محمد امان خان صاحب برادر محمد و شرف المرام احمد و المملک صاحبزادہ احمد بدیشان بہادر فتح جنگ کے موضع اریان میں یک دہن چاہ کندہ کرایا چنانچہ مولف نے یہ قطعہ تاریخ لکھا ۵			
ہر زمان وہ امان میں حق کی رہے	آبرو جو کون کا بانی ہے	دل انار سے لکھو تا ریخ	
چشمہ شمسین جاودانی ہے			
بتایا کہ شہید ویکم ماہ شعبان المعظم ۱۱۸۷ھ میں مدد روز جمعہ تقریب شادی کندی صاحبزادہ حافظ احمد خان خلف اصغر جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان ہمد و کرپتان توپخانہ فہر اولیٰ بادشاہ ترک اختیار جناب صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر			

دلیہ جنگ۔ بعض ظہور آئی۔ بتاریخ بست و ششم ماہ ذی القعدہ صاحب کلان بہادر اہل صاحب فائز دار الیاست ہوئے
 حسب دستور شایستہ و ملاقات و مدارات گل میں آئی۔ بعد ازاں صاحب کلان بہادر نے اسکول ریاست کو معائنہ
 فرمایا۔ صاحبان مقصدہ ذیل ہم کجا بحضور والائے۔ نجم الامر الاحتشام الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان بہادر
 صفدر جنگ۔ نائب الیاست اعتبار الامر مدیر الملک صاحبزادہ محمد ہایت الدخان بہادر ذیہ جنگ۔ کرنیل فوج۔ مرزا
 محمد علیخان صاحب مہر کونسل صیغہ حسرات و جنگلات وغیرہم۔ روپے صاحب کلان بہادر و موصوف طلبا ہی مدرسہ
 یہ اشعار پڑھے۔ آج ہون علم و ہنر و نو فدا کی سند پڑ والی صاحب ہوئے رونق فراز کی سند پڑ آفتاب شانی فکرت جب ہوا
 سایہ فگن ہو بڑ گئی خوشترید تابان سے ضیائی سند پڑ اب ہوا توان بخت بین ہوا خواہاں علم پڑ بندہ گئی سہل عالم میں ہوا ہی ہر
 خاک پاسے حضرت نواب والا جاہ سے پڑ غیرت خوشترید ہے نور و ہمای مدیسہ پڑ بالائی دولت و اقبال روز افزون رہے
 اپنے آقا کے لئے یہ ہر دعائی مدرسہ پڑ مدرسہ یارب یومین پائار ہے رونق مدام پڑ اوج عزت پر رہے ہر دم لوہی مدرسہ
 حاکمان وقت جب ہوں تقدیر ان مقن پڑ کیون نہ بڑھ جائے ہلا زو علی مدرسہ = بتاریخ بست و دوم ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۹
 شادی کھدائی صاحبزادہ محمد عبدالشکور خان غلت اکبر صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان باسماۃ الیاس بیگم دختر نیک اختر
 جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان بہادر کپتان توپخانہ نیر اول۔ حسب آئین اہل خاندان بعض ظہور آئی۔ بتاریخ
 بست و نهم ماہ شعبان المعظم سنہ صدر تقریب شادی صاحبزادہ محمد عبدالصبور خان غلت اصغر صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان صاحب
 باسماۃ عصمت النساء بیگم دختر فرخندہ پیکر نجم الامر الاحتشام الملک جناب صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان بہادر صفدر جنگ
 نائب الیاست۔ حسب آئین اہل خاندان منعقد ہوئی بعد ازاں عقد نکاح حسب تہذیبی حضور انور دام ثناء القہر تفصیل ذیل
 بعض موقع آئے۔ عقد نکاح صاحبزادہ محمد افتخار علیخان غلت حضور انور دام ثناء القہر باسماۃ نفس النساء بیگم بنت صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان
 بہادر غالب جنگ۔ تعداد مہر ہزار روپیہ = عقد نکاح صاحبزادہ محمد تراز علیخان غلت حضور انور دام ثناء القہر
 باسماۃ حمید النساء بیگم دختر صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان صاحب۔ تعداد مہر ہزار روپیہ = عقد نکاح صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان
 غلت حضور انور دام ثناء القہر باسماۃ لطیف النساء بیگم دختر صاحبزادہ محمد سواد خان مرحوم غلت اکبر صاحبزادہ محمود خان بہادر تراز جنگ
 تعداد مہر ہزار روپیہ = عقد نکاح صاحبزادہ محمد نور خان غلت اکبر صاحبزادہ محمد ہایت الدخان بہادر ذیہ جنگ۔ باسماۃ
 رفیقہ النساء بیگم دختر صاحبزادہ محمد لرین خان صاحب آرزو تعداد مہر پنچہزار روپیہ = عقد نکاح صاحبزادہ محمد نور خان غلت اکبر



صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان صاحب باسماۃ حمید النساء بیگم دختر صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو نندہ مہر بنجرار روپیہ =
 عقد نکاح صاحبزادہ محمد عبدالیاسط خان غلت اصغر صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان باسماۃ وحیدہ النساء بیگم دختر صاحبزادہ محمد یونس خان
 صاحب آرزو نندہ مہر بنجرار روپیہ = عقد نکاح صاحبزادہ محمد صغیر یار خان ضلع کراچی صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو باسماۃ
 سیدہ النساء بیگم دختر صاحبزادہ محمد ہایت اللہ خان صاحب بہادرانہ جنگ نندہ مہر بنجرار روپیہ = عقد نکاح صاحبزادہ محمد کراچی خان
 خلع مہر صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو باسماۃ کثیرہ النساء بیگم دختر صاحبزادہ محمد کفایت اللہ خان صاحب نندہ مہر بنجرار روپیہ =
 عقد نکاح صاحبزادہ حافظ محمد احمد نور خان غلت اکبر صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب شیدا باسماۃ مدینۃ النساء بیگم
 دختر صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو۔ تعداد مہر بنجرار روپیہ = اسی ایام میں جناب صاحبزادہ حافظ محمد
 عبد الرؤف خان بہادر کپتان توجانہ نیر دل بطنای پروانہ نوشنودی مزاج حضور انور خطاب زبیر الامر افتخار الملک صاحبزادہ
 حافظ محمد عبد الرؤف خان بہادر نام جنگ معزز و ممتاز فرمائے گئے۔ اور انہیں دونوں میں جناب صاحبزادہ محمد شیعہ علی خان
 بہادر کو بیٹکا حضور والا سے پروانہ نوشنودی مزاج فیض امتزاج حضور اقدس خطاب طلب دیدار الامر اضیاء الملک
 صاحبزادہ محمد شیعہ علی خان بہادر و مرد جنگ عطا ہوا۔ تباہ ششم ہر رمضان المبارک ۱۲۸۷ ہجری مطابق سی ام ماہ دسمبر ۱۲۸۷
 احمد علی خان تخلص شاگرد بی ساکن ٹونک ملازم ریاست جیسو رشاگرد رشید کولت خان ریاست ہوکروٹ سے ملاقی ہوئے
 انسانی گفتگو میں انطباع تباہ ٹونک کی گفتگو آتی معزی علیہ گویا ہوسے کہ بیش گونیش تباہ کی تہ روان ہے چونکہ آنجناب
 عیسوی صدی تمام ہوئی ہے آج آپ ہی تباہ ٹونک افتخام کو پہنچائیں۔ اور کل کی تباہ عیسوی صدی شروع ہوگئی
 آپ ہی تباہ ٹونک کی ترتیب شہر شروع فرمائیں۔ خاکسار نے مومی ایہ سے جواب کیا کہ کولت بعد انطباع مولفہ خود یہ چاہتا تھا
 کہ شغل فن طبابت میں مشغول ہو کر اوقات مستناب بسر کرے کیونکہ پیشہ طبابت میرے خاندان میں قدیم سے چلا آتا ہے اور میرے
 والدہ ابجد کے بڑے بڑے نامی گرامی شاگرد علی انخصوص ریاست رامپور و علی العموم ریاست بہار گذرے ہیں چنانچہ
 پیش ازین ایک نارمہری میسے نام حکیم غلام احمد صاحب قادی کا آیتا جسکی نقل درج ذیل ہے۔ سید صاحب
 والا منقب عالی مناصب خاصہ خاندان مطہری شلالہ دودمان لغوی سید محمد احمد علی صاحب آبرو و سلام اللہ تعالیٰ۔ بد سلام
 سنت الاسلام واضح راہی شہرین باد۔ فقیر غلام احمد قادی شاگرد والدہ اجدان برگزیدہ بارگاہِ صمدت نصیبی محبوب طیبہ
 والدان مکرم کہ این خادم مخبر کردہ امانت از خود و دار و این مستفید دیرینہ چراغ سعوی ستودہ از نور و تشریف از رانی فرمودہ

ودیت را بر نذر یادہ والسلام مع الاکرام فقط راقم الحروف۔ فقیر عکرم احمد قادری موصوفی۔ معزی الیہ نے اس ناسک و پرکار جواہر
 کا آپ تاریخ کوٹلیہ کو فوجہ دونوں میں مرتب کر سکتے ہیں بعد اقسام تاریخ مذکور جو امر کو ز خاطر خاطر ہے ہیں مناسب و معلومت و
 ہر چیز کو طے کرنے میں شام الیہ کی تاریخ کہ نہ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۸ء و یک ماہ جنوری ۱۹۱۰ء ہر تاریخ کو ٹولہ کو طے کر دیا
 لکھنا شروع کر دیا ہے ربیع الاول ۱۳۲۸ء خاتم النبیین یہ تاریخ بھی تاریخ کوٹلیہ کی طرح اقسام کو پونچھائے۔ آمین شمس آمین۔
 شکر خدای کریم کہ این کتاب در مطبعہ فیض اہل ہیم درین ایام ہیئت التیام کوائف انضمام کو نامد و بود آغاز و تولید و انجام صورت
 اقسام پذیرفت۔ ابتدا طبع و نشر تاریخی آن (تواریخ محمد آباد) نہاد و (جدید راجستان ٹونک) اسم تاریخی اقسام طبعش
 کر دہ و این قطعہ تاریخ بر کفتم

خاص در حد امین الدولہ بی ای ای
 آشکارا گشت مہم صورت سن اے
 تاریخ راجستان و فقیر ہست و فقیر کل دول
 لغویہ آبرو گفنا یک مصرع و سال
 واریات خاندان۔ و۔ واقعہ شش عمل
 ساقم آئینہ تاریخ و رار دو۔ کز و

قطعہ تاریخ من تاریخ افکار کہ بارشاعر مستند نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد لکنوی سلمہ السد القوی۔

کتاب بے بدل نہ قبولیت
 بلا شک آبروئی صاحب فن
 بڑی سال طبع او دم سکر
 اسد گفتم۔ تاریخ مزین

ایضاً

رقم کے ہیں جو حالات ٹونک میں
 تو آبرو نے جوی محنت و مشقت کی
 بھال طبع فکر کر کے گردن مہم

اسدیکہ کندو کہ۔ تاریخ لا جواب لکھی

تقریب تاریخ ٹونک۔ بنیان بنشی محمد سعید خان سعید ولد حافظ عظیم السد خان ساکن ٹونک ملازم نظامت سازات صدر شاگرد
 خواجہ اشرف المملک بیر خوجہ کلن خواجہ رقم خان جناب مولوی سید محمد اصغر علی صاحب آبرو خلف مہم غفرۃ العما زیدۃ الفضلۃ قدوقہ
 اسکا مولانا سکیم سید محمد انور علی صاحب استاد و حاج خاص حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آباد گاہ۔

سبحان اللہ کتاب تاریخ ٹونک کہ جسکا تاریخ نام۔ جدید راجستان ٹونک۔ ہے تہذیب نفس و سہاست مدن کے لئے ایک
 دستور العمل سترگ ہے جسکا ہر ادنی فقرہ ایک تنگہ کا آبرو بزرگ ہے۔ عوس استعد و کی اسکی پیش کیا سطر نیور کران بہا
 قابلیت ہے۔ اور شوکت و حکمت فرمانروایان نامدار کے لئے ایک معقول صورت ہے۔ تاریخ وانی و انشا پر وازی سیر استاد
 مسلم الثبوت بلغ و ادیب کا حصہ ہے۔ اور قرعین بیرون از قیاس لکھنا محض قطعہ ہے۔ تاریخ ہدایں نہایت بر ملا ہے

بقول شخصہ ہاتھ لگن کو آری کیا ہے۔ قطعہ تاریخ طبع عرض کرتا ہوں اس مختصر سے طول کا کام لیتا ہوں۔
 نوشتہ چتر تاریخ اوستا ہون کہوشن مت بت نامی گراوی چتر نگار پنج معبد گفتا خروگو۔ تواریخ نامی
 تقریر تاریخ ٹونک۔ پنجاب منشی شیخ احمد صاحب متوزا ہندو منشی حکیم سپاہ دارا ریاست ٹونک غلط منشی شیخ محمد عبدالکریم صاحب
 کار پرواز اثرات الامام احمد الملک جاب صاحب خروا و احمد یا رضا صاحب بہادر فتح جنگ شاگرد حضرت تارخ ٹونک۔
 ماشارتہ کتاب تارخ ٹونک جبکا تاریخ نام (مطلع معین ابراہیم) ہے۔ فی الواقع اسم ہا سنی طبع سلیم ہے۔ کیا کہنا چار
 روسا رذوالاقتدار کے حالات مختصر طول کی کیفیت و کلام ہے جن بلاغت و معانی کی اس دریا سے آب و دین و مومن جوش زن ہیں
 کیونکہ نمبر سے اس تا سلسلہ الثبوت الخاطب بفر الشہر استہ الملک جواہر رقم خان پیر پنج شکر۔ جن جہتہ رتوضیف و تعریف لکھی
 جائے جیسے جہد ربع مہرانی میں مبالغہ کیا جائے روا ہے بقول شخصہ ہی قول صادق آئیگا کہ چوٹا سہ بڑی بات اسی بات
 سے تقریر ظہن کچھ تقریر نہیں کر سکتا ہوں قطعہ تاریخ عرض کرتا ہوں سے

چتر تاریخ اوستا ہون رقم کرد۔ منز کو گیم جو مہر عالم افروز۔ جو کرد مکر سال ہر سوزل۔ کو تاریخ این۔ تاریخ دلسوز
 قطعہ تاریخ سن تلک انکار گہر یا جاب سید محمد الرزاق صاحب کلامی غلط کہ جاب سید محمد سید صاحب مرحوم انکار ریاست
 ٹونک۔ مصنف مصہام الاسلام ترجمہ فوج الشہام۔

میر خوش آبرو نے یہ کتاب۔ خوب اور عمدہ لکھی ہے میں نے قال۔ نظر طرز نظر پاون کی مٹا۔ غم کے تامل میں یہاں بل کمال
 داو کیا انشا ہے کیا انشا ہے۔ حکیم سے دیکھا دیکھا جو حال۔ یہ کوئی تاریخ ہے یا جام جم۔ کیونکہ سپہ جان خیر و ہوش مال
 اس سے جو مرد روز زندہ ہو۔ آپ دیوان ایسا لگے کیا ہو مال۔ او کلامی شاہین اس سے ہوا۔ اور چاکار لکھے اس کا سال
 درواہانت از سر پام فلک۔ راہ بنی تاریخ جس بے مثال۔ ۱۹۱۹ء

قطعہ تاریخ دست نادر و نوشیخ از خراج طبع موزون روزان خواص غفر منشی محمد ابراہیم خان المتخلص بر مرخلف
 ڈاکٹر منشی محمد خان صاحب مرحوم دار و دوسا رز ریاست ٹونک شاگرد جاب سید نیا احمد صاحب خروا شاگرد حضرت اسد لکنوی
 رتو ہلا کیونکر شوگی اب تواریخ جہان۔ قول ہر اک اسکا و نکو باعث بنیخ۔ غور اسین کا سبکی ہی قدر تلو اسقدر
 شوق کو کنا ہی تو کمدو۔ بے بہا تاریخ جو۔

(حروف مادہ) پ ی ب و ا ت ا ر ی خ ہ ی۔

(اعداد) - 9 - 4 - 7 - 2 - 1 - 7 - 9 - 2 - 1 - 5 - 7 - 2 - 1 - 3 - 5 - 2 - 4 - 7 - 5 - 7 - 4 - 7

۴-۵-۳۰۰-۳۰۰-۹۰-۲-۵۲-۳-۲-۵- میزان کل ۱۸ ۱۳ هجری

تاریخ ٹونک کا جو باخشاظم ثابت ہوا یہ محکومہ تاریخ ہیسی ارشاد مئے صنف نیکو خصال کے غور و فکر مرقم کو تاریخ کی مونی

ہنگامہ آسمان سے بھیجے یوں کہا

قطعه تاج من شایخ افکار گه یار جناب مولوی غنایت حسین خان صاحب شخص غنایت شاگرد حضرت آسده لکنو سید اسد القوی -

مولوی اصغر علی تصنیف تاجیک زاد
 کاندرین درجست عالیزم و همزاد اولمک
 فکرش بر عینیت از سره اورا کفسم

این گفتا - در باب مجموعه حالات طنوک

قطعه تاریخ موزون کرده لاله گو بال نرمان شخص شو ق و لازم میر کار راست تونگ شاگرد مصنف تاریخ خندانه

سکاپرتو نہ کیوں ہو عالمگیر کی یہ تو اک آفتاب ہو تارِ بچہ شوق نے ہی سرورِ کئی واہ کیا لا جواب ہے تارِ بچہ

قطعه تاریخ طبع از منشی حکیم نایب میرزا و المختص به شاد و خلف جناب منشی الاله شک بهاری ال صاحب جمع خرج نویسنده است

مال صدیر گئے ٹونک شاگرد منشی ابراہیم خان رزمی۔

دیکھا جو میں اس کو تو یہ مجھ سے انتخاب نایاب تر شادیہ اسکا سال آمد تاریخ الاحواب نایاب

قطعه تاریخ طبع از کتابخانه جناب پیر محمد حسن صاحب نسخہ (امروموی) زیاده خراب ناطق الملک سید یونس حسن صاحب نسخہ

و سامع لکنہ الاحب کہ از بندہ انتخاب تہ تارخہ ای سنجہ ترمک رسالہ طبع لکھو جس گہر لانا اس بہ ناسرہ بخ

۱۳	۱۹	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

خاتمه

محمد مدد کتاب تاریخ ٹونک تالیف فخر الشعرا ستمد الملک جواہر رقم خان میہنچہ شکن غنور نامہ جویاب سید محمد صغر علیضاً ابرو

طبع ستاره هند واقع شهر آگره مین با تمام کارپرداران مطبع ۲۵ ماه صفر المنظر ۱۳۹۵ هجری مطابق ۱۳ جون ۱۹۱۷ء کو

خیرو برکت کے ساتھ چپ کر باعث فرحت قلوب ناظرین ہوئی۔

تفصیہ اسمائے اہل خاندان امیر تیمور مع تاریخ حیات و ممات وغیرہم

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد مع تفصیل و اثبات و ذکر	کیفیت
۱	حضرت امیر تیمور دلاور میر الک نواب محمد یزد خان بہادر شیرین بنگ	۹۲۰ھ ہجری	۲۰۵ھ جمادی الثانی ۱۲۵۰ھ ہجری	چہار دہ سپہ سالار و دختر و پسر سیرت بخت و سکر کس چوب تفصیل ذیل - از نمبر ۲۳	
۲	حضرت امیر تیمور دلاور میر الک نواب محمد یزد خان بہادر	۲۰۹ھ جمادی الثانی ۱۲۲۲ھ ہجری	۱۳۰ھ محرم الحرام ۱۲۹۰ھ ہجری	ہشت پسر و بہت دختر جملہ با نژادہ کس چوب تفصیل ذیل - از نمبر ۲۵ تا نمبر ۳۴	
۳	صاحبزادہ حافظ محمد عبد الکبریم خان صاحب	۲۳۰ھ ربیع الثانی ۱۲۳۲ھ ہجری	۱۴۰ھ ربیع الثانی ۱۲۸۹ھ ہجری	سید پسر و بہت دختر و بخت و سکر ذیل - از نمبر ۳۵ تا نمبر ۱۰۹	
۴	صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان صاحب	۲۳۴ھ ہجری	۲۳۹ھ جمادی الثانی ۱۲۹۴ھ ہجری	یک پسر یعنی صاحبزادہ احمد اللہ خان تفصیل اولاد ان از نمبر ۱۱۰ نمبر ۱۱۱ پسر بہادر و دختر	
۵	صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحب	۱۳۹ھ ہجری	۱۴۰ھ ذی قعدہ ۱۲۹۰ھ ہجری	سید پسر و بہت دختر و بخت و سکر منفصل ذیل - از نمبر ۱۱۲ تا نمبر ۱۱۴	
۶	صاحبزادہ حافظ محمد جلال خان صاحب	۱۳۰ھ ہجری	۲۴۰ھ ربیع الثانی ۱۲۸۴ھ ہجری	دو پسر و بہت دختر و بخت و سکر ذیل - از نمبر ۱۱۵ تا نمبر ۱۱۸	
۷	صاحبزادہ محمد کمال خان صاحب	۱۳۱ھ ہجری	۲۴۰ھ ربیع الثانی ۱۲۸۴ھ ہجری	۵ پسر و بہت دختر +	لا ولد فوت ہوئے

نمبر شمار	تفصیل شمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۸	صاحبزادہ احمدیار خان صاحب تخلص فی	۱۲۳۳ هجری	۱۲۶۰ هجری	۳۱ - رمضان المبارک یک پسر و دو دختر بزرگی کس مفصل وین از نسبت ۱۲۰ تا ۱۲۸	
۹	صاحبزادہ ابوعلینا صاحب	۱۲۳۷ هجری	۱۲۷۰ هجری	۳۰ - جب سید پسر و دو دختر بزرگی کس مفصل وین از نسبت ۱۲۳ تا ۱۲۸	
۱۰	صاحبزادہ محمد بنت بلخان صاحب	۱۲۳۵ هجری	۱۲۹۳ هجری	۴۰ - بیع امثال پنج پسر و چهار دختر بزرگی کس مفصل وین از نسبت ۱۲۹ تا ۱۳۶	
۱۱	صاحبزادہ محمد مین خان صاحب	۱۲۳۶ هجری	۱۲۹۵ هجری	۴۰ - محرم الحرام یک پسر و یک دختر بزرگی کس مفصل وین از نسبت ۱۳۳ تا ۱۳۹	
۱۲	صاحبزادہ حافظ محمد اکرم خان صاحب	۱۲۳۹ هجری	۱۳۱۰ هجری	۱۵ - رمضان المبارک یک پسر و پنج دختر بزرگی کس مفصل وین از نسبت ۱۳۰ تا ۱۳۵	
۱۳	صاحبزادہ محمد ہدایتا سد خان صاحب	+	+	+	انسان سے نصرتی من دور دے اولاد ماجد و اولاد انتقال کیا -
۱۴	صاحبزادہ محمد جبار کیر خان	+	+	+	ایضاً
۱۵	صاحبزادہ فتح میر خان	+	+	+	ایضاً
۱۶	حیات بیک محمد حسن خان نہ بی شکوہ صاحبزادہ بخشی محمد کیر خان صاحب خلف صاحبزادہ بخشی صاحب محمد خان صاحب مردم	+	۲۸ - محرم الحرام ۱۲۶۲ هجری روز پنجشنبہ	یک پسر و یک دختر یعنی صاحبزادہ محمد کثایت سد خان جانی بیک الغالب - نواب بوبیک بیکو صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب محرم	نواب بوبیک لادلو فوت ہوئے محمد کثایت سد خان جانی بیک الغالب - نواب بوبیک بیکو صاحبزادہ محمد نصیر خان صاحب محرم

نمبر شمار	تفصیل شمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۷	فیض بیگم صاحبزادہ احمد یا خان بہادر فتح جنگ مرحوم	+	+		ان بیگم کے اولاد ترقی انون صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب کبر صاحبزادہ محمد امان خان صاحب انسا بیگم نام کرما اور اس دختر بیگم خدی شادی صاحبزادہ محمد ایوب خان صاحب کی ایک بیگم دوبہ بیگم صاحبزادہ محمد ایوب خان والیاس خان تولد ہوئے افسوس عید شہاب الدین دونوں ابھی تک بقا ہوئے کی پیدائش کی تاریخ تاریخ نامین آپکا ہے ۱۳۱۰ ہجری میں صاحبزادہ محمد ایوب خان کی شادی صفیۃ النساء بیگم دختر صاحبزادہ محمد یعقوب خان سے ہوئی ایک بیگم سے دو لڑکیاں عالمہ و مریمین صاحبزادہ محمد ایوب خان کی شادی کلسہ جری میں سیدۃ النساء بیگم صاحبزادہ محمد یعقوب علیخان قلمداد سے بعض نمبر آئی ایک بیگم لہن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۸	فاطمہ بیگم منکوجہ صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب بیگم	+	+		صاحبزادہ محمد امجد الدار خان صاحب مرحوم صاحبزادہ محمد کمال الدار خان صاحب اعتبار لاء امجد الدار خان صاحب صاحبزادہ داریت الدار خان صاحب امجد الدار خان صاحب صاحبزادہ محمد حمید الدار خان صاحب صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب صاحبزادہ بلیقیس زبانی بیگم منکوجہ صاحبزادہ عبدالغفور خان صاحبزادہ زبانی بیگم منکوجہ صاحبزادہ حافظ محمد عبدالرؤف خان صاحب۔
۱۹	گلشن بیگم منکوجہ محمد نادر شاہ خان صاحب سرور	+	+		صاحبزادہ شاہ احمد شاہ خان مرحوم صاحبزادہ احمد شاہ خان کوہستانیکے والدین کے سبب زبانی کے والد انہی ایک خسر سہ ماہ محمد زبانی بیگم منکوجہ صاحبزادہ حامد خان صاحب اصغر خان صاحبزادہ حافظ محمد عبدالکریم خان بہادر یادگار ہے
۲۰	اشرف بیگم منکوجہ صاحبزادہ محمد امیر شاہ خان صاحب منفور				صاحبزادہ محمد یوسف خان۔ صاحبزادہ محمد یوسف خان۔ صاحبزادہ محمد یعقوب خان مرحوم۔ زبانی بیگم منکوجہ صاحبزادہ علی محمد خان صاحب ادریس جہان بیگم منکوجہ صاحبزادہ محمد علی احمد خان صاحب خلیفہ دوسری صاحبزادہ احمد احمد خان صاحب
۲۱	رحمت بیگم منکوجہ صاحبزادہ محمد قاسم خان صاحب قلندر دار مرحوم	+	۱۳۱۶ھ ہجری		صاحبزادہ محمد علی خان صاحب صاحبزادہ محمد عبدالغفور خان صاحب
۲۲	بشارت بیگم منکوجہ صاحبزادہ محمد ابراہیم علی خان صاحب قلندر دار	+	۱۳۱۹ھ ہجری		دوسری خسر بیگم منکوجہ صاحبزادہ محمد یوسف خان صاحب علی خان صاحب بیگم منکوجہ صاحبزادہ امجد الدار خان صاحب علی خان صاحب بیگم منکوجہ صاحبزادہ محمد علی خان صاحب قلندر دار۔

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	نمبر اولاد و	کینیت
۲۳	گلاب بیگم مکہ صابزادہ مقام قادر خان صاحب	+	+		سید بی بی دختر بیگم شمس الدین صاحبہ مکہ صابزادہ مقام قادر خان صاحب
۲۴	غلام بیگم مکہ صابزادہ علی محمد خان صاحب	+	۱۲۸۴ ہجری	+	بیگم لاد لاد نوت بہوین
اسماء کے فرزندان حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر					
۲۵	صابزادہ محمد نصیر خان صاحب	۲۳ ربیع الاول ۱۲۴۲ ہجری	۲۵ جب ۱۲۶۲ ہجری		شمس الامام نظام الملک صابزادہ مود خان مہاراجہ جنگ - ۱۶۸۰ء صابزادہ محمد خان مہاراجہ جنگ مہم -
۲۶	صابزادہ محمد بن محمد صاحب	۲۳ جمادی الثانی ۱۲۴۳ ہجری	۲۳ جمادی الثانی ۱۲۴۳ ہجری		لاولدت ہوئے -
۲۷	صابزادہ فیض محمد خان صاحب	۲۴ ربیع الثانی ۱۲۴۵ ہجری	۲۵ ربیع الثانی ۱۲۴۵ ہجری		یوسف بیگم دختر بیگم صابزادہ مود خان مہاراجہ جنگ مہم اصحان مہاراجہ جنگ مہم
۲۸	نواب محمد علی خان بہادر جنگ	۲۵ جمادی الاول ۱۲۴۵ ہجری	۲۳ جمادی الاول ۱۲۴۵ ہجری		دوراد بیگم دختر بیگم صابزادہ مود خان مہاراجہ جنگ مہم
۲۹	صابزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب	۲۳ جمادی الثانی ۱۲۴۵ ہجری	۲۳ جمادی الثانی ۱۲۴۵ ہجری		دوراد بیگم دختر بیگم صابزادہ مود خان مہاراجہ جنگ مہم صابزادہ محمد خان مہاراجہ جنگ مہم
۳۰	صابزادہ محمد علی صاحب بہادر و جنگ	۲۳ جمادی الاول ۱۲۴۵ ہجری	۲۳ جمادی الاول ۱۲۴۵ ہجری		دوراد بیگم دختر بیگم صابزادہ مود خان مہاراجہ جنگ مہم صابزادہ محمد خان مہاراجہ جنگ مہم
۳۱	صابزادہ محمد علی صاحب بہادر و جنگ	۲۳ جمادی الاول ۱۲۴۵ ہجری	۲۳ جمادی الاول ۱۲۴۵ ہجری		دوراد بیگم دختر بیگم صابزادہ مود خان مہاراجہ جنگ مہم صابزادہ محمد خان مہاراجہ جنگ مہم
۳۲	صابزادہ محمد علی صاحب بہادر و جنگ	۲۳ جمادی الاول ۱۲۴۵ ہجری	۲۳ جمادی الاول ۱۲۴۵ ہجری		دوراد بیگم دختر بیگم صابزادہ مود خان مہاراجہ جنگ مہم صابزادہ محمد خان مہاراجہ جنگ مہم

تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تقدیر و اولاد	کیفیت
نورجیان بیگم منگوحہ صاحبزادہ احمد اسدخان صاحب	+		دودختر یعنی معصوم بیگم منگوحہ صاحبزادہ محمدخان صاحب بن علی صاحبزادہ محمد علی بیگ خانصاحب محرم دودختر منگوحہ بیگم صاحبزادہ ولادت ہوئی۔	
آفتاب بیگم منگوحہ صاحبزادہ محمد محمدخان صاحب	+	۱۳۱۲ھ ہجری	یک پسر دودختر یعنی تفصیل صاحبزادہ علی خان کبیر آرا بیگم منگوحہ صاحبزادہ محمد دودختر علی خان کبیر آرا بیگم منگوحہ صاحبزادہ محمد شیر علی خان بہادر	
سکینہ بیگم منگوحہ صاحبزادہ محمد بن علی خان صاحب	+	+	دو پسر و یک دختر یعنی تفصیل صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی خان صاحبزادہ افضل خان بیگم منگوحہ بیگم - فاروق زمانی بیگم - اختر جہانی بیگم	
فاطمہ بیگم منگوحہ صاحبزادہ علی بیگم خان صاحب	+		دودختر یعنی تفصیل ذیل زینب بیگم منگوحہ صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ شیرین بیگم منگوحہ صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ۔	
ولایت بیگم منگوحہ صاحبزادہ روزی محمدخان صاحب	+		یک پسر و یک دختر یعنی تفصیل صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ زمانی بیگم محل اول حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ	
زمرہ بیگم منگوحہ صاحبزادہ محمد عبد اسدخان صاحب	+	+	یک پسر یعنی صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ خان محمد امادہ صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ خان محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ	
مریم بیگم منگوحہ صاحبزادہ محمد امان خان صاحب	+		صاحبزادہ محمد امان خان صاحبزادہ محمد امان خان صاحبزادہ محمد امان خان صاحبزادہ محمد امان خان صاحبزادہ محمد بن علی خان صاحبزادہ محمد بن علی خان صاحبزادہ محمد بن علی خان صاحبزادہ محمد بن علی خان صاحبزادہ محمد بن علی خان صاحبزادہ تولد ہوئی۔ یعنی تفصیل صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ مریم بیگم منگوحہ صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ خلف صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ محمد علی بیگ خان صاحبزادہ	

نمبر شمار	تفصیل اسرار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تقدیر اولاد	کیفیت
فرزندان نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ					
۴۰	این سال در ملک مظفر جنگ بہادر بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ	۲۰ ذی الحجہ	+	چہار دہ چہک خرو خواہد و فرزند پیر گئی بست بخشش کس بوجب تفصیل از تبصرہ تالیف ۸۲	
۴۱	اعظم الامراء قاسم الملک صاحبزادہ سافظہ امیرہ خاتون بہادر صولت جنگ ۱۲۶۸ھ	۲۰ شوال	+	چہار گروہ پنج خیر بن تفصیل - صاحبزادہ محمد الیاس خان و مادر حضور اولاد اقبال صاحبزادہ محمد ادریس خان مرحوم صاحبزادہ محمد لیاقت علیخان بنغور - صاحبزادہ مراد محمد خان میرا کیم جو مدتی جنگ و صاحبزادہ محمد علی محمد علیخان و مدتی جنگ صاحبزادہ محمد حسن علیخان و مدتی جنگ صاحبزادہ محمد الین خان خلف صاحبزادہ عبدالقیم خان مرحوم	
۴۲	افضل الامراء مظفر الملک صاحبزادہ حافظ محمد علی محمد خان بہادر مظفر جنگ ۱۲۶۱ھ	۲۱ رجب	+	چہار گروہ دستہ برین تفصیل - صاحبزادہ محمد سعید علیخان - صاحبزادہ رضا الدین خان مرحوم صاحبزادہ عبد الستار خان بنغور - صاحبزادہ محمد علی محمد علیخان و مدتی جنگ سیر بر آریک شکست آریک	
۴۳	نجم الامراء شہنشاہ الملک صاحبزادہ حافظ محمد عبدالواجہ خان بہادر جنگ ۲۰ ذی الحجہ ۱۲۶۷ھ	+	و پسر چہار خیر بن فرزانہ کیم جو مدتی جنگ عالم جو مدتی آئے برین تفصیل صاحبزادہ محمد علی محمد علیخان و مادر حضور اولاد اقبال صاحبزادہ محمد علی محمد علیخان و مادر صاحبزادہ عبدالواحد خان قانی بہر چہادر خیر شکست آریک		<p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی پائی کی ۱۲۶۵ھ</p> <p>بہادر صولت جنگ جی</p>

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	قد اور اولاد	کیفیت
۴۵	دقار الامراء الملک صاحبزادہ محمد علی محمد خان بہادر ولد جنگ	۳۰- جب ۱۲۷۶ھ ہجری	+	ایک فرزند اور دو دختر بلین زوۃ الشاہ گیم سے تولد ہوئے ہیں تفصیل - صاحبزادہ علی محمد خان - حضرت آقا میرزا الیکیم محمد شکر صاحبزادہ عبدالقدوس خان ملک شمس علیہ السلام باذبحہم شکر صاحبزادہ سردار محمد خان ابن صاحبزادہ محمد علی خان بہادر طرہ جنگ - اور صاحبزادہ صاحب صوف کے چند اولاد بلین چند عمرات عالم جو حین آئین - بتفصیل ذیل - صاحبزادہ محمد علی محمد خان صاحبزادہ محمد علی شہید خان - صاحبزادہ محمد علی محمد خان - حسن الشاہ گیم شکر محمد گاہر علی خان جاگیر دار گڑھ پڑاؤ -	
۴۶	صاحبزادہ محمد عبدالصمد خان بہادر غرضت جنگ	۲۱- ذی قعدہ ۱۲۷۰ھ ہجری	+	یک فرزند بلین فاروق زمانی گیم سے پیدا ہوا یعنی صاحبزادہ محمد علی شہید خان اور صاحبزادہ عبدالقدوس خان شکر گیم شکر سے عالم جو دین آیا -	
۴۷	صاحبزادہ محمد صفی اللہ خان صاحب	۱۶- رمضان المبارک ۱۲۷۶ھ ہجری	+	دو فرزند بلین محمد الیکیم سے تولد ہوئے یعنی صاحبزادہ محمد صفی اللہ خان صاحبزادہ محمد سعید اللہ خان -	
۴۸	صاحبزادہ محمد صدیق خان بہادر دلیر جنگ	۱۲ھ	+		
۴۹	صاحبزادہ محمد رفیق خان صاحب	۵- شوال ۱۲۷۷ھ جمادی	+	ایک فرزند بلین آئیہ گیم سے عالم جو دین آیا یعنی صاحبزادہ محمد رفیق خان دو فرزند اور ایک دختر غفریہ گیم شکر سے پیدا ہوئے - ایک دختر بلین بلاہ گیم سے عالم جو دین آئی -	
۵۰	صاحبزادہ محمد متین اللہ خان مرزم	۱۶- جمادی الثانی ہجری		ابن بیرون صاحبزادہ حسن شکر گیم سے انتقال کیا -	
۵۱	صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان صاحب غفر	+	+	ایضاً	
۵۲	صاحبزادہ محمد رفیق اللہ خان بہادر	+	+	ایضاً	

نمبر شمار	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	نقد اولاد	کیفیت
بنات نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ					
۵۳	قیہ بیگم کنوہ صاحبزادہ محمد عنایت الدخان بہادر جنگ	+	+	یک خنہ بیگم صاحبزادہ گلہار خان بہادر تخلص حسن خان محمود نور دام افشار تشریح کتاب بین و جو ہے۔	صاحبزادہ احسان بیگم نقالی اولاد کی
۵۴	کانیہ بیگم کنوہ صاحبزادہ محمد امیر الدین خان صاحب	+	+	دو پسر و چار دختر	
۵۵	امتہ بیگم کنوہ شہزادہ ثریا بہادر جلدی	+	+	+	یہ بیگم لالہ حسین خان بیگم اپنے بیٹے کانہ بیگم کے زہر کو مبین کیا تھا انوس وہی مسئلہ میں برض و بیضہ فوت ہو گیا۔
۵۶	امتہ الرحمن بیگم کنوہ صاحبزادہ محمد علیہ علیہ خان بہادر جنگ	+	۱۳۱۶ھ	+	یہ بیگم اولاد فوت ہوئیں
۵۷	نرسی جان بیگم کنوہ صاحبزادہ محمد رضا خان صاحب ارپوری	+	+	یک خنہ کا کنوہ اسماء بیگم	
فرزند ان حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب فطیمہ ابراہیم علیخان بہادر جنگ					
۵۸	صاحبزادہ محمد علیہ علیہ خان صاحبزادہ اکبر ولیہد	+	+	۱۳- عمر الحرام ۱۲۹۳ھ ہجری	صاحبزادہ صاحب دین اولاد کی ہر کو فوت ہوئیں
۵۹	صاحبزادہ محمد سعادت علی خان صاحب	+	+	۲۰- صغر النطق ۱۲۹۲ھ ہجری	صاحبزادہ صاحب کے کوئی اولاد نہیں ہے۔
۶۰	صاحبزادہ محمد عبدالرشید خلیفہ صاحب	+	+	۵- برج الثانی ۱۲۹۷ھ ہجری	صاحبزادہ صاحب کی ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہوئی ہے۔
۶۱	صاحبزادہ محمد فاروق علیخان صاحب	+	+	۱۴- ذی قعدہ ۱۳۰۰ھ ہجری	ایضاً

بزرگوار	تفصیل شمار	تاریخ ولادت	تاریخ فوت	تعداد اولاد	کیفیت
۴۲	صاحبزادہ محمد عثمان علیخان صاحب	۱۹- حجب ۱۳۰۶ھ ہجری	+	+	صاحبزادہ صاحب کی بیوی کا کئی اولاد نہیں ہے
۴۳	صاحبزادہ محمد عبدلکواصفا صاحب	۴- رمضان المبارک ۱۳۰۱ھ ہجری	+	+	ایضا
۴۴	صاحبزادہ محمد سید علیخان صاحب	۱۳- ذی قعدہ ۱۳۰۳ھ ہجری	+	+	صاحبزادہ صاحب کی بیوی شادی نہیں ہوئی ہے۔
۴۵	صاحبزادہ محمد عبدالرشاد صاحب	۱۱- بیچ المثل ۱۲۹۶ھ ہجری	+	+	ہیں صاحبزادہ کی شادی غزنو صاحبہ کی بیوی صاحبزادہ محمد زوردار بن خٹن سے بیچ بست دودم ہا شوال ۱۳۰۲ھ میں مرض وقوع آئی۔
۴۶	صاحبزادہ محمد افتخار علیخان صاحب	۱۳۰۳ھ	+	+	ان صاحبزادہ کی شادی تاریخ ہم ماہ شوال ۱۳۰۱ھ ہجری شمس النکیر دختر صاحبزادہ محمد عبدالرشاد بن بلور صاحبہ کی بیوی خوراکے
۴۷	صاحبزادہ محمد تراب علیخان صاحب	۱۸- بیچ المثل روز و شب	+	+	ان صاحبزادہ کی شادی تاریخ ہم ماہ شوال ۱۳۰۲ھ میں صاحبہ کی بیوی خوراکے
۴۸	صاحبزادہ محمد زبیر علیخان صاحب	۹- شوال ۱۳۰۹ھ	+	+	ان صاحبزادہ کی شادی تاریخ ہم ماہ شوال ۱۳۰۲ھ میں لطیفہ صاحبہ کی بیوی دختر صاحبزادہ محمد عبدالرشاد بن بلور صاحبہ کی بیوی خوراکے
۴۹	صاحبزادہ محمد یونس علیخان مرحوم	۱۲۰۴ھ ہجری ۱۲۰۸ھ ہجری	+	+	یہ صاحبزادہ کم سنی میں فوت ہوئے۔
۵۰	صاحبزادہ محمد غیاث الدین خان بنغور	۱۲۹۱ھ ۱۲۹۰ھ	+	+	ایضا
۵۱	صاحبزادہ محمد علاؤ الدین خان بھو	۱۲۹۲ھ ۱۲۹۳ھ	+	+	یہ صاحبزادہ سے صغر سنی میں فوت ہوئے۔

نمبر شمار	تفصیل شمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۶۲	انتر النسا بیگم کنوہ صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب	۱۲۹۰ھ	۱۲۹۰ھ	+	ایکے ایک فرزند ہوا تھا ۱۳۱۵ھ میں ان کا انتقال چند روز بعد راجہی ملک تھا ہوا۔
۶۳	ابراہیم النسا بیگم کنوہ صاحبزادہ محمد احسان الدین صاحب	۱۲۹۰ھ	۱۲۹۰ھ	+	اطلاعت علیہا ان مرحوم صاحبزادہ محمد تہسین افغان صاحبزادہ صاحبزادہ ۱۳۱۵ھ استغیدہ خان صاحبزادہ محمد انعام خان صاحبزادہ ۱۳۱۲ھ صاحبزادہ محمد رشید خان صاحبزادہ محمد سعید خان صاحبزادہ ۱۳۱۳ھ انقر النسا بیگم ۱۳۱۵ھ باقی اولاد بغضل تھالی زندہ ہے
۶۴	امیر النسا بیگم کنوہ صاحبزادہ محمد بلال لطیف صاحبزادہ	۱۲۹۱ھ	۱۲۹۱ھ	+	صاحبزادہ محمد بلال لطیف خان روبروئے والد ماجد لا ولد فوت ہوئے
۶۵	عمر النسا بیگم کنوہ صاحبزادہ عبدالحیہ خان شہناخت صاحبزادہ حافظ محمد عبدالوہاب خان صاحبزادہ	۱۲۹۱ھ	۱۲۹۱ھ	+	یکسپر
۶۶	سعادہ النسا بیگم کنوہ صاحبزادہ محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ محمد عبدالروت خان صاحب	۱۲۹۱ھ	۱۲۹۱ھ	+	بک ختم مسماہ رضیۃ النسا بیگم
۶۷	زکیۃ النسا بیگم کنوہ صاحبزادہ محمد عبدالروت خان شہناخت صاحبزادہ احمد خان سہارو شہزادہ	۱۲۹۱ھ	۱۲۹۱ھ	+	۱۹۔ رضوان الیاس
۶۸	انقر النسا بیگم کنوہ صاحبزادہ محمد عبدالروت خان شہناخت صاحبزادہ محمد عبدالروت خان شہزادہ	۱۲۹۱ھ	۱۲۹۱ھ	+	بک دختر

شماره	تفصیل اسماء	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تسمی و اولاد	کیفیت
۷۸	صدیقہ النساء بیگم ناکندہ	۳۰ ذی القعدة ۱۰۳۰	+		از بیگم کی بی بی شادی نہیں ہوئی
۷۹	صبیہ ناکندہ				
۸۰	صبیہ ناکندہ				
۸۱	ایضاً النساء بیگم کنوہ صاحبہ حافظہ عبدالرحمن خان خٹک صاحبہ احمد یار خان بہادر فتح جنگ	۳۰ ذی القعدة ۱۰۳۰		دو دختر شریل دو بیگم	
۸۲	رشیدہ النساء بیگم فتح جنگ	۲۲ ذی القعدة ۱۰۳۰	+		
۸۳	عزیزہ النساء بیگم خوجہ	۲۹ ذی القعدة ۱۰۳۰	۱۳۰۲	۱۳۰۲	کم کنی مین فوت ہوئی
۸۴	افضلہ النساء بیگم	۲۹ ذی القعدة ۱۰۳۰	+		
۸۵	صاحبہ النساء بیگم کنوہ صاحبہ محمد حسام الدین خان خٹک صاحبہ محمد رفیع محمد خان صاحبہ	۲۰ ذی القعدة ۱۰۳۰	+		
۸۶	صدیقہ النساء بیگم کنوہ صاحبہ محمد علی خان صاحبہ ابن صاحبہ محمد علی خان صاحبہ		+		
فرزندان حضرت نواب امیر الدولہ بہادر مع اولادشان					
۸۷	صاحبہ امیر الدولہ صاحبہ خٹک صاحبہ حافظہ محمد یار خان خٹک صاحبہ	۱۳۰۵	+		بہادر خان صاحبہ کنوہ صاحبہ مفسلہ کنوہ صاحبہ
۸۸	صاحبہ محمد رفیع محمد خان صاحبہ امیر حسام الدین خان صاحبہ	۱۳۱۸			یک پسر کنوہ صاحبہ فرز جنگ سی ایس آئی نائب لاریت مرحوم

نمبر شمار	تفصیل شمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تعداد اولاد	کیفیت
۹۸	یک فرزند از بیگم صاحبزادہ محمد علی خان صاحبزادہ محمد علی خان صاحبزادہ محمد علی خان صاحبزادہ محمد علی خان صاحبزادہ محمد علی خان		+		دو پسر و بی بی
۹۹	نیاں احمدی بیگم صاحبزادہ بنت حکیم محمد علی خان صاحبزادہ بنت حکیم محمد علی خان صاحبزادہ بنت حکیم محمد علی خان	۱۳۱۱ھ	+		دو پسر و بی بی
فرزندان صاحبزادہ حافظ محمد علی خان صاحبزادہ					
۱۰۰	صاحبزادہ محمد علی خان صاحبزادہ محمد علی خان صاحبزادہ محمد علی خان صاحبزادہ محمد علی خان صاحبزادہ محمد علی خان	۱۲۶۲ھ	+		دو پسر و بی بی
۱۰۱	صاحبزادہ محمد علی خان صاحبزادہ محمد علی خان صاحبزادہ محمد علی خان صاحبزادہ محمد علی خان صاحبزادہ محمد علی خان	۱۲۶۶ھ	+		دو پسر و بی بی
۱۰۲	صاحبزادہ محمد علی خان صاحبزادہ محمد علی خان صاحبزادہ محمد علی خان صاحبزادہ محمد علی خان صاحبزادہ محمد علی خان	۱۲۶۱ھ	+		دو پسر و بی بی

نمبر شمار	تفصیل شمار	تابع دلاوت	تابع زفات	تعداد اولاد	کیفیت
۱۰۳	مشرف علی الملک بیداب خسرو زانی بیک کنگدالین صاحب فیض محمد خان صاحب حرم		+		جمار دختر - دود دختر صاحبزاده فیض محمد خان صاحب حرم یکم صدیق بیک کنگدالین صاحبزاده - صفهان بیک کنگدالین جنگ دیگر خیرین بیک کنگدالین صاحبزاده محمد خان بهار زنده جنگ - دود دختر از قلاب محمد علی خان بهار بیداب جنگ - یک استاد بیک کنگدالین شایسته - خدیجه بیک بهار دود بیک - دیگر خشی جهان بیک سنگدالین صاحبزاده محمد رضا خان راجوی -
۱۰۳	خدیجه بیک الملک بیداب مردم کنگدالین صاحب آبادی بیک الملک فیروز زانی بیک				شش فرزند از بیست و دو دختر و پسر و از بیست و شش کشتن کشتن فیض بیک تانبه و دوازده تانبه -
۱۰۵	مغفور بیک کنگدالین شمس الامرا نظام الملک صاحبزاده محمد علی خان بیداب جنگ				یک دختر سمانه - بیک حرم دو پسر و دختر بیک تفصیل صاحبزاده محمد علی خان بهار بیداب جنگ
۱۰۶	نزدیک بیک الملک بیداب بیک کنگدالین نظام الملک بهار دود جنگ				داد و صاحبزاده محمد علی خان بهار دود جنگ - صاحبزاده محمد علی بیداب خان داد و صاحبزاده محمد علی خان بهار دود جنگ - صاحبزاده محمد علی بیداب خان بهار دود جنگ - صاحبزاده محمد علی خان بهار دود جنگ - صاحبزاده محمد علی بیداب خان خشت بیک جنگ - صاحبزاده محمد علی خان بهار دود جنگ - صاحبزاده محمد علی بیداب خان حضور بیک دود محمد علی خان بهار دود جنگ - صاحبزاده محمد علی بیداب خان
۱۰۶	محمد علی بیک الملک بیداب انتمار لادام نور الملک صاحبزاده محمد عبید اللہ خان بهار دود جنگ				یک دختر از بیست و دو دختر و پسر و از بیست و شش کشتن کشتن فیض بیک داد و صاحبزاده محمد علی خان بهار دود جنگ - صاحبزاده محمد علی بیداب خان
۱۰۶	محمد علی بیک الملک بیداب انتمار لادام نور الملک صاحبزاده محمد عبید اللہ خان بهار دود جنگ				یک دختر از بیست و دو دختر و پسر و از بیست و شش کشتن کشتن فیض بیک داد و صاحبزاده محمد علی خان بهار دود جنگ - صاحبزاده محمد علی بیداب خان

میزبنا	تفصیل مسکن	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	تسمیہ اولاد	کیفیت
۱۰۹	امان گیم سنگو صاحبزادہ محمد علی بیگ صاحب شریف کبریا صاحبزادہ محمد غنیام سلطان سرور صاحبزادہ علی بیگ دیگر			کیس پر واکتفہ تہ تیغ محمد سید سلطان عزت پور سلطان - دختر ناکتہ دادر	یہ خوش ترین اہل اہل شیعہ ہیں و شریف چند در چند راہی ملک بقا ۲۰۲۰
۱۱۰	زنی بیگم جو سنگو صاحبزادہ محمد ابوب خان بیگ خان صاحبزادہ محمد محمد علی سلطان منصور از ابن دیگر			دور چو شریف سلطان و محمد سید سلطان	محمد سید سلطان نے بہترین بیگم کی
فرزندان صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان صاحبزادہ					
۱۱۱	مسعود احمد سلطان ملک صاحبزادہ محمد عزت سلطان بہادر صاحبزادہ بیگ	۱۲۹۹ھ	۱۳۰۰ھ	یک بیگم صاحبزادہ محمد سید سلطان اسلام و ملوک و نور و ام قیام -	ابن محمد کیسے تہ تیغ ہیں بیگ صاحبزادہ امان سلطان صاحبزادہ کرامت خان صاحبزادہ از
۱۱۲	مسعود احمد سلطان ملک صاحبزادہ محمد خان بہادر صاحبزادہ بیگ	۱۳۰۰ھ	۱۳۱۰ھ	یک بیگم صاحبزادہ	ابن شریف کیسے تہ تیغ ہیں صاحبزادہ ہے ابن عزت و گیسے ایک تہ تیغ
۱۱۳	صاحبزادہ محمد حفیظ سلطان صاحبزادہ از وطن دیگر	۱۳۰۰ھ	+	بیگم صاحبزادہ	بیگم صاحبزادہ محمد سید سلطان عزت سلطان صاحبزادہ دایہ سلطان صاحبزادہ حبیب سلطان صاحبزادہ سید سلطان صاحبزادہ سلطان حیدر بیگ صاحبزادہ بلقیس خان خاتون صاحبزادہ محمد بشیر خان صاحب -
۱۱۴	مزاری بیگم سنگو صاحبزادہ محمد سید سلطان صاحبزادہ خاتون سلطان ملک صاحبزادہ زریحہ خان بہادر خاتون بیگ			چهار زندہ دست دختر تولد می صاحبزادہ محمد سید سلطان خان صاحبزادہ محمد سید سلطان اسمعیل خان گیشی آہ سنگو صاحبزادہ حافظ محمد سید سلطان خان صاحبزادہ بیگ ملک آہ سنگو صاحبزادہ محمد سید سلطان خان بہادر و زریحہ خان صاحبزادہ محمد صاحبزادہ بہادر خان -	یہ بیگم صاحبزادہ امیر الدین خان - صاحبزادہ محمد سید سلطان خان صاحبزادہ محمد سید سلطان اسمعیل خان گیشی آہ سنگو صاحبزادہ حافظ محمد سید سلطان خان صاحبزادہ بیگ ملک آہ سنگو صاحبزادہ محمد سید سلطان خان بہادر و زریحہ خان صاحبزادہ محمد صاحبزادہ بہادر خان -

[illegible]

نمبر شمار	تفصیل شمار	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	نسب و اولاد	کیفیت
۱۱۹	محمد زانی بگم سکھ صاحب محمد علی بن بہادر صاحب جنگ	۱۲۵۴ھ	+	دودن نہاد چندیان دو بیک بیک ختہ فیصل مستار الامیر معظم الملک صاحبزادہ حافظ محمد مصدق خان بہادر لیرنگ صاحبزادہ محمد رفیق اسد خان صاحب	
۱۲۰	عنایت بگم سکھ صاحبزادہ محمد شاہ زمان خان صاحب ابن بخش محمد زمان خان صاحب	۱۲۵۹ھ	+	یک پسر شیعہ یعنی بدرۃ الامیر اعظم الملک صاحبزادہ حافظ محمد لیرنگ خان صاحبزادہ حافظ محمد عبد الوہاب خان بہادر سکھ دودن دودن لیرنگ ابن مرین بہادر زار جنگ کپتان توپخانہ زبیر تفصیل صاحبزادہ محمد خان داماد حضرت لیرنگ اول داماد جناب صاحبزادہ محمد داماد بہادر صاحبزادہ حافظ اسد خان داماد اسفندیار خان صاحب مرحوم دلیر جنگ لیرنگ بگم سکھ صاحبزادہ محمد شیخ علی خان بہادر ایس بگم سکھ صاحبزادہ عبد الشکور خان ابن صاحبزادہ محمد عبد العزیز خان صاحب -	
۱۲۱	کفایت بگم سکھ صاحبزادہ خانقاہی لیرنگ و خانقاہی ناز خان خیر سرفراز خان بگم سکھ صاحبزادہ	۱۲۶۲ھ	+	سرفراز بگم سکھ فیض محمد حسین خان فیض حسین عنایت حسین خان برادر واداد بخش محمد زمان خان صاحب مرحوم والد بہادر صاحبزادہ محمد ایاز خان بہادر فتح جنگ -	
فرزند ان صاحبزادہ احمد یار خان صاحب جو مختصر آئی					
۱۲۲	صاحبزادہ محمد عبدالرزاق صاحب مختصر آئی	۱۲۶۹ھ	+	یک دختر مسعود سرد جهان بگم سکھ صاحبزادہ محمد عبد القوام خان خلیفہ جتہ صاحبزادہ حافظ محمد لیرنگ خان صاحبزادہ محمد جتہ جنگ - نائب لیرنگ -	
۱۲۳	زبیر بگم سکھ صاحبزادہ احمد سید خان صاحب خلیفہ صاحبزادہ محمد بن محمد بن خلیفہ صاحب مرحوم			یک پسر و دختر برین تفصیل صاحبزادہ ابو سعید خان - صبیہ سکھ صاحبزادہ محمد عبد الحمید خان صاحب مرگ کلیمان صبیہ سکھ صاحبزادہ حافظ محمد لیرنگ خان خلیفہ صاحبزادہ محمد ایاز خان صاحب دختر سکھ صاحبزادہ محمد علی خان صاحب -	

[illegible]

صحف نامہ مقالہ اول تاریخ نوٹس

صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۱۰	۳	۱۲	۹	۱۲	۹	۱۲	۹
۱۴	۶	۱۴	۶	۱۴	۶	۱۴	۶
۲۱	۶	۱۵	۱۰	۱۵	۱۰	۱۵	۱۰
۳	۴	۱۳	۱۱	۱۳	۱۱	۱۳	۱۱
۱۳	۶	۶	۱۲	۶	۱۲	۶	۱۲
۱	۵	۹	۶	۹	۶	۹	۶
۶	۶	۱	۱۴	۱	۱۴	۱	۱۴
۵	۶	۱۴	۱۶	۱۴	۱۶	۱۴	۱۶
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۶	۶	۱۴	۱۶	۱۴	۱۶	۱۴	۱۶
۱۱	۶	۱۳	۶	۱۳	۶	۱۳	۶
۱	۶	۲۱	۶	۲۱	۶	۲۱	۶
۶	۶	۱۹	۲۰	۱۹	۲۰	۱۹	۲۰
۳	۸	۵	۲۱	۵	۲۱	۵	۲۱
۱۶	۶	۱۱	۲۳	۱۱	۲۳	۱۱	۲۳
۱۸	۶	۱	۳۳	۱	۳۳	۱	۳۳
۲۱	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۶	۶	۶	۳۳	۶	۳۳	۶	۳۳

صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط
۱۰۵۱	انبروا	انبر	۱۲	۶۱	لاچورہ	لاچورہ	۱۲	۶۱	لاچورہ
۳۵۲	سانیلیداس	سانیلیداس	۱۵	۶۲	صحت کے مقابلہ میں جانچ ٹوٹنا	صحت کے مقابلہ میں جانچ ٹوٹنا	۱۵	۶۲	صحت کے مقابلہ میں جانچ ٹوٹنا
۱۲۵۳	ساجہ	ساجہ	۱۹	۶۳	عین والدہ حضرت	عین والدہ حضرت	۱۹	۶۳	عین والدہ حضرت
۱	چاند کینہ	چاند کینہ	۱۶	۶۴	انقباض	انقباض	۱۶	۶۴	انقباض
۴۵۴	مالوہ کو گرفتار	مالوہ کو گرفتار	۱۷	۶۵	در ویش	در ویش	۱۷	۶۵	در ویش
۷	سد	سد	۱۹	۶۶	میسر اور دہ	میسر اور دہ	۱۹	۶۶	میسر اور دہ
۲۰	میجر کاٹ	میجر کاٹ	۲۱	۶۷	ہوکر پتھر	ہوکر پتھر	۲۱	۶۷	ہوکر پتھر
۱۸۵۵	فرزا	فرزا	۷	۶۸	قیض	قیض	۷	۶۸	قیض
۳۵۶	میسری	میسری	۱۱	۶۹	میسر	میسر	۱۱	۶۹	میسر
۴	بند رانی	بند رانی	۷	۷۰	دولت کا سینہ	دولت کا سینہ	۷	۷۰	دولت کا سینہ
۷	داور بیگ	داور بیگ	۲	۷۱	سینہ	سینہ	۲	۷۱	سینہ
۱۴	اویڑی	اویڑی	۸	۷۲	شاہ پور	شاہ پور	۸	۷۲	شاہ پور
۱۱۵۷	سیر ختم	سیر ختم	۷	۷۳	ہوکر پتھر	ہوکر پتھر	۷	۷۳	ہوکر پتھر
۷	سیر ختم	سیر ختم	۷	۷۴	لوکین	لوکین	۷	۷۴	لوکین
۱۷۵۸	حسرت کوئی	حسرت کوئی	۹	۷۵	بیت	بیت	۹	۷۵	بیت
۷	سمری امیر	سمری امیر	۱۰	۷۶	عبید اللہ خان	عبید اللہ خان	۱۰	۷۶	عبید اللہ خان
۱۰	نادر پور	نادر پور	۷	۷۷	ہوانی سنگ	ہوانی سنگ	۷	۷۷	ہوانی سنگ
۱۳	کیہا کیہو	کیہا کیہو	۱۷	۷۸	بالا رام سیٹھ	بالا رام سیٹھ	۱۷	۷۸	بالا رام سیٹھ
۱۵	نند پور	نند پور	۱۷	۷۹	الحاج	الحاج	۱۷	۷۹	الحاج
۱۸	علی گڑھ	علی گڑھ	۷	۸۰	چمبرہ	چمبرہ	۷	۸۰	چمبرہ

صفحہ	فصل	صفحہ	فصل	صفحہ	فصل	صفحہ	فصل
۳۲	۴۱	۱۶	۱۴	۱۶	۱۴	۱۶	۱۴
۳۳	۴۲	۱۷	۱۵	۱۷	۱۵	۱۷	۱۵
۳۴	۴۳	۱۸	۱۶	۱۸	۱۶	۱۸	۱۶
۳۵	۴۴	۱۹	۱۷	۱۹	۱۷	۱۹	۱۷
۳۶	۴۵	۲۰	۱۸	۲۰	۱۸	۲۰	۱۸
۳۷	۴۶	۲۱	۱۹	۲۱	۱۹	۲۱	۱۹
۳۸	۴۷	۲۲	۲۰	۲۲	۲۰	۲۲	۲۰
۳۹	۴۸	۲۳	۲۱	۲۳	۲۱	۲۳	۲۱
۴۰	۴۹	۲۴	۲۲	۲۴	۲۲	۲۴	۲۲
۴۱	۵۰	۲۵	۲۳	۲۵	۲۳	۲۵	۲۳
۴۲	۵۱	۲۶	۲۴	۲۶	۲۴	۲۶	۲۴
۴۳	۵۲	۲۷	۲۵	۲۷	۲۵	۲۷	۲۵
۴۴	۵۳	۲۸	۲۶	۲۸	۲۶	۲۸	۲۶
۴۵	۵۴	۲۹	۲۷	۲۹	۲۷	۲۹	۲۷
۴۶	۵۵	۳۰	۲۸	۳۰	۲۸	۳۰	۲۸
۴۷	۵۶	۳۱	۲۹	۳۱	۲۹	۳۱	۲۹
۴۸	۵۷	۳۲	۳۰	۳۲	۳۰	۳۲	۳۰
۴۹	۵۸	۳۳	۳۱	۳۳	۳۱	۳۳	۳۱
۵۰	۵۹	۳۴	۳۲	۳۴	۳۲	۳۴	۳۲
۵۱	۶۰	۳۵	۳۳	۳۵	۳۳	۳۵	۳۳
۵۲	۶۱	۳۶	۳۴	۳۶	۳۴	۳۶	۳۴
۵۳	۶۲	۳۷	۳۵	۳۷	۳۵	۳۷	۳۵
۵۴	۶۳	۳۸	۳۶	۳۸	۳۶	۳۸	۳۶
۵۵	۶۴	۳۹	۳۷	۳۹	۳۷	۳۹	۳۷
۵۶	۶۵	۴۰	۳۸	۴۰	۳۸	۴۰	۳۸
۵۷	۶۶	۴۱	۳۹	۴۱	۳۹	۴۱	۳۹
۵۸	۶۷	۴۲	۴۰	۴۲	۴۰	۴۲	۴۰
۵۹	۶۸	۴۳	۴۱	۴۳	۴۱	۴۳	۴۱
۶۰	۶۹	۴۴	۴۲	۴۴	۴۲	۴۴	۴۲
۶۱	۷۰	۴۵	۴۳	۴۵	۴۳	۴۵	۴۳
۶۲	۷۱	۴۶	۴۴	۴۶	۴۴	۴۶	۴۴
۶۳	۷۲	۴۷	۴۵	۴۷	۴۵	۴۷	۴۵
۶۴	۷۳	۴۸	۴۶	۴۸	۴۶	۴۸	۴۶
۶۵	۷۴	۴۹	۴۷	۴۹	۴۷	۴۹	۴۷
۶۶	۷۵	۵۰	۴۸	۵۰	۴۸	۵۰	۴۸
۶۷	۷۶	۵۱	۴۹	۵۱	۴۹	۵۱	۴۹
۶۸	۷۷	۵۲	۵۰	۵۲	۵۰	۵۲	۵۰
۶۹	۷۸	۵۳	۵۱	۵۳	۵۱	۵۳	۵۱
۷۰	۷۹	۵۴	۵۲	۵۴	۵۲	۵۴	۵۲
۷۱	۸۰	۵۵	۵۳	۵۵	۵۳	۵۵	۵۳
۷۲	۸۱	۵۶	۵۴	۵۶	۵۴	۵۶	۵۴
۷۳	۸۲	۵۷	۵۵	۵۷	۵۵	۵۷	۵۵
۷۴	۸۳	۵۸	۵۶	۵۸	۵۶	۵۸	۵۶
۷۵	۸۴	۵۹	۵۷	۵۹	۵۷	۵۹	۵۷
۷۶	۸۵	۶۰	۵۸	۶۰	۵۸	۶۰	۵۸
۷۷	۸۶	۶۱	۵۹	۶۱	۵۹	۶۱	۵۹
۷۸	۸۷	۶۲	۶۰	۶۲	۶۰	۶۲	۶۰
۷۹	۸۸	۶۳	۶۱	۶۳	۶۱	۶۳	۶۱
۸۰	۸۹	۶۴	۶۲	۶۴	۶۲	۶۴	۶۲
۸۱	۹۰	۶۵	۶۳	۶۵	۶۳	۶۵	۶۳
۸۲	۹۱	۶۶	۶۴	۶۶	۶۴	۶۶	۶۴
۸۳	۹۲	۶۷	۶۵	۶۷	۶۵	۶۷	۶۵
۸۴	۹۳	۶۸	۶۶	۶۸	۶۶	۶۸	۶۶
۸۵	۹۴	۶۹	۶۷	۶۹	۶۷	۶۹	۶۷
۸۶	۹۵	۷۰	۶۸	۷۰	۶۸	۷۰	۶۸
۸۷	۹۶	۷۱	۶۹	۷۱	۶۹	۷۱	۶۹
۸۸	۹۷	۷۲	۷۰	۷۲	۷۰	۷۲	۷۰
۸۹	۹۸	۷۳	۷۱	۷۳	۷۱	۷۳	۷۱
۹۰	۹۹	۷۴	۷۲	۷۴	۷۲	۷۴	۷۲
۹۱	۱۰۰	۷۵	۷۳	۷۵	۷۳	۷۵	۷۳
۹۲	۱۰۱	۷۶	۷۴	۷۶	۷۴	۷۶	۷۴
۹۳	۱۰۲	۷۷	۷۵	۷۷	۷۵	۷۷	۷۵
۹۴	۱۰۳	۷۸	۷۶	۷۸	۷۶	۷۸	۷۶
۹۵	۱۰۴	۷۹	۷۷	۷۹	۷۷	۷۹	۷۷
۹۶	۱۰۵	۸۰	۷۸	۸۰	۷۸	۸۰	۷۸
۹۷	۱۰۶	۸۱	۷۹	۸۱	۷۹	۸۱	۷۹
۹۸	۱۰۷	۸۲	۸۰	۸۲	۸۰	۸۲	۸۰
۹۹	۱۰۸	۸۳	۸۱	۸۳	۸۱	۸۳	۸۱
۱۰۰	۱۰۹	۸۴	۸۲	۸۴	۸۲	۸۴	۸۲
۱۰۱	۱۱۰	۸۵	۸۳	۸۵	۸۳	۸۵	۸۳
۱۰۲	۱۱۱	۸۶	۸۴	۸۶	۸۴	۸۶	۸۴
۱۰۳	۱۱۲	۸۷	۸۵	۸۷	۸۵	۸۷	۸۵
۱۰۴	۱۱۳	۸۸	۸۶	۸۸	۸۶	۸۸	۸۶
۱۰۵	۱۱۴	۸۹	۸۷	۸۹	۸۷	۸۹	۸۷
۱۰۶	۱۱۵	۹۰	۸۸	۹۰	۸۸	۹۰	۸۸
۱۰۷	۱۱۶	۹۱	۸۹	۹۱	۸۹	۹۱	۸۹
۱۰۸	۱۱۷	۹۲	۹۰	۹۲	۹۰	۹۲	۹۰
۱۰۹	۱۱۸	۹۳	۹۱	۹۳	۹۱	۹۳	۹۱
۱۱۰	۱۱۹	۹۴	۹۲	۹۴	۹۲	۹۴	۹۲
۱۱۱	۱۲۰	۹۵	۹۳	۹۵	۹۳	۹۵	۹۳
۱۱۲	۱۲۱	۹۶	۹۴	۹۶	۹۴	۹۶	۹۴
۱۱۳	۱۲۲	۹۷	۹۵	۹۷	۹۵	۹۷	۹۵
۱۱۴	۱۲۳	۹۸	۹۶	۹۸	۹۶	۹۸	۹۶
۱۱۵	۱۲۴	۹۹	۹۷	۹۹	۹۷	۹۹	۹۷
۱۱۶	۱۲۵	۱۰۰	۹۸	۱۰۰	۹۸	۱۰۰	۹۸
۱۱۷	۱۲۶	۱۰۱	۹۹	۱۰۱	۹۹	۱۰۱	۹۹
۱۱۸	۱۲۷	۱۰۲	۱۰۰	۱۰۲	۱۰۰	۱۰۲	۱۰۰
۱۱۹	۱۲۸	۱۰۳	۱۰۱	۱۰۳	۱۰۱	۱۰۳	۱۰۱
۱۲۰	۱۲۹	۱۰۴	۱۰۲	۱۰۴	۱۰۲	۱۰۴	۱۰۲
۱۲۱	۱۳۰	۱۰۵	۱۰۳	۱۰۵	۱۰۳	۱۰۵	۱۰۳
۱۲۲	۱۳۱	۱۰۶	۱۰۴	۱۰۶	۱۰۴	۱۰۶	۱۰۴
۱۲۳	۱۳۲	۱۰۷	۱۰۵	۱۰۷	۱۰۵	۱۰۷	۱۰۵
۱۲۴	۱۳۳	۱۰۸	۱۰۶	۱۰۸	۱۰۶	۱۰۸	۱۰۶
۱۲۵	۱۳۴	۱۰۹	۱۰۷	۱۰۹	۱۰۷	۱۰۹	۱۰۷
۱۲۶	۱۳۵	۱۱۰	۱۰۸	۱۱۰	۱۰۸	۱۱۰	۱۰۸
۱۲۷	۱۳۶	۱۱۱	۱۰۹	۱۱۱	۱۰۹	۱۱۱	۱۰۹
۱۲۸	۱۳۷	۱۱۲	۱۱۰	۱۱۲	۱۱۰	۱۱۲	۱۱۰
۱۲۹	۱۳۸	۱۱۳	۱۱۱	۱۱۳	۱۱۱	۱۱۳	۱۱۱
۱۳۰	۱۳۹	۱۱۴	۱۱۲	۱۱۴	۱۱۲	۱۱۴	۱۱۲
۱۳۱	۱۴۰	۱۱۵	۱۱۳	۱۱۵	۱۱۳	۱۱۵	۱۱۳
۱۳۲	۱۴۱	۱۱۶	۱۱۴	۱۱۶	۱۱۴	۱۱۶	۱۱۴
۱۳۳	۱۴۲	۱۱۷	۱۱۵	۱۱۷	۱۱۵	۱۱۷	۱۱۵
۱۳۴	۱۴۳	۱۱۸	۱۱۶	۱۱۸	۱۱۶	۱۱۸	۱۱۶
۱۳۵	۱۴۴	۱۱۹	۱۱۷	۱۱۹	۱۱۷	۱۱۹	۱۱۷
۱۳۶	۱۴۵	۱۲۰	۱۱۸	۱۲۰	۱۱۸	۱۲۰	۱۱۸
۱۳۷	۱۴۶	۱۲۱	۱۱۹	۱۲۱	۱۱۹	۱۲۱	۱۱۹
۱۳۸	۱۴۷	۱۲۲	۱۲۰	۱۲۲	۱۲۰	۱۲۲	۱۲۰
۱۳۹	۱۴۸	۱۲۳	۱۲۱	۱۲۳	۱۲۱	۱۲۳	۱۲۱
۱۴۰	۱۴۹	۱۲۴	۱۲۲	۱۲۴	۱۲۲	۱۲۴	۱۲۲
۱۴۱	۱۵۰	۱۲۵	۱۲۳	۱۲۵	۱۲۳	۱۲۵	۱۲۳
۱۴۲	۱۵۱	۱۲۶	۱۲۴	۱۲۶	۱۲۴	۱۲۶	۱۲۴
۱۴۳	۱۵۲	۱۲۷	۱۲۵	۱۲۷	۱۲۵	۱۲۷	۱۲۵
۱۴۴	۱۵۳	۱۲۸	۱۲۶	۱۲۸	۱۲۶	۱۲۸	۱۲۶
۱۴۵	۱۵۴	۱۲۹	۱۲۷	۱۲۹	۱۲۷	۱۲۹	۱۲۷
۱۴۶	۱۵۵	۱۳۰	۱۲۸	۱۳۰	۱۲۸	۱۳۰	۱۲۸
۱۴۷	۱۵۶	۱۳۱	۱۲۹	۱۳۱	۱۲۹	۱۳۱	۱۲۹
۱۴۸	۱۵۷	۱۳۲	۱۳۰	۱۳۲	۱۳۰	۱۳۲	۱۳۰
۱۴۹	۱۵۸	۱۳۳	۱۳۱	۱۳۳	۱۳۱	۱۳۳	۱۳۱
۱۵۰	۱۵۹	۱۳۴	۱۳۲	۱۳۴	۱۳۲	۱۳۴	۱۳۲
۱۵۱	۱۶۰	۱۳۵	۱۳۳	۱۳۵	۱۳۳	۱۳۵	۱۳۳
۱۵۲	۱۶۱	۱۳۶	۱۳۴	۱۳۶	۱۳۴	۱۳۶	۱۳۴
۱۵۳	۱۶۲	۱۳۷	۱۳۵	۱۳۷	۱۳۵	۱۳۷	۱۳۵
۱۵۴	۱۶۳	۱۳۸	۱۳۶	۱۳۸	۱۳۶	۱۳۸	۱۳۶
۱۵۵	۱۶۴	۱۳۹	۱۳۷	۱۳۹	۱۳۷	۱۳۹	۱۳۷
۱۵۶	۱۶۵	۱۴۰	۱۳۸	۱۴۰	۱۳۸	۱۴۰	۱۳۸
۱۵۷	۱۶۶	۱۴۱	۱۳۹	۱۴۱	۱۳۹	۱۴۱	۱۳۹
۱۵۸	۱۶۷	۱۴۲	۱۴۰	۱۴۲	۱۴۰	۱۴۲	۱۴۰
۱۵۹	۱۶۸	۱۴۳	۱۴۱	۱۴۳	۱۴۱	۱۴۳	۱۴۱
۱۶۰	۱۶۹	۱۴۴	۱۴۲	۱۴۴	۱۴۲	۱۴۴	۱۴۲
۱۶۱	۱۷۰	۱۴۵	۱۴۳	۱۴۵	۱۴۳	۱۴۵	۱۴۳
۱۶۲	۱۷۱	۱۴۶	۱۴۴	۱۴۶	۱۴۴	۱۴۶	۱۴۴
۱۶۳	۱۷۲	۱۴۷	۱۴۵	۱۴۷	۱۴۵	۱۴۷	۱۴۵
۱۶۴	۱۷۳	۱۴۸	۱۴۶	۱۴۸	۱۴۶	۱۴۸	۱۴۶
۱۶۵	۱۷۴	۱۴۹	۱۴۷	۱۴۹	۱۴۷	۱۴۹	۱۴۷
۱۶۶	۱۷۵	۱۵۰	۱۴۸	۱۵۰	۱۴۸	۱۵۰	۱۴۸
۱۶۷	۱۷۶	۱۵۱	۱۴۹	۱۵۱	۱۴۹	۱۵۱	۱۴۹
۱۶۸	۱۷۷	۱۵۲	۱۵۰	۱۵۲	۱۵۰	۱۵۲	۱۵۰
۱۶۹	۱۷۸	۱۵۳	۱۵۱	۱۵۳	۱۵۱	۱۵۳	۱۵۱
۱۷۰	۱۷۹	۱۵۴	۱۵۲	۱۵۴	۱۵۲	۱۵۴	۱۵۲
۱۷۱	۱۸۰	۱۵۵	۱۵۳	۱۵۵	۱۵۳	۱۵۵	۱۵۳
۱۷۲	۱۸۱	۱۵۶	۱۵۴	۱۵۶	۱۵۴	۱۵۶	۱۵۴
۱۷۳	۱۸۲	۱۵۷	۱۵۵	۱۵۷	۱۵۵	۱۵۷	۱۵۵
۱۷۴	۱۸۳	۱۵۸	۱۵۶	۱۵۸	۱۵۶	۱۵۸	۱۵۶
۱۷۵	۱۸۴	۱۵۹	۱۵۷				

۱	غلط	صحیح	۲	۱	غلط	صحیح	۲	۱	غلط	صحیح	۲
۸۰	گوید باما	گوید باما	۹۷	۱۲	مزبور مقدم گوشت	مزبور مقدم گوشت	۱۰۳	۱۲	صاحب سجاد دقت	صاحب سجاد دقت	۱۰۳
۸۳	۱۳۹۹	۱۳۹۹	۹۷	۱	عبدالمعتمد	عبدالمعتمد	۱۰۳	۲۰	بہر سالش	بہر سال	۲۰
۸۵	عبدالغنی	عبدالغنی	۵	۵	امین الدین امجدہ	امین الدین امجدہ	۵	۵	والا اقدار	والا اقدار	۵
۱۷	مثل ہر	مثل ہر	۱۹	۱۹	والا اورد	والا اورد	۱۱۰	۷	پڑھنا پڑھنا	پڑھنا پڑھنا	۷
۲۱	یادش	یادش	۵۸	۴	سن فوت	سن فوت	۹	۹	بنوتہ	بنوتہ	۹
۸۷	سور	سور	۱۰	۱۰	کر فکر	کر فکر	۱۱	۱۱	ملاقات ہوئی	ملاقات کی	۱۱
۱۱	بہتم	بہتم	۹۹	۷	شورش	شورش	۱۱۱	۶	اتواپ تپیل	اتواپ تپیل	۶
۸۸	ہست	ہست	۱۰	۱۰	خوش	خوش	۷	۷	برگینی	برگینی	۷
۷	جمال صاحب	جمال صاحب	۱۷	۱۷	گیا	گیا	۱۶	۱۶	بنج	بنج	۱۶
۱۷	ہفت	ہفت	۱۸	۱۸	اجنٹ	اجنٹ	۱۸	۱۸	جو	جو	۱۸
۸۹	بنا بر	بنا بر	۲۱	۲۱	بجے	بجے	۱۱۲	۵	لطف آد	لطف آد	۵
۸۹	برج نوٹ	برج نوٹ	۱۰۰	۲	گیا	گیا	۱۲	۱۲	خفت اکبر	خفت اکبر	۱۲
۹۰	گوئے طلا	گوئے طلا	۱۰۱	۸	معائنہ	معائنہ	۱۰۱	۸	صاحبزادہ محمد	صاحبزادہ محمد	۱۰۱
۹۲	رڈینتی	رڈینتی	۱۰۷	۱۰	بست چنبرہ ہزار	بست چنبرہ ہزار	۱۰۷	۱۰	ہایت اشدن	ہایت اشدن	۱۰۷
۱۳	ع	ع	۱۰۷	۱۰	بست ہزار ہزار	بست ہزار ہزار	۱۰۷	۱۰	اسی ایام میں	اسی ایام میں	۱۰۷
۱۶	سلامی ہدی	سلامی ہدی	۱۰۷	۱۰	مہل -	مہل -	۱۰۷	۱۰	صاحبزادہ محمد	صاحبزادہ محمد	۱۰۷
۱۷	پرہی	پرہی	۱۱۰	۱۸	زنگ	زنگ	۱۱۰	۲۱	آفتاب رحمت	آفتاب رحمت	۲۱
۹۳	بکس	بکس	۱۰۳	۴	ہست می	ہست می	۱۱۵	۱	سابق کوکاش	سابق کوکاش	۱
۱۵	تشریف لوائے	تشریف لوائے	۱۶	۱۶	بدر پیشکش	بدر پیشکش	۲۰	۲۰	گنڈر	گنڈر	۲۰
۹۴	منقہ ہوا	منقہ ہوا	۲۱	۲۱	نکور کو ہوز	نکور کو ہوز	۱۱۶	۸	نوابین لود	نواب جان	۸

صحنه	خط	صحنه	خط	صحنه	خط	صحنه	خط
۱۱۹	۱۰	بجیت	بجیت	۱۳۰	۱۱	جبول	بجیت
۱۱۸	۹	دام اقبال پرست	دام اقبال پرست	۱۳۲	۱۰	صدر پرگنا	صدر پرگنا
۱۱۹	۱۳	یہ روز	یہ روز			دفتر	دفتر
۱۲۰	۹	سرکاستہ خانہ	سرکاستہ خانہ	۱۱		ممبر	ممبر
۱۲۱	۲	خلد کوثر	خلد کوثر	۱۳۳	۴	سوان	سوان
۱۲۲	۹	از	از	۱۳۴	۵	خلد اسد ملکہ	خلد اسد ملکہ
۱۲۳	۱۶	پاس	پاس	۱۳۵	۱۲	اگر	اگر
۱۲۴	۴	گمکت	گمکت	۱۳۶	۵	خیز	خیز
۱۲۵	۱۰	نگر خوشی	نگر خوشی	۱۳۷	۱	ازنگرد	ازنگرد
۱۲۶	۲۱	پونم	پونم	۱۳۸	۳	شعر گینہ	شعر گینہ
۱۲۷	۵	پیر صاحب	پیر صاحب	۱۳۹	۱۵	والا صاحب	والا صاحب
۱۲۸	۳	روانہ ٹوک	روانہ ٹوک	۱۴۰	۱۸	جہستان کشتی	جہستان کشتی
۱۲۹	۸	سین	سین	۱۴۱	۱	رگیلا	رگیلا
۱۳۰	۲	عقلمندی	عقلمندی	۱۴۲	۱۳	باراست	باراست
۱۳۱	۴	فوزہ از	فوزہ از	۱۴۳	۱۲	منبرغ	منبرغ
۱۳۲	۹	بس	بس	۱۴۴	۷	کرم	کرم
۱۳۳	۱۰	محمد سید خان	محمد سید خان	۱۴۵	۸	ساموری	ساموری

۱۶۲	۱	حسبکم	جسبکم	۸	یک نیکو بلوہ	یک نیکو مادہ	۱۸	۱۹۱	عجب	عجب	صحیح
۱۶۵	۱۳	مشابہ	مشابہ	۱۶	این	این	۵	۱۹۲	کے کی	کے کی	صحیح
۱۶۷	۱۱	زمانہ	زمانہ	۱۹	بتارست	بتارداشت	۱۲	۱۹۳	ارضہ	ارضہ	صحیح
۱۶۸	۱	مسطہ الاراس	مسطہ الاراس	۲۱	دغاب زیادت	دغاب زیادت	۲۰	۱۹۴	مشکوئی حضور	مشکوئی حضور	صحیح
۱۶۹	۱۹	باطلش	باطلش	۱۱	اردآن	آرون	۲	۱۹۵	خاتون نالی ہما	خاتون نالی ہما	صحیح
۱۷۰	۹	بہت	بہت	۱۹	سلامت مگیر	سلامت مگیر	۱۷	۱۹۶	واپس	واپس	صحیح
۱۷۱	۱۱	مصاحبان	مصاحبان	۲۰	عیدودینگان	عیدودینگان	۱۸	۱۹۷	استلای ہضہ	استلای ہضہ	صحیح
۱۷۲	۵	دچپند	دچپند	۲۱	شورودور	سورودور	۱۹	۱۹۸	جانبے	جانبے	صحیح
۱۷۳	۱۲	نصارت	نصارت	۸	سادات	سعادات	۱	۱۹۹	ارخندانم	ارخندانم	صحیح
۱۷۴	۱۳	اتہراز	اتہراز	۱۳	دنانیر	دنانیر	۲	۲۰۰	نیر	نیر	صحیح
۱۷۵	۳	ساخت	ساعت	۱۷	دوشنبہ	روز دوشنبہ	۱۹	۲۰۱	بجوش	بجوش	صحیح
۱۷۶	۹	برج دینہ	برج دینہ	۱۸	سوتی	سوتی	۵	۲۰۲	آسیدہ	آسیدہ	صحیح
۱۷۷	۱۰	تحت حکومت	تحت حکومت	۲۰	بسنج	بسوج	۱۸	۲۰۳	تقے	تقے	صحیح
۱۷۸	۲۰	ازبیس فرہ	یک آہوازبس	۹	قدے گمر	قدے گمر	۱۲	۲۰۴	مفت	مفت	صحیح
۱۷۹	۷	فرہ	فرہ	۹	کرشدہ	کرشدہ	۱۳	۲۰۵	زخم	زخم	صحیح
۱۸۰	۷	مصاحبان	مصاحبان	۲۰	کرسنبش	کرسنبش	۹	۲۰۶	کہ آن آمد	کہ آن آمد	صحیح
۱۸۱	۱۱	چچا دہ	چچا دہ	۱۷	زبان	زبان	۲	۲۰۷	آباد باہم	آباد باہم	صحیح
۱۸۲	۴	نشاہدک	نشاہدک	۱۸	کاروان	کاروان	۱	۲۰۸	یاراوجشن	یاراوجشن	صحیح
۱۸۳	۵	سیرگشت	سیرگشت	۱۹	نامش	نامش	۹	۲۰۹	واسطے حکم	واسطے حکم	صحیح
۱۸۴	۹	منقہ	منقہ	۲۰	درولاسخن	درولاسخن	۹	۲۱۰	حکم	حکم	صحیح

صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط
۱۵	دیس کے ہمارے	۲۲۳	۵۵	دراستہ نظر	۱۰	۲۲۳	۱۰
۱۶	حضور والا لکھیا	-	-	جاہ	۲	۲۲۴	۲
۱۷	زبان اردو کی	۲۲۳	۲	زعم	۲	۲۲۵	۲
۲۰	صاحبزادہ جناب	-	۸	تقریب	۲	۲۳۰	۲
۱	شخصہ	۲۲۶	۳	سختان نثار	۱۱	-	۱۱
۱	سعلین	۲۲۲	۱۲	سردار دودین	۱۷	-	۱۷
۹	حرانیش	-	۲۱	گورا	۲	۲۲۲	۲
۸	داؤد گری	۲۲۶	۴	جوندہ	۱۰	۲۲۲	۱۰
۱۴	صدتے	-	۱۵	روز	۱۲	-	۱۲
۱۵	دورہ	۲۲۸	۱	بے نیش	۱۵	-	۱۵
-	ناز تو	-	۲	بغیر جھیلش	۹	۲۲۵	۹
۲۱۱	شیخ بنگال	۲۳۰	۱۳	عباد	۱۱	۲۲۸	۱۱
۳	زوکے	۲۳۱	۲	درش	۱	۲۲۸	۱
۱۹	پرہانہ	-	۳	نوسبر	۱۵	-	۱۵
۱۲	زبان بادی	۲۲۷	۱۸	خطابش	۲۰	-	۲۰
۱۸	خضر	۲۲۷	۴	جل دلا	۲۱	-	۲۱
۲	آب تیغ	-	۱۶	وہ بالکل	۹	۲۵۱	۹
۲۱	مارا	-	۱۴	ماہر اسی خزانے	۳	۲۵۳	۳
۹	بائین	۲۳۵	۱	کیسا	۱۰	-	۱۰
-	بے شبہ	-	۱۶	زند	۱۱	-	۱۱

صفحہ	فصل	صفحہ	فصل	صفحہ	فصل	صفحہ	فصل
۱۳۱۵۳	گئی گے	۱۵۲۹۹	گر گر	۹۲۹۹	کیون مریدتے	۹۲۹۹	کیون مریدتے
۱۸۱۵۹۶	مہنتے تھے	۱۶۲۶۰	سروچ پیادہ	۱۶۳۰۰	منوی	۱۶۳۰۰	منوی
۱۱۲۵۷	اولوالباب	۱۸۰	لغات مناسب	۱۸۲۶۷	مذہب	۱۸۲۶۷	مذہب
۱۶۰	ادھر	۱۶۰	صادر ہوگا	۱۵۲۸۸	مذہب	۱۵۲۸۸	مذہب
۱۳۰	احقر	۹۲۶۱	عالی	۱۶۲۶۹	مذہب	۱۶۲۶۹	مذہب
۱۳۰	تاجپز کے صدر	۱۳۲۶۷	قطعہ	۱۳۰	حسب	۱۳۰	حسب
۶۲۵۸	سماعت فرمایا اور	۲۱۰	بتایا	۹۲۶۱	خاتم	۹۲۶۱	خاتم
۱۶۲۵۹	حسب الحکم	۱۰۲۶۳	برند صبر	۱۳۳۱۲	سپرندت	۱۳۳۱۲	سپرندت
۱۶۲۵۹	اندرونی صاحب	۱۹۰	عرض	۱۶۳۱۳	اتقان	۱۶۳۱۳	اتقان
۱۶۲۵۹	اجٹ	۶۲۶۳	نیک نامی کی	۲۳۱۷	بنیات	۲۳۱۷	بنیات
۱۶۲۵۹	شان بعد	۱۹۲۵۵	میرجانی	۱۶۰	وکیل ہو جوتے	۱۶۰	وکیل ہو جوتے
۱۶۲۵۹	فرمانی	۱۱۲۶۷	سنگرد	۹۳۱۰	کندہ ہے	۹۳۱۰	کندہ ہے
۱۶۲۵۹	رزمین	۱۱۲۸۳	ہول	۲۰۳۱۸	صفر صفر عالم	۲۰۳۱۸	صفر صفر عالم
۱۶۲۵۹	بکاعت	۸۲۸۳	ہو کر کو	۸۳۱۹	ہمدی الفاظ	۸۳۱۹	ہمدی الفاظ
۱۳۲۶۳	غوما	۱۸۰	تقصیر	۵۳۲۰	میر کالج	۵۳۲۰	میر کالج
۲۲۶۵	قرع	۲۲۸۵	چمک پٹری	۹۳۲۱	پٹا دہ	۹۳۲۱	پٹا دہ
۰	ہار	۹۰	سوط جنگ	۱۶۰	پٹا دہ	۱۶۰	پٹا دہ
۱۰۰	موطن یک	۱۱۰	ہنو کو	۱۸۳۲۳	جاکل	۱۸۳۲۳	جاکل
۰۲۶۷	یاری تھائی	۰۲۸۷	وہ قبول ہوئیں	۲۱۰	مذہب	۲۱۰	مذہب
۱۳۲۶۸	بیانات	۲۱۰	نالی	۱۵۳۲۳	میان	۱۵۳۲۳	میان

صفحہ	لفظ	صفحہ	لفظ	صفحہ	لفظ	صفحہ	لفظ	صفحہ	لفظ		
۳۲۱	۴	سلامی توہین	سلامی کی توہین	۳۲۱	۱	جلے دھوت	بڑے دھوتے دھوت	۳۲۱	۲	گرد نہ	گرد
۳۲۲	۲	کشید	کشیدہ	۳۲۲	۹	مجرے	بجھے	۳۲۲	۱۰	غضنفہ	غضنفہ
۳۲۳	۲۱	چندن	چندین	۳۲۳	۱۹	سج سابق	سج نسبت سابق	۳۲۳	۴	ترہ	ترہ
۳۲۴	۴	دھامیت	دھامیت	۳۲۴	۱۲	سندڑہ کی	سندڑہ کی بڑ	۳۲۴	۸	کرینگے	کرینگے
۳۲۵	۲	سینڈ	سینڈن احمد	۳۲۵	۱۶	مذبور	مذبور	۳۲۵	۱۰	پشہ	پشہ
۳۲۶	۱۳	تھو آکاد	تھو آکاد	۳۲۶	۱۵	افروض	افروز	۳۲۶	۱۹	لکھ	لکھ
۳۲۷	۳	سبانہ	سبانہ	۳۲۷	۱	شمر	ششم	۳۲۷	۵	مصائین	مصائین
۳۲۸	۱۹	فتح باب	فتح باب	۳۲۸	۹	نقد	نقد	۳۲۸	۱۸	کھیکون	کھیکون
۳۲۹	۱	بانڈاریکہ	بانڈاریکہ	۳۲۹	۴	بزے	بزرے	۳۲۹	۱۰	مرا	مرا
۳۳۰	۱۸	مذبور	مذبور	۳۳۰	۱۴	سادگی پر	سادگی پر	۳۳۰	۳	گیا	گیا
۳۳۱	۵	حضر	حضرت	۳۳۱	۴	بامسی	بامسی	۳۳۱	۲	بابت	بابت
۳۳۲	۱۳	تیج	تیج	۳۳۲	۱۰	اطہار	اطہار	۳۳۲	۳	بن بگنی	بن بگنی
۳۳۳	۱۲	لیس	لیس	۳۳۳	۱۴	موصوفے	موصوفے	۳۳۳	۱۴	نابفلک	نابفلک
۳۳۴	۳	ضع	ضع	۳۳۴	۱۵	نعت	نعت	۳۳۴	۴	آسائش	آسائش
۳۳۵	۲	شفاخانہ	شفاخانہ	۳۳۵	۱۵	نعت	نعت	۳۳۵	۴	آسائش	آسائش
۳۳۶	۲	زندانہ	زندانہ	۳۳۶	۱۵	وضع	وضع	۳۳۶	۱۹	سز زلف	سز زلف
۳۳۷	۵	پا پے باقی	پا پے باقی	۳۳۷	۱۱	والدس	والدس	۳۳۷	۱۴	یارش	یارش
۳۳۸	۳	سلاخ	سلاخ	۳۳۸	۹	کسی	کسی	۳۳۸	۳	ماتہ	ماتہ
۳۳۹	۸	گامی	گامی	۳۳۹	۱۰	سک	سک	۳۳۹	۱۱	چہ	چہ
۳۴۰	۱۴	خانان	خانان	۳۴۰	۲۱	عجہ	عجہ	۳۴۰	۱۵	مستب	مستب

صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط
۳۸۳	کیانہ	۳۸۰	کیا کیانہ	۱۰	مکرکبھی	۳۸۰	مکرکبھی	۱۰	مکرکبھی
۳۸۵	سبح اللہ	۹	سبح اللہ	۱	کیون	۳۸۱	کیون	۱	کیون
۳۸۶	سبح اللہ	۵	سبح اللہ	۱۸	دوسینکا	۳۸۲	دوسینکا	۱۸	دوسینکا
۱۱	لطفاً	۱۱	لطفاً	۹	چاکبھی	۳۸۴	چاکبھی	۹	چاکبھی
۱۲	باشتباه	۱۲	باشتباه	۱	مسلم البتوت	۳۸۴	مسلم البتوت	۱	مسلم البتوت
۱۸	ساعوی	۱۸	ساعوی	۳	معرض ظہور	۳۸۴	معرض ظہور	۳	معرض ظہور
۱۶	اوکی اوکی ہے	۱۶	اوکی اوکی ہے	۱۵	ذیل	۳۸۵	ذیل	۱۵	ذیل
۱۸	جزیبہ	۱۸	جزیبہ	۳	جبات	۳۸۵	جبات	۳	جبات
۱۱	سوخ	۱۱	سوخ	۱۲	نقش	۳۸۶	نقش	۱۲	نقش
۵	سوق	۵	سوق	۱	چرس	۳۸۶	چرس	۱	چرس
۱	طرقی	۱	طرقی	۲	اچرخ	۳۸۵	اچرخ	۲	اچرخ
۲	سگارد	۲	سگارد	۹	سہرت	۳۸۶	سہرت	۹	سہرت
۵	محسرت	۵	محسرت	۱۵	کلیح حضور	۳۸۶	کلیح حضور	۱۵	کلیح حضور
۸	محصلت	۸	محصلت	۵	توس خرقہ ناگ	۳۸۸	توس خرقہ ناگ	۵	توس خرقہ ناگ
۱۱	بانی بیابانہ	۱۱	بانی بیابانہ	۶	شہرا	۳۸۸	شہرا	۶	شہرا
۲۰	مصیبت	۲۰	مصیبت	۷	مہمان نوازی	۳۸۱	مہمان نوازی	۷	مہمان نوازی
۶	کاگر اہی	۶	کاگر اہی	۱۵	عاشق نے یہاں	۳۸۶	عاشق نے یہاں	۱۵	عاشق نے یہاں
۱۹	ساعوی	۱۹	ساعوی	۱۹	سدا دیکھ	۳۸۱	سدا دیکھ	۱۹	سدا دیکھ
۵	اس	۵	اس	۱۰	گمر گمر	۳۸۸	گمر گمر	۱۰	گمر گمر
۱۰	پ	۱۰	پ	۲۰	خفت	۳۸۹	خفت	۲۰	خفت

ص	غلط	ص	غلط	ص	غلط	ص	غلط	ص	غلط
۲	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۴	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۱۱	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۱۳	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۱۰	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۴	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۸	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۱۶	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۳	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۶	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۱۲	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۱۴	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۱۵	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۱۶	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۱۷	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۱۸	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۱۹	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۲۰	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۲۱	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۲۲	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۲۳	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۲۴	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۲۵	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۲۶	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۲۷	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۲۸	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۲۹	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۳۰	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۳۱	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۳۲	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۳۳	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۳۴	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۳۵	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۳۶	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۳۷	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۳۸	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۳۹	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۴۰	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۴۱	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۴۲	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۴۳	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۴۴	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۴۵	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۴۶	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۴۷	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۴۸	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۴۹	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰
۵۰	۴۴۵	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰	۱۹	۴۵۰

متعلقہ مصنفہ (۴۴۰) سطر (۲)

نقل پر جو انہ حضوری ہوسومہ جناب نواب محمد سلیمان خان بہادر سداکھنوی شجاعت سواران نشان باریت عظمیٰ
 در سلیمان خان باریت باشند۔ بعد از اس منون باد۔ در نو لایہ مراد و تفضلات خسروانہ کو اور عید و کالست جناب بی بی و بال بجای حکیم محمد
 حضرتان و شاہرہ سلسلہ ساندہ رہا ہوا اور فرمایا گیا۔ چاہیے کہ بت جلد چاروں بیرون ہو جائے کہ کالست حکیم محمد عبدالصغیر کو اس سے طار

صحت نامہ نقشہ اسمائے اہل خاندان امیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	د دختر	د دختر	۱۲	۳	عبد العیمن خان	عبد العیمن خان
۲	۷	شاہ احمد شاہ خان	احمد شاہ خان	۱۵	۱۵	میر سید خان قلعہ تاشق	میر سید خان قلعہ تاشق
ایضاً	۸	مسور	مسور	۱۸	۱۵	مساة الزبہ انسایکم	مساة الزبہ انسایکم
ایضاً	۱۱	اصغر خلت	خلعت اصغر	۱۷	۱۷	گیتی آرا	گیتی آرا
۵	۱۸	یک دختر مساة آقا بیگم	دو دختر مساة آقا بیگم	۱۷	۱۷	ناہر	ناہر
			شمس النساء بیگم	۱۸	۶	ناصر جنگ	ناصر جنگ
۶	۷	اختر جہان بیگم	اختر جہان بیگم	۱۲	۷	فضل حسین	فضل حسین
۷	۱۹	عبد المعز خان	عبد المعز خان	۲	۱۹	قتشام	قتشام
۸	۳	عبد الحمید خان	عبد الحمید خان	۱۱	ایضاً	دورزند	دورزند
۱۳	۱۳	صاحبزادہ محمد صدیق خان	+	۱۸	۷	ساجدہ صاحبزادہ احمد خان	ساجدہ صاحبزادہ احمد خان
				۳	۲۰	سید الدین خان	سید الدین خان

صحت نامه نقیشت اسماء اهل خاندان امیر

سرد	سرد	غلط	صحیح	صفر	سرد	غلط	صحیح
۱	۲	دختر	دختر	۱۳	۲	عبدالمؤمنان	عبدالمؤمنان
۳	۴	شاه احمد شاه خان	امیر شاه خان	۱۵	۱۵	میرسلطان حسن خان	میرسلطان حسن خان
۵	۸	مسور	مسور	۱۵	۱۵	مساده انساب بیگم	مساده انساب بیگم
۱۱	۱۱	غلت	غلت	۱۶	۱۶	گیتی آرا	گیتی آرا
۱۸	۱۸	یک دختر مساده انساب بیگم	دختر مساده انساب بیگم	۱۶	۱۶	ناهر	ناهر
۶	۷	اختر جانی بیگم	اختر جانی بیگم	۱۸	۹	نامرچک	نامرچک
۱۹	۱۹	عبدالمؤمنان	عبدالمؤمنان	۱۲	۱۲	فضل حسین	فضل حسین خان
۳	۳	عبدالمؤمنان	عبدالمؤمنان	۲	۲	عقشام	عقشام
۱۳	۱۳	صاحبزاده محمد صبیح خان	+	۱۱	۱۱	دورزند	دورزند
۷	۷	صاحبزاده محمد صبیح خان	+	۱۸	۱۸	سیدالدین خان	سیدالدین خان
۱۳	۱۳	صاحبزاده محمد صبیح خان	+	۲۰	۲۰	سید احمد خان	سید احمد خان

خاتمه طبع

ستایش و نیایش مرغلق زمین و فلان را سطر است که از کجک شون بنیزه در عالم صوری و سمی و آراکمان غریب غایب
جل جلاله و عز و کرامت خدوان مرادی انس و جان نازیباست که لکے اول با خلق اسد زری و نضائے لوناک لما خلق
الافلاک پسند نو ده صل اسد طبعه و آله صوابه بمبین اما بعد از حق العباد و بند و عیسان ملک طبع ستاره هند اگر در خد
ارباب صبر است که طلم کشایان گنبد سحن و سنی شناسان مضامین رنگین نو کمن که از جسا در نصدا بر از طبعه سید
که درین ایام مبارک انجام تاریخ و طبع و قانع از بند که شر و شجر و حسن تقریر و مورخ بے دزد نظیر شعرین زبان شیدا
الطبع البیضا انصح انصح کائنات سر زنی و جلی اعنی جناب مستطاب سید محمد اصغر علی صاحب التماس بآبر و ادام اسد رفیع
خیابان خیابان انگل در مکان عبارات گلگون و فقرت و قلمین و راین گلشن تازه بهار آراسته و از شگفت بانی
لسانی چون سوزان و دوشمشاد و رنگار عالمیان فرق و عاز و امتیاز افراشته که ۴

ملک از فلک آفرین خوان رسید

بسم الله الرحمن الرحیم بعد تمام الامان طبع نگار طبع بنوا نر بستانه طبع ع طبع خاص و عام گشته

قطع تاریخ طبع

ملک کوس ثنا از او بی میزند

می آید به مضامین موج میزند

۱۳۱۹ هجری

چو شد مطبوع این تاریخ ناود

بچه تاریخ کو بستانه عیسان

